فَاِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ
الحمد لله العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ علیٰ سید المصطفیٰ اکرم
کتاب مستطاب المسمی بہ تفسیر حسینی المعروف بہ
غایۃ البرہان فی تاویل القرآن
بسال ۱۳۲۲ھ
از تالیفات علامہ مخصوص اجل محقق بے بدل جناب حضرت مولانا
حکیم سید محمد حسن صاحب نقوی جلالی دام فیضہم رئیس امروہہ ضلع مرادآباد

اعلان

مقدمہ تفسیر غایت البرہان فی تاویل القرآن جلد دوم و سوم

(۱۴ پارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام مجید کی بے شمار تفسیریں دنیا میں شائع ہوئی ہیں مگر یہ تفسیر اپنے اچھوتے اور مفید مضامین
عالیہ کے لحاظ سے سب میں ممتاز ہے جس میں قرآن مجید کی اصلی خوبی ہر موافق و مخالف کی تسلیم کی
قابل دکھلائی گئی ہے جو طالب تحقیق کو آئینہ کا کام دیتی ہے اوس میں قرآنی قسموں کی وجہ اور مناسبت
اونکے جوابوں سے مدلل کی گئی ہے اور نیز اوس میں حروف مقطعات کی تفسیر بطور پیرایہ استدلال کی گئی ہے اور ترتیب
مقدمہ سابقہ اگرچہ بعض مقام پر مختصر ہیں مگر بے شمار اہل اسلام کے حالات کی خوبی اور سہو
ظاہر فرمائی گئی ہے۔ اور تاریخ صحیحہ و احادیث شریفہ کے مطابق آیات قرآنی کی ترتیب مثل سلسلہ مروارید
ظاہر کی گئی ہے یہ باعتبار ضخامت تین حصوں پر منقسم ہے۔

حصہ اوّل میں ایک تمہید اور چھ مقدمات ہیں اور تمہید کی سات فصلیں ہیں جن میں بے بہا مضامین
ہیں چنانچہ مجموعہ تورات سے بشارتیں متعلقہ حضور ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم مع دوسرے اور عجیب و
غریب حالات کے درج کئے گئے ہیں۔

مقدمہ اوّل۔ اس میں ۹۳ فوائد ہیں جن میں علوم تصوف و معقول و منقول و تاریخ ضروریہ متعلق
قرآن مجید و فلسفہ قدیم و جدید وغیرہ کے عجیب و غریب مسائل بیان کئے گئے ہیں جن سے اسلام کی اصلی
خوبیاں عقلی و نقلی دلائل سے واضح فرمائی گئی ہیں امید ہے کہ جن پر غور کرنے سے مخالفین اسلام اعتراضات
سے اجتناب فرماینگے اور اہل اسلام کو کمال تسلی و اطمینان پیدا ہوگا۔

مقدمہ دوم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تکوین سے ۲۰ خبریں اور ساتھ رو

کی جسمیں بدیش عالم موافق مطابق عقل سلیم فرمائی گئی ہے ۔ اور حالات حضرت آدم ع و ادریس ع و شیث ع
وانوش ع و نوح ع و سام ع و ہائم ع و ارفکشد ع و ہود ع و صالح ع و ابراہیم علیہ السلام و سارہ ع و ہاجرہ ع
و لوط ع و یوسف ع و لقمان ع و اسحاق ع و یعقوب ع کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشینگوئیاں درج ہیں
اور آزادی حضرت ہاجرہ اور حج کے ارکان کا بیان اس طریقہ سے فرمایا گیا ہے جسکو ہر طرح
عقل کلی تسلیم کرے ۔

مقدمہ سوم ۔ اس میں مجموعہ توراۃ (جو آلمر کے عدد کے مطابق اکتیس پیغمبروں کی چالیس کتابوں کا مجموعہ ہے) کی ہر کتاب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشینگوئیاں لکھی گئی ہیں جسکو انجیل کا مجموعہ تسلیم کرتا ہے غرض ان دونوں مقدمات میں مجموعہ توراۃ کے تمام ضروری و مشکل مقامات کی تشریح کی گئی ہے گویا وہ بجائے خود ایک مستقل کتاب ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک محمد و احمد و نام پدر حضرت عبداللہ و نام جد عبد المطلب و دیگر واقعات مثل حضور کی ولادت کی تاریخ قمری حضرت آدم سے ساتویں ہزار کے شروع میں اور تاریخ شمسی پانسو ستر مسیحی میں مع مقام ولادت مکہ و ہجرت گاہ مدینہ طیبہ و جنگ بدر و شکست احد و جلا وطنی بنی نضیر و قتل بنی قریظہ بعد فتح احزاب و فتح مکہ و شکست ہرقل و فارس وغیرہ و خلافت حضرات خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم مع اسلام کے دوسری جنگوں کے تفصیل و بسط کے ساتھ لکھی گئی ہیں

مقدمہ چہارم میں انجیل کی ستائیس کتب کے مجموعہ سے دکھلایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی اور (جس میں حضور کے زمانہ کو خدا کی بادشاہت سے تعبیر کیا ہے) دوسرے وصائف مع نام مبارک احمد و نام حضرات خلفاء اربعہ ع بر حسب اعمال و بر ترتیب خلافت مع اہل اسلام کے ہجوم اقوام کی بادشاہت کے (زمانہ ہزار سال ہجری) اور ہزار سال بعد ضعف اسلام اور اسکی درستی بذریعہ حضرت مسیح علیہ السلام جو بار دیگر تشریف لانے والے ہیں نہایت شرح و بسط سے مشخص کی گئی ہیں ۔

مقدمہ پنجم ۔ اس میں اناجیل و فارس و ہندوان و دیگر و ... بیان و اوستا کے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کی نسبت پیشین گویاں درج ہیں اور وید ہنود سے نام مبارک محمد کی پیشینگوئی اور پرانوں سے ظہور کلکی اوتار کی پیشینگوئی جو ملک عرب ہیں (جسکو سنسکرت میں شنبل کہتے ہیں) بارہویں چاندسدی ماہ بیساکھ میں تفصیل کیساتھ مع زائچہ لکھی گئی ہے۔

مقدمہ ششم - میں قرآن وحدیث شریف و توراۃ و انجیل منزل و دساتیر فارس و وید وپُران غیر منزل سے یاجوج و ماجوج کے عجیب و غریب حالات درج ہیں۔

مقدمہ ہفتم - یہ قرآن شریف کی تفسیر ہے جسکے دو حصے کئے گئے ہیں ایک حصہ سورہ فاتحہ سے آخر چودہ پارہ تک اور دوسرا پندرہویں پارہ سے آخر پارہ تک فقط

قیمت جلد اول چھ مقدمات	جلد دوم چودہ پارہ	جلد سوم سولہ پارہ
قسم اول قسم دوم		
عه ۱۲ /	عه ۱۲ /	عه ۱۲ /
عه / ۱۲ /		

(تاجران سے رعایت کیجائیگی)

المشتہر

تاکساران حکیم محمد مظہر الہادی و حکیم سید عبد الملک محلہ دربار امروہہ (ضلع مرادآباد)

۱۰۹۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ ہے جسکے ایک سو گیارہ آیت اور پوری بارہ رکوع ہیں اور پہلی
سورت کا اختتام بنی اسرائیل کے حال پر ہوا ہے جنکے یہان بنی ہستی ہزار ہستی یعنی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی فتوحات ممالک مقدس پر لکھی ہوئی ہین اور یہ سورت ہجرت کے قریب زمانہ میں نازل
ہوئی ہے اور حوالی مدینہ میں ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصل ۳۳ سفر ثنی و ۲۱ یشعیا کی
ظاہر ہے اور بارہ قوم یہود نے حوالی مدینہ کو اسیلا دار کیا تھا تاکہ کامل ہو جو فصل ۱۸ سفر ثنی کا فرمودہ
کہ تمہاری بارہ قوموں کے بھائیوں والا نبی تمہارے درمیان میں ہوگا یعنی نہ تمہاری اولاد میں
اور فصل ۳ ملاکی میں ناگہان تشریف لانا ہیکل یعنی بیت مقدس میں لکھا ہے تو مناسب ہوا کہ
اونکی مسجد کے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرا کے مطلع کیا جاوے اور جو ان پر بیتا ہے اور
آیندہ کو بیتیگا وہ ظاہر فرمایا جاوے کیونکہ فصل نہم دانیال میں کفارہ ہونا بدولت حضور صلی اللہ علیہ
وسلم یہود کے لئے مقرر ہوا ہے اور فصل نہم سفر تکوین میں احوال نوح میں ہے کہ نوح حالت نشہ میں جو اونکے
یہان جائز تھا ایک روز ننگے ہو گئے تو حام دیکھکر ہنسا اور سام و یافث کو خبردار کیا اون دونون
بزرگوارون نے ادب سے آنکھ بند کرکے جاکر پردہ ڈالا اور نوح علیہ السلام کو اسکی خبر ہوئی تو نوح علیہ السلام نے
حام کو بددعا دی کہ تیرا بیٹا کنعان غلام ہے یعنی سام کی اولاد کا چنانچہ زمانہ یوشع سے بنی اسرائیل

وہ ملام تھا اور یافث کو دعا دی کہ تو سام کے گہر آوے یعنی جبکہ اولاد سام سے بخت نصر نمرود کی
ہرشتے حامی قوم یہود کو ستاوے تو اولاد مادی بن یافث سے یعنی ذوالقرنین کیقباد سے قوم بنی اسرائیل
سامی سرسبز ہوں چنانچہ ایسے ہی ہوا اور مادیوں کے بعد یونان بن یافث کی نسل سے سکندر کی
سلطنت اون ممالک میں ہوئی اور رومیہ یونانی الاصل رہیں وسہے اور سام کو دعا دی کہ تو خداوند
خدائیگان سے مبارک ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ یافث کی نسل کی شرارت پوری
ہو تو اسماعیلی سامی سے آباد ہوں اور رومیہ تباہ ہوں اور طیبا بن مدین بن قطورا حرم ابراہیم
یعنی ترکوں سے ممالک کنعان جو آباد ہیں وہ بھی بنی اسماعیل کے نام لیوا مسلمان ہیں تو اوس
جگہ سے ساری اولاد نوح کو مخاطب کر با مناسب احوال و واقعات کے لئے ہوا بالخصوص نسل ابراہیم سے
بنی اسرائیل کو اور فصل ۱۲ تکوین میں ابراہیم کو بعینہ مبارکبادی کے تذکرہ بذریعہ اسماعیل جو ان نبی اولاد
اسحاق کے ذریعہ سے بھی مبارکبادی دی گئی اور چونکہ وہ بخت نصر سے تباہ ہو جاتے تھے تو اونکو مبارکباد
قوم مادی سے حاصل ہوئی تو اونکی نسبت ابراہیم کو فرمایا کہ جو تجھکو مبارک کریں یعنی کیا سید و مبارک
ہوں کہ کیا نیہ مبارک ہو اور تجھکو جو ملعون کرے کہ مراد اوس سے رومیہ یونانیہ الاصل ہیں جو ملعون ہو
چنانچہ وہ ملعون و تباہ اہل اسلام سے ہوکر ہو رہے ہیں ملعون کرنے والون کو جو اہل اسلام ہو کر ہیں
مبارکبادی دی گئی کہ اوس سے ساری خاندان برکت پاوینا اوس وقت ابراہیم کی اولاد کا سفر تمام
ہو کر غیر قومیں بلا خوف مسلط ہوئی پاوینے پھر بنی اسرائیل کے لئے موسیٰ کی کتاب احبار کی فصل ۲۶
میں دو واقعات کی پیشین گوئی کی گئی کہ مملکت کنعان میں جبکہ یہ بنی اسرائیل جاوینگے تو خدا کے سوا
دوسرے معبود کو نہ پوجیو ورنہ بہت سے واقعات کے بعد تم تباہ ہو گے یعنی زمانہ یرمیاہ میں سرکشی
کرکے تباہ ہو گئے اور بقیہ ہوکر مسافر ہو گئے یعنی زمانہ بخت نصر میں اور پھر آباد ہو گئے یعنی بذریعہ اولاد
انت مادی کے جیسے فصل ۲۶ سے تا ۳۰ سفر تثنیہ میں بھی مذکور ہے اور پھر جبکہ سرکشی کر گئے یعنی مسیح کی
بکستاخی پیش آوینگے تو پھر سخت برباد ہو گئے یعنی بذریعہ قوم رومیہ سے پھر رومیہ کی بربادی کو خدا کی تلوار یعنی
خالد سیف اللہ کو کیا چنانچہ فصل ۲۸ سے تا ۳۰ سفر تثنیہ میں یہ مذکور ہے اور خود اس کلمات سے

دوسرے کلمہ مین فصل ۲۰ خروج وہ سفر ثنی مین اسکی طرف اشارہ ہی کہ باپ دادونکی بدکاریان اونکی اولاد پر جو مجھسے بغض رکھتی ہین یعنی مسیح پر ایمان نہین لاتی تیسری وچوتہی پشت تک پہونچاتا ہون چنانچہ قوم یہود رومیہ سے اس وجہ سی تباہ تین چار پشت تک ہوتی رہی پہر دوسرے کلمہ مین ہی کہ اوسکے بعد خدا کو رحم آویگا یعنی بصورت حضور ختم المرسلین علیہ السلام واس بربادی کے بعد خدا کو شرم آویگی کہ اپنی قوم بنائی ہوئی اسرائیلی تامی پر آسئے تو خداوند اونکے مقابلون کو یعنی بصورت حضرت احمد علیہ السلام سزا دیگا اور سیف خدا نکلے گی یعنی خالد سیف اللہ اور سوفت مقام مقدس خلاص ہوگا چنانچہ فصل ۳۳ سفر ثنی مین لکھا ہی کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین اور سعیر کی سیر کو گیا یعنی لواب بصری بن اظہار بن رعوائیل بن سعیر بن اسحاق مین اور صحرای فاران مین مقیم ہوا جہان مدینہ منورہ تیمہ بن اسماعیل سی بستا ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مظہر روح اعظم کی مکہ مین تشریف آوری اس صورت سی مقرر تہی کہ حسب فصل ۲ حبقوق کی ابتدا دیر عبدیت کا پردہ ذات جسکا اس سورت مین بیان آتا ہی کہ العبد وما فی یدہ لمولاہ مشہور ہی تو باوجود اسکے کہ فصل ۱۸ سفر ثنی مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مثل موسی کرکے لکھا ہی مگر فرق مابین موسی و حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین مراتب کا ہی تا آنکہ موسی کو آرزوی دخول ممالک مقدس ہی اور نہ پہونچے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فصل ۳ ملاکی مین ناگہان تشریف لانا وہان لکھا ہی وہ حاصل ہوا اور موسی کو کتاب دی جو ہدایت و پیشین گوئی تہی بنی اسرائیل کی بابت زمانہ دخول ممالک مقدس اور اونکی خروج زمانہ بخت نصر مین اور پہر اونکی ملنے دخول زمانہ کیقباد مادی ذو القرنین مین اور پہر اونکی بربادی زمانہ روحیبہ مین اور روتیہ کی تباہی زمان خداوند مین سیف اللہ سی لکھی ہی مفسرین نے چونکہ کتاب تورات نہین دیکھی ان دونون مرتبہ کی بربادی و آبادی مین جو بکمال درجہ ہوئی ہی کچہ کا کچہ لکھدئے ہین کہ تاریخ سی پہلو نکی آشنا کمتر ہین چنانچہ بعض پچہلی بربادی کو بخت نصر سی لکہدیتے ہین اور موسی کو دس احکام دئے گئے تہے جسکی دوسری وچوتہی مین ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی سی ہی اور چوتہا کلمہ تعظیم سبت کا بالخصوص حضور کی نسبت ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن دیا گیا جو ہمیشہ کے

اہل اسلام کو ہے اور وعدہ اجر کبیر کا ہے کہ خدا کی بادشاہت کا وہ زمانہ ہے اور دونکے مقابلین کے لئے جہنم تیار کیا گیا ہے اور فتح مکہ وفتح ممالک کی خبر دی گئی ہے گو اہل مکہ کا عجلت کرنا اس فتح کی بابت غلطی سے تہا تو ایک اس امر کی نسبت غور کرنے سے موسیٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت دیکہنی چاہئے پہر یاد رکہنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی معراج ہین اس سورت مین جو معراج ہے وہ معراج جسمانی ہے کہ بیت المقدس تک ہوا جیسے کتاب ہذا کی پیغمبر مین مذکور ہے اور دوسری معراج قبل از نبوت جلی جسمانی بہی ہین جیسے وقت ولادت کے ابر آسمانی مین اوٹہایا جانا اور حلیمہ کے مکان کے قیام کے وقت شق صدر ہونا اور مطابق روایت مسلم کے اڑتالیسوین سال جبکہ چہ ماہ مین نبوت خواب مین تہی حالت نوم مین اور یا مطابق بخاری کی مابین نوم و یقظہ یعنی مراقبہ مین آسمانونکی سیر کرنا کہ اوس وقت مین نبوت کی خبر فرشتون کو بہی نہ تہی اور امام نووی کا شرح مسلم مین اڑتالیس سال کو غلط کہنا مقابل روایت کی صحیح نہین ہو سکتا اور دوسری مفسرین و کتاب مشکوۃ مین روایت بخاری و مسلم کے لفظ ما بین النوم و الیقظہ کو نقل نکرنا یہ سبب اسکو نہین کہ وہ معراج جسمانی تہا و تدبر ہے کہ ہر مرتبہ کی معراج کو اوسکے مقام پر رکہنا چاہئے اور یہ سب نماز جو اس معراج مین خواب مین ہوئی ہنوز نبوت جلی سے پہلے ہو جیسے محکوم اسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہ تعلیم ہی فرمادین تعلیم بعد نبوت جلی کے ہوئی بلکہ وہ بہی دو سال اقرء کے نزول کے بعد اور بارہ معراجونکی تفصیل سورۃ نجم کی تفسیر مین دیکہنی چاہئے پہر موسیٰ کے دس احکام تورات کو دیکہنا چاہئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کو نہ پہنچے تو عورت نے زنجیر کو اوسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے دس احکام کو غور کرنا چاہئے کہ کس خوبی سے مفصل ہین تا آنکہ اتفاقاً ایک ایک شخص مسلمان اور یہودیہ سے گفتگو ہوئی اور مسلمان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم و موسیٰ کی نسبت یہ کہا کہ موسیٰ کے اس مال سے زیادہ کو راہ خدا مین صرف کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کو نہ پہنچے تو عورت مرحوم نے زنجیر کو اوسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنی بیٹی کو کرتے کی طلب مین بہیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اوسوقت دہی کرتا تہا او تار دیا اور کرتے کے نہونیکے سبب باہر تشریف نہ لائے تو حکم ہوا کہ مخلوق کی ناداری و تنگی سب بحکم خدا ہے تو سخاوت کی ساتہ ایسی سخاوت نہ چاہئے کہ آپ ملامت والے مفلس ہون اور اس سورت مین

چند معجزات مین ایک اونمین سی ابوجہل کا قصد ہوا کہ پیغمبر کو ایذا دین اور باوجود بالمشافہ ہونیکے اوسنے
حضور علیہ السلام کو نہ دیکھا دوسرا یہ ہوا کہ بعض تو نکی نسبت سمجھے اور تیسرے بعض بہرے ہوگئے اور چوتھی عمرو
بن عاص کی نسبت پیشین گوئی ہے کہ جہاز اونکا ڈوبنے لگیگا جب خدا کو خاص پکارینگے ساحل نجات پر
لگیگا پانچوین مہاجرین کو حبشہ سے نہ لوٹا دینگے جبکہ اسقدر دریافت ہوا اب مطلب سورت کی طرف توجہ
درکار ہے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے کہ غور کا مقام ہے سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ
مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ ای اولاد اون مین جیو نوح کے جنکو ہمنے اوٹھایا نوح کی ساتھ اوسکی کشتی مین کیونکہ وہ
بندہ تھا کہ تھا خدا پرست جیسی سام کو خدا اور خدایگان یعنی احمد مصطفے کی اونکی اولاد مین خبر دی کہ پاک ہے
شرک سے وہ خدا جسنے سیر کرائی اپنے خاص بندہ کو۔ جسکی رمی عین رمی خدا ہے حضرات مین مسجد حرمت والی
مکہ سے مسجد اقصی تک کہ نہایت سفر تھا اونپر ہے جسکے گرد گرد برکت دی گو خود اوسوقت مین برباد تھی
تا کہ دکھلاوین اوسکو اپنی آیات سے جسکا بیان آتا ہے کہ بالآخر اوس نبی کی امت کی بدولت اوسکو آباد کرینگے
پھر ویران نہو کیونکہ وہ سننے والا ہے متقیون ہود کی دعا اور بینا ہے ردیہ کی شرارت کو اور بیان آیات کرتا ہے
کہ دی تھی ہمنے موسی کو کتاب توریت اور کیا اوسکو ہدایت بنی اسرائیل کے لئی کہ نہ پکڑو میری سوا وکیل تو
تم مملکت بیت مقدس مین داخل ہوگے وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ
مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور حکم کیا ہمنے بنی اسرائیل کی طرف فصل ۲۶ کتاب احبار وہ سی
کتاب تثنی وغیرہ توریت مین کہ بعد دخول کے تم دو مرتبہ فساد ڈالوگے زمین ممالک مقدس مین ایک مرتبہ زمان
یرمیا مین اور دوسری مرتبہ زمان یحیی و مسیح مین اور سرکشی کروگے بڑی سرکشی فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا
بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا
مَّفْعُوْلًا ۝ پس جب آوے اول دونون کا پہلا وعدہ یعنی زمان یرمیا مین بہجین ہم تمہارے اوپر اپنے

بندی بابلی سخت لڑائی والے بخت نصری پس گہس جاوینگے گہرونکے اندر اور یہ وعدہ کیا ہوا تہا جسمین
دروغ نہین چنانچہ ۶۰۶ قبل مسیح مین یہویقیم شاہ یہود کے گیارہوین سنہ جلوس مین یرمیاہ کی نصیحت کو
نہ ماننے سے اونکا بخت نصر سے شکست ہوگئی اور یہویقیم یہودی کو بخت نصر نے تاج بخشی کی پہر ۵۹۹ قبل مسیح مین یہویکین کو
تاج بخشی کی مگر وہ نالائق خردسالی سے نکلا تو تین ماہ کے بعد صدقیا کو تاج بخشی کی مگر چونکہ بخت نصر
کے ساتہ صدقیا نے خلاف ارشاد یرمیاہ کے سرکشی کی تو ۵۸۸ مسیحی مین بخت نصر نے بیت مقدس کے
مکان مقدس کو ڈہا کر پہینکدیا اور لاکہا یہودی قتل کئے اور ستر ہزار کو بابل مین گرفتار کر لیا اور اوسکے بعد
اوسکا بیٹا اویل مرودک شاہ ہوا اوسکے بعد نرگلیسر اوسکے بعد لابواسوار اوسکے بعد بیلشصر بخت نصر کا
دوسرا بیٹا یا نسل بخت نصر سے شاہ ہوا اور ورس ۱۲ فصل ۲۵ یرمیاہ مین لکہا ہوا ہے کہ ستر سال بعد جب ہوا
بیت مقدس کی قوم بخت نصری برباد ہونگی تو سام کی اولاد کی مدد کیلئے یافث کی اولاد مادی سے کیقباد
ذو القرنین نے اولاد حام بخت نصری کو تباہ کیا اور کیقباد نے اول سال فتح بیت قید سے یہود کو خلاص کیا
جیسے خدا تعالیٰ نے فصل ۲۶ کتاب احبار موسیٰ ورس ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ مصر ثنیٰ وغیرہ مین فرمایا تہا جیسے ارشاد ہے

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا

پہر لوٹا دین ہم نے فتح کیلئے دولت کو تمہاری مقابلون پر کہ اونکو ذو القرنین کیقباد اولاد مادی یافث سے
برباد کرین اور مدد کرین ہم تمہاری مالونکو ساتہ اور بیٹونکے ساتہ اور کرین ہم تمکو اکثر نفر کہ بیت مقدس کا مال
و سامان جو بخت نصر لیگیا تہا واپس کیا گیا اور یہود کی اولاد ستر برس جو گرفتار ہو کر بابل مین مقید
ہوئی تہی اونمین سے جو زندہ رہے واپس آئے اور سال اول خلاص مین مسجد و فصیل شہر مطابق کتاب عزیر کے بنا
اور دوسرے سال جو شہر کی فصیل کا ارادہ کیا تو حوالی موالی نے شرکت چاہی پر یہود نے منظور نکی اور ذو القرنین
کورش کیقباد بن اول خشویرش نے تیس سال تک بادشاہت مملکت مادی ہمدان و موصل وغیرہ کی کرکے ستر سال
کی عمر مین بادشاہ فارس و بابل و بیت مقدس ہوا تہا اور سات سال تک یہودیونکی خلاصی کی تہی ممالک مشرق
و حویلا بن کوش کی مملکت سوڈان مین اور مملکت تمسک و توبل کو بسبب ایک روس مین گیا اور تارہ بس یافث
کی اولاد کی مدد کیلئے کوہ یرال مین جو شہتہا کہ شمال مین ہے سد بنا رہا تہا تو حوالی موالی نے یہود کی شکایت مین

کہ فصیل شہر نہ بنانی پاوین کہ گرون کش مین عرضی بہیجی مگر سات سال بادشاہت بابل کی ۵۲۹ قبل مسیح مین مر گیا
اور مسجد و فصیل بنچ بنیای کہ کیکاوس بن کینہ بن کیقباد شاہ ہوا اور وہ ۵۲۲ قبل مسیح مین مرا اوسکی جگہ پر
دارا کیخسرو بن ہستاسپس سیاوش شاہ ہوا اور اوسکی زمانہ مین فصیل شہر نہ بنی تو ۵۲۰ قبل مسیح مین کیخسرو مرا
اور احشویروش دوم یعنی لہراسپ شاہ ہوا اوسکے وقت مین ایک جوبلی پچاس سال کا انتلا دیکہکر
تعمیر کی بابت پہر عرضی دی تو ۴۹۲ قبل مسیح مین ممانعت کا فرمان نکلا اوسکی بعد ارتحششتا یعنی گشتاسف
شاہ ہوا اوسکو ۴۳۵ قبل مسیح مین عرضی دی تو پہر ممانعت کا فرمان ہوا پہر ۴۱۲ قبل مسیح مین دارا اوس
بن سوم احشویروش نے اجازت کا فرمان صادر کیا اور مسجد و فصیل پہر کر بنائی گئی اور یہود بڑے
شاد آباد ہوی اور بت پرستی سے تائب ہوے پہر ارشاد ہے اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ
فَلَهَا ۵ اگر اس مال اور اولاد کی کثرت کی بعد تم نیکی کرو کہ شرک سے بچو اور مثل مسیح انبیا کی پیروی کرو تو نیکی کرو
اپنی جانون کے لئے اور اگر بدی کرو تم کہ شرک کرو اور انبیا کو نہ مانو تو تمہاری اوس نفس کے لئے ہے کہ مصیبتین اوٹہاو
اور تمہارا زمانہ خراب آوے جیسے فصل ۲۳ سفر متی مین ہے تو زمانہ کیانیہ و سکندری سلطنت مین وہ خوش
رہے اور رومیہ کی سلطنت مین بڑی اور بہ تکلیفین پہونچین کیونکہ مسیح سے سرکش ہوے اور اونکے ساتہ وہ برتاؤ کیا جو
پہلے سے مسیح کی نسبت لکہا تہا اور انجیل مین مفصل ہے تو پاشیا شین بادشاہ ۶۹ مسیحی مین ہوا اور اوسنے اپنا زور
سات سال تک حسب فصل نہم دانیال کی دوسری قومون سے کیا اور نصف ہفتہ یعنی ساڑہے تین سال مین جو یہود
ایک شہر مین دوسری جان تہی باشپاشین سے سرکشی کی تو باشپاشین نے اپنے بیٹے طرطوس کو شریک سلطنت
کرکے بیت مقدس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اوسوقت دس لاکہ یہودی وبا و سیف وغیرہ سے تباہ ہوے جو دوسری بار
بربادی کو کتاب موسی مین لکہا ہے تو ارشاد ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْءٗا وُجُوْهَكُمْ
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۵ پس جب آوے
دوسری مرتبہ کا وعدہ کہ تم شرارت کرو اوسکی پیاری مسیح کے ساتہ تو سنہ ۷۰ مسیحی مین چاہیے کہ اداس کرین
رومیہ تمہاری مونہہ اور چاہیے کہ داخل ہون برباد کنندہ غیر قوم یعنی رومیہ طرطوس کے ساتہ مسجد مقدس مین
جیسے داخل ہوے تہے بخت نصر سے برباد کنندہ اوسمین پہلی مرتبہ اور چاہیے کہ ہلاک کرین اون یہود کی اولاد کو

بخت نصری بربادی کے بعد بلند ہوئی تہی پوری ہلاکت اور جب رومیہ سی پوری ہلاکت ہوچکی او
رومیہ کی بادشاہت حسب فصل ۲ دانیال کی دو قسم سنہ ۳۶۴ مسیحی مین ہوجاوی اور مغربیہ دس بادشاہتین
الارک گاتہی سی لیکر اوبین لعبادی تک سنہ ۴۷۶ مسیحی تک یا سنہ ۵۲۶ مسیحی مین ہوجاوین اور مشرقیہ مین تین بادشاہتین
سکا پادوشیا د سریا د مسوپٹمیا ہوکر گیارہوین شاخ سنہ ۶۱۱ مسیحی مین ہرقلی ہو جو تینون شاخون مشرقیہ پر
غالب ہوا اور یہود کی بقیہ پر قتل کا فتوی دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب روزیای قدیم کی بدولت
غیر قوم اعنی ہرقلی کی بربادی ممالک مقدسہ سی ہو اور حسب فصل نہم دانیال کی یہود کا کفارہ ہو کر
جس سے قوم اسرائیل اسلام لاکر یا جزیہ دیکر ممالک مقدس مین وطن کرین اوس وقت کی
بابت ارشاد ہی عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ قریب ہی کہ رب تمہارا بصورت نبی قیداری یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمکو رحم کری کہ تمہاری دشمنون غیر قوم کو تمہاری ممالک سی خارج کری کہ اوس نبی کی
امت مین سی خلیفہ اول کی وقت سیف خدا خالد ولید نکلے وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا اگر تم بدی کا اعادہ
کروگہ اسماعیلی نبی کو نہ مانو بلکہ دسپر کفر و نفاق اختیار کرو تو ہم بہی جزای بدی کے ساتہ تم پر عود کرینگے
کہ بنی قریظہ و بنی النضیر وغیرہ کو تباہ کرینگے جیسے ورس ۱۳ فصل ۲۳ سفر تثنی مین لکہا ہی کہ کینہ وروں پر
تلوار جاوےگی اور فصل ۲۹ یشعیا مین مفصل ہی اور سفر تثنی و اخبار موسی مین اشارات مین جیسے ورس ۱۹
فصل ۱۸ سفر تثنی مین فرمایا ہی کہ جو کوئی نبی اسماعیلی کی بات نہ مانیگا اوس سی تفتیش ہوگی یعنی دنیا مین
بجلا و قتل و آخرت کی نسبت ارشاد ہوا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ٥ اور روز قیامت
کریگے کافرون بالخصوص یہود کے لئے جہنم قید کہ اوس سی نکل نہ سکین الحاصل موسی کی تورات مین
یہ پیشین گوئی ہی اور مفصل کتاب یشعیا مین بہی ہی اور خود موسی کو ممالک مقدس تک جانا نہوا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناگہان حسب پیشینگوئی کتاب ملاکی کے وہان تشریف لیگئے اور
اوسکی فتح کا اہل اسلام کو وعدہ ہوا تو قرآن مجید کا رتبہ تورات سے بڑہکر ہوا جیسے فرماتا ہی
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ بدرستی کہ قرآن وہ راہ بتاوے جو
محکم ہے اوسکی تفصیل فرماتا ہی وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ اور بشارت دی اون مومنوں کو مخصوص ہو کر جو وہ نیک کام کریں کہ ایمان لاویں اجر بزرگ ہے
کہ اون کیلئے کفارہ ہو درست ہوئے بیت مقدس سے کہ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ؀ اور ان رؤسہ کو جو ایمان نہ لاویں اور آخرت کی ساتھ عذاب ہے دردناک دنیا کہ [illegible] مقدس سے
نکالے جاویں اور آخرت میں درج ہیں حدیث صحیح بخاری کی صحیح اس طرح ہے اول جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا وہ ابوجہل تہا
اوسنے دریافت کیا کیا خبر ہے ارشاد ہوا کہ مجکو معراج ہوا کہ میں بیت مقدس تک گیا اور اوسنے ابوبکر پاس
آدمی بہیجا کہ آیا تمنے سنا کہ شب کی شب میں بیت مقدس میں جانا و آنا ہو سکتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ کا معتقد ہوں پس ابوجہل مایوس صدیق سے ہوا اور اوسنے بیت مقدس کے
آثار دریافت کئے کہ حضور صلعم کو چونکہ اچانک گئے اور تشریف لائے تہیں یا چار ساعت کیلئے اونکو یاد نہ تہے
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا ہی تہا کہ جبرئیل نے اوسکا نقشہ سامنے رکہدیا اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب بیان اوسکی نشانیاں کی کہ سراسر مطابق دیکہنے والوں کی تہے اور دوسرے نشانات طلب کئے
کہ فلاں قافلہ کہاں ملا اور فلاں کس دن آویگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری بتا کر اور
مطابق فرمودہ کے سب راست آئے جیسے ہمنے رسالہ مولد شریف و رسالہ معراج الرسول میں مفصل
لکہے ہیں الغرض اس پیشنگوئی قرآن کو اہل مکہ منکر عذاب کی نسبت شتابی کرنے لگے چنانچہ نضر بن حارث
نے کہا کہ ای اللہ دو گروہوں کی بہتری کی کہ اگر اسلام حق ہے تو برسا ہمارے اوپر آسمان سے پتہر اون پر
ارشاد ہے وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ؀ اور مانگے
انسان شر مثل اپنی دعا خیر کے کہ اوسکو لازم تہا کہ کہتا کہ مجکو مسلمان کر اور ہے انسان کافر قبل از
وقت شتابی کرنیوالا اور موسی کی پیشگوئی کو نہ دیکہے کہ کتنی رسومات صدیوں بعد وقوع میں ایسے وقت میں
آئیں کہ الحمد للہ کرتے ساتویں ہزار دولت اسلامی کا آیا جو روشن مثال ہے جس کفر کی اندہیری مٹ
گئی چنانچہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ
مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ اور کیا ہے
رات و دن کو دو نشانیں کہ رات کفر کی مثالی ہے اور دن اسلام کی نشانی ہے پس محو کرنا رات کی

نشانی کفر کو اور کریں روز کی نشانی اسلام کو بینا کرنیوالا تاکہ تم طلب کرو اپنے رب کا فضل اسلام کو
اور تاکہ جانو عدد برسون و حساب قمریہ ہزار ہفتم ہزار ششم کو یا لسو مسیحی شمسی کو کہ ختم المرسلین کا زمانہ ولادت مسیحی
جسنے کا ذکر تباہ ہون اور وہ مفصل کتاب سابق میں ہے جیسا ارشاد ہے وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا
اور ہر شے اسلامی کو پہلے کتاب میں تفصیل کیا ہے کہ وصل ہم دانیال میں ولادت ختم المرسلین یا لسو ستر شمسی مسیحا
لکھی ہے اور زمانہ آدم سے ولادت ختم المرسلین ساتویں ہزار قمری میں لکھی ہے جو ست ستیں کوئی نوح کی صاحت کمان
ہین و گر مطابق قول یہود کے جو مسیح کے حواریوں کو کہا کہ ہمنے تمہارے ساتھ بدفالی کی ہے کہ لہا ملک کہین کہ ہم
ابھی برباد نہین ہوے یہ بربادی ہی اگر آویگی تو اوس نبی کے سبب ہوگی تو اسلام بدفالی ہے اونکی لیے تو اونکا
جواب مطابق جواب حواریون کے دینا چاہیے کہ تمہارے ساتھ ویسے ہی ارشاد ہے وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ
طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ۝ اور ہر انسان کا نصیب
لازم کر دیا ہے اوسکی جان کے ساتھ اور نکالین اوسکو جو اپنے نصیب کی مطابق کیا ہے روز قیامت ایک کتاب
کہ ملا اوسکو کھلی ہوئی کہ اوسکو پاس آکر اوسی اوس اعتبار سے جو ظاہر ہو تو حکم ہوا اِقْرَأْ كِتَابَكَ ۖ كَفَىٰ
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝ پڑھ اپنی کتاب نامہ اعمال اپنی نصیب کی مطابق کافی ہے تیرا نفس آج کے روز
تجھپر حساب میں تو بدفالی اہل مکہ کی اسلام نہین ہوسکتا بلکہ اونکا کفر اونکو لیے بدفالی ہے مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا
يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۝ جو راہ درست پاوے تو راہ یاب ہوا اپنی حالت
کے نفع کے لیے اور جو گمراہ ہوا پس جز این نیست وہ گمراہ ہوا اپنی نفس پر اور ولید بن مغیرہ کا یہ کہنا کہ کفر کرو اوسکا
وبال میرے اوپر ہوگا تو اسقدر تو اوسکا قول صحیح ہے کہ برابر اونکی گمراہونکی اوسکو گناہ ہوگا لیکن
چاہیے کہ اونکی بوجہ ہوا سے یہ غلط چنانچہ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ اور
نہ اوٹھاوے دوسری کا کوئی بوجہ کہ اوس سے تخفیف عذاب کیا جاوے جو دوسری کے کہنے سے گناہ کرے
اور اونکا بدفالی کا مقولہ ہرچند غلط ہے لیکن انہون نے کہا اگر ہلاکت ہی اہل مکہ کی منظور تھی تو رسول کے
بھیجنے کی کیا ضرورت تھی تو ارشاد ہے کہ اسقدر ضرور ہے کہ ہلاکت کفار بلا تکمیل حجت نہین ہوتی یہ دستور
طبیعت کی خلاف ہے بدان نظر فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ اور ہم عذاب

تَفْضِيْلًا ۝ اور البتہ آخرت بزرگ درجات میں اور بزرگ فضیلت والی ہے اہل اسلام کے لئے پس اسلام اُسکی
اِس صورت میں الیق باخرت ہوا پس امور اسلامی کا ارشاد کرنا لائق ہوا جو دس کلمات اسلامی میں
ارشاد ہے ایک لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ اور نکر خدا کے
ساتھ دوسرا معبود کہ اس صورت میں تو بیٹھی مذمت والا زیان کار اور دوسری اِلٰہ پکڑنیکی دو
صورتیں ہیں ایک معاذ اللّٰہ خدا کا شریک ذاتی کوئی پکڑا جاوے جیسے آریا دیانندیونکا قول ہے کہ
ارواح اور پرمانو بھی واجب الوجود یعنی ضروری الوجود بلا ایجاد خالق واحد کے ہیں اگرچہ اونکی
وہ عبادت نہیں کرتے اور اس قسم کے لوگ اہل مکہ میں نہ تھے جیسے بعض جہلاء اہل فارس اہرمن و
یزدان کے استقلال کے معتقد خلاف اپنے ائمہ کی تصریح کے کہیں کیونکہ اونکے اہل علم مظہر اسم مضل
خدا کو اہرمن کہیں جنکو ہم شیطان کہتے ہیں اور مظہر اسم ہادی کو یزدان جسکو ہم عقل اول کہیں دوسری
صورت اتخاذ انداد کی یہ ہے کہ اگرچہ خدا کو ایک کہیں پر اوسکی ہی حلال کو حلال اور اوسکی حرام کو
حرام نہ کہیں بلکہ دوسرے لوگونکی طرف بھی حلال و حرام کی نسبت کریں تو ایسی عظیم نسبت اونکی طرف
کرنی یہ اتخاذ انداد ہے اسکی تفصیل آتی ہے یہ پہلا کلمہ ہے دس کلمات موسیٰ سے فصل ۵ سفر ثنی اور فصل ۲
خروج میں اور ایک تیسری صورت شرک کی شرک فی العبادت ہے کہ خدا کو تو ایک کہیں اور نہ دوسرا
واجب الوجود کہیں اور نہ اتخاذ انداد کریں لیکن دوسروں کو مقرب سمجھکر اونکی عبادت کریں خواہ
اوسکی صورت یعنی تمثیل ادھوری یا صورت پوری پوجنے کو بناویں یا پوجیں یا نہ بناویں اوسکی نسبت
فرماتا ہے جو دوسرا کلمہ قرآنی ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا ہے تیرے
رب نے کہ نہ عبادت کرو مگر اوسکی یہ دوسرے کلمہ کا اجمال ہے جو فصل بستم خروج میں دس کلمات میں ہے جسکی
تفصیل مقدمہ اول میں گذر گئی اور پانچواں حکم جو فصل ۲۰ خروج میں دس حکموں میں سے ہے قرآن میں
وہ تیسرا حکم فرماتا ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۝ اور دونوں والدین کے ساتھ حکم کیا ہے خدا نے
احسان کا وہ توریت میں مجمل ہے اوسکی تفصیل فرماتا ہے اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ اگر پہونچیں تیری

وحشت میں انکی مخالفت اتنی اونکو یا اون دونوں کو اُف یا تو مت کہہ اونکو صورت تنگدلی میں
اف چہ جائیکہ دشنام دینا اور مت ڈانٹ اونکو صورت اونکی جرم میں چہ جائیکہ زدوکوب کرنا اور
کہو اون دونوں کیلئے اچھا قول وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور جھکا اونکے لئے
عاجزی کے بازو رحمت و ملائمت سے وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا اور صورت
اونکی گنہگاری کے دعا کر کہ ای میرے رب رحم کر اون دونوں کو جیسے انہوں نے پالا مجکو چھوٹا یہ حکم تمکو
ہر طرح سے ہی خواہ اونسے تنگ ہو یا خوش جیسے فرماتا ہی رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ
تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۝ پروردگار تمہارا دانا تر ہے اوسکی بات
جو تمہارے دلوں میں ہی اوسے خوشی یا سنگدلی اگر تم ہوگے نیکوکار پس بیشک اللہ رجوع کرنیوالوں کیلئے
بخشش کرنیوالا ہی کہ صورت سنگدلی میں اف نکہا اور اونکی گنہگاری میں دعا کرنا یہی خدا کی طرف
رجوع کرنا ہی اور صورت خوشی میں رجوع ظاہر ہے اور تتمہ حق والدین میں ارشاد ہی وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ
حَقَّهُ اور دیو صاحب قرابت کو جو جانب والدین سی مخصوص ہوں اونکا حق کہ در صورت احتیاج
اونکو عطا دینا چاہیے اور قرابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب آیت النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ
کے زیادہ تر قابل رعایت ہی۔ اسی مقام میں امام زین العابدین نے ایک شامی کو کہا کہ آیا قرآن میں
سورۂ بنی اسرائیل میں نہیں پڑھی جو آیت مذکور ہی اور فرمایا کہ وہ اہل قرابت ہم ہیں وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ اور دیو مسکین و مسافر محتاج کو مخصوص جو نسل بنی اعداد سی ہیں کہ مال کی حاجت درکار ہی
اور وہ یہ کہ موقع سی اوسکو کام میں لاوے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيَاطِينِ اور بیجا صرف نکرو کہ والدین و قرابت دار و مسکین تو ہوسکے زینت اور عیاشی وغیرہ میں
صرف کیا جاوے کیونکہ بیجا صرف کرنیوالی شیطان کے بھائی ہیں وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ اور
ہی شیطان اپنے رب کی نعمت ناشکر کہ اوسکو ٹال دیا ہوا اور وہ نہی قرابت دار اور مسکین و مسافر محتاج پر
صرف نکرے بلکہ بیجا صرف کرے اور در صورت پاس نہ ہونیکی ارشاد ہی وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ
رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝ اور گر تو اونسے اعراض کرے اپنے رب کی

رحمت کی خواہش ہی جسکی تو امید رکہی کہ جب آوے او سوقت دیا جاوے تو فقط نرمی ہی کافی نہین
ارشاد ہی کہ پس اس صورت مین فرما او نکو آسان قول مثل اسکے کہ نصیب کرے اللہ ہمکو تمکو تاکہ امر کا
جواب دریافت ہو مخفی نرہے کہ یہ صورت اگر کل مکیہ ہی تو آیت ذیل ہی مکیہ ہے تو ممکن ہے کہ عورت یہودیہ
اور مسلمان کا قصہ مکہ مین ہی واقع ہوا ہو جیسے سابقًا مرقوم ہوا کہ اپنا کرتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بخشدیا لیکن اسکے بعد جو منقول ہے کہ بسبب برہنگی بدن کے بلال کی اذان پربہی باہر تشریف
نلائے مطلب طلاع اذان سے اطلاع بلال ہو نہ اذان معمولی کہ مدینہ مین مقرر ہوئی تہی تو اسوجہ سے
ارشاد ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ
مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ اور مت کر ہاتہہ اپنا بندہا ہوا اپنی گردن پر کہ ندیا جاوے اور نہ پورا اوسکو
فراخ کر کہ تو بیٹھے ملامت کیا ہوا درماندہ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ کیونکہ تیرا رب رزق کی فراخی کرے جسکو چاہے اور
تنگ کرے جسکو چاہے بدرستی وہ اپنے بندونکے لئے خبردار بینا ہے تو اسقدر فراخی درست ہی اس خیال سے
کہ فلان محتاج ہے مناسب نہین کہ خود تنگ ہو جاوے اور نوع دالدین سے یہ ہے کہ اپنی اولاد کو
بالیقین نہ آنکہ اونکو قتل کرین جیسے بعض عرب کرتے تہے بدان نظر فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا
كَبِيرًا ۝ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو بخوف افلاس ہم اونکو رزق دیتے اور تمکو کیونکہ اونکا
قتل بڑی خطا ہے اور ساتوان حکم دس حکمون سے فصل ۲ خروج مین مخالفت زنا ہے اور قرآن مجید
مین وہ چوتہا کرکے ارشاد ہے کہ زنا کرنا تو درکنار فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ اور نہ قریب ہو زنا کے کیونکہ ہے وہ بیحیائی اور بری راہ ہے کہ اپنا
تخم ضائع کرو اور پہر دوسرے کی ملکیت مین تصرف ہو اور چہٹا حکم دس احکام موسی سے یہ ہے
کہ قتل نکر قرآن مین پانچوان حکم کرکے ارشاد ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ اور نہ قتل کرو اوس نفس کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر بحق خدا کہ وہ ارتداد اور زنا اور

قتل ناحق کی عوض مین ہو وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا
يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اور جو قتل کریں کسی مظلوم کو تو کیا ہے ہمنے اوسکے ولی کے لیے غلبہ پس
نہ اسراف کرے قتل مین کہ ایک کی عوض مین دو دوسرے کو مارے یا مثلہ وغیرہ کرے یا مردار اوس
قاتل کی قوم کو مارے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا کیونکہ ولی مقتول ہی جانب خدا سے مدد دیا گیا قاتل
کے قتل پر نغیر پرا اور آٹھوان حکم دس احکام توراۃ سے یہ ہے کہ چوری مکر اور چوری مال محفوظ کے
لیجانے سے ہے جو مالک کی بلا اجازت بطور خفیہ لیا جاوے تو یہان حکم ہے کہ مال یتیم جو چندان
محفوظ نہین تو اوسکے قریب بھی نہ آنا چاہیے جو چھٹا حکم قرآن مین ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ
الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ اور نہ قریب ہو مال یتیم کے
مگر اوس طور سے کہ وہ نیک ہو کہ شرعاً و عرفاً درست ہو تا کہ یہ بچہ یتیم اپنی جوانی و فہم کو اور
توراۃ کا نوان حکم ہے کہ جھوٹی گواہی مت دو یہ قرآن مین ساتوان حکم ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا اور پورا کرو عہد کو کہ عہد ہی سوال کیا گیا اور آنکھ کا عہد ہے کہ
جیسے دیکھا ہو ویسے ہی کہے علی ہذا کان کا عہد ہے کہ جیسے سنا ہو ویسے ہی کہے جیسے آیندہ ارشاد ہے کہ
سمع و بصر و فواد سوال کئے جاوینگے اور توراۃ کا دسوان حکم ہے کہ پڑوسی کے گھر پر لالچ مت کر
قرآن شریف مین آٹھوان حکم ہے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور پورا کرو کیل کو جب تم کیل کرو اور وزن کرو سیدھی ترازو سے
جسمین کان و ڈنڈی کا نہو یہ بہتر ہے اور نیک انجام ہے تو صحبت خریداری بھی ایک قسم کا پڑوس ہے اور
تیسرا حکم توراۃ مین ہے کہ خدا کی نام کو بیفائدہ نہ لینا قرآن مجید مین نوان حکم ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا اور نہ چل
اوسکے پیچھے جسکا تجکو علم نہین کیونکہ ہر ایک سمع و بصر و دل سوال کیا جاویگا پس خدا کا نام بیفائدہ لینا بھی
اسمین آ گیا اور چوتھا حکم توراۃ کا ہے کہ سبت کی تعظیم کرو اہل سبت جو امت نبی اسحق مین داخل ہین اوسپر
ست کرو خدا کرنا چاہیے نہ تیجنر بدین وجہ اوسکو دسوان حکم قرآن مین ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ

لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا ۔ اور مت چل اتراتا بڑا بستی والی کہ تو مت
ایسے نبی علیہ السلام سے ہوا اکڑتا ہوا کیونکر تو اکڑنے سے زمین کو نہ پھاڑیگا اور نہ پہاڑ کی بلندی کو پہونچیگا
کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروها ان ہر ایک ممنوعات کی برائی تیرے رب کے پاس
ناپسند ہے ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمۃ یہ درس حکمت سے ہے کہ وحی کی ہے تیری
طرف تیرے رب نے فی الحقیقت عجب حکمت کی باتیں ہیں اور چونکہ بنی اسماعیل نبی بستی کی صفت فضل [illegible]
میں توحید کی تعلیم کی نسبت زیادہ ہے اور مکہ والے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتے اور آسمانی اشیا مثل شمس قمر
وغیرہ کو مقرب کرکے پوجتے تو بنظر مزید تاکید کے انکا وعید فرماتا ہے کہ لا تجعل مع اللہ الٰها آخر
فتلقی فی جہنم ملوما مدحورا ۔ اور مت کر خدا کے ساتھ دوسرا معبود کہ اس صورت میں
تو ڈالا جاویگا جہنم میں ملامت کیا گیا فرشتوں میں راندا گیا مومنین سے اور اہل مکہ جو ملائکہ کو خدا کی
بیٹیاں کرکے پوجتے حالانکہ اونکے ہاں مادہ لڑکی کو ذلیل جانتے اور لڑکے نر سے خوش ہوتے تو اونکی سفاہت پر
ارشاد ہوا افاصفٰکم ربکم بالبنین واتخذ من الملئکۃ اناثا انکم لتقولون
قولا عظیما ۔ کیا برگزیدہ کیا تمکو تمہارے رب نے بیٹے مردوں کے ساتھ اور پسند کی اپنی لئے ملائکہ سے مادہ بیشک تم البتہ
کہتے ہو بڑا قول کہ خدا تعالیٰ کو اپنے سے بھی ذلیل جانتے ہو ولقد صرفنا فی هذا القرآن لیذکروا
وما یزیدهم الا نفورا ۔ اور البتہ طرح بطرح سے بیان کیا ہمنے اس قرآن میں بالخصوص مسائل
توحید کو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور نہ زیادہ کرتا اونکو نصیحت مگر نفرت اور وہ جو بتوں کو شفیع کرکے پرستش
کرتے اوسکا جواب ارشاد فرماتا ہے قل لو کان معہ آلهۃ کما یقولون اذا لابتغوا الیٰ
ذی العرش سبیلا ۔ فرما اگر ہوں خدا کے ساتھ معبود اوسکے اور جیسے وہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے مقرب و
شفیع ہیں تو شفیع و مقرب کا کام یہ ہے کہ اپنی مالک کی طرف راہ بتادے نہ آنکہ خود مالک بن بیٹھے اسوقت
البتہ وہ خواہش کرتے ذی العرش کی طرف راہ قربت کی جیسے آئندہ سے اس صورت میں آتا ہے حالانکہ بتوں نے
کبھی خدا کی راہ نہ بتلائی تو وہ قابل پرستش و شفیع نہوے عرصہ تیس سال کے قریب گذرا کہ راجہ سردہی سے کسی نے
کہا جو بڑے ہی تھے کہ آپ بت پرستی کیوں کرتے ہیں کہنے لگے کہ ہم خدا سے قریب کرتے ہیں کہا کہ آپ ہمکو

ہو گئے ہیں پرستش سے کسقدر قریب ہوئے کہنے لگے کچھ بھی نہیں تبھی کہا پھر کیا حاصل کہا کہ رسم ہے
یہ کلام درصورت تشفیع ہونیکے ہے اور درصورت استقلال ہونیکے لعلا بعضہم علی بعض ہے جو سورۂ
مومنون میں آتا ہے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ پاک ہے وہ اور بہت ہی برتر ہے
اوس سے کہ وہ کہیں اور آسمانی وزمینی اشیا کو جو ہو چکیں اونکا حال فرماتا ہے تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ
السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا
تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ عاجزی کریں اوسکے لئے ساتوں آسمان
و زمین اور جو اونمیں ہیں اور نہیں ہے کوئی شے مگر اوسکی عاجزی کرے اللہ کی حمد کے ساتھ
و لیکن تم نہ سمجھو اونکی عاجزی اس سے اونکو تم پر جو کیوں کہ خدا ہے بردبار پردہ پوش ورنہ تمکو
ہلاک کر دیتا اور جبکہ کفار کی نسبت وارد ہوا کہ قیامت میں مشرک مذمت کئے گئے ہوں گے تو
ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ اگر مدعی نبوت کو قرآن پڑھتا دیکھیں یعنی بابت مذمت کفار کے جو مذکور
ہوئی تو قیامت جب آویگی دیکھا جاویگا لیکن دنیا میں ہی اونکو ایذا دو تو وہ خبیث آیا مع دوسرے
آدمیوں کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھا تو بعض کی نظر نہ پڑی بدان نظر ارشاد ہے
وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا
مَّسْتُوْرًا ۝ اور جبکہ تو نے پڑھا قرآن کیا ہمنے تیرے اور بعض اون لوگوں کی درمیان کہ آخرت کے ساتھ
ایمان نہیں لاتے پردہ پوشیدہ کہ تو دیکھے اور وہ نہ دیکھیں اور جبکہ ابولہب کی عورت پر بھی جو یہی حالت
گذری کہ پتھر مارنے کو آئی تھی اور حضور صلعم باوجود تشریف رکھنے کے نظر نہ آئے وہ دوسرا قصہ ہے جسکا
متعلق نہیں وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۝ اور کئے
ہمنے اونکی بعض کے دلوں پر پردے اس سے کہ اوسکو سمجھیں جیسے اونکو ہوتی ہے مذمت تھی اور بعض کے
کانوں پر ٹھونس کیا کہ انہوں نے نہ سنا تو اس ایک وقت میں تین معجزات صادر ہوئے وَاِذَا ذَكَرْتَ
رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب تمنے یاد کی قرآن میں
اپنے رب کی توحید الٰہی پھریں بعض اپنی پیٹھوں کی بل بھاگ گئے نفرت کرتے ہوئے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى ہم داناہین اوسکے ساتھ جسکے ساتھ وہ سنا چاہین یعنی مذمت کفار جبکہ وہ کان لگانا چاہین اور جبکہ وہ مشورت کرتے ہون کہ چلکر مذمت سکرونگی

نبوت کو دنیا مین ایذا دو تو اونکے لئے تین معجزات مذکورہ دکہلائی گئی اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ

تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

سَبِيْلًا ۝ دیکہہ جبکہ لوٹے کافر بیٹہہ رہتے تو ابو سفیان اونہین سی کوئی کہ مین بعضی باتین اونکی سچ جانتا ہون

کہین ظالم مثل ابوجہل وغیرہ کہ نہ پیروی کرو مگر مرد مجنون سحر کردہ شدہ کی وبعض کہے کہ شاعر ہے اور

بعض کہے کاہن ہی دیکہہ کیسی بیان کرین تیری لئے مثلین پس گمراہ ہوئی تو نہین پاسکتے راہ درست کہ

وحی سے کہین اور قیامت کی انکار کی نسبت اونکا مقولہ فرماتا ہی وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اور کہا کفار نے آیا جبکہ ہو گئے ہم استخوان ودکلی ہوئی بوسیدہ

آیا ہم اوٹہائی جاوینگے نئی خلقت مین تو فرماتا ہی کہ خاک خشک پر جیسے پانی پڑنے سی سبزی پیدا

ہوتی ہی ویسی اس طریق سے اونکی ہیاری ہاری مادہ منی برساکر اپنی علم کی مطابق پہر پیدا کریگا قُلْ كُوْنُوْا

حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ تم پتہر ہو جاو یا لوہا یا دوسری

مخلوق اس قسم سے کہ بزرگ ہو تمہاری دلون مین خلق جدید سی تو اونکو گلاکر خاک کرکے پیدا انکو تمہاری

اصلی حیات کو کردیگا فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا پس جلد کہین کہ کون لوٹا دیگا تو انہون نے کہا کہ کون

لوٹادیگا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فرمادی جسنے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا فَسَيُنْغِضُوْنَ

اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ تو جلد ہلادین تیری طرف اپنی سر کہ کیسی ہوسکے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ

اور کہین کب ہوگا چنانچہ انہون نے دریافت کیا قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ

فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ امید ہی کہ وہ قریب ہو اوسدن کہ

تمکو بلاوے پس تم جواب دو اوسکی تعریف کی ساتھ اور گمان کرو کہ ہم نہ ٹہرے مگر کم کہ موت سے بعد

دعا یہ کا دخل نہیت تو اس طریق سی اوسدن وہ قریب ہی ورنہ بعض اوسکی نسبت ارشاد ہی کہ کسی کو معلوم

مگر وہ قریب ہی وہ صحیح ہو کہ پہلے مذکور ہوا کہ قرآن ہدایت کرتا اوس راہ کی جو اقوم ہی تو بعض کفار کہنے

کہا کہ کیسے ابو طالب کا برادر زادہ یتیم قرآن کے ساتھ مشرف ہو سکتا ہے جسکے چند لوگ ہو گئے تھے
پیرو ہوگئے ہین تو بعض مسلمانون کے دلمین جوش آیا چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز کسی کافر نے برا بھلا
کہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکرؓ خاموش تھے وبالآخر صدیقؓ سے صبر نہو سکا اور جواب دیا جسکی
آیت آئندہ سے کیجاتی ہے کہ وہ سخت تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوئے کہ جب تک تو خاموش
تھا تو فرشتہ جواب دیتا تھا یعنی وحی کے طریق سے اور جب تو بولنے لگا تو فرشتہ چلا گیا تو ارشاد ہے
وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ۚ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ○ اور فرمایا میرے بندو مثل صدیقؓ کو کہ کہین وہ بات جو نیک ہو
کیونکہ شیطان وسوسہ ڈالی اونکے درمیان جس سے وہ ایسا کہین کہ شیطان ہے انسان کے لئے دشمن ظاہر
یعنی غصہ تمہارا مفید نہین رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۚ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ۚ
رب تمہارا دانا تر ہے تمہارے ساتھ اگر چاہے تمکو رحم کرے کہ اسلام سے مشرف کرے چنانچہ مشرف کیا یا اگر چاہے
عذاب کرے کہ اسلام سے مشرف نکرنا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ○ اور نہ بھیجا ہمنے تجکو ان پر کوئی
کہ زبردستی اونسے طلب ایمان تو کرے اور وہ جو کافر نے کہا کہ ابو طالب کا یتیم کیسے مشرف بنبوت ہوا ارشاد ہے
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اور رب تیرا دانا تر ہے اوس شخص کے ساتھ جو آسمان
و زمین مین ہے اوس علم مین سے یتیم ابو طالب کی نسبت قرآن کا پارہ پارہ نزول ظاہر ہے کہ نقش پارہا شیدا
مین نسل قیدار علیہ مشمول شیبہ و پسر عبد اوونا یعنی عبد اللہ کر کے لکھا ہے و تخصیص نزول پارہ پارہ کا ہے
اگر کوئی اعتراض کرے یا صاحب شمشیر ہونے پر جو عدہ کیا جاتا ہے تو ارشاد ہے وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ
عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○ اور تفضیل دی بعض نبیون کو بعض پر کہ موسیٰ کو معجزات سے
ظاہر کو اور دی ہمنے داؤد کو زبور جو اکثر نبی اکرم کی تعریف مین ہے چنانچہ درس پنجم مزمور ۴۵ مین ختم نبوت کی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین بیبیونکی کثرت کی طرف اشارہ ہے
کہ دونون بیکس ہوتی ہین تاکہ امت اسلام مین ان دونون کا بندوبست ہو جیسے دوسری تو ہو نہین
اور بے سبب ستم ہوتی ہین اور کسیہ اوسمین شوکت اسلام کا بیان لندیے اور درس ۳ مزمور مذکور مین صدیقؓ کی خوشی کا

ذکر ہے اور درس ۱۰ مین اوسکی جنش والون کی نسبت بسرعت اسلام لانیکا تذکرہ ہے جسمین اہل
اسلام خدا کے پکارنیوالونکی ہجرت کا تذکرہ ہے اور مکہ والون نے ارادہ کیا کہ عمرو بن عاص وغیرہ کو
مہاجرین کے لوٹا لانے مین حبش بھیجا جاوے تو ارشاد ذیل سے دریافت ہوتا ہے کہ اونپر جہاز کے غرق
ہونے سے آفت آویگی اور غیر خدا کے پکارنے سے ساحل نجات پر اونکا جہاز نہ لگیگا جب تک
خدا ہی کو نہ پکارینگے اور تحویل مہاجرین پر قوت نہ پاوینگے جیسے فرماتا ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ
زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۵ فرما پکارلو اونکو جنکو تم
گمان کرتے ہو اوسکے سوا معبود پس جبکہ جہاز تمہارا ڈوبنے لگے پس نہ مالک ہونگے وہ دور کرنے ضرر کے تمسے
اور نہ تحویل کی مہاجرین پر أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ
أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۵
اور وہ ملائکہ وغیرہ جنکو کفار پکارتے ہیں وہ خود چاہتے ہیں اپنے رب کی طرف وسیلہ عبادت سے کہ کون اونکا
قریب تر ہے اور امید رکھتے ہیں اوسکی رحمت کی اور خوف کرتے ہیں اوسکے عذاب سے کہ تیرے رب کا عذاب
حذر کیا گیا پس وہ لائق عبادت نہوں گے وہ خلاف حکم خدا کے عذاب خدا سے بچا سکیں دیکھو پیشگوئی
آئندہ کو بت پرستون کی نسبت جو ارشاد ہے وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۵ اور کوئی
مملکت درمیان نیل و جیحون کے درمیان قریہ کا قرون کا معتد بہ نہین مگر ہلاک کرنیوالے ہیں ہم پہلے دن
قیامت کے شوکت اسلام سے یا اوسکو سخت عذاب دینے والے ہین غلبہ اسلام مین یہ پیشگوئی فصل ۱۲ حبقوق
مین لکھی ہوئی کہ زمین لڑائی جاویگی و فصل ۱۳ سفر متی مین کتاب لکھی ہوئی جسمین سیف اللہ خالد
ولید کی خبر ہے پس کوئی ایسی مین آگیا جسکی اہل نے ظلم کیا ہو وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ
إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۵ اور اسکے نہ روکا تہا ہمکو ملالت کی آیات کو بھیجنے سے مگر
تکذیب کی اوسکے ساتھ پہلون نے اور مستحق عذاب ہوئے چنانچہ اونکے قصہ ثمود ذکر کرنا مناسب ہوا
تو فرماتا ہے وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۵ اور دی ثمود کو ناقہ نشانی ہدایت کرنیوالی

پس ظلم کیا ثمود نے اوسکے ساتھ اور تباہ ہوکر ویسے اہل مکہ بھی آیت ہلاکت سے ہلاک ہونگے وَمَا
نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ؕ اور نہیں بھیجتے ہم آیات قبل از ہلاکت مگر خوف دلانیکو لیے
وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ اور یاد کر کہ فرمایا ہے ہمنے تجھسے کہ تیرا
رب احاطہ کرنیوالا ہے مکے کے آدمیون کو یعنی بدر و فتح مکہ میں چنانچہ چند مقام پر قرآن مین
اسکی پیشین گوئی فرمائی ہے دگر کوئی یہ کہتا کہ فتح بدر و فتح مکے کے آدمیون کو مثل معراج
و درخت تھور کے ہیں جو قرآن میں آگے ہیں جنا بتلایا گیا ہے کہ جیسے اونکی اصل اونکے مبارک
حرکات تھی ویسے ان وعدونکی بھی اصل تھی تو فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ اور نہ کیا ہمنے اوس
رویا معراج کو اور شجرہ زقوم کو آتش دوزخ میں جو مکروہ رکھا گیا ہے قرآن میں مگر آزمایش
جو دونون اس عالم کے امور نہیں کہ معراج سبع سماوات وہ عبارت ہفت مراتب سے طے
کرنیکے ہے جو حدیث ان فی جسد ابن آدم لمضغة میں فرمائے گئے ہیں جیسے مفصل رسالۂ
معراج الرسول میں کیا گیا ہے اور شجرہ ملعونہ کا انبات دوزخ میں وہ بھی دوسری عالم حیوان
قیامت میں ہے تو جائے تعجب نہیں وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ؕ ع
اور خوف دلاتے ہیں ہم کفار مکہ کو پس نہ زیادہ کرے اونکو مگر بڑی سرکشی کہ عبارت مشرکوں
مسلمانون کے ساتھ عناد سے ہے جو اونکو غلبہ و سلطان شیطان سے حاصل ہے بر ان نظر اوسکا
تصریح مین یاد دلایا جاتا ہے پس واضح ہو کہ حقیقت شیطان سابقًا دریافت ہوئی کہ اوسکی
روح خبیث اور سوختہ نار سموم سے متعلق ہے کہ وہ دیکھو انسان کو اور انسان اوسکو نہ دیکھے جسکا سبب
مجرائے دم مین مواد سوختہ سودا او یہ جاری ہے اور حسب درس اول فصل دوم کتاب تکوین قبل از وجود آدم
صفی اللہ خدا فی جو سینہ کو رو کا تھا استیلا کے مواد سوختہ نار سموم کا استیلا تھا تو وجود اس آدم سے وہ پہلے
پیدا ہوا تھا اور پھر آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور اولاد آدم اونکی پشت سے نکالی اور درخت حیات کو
سبع کروبیہ کے سارے جانداروں پر پیش کیا کہ اونکے اسما بتلاوین جاندار نہ بتلا سکے اور آدم نے اپنی جمعیت

بیان کی تو ارشاد ہوا کہ اس امانت کو اوٹھاؤ مگر سوا آدم کے کوئی نہ اوٹھا سکا اور جب انہوں نے اوسکو اوٹھایا

تو ملائکہ سفلی کو حکم ہوا وہ جو فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

اِبْلِيْسَ ؕ اور یاد کرو جبکہ فرمایا ہمنے ارباب ملائک سفلی کے لئے کہ سجدہ کرو آدم کے لئے یعنی سجدہ تو

پس سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا کہ مواد سوختہ سرکش سے بنا ہے قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ

طِيْنًا ۚ کہا مجکو پیدا کیا تونے آگ سے یعنی نار سموم سے کیا سجدہ کرون اوسکو جسکو پیدا کیا ہے تو نے

گلاوہ سے تو حکم خدا ہوا کہ تو درجہ آتش سے گر کہ محل مواد سوختہ تسفل کو چاہتا ہے تو وہ ملعون ہوا اور بعد

ملعونی کے اوسنے کہا جو نقل فرماتا ہے قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَئِنْ

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ عرض کیا کہ خبر دے تو اوسکی

جسکو تونے مکرم کیا ہے میرے اوپر اگر ڈھیل دے مجکو تا روز قیامت البتہ جڑ سے اکھاڑون اوسکی اولاد کو

مگر کم کو جو متعلق بدرخت حیات ہین جیسے ورس ١٦ فصل سوم تکوین مین ہے کہ حوا کی اولاد کا شیطان

پاؤن کاٹیگا یعنی اولاد کو بہکا دیگا جس سے انبیاء کو تکلیف ہوگی قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝ فرمایا اللہ نے جا پس جو تیری پیروی کریگا اونمین سے

کہ اونپر تیرا سلطان ہو پس جہنم پوری جزا ہو سب تمہاری کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ

وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اور بہکا راہ راست سے جسکو تو بہکا سکے

اپنی آواز کے ساتہ اور آواز اوسکی عبارت اوس آواز سے ہے جو آدمی کے مونہہ سے فساد ڈالنیوالی

بات نکلے اور کہینچ لا اونپر اپنے سوار و پیادے جو طرح بطرح کے وسوسے اونسے پیدا ہون اور شریک بنا اونکو

مالون مین کہ تیرے نام پر چڑہاوا چڑہاوین اور اولاد مین کہ عبد الشمس و عبد العزی وغیرہ نام رکہین اور

وعدہ کر اونکو جہوٹا کہ بت وغیرہ شفاعت کرینگے تو اے اولاد انسان کافر تم اونکو پوجو اور نہ وعدہ کرے

اونکو شیطان مگر فریب کا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ اللہ تعالی نے فرمایا

کہ جو سچے میرے بندے ہین اونپر تیرا سلطان نہو کہ تو اونسے شرک کرادے یعنی کردے بتیس ستر ہزار پیر اور جو اونسے

متعلق مین که ہر ایک کے ساتہ ستر ستر ہزار ہون که اونسے شیطان کا سر حسب س ۱۶ فصل ۲ انکو ہین کیے
پھیلا جاوے وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ اور کافی ہے تیرا رب اونکا وکیل اس مقام سے شیطان حسب نص
بستم مکاشفات کے ہزار سال کے لئے زمانہ اسلام سے مقید ہوا تہا که بندگان خاص اہل اسلام پر دوسرے
لوگون کا جو کافر ہین استیلا نہوا پس دراصل بنی آدم اہل اسلام ہی ہین نہ کفار جنکا ذکر آتا ہے اس قصہ
آدم و شیطان کو سنا کر توحید کی طرف رجوع فرماتا ہے رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ پروردگار تمہارا وہ ہے جو چلاوے تمہارے لئے کشتی کو
دریا مین تاکہ خواہش کرو اوسکے فضل کی کیونکہ وہ تمہارے ساتہ رحیم ہے نہ آنکہ اوسکے مقابل مین شرک و
کفران نعمت کرو کہ عمرو بن عاص حبش کو جاوے اور اہل اسلام کی خرابی کے درپے ہو وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
كَفُوْرًا ۝ اور جب لگے تمکو بلا دریا مین غرق ہونیسے گم ہو وہ شخص جنکو تم پکارو سواے خدا کی اور خدا کو
یاد کرو اور بت پرستی سے توبہ کرو پس جب نجات دی تمکو اللہ نے بر کی طرف تم اعراض کرو که بتوں کو پوجاؤ
شاہ حبش سے اہل اسلام کی برائی کرو اور ہے انسان ناشکرا جیسے بحر مین سے جاکر عمرو بن عاص نے پس پہیرے
کہ مہاجرین پر قابو نہ پاوے کہ ویسے بوقت ہجرت نبی صلعم محفوظ ہو جیسے ارشاد ہے اَفَاَمِنْتُمْ
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝
اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ
فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ آیا وہ مامون ہوے اس سے
کہ خسف کرے تمکو بر کی طرف یا بہیجے تمہارے اوپر پتہرون کا مینہ جو سنگریزہ شب ہجرت مین ایک مٹہی نبی نے
پھینکے اور اونکی آنکہون مین پڑ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف اونکے بیچ سے نکل جاوین پہر نپاوے اپنے لئے
وکیل یا تم مامون ہوے اس سے کہ لوٹا دے تمکو اس دریا مین پہر سے پس بہیجے تمہاری کشتی کے اوپر توڑنے والی
ہوا سے پس غرق کرے تمکو بسبب تمہارے کفر کے پہر نپاوے اپنے لئے ہمارے اوپر اوسکے ساتہ پیچہا کرنیوالا چنانچہ
عمرو عاص کے ساتہی واپسی حبش سے ایسی حالت مین ڈوب گیا اور عمرو عاص نے بمشکل نجات

پاکی اور لائق نہیں اوسکو بت پرستی جیسے ارشاد ہو وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ اور البتہ ہمنے مکرم کیا بنی آدم کو و سوار کیا اونکو ہم طرح طرح کی سواری کا پر بر مین اور کشتی و جہاز پر بحر مین اور رزق دیا اونکو طیبات سے اور تفصیل دی ہمنے بڑی فضیلت سی بہت سے اوس مخلوقات پر جو ہمنے پیدا کی ہے پس ایسی فضیلت والی کو سوای خدا کے پرستش بتونکی بیجا ہی شیخ سعدی فرمادین مصرع عجب آدم زالت ہمہ ماجرا + کہ جی جمادی پرستہ چرا + پس وہ جو بتونکی طرف میلان کرنیکا مشرکون کا ارادہ بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ بنی ثقیف کہیں کہ ہم ایمان لادینگے کہ ایک سال بت پرستی معاف ہو جاوی اور نماز مین رکوع و سجدہ نہو اور زمین طایف حرم ہو جاوی تکہ وگر کوئی کہی کہ ایسا کیون ہوا تو فرمائی کہ خدا نے حکم کیا ہی یہ بد بات ہی اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئی پر کچھ نہ کہا اور عمر فاروق رض غصہ ہوئی اور اہل مکہ نے کہا کہ تو بہتر ہو مسلمانونکو حجر اسود کا استعمال نکرنے دینگی جب تک بتون کو مس نکرین اگرچہ سر انگشت سے کیون نہو اور خاطر مبارک مین کہنے مین یہ گذرا کہ کیا ہوگا جو بیت یہ کرلون اللہ جانتا ہی کہ مین انسے بیزار ہون اور معًا اس خطرہ کو دفع فرمایا تو اوسکے قصہ کے لئے تمہید ہی يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ یاد کرو اس روز کہ ہم پکارین ہر ایک آدمی کو اونکی اعمال کی ساتھ کہ ای فلان اعمال والی پس جو اہل اسلام ہی دیجاوی اوسکی کتاب اوسکی داہنی ہاتھ مین پس وہ پڑہین اپنی کتاب اور ظلم کیجاوی برابر تاگی کی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور جو یہان اندہا یعنی توحید خدا سے پس وہ آخرت مین نامہ اعمال کے پڑہنے سی اندہا ہی جبکہ اوسکی بائین ہاتھ مین دیا جاوی اور گمراہ ہو کہ زبان اوسکی لکنت کری اور جبکہ یہ عہد ہو تو شرک سے بچنا لازم ہوا تو فرمایا ہی وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ اور اگرچہ تہی بنی ثقیف قریب کہ اوسکو فتنہ مین ڈالین تجکو اوس شی سے

ع

کہ وحی کی ہم نے بھیجی تیری طرف تاکہ تو افترا کرے ہم پر اوسکے غیر کا اور اس وقت بیشک البتہ
وہ پکڑتے تجکو خلیل اور ہمکو والوں نے جو نسبت مس کی کہا کہ سر انگشت سے بتوں کو مس کیجئے
ارشاد ہے کہ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝ اگر ہم ثابت
رکھتے تجکو البتہ قریب تھا کہ جھکے تو اونکی طرف کچھ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ
الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝ اس وقت میں ہم [illegible] البتہ ہم چکھاتے
تجکو دگنا عذاب زندگانی میں اور دگنا بعد موت کے پھر نہ پاتا تو اپنے لئے ہمارے اوپر مددگار کہ ایک
گونہ عذاب اپنے فعل کا ہوتا اور ایک گونہ پیروون کی گمراہی کے برابر کا وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ
مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اگرچہ ہیں قریب
اہل مکہ کہ البتہ گھبرا دین تجکو زمین مکہ سے تاکہ نکالیں تجکو مکہ سے اور اسوقت میں نہ ٹھیرین تیرے خلاف
مگر کم سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝ طریقہ ہے
اون رسولون کا جنکو بھیجا تیرے پہلے کہ اونکی جلاوطنی کے بعد اونکی امت پر تباہی آئی ہے اور نہ پاوے
تو ہمارے اس طریقہ کی تبدیلی کہ تیرے ساتھ بھی یہی ہونا ہے اور جبکہ نامہ اعمال کی طرف روز قیامت
ہر ایک کو پکارا جانا دریافت ہوا اور کفار مکہ تیرے اخراج کا قصد کرتے ہین تو تجھے اپنے نامہ اعمال کو
اعمال حسنہ سے مزین کرنا چاہئے بالخصوص پنجوقتہ نماز سے کہ عبادت ہر ایک نبی کی اوسمین حصہ ہے
اور سوائے اسکے تیری امت عمری یا بشاشت خدا والی ہے تو تجھے سب سے بھی حصہ کر کہ خاص اولاد
اسماعیل کا حصہ ہے تو ارشاد ہے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ
إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝ برپا کر نماز ابتداء ڈھلنے آفتاب سے اندھیری رات تک اور فجر
کے قرآن کو نماز فجر مین بدرستی قرآت فجر ہے مشہود علاوہ کہ صبح و شام کے ملائک اوسمین حاضر ہوتے ہین
اس مقام پر مذہب حنفیہ مین زوال شمس سے اندھیری رات تک ہر گھڑی وقت ہے فوت کا وقتیہ نماز کے لئے
لیکن بخلاف وقت طلوع کے کہ اونکے یہان وقتیہ بھی درست نہین کیونکہ شروع طلوع مین وقت قبل
طلوع الفجر نہین ہوتا بخلاف غروب کے کہ کل جبکہ غروب ہوتا ہے وہ وقت غروب کہا جاتا ہے تو قرآن

ع

حالت طلوع میں وقت فجر نہیں رہتا بخلاف عصر کے وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ اور پہر پارکہہ رات سے پس چونکہ نبی موعود نسل
اسماعیل میں جنکے بارہ بیٹے اور آپ تیرہوین تہے تو اونکی عبادت کا بہی حصہ لینا بہتر ہے جو ممالک عرب
مین دوسرے ممالک سے انکر مخفی رہے پس بیدار ہو ساتہ قرآن کے قریب ہے کہ اس جمعیت امہ سے اوٹہاوے
تجکو مقام محمود مین تیرا رب کہ اعلیٰ ترین مقامات سے ہے بروز قیامت جبکہ تیرے ہاتہ مین لواء الحمد ہوگا اور
شفاعت کبریٰ کراوے اور بابت اونکے قصد اخراج کے نبی کو ارشاد ہوا وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ اور عرض کر
اے میرے رب داخل کر مجکو جاے صدق یعنی مدینہ تیمہ بن اسماعیل مین حسب علاوہ فصل سوم سفر ثنیٰ و
او ایشیا کے اور نکال مجکو خروج صدق فصول مذکورہ کی مطابق اور کر بعد ہجرت کے اپنے پاس سے غلبہ
ظاہر کر ممالک موعود پر فتح حاصل ہو وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوْقًا ۝ اور کہہ آیا حق فتح دین اسلام اور گہٹا باطل کفر بت پرستی باطل ہے گم ہونیوالا اور وہ جو بابت
نزول قرآن کے پارہ پارہ پر اعتراض کیا کہ کتاب آسمان سے آجاوے تو اوسکی نسبت ارشاد ہوا وَنُنَزِّلُ
مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ اور نازل کرین پارہ پارہ وہ قرآن موعود فصل
سفر ثنیٰ او سفر کہ وہ جو شفا ہے مومنین کے لیے جبکہ تکلیف اونکو پہونچے اور رحمت ہے اونکے لیے جبکہ اونکو
نعمت پہونچے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور نہ زیادہ کرے مشرکین کو لیے مگر زیان کاری
جسکی تفصیل فرماتا ہے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
كَانَ يَـــُٔوْسًا ۝ اور جب کرین نزول قرآن سے انعام انسان کافر پر تو اعراض کرے ہے اور پہیرے اپنی
کروٹ اور جب لگے اوسکو دکہہ و برائی تو نا امید ہو جیسے قرآن سے نعمت کو چہوڑ کر کفران نعمت کرکے
اور قحط سالی وغیرہ سے برا سا ہو اگر کوئی دریافت کرے کہ اسکا کیا سبب ہر ایک ایک طریقہ سے کیوں
نہووے ارشاد ہوا قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۝ فرما ہر ایک عمل کرے اپنی شاکلت طبعی پر جسپر حسب
امکان حادثہ حق نے پیدا کیا ہے جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى

دیا ہر شئے کو اوسکا انداز جیسے ممکن تہا پہر راہ بتلائی جبلّی ترکیب سے کہ اوسپر اثر مرتب بموافق انداز
کے کیا اور بندہ سے اپنی شاکلت کی سبب سے عمل صادر ہوی گو عنایت حق نے حسب حدیث
مامن مولود ہر ایک کو فطرت پر پیدا کیا ہے جو پشت آدم سے نکالکر اقرار ربوبیت کیا تہا
اب یہان غور کرنا چاہیے کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا کہ پس تمہارا رب
دانا ہے اوس شخص کے ساتہ کہ جو چلے کوئی راہ پس اسوجہ سے ہر ایک اپنے اپنے طریقہ پر ہے اب
دیکہنا چاہیے کہ جسپر یہ قرآن شریف نازل ہوا ہے وہ وجہ روح اعظم ہے جسکو مظہر وحی کے
ہستی مطلق میں حق کہتے ہیں اور ہرچند فصل ۱۸ سفر ثنی میں تفسیر آیت محمد رسول اللہ والذین
معہ میں لکہا ہے کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ میں اور سعیر کی سیر کو گیا اور صحرای فاران میں آشکارا اور
اوسکے ساتہ دس ہزار مقدس تہے تا آخر اور فصل ۳ حبقوق میں لکہا ہے خدا آیا تیمہ یعنی طیبہ
مدینہ طیبہ میں اور وہان بہی در پردہ رہا یعنی عبودیت کے پردہ میں اور اہل مکہ نے نضر
بن حارث و ناخلف ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ میں بہیجا تا کہ یہود سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال دریافت کریں انہون نے جا کر قوم یہود سے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے حالات دریافت کئے تو یہود نے کہا تعجب ہے عرب کے سردار ہم جانتے ہیں کہ
زمانہ ظہور نبی اسماعیلی کا قریب آیا اور تمہارے کلام سے نبی کے احوال کی بو آتی ہے اور فصل ۱۸
سفر ثنی میں مثل موسی کی نبی اسماعیلی کو فرمایا گیا ہے اور موسی نے پہلے خبرین اور پہیلی
پیشینگوئی سے باتین کہی ہیں اسوجہ سے یہود نے کہا تو تم آزمایش کرو ایک قصہ ذوالقرنین سے
یعنی جسنے یاجوج و ماجوج پر سد باندہی ہے اور اوس نبی موعود کی امت پر اونسے آفت آنی ہے تو
یہ سوال اول و آخر اخبار دونون سے متعلق ہے اور دوسرا سوال اصحاب کہف سے کرو یعنی جنکا قصہ
بعد انجیل کے واقع ہے کہ نہ توراۃ میں ہے نہ انجیل میں یہ پہلے اخبار سے متعلق ہے اور تیسرے روح
موعود سے دریافت کرو پس اگر دو پہلون کا جواب دین اور تیسرے کی تفصیل نکرین تو جانو
وہی نبی موعود ہیں وگر تینون کا جواب دین تو وہ نبی موعود نہیں تو انہون نے مکہ میں آن کر

صحیح

کر دیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیاں اوسکے آگے دھس گئیں مطلب اس سے
بادشاہوں کا زوال ہے نہ آنکہ پہاڑ پتھروں کے ریزہ ریزہ ہو جانے سے مطلب ہے اور تفجیر انہار
کہیں حسب درس ۸ و ۹ فصل سوم حبقوق کے بعد کھینچنے کمان خداوند چاریار کے زمانہ عباسیہ میں
ہوئی نہ آنکہ قبل از ہجرت و بغیر حکم جہاد کے ہو سکتی ہیں اور فصل ۴۱ یشعیا میں اجرای انہار کو مملکت
عرب میں لکھا ہے مگر بعد از ہجرت چنانچہ فصل ۲۱ یشعیا میں بعد ایک سال ہجرت کے فتح بدر موجود ہے
ہیجیث کتاب یوئیل میں بطور لسان اشارہ روح القدس کی خبر حواریوں پر بذریعہ عیسیٰ کے پہلے ظہور
ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ہی حالانکہ فارقلیط کہ عبارت روح قدس ہے ہر رفع مسیح سے پچاس
روز کے بعد نازل ہوا اور فصل ۳۰ تکوین میں ذر خبث بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے تو اوس سے
یہ سمجھے کہ مردوں کو زندہ کریں گے حالانکہ مطلب اوس سے زندگانی ہمیشگی کی ہے کہ اسلام سکھلا دیں
دیکھو اس مقام پر تحقیق دوم باب بستم مقدمہ چہارم کو دگر زندہ کرنیکا اشارہ بھی کہیں ہے تو والدین
احمدین کی نسبت بقول بعض کے ہے اور فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں خداوند کا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ
آنا لکھا ہے مراد اوس سے اہل اسلام مقدسین کا آنا ہے جو اونکے بروز میں و گر کہیں اشارہ نزول
ملائکہ کا ہے تو وہ بروز بدر وغیرہ ہے اور نیز فصل ۳۳ مذکور میں خدا کا آنا جو لکھا ہے مراد خلیفہ خدا
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے اور ملائکہ سے مراد بروزات اونکی حضرات صحابہ ہیں اور فصل ۳
حبقوق میں آفتاب ماہتاب پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت لکھی ہے اور فصل ۲ یوئیل میں
اس حقیقت میں ستاروں کا گرنا لکھا ہے مطلب اوس سے اولیاء امم سابقہ کے جاتی رہنے کا ہے یا بولنا
واقعوں کا ہونا ہے اور نیز شہاب کی کثرت کی طرف اشارہ جس سے شیطان کو دکھ ہوا اور رجعت
آفتاب و انشقاق قمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک ہوا اور فصل ۶۰ یشعیا میں کعبہ کا
شریف ہونا زر و جواہر سے لکھا ہے مگر بعد ہجرت کے جیسے فصل ۱۲ اشعیا سے ظاہر ہے اور درس چہارم فصل ۳
کتاب امثال و درس ۱۰ فصل ۵۷ یشعیا آسمانوں کی معراج کی طرف مشیر ہے جس سے مطلب سیر سماوات
درجات منفصلہ حدیث ان فی جسد آدم لمضغۃ الحدیث میں جیسے رسالہ معراج الرسول میں

مفصل کیا گیا ہی اور فصل دا سفر شنی مین پارہ پارہ نزول قرآن کی خبر ہے ایکبارہ جملۂ واحدہ کی نزول
کی اور معالم مین ابن عباس سے مروی ہی کہ شیبہ و ربیعہ و ابوسفیان بن حرب و ابالبختری بن ہشام
و اسود بن عبد المطلب و زمعہ بن اسود و ولید بن مغیرہ و ابوجہل و عبد اللہ ابن امیہ یعنی ابن
عاتکہ پھوپھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم و امیہ بن خلف و عاص بن وائل و نبیہ و منبہ ابنا ی حجاج و نضر
نضر بن حارث و عقبہ جو مدینہ کے یہود کی پاس حال دریافت کرنے گئے تھے پشت کعبہ پر غروب کے بعد
جمع ہوے تو بعض نے بعض سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
خیال سے کہ انکو میرے امر مین کچھ ظاہر ہوا ہے شتابی کی کہ انکی ہدایت کے حریص تھے پس جبکہ تشریف
لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے منہ کرکے مخاطب ہوے اور کہا کہ ہمنے آپکو مقدمہ مین عذر
کے لیے آپکو بلوایا ہے اور قسم خدا ہم نہین جانتے کسی مرد کو عرب سے کہ اوسنے اپنی قوم پر ایسا کیا ہو جو تو نے
اپنی قوم پر داخل کیا البتہ دشنام دی تو نے اپنے باپون کو اور عیب کیا دین مین و سفہ کیا خوابون کو اور دشنام
دی معبودون کو متفرق کیا جماعت کو اور باقی نرکھا کوئی امر کہ تو اوسکو نلایا ہو اپنے درمیان اگر مال کی
خواہش کی تو نے یہ بات کی ہو کرین ہم تجکو مالدار اپنے سے زیادہ و گر تو شرف طلب کرے تجکو سردار بنادین و گر ملک
گیری کا خیال ہے اپنے اوپر ملک بنادین و گر تجکو دیو لگا ہو سیانے بلوا دین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا اونمین سے کوئی بات نہین کہ مین جو لایا ہون نہ بطلب مال ہے نہ خواہش حصول مال نہ ملک سے
تمہارے اوپر لیکن اللہ نے مجکو بھیجا ہے تمہارے اوپر رسول اور نازل کی میرے اوپر کتاب اور حکم کیا مجکو
کہ ہوون مین مومنین کو بشارت دہندہ یعنی فتح سے اور کافرون کو ترسانندہ یعنی شکست سے پس
پہونچا ئے مین نے اپنے پروردگار کی رسالت اور تمہارے واسطے مین نے نصیحت کی پس اگر قبول کرو
اوسکو تو وہ تمہارا نصیب ہے دنیا و آخرت مین و گر تم رد کرو اوسکو تو مین صبر کرون خدا کے حکم کے لئے
تاکہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان حکم کرے یعنی جہاد کا پس انہون نے کہا کہ اگر ہماری باتون کو قبول نکیا
جو ہمنے پیش کین اور تو جانتا ہے کہ ہمسے زیادہ تنگ تر عیش مین کوئی نہین تو اوس سے کہ جسکو تو
بھیجنے والا خیال کرتا ہے کہہ کہ ہمارے پہاڑون کو ہمسے دور کردے اور فراخ کرے ہمارا شہر اور اوسمین نہرین شام و

و عراق کی سی جاری کردی اور زندہ کر ہماری لئے قصی بن کلاب کو کہ وہ ہمارے واسطے آپکی نبوت
کی گواہی دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکے لئے مبعوث نہین ہوا مین نے جو کچھ
پہونچانا تہا پہونچا دیا آئندہ تہارا نصیب ہی اگر تم قبول کرو دنیا و آخرت مین ورنہ مین صبر کرون
خدا کے حکم کا تو انہون نے کہا کہ خدا سے طلب کر فرشتہ کہ تیری تصدیق کرے اور اس سے چاہ اپنے لئے
باغ و قصور و خزانہ زر و سیم جو تیری مدد کرے اس پر کہ ہم دیکھتے ہین کہ تو بازارون مین کہڑا ہوتا ہے
اور معاش ہمارے طور سے طلب کرتا ہے یعنی بطور سوداگری تو ارشاد فرمایا کہ مین اسلئے نہیں بہیجا گیا
لیکن بہیجا ہے مجکو بشارت دہندہ یعنی مومنین کو اور ترسانندہ یعنی کافرین کو تو جاتے ہیں پہر کفار
مکہ نے کہا کہ گرا ہمارے اوپر آسمان جیسے تو گمان کرتا ہے کہ اگر خدا چاہے تو کرے تو ارشاد فرمایا کہ یہ امر خدا کی
طرف ہے اگر چاہے وہ کرے تو ایک قائل نے ان مین سے کہا کہ ہم ایمان نہ لاوین جب تک روبرو اپنے
اللہ اور ملائکہ کو نہ لاوے پس جبکہ یہ کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو گئے اور عبد اللہ بن ابی امیہ
بہی ساتہ اوٹہا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری قوم نے جو پیش کرنا تہا وہ پیش کیا اور تو نے
ان مین سے کچہ قبول نکیا پہر طلب کئے اپنی جانون کے لئے وہ امور جس سے تیرا مرتبہ خدا کے پاس پہچانین
تو تو نے نکیا پہر جلدی کی عذاب کی جس سے کہ تو ڈراتا ہے پس تو نے نکیا تو خدا کی قسم نہ ایمان
لاوُن تیرے اوپر کبہی جب تک کہ مین دیکہون سیڑہی کہ اوسپر تو آسمان پر چڑہے اور لاوے کتاب کہلی ہوئی
اور ملائکہ کہ تیری گواہی دین اوسکی ساتہ جسکو تو کہتا ہے اور خدا کی قسم اگر یہ بہی تو کرے تو گمان کرون
کہ مین تیری تصدیق نکرون پس پہرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مبارک کو اور آیت نازل ہوئی

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اور کہا کفار نے کہ ہرگز ایمان تیرے اوپر
نہ لاوین جب تک کہ نکالے ہمارے لئے زمین کے سے چشمہ پانی جاری یا ہو تیرے لئے باغ کہجور اور انگور سے کہ نکالے تو
نہرین اوسکے اندر نکالنا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۝ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۚ یا اگر لاوے تو آسمان کا ٹکڑا جیسے تو گمان کرتا ہے یا لاوے
اللہ و ملائکہ کو رو برو یا ہو تیرے لئے گھر زریں یا تو چڑھے آسمان میں اور ہرگز نہ ایمان لاویں تیرے
آسمان پر چڑھنے پر یہاں تک کہ تو لادے ہمارے اوپر کتاب کہ ہم اوسکو پڑھیں اور چونکہ فصل ۲ حقوق میں
روح کی آمد صورت پردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھی ہے ارشاد ہے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ
اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔ فرمایا کہ ہے میرا رب الشتوں سے کہ میرے نشان اوس نے کیسے ہوتے نہیں ہوں میں
اپنی خصوصیت سے مگر بشر رسول خلیم اللسان اسماعیلی موعود جسکے نشان سے ختم رسالت
و نبوت ہے کہ اگر اوسکے جو کوئی ایک آیت بھی بدعوی نزول کلام الٰہی لاوے تو مارا جاوے
اور پیشنگوئی اوسکی الٹی ہو جاوے ۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ اور نہ روکا آدمیوں کو اونکو ایمان لانے سے
جبکہ آئی اونکے پاس ہدایت مگر یہ کہ کہا کیا بھیجا اللہ نے بشر کو رسول کیونکہ مثل فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں
لکھا ہے کہ خدا آیا مکہ میں اور سیر کو گیا سعیر کی اور آ پڑا صحرائے فاران کے شہر مدینہ میں جسکے ساتھ
دس ہزار قدوس تھے مطلب اوس سے استخلاف دبر وزجہ روح القدس ذکر میں ہے جو زمین پر بطور
اطمینان رہیں اور پھر اونپر ملائکہ کا نزول ہو کہ مناسبت باہم گر شرط ہے [illegible] شکل بنی سر پر
تاج شاہی ہو ہر کل کی [illegible] حاشا و کلا چنانچہ فرماتا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ
یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ یا اگر ہوں
زمین میں ملائکہ کہ چلیں مطمئن طور پر البتہ نازل کریں اونپر آسمان سے ملائکہ رسول اور یہی بشریت
بیان پر محقق ہے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا
بَصِیْرًا ۝ فرما کافی ہے اللہ گواہی کو میرے اور تمہارے درمیان میری رسالت پر کہ وہ ہے اپنے
بندوں پر خبردار بینا اور خدا کی شہادت پر عقل کی گواہی ہے وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۝
وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۚ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۝ اور جسکو ہدایت کرے اللہ سو وہی راہ یاب ہے اور جسکو

وہ گمراہ کرے پس تو نہ پاوے گا اونکے لیے دوست خدا کے سوا اپنے نیز اور حشر کریں اونکو روز
قیامت اونکو منہ کے بل اوندھے اور گونگے اور بہرے اسلیے کہ انہوں نے نہ دیکھے اوصاف قدرت کے اور گونگے رہے
راستی کی بات اور حق بات نہ سنی مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ؁ ٹھکانا اونکا
جہنم ہے جب بجھنے لگے زیادہ کریں اونکے شعلے اور اونکے دل میں تخم ایسے جہنم کا ہے کہ جو ہر ایک آیت
دکھلائی جاتی ہے تو وہ اوسکا انکار کرتے ہیں تو قیامت میں اثر یہ ہوگا فرماتا ہے ذٰلِكَ جَزَاۤؤُهُمْ
بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ؁
یہ جزا اونکی اسلیے ہے کہ انہوں نے کفر کیا ہماری ہر ایک آیات کے ساتھ جو شب معراج میں دکھلائیں
کہ یہود کی دوسری بربادی کے بعد اہل اسلام ہی اونکی آبادی ہونی ہے اور کہا جبکہ ہم ہوئے استخوان اور
بوسیدہ کیا ہم مبعوث ہوں قیامت میں خلق جدید کرکے تو قیامت کا جو ابدالآباد ہے انہوں نے
انکار کیا تو یہ انکار ابدالآباد تخم جہنم ہے ابدالآباد کا جو مستدام ٹھہرے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ
فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ؁ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ خدا وہ ہے جسنے اپنی رحمانیت سے پیدا کیا
آسمان و زمین قادر ہے اس امر پر اپنی رحمانیت سے کہ پیدا کرے اونکی مثل قیامت میں اور کرے اونکی
سب کی پیدایش ثانیہ کے لیے وقت جسمیں شک نہیں پس انہوں نے اقرار نکیا مگر ناشکری کی اور
اوائل سورت میں فلاح یہود مذکور اس زمانہ میں ہوئی ہے اور جیسے کفار مکہ منکر قیامت تھے ویسے یہود کی
فلاح کی بربادی روحیہ میں منکر تھے کہ کیسے شاہنشاہ ہرقل مالک مقدس سے نکالا جاویگا تو ارشاد کر
قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۤىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ
الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ؁ اگر تم مالک ہوتے میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے اوسوقت البتہ بند کر رکھتے
خوف خرچ ہونیکے اور ہے انسان بخیل اور ستر قوم یہود کی فلاح پر اس زمانہ بزرگ میں کتاب تورات
موسی سے ظاہر ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۤءِيْلَ
اِذْ جَاۤءَهُمْ ؁ اور البتہ دین ہمنے موسی کو نو معجزے عصا کے سوا تو نشانیاں کہ خوف ظاہر کو تو پوچھ

نصف

ع ۱۱

بنی اسرائیل سے کہ جب لایا موسیٰ اونکے پاس ایک دریا وغیرہ کا خون ہونا دوسری غوکوں کی کثرت
تیسری جوؤن کی بہتات چوتھی مچھروں کی زیادتی پانچوین مواشی کی موت چھٹے فرعونیوں کے دمل
ساتوین اولونکی بارانی آٹھوین ٹڈی کا آنا نوین تاریکی جیسے فصل ۷ سے ۱۰ خروج مین مشرح ہے
پس نوین نشانی پر فرعون نے مطابق ورس ۲۴ فصل دہم خروج کی موسیٰ سے کہا کہ تم جاؤ خداوند
کی عبادت کرو فقط تمہاری بکریاں اور تمہاری گائے بیل یہان رہین تمہارے بچے بھی جاوین ۲۵ موسیٰ نے
کہا کہ تجھے ضرور ہے کہ تو ہماری ہاتھ مین قربانیان اور سوختنی قربانیونکے ذبیحے دیوے تاکہ ہم خداوند
خدا کے آگے قربانی کرین تا آخر ورس ۲۶ فقال له فرعون انی لاظنک یموسیٰ مسحورا ۱
تو فرعون نے موسیٰ کو کہا کہ بدرستی مین تجکو ظن کرون اے موسیٰ فریب کہایا ہوا قال لقد علمت
ما انزل ھؤلاء الا رب السموٰت والارض بصائر وانی لاظنک
یفرعون مثبورا ۱ موسیٰ نے کہا البتہ تو جانے کہ نہ نازل کین یہ مگر آسمان و زمین کے مالک نے
اور بدرستی مین ظن کرون تجکو اے فرعون ہلاک شدہ لیکن خدا نے فرعون کا دل سخت کردیا مطابق ورس ۲
فصل ۱۰ خروج کے اونکا جانا نچاہا اور کہا میرے سامنے سے جا آپ سے ہوشیار رہ پہر میرا مونہہ دیکھنے مت آئیو
ورنہ ہلاک ہو گے جیسے ارشاد ہے فاراد ان یستفزھم من الارض پس ارادہ کیا فرعون نے کہ
مضطرب کرے بنی اسرائیل کو اوسوقت موسیٰ نے کہا کہ تو نے اچھا کیا مین پہر تیرا مونہہ نہ دیکھونگا تو خدا کی
حکم سے موسیٰ ایک اور آیت عظیم لائے کہ فرعونیوں کے جیٹھے بیٹے ایک رات مین مرگئے اور فرعون نے اجازت
خروج موسیٰ و بنی اسرائیل کو دی اور وہ راہ بھی گمراہ کئے گئے اور فرعونیوں کو خبر ملی پس موسیٰ کا تعاقب
کیا اور بنی اسرائیل سمندر سے نکلے فاغرقنٰہ ومن معہ جمیعا ۱ پس غرق کیا فرعون کو اور جو
اوسکے ساتھ تھے سب کو اور بعد کو طرح بطرح کے اعجاز موسیٰ سے صادر ہوے اور چالیس سال تیہ مین رہے
وقلنا من بعدہ لبنی اسرآءیل اسکنوا الارض اور فرمایا ہم نے بنی اسرائیل کو زبانی
موسیٰ کی کہ بعد موسیٰ کے رہو زمین مقدس مین اور تیسرے سوائے دوسری زیادیوں کے دو مرتبہ سخت
ہلاکت آویگی ایک زمانہ بخت نصر مین دوسری غیر قوم رومیہ مین اور پہلی مرتبہ کی بربادی کے بعد

یہ غلام سرکش ہیں اور بادشاہ کو سجدہ نکریں گے تو بادشاہ نے حضرات مہاجرین کو بلوایا اور انہون نے سجدہ نکیا بادشاہ نے سبب دریافت کیا تو حضرات نے فرمایا کہ سجدہ ہم خاص خدا کو کرتے ہیں اور بادشاہ نے سورۂ مریم سنی اور نبوت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کیا اور بکمال خشوع ٹھوری کو سینے پر لگا یا یہ وجہ ہو لونکی خصوصیت کی ہے اس آیت پر سجدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اللہ و رحمٰن کر کے مالک کا نام لیتے تو اسکو مشرکون نے سنکر کہا کر دوسرونکو توحید کی تعلیم اور یہان آپ دو کو پکارتے ہین اور صورت اخفا مین غل و شور سے بہلاتے ارشاد ہوا قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ فرما پکارو مالک کو بلفظ اللہ کر کے چاہو یا رحمٰن کسی لفظ کے ساتھ تعبیر کر کے پکارو پس اوسی واحد کے اسماء حسنیٰ ہیں کہ تکثر اسماء موجب تکثر مسمی نہیں وَ لَا تَجۡہَرۡ بِصَلَاتِکَ وَ لَا تُخَافِتۡ بِہَا وَ ابۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ﴿۱۱۰﴾ اور نہ جہر کر اپنی نماز مین کہ کفار سنکر ہنسی کرین اور نہ مخفی کر اوسکو کہ غل و شور سے شبہ ڈالین اور نکال اسکے درمیان کی راہ اس آیت کی تعلیم حضرت صدیق کو جو مخفی پڑھتے تھے اور حضرت عمر جو جہر کرتے تھے یوں ہوئی کہ حضرت صدیق کچھ جہر کرین اور فاروق کچھ اخفاء اور جبکہ تکثر اسماء کے مسمی میں تکثر نہیں آتا جیسے بنی مدح وغیرہ پر اتخاذ ولد و شریک سے آتا ہے تو فرماتا ہے وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا ﴿۱۱۱﴾ اور کہہ ان اسماء کے ساتھ سب تعریفین ثابت ہیں اوس ذات واحد کو کہ نہ پکڑا ولد اور نہیں ہے اوسکے لئے شریک ملک مین اور نہیں ہے کوئی دوست بچانیوالا ذلت سے بندون کو اور تکبیر سے اوسکی بزرگی کر کہہ اللہ اکبر کہہ۔

سورۂ کہف مکیہ ہے ایک سو دس آیت اور بارہ رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین حکم تھا حمد خدا کہنے کا تو یہ سورت الحمد للہ سے شروع ہے اور پہلی سورت مین مذمت

اون بنی ملیح وغیرہ ہی جو مثل نصاری کے ملائکہ کو ولد اللہ کہتے اور مدح تہی اہل حبش اہل کتاب کی
جو مسیح کو عبد اللہ کہتے تو اس سورت مین مذمت ہی اون بنی ملیح وغیرہ کی جو ولد بکرتے اور اون
یاجوج ماجوج کے جو دین نصاری رکہتے ہین اور مسیح کی الوہیت کے قائل ہین جنکی تحقیق مقدمہ
ششم مین گذر گئی اور نیز اس زمانہ مین اونمین جو ملحد ہین اونکا بہی بیان ہی اور مدح ہی اون
اہل یورپ کی جو باوجود گرجہ مسیح مین ہین عنقریب عرصہ مین بہت سی کچہ ایمان لانیوالی ہین اور نیز مدح نصاری اصحاب
کہف کی ہی جو توحید کے قائل تہی بدین وجہ بعد سورۂ بنی اسرائیل یہ رکہی گئی اور قائلین ولد اللہ
بنی ملیح نے جیسے روح موعود کی کی نسبت سوال کیا تہا ویسے قصہ اصحاب کہف کا اہل کتاب سے دریافت کیا تہا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا انشاء اللہ کے فرمایا کہ مین کل جواب دونگا تو اس وجہ سے دیرتک
وحی مین ہوئی اور حضور کو اہل مکہ کی ہدایت کی حرص تہی اور وہ یہ چاہتے تہے کہ ہمارے ہوتے ہوے
مجلس مین مفلس لوگ نہ آوین کہ اونکا وغیرہ کے ساتہ بیٹہتے ہوے شرم آتی ہی اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارادہ ہوا کہ امرا کی آنے پر غریب لوگ جو یاد خدا مین مستغرق تہی علیحدہ کئے جاوین تو اس سورت کا
اوائل نازل ہوا اور اس سورت مین دوسری عجیب قصص ہین جنسے اہل توحید کو نصیحت ہی اور اخبار ما تقدم کی
تفصیل اور اخبار ما تاخر کا بیان ہی جسمین ہی یاجوج والی روس و ماجوج گال کے حالات ہین جنکا
حال اسوقت مین مشاہد ہو رہا ہی اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ بندہ و خلیفہ و مدح موعود ہین
جو پہلی سورت مین بیان کئی گئی لیکن اپنی آپکو قابل پرستش نہین بتلایا بخلاف دجال کی کہ دجال آپ کو
خدا کہلائیگا اور اپنی تئین ظاہر کریگا پس اول اس سورت مین دجال کی طرف لفظ عوج سے اشارہ ہے
اس وجہ سی حدیث مین وارد ہی کہ جو اوائل اس سورت کو پڑہیگا وہ شر دجال سی محفوظ رہیگا بسم اللہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو فرماتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ
وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ساری اظہار کمال اللہ ہستی مطلق کو مراتب جمع و فرق مین ثابت ہین
نہ غیر کو جسنے نازل کی اپنے بندہ خاص پر کتاب اور نہ کی اوسکو کجی جو مسمریزم سے دجال کو حاصل
ہوگی جو اپنی خدائی کی اظہار پر قادر ہوگا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا درحالیکہ وہ عبد مکرم کتاب
سیدھا ہے تاکہ ڈراوے سخت جنگ سے خدا کے پاس سے جسمین فرشتے کافرون کو قتل کرین گے اور
بشارت دے اون مومنین کو جو نیک عمل کرین کہ اونکے لئے نیک اجر ہے بہشت مین رہنے والے
ہمیشہ اور ڈراوے اون لوگون کو جنہون نے کہا کہ خدا نے پکڑا ولد نہ اونکو علم ہے نہ اونکے باپ
دادون کو بڑا ہے وہ کلمہ جو نکلے اونکے مونہون سے نہین مگر دروغ اور چونکہ سورت مکیہ ہے تو مراد
متخذین ولد اللہ سے یہان پر بنی آدم مین نہ یہود و نصاریٰ اور جواب کی درنگی سے تو اتنا رنج کرتا کہ
جو بابت روح و اصحاب کہف کے سوال مین واقع ہے فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ
يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا پس لعلہ امید ہے کہ تو کہیل جاوے اپنی جان کو اگر نہ ایمان
لاوین کافرین اس حدیث ذیل کے ساتھ براہ حسرت. رنج کے کہ زینت والے ایمان نہ لاسکے
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا درستی ہم کی ہے جو زمین پر ہے زمین کی زینت حیات دنیا مین تا اونکو لئے
تا کہ ہم اونکو آزماوین یعنی ظہور مین لاوین اجمالی علم کی مطابق کہ کونسا اونکا نیک عمل ہے اور ہم البتہ
کرنیوالے ہین اوس سامان کو جو زمین پر ہے خاک بے نشو و نبات اور اوسکے بعد پھر زندہ کرنیوالے ہین تو اونکی
تو خدا اونکے مال کی طرف توجہ نکرنا چاہئے بلکہ اہل ایمان کی طرف خیال رکہنا ضروری ہے چنانچہ غریبونکی عزت
کی نسبت اور وجود فنا و ایجاد قیامت پر یہی دلیل ہو منکرین قیامت کیلئے قصہ اصحاب کہف سنا جاتا ہے
جسکو وہ طلب کرتے ہین جو قریب زمانہ ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین واقع ہوا جسکو نصاریٰ بہی
تسلیم کرتے ہین پس ادنی طلب اصحاب کہف آیا نہ تہی عجیب و غریب تہی اور خدا نے اونکو دلیل قیامت مقرر
کیا اور عجیب کہنا تو غلط اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا کیا
تو گمان کرتا ہے کہ اصحاب کہف و کتیبہ والے تہے ہماری آیات سے عجیب تو اونکو دلیل قیامت کہ عجب سے گردانا جائے
جنکا وجود بنظر ساتِ اشیا سے ہو نیکی کے سبب مقدمہ ہزار ہا عظیم کی دلیل تہا اور صورت عجیب ہونیکی پہر اونکو
غرا سے کیون نفرت او قیامت کا انکار کیون انکار ہے جنکے قصہ کی ابتدا یہ ہوئی کہ دقیانوس ایک

بادشاہ تہا جبار رومی کافر بت پرست منکر قیامت جسکا ذکر فائدہ دوم مقدمۂ اول میں گذر گیا
وہ افسس میں آیا اور تہا ارادہ کہ لوگوں کو بت پرستی کرنیکا حکم کیا اور جو اوسکا کہا مانتا نجات پاتا
ورنہ قتل کرتا اور چہ جوان صالح نصاری موحد تہے وہ کوستے میں بیٹھکر دعا و زاری کرتے تہے
کہ دقیانوس کے فتنہ سے خدا بچاوے اور وہ پکڑے آئے تو اوسنے اونکو بت پرستی کا حکم دیا پر وہ توحید پر
راسخ رہے اور جوان دیکہکر تیس روز کی مہلت دی کہ تیس روز میں سوچ و بچار کریں لیکن وہ خلاص
ہوکر باہر شہر سے بہاگے تو راہ میں ایک چرواہا ملا اوسنے اونسے حال دریافت کیا تو کہا کہ ہم خدا کی
طلب میں جاتے ہیں اوسنے دریافت کیا کہ خدا کون ہے اونہوں نے جواب دیا کہ جسکی زمین و آسمان [illegible]
اوسنے کہا میں بہی اوسی کی طلب میں نکلا ہوں اور اوسکے ساتھ کتا تہا مسمی قطمیر اوسکو بہگایا پر اوسنے
ساتھ نہ چھوڑا یہاں تک کہ پہاڑ مسمی بناجلوس کے غار میں جو مسمی رقیم تہا پہونچے جو عرض بلد میں ساڑہے
سینتیس درجہ میں جانب قطب شمالی اسقدر دور ہے کہ پہاڑ کے سایہ سے اونکے غار پر طلوع و غروب کے
وقت میں سورج اونکو نہیں دیکہتا تو اولًا بطور اجمال کے فرماتا ہے اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ
فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ١٥ یاد کر جبکہ آئے جوان
کوہ تک تو عرض کیا اے ہمارے رب دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت خاص کہ ایمان کی پائداری سے عبارت ہے
اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام سے نیکی و ثواب فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ١١
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ١٢ پس تہپک دیے اونکے کانوں پر
غار میں برس گنتی کے جنکا شمار آتا ہے کہ اوتنے برس کہ وہ سوتے رہیں پہر جگاتے ہیں اونکو تاکہ ہم علم تفصیلی میں
علم اجمالی کی مطابقت جانیں کہ کون سا دو گروہوں کا نگاہ رکہنے والا زیادہ ہے اوس مدت کو جسمیں وہ ٹہرے
یعنی بت پرست منکرین قیامت یا نصاری موحدین معتقدین قیامت اس اجمال کے بعد تفصیل ہی قصہ اونکا
کہتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ط ہم قصہ پڑہتے ہیں تیرے اوپر اونکی خبر کا راستی اِنَّهُمْ
فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ١٣ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ بدرستی وہ جوان تہے کہ لائے
لائے ایمان اپنے رب پر اور زیادہ کی ہمنے اونکو ہدایت اور محکم کردی ہدایت اونکے دلوں پر اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ یار کر جب
دقیانوس سے مہلت لیکر شہر سے باہر نکلے اور ایک چرواہا ہو لیے اور کہا کہ خدا کی طلب میں ہم جاتے ہیں
تو اوسنے دریافت کیا کہ خدا کون ہے تو کہا کہ ہمارا پروردگار آسمان و زمین کا کہ ہرگز نہ پکارینگے اوسکے سوا
دوسرے معبود الٰہ کو ورنہ صورت دوسرے خدا کے پکارنے میں البتہ کہیں جھوٹا قول هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ یہ قوم ہماری دقیانوس سے
کر لیتی انہوں نے بہت سے معبود سوا خدا پر دروغ کا وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا
اور جب گوشہ کئے تم نے اون سے اور اونکے معبودوں سے سوائے خدا کے پس چلو غار کی طرف پھیلا دیگا تمہارے اوپر
تمہارا رب اپنی رحمت سے اور تیار کریگا تمہارے لئے تمہارے کام سے نرم وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ
تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ
فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۝ اور تو دیکھے آفتاب کو جب طلوع کرے جھکے اونکے غار سے داہنی غار کے اوس شخص کے
جو شرق کو موںھ کرکے کھڑا ہوا اور جب غروب ہوا اور آدمی سورج کو دیکھتا ہو تو اونکو چھوڑے بائیں
طرف اور وہ ایک کشادگی میں ہیں غار کے اور دقیانوس نے تین روز کے بعد جو تلاش کیا وہ حاضر
نہوے تو اونکے ماں باپ پر تشدد کیا انہوں نے کہا کہ کچھ پیسے روپیہ لیکر کہیں چلے گئے ہیں بعد تلاش کے
معلوم ہوا کہ غار میں چھپے ہیں تو اونکے غار پر دیوار بنوا دی کہ یہیں مر جائیں گے اور کتبہ لکھا یا جو رقیم کرکے
فرمایا گیا ہے شیشہ کی دو تختیوں پر کہ وہ مکسلمینا یا تخشلمینا و یملیخا و مرطوس و کشفوطش و بیرونس
و دیموس و بطینوس و قالوس اور قطمیر اونکے ساتھ کتا ہے یہ بادشاہ دقیانوس کے خوف سے بھاگے
اور داخل ہو گئے ہیں غار میں پس جبکہ اونکے فرار کی خبر کی گئی حکم کیا گیا اوس غار کے بند کرنیکا پتھر و مٹی سے
اور پیچھے لکھا گیا ہے اونکا حال اور خبر اونکی تاکہ جانے وہ جو پیچھے آدمی اگر اوس پر مطلع ہو اور تحقیق اونکے
واسطے کی کہ در اصل ساتھ میں آئندہ آتی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ یہ اونکا ساتھ شخص ہوتا اور

اور غار میں جانا آیات سے اوسکے ہے جسکی تفصیل آویگی جسکو ہدایت کرے اللہ پس وہ ہدایت پاتا ہے
اور جسکو اللہ گمراہ کرے پس تو ہرگز نپاویگا اوسکے لئے کوئی ہدایت کرنیوالا اور اونکے سونے کا حال
فرماتا ہے وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۖ اور تو اونکو گمان کریگا جاگتا اور وہ سوتے ہیں
وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
اور ہم بدلیں اونکی کروٹیں داہنی دہائیں اور اونکا کتا پہیلائے پڑا ہے دو بازو غار کی چوکہٹ پر
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ اگر تو مطلع ہوتا اوپر
تو تو اونسے لوٹتا بہاگ کر اور بہر جاتا اوسسے رعب اور ۲۳۳ھ علیوی میں تمدوسس بادشاہ کا راج
ہوا اور ایماندار نصاری تہا اور باہم حشر میں منازع تہا بعض حشر کے معتقد تہے بعض منکر تہے اور کوئی
کشف ماجرا چاہتا تہا تو خدای تعالی نے اونکو جیسے وہ غار میں گئے اور سوگئے تہے اوٹہایا جیسے فرماتا ہے
وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ اور جیسے وہ سوگئے ویسے ہی ہمنے اونکو جگایا لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ
قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ تاکہ سوال کریں باہم جسکے
اوٹہیں اور جب وہ اوٹہے تو باہم گفتگو کی اور کہا اونمیں سے ایک نے تم کتنے ٹہرے تو اونہوں نے کہا کہ
ٹہرے ہم ایک روز یا کچہ دن سے کم اور وہ غار میں صبح کو گئے تہے اور اوٹہے تو چاشت کا وقت تہا
تو سبب خوب نیند کے پہر جانیکے ایک روز کہا اور بطرح چاشت کے خیال کے کہا دن سے کم قَالُوا رَبُّكُمْ
أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا تمہارا رب دانا تر ہے اوس مقدار پر کہ تم ٹہرے فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ
هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ اور جبکہ وہ اوٹہے تو کہا کہ بہیجو کسی کو اس چاندی کے ساتہ شہر میں
تو چاہیے کہ دیکہے کونسا اونکا پاک تر ہے کہانا تو چاہیے کہ لاوے تمکو اوس سے رزق اور چاہیے کہ نرم
کلام کرے اور نہ خبردار ہو تمہارے ساتہ کوئی إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ
يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ کیونکہ وہ اگر غالب ہو جاویں تمہارے
اوپر سنگسار کریں تمکو یا لوٹا دیں گے تمکو اپنے دین میں اور اس صورت میں ہرگز نہ فلاح پاؤ کبھی اور

اس وقت مین یملیخا کہ اونمین سی ہشیار تہا وصیت قبول کر کے شہر کو چلا شہر کے دروازہ کو دگرگون پایا جب اندر گیا تو بازار ومحلات کی بہی کیفیت دگرگون پائی تو حیران ہوا لیکن نان پز کی دکان دیکہکر درم روٹی کی خرید کے لئے دیا جسمین سکہ دقیانوس کا تہا تو نانپز سمجہا کہ اسنی خزانہ پایا ہی جو چرا نا سکہ اسکے پاس ہی اور یملیخا سے خزانہ طلب کیا اوسنے انکار کیا تو رفتہ رفتہ شہر کے کوتوال کی طرف اسکو لیچلے اور اوسکو دہمکایا یملیخا نے جواب دیا کہ کل ہم یہان سی گئے اور آج ہم یہان آئے ہین ہمارے پاس خزانہ کہان سے آیا لوگون نے یملیخا کو باندہ مارا اور کوتوالی کے دروازہ پر لائے تو وہ گمان کرتا تہا کہ اوسکے کنبے کا کوئی آدمی آویگا وہ خلاص کرادیگا تا آنکہ رجوع لایا دو نیک آدمی ایک اریوس دوسرا اسطیوس کی طرف اور یملیخا نے گمان کیا کہ دقیانوس کے پاس مجہسکو لئے جاتے ہین تو وا ہنے بائین دیکہتا تہا اور آدمی اوس سی ٹہٹہا کرتے تہے کوئی مجنون کوئی مکار جانتا تہا پس رویا کہ مین اپنے ایماندار یارون سے جدا ہو گیا کاش وہ مدد دیتے اور دقیانوس کے ہاتہ سے نہ مارے جاتے لیکن ان دونون آدمیون کا محل دیکہا تو جانا کہ دقیانوس پاس نہین لئے جاتے اور کچہ آسودہ ہوا اور ایک اوسکو درم کو دیکہا اور پوچہا کہ خزانہ جو تو نے پایا ہی کہان ہی اوسی کہا ہین نے خزانہ نہین پایا ہی یہ درم مین نے باپ سی لیا ہی اور اس شہر کا نقش ہے مجکو نہین معلوم کہ کیا ہوا ہی تو دوسرے نے دریافت کیا کہ تو کون ہے جواب دیا یملیخا پہر اوس سی دریافت کیا کہ تو کسکا بیٹا ہی اوسنے اپنے باپ کا نام بتلایا پہر اوس سی دریافت کیا کہ تجکو کوئی جانتا ہی اوسنے اپنے باپ اور دوسرون کا نام لیا جو کوئی اوسنے واقف رہتا اسپر ایک نے کہا تو دروغگو ہی تو یملیخا نے سر اپنا نیچے ڈالا اور بعض نے مجنون کہا اور بعض نے کہا کہ یہ قصدا احمق بنتا ہی تو ایک نے اوسکی طرف سخت دیکہا اور کہا کہ یہ سکہ تین سو سال پہلے کا ہی اور تو جوان ہی آیا تو ہمکو فریب دیتا ہی اور ہمارے پاس خزانہ ہی اوس سکہ کا ایک ہی روپیہ نہین بہتر یہ ہی کہ جسیا گذرا کہ دے ورنہ تو سخت عذاب دیا جاویگا تو یملیخا نے کہا مجکو جواب دو کہ دقیانوس نے کیا کیا انہون نے جواب دیا کہ ہم دقیانوس کو نہین جانتے پہلے اس سی ایک بادشاہ تہا اوسکو قرن گذر گئے اوسوقت یملیخا نے کہا کہ مین حیران ہون کہ کوئی میری تصدیق نہین کرتا ہی اور اپنی اصلی حال سے

مطلع کیا تو اریوس نے کہا کہ ہمکو یہ حق تعالیٰ نے نشان دیا ہے تاکہ ہم جانین کہ قیامت آنی ہے
اور کلیجا اریوس اور اوسکے احباب کو غار پر لیگیا اہل غار نے گمان کیا کہ کہین دقیانوس تو پھر آگیا
اور غار مین مشغول ہوا جو دیر کلیجا پہلے اونکے پاس گیا اور قصہ کی خبر کری اوسوقت اونکو
اپنے قیام کا تین سو نو سال تک خواب مین رہنے کا حال دریافت ہوا اور قیامت کی دلیل ظاہر
ہوئی اریوس نے ایک تابوت تیار کیا اوسمین رصاص کی دو تختیین تہین جسمین اونکے نام تہے جنکا ذکر
سابقًا مذکور ہوا وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا اور ایسے ہی ہمنے مطلع کیا اونپر اہل شہر کو تاکہ وہ جانین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے
اور ساعت قیامت مین شک نہین اور اسکی خبر شاہ تندوسس کو پہونچی اور اوسکی عقل ٹھکانے آئی
اور کہا کہ اوس نور کو تو نے ظاہر کیا جو ہمارے باپ دادون مین قسطنطین کو دیا اور بادشاہ اونکے پاس
آیا اور اہل شہر شاہ کو غار مین لے گئے اور اونسے شاہ ملا اور شکر خدا بجالایا اور اصحاب نے کہا
کہ اب ہم سپرد کرتے ہین تجکو خدا کے ساتھ اور لیٹ کر وفات پا گئے اور بادشاہ نے ہر ایک کو صندوق
زر مین رکھا تو خواب مین بادشاہ کے روبرو آئے کہ ہمکو تابوت زر سے نکال اور ہمیں ساج کی لکڑی کے
صندوق مین اونکو رکھکر دفن کیا اور مقرر کیا اوسپر عرس سال بسال مخفی نرہے کہ قیامت کی تحقیق
یہ ہے کہ ہر چند حشر اجساد ضروریات سے ہے لیکن وہ جسد عالم حیوان سے ہے مثل ملائکہ جو فانی نہوگا اسکا حاصل
اونکی موت کے بعد قصہ جو واقع ہوا اوسکا ارشاد فرماتا ہے اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۚ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۵ یاد کر جبکہ منازعت کی اہل شہر نے باہم تو بعض نے کہا کہ بناؤ
اونکی قبرون پر بنیاد مثل قبہ کی پروردگار اونکا دانا تر ہے اونکے ساتھ کہا اون لوگون نے جو غالب
ہوئے تھے امر پر البتہ بنا لینگے اونپر مسجد اور مسجد بنانی بیچ قبر پر حدیث مشہور سے منسوخ ہے اور اس مقام کو
قبر کے قریب مین زائرین کے لئے یا نمازیون کو بنیان بنانی منع نہین اور چونکہ اونکی نسبت سات
اشخاص سے زیادہ کوئی نہین کہتا اور نو نام تختیون پر لکھے ہوئے تھے تو بعض بلا دلیل برخلاف ظاہر

ہر ایک کا مع باپ و دادی کے نام سمجھے تو اونکو تین سمجھے اور بعض شہر والون کے نام مع اونکے باپ کے
آنپہ سمجھے بلا دلیل خلاف ظاہر کے اور راعی کا نام بلا ذکر باپ کے خیال کیا تو پانچ کہنے لگے بطور
اٹکل کے یہ دو قول ہین اور تحقیق یہ ہی جیسے ابن عباس سے مروی ہی کہ وہ سات ہین کہ وہ مکسلمینا
ویملیخا و مرطونس و نبیونس و سارینونس و ذوانوانس و کفشطیطیونس ہین کہ بعض نام بطور
تفسیر کے دوسری نام کے ہین جو تختی پر لکھے اونمین سے مثلا مخلشلمینا وہی مکسلمینا ہی اور دوسرا
یملیخا اور تیسرا کستطونس کہ وہی مرطونس ہی اور چوتھا تبرونس کہ نبیونس ہی اور پانچوان جیوسا
کہ وہی سارینونس ہی اور چھٹا بطلیونس کہ وہی ذوانوانس اور قابوس ہی اور ساتوان کفشطیطوس
ہی اور چونکہ مدینہ مین پیدا ہونے کے نصاری نجران کی آمد ہوئی تھی اور اونکا خیال تین و پانچ کا غلط ہی تو
اونکو آئندہ کی نسبت پیشگوئی ہی بنا بر آن فرماتا ہی سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ
خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ج جلد کہین نجران کے نصاری کہ وہ تین ہین چوتھا
اونکا کتا ہی اور کہین پانچ ہین چھٹا اونکا کتا ہی اٹکل کر کے غیب کے ساتھ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ
وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۵ اور کہین
اکثر اونکے سات ہین آٹھوان اونکا کتا ہی فرما کہ میرا رب دانا ہی اونکی شمار پر کہ وہ سات ہین نہ جانین
اونکو مگر کم جنمین سے بقول ابن عباس ابن عباس ہین اور سات کے عدد مین روایت سب ہی وہی ظاہر ہی
فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۵ پس جھگڑا تو
اونسے بعد از ہجرت مگر ظاہر جھگڑا کہ کیسے اٹکل سے تین و پانچ ہو سکتے ہین اور نہ اونکی تعداد مین
کسی سے اونمین سے فتوی دریافت کیجیو کہ اونکا قول اٹکل سے ہی اور جو اس قصہ کے جواب کی بابت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ کل مین کہونگا اور دیر لگ ہوئی اوسکی نسبت فرماتا ہے
وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۲۳ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ
إِذَا نَسِيتَ اور ہرگز نہ کہنا کسی شی کی نسبت کہ مین کرنیوالا ہون کل مگر انشاء اللہ کے ساتھ
دیگر ہو وقت کہنے جواب کے انشاء اللہ کو تو بہولے تو بوقت یاد داشت یاد کر نام خدا کا یعنی انشاء

پھر کہا اگر نصاریٰ نجران تجھ سے تعداد میں دریافت کریں ارشاد ہی وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ
رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝ فرمایا قریب ہی کہ ہدایت کرے میرا رب واسطے قریب تر
اس جواب کے راہ ہدایت وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝
اور ٹھہرے ہیں اصحاب کہف اپنی کہف میں سوتے ہوئے تین سو سال قمریہ اور زیادہ کیے نو اوپر وگر نصاریٰ
تین سو سال کے قائل حساب شمسی کرتے ہیں کہیں کہ نو کہاں سے ہیں قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا
فرما اللہ دانا تر ہے اوسکے ساتھ جو وہ ٹھہرے کہ بحساب قمریہ اس نو برس کو بھی خدا کا فرمانا غلط نہیں
ہوسکتا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝ اوسکو لئے ہی غیب آسمانوں و زمین کا کیا ہی
بینا ہے اور کیا ہی شنوا ہی نہیں ہی اونکے لئے سوای خدا کے کوئی دوست جیسے اونکا خیال مسیح
علیہ السلام کی نسبت ہی اور نہ شریک ہے اوسکے حکم میں کوئی وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ
كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اور پڑھ جو ہی
نصاریٰ نجران پر حدیثیں تیری سرک کے ساتھ آویں گے وہ جو وحی کی گئی ہے تیری طرف اپنی
رب کی کتاب قرآن سے نہیں تبدیل کرنیوالا اوسکے کلمات کو کہ زیادہ نو قمریہ کو کوئی غلط کرسکے اور
تو پاوے اوسکے سوا اپنا بازگشت او اس قصہ اصحاب کہف کے سنتے ہی لوگ کہ وہ ... ستے
کفاروں کی یہ خواستگاری کہ ہماری صحبت میں غریب لوگ خدمت میں علیحدہ کیجئے دل
آلودہ نہ آویں تو اتری وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور صبر و قناعت رکھ اپنی جان پر ان لوگوں کے ساتھ کہ
پکاریں اپنے رب کو صبح و شام ارادہ کریں اوس طلب سے رضا ... حق ... مگر پڑھتے
رہتے ہیں جیسے اصحاب کہف مالک اونسے ٹرکیو وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ
اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ اور نہ تجاوز کریں تیری دو آنکھیں کہ ارادہ کر زینت حیات دنیا کا اور نہ اطاعت

اوس شخص مثل عیینہ بن حصین فرازی کی (جو قبل از اسلام لانیکے کہتے کہ فقیروں کی جماعت کے
لو بری لگتی ہے اور ہم سادات مضر و قریش ہین) جسکا دل ہمنے غافل کر دیا اپنی ذکر سے اور
اپنی خواہش کی پیروی کری اور ہر کام اوسکا زیادہ گوئی وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ
شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا
أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا اور فرما دے وحی حق ہے تمہارے
رب کی طرف سے پس جو چاہے سو چاہے کہ ایمان لاوے اپنے بھلے کے واسطے اور جو چاہے کہ
کفر کرے اپنے وبال کے واسطے ہمنے تیار کی ہے ظالموں کے واسطے آگ کہ گھیر رہی اونکو اوسکی چار دیواریں
اگر پانی کی طلب کرین دیے جاوین پانی مثل تلچھٹ زیت کے بھونے اونکے مونہوں کو برا پانی ہے اور بری ہے
آتش اونکا مقام إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ
أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ
وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا
تحقیق وہ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک بدرستی ہم نہ ضائع کرین اجر اوسکے جو نیک عمل کرے اونکو ہے
جنت عدن ہے کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین پہنائے جاوینگے اوسمین کنگن سونیکے اور پہنینگے کپڑے سبز سندس
و استبرق کے تکیے لگا دین اوسمین تختون پر اچھا ثواب ہے اور نیک ہے آرام مقام پس کافرونکی
مالداری دنیاوی آخرت مین کام نہ آوے گی چنانچہ اوسپر مثل فرماتا ہے ایک کافر قطروس یا قطفیر
دو دوسرا مسلمان یملیخا کی جو رفیق تھا اصحاب کہف سے تھا جنکو باپ کے ترکے سے چار چار ہزار دینار ملے
کافر نے ایک ہزار دینار کی زمین خریدی اور باغ لگایا اور یملیخا نے ہزار خیرات کئے اور کہا
میری زمین خریدی جنت مین اور کافر نے ایک ہزار دینار مین مکان لیا اور یملیخا مسلمان نے
ہزار دینار خیرات کئے اور کہا کہ جنت مین مینے نکاح کیا اور کافر نے ہزار دینار کے خدم و متاع

خرچ کیا اور مسلمان نے سارا خیرات کیا اور کچھ حصہ بیت خادم و مساکین میں سے خرید کیا پھر مسلمان کو
ضرورت پڑی تو کافر کی راہ میں کھڑا ہو گیا جب کافر نے دیکھا حال دریافت کیا مسلمان نے کہا
کہ کچھ حاجت رکھتا ہوں اگر پوری کرے کافر نے کہا کہ تیرا مال کہاں گیا اوس نے کہا کہ میں نے
خیرات کر دیا اور کافر نے مسلمان کا ہاتھ پکڑا اور اپنا مال و اسباب دکھلایا اور دونوں باغ کی سیر
کرائی تو حق تعالیٰ اون دونوں کے حال کی خبر دیتا ہے کہ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ
جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا
كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝
وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ اور بیان کر اونکے لیے مثل دو مردوں کے کہ کیے ہیں ایک اونکے لیے دو باغ میں
دو باغ انگور کے اور گھیرا ہے اون دونوں کو خرما سے اور کی ہے اون دونوں کے بیچ میں
کھیتی ہر ایک اون دونوں باغوں کا لایا اپنا میوہ اور نہ کمی کی اوس سے کسی شی کی اور نکالی
اونکے اندر نہر اور تھا ہر ایک کے لیے پھل فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ
مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ میں کہا کافر نے اپنے صاحب مسلمان کے لیے حالانکہ مخاطب کیا اوسکو کہ میں
زیادہ تجھ سے ہوں مال میں اور غالب ہوں جماعت میں وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ
قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ
إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ اور گیا اپنے باغ میں اس حال میں کہ ظالم
تھا اپنی جان کے لیے کہا میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور نہیں گمان کرتا کہ قیامت قائم
ہونے والی ہے اور اگر میں لوٹایا اپنے رب کی طرف تو البتہ پاؤنگا بہتر اس سے پھرنا قَالَ لَهُ
صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ
ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ اور جواب دیا
اوسکو اوسکے صاحب نے کہ وہ اوسکو خطاب کرتا ہوا کہ آیا کفر کرتا ہے تو اوسکے ساتھ جس نے
تجھکو پیدا کیا اول خاک سے کہ تیرے دادا آدم کو خاک سے بنایا پھر پیدا کیا تجھکو تیرے باپ کے نطفہ سے

واسطے پھر پڑ جانا قریب قیاس ہو اور کافر اسود جو منکر قیامت و حیات دنیا کا ہی معتقد ہے
اوسکی نسبت ارشاد ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۵ اور بیان کر اونکے لئے حیات دنیا کی مثل وہ کہ جیسے پانی ہے کہ ہمنے اوتارا
اوسکو آسمان سے پس ملی اوسکے ساتھ زمین کی روئیدگی پس ہو گیا پانی خشک کہ اڑا لیگئین
اوسکو ہوائین اور ہے اللہ ہر شی پر قدرت والا تو یہی حال اسود کافر کا ہوا کہ یکایک دعا سے
تباہ ہوا اور وہ جو سردار عرب اپنی مال و اولاد پر فخر کرتے جو کافر ہون اونکی نسبت فرماتا ہے
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۵ اور مال کافر اور اوسکے بیٹے زینت حیات دنیا ہین اور مال و اولاد مومن
جو باقیات صالحات سے ہون بہتر ہے تیرے رب کے پاس ثواب مین اور بہتر ہے امید مین نیز مین
اور باقیات صالحات مین پنجوقتہ نماز اور کلمہ طیبہ وغیرہ داخل ہین جنکا نتیجہ باقی اچھی طرح سے
رہی بخلاف کافر کے کہ آخرت مین لباس تک اوسکے پاس نہ ہے جیسے ارشاد ہے وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ
وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۵ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ
صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا
اور بروز قیامت چلا دین ہم پہاڑون کو اور دیکھے تو زمین کو صاف اور جمع کرین ہم اونکو پس
نہ چھوڑین اونمین سے کسی کو کہ سب جمع ہون وہ تیرے رب پر صف بصف اوس روز آؤ تم ہمارے پاس
جیسے ہمنے تمکو پیدا کیا پہلے ننگے اوسوقت تمکو اس کہنے کا عوض ملے جو تمنے کہا کہ ہم اولاد اب کے
پاس ننگے بھوکے جمع ہوگئے ہین اور منکرین بعث سے کہا جاویگا کس واسطے آئے جسکا گمان کرتے ہے
بلکہ جہل مرکب سے تم زعم کرتے تھے کہ ہرگز ہم نکرینگے تمہارے لئے وقت دہائی وعدہ بعث و اول
وہ جو بروز قیامت پہنایا جاویگا لباس ابراہیم ہون اوس روز امر سخت ہو کہ ایک کافر دوسرے
کو معائنہ کرے ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ اور رکہی جاویگی
روبرو کتاب اعمال پس تو دیکھیگا مجرموں کو خوف کہانے والے اوس سے جو اوسمین لکہا ہوا ہے اور
کہینگے اے ہماری خرابی افسوس کیا ہے اس کتاب کو کہ نہ چہوڑی چہوٹا اور نہ بڑا مگر اوسکو شمار کر لیا
پس تمہاری یہ بات اہل اسلام کے لئے کہ بید ہو کے نیکی جمع ہو گئی ہیں اوسمین لکہی ہوئی وَوَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ اور وہ پاوینگے اوسکو جو کیا ہے حاضر اور نہ ظلم
کریگا تیرا رب کچھ کسی کو تو تمکو چاہئے اور یاد رکھو سمجھ رکہا ہے کہ شیطان کے مکاید سے جو سب شرک
کرتے ہو ترک کرو اور انبیا کی تسلیم کرو تو تم شیطان کی مثال ہو جسنے آدم کو سجدہ نکیا اور اپنے کو بڑا
سمجہا جیسے ارشاد ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ
دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ اور یاد کرو جب ہمنے فرمایا فرشتوں کو
کہ سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے کہ وہ جن سے تہا کہ سرکشی کی اپنے رب کے امر سے
آیا تم اوسکو اور اوسکی اولاد کو میرے سوا اولیا پکڑو حالانکہ وہ اور اوسکی اولاد تمہاری بد دشمن ہے
بڑا ہے ظالموں کے لئے بدل جو خدا کو چہوڑ کر اور کی پرستش کی وابل شین وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝
اور یاد کرو جس دن کہ رب فرماویگا روز قیامت کافروں کو پکارو میرے اون شریکوں کو جنکو تم
زعم کرتے تو اونکو وہ پکارینگے اپنی شفاعت کے لئے پس جواب نہ دینگے وہ شریک اونکو اور کرینگے ہم اونکے درمیان
وادی عمیق کہ اسطرف والا اوس طرف والے کو جواب نہ دیسکے یا ایک رحمت میں ہو اور دوسری دقت میں
اونکے معبود اونکو جتلادینگے وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا
عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ اور دیکھینگے گنہگار آتش دوزخ تو گمان کرینگے کہ وہ اوسمین گرنے والے ہیں اور نہ پاوینگے
اوس سے مخلصی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ اور البتہ ہمنے بیان کی اس قرآن میں آدمیوں اہل مکہ کے لئے ہر ایک قسم کی

ع ٥

ع ٦

مثل اور ہی انسان کا اکثر شئے میں جدل کرنیوالا کہ یہ نصیحت پہلی اسلئے جو آدم کے زمانہ سے بابت
قصہ شیطان کے فرمائی گئی۔ حال سے آیندہ سے یہ آیت مکیہ کی سورت میں ہی گو بعد ہجرت مدینہ میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت پڑھی کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و بتول زہرا کرم اللہ وجہہا پاس تشریف لیگئے
اور فرمایا کیوں تم نماز تہجد نہیں پڑھتے تو عرض کیا کہ ہماری جانیں ہمارے اختیار میں نہیں پس جب چاہے
اوسوقت اوٹھادے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور جب علیؓ سے یہ کہا تو اونکی طرف رجوع
نفرمائی اور علیؓ نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ رکھ رہے ہیں کہ پڑھتے تھے اور کان الانسان اکثر شیء جدلا
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا اِذْ جَاۤءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ
اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا اور یہ رد کا مکہ کے اکثر
سرداروں کو ایمان سے جبکہ آئی اونکے پاس ہدایت اور استغفار کرنیسے اپنے رب سے مگر آئی اور جتکے لیے پہلے
انبیاء کی بات کہ وہ ہجرت ہے تا آنکہ آ دی اونکی روبرو عذاب بدر و فتح مکہ جیسے قصہ اور وہم ہی تھا سے ظاہر
تھا آیت عذاب بدر وغیرہ کی ساتھ مجادلہ اور مسخریہ کرنے لگے کہ کہاں اہل اسلام ضعیف اور کہاں ہلاکت مکہ کے
سرداروں کی اور کہاں سے تو ارشاد فرمایا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَ
يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا اور مجادلہ کرتے ہیں وہ جو کفر کریں باطل بات کے ساتھ
تاکہ گرا دیں اوسکے ساتھ حق کو اور پکڑا میری آیات اور اوسکو جس سے ڈرائے گئے ٹھٹھا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ ذکر کئے جاویں
اوسکے روبرو اوسکے رب کی آیات تو اونسے اعراض کرے اور بھولے وہ جو مقدم کیا ہے اوسکے دونوں ہاتھوں نے
درستی کے سمجھنے اونکے دلوں پر پردے کہ اس سے کہ وہ قرآن کو سمجھیں اور اونکے کانوں میں ٹھوس وَاِنْ تَدْعُهُمْ
اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا اور گر تو اونکو بلاوے راہ درست کی طرف پس ہرگز راہ
پاویں وہ اسوقت کبھی اور عدم مواخذہ کی وجہ جو دنیا میں ہے وہ فرماتا ہے وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ
ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ

اور تعلیم کیا اوسکو اپنے پاس سے علم وسیع اور تحقیق اسکی کہ وہ کون بندہ ہے وہ مفصل بتا انکو بیان
و نامہ عربیاں سے ظاہر ہے کہ ایک سالم مبلک ... ہیں کہ ہمیشہ وہ زندہ ہیں یعنی بعد موت کے
اور وہ دراصل صالح ہیں اور نام رکھا گیا دوسری ولادت میں اوسکا خضر کہ وہ گدی ... پر وہ بیٹھا
پس ناگہاں اوسکے پیچھے سے سبزہ اوگتا اور بقول یونس ... ہیں یعنی دوسری مرتبہ
زندہ ہوچکے ہیں اور یہ ایسے بزرگ پیغمبر ہیں کہ مسیح اونکے قدم پر ہیں یعنی برابر ہیں ولایت کا علم یعنی
موسی کو سوت کے مرتبہ کا علم تھا اور مسیح پر یہ دونوں ولایت کا غلبہ ہوگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ
اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ بیان کیا اوس سے موسی نے آیا پیروی کروں
تیری اس بات پر کہ تو مجھکو تعلیم کرے اوس علم سے کہ تو تعلیم کیا گیا ہے راہ سے قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ خضر نے کہا ہرگز تو طاقت نہ رکھیگا
میرے ساتھ صبر کی اور کیسے تو صبر کرے اوس پر کہ اوسکے ساتھ تو نے احاطہ نہ کیا ہے راہ سے قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ
اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ کہا جلد تو مجھکو پاوے گا صابر اگر خدا نے چاہا
اور نہ سرکشی کروں تیری کسی کام میں قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْــَٔـلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى
اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ خضر نے کہا اگر تو پیروی میری کرنی چاہتا ہے تو مت پوچھ مجھسے کچھ
یہانتک کہ میں بیان کروں تیرے لئے اوسکا ذکر کیوں کہ خضر نے اونکی آزمائش کے لئے یہ کہا کہ شاگرد کو
پیروی اوستاد ضرور ہے دوسرے اوسکی ہر بات کو کاٹنا جہل سے شمار کیا جاتا ہے اور استاد کو لازم ہے کہ
شاگرد کی استعداد کے مطابق تعلیم کرے تو خضر نے موسی کو وہی تعلیم فرمائی جو ولایت کی حالتیں
موسی وادیکی بابت امور صادر ہوتے تھے پر اوس پر عالم ... اونکا یہ تھا یعنی وہ جانتے تھے پر جانتے کہ میں
جانتا ہوں چنانچہ موسی کی ماں مسماۃ یوکبد بنت لاوی بن یعقوب زوجہ عمران بن قہات نے
ٹوکری میں رکھکر موسی کو پانی کے کنارہ ڈالدیا تھا اور موسی نے قبطی کو قتل کیا تھا تاکہ باعث فرار
و حصول صحبت شعیب ہوا اور شعیب کے بیٹیوں کی بکریوں کو بلا اجرت پانی پلایا تھا تو اوسکی مطابق
خضر کی تعلیم موسی کو تھی مگر بلا بھید ... خضر کی باتوں کی برداشت نہ کرسکے فَانْطَلَقَا ۝ حَتّٰٓى اِذَا

ع ۱۱

رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ط پس وہ دونوں چلے تا کہ سوار ہوئے ایک کشتی میں کہ پھاڑا اوسکو خضر نے قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ج لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ٥ موسی نے کہا کیا تو نے اوسکو پھاڑا کہ غرق ہوں اوسکے اہل البتہ تو لایا بری شئے قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ٥ خضر نے کہا کہ کیا مینے تجھے نہ کہا تھا کہ تو میری ساتھ صبر کی طاقت نہ رکھیگا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ٥ موسی نے کہا نہ مواخذہ کر میرا اوس سے کہ میں بھولا اور نہ تنگ کر مجھے میری کام سے مشکلی کا فَانْطَلَقَا قف حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ پھر وہ دو چلے یہانتکہ کہ ملا دریا کے کنارہ ایک غلام سے یعنی اوس سے جو نوبت مراہقت نہ پہونچا تھا پس قتل کیا اوسکو خضر نے جیسے موسی سے قبطی کے مکا مارا تھا اور مرگیا تھا قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ٥ موسی نے کہا کیا تو نے قتل کیا ایک جان پاک کو بغیر اسکے کہ وہ دوسری نفس کو قتل کرے البتہ تو لایا بری شئے قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ٥ خضر نے کہا کیا میں نے نکہا تہا تجکو کہ ہرگز تو طاقت نہ رکھیگا میری ساتھ صبر کی قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ج قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ٥ موسی نے کہا اگر میں پوچھوں تجھسے کوئی بات تو نہ مصاحبت کیجیو مجھسے تو پہونچا میری طرف سے عذر کو فَانْطَلَقَا قف حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ط پس دونوں چلے تا جبکہ آئے ایک قریہ میں شام کے وقت کہ دروازہ بند کر دیا تہا تو اون دونوں سے طلب کیا تہا اہل قریہ سے کہ اگر دروازہ نہیں کہولتے کچھ کہانا دو تو انکار کیا اہل قریہ نے ضیافت سے اور جب شہر کا دروازہ صبح کو کہولا تو موسی و خضر نے اوس میں پائی ایک دیوار جھکنا چاہتی تہی پس خضر نے اوسکو گرا کر از سر نو پہر کہڑی کی قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ٥ موسی نے کہا کہ اگر تو لیتا چاہتا اوسپر اجر قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ج سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ٥ خضر نے کہا یہ فراق ہے میری تیری درمیان جلد خبر دار

۱۶ ع ۲ الجزء

کردن اوس شی کی تاویل کے ساتھ جسپر تو صبر کی طاقت نہین رکہتا اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ
لِمَسٰکِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَکَانَ وَرَآءَهُمْ
مَّلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا لیکن کشتی کے توڑنے کی حکمت سو وہ تہی
مسکینون کی کہ کام کرتے دریامین تومین نے عیب دار کر دیا اوسکے ارادہ کیا تاکہ بادشاہ
ظالم نہ پکڑے اور تہا اونکے پرے ایک بادشاہ کہ پکڑتا ہے ہر کشتی کو بغصب تو اوسکی بیگار سے بعد
مساکین درست کرالینگے جیسے موسی کی مان نے موسی کو پانی مین ڈالدیا کہ فرعون کو بیٹے نے
بلا وے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَآ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا
وَّکُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَکٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا اور غلام کے قتل کی حکمت تو تہی اوسکے دونو ماں باپ ایماندار پس ہمنے خوف کیا
کہ یہ لڑکا ڈالدیوے اون دونون کو سرکشی اور کفر مین پس ارادہ ہے اوسکے قتل سے یہ کیا کہ
عوض دیوے اون دونون کو اونکا رب بہتر اوس سے پاک و قریب تر رحم سے اور حسب حدیث وہ غلام
مطبوع کفر پر تہا تو گو جو پیدا ہوتا ہے وہ پیدا ہوتا ہے فطرت اسلام پر جو سرشت آدم میں مفطور
ہوا تہا لیکن اپنی امکان کی مطابق اوسمین کفر مرکوز تہا یہ معنی یہان مفطور کے ہین جیسے
وہ چالیس غلام جو حضرت الیسع پر ہنسے اور بددعا الیسع سے اونکو گیدڑون نے مار ڈالا تہا
اور اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حال بہی وہی ہے جو پہلے شوہر سے تہی اور قتل بچہ دوسرا
کافرون کے اطفال کا حال ہے کہ وہ بہی اس قسم کے ہین اور جن اولاد کفار کی پیدائش بفطرت
اسلام پر ہے وہ خدمہ اہل جنت ہو کر جنت میں رہینگے اس مقام سے احادیث کے مضامین مین
باہم گر اس مقدمہ مین تعارض نہین تو یہ تعلیم مطابق قتل قبطی کے ہے جو موسی نے قتل کیا اور موجب حصول
صحبت شعیب ہوا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَکَانَ تَحْتَهٗ
کَنْزٌ لَّهُمَا وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور دیوار کا حال یہ ہے کہ تہی دو لڑکون یتیمون کے شہر مین
اور نیچے اوسکے تہا خزانہ اونکے لئے اور تہا اونکا باپ صالح نام اوسکا کاشح کہتے ہین اور ظاہر مراد خزانہ

خزانہ سیم وزر ہے اور دوسرے اقوال بھی اسمین ہین جو قیاس سے باہر نہین دیکھو اسپین کی تختی کو
اور روم اٹلی کی تختی کو اور مصر کی تختی کو جو شداد سے چلی آئی تھی کہ صریح اوسمین ذکر نبی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تھا پس خزانہ سے مطلب بیان برا گر تختی ہے جسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوا ہو
کیا جای تعجب ہے فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً
مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ پس ارادہ کیا تیرے رب نے کہ پہونچین وہ اپنی شدت کو
اور نکالین وہ اپنی کنز کو تیرے رب کی رحمت سے اور مین نے اپنے کام سے نہین کیا ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ
مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۚ یہ ہے تاویل اوسکی جسپر طاقت تو نہ رکھتا تھا اسکی مثل شعیب کی

رکوع

لڑکیونکی بکریون کو پانی پلانا ہوا جو موسیٰ نے بلا اجرت پلایا یہ قصہ پیرو مرید کی بابت عجب ہے ایسلئے
کہ مرشد و نکے امور مین دخل دینا بیجا ہے بخلاف کفار ونکے کہ اونکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے جنکی خضر کو بھی آرزو تھی اور کافر منکر رہے اور قصہ اصحاب کہف سے آزما چکے تھے حفی نہ رہے کہ تا تَسْتَطِع
بنظر استثقال حذف کردی گئی جیسے اسپندہ اسطاعوا مین تا ثقل کی وجہ سے
واجتماع تا و طا سے بعض قرات مین اجتماع ساکنین جائز ہے اور جبکہ دو سوالون کا اونکے جواب
حسب خواہش یہود آیا اور روح موعود کا بیان در پردہ آیا تو تیسرا سوال اہل مکہ نے کیا تا کہ نبی کی
نبوت کی آزمایش بخوبی کرین اور چونکہ باوجود ایسی شوکت کے یاجوج وماجوج کافر ہین اللہ تعالیٰ کے
نزدیک عزت نہین جنپر ذوالقرنین نے سد بنائی پس مناسب ہوا کہ اونکے قصہ کو اس مقام پر ذکر
فرماوے وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرین تجھسے کفار ذوالقرنین کے حال سے
جو اوسنے کیا کیا فصل ۸ دانیال کے خواب دانیال مین بنظر اسکے کہ میڈو فارس کا بادشاہ تہا دو سینگ کا
مینڈہا نظر آیا تہا باقی توجیہات تراشیدہ کا اعتبار نہین قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا
فرما جلد پڑہون تمہارے اوپر اوس سے ذکر دانیال اللہ تعالیٰ کہ وہ بہتر سال کی عمر مین بعد بائیس
سال کی سلطنت کے ۵۳۹ قبل مسیح مین بابل کا بادشاہ ہوا اور قید بابل سے قوم یہود کو خلاص
کیا بلکہ جس جس مقام پر یہود مقید تھے اونکو خلاص کیا تا کہ مسجد چلالین یعنی سو دات وتو ول تک

گیا جیسے فصل ۲۹ مین پیشینگوئی فرمائی گئی تہی جیسے ارشاد ہی إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ
وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ ہمنے قدرت دی اوسکو زمین مقدس مین اور
دیا ہمنے اوسکو ہر شی ضروری کا سامان تو پیرو ہوا سامان کی اور چونکہ بخت نصر کے برباد کرنے مین
یہود مصر کو بہاگ گئے تہے اور بہت سے ہلاک کئے گئے تہے اور پہر بہی باقی تہے تو پہلے ملک مقدس کے
مغرب کو گیا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ
عِندَهَا قَوْمًا ۝ یہانتک جبکہ پہونچا زمین مقدس کے مغرب شمس کو کہ مصر ہی پایا سورج کو ڈوبتا
بطور محاورہ چشمہ عین شمس مین کہ وہ برابر ہی اس مقام سے وہ عین حمئہ ہوا اور چونکہ وہ گدلا پانی
گرم رہتا تہا تو عین حامیہ بہی قرائت مین ہی اور ایک مکان بیت شمس کرکے بہی شہر عین شمس مین
تہا جیسے ورس ۱۳ فصل ۴۳ یرمیاہ سی ظاہر ہی اور کتاب یشعیاہ سے بہی بیت الشمس ظاہر ہی وہان پر
قوم ایسی تہی جو یہود کو ظلم سی دکہ دیتی قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن
تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ فرمایا ہمنے بذریعہ انبیا جو بابل سی اوسکے ساتھ تہے کہ ذوالقرنین یا تو اونکو
عذاب دے یا کر اون مین نیکی قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ
فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ کہا لیکن وہ جو ظلم کرے یعنی یہود پر سو جلد اوسکو ہم عذاب دین
پہر وہ کیا جاوے اپنے رب کی طرف تو وہ اوسکو بد عذاب سے عذاب دیوے وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ولیکن جو ایمان
لاوے اور نیک کام کریں اوسکے لئے نیک جزا ہی اور جلد ہم کہین اوسکو اپنے امر سے آسان بات اور
اس مقام سی ذوالقرنین کی تقدیس ظاہر ہے پہر وہان سے فتحیاب ہوتا ہوا ہی بابل کو تو پہر وہان
مین گیا جو جنوب مین ہی ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ
عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ ۝ پہر چلا راہ مشرق تا جبکہ پہونچا
مطلع شمس یعنی مملکت تک جو سیریا کے روس مین ہی پایا سورج کو نکلتا ایک قوم پر کہ نہ کیا تہا ہمنے
اونکے لئے دون سورج کے پردہ شہر وحجر سے ایسے ہی اونکے ساتھ ذوالقرنین نے کیا جیسے اہل مغرب کے ساتھ

کیا تہا وہان پر بہی حسب فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کے یاجوج والی رشیا کا توبل وتر کا تہ
قبضہ تہا اور سپہر کو خلاص کیا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ اور ہمنے احاطہ کیا ہے
اوسکو سات جو اوسکے پاس تہے خبر کرتا مقام سیر شمالی ملکت توبل پر گیا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝
حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ
قَوْلًا ۝ پہر چلا راہ توبل سے تارہ کی ملکت کی طرف جسکو تاتار کہتے ہین تا جبکہ پہونچا درمیان دو چوٹیون پہاڑ کی
پہاڑیون کو درمیان ادرنگ کی شرق کے پاس پایا اونکے نزدیک ایک قوم کو کہ قریب نہ تہی کہ سمجہین
اوسکی بات کو دیکہو قرب مملکت تارہ و ذوالقرنین مادی کے سبب کچہ کچہ سمجہتے تہے جیسے لَا يَكَادُ
سے ظاہر ہے کہ استعمال ما کاد و لا یکاد کا ایسے موقع پر آتا ہے کہ کچہ ہوا اور کچہ نہوا قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ کہا ای ذوالقرنین کہ یاجوج والی روس و مسک و توبل جو نسل یاجوج
بن سمیا بن بو اسیل بن اردو بن یعقوب سی حسب فصل ۵ تاریخ ایام اول کے ہین اور توبل و مسک
ابنای یافث سی ہین اور اوسکے ساتہی ماجوج بن یافث کیلی و گال سرکش ہین تمیت آتا ہے جب یافث
مین پس آیا کرین ہم تیرے لیے خراج اسلئے کہ توکرے ہمارے اور اونکے درمیان ایک سد قَالَ مَا مَكَّنِّيْ
فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ ذوالقرنین نے کہا
جسمین مجکو قوت دی ہی میرے رب نے بہتر ہے سو تم مدد کرو میری قوت مزدوری سی کہ کرون تمہارے
واونکے درمیان دیوار اور مطابق اوسکی دیوار بنائی پتہرون اور گارے سے شروع کی کہ جب اوسکو
کہودین تو اوپر سے پتہر گرکے برابر ہو جاوی تو کہا اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ط لاؤ میرے پاس لوہے کے
تختے حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ط یہانتک کہ جب برابر ہوئی دیوار
دو چوٹیون مین کہا دہونکو بہٹی مین لوہے کے تختون کو حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۝ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ تا کیا اوسکو سرخ آگ مثال کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالون اوسپر گندک کہ لوہا گلی و
اور اوپر اوس دیوار کے جو پتہرون و گارے کی تہی یکسان کر دیا فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ و

فَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ٥ پس نہ طاقت رکھتے تھے کہ اوسپر چڑھ آوین اور نہ طاقت رکھتے تھے
اوسکے نقب کی کہ جہاں کھودتے اوپر سے گارا و پتھر گر کر برابر ہو جاتے اور آرپار ہوتے کہ شعاع
آفتاب دیکھے اور اس دیوار کے سبب تاتار کو ترکستان کہنے لگے کہ وہ اس سد سے ترک کئے گئے
جیسے معالم وغیرہ میں مذکور ہے اور ترکستان مملکت معروف و مشہور ہے چنانچہ تیس میل تک تیس
میل کے فاصلہ پر ابتک اوسکی سد کے قلعہ جنوبی گھاٹی پر الہ بین موجود ہین کہ شہر تارہ جہاں اوسکی اولاد
جیسے نہر ولی سے مسدود تھی اس سد سے محفوظ و مسدود ہے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ
وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ٥ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ رحمت ہے
ترکوں پر میرے پروردگار سے پس جب آوے میرے رب کا وعدہ کرے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے چنانچہ یہ وعدہ
آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پورا ہوا کہ حسب روایت صحاح ستہ کے جیسے ام المومنین زینب
رضی اللہ عنہا و ابوہریرہ سے مروی ہے وہ آرپار ہوگئی وگرچہ پہلے جب کھودتے تھے تو آرپار نہ ہوتی تھی وَتَرَكْنَا
بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چھوڑا ہمنے اونکے بعض کو اونکے بعض پر آج کے روز کہ ہزار ستم
موج مارے کہ ہزار ستم مین اونکا خروج ثانی ہو وہ ہر واقعہ کلان کے لئے سو برس ہونا مقرر ہے جیسے
کتاب مکاشفات یوحنا سے ظاہر ہے کہ وہ عبارت عالم مثال مین تیاری سے ہے بدان نظر فرمایا کہ
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ٥ اور نفخ کیا جاوے صور مین یعنی ہزار سال بعد اہل اسلام کے
عالم مثال مین کہ اونکے خروج ثانی کی تیاری کا ہو اور بڑی جماعت سے اونکو جمع کرین کہ مثل ریگ
صحرا کہلاوین جیسے فصل بستم مکاشفات یوحنا مین ہے یعنی بکثرت اور محاورہ مین کہا جاوے
کہ نہین گنتا ایک اونکا حساب ایک ہزار تو مقاتل کو نہ رکھ لے وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ
وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ٥ اور جہنم زمین کو بڑی وسعت سے اون کے کافرین کے لئے
وسیع کرین کہ بجای سات اقلیمون کے چالیس اقلیمون مین وہ پھیلین ایسے وہ کافر کہ اونکی
دل کی آنکھین پردہ مین ہین میری یاد داشت سے اور دراز گوشے سے دین کی بابت نہ طاقت

ع ١١ ١٦

رکھین حق بات کے سننے کی گویا اونکے کان اسلام کی یا قرآن کے سمجھنے مین فرش سے بہرے ہین
اس جگہ سے تین گروہ یاجوج ماجوج سے مراد ہین جیسے یہود نصاریٰ کی جمہوریت سے اشارہ ہے أَفَحَسِبَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ
نُزُلًا ٥ کیا ایسے گمان کرتے ہین اونکے کافر کہ پکڑین ہمارے بندون مسیح و مریم کو معبود یہ کہ ہم اہل حق ہین
اور مسئلہ ملکوت کو حقانیت کی دلیل یہ غلط بات ہے ہمنے تیار کیا ہے جہنم ہی اونکی کافرو کو ہی
مہمانی اس مقام پر قصہ وفات صحابی سمرہ یاد کرنا چاہئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی موت
آگ مین ہونی فرمائی تھی ، ور اہل علم گویا جہنم سمجھتے ہین کہ اونکی موت گرم پانی مین ہوئی اور دوسری
قوم اونمین الحمد موت جنکا ذکر فرمایا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ٥ الَّذِينَ ضَلَّ
سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ٥ فرما کیا آیا خبردار کرون یاجوج
ماجوج کے زیان کار ترین اعمال سے وہ ہین جنکی سعی گم ہوگئی حیات دنیا مین کہ حیات دنیا
ہی ہے حقیقت مین اور وہ گمان کرین کہ وہ اچھی بناوین صنعتین مثل ریل و تار وغیرہ کی ٥ أُولَئِكَ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ٥
ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ٥ ان لوگون نے
کفر کیا اپنے رب کی آیات پر جو مہدی و مسیح ہین جیسے قریب عرصہ مین آچکا اور اوسکی لقا کا بصورت
خداوند چہار حاملہ جیسے فصل سوم مکاشفات یوحنا مین ہے پس جاتی رہے اونکی اعمال پس نہ قائم کرینگے
اونکیلئے بروز قیامت وزن اونکی جزا جہنم اخروی ہے اونکے کفر کے سبب اور پکڑا میری آیات و میرے
رسولون کو ٹھٹا چنانچہ اس عرصہ مین اکثر نسل یاجوج و ماجوج جو آپکو اہل علم جانتے ملحد ہین اور تیسری
قوم اونمین وہ ہونیوالی ہے جو اسلام لاویگی جو فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ
لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ٥ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ٥ بیشک وہ جو
اونمین سے مثل اہل یورپ و امریکہ والون کے ایمان لاوین و کام کرین نیک اونکی لئے جنت فردوس ہے
ہمیشہ اوسمین رہین پہنچا ہین اورنسے تبدیل ہی مسیح نے درس ۲ فصل دوم مکاشفات مین نصاریٰ کو

جو ایمان لادین وعدہ کیا ہی دیکھو اس مقام پر فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل اور ہنود کی پیشینگوئی کعبت
لوک و دلوک کی بابت مشاہدہ دوم مقدمہ ششم کو بھی نہ بہے کہ جیسے اونکی سوال کا جواب بابت اصحاب
و ذوالقرنین کے اس صورت مین دیا گیا اور روح کی بابت بہی پہلی سورت مین جواب درپردہ آیا اور
اوسمین مذکور ہے کہ نہین دیگئے ہو تم علم سے مگر کمتر حالانکہ یہ خطاب کفار کو ہی لیکن کفار نے کہا کہ یہ
صریح مخالف ہو آیت و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کے اور توریت کو حکیم جانتے
اونکا جواب آیا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۵ فرماتا ہی کسی کو خبرون مین سے علم ہو مگر بمقابل
علم خدا کے کمتر ہے اگر ہو دریا سیاہی میرے رب کی کلمات کی تحریر کے لئے جو بلا انتہا ہین البتہ تمام ہو
دریا پہلے اسکے کہ تمام ہون میرے رب کے کلمات بلا انتہا اگرچہ ہم لادین دریا کی مثل اوسکی مددین بہر خیر کثیر
بنظر عبارت حکمت ہو و بنظر خداوند کے علم کی عادت نہین و ئے گئے علم مگر کمتر اور جبکہ فصل ۱۳ سفر تثنیہ و ۱۴ صحیفہ یوحنا مین
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روح موعود لکہا ہی تو اس صورت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم قابل پرستش ٹہر کر ارشاد
ہوا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۷ فرما کہ جز این نیست
نیستم من مثل تمہاری جز این نیست وحی کی گئی ہی میری طرف کہ نہین ہی تمہارا الٰہ مگر الٰہ واحد ہوئیت مطلقہ
تو اسوجہ سے ہی جو سے سلف کی اوصاف سے خلیفہ کو فصول مذکورہ مین بطور متشابہ یاد کیا ہی کہ صورت فنا مین
اہل کمال کو حق کے سوا دوسرا شہود ہی نہین ہوتا فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۵ پس جسکو آرزو ہو اپنے رب کی لقا کی تو چاہئے کہ
نیک عمل کرے کہ عمدہ اوسمین توحید ہی اور نہ شرک کرے اپنے رب کی عبادت مین کسی کو اسیواسطے اوائل اس
سورت مین حضورؐ کو عبد کر کے فرمایا گیا ہی بخلاف دجال کے کہ وہ آخر مین خدا کہلوائیگا دیکہو یاجوج
وماجوج و مسیح و دجال کے حالات مقدمہ ششم کتاب ہذا مین۔

سورۂ مریم مکیہ ہی اسمین ۹۸ آیت و چہ رکوع ہین

پہلے سورت مین ہی کہ آیا اصحاب کہف کا قصہ عجب ہی اور دوسری قصص بہی اس قسم کے مقدمات

حق سے چند پہلی سورت مین بیان ہوئی اور اس سورت مین بہی عجب عجب قصص ہین اونمین مسیح کی
ولادت بلا پدر ہی کہ نہایت ضعیف مالک یہودی کو انکار تہا اور پہلی سورت مین اہل مکہ پر فتوحات
اسلامیہ کی پیشین گوئی ہی اور اس سورت مین بہی اوس کی پیشنگوئی ہی دوسری پہلی سورت مین
یاجوج وماجوج کے حالات مذکور ہین جو بار دگر آنے مین مسیح علیہ السلام سے تباہ ہونگے تو اس کو رشتہ
مسیح کے حالات مذکور ہین تو پہلی سورت کے بعد اسکا ہونا مناسب ہی اور جبکہ مالک بن ضیف
یہودی کا مقولہ تہا کہ کسی بشر پر خدا نے کچھ نازل نہین کیا اور کتابون موسی کو اونہین کی تحریر جہتا
اور گردہ تحریر موسی ہین لیکن وہ ارشاد حق سے لکہی گئی ہین تو اون حضرات انبیا کا ذکر مناسب ہوا
جنپر قوم یہود خدا کا کلام منزل ہونا مانتی تہے جو اولاد آدم و نوح و ابراہیم و اسرائیل مین گذرے ہین
اور یہود مسیح کے منکر تہے اسواسطے مسیح کے حالات و اعجاز کا ذکر فرمایا جانا مناسب ہی نصاریٰ حضرت مسیح کو
خدا کا بیٹا کہتے تہے تو اونکی غلطی کا اظہار بہی ضرور ہی تو اوسکا اظہار کیا گیا ہی پہر اہل مکہ کی طرف متوجہ
ہوا ہی جو یہود کو بحث کے لئے بہکا لائے تہے اور پہلے بیان ہوچکا کہ مقطعات براعت استہلال ہین اون
سورتون کی جنپر وہ مقدر ہین اور اس سورت مین ایک عہد زکریا کا ذکر ہی جسمین مسیح و یحیی و مریم تہے تو
کاف زکریا سے لیا اور نیز اسمین عہد ابراہیم کا ذکر ہی جنکی نسل سے اولاد اسحاق سے موسی کا عہد ہوا تو ہای
ابراہیم لیکر براعت ہی اور نیز اسمین عہد ادریس کا ذکر تو یا ادریس پر دلالت کرتی ہی اور نیز اسمین
عہد اسمعیل کا ذکر ہی تو عین اسمعیل سے لی گئی اور ہر ایک کو صدق و صدیقیت یاد کیا ہی تو صاد صدق
وصدیقیت سے لیکر براعت ہوئی بدان نظر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد کٓهٰيٰعٓصٓ سے
براعت اس سورت کی ہی جو مذکور ہوئی سو اول زکریا کا ذکر ہے جنپر کلام خدا نازل ہوا تو فرماتا ہے۔
ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ج خدا کے بندہ زکریا پر تیرے رب کی رحمت کی یادداشت ہے
کہ ذیل مین مذکور ہے جو خاندان انبیا سے حسب ورس ۵ باب اول لوقا کے ہے اور نیز خدا کا کلام نازل ہوا
اور انبیا کا ذکر ورس ۲۴ فصل ۲۴ تاریخ اول مین ہی کہ وہ نسل ہارون سے تہا اور بادشاہ ہیرودوس
کے وقت مین وجود زکریا تہا جو ذکر سے ماخوذ ہے عربی مین بدال ہونا چاہیے لیکن چونکہ عبری سے منقول ہے

دو مقدموں میں مذکور ہوا کہ زکریا کی بی بی الیسابات حسب درس ۵ فصل اول لوقا کی ہارون کی
نسل سے تھی ۶ وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خدا کے ساری حکموں و قانونوں پر بلا عیب
چلنے والے تھے ۷- اور انکے لڑکا نہ تھا کیونکہ الیسابات بانجھ تھی اور دونوں بوڑھے تھے ۸- اور ایسا
ہوا کہ جب وہ خدا کے حضور اپنی فریق کے باری پر امامت کا کام کرتے تھے ۹- کاہنوں کے دستور پر
اسکی چٹھی نکلی کہ خدا کی ہیکل میں جا کر خوشبوئی جلا دین ۱۰- اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو
جلانے کے وقت باہر دعا مانگ رہی تھی اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ یاد کر جبکہ دعا کی زکریا نے
اپنے رب سے مخفی دعا کیونکہ انہیں سنہ ۹ یعنی چار سو تراسی سال مطابقت تعمیر کے فرمان اخشویرش
دوم سے فصل نہم دانیال کے قریب ہونیکو تھے مسیح کی ولادت کے آگے اور ولادت مسیح کو پہلے
الیاس کی قوت پر یحییٰ کا آنا ضروریات سے فصل ۳ و ۴ ملاکی کی مطابق تھا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ
وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝
کہا اے میرے رب میری ہڈی ضعیف ہو گئی اور سفید بال ہو گیا بڑھاپے سے میرا سر اس حالت میں
نہیں ہوں تیری ساتھ دعا کرنے سے اے میرے پروردگار شقی کہ ناامید ہو جاؤں وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ
مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور میں خوف کرتا ہوں اپنے بنی عم سے جو سوا میرے ہیں
کہ میری اولاد کے نہ ہونیسے عاقر تھا عسب میری عورت پر جس سے ابتری کا داغ مجھکو لگا دین جیسے الیسابات
کے قول سے حسب درس ۲۵ باب اول لوقا کے ظاہر ہے کہ ہنگام بانجھ ہو گذر چکے الیسابات نے
کہا کہ میری شرمندگی عاقر ہونے کی جاتی رہی فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِیْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۝ پس بخش اپنے پاس سے بیٹا عظیم الشان کہ وارث ہو میرے علم نبوت کا اور
وارث ہو علم نبوت یعقوب کا کیونکہ ہارون کی اولاد کو مال کی وراثت نہ ہوتی تھی جنکی اولاد میں
نبوت چلی کہ حسب درس ۱ باب ۱۸ کتاب سفر تثنیہ کی وراثت سے محروم تھے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝
اور کر اس ولد کو اے میرے رب پسندیدہ نیکوکار تقی تو حسب درس ۱۱ باب اول لوقا کے زکریا کو خدا کا
فرشتہ خوشبو جلانے کے وقت مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا دکھائی دیا اور زکریا دیکھ کر گھبرایا اور

بہت ڈرا ۱۳۔ پر فرشتہ نے اوس سے کہا مت ڈر کہ تیری دعا سنی گئی یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ
بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ يَحْيٰى اے زکریا ہم تجکو بشارت دیتے ہیں ایک لڑکے کی جسکا نام ہے یحییٰ اور حسب
درس ۱۳ باب اول لوقا کے کہا کہ تیری جورو الیشبا تیرے لیے ایک بیٹا جنیگی تو اوسکا نام
یوحنا رکہنا ۱۴۔ اور تجھے خوشی و خورمی ہوگی اور بہتیرے اوسکی پیدایش سے خوش ہونگے ۱۵۔ کیونکہ
وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوگا اور نہ مے اور نہ کوئی نشہ پئیگا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے
روح القدس سے بھر جائیگا ۱۶۔ اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو اونکے خداوند کی طرف پھیریگا ۱۷۔
اور وہ اوسکے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلیگا کہ باپ دادوں کی طرف اور نافرمانوں کو
راستبازوں کی دانائی کی طرف پھیر کے خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ
مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ کہ نہیں کیا اوس یحییٰ کے لئے پہلے سے برابر چنانچہ مسیح کا مقولہ حسب درس ۱۱
باب ۱۱ متی کی ہے کہ یحییٰ کی مثل پہلے کوئی نہیں ہوا کہ ہر ایک پیغمبر اوسکی خبر دیگیا ہے مطابق اسکی
عطا و سعید بن جبیر کا قول ہے اور درخت نبوت زمان آدم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ترقی
پاتا رہا اور امید کے ساتھ خوف بھی لگا رہتا ہے قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ
عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ زکریا نے عرض کیا اے میرے پرورش کرنیوالے کہاں سے
ہو میرے بیٹا اور میری عورت بانجھ ہے اور ہو چکی مجکو بڑھاپے سے خشکی قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ
هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝ جبرئیل نے کہا اسی حالت پر
فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجھپر آسان ہے اور پیدا کیا میں نے تجکو اس سے پہلے اور تو کچھ نہ تہا
پس جو قادر ایجاد بطون معدوم پر ہے وہ قادر بڑہی دعاؤں کی اولاد دینے پر ہے پھر شرط و عدم مانع
درکار ہیں قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کر میرے لئے
نشانی اسکے صدق کی قَالَ فرشتہ نے حسب درس ۱۹ باب اول لوقا کی جواب میں اوس سے
کہا میں جبرئیل ہوں جو خدا کے روبرو کھڑا رہتا ہوں اور بھیجا گیا کہ تجھے کہوں اور یہ خوشخبری تجھے
دوں اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ نشانی تیرے لئے یہ ہے کہ تو نہ بول سکیگا

آدمیون سے تین رات برابر جسدن تک حسب درس ۲۰ باب اول لوقا کی یہ چیزین واقع ہون
اسلیے کہ تونے میری باتون کو جو اپنے وقت پر پوری ہون گے باور نکیا ۲۱- اور لوگ زکریا کی راہ
دیکھتے تہے اور ہیکل مین اوسکے دیر کرنیسے تعجب کرتے تہے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ
پس نکلا اپنی قوم کے پاس محراب سے کہ حسب درس ۲۲ باب اول لوقا کی بول نسکا انہون نے
دریافت کیا کہ اوسنے ہیکل مین کوئی رویا دیکھی ہے فَاَوْحٰۤی اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝
تو اشارہ کیا اونکی طرف کہ تم تسبیح کرو صبح و شام اور گونگا رہگیا اور فصل مذکور مین ہے کہ ایسا ہوا جب
اوسکی خدمت کے دن پورے ہوے وہ اپنے گہر گیا ۲۴- اون دنون کے بعد اوسکی بی بی الیسابات
حاملہ ہوئی اور اوسنے پانچ ماہ تک اپنے کو یہ کہکر چہپایا کہ ۲۵- جن دنون مین خداوند نے مجہپر نظر کی
میرے ساتہ ایسا کیا تاکہ لوگون مین میری شرمندگی دور ہوئی اور حضرت زکریا ابن بیبر کیا صاحب
صحیفہ کی شہادت تو معلوم ہے لیکن ان زکریا نسل ابیا کی موت کس طریق سے ہوئی یہ بطریق
منزل مجکو دریافت نہین الحاصل پورے نو ماہ حمل رہکر یحیی پیدا ہوے اور بڑے جنکا قصہ آتا ہے
تو حق تعالی نے فرمایا يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۝ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ اے یحیی پکڑ
کتاب توراة کو قوت کے ساتہ اور دی ہمنے اوسکو نبوت بچپن مین جیسے درس ۶۴ باب اول لوقا
اوسپر دال ہے کہ دم کے دم مین منہ اونکا کہل گیا اور زبان سے بولنے لگے اور خدا کی بادشاہت
آسمانیہ کی پیشین گوئی کرنے لگے جیسے درس ۲ باب سوم متی سے اونکا مقولہ ظاہر ہے کہ توبہ کرو کہ
خدا کی بادشاہت نزدیک ہے وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۝ اور دی ہمنے نرمی اپنی طرف سے
اور پاکیزگی وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور تہا وہ پرہیزگار
اور تہا نیکوکار اپنی والدین کے ساتہ اور نہ تہا جبار حق کی مقابل اور نہ تہا سرکش شریر مقابل نیکوکار
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور فرمایا سلام ہے اوسپر ع ۱۵
جسدن کہ جنا گیا اور جسدن کہ وہ مرے یعنی حیات طبعی اوسکی نرہے گو وہ شہید ہین زندہ حیات
طیبہ سے اور ہرچند شریعت مین شہدا کو مُردون کی نسبت بنظر مصلحت حکم ہے کہ تم اوسکو مردہ

انکو کیونکہ حیات طیب سے وہ زندہ ہوتے ہیں تاکہ جہاد میں سستی نہ آوے پر خدا خود مختار ہے کہ
انکو ایک وجہ سے مردہ کہے اور سلام ہے اوسپر جسدن کہ وہ زندہ طبعی ہو کر اوٹھیگا یعنی بروز قیامت
اور مسیح علیہ السلام کا جو قوم یہود انکار کرتے ہیں کہ وہ نبی نہ تہا اونکی غلطی کا اظہار فرماتا ہے اور
فصل ۷ یشعیا میں باکرہ کے بیٹے ہونیکی نسبت اشارہ ہے جو حسب فصل نہم دانیال انہتر ہفتے
ایک واقعہ سے اور انہتر ہفتے کے اندر باسٹھ ہفتے کے ایک واقعہ سے اور باسٹھ ہفتے کے اندر سات
ہفتے کے ایک واقعہ سے مسیح کی ولادت لکہی ہے اس وقت سے برسون پہلے عمران یہودی کی عورت
نذر کی تہی کہ جو میرے پیٹ میں ہے اوسکو مسیتا کرون پر وہ لڑکی ہوئی اور اوسکا نام مریم رکہا
اور زکریا کی پرورش میں رہین اور انکی بعد بہائی انکا مسمی ہارون ہوا جیسے حدیث سے ظاہر ہے ۔
ہارون پیغمبر تو اس وجہ سے مریم اخت ہارون کہلائین اور اگر حدیث بیعد یہ امر ہوتا تو ممکن تہا کہ مقدس
عورت کو اخت ہارون کہنے کا محاورہ ہو پہر اونکی منگنی یوسف نامی نسل داؤد سے ہوئی تو وہ ناصرہ کو
گئین جو بیت مقدس سے شرق میں ہے اور منگنی ہونے سے اپنی سسرال والون سے پردہ کرنے لگین اور
منگنی سے پہلے بقدرت حق مریم کو حمل ہو چکا تہا ہدایت نظر فرماتا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ
إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا اور یاد کر
کتاب قرآن میں مریم بنت عمران کا جبکہ علیحدہ ہوی اپنی اہل سے منگنی کے لئے مکان شرقی بیت المقدس
میں یعنی ناصرہ میں پس پکڑا اہل کے سوا اپنی سسرال سے حجاب حسب دستور زمانہ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پس بہیجا ہمنے اوسکی طرف اپنی روح جبریل کو پس متمثل ہوا پورا بشر
اوسکے ملنے جیسے ورس ۲۶ باب اول لوقا میں ہے کہ چہٹے ماہ حمل الیسابات کے جبرئیل فرشتہ خدا کی
طرف سے جلیل کے ایک شہر میں جسکا نام ناصرہ تہا بہیجا گیا ۲۷۔ ایک کنواری کے پاس جسکی یوسف نامی مرد
جو داؤد کے گہرانے سے تہا منگنی ہوئی تہی اور اوس کنواری کا نام مریم تہا ۲۸۔ اوس فرشتہ نے اوس
پاس اندر آکر کہا کہ اے پسندیدہ سلام خداوند تیرے ساتہ تو عورتون میں مبارک ہے ۲۹ تب وہ اوسے
دیکہکر اوسکی بات سے گہبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ

وقف لازم

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ مریم نے کہا کہ مین پناہ چاہتی ہون رحمٰن کے ساتھ تجھسے اگر ہے تو تقی قَالَ اِنَّمَآ
اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ روح نے کہا کہ مین جبرئیل رسول تیرے
رب کا ہون کہ بخشون تجھکو بچہ پاکیزہ جیسے درس ۳۰ باب اول لوقا مین مذکور ہے کہ فرشتہ نے اوسسے
کہا کہ ای مریم مت ڈر کہ تو نے خدا کی حضور فضل پایا ہے ۳۰ - اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور نام
اوسکا یسوع رکھینگے ۳۱ - وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلاویگا (یعنی مہدی خداوند کا خلیفہ
ہوگا) اور خداوند خدا (یعنی بصورت مہدی) اوسکے باپ داؤد کا تخت اوسے دیگا ۳۲ - اور
وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اوسکی بادشاہت آخر نہوگی (یعنی آمد بار دگر مین
اونکو جیسا اونکے حواری وغیرہ اونکی ہی قایم مقام ہون گے ورنہ مسیح آن کر وفات یافتہ دوسری بار پیدا ہونگے)

سابع

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ مریم نے کہا کیسے ہوسکی
بچہ حالانکہ نہ نکاح کیا مجھسے کسی بشر نے اور نہین ہون بدعورت قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ
عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ جبرئیل
نے کہا ایسے ہی کہا تیرے رب نے کہ وہ میرے اوپر آسان ہے تاکہ ہو تو بے باپ اور تاکہ کرین ہم اوسکو
نشان آدمیون کے لئے اپنی قدرت کا اور تاکہ کرین آدمیونکے لئے رحمت اپنی طرف سے اور یہ کام حکم کیا گیا
تہا پہلی کتابون مین جیسے مفصل کیا ہے دیکھو فصل ۷ یشعیا وغیرہ مین اشارہ ہے باکرہ کی بچہ جننے کا اور
فصل ششم دانیال مین انہتر و باسٹھ و ساٹھ ہفتے تین واقعات سے لکھے ہین پس اس صورت مین کوئی
مقام تہمت کا نہین ہوسکتا یہ وہی ہے جو درس ۳۵ باب اول مذکور لوقا مین ہے کہ فرشتے نے جواب مین
اوس سے کہا کہ روح قدس تجھپر اوتریگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا اس سبب سے
وہ قدوس بھی جب پیدا ہوگا تو خدا کا بیٹا کہلاویگا (یعنی مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا) ۳۵ - اور دیکھ
تیری رشتہ دار الیسابات کو بھی بڑہاپے مین بیٹا ہونیوالا ہے اور یہ اوسکا جو بانجھ کہلاتی ہے چھٹا مہینا
ہے ۳۶ - کیونکہ خدا کے آگے کوئی بات انہونی نہین (یعنی جو ممکن ہے) ۳۷ - اور مریم نے کہا دیکھ
خداوند کی باندی اسکے بیچ تیری کہی کی موافق ہو دے انتہی پس فرشتہ کے قول سے اوس حالت القیقہ حمل

مریم کو انشراح پیدا ہوا کہ اوس خوشی مین صورت ایسی انزال پیدا ہوئی کہ کسی طریق سے
روح الامین نے روح مسیح کو سلی مریم سے متعلق کر دیا جسکو نفخ کہتے ہین فحملتہ پس مریم حاملہ
ہوگئی مسیح سے تب فرشتہ حسب درس ۳۸ فصل مذکور کے چلا گیا ۳۹۔ اور انہین دنون مین
مریم اوٹھکر جلدی سے پہاڑون پر یہودیہ کے ایک شہر کو گئی جیسے ارشاد فرمایا ہے کہ فانتبذت
بہ مکانا قصیا ہ بس جلدی ہوئی اوس حمل کے ساتھ مکان بعید یہودیہ مین کہ حسب درس ۳۹
فصل مذکور کے زکریا کے گھر مین داخل ہو کے الیصابات کو سلام کیا ۴۰۔ اور ایسا ہوا کہ جونہی الیصابات
نے مریم کا سلام سنا لڑکا اوسکے پیٹ مین اچھل پڑا اور الیصابات روح قدس سے بھر گئی ۴۱۔ اور
زور سے پکار کے کہا تو عورتون مین مبارک ہے ۴۲۔ پھر میرے لئے یہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ماں مجھپاس
آئی کہ دیکھ تیری سلام کی آواز میرے کان تک آئی لڑکا میرے پیٹ مین خوشی سے اچھل پڑا ۴۴۔ اور
مبارک ہے وہ جو ایمان لائی کہ درس آخر باب اول لوقا اور ناصرہ سے یہودیہ مین اسوجہ سے آنا ہوا کہ
یوسف دراصل بیت لحم یہودیہ کا تھا اس مقام سے متی کی انجیل کے باب اول کے درس ۱۸ مین ہے کہ
جب مسیح کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو اوسکی سنگت ہونے سے پہلے وہ روح قدس سے حاملہ
پائی گئی ۱۹۔ تب اوسکے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا نہ چاہا کہ اوسے تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اوسے
چپکے سے چھوڑ دے ۲۰۔ وہ ان باتون کے سوچ ہی مین تھا کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتہ نے اوسکو
خواب مین ظاہر ہو کے کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہان لانے سے مت ڈر کیونکہ جو
اوسکے رحم مین ہے سو روح قدس سے ہے ۲۱۔ اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اوسکا نام یسوع رکھیگا کیونکہ وہ اپنے
لوگون کو گناہون سے بچاویگا تو یوسف حسب درس ۲۴ باب اول متی کے اپنے گھر لے آیا اور (حق) ر
راز کے لئے یہودیہ مین جلدی لیگیا جیسے درس ۳۹ سے گذر گیا پھر مریم تین ماہ رہکر اپنے گھر کو پلٹی ناصرہ
کو حسب درس ۵۶ باب اول لوقا کے پھر سے اور باب دوم لوقا مین ہے کہ اون دنون مین یون ہوا کہ قیصر
اگسٹس کی طرف سے حکم نکلا کہ ہر بستی کے لوگون کے نام لکھے جاوین ۲۔ اور یہ پہلے اسم نویسی تھی جو
سوریہ کے حاکم قرینیوس کے وقت مین ہوئی ۳۔ تب ہر ایک اپنے شہر کو نام لکھانے چلا ۴۔ اور یوسف بھی

جلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ مین داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہے گیا اسلئے کہ وہ داؤد کے
گہرانے اور اولاد سے تہا کہ وہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تہی نام لکہاوے تو موقع نام لکہانے نہین
سرا مین جگہ نہ ملی اور درد زہ شروع ہو گیا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ج
پس لایا مریم کو درد زہ تنہ درخت خرما خشک کی طرف اور مسیح پیدا ہوے قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا شدت بہوک و پیاس سے کہا مریم نے اے کاش مین مرگئی اور
ہو جاتی بہولی بہلائی فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا
پس پکارا مسیح نے مریم کو نیچے مریم سے کہ غم مت کہا کیا ہے تیرے رب نے تیرے قدم کے نیچے چہوٹا چشمہ
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور ہلا اپنی طرف تنہ درخت
خرما خشک کو وہ سرسبز ہو کر گرا دے تیرے اوپر تازہ خرما فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ج پس
کہاو پی اور سرو تازہ کر آنکہہ میری ساتہ پس مریم نے مسیح کو حسب ورس ۷ باب دوم لوقا کپڑے مین
لپیٹ کر چرنی مین رکہا کیونکہ اونکو سرا مین جگہ نہ ملی اور خدا کا فرشتہ ورس ۹ کے گڈریون پر
ظاہر ہوا اور عجائبات مسیح کی انہون نے اوس سے سنی جیسے باب دوم لوقا مین ہے سوا اسکے اون مجوسیونکو
جنکا ذکر باب دوم متی مین ہے تو مسیح کے دیکہنے کو آئے اور مسیح نے پہلے سے فرمایا تہا تا کہ ملک کے گڈریونکو
تصدیق کامل ہو جاوے ارشاد ہے فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ
صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ج پس اگر تو دیکہے کسی بشر کو تو اشارہ کر جیسے آیندہ ظاہر ہوگا
کہ مین نے نذر کی ہے رحمن کے لئے بولنے کی اساک کی پس نہ کلام کرونگی مین آج کے روز کسی آدمی سے
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ط پس لائی مریم مسیح کو اوٹہا کر اپنی قوم کے پاس قَالُوْا يٰمَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا انہون نے کہا اے مریم تو لائی عجب شئے يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ
اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا صلے اے ہارون کی بہن کیون ہے یہ عجب نہ تہا
تیرا باپ بد مرد اور نہ تہی تیری مان بری اور یہ محاورہ بہی ہے کہ اچہی عورت کو خواہر ہارون بنظر تقدیس
کہتے کہ ہارون بڑے مقدس نبی تہے جنکی اولاد مین ہزارہا نبی ہوے پس نصاری کا مجزات وغیرہ کا اعتراض کہ

ہارون نبی و مریم مین صدہا سال کا فاصلہ ہے کیسے اخت ہارون قرآن مین آیا ہے نادرست ہے

فَاَشَارَتْ اِلَیْہِ ۚ پس اشارہ کیا مریم نے مسیح کی طرف اور یحییٰ علیہ السلام کی نسبت شکم مادر مین

مسیح کی تعظیم کرنا اور نیز کلام کرنا درس ۴۴ باب اول لوقا سے حالت پیدایش مین ثابت ہے

لیکن اونکو تعجب ہوا قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا ۝ کہنے لگے کیسے ہم

کلام کرین اوس سے جو پالنے مین بچہ ہو قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ۟ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ

نَبِیًّا ۝ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِیْ

وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ کہا کہ مین خدا کا بندہ ہون دیگا اللہ مجھکو کتاب اور کریگا مجھکو

نبی اور کریگا مجھکو مبارک جہان مین ہون اور وصیت کری مجھکو نماز و زکات کی جب تک مین

زندہ رہون اور نیکوکار اپنی مان کے ساتھ اور نکرے مجھکو جبار بدبخت وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝ اور سلام ہے میرے اوپر جسدن کہ جنا گیا اور جسدن کہ مین

مرون بار اول و مرتبہ دوم اور جسدن کہ اوٹھایا جاؤن بار اول یا بار ثانی زندہ اور درس ۲ باب دوم

لوقا مین ہے کہ دیکھکر راعیون نے اوس بات کو جو اوس لڑکے کے حق مین اونسے کہی گئی تھی پہلا یا

۱۸ اور سب سننے والون نے اون باتون سے جو گڈریون نے انہین کہین تعجب کیا اونہین سے یہ بات

بہی تہی جو قرآن مین مذکور ہوئی جسکو نصاریٰ و ملحدین انکار کرتے ہین حالانکہ نصاریٰ یحییٰ کے

کلام کرنیکی نسبت بچپن مین حسب درس مذکور کے اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مسیح کی ساری باتین

انجیل مین مرقوم نہین ہوئین جیسے درس ۲۵ باب ۲۱ یوحنا انجیل مین ہے اتنا فصل سکے بعد وہ امور

واقع ہوے جو انا جیل مین مرقوم ہین اور مسیح کے عبد اللہ ہونے پر گواہی خدا کا قول دوسرے

مقام پر ہے جیسے درس اول فصل ۴۲ اور درس دہم فصل ۴۳ وغیرہ یشعیا و درس ۱۵ فصل ۲ اتی کو

حواری تسلیم کرتے ہین پھر واقعات ہوے جو کتب انجیل مین منفصل ہین ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۚ

قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ۝ اس صفت والا عیسیٰ بن مریم ہے وہ کلمہ خدا ہے جسمین

یہود شک کرتے ہین بعض ساحر کذاب جانتے ہین حالانکہ نبی اولو العزم ہین جو مہد مین کلام کرنا

اور باکرہ بے شوہر کے بیٹا جننا خود کتاب یہود میں مسلم ہے جیسے فصل ۷ یشعیا مین اشارہ ہے
اور فصل ۹ دانیال مین مسیح کے سنہ تک ۶۹ ہفتے جسکے اندر باسٹھ و سات ہفتے کر کے تین قسم
کیے ہین وہ سب مطابق ہوے وگر یہود کہین کہ انجیل مین مسیح کو ابن اللہ کر کے لکھا ہے اور یہ صریح
تعلیم نصاری بیگانہ ہے جواب اسکا یہ ہے جو فرمایا ہے مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ
سُبْحٰنَهٗ ؕ نہین لائق ہے خدا کے لیئے کہ پکڑے وہ ولد پاکیزگی ہے اوسکو اتخاذ ولد سے البتہ ابن کا
مراد مصطفی ہے وگر یہود کہین کہ پھر کیسے وہ پیدا بغیر پدر ہوے ارشاد ہے اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ جب حکم کرے اللہ کسی کام کا جسمین خست فرماوے اوسکے بیچ کو کہ ہو
حسب امکان وہ اپنی استعداد کی مطابق ہو جاتا ہے اور ہم نہین کہتے کہ مسیح ولد خدا ہے کیونکہ عیسی نے
درس ۵ فصل ۵ کتاب انجیل یوحنا کی مطابق کہا ہے جو ارشاد ہے وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور بدرستی اللہ میرا رب اور تمہارا رب ہے بس عبادت
کرو اوسکی یہی راہ درست ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ پس اختلاف کیا نصاری کے
گروہون نے مقدمہ مسیح مین کہ بعض ابن اللہ کہنے لگے اسی طریق سے کہ اونکا وہ قول قابل تسلیم نہین
جیسے بعض نصاری نے بعد اوسکے مدینہ مین آنکر کہا کہ اگر مسیح ابن اللہ نہین تو پھر وہ کسکا بیٹا ہے
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ پس افسوس ہے اوس نصاری کے لیئے
جہون نے کفر کیا حضور روز بزرگ قیامت سے اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا کیا ہی اونکا
سنا ہوا اور کیا ہی اونکو دکھلا ہوا ہے جسدن وہ آوین ہمارے پاس لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ لیکن ظالم کافر نصاری آجکے روز ظاہر گمراہی مین ہین وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ
اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور ڈرا اونکو روز حسرت
روز شکست سے جبکہ پورا کیا جاوے کار دین اور وہ سب غفلت مین ہون اور وہ ایمان نہ لاوین یعنی
زمان عمر فاروق رضی مین شماخ یازدہم ہرقلی تباہ ہو جیسے اکثر کتب مقدسہ مین بالخصوص فصل ۱۰ و ۸
دانیال مین شماخ یازدہم ہرقلی کی بربادی اہل اسلام خدا کی بادشاہت والون سے لکھی ہے بدان نظر

ع ۵ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ؏ بدرستی ہم وارث ہوں زمین مقدس اور اوسکے جو اوسپر ہے بصورت اہل اسلام اور ہماری طرف رجوع کئے جاوینگے وہ جو زمین مقدس پر ہیں کہ اہل اسلام کی حکومت ہو پیرسند نزول کلام خدا ہے قصہ ابرہیم سے فرماتا ہے جو مسئلہ یہود و نصاری کو ہے کہ وہ یہ سمجھتے کہ نبوت بغیر نزول کلام الہی نہیں ہوتی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا اور یاد کر قرآن میں ابراہیم کو کہ وہ صدیق نبی تہا اور تارح نے حسب درس ۱۳ فصل ۱۱ تکوین کے اپنے بیٹے ابراہیم اور اپنے پوتے لوط کو اور اپنی بیٹی ابراہیم کی بہو سرہ کو لیا اور اونکو ساتھ کسدیوں کے شہر سے روانہ ہوئے کہ حاران تک آئے اور وہاں رہے ۳۲ – اور تارح کی عمر دوسو پانچ برس کی ہوئی تب تارہ حاران میں مر گیا انتہی یعنی حاران اپنے بیٹے کے ملک میں راجہت پرست تہا تو قبل موت باپ کے ابراہیم کو حکم ہوا کہ اپنے عشیرہ اقربین کو تعلیم توحید کر چنانچہ فرماتا ہے تو بحکم نزول کلام الہی وہ کہا جو ارشاد ہوا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا جبکہ کہا اپنے باپ آزر یعنی تارح کو اے میرے باپ تو نہ عبادت کر اوسکی جو سنے اور نہ دیکھے اور نہ غنی کرے تجھے کچھ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ؏ اے میرے باپ تحقیق آیا مجھکو علم سے وہ جو نہ آیا تجھکو پیروی کر میری راہ بتاؤں تجھے سیدہی راہ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ؏ اے میرے باپ تو نہ عبادت کر شیطان کی کہ شیطان رحمن کے لئے نافرمان يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ؏ اے میرے باپ بدرستی میں خوف کروں کہ لگے تجھکو عذاب رحمن سے تو تو ہو شیطان کے لئے ولی اور یہ کہ عرب میں استعمار آفتاب و ماہتاب وغیرہ کی نسبت واقع ہوا قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِـهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ؏ تارح آزر نے کہا کیا تو پہرنیوالا ہے میرے معبودوں سے اے ابراہیم اگر تو نہ باز رہیگا البتہ سنگسار کروں تجھکو اور چھوڑ مجھکو

اوسکو اسحاق و یعقوب اور ہر ایک کو نبی کیا ہی وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے اونکو اپنی رحمت سے یعنی کلام اور غیر آثار اور
کی سچائی کے لئے سچی زبان بلند ہمیشہ نزول کلام خدا پر قصۂ موسیٰ فرماتا ہی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ اور یاد کر قرآن میں موسیٰ کا کہ
خالص کیا گیا تہا بنی اسرائیل کے خلاص کے لئے اور تہا رسول نبی وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ
الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝ اور پکارا اوسکو ہمنے داہنی جانب طور حوریب سے اور قریب
کیا اوسکو گفتگو کے لئے بطور تمثیل کے وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝ اور
بخشا یعنی موسیٰ کی مدد کے لئے اوسکے بہائی ہارون کو نبی کرکے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ
إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ
وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ اور یاد کر قرآن میں اسماعیل ابن ابراہیم کا کہ
تہا وہ وعدہ کا سچا اور تہا رسول نبی اور حکم کرتا اپنی اہل کو نماز و زکات کی نسبت اور تہا اپنے رب کے
نزدیک پسندیدہ جیسے ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکان مفصل توریت میں ہی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور یاد کر کتاب قرآن میں
ادریس کو کہ وہ صدیق نبی تہا اور اوٹہا لیا اوسکو بلند مکان میں أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝ یہ وہ لوگ نبی ہیں جنپر اللہ نے احسان کیا
نبوت کے ساتھ اور اولاد آدم سے ہیں جیسے ادریس اور نسل اون لوگوں سے ہیں جنکو ہمنے اوٹہایا
نوح کے ساتھ یعنی سام و حام و یافث کے جیسے ابراہیم اور اولاد ابراہیم سے ہیں جیسے اسحاق و
یعقوب و اسماعیل اور اسرائیل سے ہیں جیسے موسیٰ و زکریا و مریم و مسیح اور اون لوگوں سے
جنکو ہمنے ہدایت کی و برگزیدہ کیا جب پڑہی جاویں اونپر آیات رحمن گریں سجدہ میں پکارتے ہوئے سب

یہ بشر تھے جنپر خدا کا کلام نازل ہوا جس سے نبوت اونکی مسلم و ثابت ہے پس وہ قوم یہود جو کہتی ہے کہ
نہیں نازل کی اللہ نے بشر پر کچھ جیسے سورۂ انعام میں ہے محض اونکا قول بیہودہ ہے چنانچہ فرماتا ہے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ
غَيًّا پس پیدا ہوئے پیچھے اونکی اولاد جنہوں نے ضائع کی نماز کہ عبارت یہاں پر نماز سے ہے اور پیروی
کی خواہشات کی تو انکار کیا نزول کلام خدا کو بشر پر پس جلد پڑینگے ہلاکت میں حسب فعل [illegible]
وغیرہ سے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُونَ شَيْئًا مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور کام کرے نیک تو وہ داخل ہونگے
جنت عدن میں اور ستم کچھ نہ کیے جاوینگے کچھ اپنے اجر سے جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ
عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا وہ جنات عدن جنکا وعدہ کیا رحمن نے
اپنے بندوں کو غیب کے ساتھ کہ ہے اوسکا وعدہ آنیوالا لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا
نہ سنینگے اوسمیں لغو مگر سلام خدا کی طرف سے یا باہم گویا فرشتوں کی طرف سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ
فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا اور واسطے اونکے اونکا رزق ہوا اوسمیں صبح وشام کا جو دنیا میں عزیز رکھتے ہیں
یا مراد ہر وقت سے ہے نہ اونکو جنت میں صبح وشام ہو تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا
مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہ جنت وہ ہے کہ ہم وارث کریں اپنے بندوں میں سے اوسکو جو متقی ہے اور کفار نے
کہا کہ اگر اللہ کے حکم سے قرآن کا نزول ہوتا جسمیں احکام مذکور ہیں تو جواب وسوال روح وغیرہ میں
اپنے پیغمبر کو کیوں بھولتا تو بہ ہدایت خدا جبرئیل کہتے ہیں وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ج
اور نہ ہم اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ج
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا خدا کے لئے وہ ہے جو ہمارے روبرو ہے حال میں اور وہ جو آیندہ کو ہے قیامت
اور وہ جو مابین اوسکے ہے اور نہیں ہے تیرا رب بھولنے والا یعنی تجکو اور خلقت آنیوالی کی نسبت مخاطب سے
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ
لَهُ سَمِيًّا پروردگار آسمانوں کا ہے اور زمین کا اور جو اونکے بیچ ہے پس عبادت کر اوسکی اور ثابت رہ

اوسکی عبادت کے لیے کوئی پایا جاتی تو اوسکے لئے مثل یعنی ہرگز نہین پس عبادت اوسکی ہی لائق ہے
یہ تاویل اس آیت کی بنظر ترتیب قرآنی ہے گو شان نزول اوسکی مطابق ارشاد ابن عباسؓ کے
یہ ہے کہ ایک روز جبرئیلؑ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ درنگ آنیکی دریافت کی تو جبرئیلؑ نے
یعنی بحکم حق یہ فرمایا کہ ہم نہ اترین مگر تیرے رب کے حکم سے الخ اور وجہ درنگ حکم الہی کی یہ تہی جیسے
مجاہد کا قول ہے کہ اصحاب کہف و ذوالقرنین کے سوال کے جواب مین حضور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے انشاء اللہ نکہا تہا اور کہا کہ کل اسکا جواب دونگا اور ضحاک کا کلام جبرئیل سے قیامت
آنیکی دریافت ہوئی تو کہا عذر اسکے لئے یہ ہے وہ جو ہماری خلقت مین ہے اور ابی بن خلف جمحی اوسکا
منکر تہا تو ارشاد اوسکی نسبت فرماتا ہے وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ
حَيًّا ۝ اور کہی انسان کافر کیا جب مین مرون البتہ اوٹہون زندہ ہو کر قبر سے قیامت مین اور جواب سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکا مقولہ تہا کہ جب انسان پراگندہ بعد از مرگ ہو جاوین تو کیسے پیدا وہ از سر نو
ہو سکتے ہین اور جب مرکر کچھ تمیز نرہے مومن و کافرین تو حساب کتاب کے لئے کیسے ہم جمع کرینگے جسم مین
ہونگے یعنی مراد ہے اور کیسے اوٹہین ہی کافر سرکش جدی کئی جاوین تو اول رفع استبعاد کرتا ہے أَوَلَا
يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ آیا نہ فکر کرے انسان کافر کہ
ہمنے اوسکو پیدا کیا پہلے اور نہ تہا وہ کچھ پھر جواب ارشاد کرتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ تو قسم ہے تیرے پروردگار کی البتہ تمام انسانون کو اور
شیاطین کو جنکے بہکانے سے کافر انکار قیامت کرتے ہین ہم حشر کرینگے پھر اونکو حاضر کرینگے جہنم کے
گرد سب کو کہڑے ہوئے گہٹنون پر گو بعد حشر اہل ایمان پاؤن پر کہڑے نرہین بلکہ ناقون پر ہو جاوینگے
اونکے زمین کی جانب یاقوت سے ہون اگر قصد کرین تو اوپر سیر کرین دگر قصد کرین اوٹہنیکا تو اوٹہین
ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ پھر نکالینگے ہم
ہر گروہ ہر امت سے اوسکو جو اونکا سخت ہے رحمٰن پر سرکشی مین یعنی کافر کو ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ
هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝ پھر ہم البتہ دانا ہین اون لوگون کی ساتھ جو اوسکو داخل ہونیکی لائق ہین

لیکن اس سے ظاہر ہوا کہ ہر انسان مومن و کافر گرد جہنم حاضر کیا جاوے گا تو ایستادہ رہیگے وَاِنْ
مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا اور نہیں کوئی تم میں سے اگر داخل
جہنم پر وارد ہونیوالا ہے اور یہ بات رب پر ضروری حکم کیا گیا اور ہر ورود مستلزم دخول کو نہیں
جیسے آیت ولما ورد ماء مدین سے ظاہر ہے اور آیت اولیٰ بہا صلیا سے دخول کفار ہی
مخصوص ہے اور مومنین کے لئے آیت لا یصلٰہا الا الاشقی الذی کذب وتولی کا ارشاد ہے
اور نیکوکاروں کے لئے آیت لا یخاف ظلما ولا ہضما کو سورۂ انبیا میں گناہ کے لئے آیت
انتم لہا واردون ہے پس دخول سے مراد اس جگہ اہل نار والونکی نسبت بظاہر دال ہے کہ وہ
داخل ہوں اور قیامت میں صراط وہ صورت عربیت ہے جو جہنم پر رکھا ہوا ہے پس اوس پر سے گذرنا
سب کو لازم پس دوزخ پر ورود سب کو ہونا بعید نہیں کہ بعض حسب حدیث برق خاطف کی طرح اتر جاوینگے
و بعض مثل ہوا اور بعض مثل شتر سوار و بعض پیدل کی چال سے اپنے اعمال کی موافق پار اتر جاوینگے
تو جیسے ورود دخول جہنم کے بعد کفار دوزخ میں حسب آیت اولیٰ بہا صلیا کے داخل ہونگے اہل اسلام کو
نجات ہوگی دخول سے بروز قیامت رہا دنیا اونکے لئے سجن ہے اور قبر میں بہی سجن ہے جو بلاو یہ کرسکے
مسیح کی نسبت انجیل میں ہے یہ دوسری بات ہے تو ارشاد فرماتا ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ
الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ٥ پہر نجات دینگے دخول سے اون لوگوں کو جو تقوی کریں شرک سے اور چہوڑینگے
ہم مشرک ظالموں کو دوزخ میں سب کو خواہ بت پرست ہوں یا سورج پرست و ماہتاب پرست وغیرہ
مثل منکرین نبوت اور اہل اسلام اگرچہ حکم ورود میں شامل ہوں پر وہ داخل ہوں اور گنہگار جنکا ایمان
ظلم و شکستی کا جبر کرے اور سات ہزار سال سے کم میں وہ جہنم سے بذریعہ شفاعت نکالے جاوینگے جیسے
آگ کا تخلف کلالیب کی شان سے اہل اسلام کے گنہگاروں کو ہوا اور بیان حدیث میں دخول اہل توحید
کی نسبت آیا ہے مراد اس سے وہ موحدین ہیں جنہوں نے نبوت قبول نہیں کی جیسے مرفوعاً جابر سے
مروی ہے کہ عذاب دئے جاوینگے توحید والے آگ میں یہاں تک کہ کوئلہ ہوجاوینگے پہر اونکو رحمت حق پالیگی

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ○ اور جب پڑھی جاویں ظالمین کفار مکہ پر ہماری آیات
واضحہ فتوحات وقیامت پر کہیں وہ جنہوں نے کفر کیا اون غریب مسلمانوں کے لیے جو ایمان لائے
کون دو فریق کا بہتر ہے اس وقت یعنی مقام میں اور بہتر ہے مجلس میں تو صورت آنے قیامت
میں بھی ہم بہتر ہونگے جواب فرمایا وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ
اَثَاثًا وَّرِءْيًا ○ اور بہت سی اونکے پہلے قرن کو ہمنے ہلاک کیا کہ وہ نیک تھے سامان و دکھاوٹ
میں اور انکو مالداری اسکی موجب نہیں کہ وہ دنیا میں قائم رہے اور آخرت میں بھی مالداری پاوے
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۗ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ
جُنْدًا ○ فرما دو جسکو کہ گمراہی میں ہو پس چاہیے مہلت دیوے اوسکو رحمن ایک مہلت تا آنکہ جب
دیکھیں وہ جو وعدہ کئے گئے ہیں یا عذاب بدر وغیرہ یا قیامت پس جلد جانیں گے وہ کون بدتر مرتبہ میں
اور کم لشکر وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ○ اور زیادہ کرے اون لوگوں کو جو ہدایت پاویں
اور اونکو اعمال صالحہ جو باقی رہیں اچھی عملیں سکے ساتھ بہتر ہیں تیرے رب کے پاس ثواب میں اور
بہتر ہیں مرجع میں اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ○
آیا پس تو نے دیکھے مثل عاص بن وائل کے جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات پر اور خباب کو کہا جبکہ
انہوں نے اپنی مزدوری طلب کی کہ میں اوسوقت دونگا جبکہ تو محمد صلعم کا انکار کرے تو خباب نے
کہا آگاہ ہو خدا کی قسم ہرگز نہ ہوگا یہانتک کہ تو مرے پھر تو اوٹھایا جاوے تو عاص نے کہا آیا میں مرنیوالا ہوں
پھر اوٹھایا جاونگا خباب نے کہا ہاں ابن وائل نے کہا کہ پایا جاونگا وہاں مال اور اولاد
پس تیرا قرضہ وہاں ادا کرونگا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا
كَلَّا ۔ آیا مطلع ہوا غیب پر کہ اوسکو لیے بعد مرنے کے مال ملیگا یا لیا اوس نے خدا کے پاس کوئی
عہد اسکا یاد کو ہرگز نہیں ایسی سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

ونرثہ ما یقول ویأتینا فردا ۵ حفاظت کرین گے اوسکے قول کی اور زیادہ کرینگے
اوسکے لئے عذاب سے زیادہ دنیا مین جیسے آیت انا کفیناک المستھزئین سے ظاہر ہے
اور وارث ہون گے ہم اوس مال و ولد کے جسکی نسبت کہہ رہا ہے کہ قیامت مین مجکو ملیگا اور
آویگا ہمارے پاس تنہا نہ مال ہوگا نہ ولد اوسکے پاس جو گروہ بتون کو اپنا شفیع سمجھے تو ارشاد ہے
واتخذوا من دون اللہ آلھۃ لیکونوا لھم عزا ۵ کلا سیکفرون
بعبادتھم ویکونون علیھم ضدا ۵ اور پکڑا انہون نے سوائے خدا کے
چند معبود تاکہ ہوا ونکے لئے عزت نہین انہین عزت اور لئے ہو جلد کا فر انکار کرین قیامت مین
اونکی عبادت کے ساتھ اور ہوون اونکے مخالف الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکفرین
تؤزھم ازا ۵ کیا تو نے نہ دیکھا کہ بھیجے ہین شیطان کافرون پر کہ حرکت عظیم دین اونکو
مخالفت مین فلا تعجل علیھم انما نعد لھم عدا ۵ پس نہ شتابی کر اونکی ہلاکت پر
جز این نیست شمار کرتے ہین ہم اونکے عذاب پر میعاد ایک سال بعد از ہجرت یوم نحشر المتقین
الی الرحمن وفدا ۵ ونسوق المجرمین الی جھنم وردا ۵ لا یملکون الشفاعۃ
الا من اتخذ عند الرحمن عھدا ۵ جس روز کہ حشر کرین ہم متقیون کو اسم رحمن کی
طرف مہمان اور حسرت سے چلاوین گنہگارون کو جہنم کی طرف نہ مالک ہون اونکی شفاعت کے
لیکن وہ جسنے پکڑا رحمن کے پاس عہد شفاعت انبیا و اولیا وقالوا اتخذ الرحمن ولدا ۵
اور کہا کفار مکہ نے بالخصوص یہی تو ہے کہ پکڑا رحمن نے ولد یعنی ملائکہ کو بیٹیان کہ وہ شفاعت
کرین جواب فرمایا لقد جئتم شیئا ادا ۵ البتہ تم لائے بھاری تکاد السموت یتفطرن
منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ۵ ان دعوا للرحمن ولدا ۵
وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ۵ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑین اس قول سے
اور پھٹے زمین اور جبکین پہاڑ گرتے ہوئے اس سے کہ پکارین رحمن کے لئے ولد اور نہین سزاوار رحمن
کے کہ پکڑے ولد ان کل من فی السموت والارض الا آتی الرحمن عبدا ۵

وقف لازم

معصل زیادہ اور عرش سے مراد عرش روح ہی جو مثال کے عالم میں دریافت ہوا اور یہ سورت
اوائل اسلام میں نازل ہوئی ہے جبکہ عمر فاروقؓ ایمان نہ لائے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
حرص ہدایت زیادہ تھی تو اس سبب سے سخت محنت گوارا فرماتے حالانکہ بہت سے واقعات پیشتر
آنے تھے کہ اسلام والونکی کثرت اور واقعات کے پیش آنے پر موقوف تھی اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو فصل ۱۸ استثنا میں مثل موسیٰ فرمایا گیا ہی تو اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
دل قرار پکڑے قصہ موسیٰ جو زمان نبوت سے اونکو واقع ہوا سنایا جانا مناسب ہوا تو اول میں محنت
سخت محنت کی اوٹھانے سے ممانعت فرمائی جاتی ہی کہ یہ ایک روز کا کام نہیں بلکہ ایک مدت درکار ہی
اور اس سورت کی آخر میں پیشینگوئی فتوحات اسلامیہ کی مگر صحف اول کی مطابق کہ بعد ایک سال
ہجرت کے ہونگی اور پہلی سورت کے آخر میں حکم ہے کہ ہمنے آسان کیا ہی قرآن کو تیری زبان پر تاکہ تو اہل حق
کو بشارت دے اور قوم شریر کو امور آئندہ سے ڈراوے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرص ہدایت زیادہ
ہوئی اور مشقت زیادہ کرنی اور طامرد حریص کو کہتے ہیں اور ہدایت سے ماخوذ ہی اس بنا پر بعد
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بطور براعت فرمایا طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ
لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ اے مرد حریص ہدایت ہمنے قرآن اسلئے تیرے اوپر نازل
نہیں کیا کہ تو تکلیف بیجا کرے تو چلا کرا دنکو تعلیم کرے مگر یادداشت ہی اوسکے لئے کہ خشیت کرے چنانچہ
اور تو سن حق تعالیٰ کا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى اس بات کو چاہتا ہی کہ دوسرونکی ہدایت میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعب کھینچے تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۙ بخاطر
یادداشت حسب فصل ۸ استثنا کے نازل کیا گیا ہی یہ قرآن پارہ پارہ نزول کرکے اوس ذات حق سے
جسنے پیدا کیا زمین اور بلند آسمان جیسے درس اول فصل اول تکوین میں ہی کہ خدا نے پہلے آسمان بناے
اور زمین بنائی یعنی عالم ارواح بلند و زمین عالم مثال اور عالم زمین یعنی عالم مثال جو زمین عالم
شہادت ہی ویران تھی ظہور شہادت کی روشنی سے اور نفس سنسان تھی کہ بغیر روح حق کے ظہور میں
نہ آسکتے تھے تا آخر فصل اول تکوین کہ عرصہ چھ زمانہ میں آدم اول تک پیدا کیا اور حسب تشبیہ حیات

ایک کم لکہہ دورہ آدموں کے ہوی جنکے زمانہ کی مقدار خدا تعالی کو ہی معلوم ہی اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی

الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی ۝ پہر رحمٰن کا ربر پورا ہوا کہ پہلے آدموں کو قبیل عصر روز ہفتم تباہ کیا جیسے فائدہ چہل وسوم مقدمہ اول مین گذر گیا اور پہر حسب فصل دوم تکوین کے سبت کو مقدس کیا حسین اشارہ وجود ختم المرسلین کی ساتوین ہزار وجود ان آدم صفی اللہ سی ہوا اس زمانہ سے

وہ جو ارشاد ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ۝ خدا کے لئے ہی وہ جو آسمانون میں ہی اور وہ جو زمینوں میں ہی اور وہ جو اونکے درمیان مین ہی اور وہ جو زمین نمناک کی نیچے ہی کہ آگ سی بہری ہوی ہی جیسے حکماء جدید کا قول ہی وہی اہل شرع دوزخ کو زمین کے اندر کہتے ہین جیسے اوس حدیث سی ظاہر ہے جسمیں ایک منافق کے مرنیکے وقت مدینہ مین زلزلہ دریافت ہوا جبکہ سبب دریافت ہوا تو ارشاد ہوا کہ ایک منافق کے دوزخ مین جانے سے جو مدینہ مین مرا ہی یہ زلزلہ پیدا ہوا ہی کہ اوسکی روح کو جذب سی یہ حرکت ہوی ہی چنانچہ عرتہ مین جبکہ تشریف لیگئے حضرات صحابہ کو اوسکا مرنا اوسیوقت دریافت ہوا اور تحقیق نون وثور کی زیر آیت ن سورۂ ن مین ہم لکہین گے وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ۝ وگر تو چلاوی یعنی تعلیم قول توحید مین کسی کفار کے لئے تو اللہ جانی اونکے سر کو کہ عبارت عین ثابتہ سی ہی اور جانی اونکی اخفٰی کو جو اونکی قابلیت اسم رحمٰن کا اثر ہے پس جسکی عین مین قابلیت اسم رحمٰنی سی اثر ہدایت نہین چلاتا ہر گز مفید نہو دیکہو اس مقام پر بروایت عبد اللہ بن عمرو کو لہ حضور صلعم مٹہی باندہے تشریف لائے اور دو نون ہاتون مین فرمایا کہ دو کتابین ہین رب العالمین کی جنمین قبل از تصویر اندر رحم و پیشت آدم سی پہلے سے بندہ کا حال و اوسکی قبیلہ کے نام لکہی ہوئے ہین اس مقام سی علم رکہیا کی اصل ہی پر ہمکو نصریح سی اوت رکہیا کا حال دریافت نہین یہ دوسری بات ہی کہ ہماری مین جو اصلی چیز ہی وہ استعداد سماری تہی اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۝ اللہ ہستی مطلق ہی کہ غیر کوئی معبود نہین اوسکے لئے اسماء حسنی ہین پس مقیدات کی پرستش بیسود ہی تو جسمین اثر اسم مضل ہی اثر پذیر اوسپر تعلیم ملبتہ آوازہ سی نہین ہو سکتے چنانچہ اس ہماری مطلب گذشتہ پر کہ قرآن تذکرہ ہی

اور یہ پارہ نازل ہوا ہے اور جتلانا کچھ مفید نہیں قصہ موسیٰ سناتا ہے جسمین قول ہی کہنے کا موسیٰ کو
ارشاد ہے تاکہ فرعون کو خشیت ہو مگر فرعون کے دل کو سبب اوسکے امکان کے اللہ نے سخت کر دیا تھا
کہ باوجود بڑے بڑے معجزات کے وہ ایمان نہ لایا اور اس موسیٰ کے قصہ سے ظاہر ہے کہ اثبات حق مطابق ہے کے
سوا دوسرے معبود نہیں اور خدا اسکے لئے ہے کل جو زمین و آسمان میں ہے جلدی عبد کچھ مفید نہیں
وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ اور کیا آئی تیرے پاس حضرت موسیٰ کی خبر فصل ۲ و ۳
خروج کے جبکہ موسیٰ کے جیر سوم نام بیٹا مقام مدین میں ہوا اور فرعون مسمی نیتاخس جو قبل از ہجرت
موسیٰ سے تھا مر گیا تو بنی اسرائیل پر دوسرے فرعون مسمی ساسرسس کے زمانہ میں مشقت زیادہ ہوئی
اور فرعون نے طغیان کیا تو موسیٰ کا اتفاق حوریب پہاڑ پر ہوا تو خدا کا فرشتہ یعنی روح اعظم
سبز درخت عناب پر شعلہ آتش میں متمثل ہوا موسیٰ نے دیکھا کہ درخت میں آگ روشن ہے اور یہ درخت ہے
اور جلتا نہیں جیسے ارشاد ہے إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي
آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ پس کہا اپنے اہل کے لئے جو موسیٰ کے
ساتھ تھی تم ٹھہرو میں نے معلوم کی ہے آگ امید کہ لاؤں اوسمیں سے ایک پارہ روشنی کے لئے
یا پاؤں آگ پر ہدایت راہ کی اور یہ منافی اسکی نہیں جو درس ۳ فصل ۳ خروج میں ہے کہ جب
موسیٰ نے کہا کہ میں دیکھوں کہ یہ درخت آگ سے کیوں نہیں جلتا فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ۝
إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ پس جب آیا موسیٰ
شجرہ کے پاس ندا کی گئی کہ اے موسیٰ بدرستی میں تیرا رب ہوں تو نکال اپنی نعلین کہ تو جنگل پاک مسمی
طوی میں ہے اور نعلین موسیٰ مردہ ہوکر گدھے کی جلد سے بغیر دباغت بنی تھیں جیسے ابن مسعود سے
مرفوعاً کہا لیکن حنفیہ ہنوز اس آیت کو ظاہر معنی پر رکھکر مسجد میں جوتا لیجانا مکروہ سمجھتے ہیں اور نہ انکے
پاس حدیث دوسری حدیث مرفوع ہے جو مروی ہے کہ یہود کے خلاف کرو کہ وہ مسجد میں جوتا نہیں
لیجاتے تم لیجاؤ مسجد میں لیجانا جائز سمجھتے ہیں اور حق نے موسیٰ کو کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا
ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں اور موسیٰ نے منہ چھپایا درس ۳ فصل ۳

قصۂ موسیٰ

خروج کے خوف سے اپنا منہ ڈہکا کہ دیکھنے سے اوسکی طرف ڈرتا تہا جو موسیٰ اشعری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خداوند کے لئے حجاب آتش ہے اگر اوسکو اوٹہا دے تو جلی او وہ مخلوق جو اوسکے روبرو ہے جہانتک پہونچے اوسکی بصر الحدیث یہ درصورت تجلیات صوری ہے اس مقام سے آتش پرست آگ پوجنے لگے اور ورس ۷ فصل مذکور سے ارشاد حق ہوا کہ مین بنی اسرائیل کی فریادسنی اونکو اوس زمین کنعان وغیرہ مین لاؤنگا جہان دودہ و شہد کی ندیان جاری ہین یعنی دودہ و شہد وہان بکثرت ہے جسکا مین نے وعدہ کیا ہے تو مصر مین جا اور فرعون سے کہہ تاکہ تیری قوم کو خلاص کرے تو موسیٰ نے کہا کہ مین کون ہون جو جاؤن اور مصر سے قوم کو نکالون تو ارشاد ہوا وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ۝ اور مین نے تجکو پسند کیا تو سن جو وحی کیجاوے جیسے ورس ۱۲ فصل مذکور مین ہے کہ خدا بولا کہ یقیناً مین تیرے ساتھ ہونگا اور اسکا کہ مین نے تجھے بھیجا یہ نشان ہے کہ جب تو قوم کو مصر سے نکالیگا تو یہ پہاڑ عبادت گاہ ہوگا تو موسیٰ نے حسب ورس ۱۳ فصل مذکور کہا کہ اگر وہ مجھسے دریافت کرین کہ جسنے تجھے بھیجا ہے اوسکا کیا نام ہے تو کیا بتاؤن تو حق نے بنظر محبوبیت اپنی اسکے وجود مطلق مین کہا اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ بدرستی مین ہی خدا ہون کہ نہین ہے کوئی الہ میرے سوا تو تو میری ہی عبادت کر اور برپا رکہہ نماز میری یاد داشت کیلئے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی نماز فراموش کرے تو پڑہے جب اسے یاد آوے نہین ہے نماز کا کفارہ مگر یہ اور اس آیت کا ترجمہ ورس ۱۴ فصل مذکور مین ہے کہ مین وہ ہون جو ہست ہے اور بنی اسرائیل سے کہیو کہ اہیہ یعنی مین ہون اوسنے مجکو تمہاری طرف بہیجا ہے اور خدا نے پہر موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہیو کہ خداوند تمہارے باپ ابراہیم و اسحاق و یعقوب کی خدا نے تمہارے پاس مجکو بہیجا ہے میرا یہی نام ہے اور سارے نسلون مین میرا یہی نام ہے کہ ساری نسلون سے مراد اسماعیل و بنی اسلام ہین جیسے ورس ۱۲ فصل ۱۷ و ورس ۸ فصل ۱۸ تکوین و ورس ۲۵ فصل ۲۳ کتاب خروج اسپر گواہ ہے اور بیشبہ اسلام مین لا الہ الا اللہ و لا الہ الا انا کی جیسی تاکید ہے کسی کے ہان نہین اور اسی تحقیق

انابت کے لئے ایاک نعبد و ایاک نستعین سورۂ فاتحہ مین ہے جو نماز مین واجبات سے ہے
اور فصل ۳ خروج مین فاعبدنی و اقم الصلوٰۃ لذکری کا ذکر نہین اس سے ظاہر ہے کہ
یہ جملہ حضرت اسلام والونکے لئے قرآن شریف مین ہے گویا تفسیر ہے ورس ۱۵ فصل ۳ خروج کی جسمین
مذکور ہے کہ ساری قومون مین میرا یہی نام ہے اور ورس ۱۶ فصل مذکور مین اللہ نے فرمایا کہ جا یعنی اے
موسی اور اسرائیلیونکے بزرگون کو ایک جگہ جمع کر اور انہین کہہ کہ خداوند تمہارے باپ کا خدا ابراہیم اور
اسحاق و یعقوب کا خدا یون فرماتا ہوا کہ مجھے دکھلائی دیا کہ مین نے یقیناً تمہاری خبرداری کی اسمین قیامت کا
ذکر آگیا کیونکہ فصل ۲۲ متی و ۱۲ مرقس و ۲۰ لوقا مین ہے کہ صدوقیون نے جو قیامت کے منکر تھے مسیح سے کہا کہ
اگر قیامت ہوگی تو جس عورت نے سات نکاح کئے ہونگے وہ کسکو ملیگی تو مسیح نے جواب دیا کہ تم نوشتون کو
نہین دیکھتے کہ قیامت مین آدمی مثل ملائک ہونگے مطلب اوسکا مخالف نہ جانا ہم نحو رعین آیت
قرآنی کو نہین کہ خدا کی طرف سے نکاح ہوگا نہ بندون کو بیاہ شادی کی حاجت ہوگی کہ بیاہ رفع نزاع کیو ہوگی
اور وہان پر نزاع سے پاک مثل ملائک ہونگے یعنی جسکو خدا چاہیگا اوسکو ملیگی اسکی تحقیق ارشاد نمبر باب اول
مقدمہ چہارم مین گذر گئی دیکھنی چاہیے اور قیامت کی بابت مسیح نے فرمایا کہ مردونکے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے
جو تمہین فرمایا وہ تمنے نہین پڑھا کہ مین ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا
نہین بلکہ زندون کا خدا ہے مخفی نرہے کہ ایک لوگ ملحدین منکرین جزای اعمال کے بعد موت کے ہین جو
نیست محض ہو جانیکے بعد موت کے قائل ہین دوسرے ہین معتقدین جزای اعمال کے وہ دو قسم کے ہین ایک
تناسخ کے قائل ہین جسمین نام ونکی تبدیل حسب تبدیل اجسام ہو جانی چاہیے دوسرے قیامت کے
اعتقاد والے اور قوم مذکور صدوقی ملحدین سے تھے تو اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ خدا مردونکا نہین یعنی جو نیست
محض ہو جاوین تو جزا ضرور ہے تو جیسے عقائد کی جزا روحی ہوتی ہے ویسی جسمانی جزا الابدی ہے کہ ونکے
جسم حیوان پائدار ہوگا اور جسم اوسکے نزدیک ... جو کتاب موسی کا قائل ہے ہوتا نہین ہے تناسخ کے
تو ضرور ہوا کہ قیامت مین متجسد ہونگے جیسے آیت وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون
حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون اشارہ تناسخ کی دلیل ہے

حشیر تحقیق کیا گیا ہی اوسکی واقع ہونیکو عقل جزوی کیسا بعید سمجھتی ہی اور یاجوج و ماجوج تو آسکے پس
تناسخ بھی باطل ہوا دوسری آیت واذ اخذ ربک من بنی آدم الآیت سو ظاہر ہی کہ ہم
پشت آدم مین سب زندہ تھے جیسے حال مین ایک انچہ منی مین ہزارون حصہ آدمی زندہ ہوتا دریافت
ہوا ہی بنابران ارشاد ہوا اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اور تحقیق قیامت آنیوالی ہی و بطور جملہ معترضہ
کے جیسے وعظ کا دستور ہی اہل اسلام کی نسبت جیسکے وقت کی تعیین کفار طلب کرتے ہین فرماتا ہی
اَکَادُ اُخْفِیْھَا لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰی ۝ اور قرات ابی بن کعب مین اکاد اخفیھا
من نفسی اور عبد اللہ بن مسعود کی قرات مین اکاد اخفیھا من نفسی ہی اور متعارف
قرآنون مین من نفسی کا ذکر نہین ترجمہ قریب ہون یا قریب ہی کہ چھپاؤن اوسکی تعیین کو اپنی
جان سے تاکہ جزا دیا جاوے ہر نفس اوس اعمال کے ساتھ جو اوسنے سعی کی ہی فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْھَا
مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِھَا وَاتَّبَعَ ھَوٰىہُ فَتَرْدٰی ۝ پس نروکے تجھکو بیان قیامت سے وہ شخص
جو ایمان نہ لاوے اور پیروی کرے اپنی خواہش کی پس ہو تو ہلاک اور فی الحقیقت مطابقت انجیل کے
فصل سوم خروج مین قیامت کی بابت ابتک وہی الفاظ ہین جو انجیل مین ہین اور قرآن مجید مین جو
جو واقع ہوا اوسکی تفصیل فرمائی گئی ہے کہ متمم مکارم اخلاق ہی الحاصل درس ۱۶ فصل مذکور مین
بعد بیان قیامت کے بنی اسرائیل کی نسبت اللہ تعالی نے موسی سے کہا کہ تو اونسے کہہ کہ جو کچھ تم سے مصر مین
ہوا خدا نے دیکھا ۱۷- اور مین نے کہا ہے کہ مین تمہین مصریون کی تکلیفون سے کنعانیون و حتیون و اموریون
و فرزیون و حویون کی زمین مین جہان دودھ شہد بہتا ہی نکال لاؤنگا ۱۸- اور وہ تیری آواز
سنینگے اور بالکہ تو اسرائیلیون کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس آیئو اور اوس سے کہیو کہ خداوند عبرانیونکے
خدا نے ہم سے ملاقات کی اور اوس سے کہیو اور اب ہم تیری منت کرتے ہین ہمکو تین دن کی راہ بیابان مین جانے دو
تاکہ ہم اپنے خداوند خدا کے واسطے قربانی کرین ۱۹- اور مین یقینا جانتا ہون کہ مصر کا بادشاہ تمکو یون جانے نہ دیگا
بلکہ بڑے زور سے ۲۰- اور مین اپنا ہاتھ لمبا کرونگا اور سب عجائب قدرتون سے جو مین اونکے درمیان
دکھاؤنگا مصریون کو مارونگا تب وہ تمہین نکال دیگا ۲۱- اور مین اون لوگون کو مصریونکی نظر مین عزت

بجتون گا اور یوں ہوگا کہ جب تم جاؤ گے تو خالی ہاتھ نہ جاؤ گے بلکہ ہر ایک عورت اپنی
پڑوسن سے اور اوس سے جو اوسکے گھر میں رہتی ہے روپے و سونے کے برتن اور لباس عاریت لیگی
اور تم اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کو پہناؤ گے اور مصریوں کو غارت کرو گے فصل ۴ تب موسیٰ نے
جواب دیا اور کہا کہ دیکھ وے مجھ پر ایمان نہ لائیں گے یعنی بابت قیامت کے اسواسطے کہ یہ عالم
پہلی مثال ہو جاویگا اور خدا سے جگہ ہے تو وحدہ خصوصیت تمثیل و تشبیہ کی میری بات سنیں گے وے
کہیں گے کہ خداوند تجھے دکھائی نہیں دیا تب خدا نے موسیٰ کو کہا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ٥
اور کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ جو موسیٰ نے کہا کہ وہ میرا عصا ہے
درس دوم فصل ۴ خروج میں اسقدر ہے پر قرآن مجید میں اوسکی تکمیل ہے اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ
بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ٥ اسپر تکیہ کرتا ہوں اور اس سے جھاڑتا ہوں اوسکے ساتھ بکریوں پر
درختوں کے پتے اور میرے دوسرے مطلب ہیں جو اس سے درس ۳ فصل ۴ خروج کے قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ٥
اللہ نے فرمایا ڈال دے اوسکو زمین پر اے موسیٰ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ٥ تو ڈالا اوسکو
موسیٰ نے زمین پر پس ناگہاں وہ سانپ ہوا دوڑتا ہوا اور موسیٰ اوسکے آگے سے بھاگا قَالَ خُذْهَا
وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ٥ کہا ہاتھ بڑھا اوسکی طرف اور پکڑ اسے اور
نہ خوف کر جلد اوسکو لوٹا دیں اوسکی پہلی صورت پر تو موسیٰ نے ہاتھ بڑھایا اور اوسے پکڑ لیا وہ اوسکے
ہاتھ میں عصا ہو گیا درس ۵ فصل ۴ خروج میں ہے تاکہ وہ اعتقاد کریں کہ خداوند اونکے باپ دادوں کا
خدا ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا اور یعقوب کا تجھکو دکھائی دیا کہ قیامت سے تغیر اور اوسمیں
عالم کے لوٹنے کی دلیل ہو اور دوسرے مطلب کی دلیل فرماتا ہے وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ٥ درس ۶ فصل ۴ خروج کی مطابق پھر خدا نے
اوسے کہا کہ تو اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر اپنے کے رکھ کر نکلے سفید بغیر برائی بڑھ سے یہ نشان دوسرا
دوسرے مطلب کی دلیل ہے پس موسیٰ نے ویسا ہی کیا اور وہ روشن بلا مرض برص کے ہو گیا
اس سے ظاہر ہوا کہ گو انانیت حق ہر جگہ ہے پر بطور ظہور کے کسی خاص مقام سے اوسکا تعلق ہوتا

بھیجے نہیں ۱۰۔ پھر موسیٰ نے اوسکو چھپایا تو پھر اصلی حالت پر آگیا اس سے دلیل رفع تجلی پر ہوئی
اور اسی عصا کی نسبت حسب درس ۷، فصل ۴ مذکور کے فرمایا کہ اوسکو ہاتھ میں رکھ کہ اوس سے
معجزات دکھلاؤنگا جیسے ارشاد ہی لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۝ تاکہ دکھلاویں تجھکو
اپنی بزرگ آیات اور حسب درس ۸ فصل ۴ خروج کے فرمایا اور یوں ہوگا کہ اگر وے تجھپر ایمان
نلاویں اور اگر پہلے معجزہ کے سنّے والے نہوں تو وے دوسرے معجزہ کے معتقد ہونگے ۹۔ اور یوں
ہوگا کہ اگر وہ دونوں معجزوں پر بھی ایمان نہ لاویں اور تیری بات کو سننے والے نہوں تو دریا کا پانی
لیکر خشک زمین میں چھڑکیو اور وہ پانی جو دریا سے لیگا خشکی پر لہو ہو جاویگا اِذْهَبْ اِلٰى
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ جا فرعون کے پاس کہ اوسنے سرکشی کی کہ بنی اسرائیل پر تعدی اوسنے زیادہ
کی ہی جیسے درس ۲۳ فصل دوم خروج سے ظاہر ہی اور بمطابق درس ۱۰ فصل ۴ خروج کی تب موسیٰ نے
خداوند سے کہا کہ اے میرے خداوند میں فصاحت نہیں رکھتا نہ آگے سے اور نہ جب سے کہ تو نے
اپنے بندے سے کلام کیا اور میری زبان و باتوں میں لکنت ہی ۱۱۔ تب خداوند نے اوسکو کہا کہ آدمی کو
زبان کسنے دی اور کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندھا کرتا ہی کیا میں نہیں کرتا جو خداوند ہوں ۱۲۔ پس
اب جا اور میں تیری بات کے ساتھ ہوں اور تجھکو سکھاؤنگا جو کچھ تو کہیگا ۱۳۔ تب اوسنے کہا کہ اے میرے
خداوند میں تیری منت کرتا ہوں جسکو تو چاہے اوسکے وسیلہ سے بھیج یہ مجمل ہی تفصیل اوسکی وہ ہی جو ارشاد

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝
يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ
اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝
اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ موسیٰ نے عرض کیا اے میرے رب کھولدے میرے لئے میرا صدر اور
آسان کر میرے لئے میرا کام اور کھول میری زبان کا عقدہ سمجھیں اہل مصر میرا قول اور کر میرے لئے
وزیر ہارون کو میرے خاندان سے محکم کر اوسکی سبب سے میری کمر اور شریک کر اوسکو میرے کام میں تاکہ
ہم بہت تسبیح کریں تیری اور بہت تجھکو ہم یاد کریں کیونکہ تو ہی ہمارے ساتھ بینا درس ۱۴ فصل ۴ خروج میں

تب خداوند کا عصا موسیٰ پر ظاہر ہوگا اوسکی تفصیل قرآن میں ہے قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ یٰمُوْسٰی
اللہ نے فرمایا تو دیا گیا اپنا سوال اے موسیٰ اور جب ورس ۱۴ مذکور کے فرمایا کیا پس ہارون لاوی
ہارون تیرا بھائی نہیں جانتا ہوں کہ وہ فصیح ہے اور دیکھو وہ بھی تیری ملاقات کو آتا ہے اور تجھے دیکھکر
دل میں خوش ہوگا اور تو اوس سے کہیگا اور اوس سے باتیں بیان کریگا اور میں تیری اور اوسکی بات کے
ساتھ ہوں گا اور تم جو کچھ کروگے تمکو بتاؤنگا ۱۶ اور وہ تیری عوض لوگوں سے باتیں کریگا اور وہاں
وہ تیری زبان کی جگہ ہوگا اور تو اوس کے لئے خدا کی جگہ ہوگا ۔ ۱۷ اور تو یہ عصا اپنے ہاتھ میں رکھیو کہ
اوس سے تو معجزہ دکھلاویگا اور جو کچھ عصا کی مقدمہ میں ارشاد کیا اور توراۃ میں ہیں وہ قرآن مجید
ذکر فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْکَ مَرَّةً اُخْرٰی الخ اور البتہ ہمنے احسان کیا تیرے اوپر ایک
اور مرتبہ دیکھو آخر فصل ۵ سفر پیدایش کو کہ یوسف نے خبر دی تھی کہ تمکو خدا تعالیٰ اس کنعان میں
لیجاویگا تو اوس وقت میری استخوان بھی اوس مقام پر لیجائیو جس سے زمانہ موسیٰ کی پیشگوئی تھی پھر
دیکھو فصل اول کتاب خروج کو کہ یعقوب کے بارہ بیٹے اور اونکی اولاد سب مصر میں تھی جو مصر میں آئی تھی وہ
بہت بڑھی اور مصر میں پھیلی اور اوس فرعون بادشاہ کے بعد جو زمانہ یوسف میں تھا اور پیدا ہوا جسکا
نام [illegible] تھا اوسنے دانشمندانہ فکر کی کہ شاید بنی اسرائیل بہت بڑھکر ہمارے دشمن سے ملجاویں تو اونسے
سخت کام لینا شروع کیا اور اونسے مزدوری کراکر فیتوم و رعمسیس کے شہر بنوائے پھر جتنا اونکو تنگ کیا
وہ اتنے ہی زیادہ ہوئے تو اوس وقت سے ناخوش ہوکر اور سخت کام لیکر اونکی زندگی تلخ ہوئی اور
دو عبرانی دائیں ایک سفرہ دوسری فوعہ نام کو مقرر کیا کہ جب اسرائیلی عورت بچہ جنے تو لڑکے کو قتل
کیجیو اور مادہ کو زندہ رکھیو پر وہ خدا سے ڈرتیں اور بچوں کو نہ مارا تو فرعون نے اپنے لوگوں کو کہا کہ جو لڑکا
اونمیں پیدا ہو اوسکو قتل کرو اور جو بیٹی ہو اوسکو جیتا رہنے دو اور آل لاوی بن یعقوب کی نسل سے ایک شخص مسمیٰ
عمرام نے یوکبد نام جسکے ورس ۲۰ فصل ۶ سفر شمار کی مادر موسیٰ سے نکاح کیا وہ حاملہ ہوئی اور
بیٹا جنا اور اوسنے اوسکو خوبصورت دیکھکر تین ماہ تک چھپا رکھا تو خدا نے اوسکی طرف وحی کی جسکا
بیان فرماتا ہے اور احسان اول کو یاد دلاتا ہے اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّکَ مَا یُوْحٰٓی یاد کر جبکہ وحی کی

یعنے تیری ماں کی طرف اے موسیٰ وہ جو وحی کی جسکا بیان فرماتا ہے اَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ
فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ؕ
اے یوکبد رکہ موسیٰ کو ٹوکری مین تو رکہہ اوسکو دریا مین جہان پانی نیل کا ہے تو چاہیے کر ڈال اوسکو
دریا کے کنارے پر پہیر کر لیگا اوسکو میرا اور موسیٰ کا دشمن یعنی فرعون چنانچہ حسب ورس ۳ فصل ۲
خروج کے جب وہ چہپا نہ سکی تو اوسنے سرکنڈونکا ایک ٹوکرہ بنایا جسپر لاسا و رفت کو لگایا اور
لڑکے کو اوسمین رکہا اور اوسنے اوسکو دریا کے کنارے پر جہاؤ مین رکہہ یا یعنی جہان پانی تہا ۴ اور
اوسکی بہن مریم دور سے کہڑی دیکہتی تہی کہ کیا ہوتا ہے اوسکے ساتہ ۵ تب فرعون کی بیٹی غسل
کرنیکو دریا مین آتری اور اوسکی سہیلیاں دریا کے کنارے پر پہرنے لگین اوسنے جہاؤ مین ٹوکرا دیکہکر
اپنی سہیلی کو بہیجا ۶ جب اوسنے کہولا تو لڑکے کو دیکہا روتا ہے اوسکو رحم آیا اور بولی یہ کسی عبرانی کا
لڑکا ہے چنانچہ ارشاد ہے وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۚ اور ڈالی تجہ
پر محبت اپنی سے جس سے فرعون کی بیٹی محبت کرنے لگی اور تا یہ کہ تو تربیت پاوے میری آنکہہ کے
روبرو جو تیری بہن اوس وقت کو دیکہہ رہی تہی جیسے ورس ۴ فصل ۲ مذکور سے گذرا اِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
جبکہ چل رہی تہی تیری بہن مریم فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ پس کہنے لگی اوسنے
کہا بتلاؤن تمکو اس عورت عبرانی کو جو متکفل اسکی پرورش کی ہو تو فرعون کی بیٹی نے کہا اوسے لا
چہوکری گئی اور لڑکے کی ماں کو بلا لایا تو حسب ورس ۹ فصل ۲ خروج کے فرعون کی بیٹی نے اوسسے
کہا کہ اس لڑکے کو لے اور میرے لئے دودہ پلا مین تجہے دونگی جیسے ارشاد ہے فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ
كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ پس لوٹایا ہمنے تجکو تیری ماں کی طرف تا کہ قرار پکڑے تیری ماں کی آنکہ
روئیسے اور نہ رنج کرے اور دوسرے مقام پر قرآن مین ہے کہ فرعون کی عورت نے کہا کہ قریب ہے کہ اوسکو
بیٹا کرین کہ ہمکو نفع دے اور نسا جمع لفظ امرأت کی ہے بغیر لفظون کے اور نساء کے لفظ کا اطلاق بیٹی پر
بہی آتا ہے جیسے آیت مباہلہ سے ظاہر ہے تو توراۃ و قرآن مین اس امر مین تخالف نہین الحاصل
حسب ورس ۱۰ فصل ۲ مذکور کے جب لڑکا بڑہا تو اوسکی ماں فرعون کی بیٹی پاس لائی اور وہ اوسکا

بیٹا ٹھہرا اوسنے اوسکا نام موسیٰ رکھا اس سبب سے کہ مین نے موسیٰ یعنی پانی سے نکالا ۔ ۱۱۔ اور
اون روزون مین یون ہوا کہ جب موسیٰ بڑا ہوا تو اپنے بھائیون کے پاس باہر گیا جبکہ موسیٰ کی
عمر ۴۰ سال کے قریب تھی اور اونکی مشقتون کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو
جو ایک موسیٰ کے بھائیون مین سے تھا مار رہا ہے ۱۲۔ پھر اوسنے ادھر اودھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہین
تب اوس مصری کو مار ڈالا اور ریت مین چھپا دیا ۱۳۔ جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو دیکھا دیکھا
کہ دو عبرانی آپسمین جھگڑ رہے ہین تب اوسنے اوسکو جو ناحق پر تھا کہا کہ تو اپنے یار کو کیون مارتا ہے
۱۴۔ وہ بولا کہ کسنے تجھے ہمپر حاکم و منصف مقرر کیا آیا تو چاہتا ہے کہ جسطرح تو نے اوس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی
مار ڈالے تب موسیٰ ڈرا اور کہا کہ یقیناً یہ بھید فاش ہوا ۱۵۔ جب فرعون نے یہ سنا تو چاہا کہ موسیٰ کو
قتل کرے جیسے ارشاد ہے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ اور تو نے قتل کیا نفس مصری کو تو
نجات دی ہمنے تجھکو غم سے کہ حسب درس ۱۵ مذکور کے تو بھاگا اور مدیان کی زمین تک گیا اور ایک
کوئے کے نزدیک بیٹھا ۱۶۔ اور مدیان کے کاہن کے سات بیٹیان تھین وے آئین اور پانی نکالنے
لگین اور کٹھرون کو بھرا تاکہ اپنے باپ کے گلے کو پانی پلاوین ۱۷۔ تب گڈریون نے آکے انہین ہانکا لیکن
موسیٰ نے کھڑے ہوکر اون لڑکیون کی مدد کی اور اونکے گلے کو پانی پلایا ۱۸۔ اور جب وے اپنے باپ رعوئیل
پاس آئین اوسنے پوچھا کہ آج تم کیونکر جلد پھرین ۱۹۔ وہ بولین ایک مصری نے ہمین گڈریونکے ہاتھ سے بچایا
اور ہمارے لیے جتنا کافی تھا پانی بھرا اور گلے کو پلایا ۲۰۔ اوسنے اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہے تم
اوسے کیون چھوڑ آئین اوسے بلاؤ کہ روٹی کھاوے ۲۱۔ تب موسیٰ اوس شخص کے گھر مین رہنے پر راضی ہوا
اور اوسنے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو دی ۲۲۔ وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیرسوم رکھا کیونکہ اوسنے
کہا کہ مین اجنبی ملک مین مسافر ہون الحاصل موسیٰ علیہ السلام کسقدر آزمایشون مین پڑے چنانچہ
فرماتا ہے وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا اور مفتون کیا تجکو فتنون مین فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ
پس تو ٹھہرا برسون مدین والون مین دیکھو درس ۲۳ فصل ۲ خروج اور ایک مدت کے بعد یون ہوا کہ مصر کا
بادشاہ فیوتالس مرگیا اور بنی اسرائیل مشقت سے آہ بھرنے لگے اور روئے اور اونکا رونا جو اونکی مشقت کے

باعث سے تہا خدا تک پہونچا ۲۴ ۲ - خدا نے اونکا کراہنا سنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو ابراہیم و اسحاق
و یعقوب کے ساتھ تہا یاد کیا اور خدا نے بنی اسرائیل پر نظر کی اور اونکی حال کو معلوم کیا یعنی وہ
جو فصل ۱۵ تکوین مین چار سو سال بعد غلامی سے آزاد ہونیکا اولاد اسحاق کی بابت ابراہیم کو ہوا ہے
اور یعقوب کو درس ۴ فصل ۴۶ تکوین مین لوٹنے کا اونکی اولاد کو مجملاً ہوا ہے اور درس ۱ فصل ۳
خروج مین ہے اور موسی اپنے سسر یترو کی جو مدیان کا کاہن تہا گلے کی نگہبانی کرتا تہا تب اوسنے
گلے کو بیابان کی ایک طرف ہانکدیا اور خدا کے پہاڑ حوریب کی نزدیک چلا گیا ۲ آخر کہ خدا سے
ہمکلام ہوا اس مقام سے ارشاد ہے ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی ۵ وَاصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ
پہر آیا تو تقدیر خدا سے اے موسی یہان پر اور برگزیدہ کیا تجکو اپنی جان کیلئے یعنی ہمکلامی سے اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ
بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ ۵ جا تو اور تیرا بہائی ہماری آیات کے ساتھ اور سستی نکرو ہمارے ذکر مین یا اپنی ذات جلوہ نما
میری یاد کار ہے لیس جب درس ۱۸ فصل ۴ خروج کہ موسی روانہ ہوا اور اپنے سسر یترو پاس گیا اور اوس سے کہا کہ مین تیری منت کرتا ہون
مجھے رخصت دے کہ اپنے بہائیون پاس جو مصر مین ہین جاؤن اور دیکہون کہ وہ اب تک جیتے ہین کہ نہین یترو نے موسی سے کہا سلامتی سے
جا ۱۹ تب خدا نے مدیان مین موسی کو کہا کہ مصر مین پہر جا کیونکہ وے سب جو تیری جان کے خواہان تہے مر گئے (اس مقام سے
مصروف مین راجہ کے مرنیکے بعد سارے خونی خلاص ہو جاتے ہین جیسے ہندو کراجو مین رسم ہے) ۲۰ تب موسی نے
اپنی جورو اور اپنے بیٹون کو لیا اور انہین ایک گدہے پر بٹہلایا اور مصر کو روانہ ہوا اور موسی نے خدا کا عصا
اپنے ہاتہہ مین لیا ۲۱ - اور خدا نے موسی کو کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہو دیکہہ سب معجزے جو مین نے تیرے
ہاتہہ مین رکہے ہین فرعون کے آگے دکہلائیو لیکن مین اوسکے دل کو سخت کرونگا کہ وہ لوگون کو جانے نہ دیگا
۲۲ - تب فرعون کو یون کہیو کہ خدا نے یون فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے (یعنی برگزیدہ ہے) ۲۳ سو مین
تجہے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کرے پر اگر تو اوسے جانے نہین دیتا ہے تو دیکہہ مین
تیرے بیٹے کو بلکہ تیرے پہلوٹے کو مار ڈالونگا ۲۴ - اور راہ مین منزل پر یون ہوا کہ خداوند اوس سے ملا اور چاہا
کہ ہلاک کرے ۲۵ تب صفورہ نے ایک بہت تیز پتہر اوٹہایا اور اپنے بیٹے کی ختنہ کر ڈالی اور اوسے اوسکے رو برو
پہینکا اور کہا کہ تو بیشک خون کے سبب سے میرے دشمن کی جگہہ ہے ۲۶ - تب اوسنے اوسے چہوڑ دیا اور وہ بولی کہ

ختنہ کے سبب سے تو خصم کی جگہہ ہوا ۲۷- اور خداوند نے ہارون کو کہا کہ بیابان مین جا کر موسیٰ کی
ملاقات کو وہ گیا اور خدا کی پہاڑ پر اوسے ملا اور اوسے بوسہ دیا ۲۸- اور موسیٰ نے خدا کی ساری باتین
جنے اوسے بھیجا تہا اور معجزہ کا جو اوسنے اوسے حکم دیا تہا ہارون سے بیان کئے اور موسیٰ و ہارون فرعون
پاس حسب فصل ۵ خروج کئے گئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو عید کرنیکے لئے بیابان مین چھوڑ کہ رب العالمین کے
ہم رسول ہین اوسنے کہا کہ رب العالمین کو مین نہین جانتا جسکی تفصیل سورۂ اعراف و شعرا مین ہے تا آنکہ
اونکو فرعون نے کہا کہ اگر میرے سوا دوسرے الٰہ پکڑو گے تو مین تمکو قید کرونگا اور موسیٰ نے جو رب العالمین کو
آسمان و زمین و ما بین کا رب کہا تو اوسنے ایک محل رصد کے لئے بنوانا چاہا کہ اوس سے اوس رب موسیٰ کو
دیکھے جیسے سورۂ قصص مین ہے اور بنی اسرائیل کو ذلیل کام مین مثل اینٹ پاتھنے و پکانے کے پہلے سے مقرر
کیا تہا اور قصر کے لئے اینٹونکی تیاری کرائی اور حسب س ۴ فصل ۵ خروج کے موسیٰ سے کہا کہ کیون انکو کام سے
روکتے ہو اور اینٹ پکانے مین چونکہ گہاس پہوس کی ضرورت ہوتی ہے وہ پہلے سرکار سے ملتے تہے حکم دار و غونکو
ہوا کہ یہ لوگ کاہل ہین سرکار سے گہاس اینٹونکی نہ ملے خود بنی اسرائیل لا دین و پکادین اور اون کو فرعون نے
گہاس کو ڈھونڈ لانے پر بنی اسرائیل کے سرداروں کو مارا اور فرعون سے جو شکایت کی اوسنے کچھ سماعت
نکی اور وہ موسیٰ پاس شکایت لیگئے اور کہا کہ تمہارے سبب سے یہ آفت آئی تب موسیٰ نے خدا و ند سے
عرض کیا کہ مجکو رسوائی ہوئی اور قوم کو خلاص نکیا تو حسب فصل ۶ خروج کے حق تعالیٰ نے ارشاد کیا
کہ مین اپنا وعدہ پورا کرونگا جو مین نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے کیا ہے کہ کنعان کی زمین تمہاری
اولاد کو دونگا اور بنی اسرائیل کی تشفی کردی تو موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حسب درس نہم فصل ۶
مذکور کے کہا پر بنی اسرائیل نے اسکو شنوا نہوئے اور سعد الدین لاری قوم موسیٰ کے دوسری قومونکے
سردار جو روبن ابن یعقوب و شمعون کی اولاد تہی موسیٰ سے پہر گئے جسکا ذکر درس ۱۴ و ۱۵ فصل مذکور
خروج مین ہے تو حسب درس ۱۰ فصل مذکور کے اللہ نے کہا کہ فرعون سے کہہ کہ بنی اسرائیل کو مصر سے
باہر جانے دے تو موسیٰ نے حسب درس ۱۲ فصل مذکور کے عرض کیا کہ میری بنی اسرائیل نہین سنتے فرعون
کیا سنیگا پس بسبب درس ۱۳ فصل مذکور کے خدا نے تسلی دی اور حسب فصل ہفتم خروج کے خدا کا حکم

ہوا کہ میں نے تجکو فرعون کے لئے خلیفہ اپنا بنایا اور تیرا بہائی ہارون تیری طرف سے پیغمبر ہے وہ
فرعون سے کہے کہ قوم کو جانے دے اور میں فرعون کے دل کو سخت کر دونگا تاکہ اپنی قوم کو مصر سے
نکالوں اور فرعون کو معجزہ عصا و ید بیضا کے دکہلانیکا حکم ہوا تو دوسری مرتبہ فرعون کے پاس
جانیکا حکم نکلا چنانچہ فرمایا ہے اِذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا
لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ۝ جاؤ فرعون پاس کہ وہ سرکش ہے تو کہو اوسکو نرم قول سے شاید
نصیحت پکڑے یا ڈرے قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝ اون دونو
کہا اے ہمارے رب ہماری بنی اسرائیل سے دشمنی تو بدستی ہم ڈرتے ہیں کہ فرعون زیادتی کرے ہماری اوپر
یا سرکشی کرے قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝ اللہ نے فرمایا تم دونو مت ڈرو
کیونکہ تحقیق میں تم دونوں کے ساتھ ہوں بطور شہود ہیں سنوں اور دیکہوں تمہارے کان اور آنکہہ سے
فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ
قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝ پس دونو جاؤ
اوسکے پاس کہ ہم دونو تیرے رب کے رسول ہیں تو بہیج ہمارے ساتہہ بنی اسرائیل کو اور عذاب انکو
مت دے کہ ہم لائے ہیں تیرے لئے آیت تیرے رب سے یعنی عصا اور لگو یعنی ید بیضا اور سلامتی ہے اوسپر
جو پیروی کرے ہدایت کی إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝
اور تحقیق ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ عذاب ہو لازم اوسپر جو تکذیب کرے خدا کی آیت کی اور منہ
پہیرے تو موسیٰ و ہارون دوسری مرتبہ حسب فصل ما خروج کے فرعون پاس گئے اور پیغام بدستور مذکور
سنو پہنچایا کہ ہمارے رب نے یعنی خدا ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا نے تیرے پاس بہیجا ہے اسوقت میں قَالَ فَمَن
رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ۝ فرعون نے کہا پس کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰ تو اوسوقت قَالَ
رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝ موسیٰ نے کہا ہمارا رب وہ ہے جسنے (بفیض
بسیط سے حسب امکان) ہرشے کو دی اوسکی اندازہ (فیض اقدس میں) پہر راہ اوسکی مطابق بفیض مقدس
جعل مرکب سے ارادہ) راہ بتلائی کہ فیض اقدس کی مطابق اشیا کو مرتب الآثار کیا پس اس سے

نہج جہنم و تناسخ آگیا ہو کہ حسب اختلاف امکان اشیاء مین اختلاف ہوئی اور موسیٰ نے جو رب ابراہیم
واسحاق و یعقوب کہا تہا۔ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۝ فرعون نے دریافت کیا تو کیا
حال ہی پہلے قرنون کا جو معدوم ہو گئے اونکا رب اوسکو تم کیسے کہتے ہو وہ تو معدوم ہو گئے اونکی
تمیز کیا باقی رہی قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ۝ موسیٰ نے
کہا کہ علم ورون اونکا کتاب علیین و سجین مین ہی کہ ارواح مقدس مقام علیین مین ہین اور کفار
سجین مین ہیں معدوم محض نہین ہوئی نہ گم کر دے رب میرا کسی شی کو کہ وہ معدوم محض ہو جاوی تا کہ
علم اوسکا متصور ہو اور نہ بہولے اور رہا ت ادیان مین مرکوز ذہن ہی کہ بعد از مرگ حشر ہی یا قیامت
تو قیامت کی صورت بتلاتا ہی الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا
سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ۝
كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ۝ رب ہمارا وہ ہی جس
کیا تمہارے لئے زمین کو مہد خشک اور بنائی تمہارے لئے اوسمین راہ کہیتی باڑی وغیرہ کی اور وہ خشک ہو گئی
اور اوتارا آسمان سے اللہ نے پانی پس نکالا ہمارے رب نے پانی کے ساتہہ طرح طرح کے نبات متفرق
طور پر کہاؤ اور چراؤ اپنے چوپایوں کو اسمین بدرستی البتہ آیات ہین اہل عقل کے وجود قیامت مین کہ عجز ذ
آدمی مین اصلی جزو وہ بجائی تخم کے باقی ہی اور بروز قیامت اوسپر منی کا بارش پڑی اور آدمی اوٹہ کہڑی
ہون مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ زمین سے تمکو
ہمنے پیدا کیا اور اوسمین ہی ہم اعادہ کرین تمکو اور اوسمین سے ہم نکالین تمکو بار دگر اس مقام پر التفات کو
غور کرنا چاہئے کہ انای موسیٰ و ہارون کو جو بطور شہود تہوا نای حق فرمایا گیا اسکے بعد اس دعوی پر
فرعون نے دلیل چاہی تو موسیٰ نے دلیا کہ کیا دلیل نہ لاؤن تو اونہون نے کہا لا اور فرعون کو قیامت کے
اعادہ کی نسبت جو ہوتا موسیٰ نے ذکر کیا کہ جو عصا ہی وہ سانپ ہو گیا اور پہر سانپ عصا ہو گیا اور درس اتی
فصل ہے خروج مین قصہ عصا کا بطور اختصار نقل کیا ہی اوسکی تفصیل قرآن مین فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ
أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۝ اور ہم نے دکہلائین اوسکو کل آیات مذکورہ مخوفہ تورات

عالم مین ہوا ہو باوجود دوسری قرأت متعارفہ کے حرج کا نہین ہو گر دوسری قرأت نہو تو اوسمین
البتہ کلام کیا جاتا پھر بھی بہت اوقات ایک امر خاص مین مروج ہوتا جسکو عام نہین جانتے تو اوسمین حرج کی
بات نہین دیکھو بہت سے الفاظ **غالب** کے اشعار مین ہین جنسے عام دہلی والے واقف نہین اور
اونکو درجہ اعتبار سے نہین گرا سکتے پس ہاران گمان عدم فصاحت کا نکرو الغرض ساحرون نے کہا
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ج پس جمع کرو اپنی کید کو پھر آؤ صف بستہ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ
مَنِ اسْتَعْلٰى اور فلاح پاویگا وہ جو غالب ہو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ
اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ انہون نے کہا اے موسی یا تو ڈال یا ہم اول ہون اوسکے جو ڈالے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ج
موسی نے کہا بلکہ تم ڈالو تو انہون نے اپنی رسیون اور عصاؤن پارہ بھری ہوئیکو [illegible] پر جسکے نیچے
آگ جل رہی تھی ڈالا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝
پس ناگہان اونکی رسیین و عصا خیال کیجاتے تھے اوسکی طرف اونکے سحر سے کہ وہ چلتے ہین فَاَوْجَسَ
فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ پس پایا موسی نے اپنے دل مین خوف قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى
فرمایا ہمنے نہ خوف کر بدرستی تو بلند مرتبہ ہے وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا
كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ اور ڈال وہ عصا جو تیرے ہاتھ مین ہے نگلے اوسکو
جو انہون نے سحر کیا ہے بتحقیق وہ جو کیا ہے اونہون نے کید ساحر ہے اور نہ فلاح پاوے ساحر جہان لاوے پس
موسی نے ہارون کو عصا دیا ہارون نے عصا ڈالا کہ سب کو لقمہ کر گیا اور خدا نے فرعون کے دل کو سخت
کر دیا کہ اوسنے بنی اسرائیل کو رخصت نہ دی تو موسی و ہارون نے معجزہ پانی کے خون کر دینے کا دکہلایا جس سے
مچھلی دریا کی مر گئین و سڑ گئین اور کچھ کچھ مثل [illegible] وغیرہ سے ساحرون نے بھی پانی دوسرا ایکی
کنوون کا سرخ کر دیا بالآخر کوے کھود کر مصریون نے پانی پیا مگر فرعون کا دل سخت رہا اور سات دن
پیچھے معجزہ مینڈکون کا نکالنا ہر موسی سے ہوا اور کچھ کچھ ساحرون نے بھی سحر کیا اور فرعون نے جانیکی اجازت
کا وعدہ بعد دفع مینڈکون کے کیا اور موسی کی دعا کے سبب وہ جاتی رہین پر فرعون کا دل ویسا ہی
سخت ہو گیا اور وعدہ سے پھر گیا پھر دعا موسی سے جوئین بکثرت پیدا ہوئین جسپر ساحرون کی قدرت نہ چلی

پھر بسبب موسیٰ کی دعا سے فرعونیوں پر کئے اور ساحر عاجز ہوئے اور وہ ایمان لائے پھر فرعون نے اونکی
تنگ ہوکر بنی اسرائیل کے خلاص کا وعدہ اونکی دور کیے جانے پر کیا وہ بھی دعای موسیٰ سے رفع
ہوگئی پھر فرعون کا دل سخت ہوگیا اور وعدہ خلاف ہوا فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا
بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ۝ پس ڈالے گئے ساحر سجدہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایمان لائے رب موسیٰ
وہارون پر چنانچہ اسپہ اونکا ایمان خود بینات کے دیکھنے کے بعد آپ سے نا ستر ہوئے ورسالا
تصل ہم خروج سے اونکی عاجزی اسکے بعد ہے قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ
لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ
خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ۝
فرعون نے کہا تم ایمان لائے موسیٰ کے لیے قبل اسکے کہ میں اذن دوں تمکو بدرستی وہ البتہ
بڑا تمہارا ہے جس نے تمکو سحر تعلیم کیا ہے پس البتہ کاٹوں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں خلاف سے
اور البتہ لٹکاؤں دار پر خرما کے درختوں پر اور پھر البتہ تم جانوگے کہ ہمارا سخت عذاب ہے اور باقی تر
تاکہ دوسرے لوگ مقابلہ نہ کریں اسواسطے خصوصیت دار کی خرما کے درخت پر کی قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ
عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي
هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ
مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ انہوں نے کہا ہرگز تجکو ہم قبول نکریں اوپر بینات کے جو
موسیٰ لایا ہمکو اور اوس خدا سے جس نے ہمکو پیدا کیا پس تو حکم کر جسکا تو حکم کرنے والا ہے جز این نیست
تو حکم کرنے والا ہے اس حیات دنیا کا تحقیق ہم ایمان لائے اپنے پروردگار پر تاکہ بخشے ہمکو ہماری خطائیں
اور اوس سحر کو جو تو نے جبر کیا ہمکو اوسپر کہ موسیٰ کا مقابلہ کرایا اور اللہ بہتر ہے اور باقی تر ہے اور
تیرا عذاب گذرنے والا ہے إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ
فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ تحقیق شان یہ ہے جو آدمی اپنے رب کے پاس مجرم ہو تحقیق اوسکے لیے جہنم ہے
نہ مرے اوسمیں کہ پاوے کچھ اور نہ جیوے کہ لذت پاوے وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تتمۂ پارہ ۱۶

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ اور جو اوسکے پاس مومن کر اوے عمل کیے ہوں نیک اونکے لئے بلند درجات ہین عدن کی جنتین جنکے نیچے نہرین جاری ہین ہمیشہ رہنیوالے اوسمین یہ جزا ہے اوسکی جو پاک کرے اپکو شرک سے الحاصل فرعون نے اونکو سولی پر چڑہا دیا اور وہ اپنے رب کی طرف منقلب ہوگئے پہر مصریون کی آفت آئی پہر فرعون کا دل سخت ہوجاتا تہا پہر ژالون کا معجزہ موسیٰ کا ہوا اور موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی اور فرعون کا دل سخت رہا پہر موسیٰ و ہارون نے فرعون کو ٹڈی کی خبر دی اور فرعون کے نوکرون نے کہا کہ اس مرد سے ہم عاجز آئے کب تک اسکو پہندا کرین رہین اور وہ عاجز ہوا اور کہا کہ اس مرد کے سبب سے ہم عاجز ہین چہوڑ دو کہ وہ جاوین اور موسیٰ و ہارون سے کہا کہ خود جاوین مگر مواشی کو نہ لیجاوین موسیٰ و ہارون نے اسکا اقرار نکیا اور کہا کہ ہم اپنی ہمراہ اونکو لیجاوین گے تو دونون کو ذلت سے اپنے محل سے نکلوا دیا اور ٹڈی آئی اور بقیہ کو جو ژالون سے بچا تہا وہ کہا گئی اور پہر موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی اور دعاء موسیٰ سے تاریکی چہا گئی اور موسیٰ کی دعا سے دور ہوئی یہ نو نشان بعد اسکے کہ عصا سانپ ہوگیا تہا موسیٰ کے ہوئے اور فرعون نے اجازت دی لیکن موسیٰ نے کہا کہ ہم اوسکو جاوین کہ سوختنی قربانی کے لئے تو ہمکو ذبیحہ دے اسپر فرعون کا دل سخت ہوگیا اور کہا میرے روبرو سے جا کہ کبہی اپنا مونہہ دکہلائیو تو مریگا موسیٰ نے کہا اچہا ایسا ہی ہوگا پس ایک نشان باقی رہا کہ بحکم خدا بنی اسرائیل نے زیور و برتن سونے چاندی کے مصری فرعونیون سے طلب کئے اور انہون نے بلا تامل دیدیے پہر موسیٰ نے دعا کی کہ اولزادہ فرعون و فرعونیون کے ایک رات مین مرگئے اوسوقت فرعون نے اجازت دی حسب لخواہ موسیٰ اس مصر سے مع قوم کے نکلے جیسے فصل ۱۲ اخروج مین مفصل ہے اوسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۥ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اور البتہ وحی کی ہمنے موسیٰ کی طرف کہ لیجا میرے بندون کو رات مین کہ چار سو تیس سال بعد ابراہیم کے وعدہ سے بنی اسرائیل مصر سے نکلے جسکی کیفیت بجواب صفحہ ۳۴ مین ہمنے مفصل بیان کی ہے اور اوس وقت عید فسح کو روز عاشورہ قرار دیا کہ

نشان رہے کہ اوس وقت قید سے خلاص ہوے تو حکم خدا ہوا جیسے ارشاد ہے فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ پس بنا بنی اسرائیل کے لئے راہ دریا مین خشک کیا
نہ خوف کر گرفت فرعون کا اور نہ خوف کر غرق کا پس عصا بحر احمر دریا پر مارا تو خدا نے پورب
اندہی چلا کر دریا کا پانی راہ سے ادہر ادہر کر دیا غالباً راہ مین پتھر تہا کہ بنی اسرائیل جو چہ لاکہ
مرد سوای لڑکون کی تہے سمندر سے نکل سکے لیکن حق تعالی نے اونکو فلسطین کی راہ کی رہبری نکی
بلکہ قلزم کی طرف لیگیا اور موسی اپنی ہمراہ یوسف علیہ السلام کی استخوان بہی لیتے نکلے اور مقام
اسکات مین گئے اور وہان سے ایتام مین بیابان مین گئے کہ دن کو ابر سایہ کرتا تہا اور رات کو ستون
روشنی کا اونکے ساتھ چلتا تہا اور خدا نے موسی سے کہا کہ فی الحیرات کے روبرو دریا و مجدال کے
مابین مین مقیم ہو تاکہ فرعون جانے کہ بنی اسرائیل حیران ہین اور تعاقب کرے اس وقت مین
حضرت موسی کی بلا فاستم ہوئی ہے اور فرعون کو خبر لگی کہ بنی اسرائیل راہ بہک گئے ہین اور مقام
فی الحیرات کے آگے مجدول و دریا کے مابین ہین تو بنی اسرائیل کا تعاقب کیا اور بنی اسرائیل نے
فریاد کی اور موسی کی شکایت کی اور فرعون کے ساتھ مصری گاڑیون کی سوا حسب درس ۷ فصل ۱۴
خروج کے چہ سو گاڑیان تہین اور سوار ہزار ہا تہی تو بنی اسرائیل کو فی الحیرات و بعل صفون کے مقابل
آلیا مگر خدا کا فرشتہ بیچ مین آگیا اور بدلی کا ستون بیچ مین سیاہ ہوگیا کہ ایک لشکر دوسری سے
نہ ملسکا فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ
فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ پس پیچھا کیا فرعون نے بنی اسرائیل کا اپنے لشکر سے پس موسی نے
عصا مارا کہ سمندر باہم ملگیا پس ڈوبا لشکر فرعون کا اوس سمندر سے جو ڈہانپا اور گمراہ کیا فرعون
نے اپنی قوم کو اور نہ خود راہ یاب ہوا جیسے تا فصل ۱۵ خروج مذکور ہے اور جناب شیخ اکبر کا یہ مقولہ کہ
کہ راہ یاب نہونا اوسکا قبل از وقت غرق ہے کیونکہ ہنگام غرق ہمنا ایمان اوسکا ثابت قرآن شریف
سے ہے جیسے ارشاد ہے حتی اذا ادرکہ الغرق قال آمنت بما امنت بہ بنو اسرائیل
اور اوسوقت بہی اسرائیل کو خدا و موسی پر پورا ایمان آیا جبکہ فرعون و فرعونی غرق ہونے لگے اور اونکی

لاشیں دریا کے باہر دیکھیں جیسے ورس ١٣ فصل ١٤ خروج میں ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہان پر پانی کم تہا
اور چوڑائی سمندر کی کم تہی اور اگر زیادہ بہی ہوتا تو اوسپر کیا قدرت نہ چل سکتی اور فصل ١٥
خروج میں موسیٰ کی مناجات کا بیان ہے جو فرعون کے غرق ہونے کے بعد کی اور اونکی بہن مریم نے
دف بجائی اور وہان سے شور کے میدان میں گئے اور تین دن تک پانی نہ ملا اور مقام مارہ میں
پہونچے جہان پانی مر یعنی کڑوا تہا اوس جگہ پانی میں موسیٰ نے درخت ڈلوایا جس سے پانی میٹہا
ہوگیا اور وہان شریعت اونکے لئے موسیٰ نے بنائی جنمین سبت کی تعظیم کا حکم تہا جو اسلام کے
زمانہ کی آمد کے لئے مقرر ہوئی تہی اور وہان سے ایلم میں آئے جہان بارہ چشمہ و کہجور کے ستر درخت تہے
اور سیپر میں سات دہائی ہیں جو اسلام کے ہزار ہفتم کی نسبت نشان ہے اس مبارک کے سبب
وہین خیمے کہڑے کئے اور حسب فصل ١٦ خروج کے ایلم سے بیابان سین میں گئے جو ایلم و سینا کے بیچ میں
اور وہان پر اکثر قوم چلائی کہ ہم مصر میں گوشت کی ہانڈیون کے پاس بیٹہے تہے اور روٹی کہاتے تہے
تو خداتعالیٰ نے من جرہّ اتاری اور سبت کی تعظیم کے لئے ایک روز پہلے من و سلویٰ زیادہ ہوتا اونکا
حکم ہوا کہ اوس روز سڑتا دیگر دوسرے روز زیادہ اوٹہاتے تو سڑ جاتا اور حسب فصل ١٧ خروج کے
بیابان سین سے رفیدیم میں آئے اور وہان پانی نہ تہا تو بنی اسرائیل موسیٰ کے سنگسار کرنے پر مستعد ہوئے
تو موسیٰ نے رب سے فریاد کی تو حسب ورس ۵ فصل مذکور کے خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ لوگون کے آگے
جا اور اونکے سرداروں کو لے اور ایک چٹان پر عصا مار کہ وہان سے پانی نکلا اور انہون نے پیا اور
جہگڑا کرنے کے سبب سے اوس مقام کا نام مَسَّہ ہوا اور ریب کرنے سے مریبہ کہلایا اور عمالیق بنی اسرائیل پر
رفیدیم میں چڑہ آئے اور موسیٰ نے عصا اپنا لیا کہ جب اوسکو اونچا کرتے تو بنی اسرائیل کی فتح ہوتی اور
جب نیچا کرتے تو عمالیق کی فتح ہوتی تو موسیٰ کے ہاتہ کے نیچے پتہر رکہا گیا اور فتح حاصل ہوئی اور
حسب فصل ١٨ خروج کے شعیب مسمّی بیثرو موسیٰ پاس آئے اپنی بیٹی صفورہ زوجہ موسیٰ و جیرسوم
و الیعزر اونکے دو بیٹون کو لائے اور سات درجہ مقرر کئے تاکہ نشان دولت اسلامی یادرہے ایک درجہ
سپاہی کا دوسرا دسمین ایک حوالدار کا اور تیسرا پچاس میں ایک جمعدار کا اور چوتہا سو میں ایک

صوبہ دار کا اور پانچواں ہزار میں سردار کا چنانچہ خود موسیٰ کا جو خلیفۂ خدا تہے ساتوان اللہ کا کہ درجہ بدرجہ انصاف ہوتا اور حسب فصل ١٩ خروج کے بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کی تیسری مہینے سینا کے بیابان میں آئے اور سینا نام ملک کے پہاڑ کا ہے تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کہ اسرائیل سے کہدو کہ اگر تم میری سننے والے ہوگے اور میرے عہد کو نگاہ رکھوگے تم سب سے زیادہ ہوگے تو موسیٰ نے قوم سے کہلایا اور قوم نے منظور کیا اور یہ اونکی منظوری موسیٰ نے خدا سے جا کہی تب خداوند نے پیغام بہیجا کہ وہ پاک ہوویں تاکہ خداوند کا جو ابر میں کوہ سینا پر آویگا کلام سنیں اور بجلیاں وگرج تیسرے روز بادل سے نمودار ہوئیں اور حسب فصل ٢٤ خروج کو واقعہ ہے خدا نے فرمایا یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰکُمْ

مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَوٰعَدْنٰکُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ۝ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ اے بنی اسرائیل ہمنے تمکو تمہارے دشمن سے اور وعدہ کیا ہمنے تمسے برکت والے طور یعنی پہاڑ کی جانب سے جبکہ حسب اس اول فصل ١٠ خروج کے ایلم وسینا کے درمیان میں تہے من وسلویٰ کا اور نازل کیا ترنجبین کو جو مثل دانہ کشنیز کے تہی جسکا مزہ شیرین تہا اور بٹیر اتارین فرمایا ہمنے کہ کہاؤ اوس طیبات سے جو ہمنے نصیب کیا ہے جسکو بنی اسرائیل چالیس سال تک حسب ورس ٣٥ فصل مذکور کے کہاتے رہے اور دس احکام ملے اونمین اول کلمہ ہے کہ میرے حضور تیرے لیے دوسرا خدا نہو اور دوسرا یہ ہے کہ وَلَا تَطْغَوْا فِیْہِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ ۚ وَمَنْ

یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ہَوٰی ۝ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ

اہْتَدٰی ۝ اور فرمایا کہ طغیان نکرو خدا کی مقدمہ میں تو اوتری تمہارے اوپر میرا غضب یعنی جو زمانہ مسیح کی بعد اوس پر تو میرا غضب پیش ہلاک کیے اور پرستش میں جدا نہو اوسکی کچھ نہ مانا اسلام میں توبہ کرکے اور ایمان لاوے اور کام نیک کرکے پہر راہ پاوے جنمین کلمات کی تفصیل ورس فصل بستم خروج سے ہے ایک یہ کہ خداوند تیرا خدا ہوں جو تمہین مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں میرے حضور تیرے لیے دوسرا خدا نہو اور دوسرا کلمہ ہے کہ تو اپنے لیے مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا تو اونکو سجدہ نکر اونکے آگے مت جہکنا اور نہ اونکی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی برائیاں اونکی اولاد پر جو مجہسے عداوت

رکہتے ہین (یعنی زمانہ مسیح مین) تیسری اور چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون پر اونپر جو ہزار درجہ پر جو مجہکو
پیار کرتے اور میرے حکمون کو یاد کرتے ہین (یعنی زمانہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مین) رحم کرتا ہون
اور تیسرا کلمہ ورس ۷ مین یہ ہے کہ خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے (جیسے نصاریٰ یسوع کو خدا کا
نام لیتے ہین) اور چوتہا کلمہ سبت کی تعظیم کی بابت ہے جو روحانی سبتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقرر ہوئے تہے اور جب گرج و بجلیان اسرائیل نے دیکہین تو موسیٰ سے کہا کہ تو ہمارے پاس سنکر ہمکو کہہ دیا کر ایسا نہو
کہ ہمارے دل پہٹ جاوین تو موسیٰ نے کہا کہ خدا تمہارے امتحان کے لئے آیا ہے خوف نکرو اور خدا نے
کہا کہ تمنے دیکہا کہ مین نے بلندی سے تم سے باتین کہین تم میرے ساتہ کسیکو معبود نہ بنانا یعنی بجا طور چاہیے
دسوینکی تاکہ میری ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ پہر جاؤ اور جس جگہ مین اپنا نام ظاہر کرونگا
وہان مین تیرے پاس آؤنگا یعنی بصورت ختم المرسلین اور تجہے برکت دونگا جسکی تفصیل فصل ۱۸ سفر تثنیہ
مین ہے کہ ہمارا کلام پیغمبر اسماعیلی کے منہ مین ہوگا یعنی پارہ پارہ جسمین سے تنزیلا ممن خلق الارض
والسموات العلی ہے اور مطابق فصل ۱۱ و ۲۳ خروج کے ذبح طبخ کے احکام اترے جیسے فصول
مذکورہ مین مفصل ہین اور حسب فصل ۲۴ خروج کے موسیٰ سے کہا کہ تو میرے پاس آ اور ہارون اور ندب
وابیہو ابناء ہارون اور بنی اسرائیل ستر تن جو تعظیم نبی خاتم کی سبت کے سبب نبی ہوگئے تہے دور سے
خدا کو سجدہ کرین اور موسیٰ نے احکام خدا سب کو سنائے اور پہاڑ کے نیچے قربان گاہ بنائی اور
بارہ ستون جنہا کی تہے موسیٰ و ہارون و ندب و ابیہو و ستر بزرگ اسرائیل کے اوپر گئے اور اسرائیل کے
خدا کو دیکہا اور اوسکے پاؤن تلے جیسے نیلم کے پتہر کا کار تہا اور اوسکی شفافی آسمان کے جرم کیسے تہی
اور اسنے اپنا ہاتہ اونپر نہ بڑہایا اور انہون نے خدا کو دیکہا یعنی بحجاب اور کہایا اور پیا اور خداوند نے
موسیٰ کو کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ اور وہان رہ تاکہ مین تجہے پتہر کی دو لوحین اور شریعت اور احکام
جو مین نے لکہے ہین دونگا تاکہ تو انہین سکہلاوے اور موسیٰ اور اوسکا خادم یشوع اوٹہا اور موسیٰ
حسب ارس ۱۳ مصلیٰ کے خدا کے پہاڑ پر گیا اور کہا کہ جو کچہ کام پڑے ہارون و حور جو یہان
تمہارے ساتہ ہین تب موسیٰ پہاڑ پر گیا اور بدلی نے اوسے ڈہانپ لیا اور خداوند کا جلال کوہ سینا پر

اور بدلی چھ دن تک ڈھانپے رہی اور ساتوین روز اوسی بدلی مین سے موسیٰ کو بلایا کہ موسیٰ بدلی کے
درمیان چلا گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور چالیس رات دن رہا اور جبکہ حسب درس ۳۰ فصل مذکور کے
موسیٰ خدا پاس سے گئے تو مطابق آیت ذیل کے ارشاد ہوا وَمَآ اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی ۵
اور کس چیز نے تجکو جلدی کرائی تیری قوم سے اے موسیٰ کہ میرے پاس آیا قَالَ هُمْ اُولَآءِ
عَلٰٓی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۵ موسیٰ نے جواب دیا وہ یہ ہین عقب مین
میرے اور مین نے جلدی کی اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو یہ سند نہ جلدی کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہدایت پر ہوئی کہ موسیٰ کی شتابی سے کیا ہوا الحاصل حسب درس ۲۵ تا ۳۱ فصل مذکور
احکام کا حکم ہوا جسمین تعظیم سبت و تابوت سکینہ کے بنانیکا ذکر ہے اوسمین بھی دولت اسلامی کی
طرف اشارہ ہے جیسے نامہ عبرانیون سے ظاہر ہوا لیکن خدا کے لئے ہے وہ جو زمین پر ہے اور وہ جو آسمان پر ہے
موسیٰ کی جلدی مفید نہوئی بلکہ شیطان نے اونکی آرزو کے برآنے مین خلل ڈالا جو مسطر اسم معنی ہے
کہ تیس روز کا چلہ چالیس دن کا ہوا چنانچہ فصل ۳۲ خروج مین مذکور ہے کہ قوم نے موسیٰ کی آنے مین
دیر جو دیکھی تو ہارون کے پاس جمع ہوئے اور کہا موسیٰ کا حال معلوم نہین کہ اوسکی نسبت کیا ہوا تو
ہمارے واسطے معبود بنا کہ ہمارے آگے آگے چلین اور درصورت انکار ہارون ہارون کے قتل کے درپے ہوئے
اور حالت اضطرار مین ہارون نے اونکا زیور لیا اور سامری کو دیا اوسنے گوسالہ بنایا اور اوسپر
عید کرائی تحقیق اوسکی یہ ہے کہ ہارون نے مطابق قرآن کے پہلے تو منع کیا اوسپر بنی اسرائیل نے
ہارون کے قتل کا ارادہ کیا اور حالت اکراہ مین اجرای کلمہ کفر سے کافر نہین ہوتا تا آنکہ عمار یاسر کو
اجازت فرمائی گئی کہ اگر پھر اکراہ کی حالت ہو تو اوسی کلمہ کفر کا اعادہ کرنا یعنی بشرطیکہ دل مین
اطمینان اسلام ہو اور ہارون نے اسمین اسرائیل کی جماعت کے پراگندہ ہو جانے کا خیال کیا کہ بارہ
اشخاص بالغین بنی یہودا سے اور اوسکے سوا اجنگ ہو جاوے تو مطابق روایت معالم کی سعید بن
جبیر کے ابن عباسؓ سے ہارون نے آگ جلائی اور کہا کہ ڈالو جو کچھ تمہارے پاس ہے تو سب نے ڈالا
پس سامری نے زیور آگ میں ڈالا اور خاک پائے فرس جبرئیلؑ کی لیکر اوسکے اندر ڈالی کہ گوسالہ

ہو گیا دیکھو معالم التنزیل کو زیر آیت الّتی السامری مین تنبیہ الحاصل حسب جب س ۲ بغتم فصل ۲ کو سکے

قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ اللہ نے کہا
کہ ہمنے آزمایا تیری قوم کو تیرے بعد اور گمراہ کیا اونکو سامری نے جبکہ چھوڑ کر اس قوم گردن کش کو تباہ
کردون اور تجھے امت عظیم بناؤن یعنی اہل اسلام مین داخل کردون یہ کیا شرف کم ہے موسیٰ نے عرض کیا
کہ ای میرے پروردگار تو انکو مصر سے لایا ہے تباہ مت کر آدمی کہین گے کہ مصر سے لیجا کر تباہ کیا
تو نے ہماری باپ دادون سے وعدہ کیا ہے اپنی بڑائی کر جیسے درگذر تو حق تعالی موسیٰ کی دعا سے
اونکی ہلاکت سے باز آیا اور موسیٰ مع دو لوح وعا لیگا کتاب اسرار موسیٰ و وصیت امر وعید عنیر کے
لوٹے تو راہ مین شور سنا تو جانا کہ اسرائیل مین جنگ ہوئی تو یوشع نے معلوم کیا تو دریافت ہوا
کہ مطرب گویون کی آواز ہے اور جب لشکر گاہ کے قریب موسیٰ آئے تو بچھڑے اور آگ کو دیکھا
تو موسیٰ کا غضب بھڑکا جیسے ارشاد ہے فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ تو
لوٹا موسیٰ اپنی قوم کی طرف جو بنی لاوی تھے غضبناک ناست کرتا ہوا قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي ۝ کہا ای قوم کیا وعدہ نکیا تہا تمکو تمہاری رب نے
نیک وعدہ کہ تمکو ملک مقدس مین لیجاویگا جیسے آخر فصل ۳۳ خروج مین ہے آیا زمانہ گذرا تمہارے
اوپر یا تمنے ارادہ کیا کہ اوترے تمہارے اوپر خدا کا غضب تو خلاف کیا تمنے میرے وعدہ کو کہ حضرت
ہارون کی طرف متوجہ رہنا قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ
زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ انہون نے کہا ہمنے خلاف کیا
تیرے وعدہ کو اپنی قدرت سے لیکن ہم تکلیف دئے گئے ہین بوجھ کے اوٹھانیکے جو فرعون کی قوم کے
زیورون تھے تو ہمنے اوسکو ڈالدیا اور ایسے ہی ڈالا سامری نے فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ
خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ۝ پس نکالا اونکے لئے سامری نے
گوسالہ ایسا جسد کہ اوسکے لئے بچھڑے کی آواز ہے پس انہون نے کہا دوسری قومون کے لئے جو طالب

او سکے تھے کہ یہ تمہارا الٰہ ہے اور موسیٰ کا الٰہ تو بھول گیا تو موسیٰ اوسکی تلاش مین گیا ہے افلا
یرون الا یرجع الیہم قولا ولا یملک لہم ضرا ولا نفعا ٥ کیا پس
گوسالہ پرست سمجھتے نہین کہ وہ نہ لوٹاوے اونکو جواب اور نہ مالک ہو اونکے لئے ضرر کا در صورت ترک
پرستش اور نہ نفع دے در صورت پرستش بخلاف حق تعالیٰ کے کہ ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے
جیسے مولوی روم فرماتی ہین مصرع اللہ اللہ گفتنت لبیکہاست ٭ این سوز و گداز تو پیک ماست
لیکن چاہئے کہ جواب کی طلب کرین ولقد قال لہم ہرون من قبل یقوم انما
فتنتم بہ وان ربکم الرحمن فاتبعونی واطیعوا امری ٥ اور البتہ
کہا تہا ہارون نے اس سے پہلے ای قوم تم آزمائے گئے ہو گوسالہ کے ساتھ اور بدرستی تمہارا رب رحمن ہے
پس تابعداری کرو اور اطاعت کرو میرے امر کی قالوا لن نبرح علیہ عٰکفین حتی یرجع
الینا موسیٰ ٥ جواب دیا گوسالہ پرستون نے کہ ہم گوسالہ پر اعتکاف کرتے رہین یہانتک کہ
لوٹے ہماری طرف موسیٰ یہانتک کہ قتل ایجا نہ بارہ ہزار کا تمام ہوا تو موسیٰ ہارون کی طرف متوجہ ہو
قال یہرون ما منعک اذ رایتہم ضلوا ٥ الا تتبعن ٥ افعصیت امری
اور سر و داڑہی پکڑ کے کہا ہارون سے موسیٰ نے ای ہارون کسنے منع کیا تجکو جب تو نے دیکہا انکو
گمراہ ہو گئے کہ تو نے پیروی کرے میری کیا تو نے نافرمانی کی میرے امر کی قال یبنؤم لا تاخذ
بلحیتی ولا براسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم
ترقب قولی ٥ ہارون نے کہا ای میری ماں کے بیٹے نہ پکڑ تو میری داڑہی اور نہ میرے سر کو مین خوف
کرتا ہون کہ تو کہیگا تو نے جدائی کی بنی اسرائیل کے درمیان اور نہ تو نے انتظار کیا میرے قول کا
کہ جاتی وقت موسیٰ نے کہا تہا کہ اصلاح کیجیو پہر موسیٰ متوجہ سامری کی طرف ہو کر قال فما خطبک
یسامری ٥ موسیٰ نے کہا پس کیا ہے تیرا احوال ای سامری قال بصرت بما لم یبصروا بہ
فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتہا وکذلک سولت لی نفسی ٥
کہا سامری نے مین نے دیکہا وہ جو انہون نے نہ دیکہا پس بہری مین نے ایک مشت خاک نشان

براق رسول یعنی جبرئیل سے تو اوسکو مین نے ڈالا گوسالہ مین اسیطرح مزین کیا میرے لیے
نفس میرے نے اس مقام سے ظاہر ہے جو فصل ۳۲ خروج مین ہے کہ وہ مرد خدا ناشناس تھا قَالَ فَاذْهَبْ
فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ تو موسیٰ نے کہا پس چلا جا کہ تیری لیے ہے حیات
دنیا مین کہ تو کہے نہ مس کرو مجھکو یہ عذاب اوسکو دنیا مین لگا کہ جب کوئی اوسکے پاس آتا
کہتا کہ مجھکو مس نکرو اور سامری وہی بطلئیل ہے جسکا ذکر فصل ۳۱ خروج مین ہے وَاِنَّ لَكَ
مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ج اور بدرستی تیرے لئے وعید ہے یعنی وعید ناسا اس سے کہ تو خلاف نہ
کریگا اوسکو وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ
فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ اور دیکھ اپنے معبود کی طرف جسپر تو اعتکاف کرنیوالا تھا البتہ جلاوینگے اوسکو
پھر ڈالینگے اوسکو چشمے مین جو پہاڑ سے حسب درس ۲۱ فصل نہم استثنا کے نکلا تھا اِنَّمَآ
اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ جز این نیست معبود تمہارا
وہ معبود یگانہ ہے جسکی کوئی معبود غیر نہین وسعت رکہی ہر شی کی بنظر علم اور یہی لاوی کو فرمایا کہ
کمر باندہو جیسے فصل ۳۲ خروج مین ہے تا کہ گوسالہ پرستون کو جو ہارون کے قتل کے در پے ہوئے تھے
قتل کرین بالخصوص اپنے قریب گوسالہ پرست کو تو انہون نے کئی ہزار مرد کے قریب اوس روز قتل کیے
اور حسب درس ۳۰ فصل مذکور کے موسیٰ پہر خدا کے پاس گئے اور چالیس رات دن حسب کتاب
استثنا کے عاجزی کرتے رہے تو خدا او پر بڑا غضب مین تہا اور ہارون پر غضب بہڑکا ہوا تہا کہ
اوسکو ہلاک کرے مگر موسیٰ کی عاجزی پر دہیان کیا اور خدا ہلاکت سے اونکی درگذرا اور اوس
بچہڑے کو آگ مین جلا کر خاک کیا اور راہ اوسکو چشمہ کے پانی مین جو پہاڑ سے نکلتا تہا بہایا اور اوس چشمہ کا
پانی گوسالہ پرستون کو پلایا اور مطابق درس ۳۴ خروج کے کہا کہ مین اپنے مطالبہ کے روز اونکی
خطا کا مطالبہ کرونگا یعنی زمانہ بخت نصر و باشیاتین مین الحاصل گوسالہ پرستون پر وبا بسبب
درس ۳۵ فصل ۳۲ خروج کے پڑی اور آئندہ جو گذرا کہ موسیٰ کو خدا الواح پھر مطابق اول کے دی گئین
جسکے کلمہ دوم مین ذکر اسلام ہے اور یہ تہا کلمہ خاص اعانت سبت مین ہے جو خاص دولت اسلامی کو دی گئی

اور سوا اسکے کہ موسیٰ نے چہرہ کی رویت کی درخواست کی جو فصل ۳۳ خروج و فصل ۹ استثنا
مین مفصل ہو کہ صندوق عہد وغیرہ سامری بت اور بت جو ربن یہود نے بنائی اور اوسکو
حکمت خداے تعالیٰ کَذٰلِکَ نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ج اسکی مثل
ہم پڑھتے ہین تیرے اوپر خبرون گذشتہ سے تاکہ سند انکی ہو جو اول سورت مین مذکور ہی کہ ہم نے اسلئے
تیرے اوپر نازل نہین کیا کہ تو دکھ بھگتے علاوہ ازین وَقَدْ اٰتَیْنٰکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا ۹۹
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ۱۰۰ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ط وَسَآءَ لَهُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ۱۰۱ اور البتہ ہم نے دیا تیرے پاس اپنی طرف سے ذکر یعنی قرآن جو اوس سے اعراض کرے
تو وہ اوٹھاویگا روز قیامت بوجھ ہمیشہ رہنے والا اوس بوجھ مین اور برا ہوا اونکے لئے بروز قیامت
بوجھ برداشتہ یہ وہ مقام ہے سوال ہے کہ کب تک بلا حساب و کتاب آدمی بعد از مرگ رہینگے تو
ارشاد ہے جس سے یہ سوال رفع ہو جاتا ہے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ
زُرْقًا ۱۰۲ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۱۰۳ جسدن کہ نفخ کیا جاویگا صور مین
اور جمع کرینگے گنہگارون کو اوسدن ازرق چشم مشورت کرینگے نہ ٹھہرے تم مگر دس روز بعد مرگ کے
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ۱۰۴ ہم دانا تر
ہین جسکو کہوینگے جو [illegible] کامل عقل نہ ٹھہرے تم مگر ایک روز اور اونمین جو زیادہ کامل عقل ہو کہیگا نہ ٹھہرے
مگر ایک ساعت جیسے دوسرے مقام پر قرآن مجید مین ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ارواح کفار کو بعد از
ہنگام مرگ تا صبح قیامت ایک ساعت ہے جسمین اونکو عذاب کا پیش ہونا دریافت ہو اور ذرا کی
جزوی کو یہ مقام بہی دریافت کا ہے کہ ایسی بڑی شئے جیسے پہاڑ ہے اوسکا کیا حال ہوگا تو ارشاد ہے
وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ ج فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ۱۰۵ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۱۰۶
لَّا تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۱۰۷ اور سوال کرینگے تجھسے پہاڑون سے تو جواب دے کہ بہادیگا
اوسکو میرا رب پہیلا کر پس چھوڑیگا مواضع پہاڑون کو برابر اطلس تو دیکھیگا اوسمین کجی نہ اونچائی
یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ج وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ

ع ۵

إِلَّا هَمْسًا ۵ اوس دن وہ پیروی کرین اسرافیل بلانے والے کی جبکہ وہ ہلا دیگا استخوان
وسیدہ وغیرہ کو تہ کجی ہو کسی کو اوس داعی کے لیئے اور جب وہ زندہ ہون تو خوف سے ذلیل
ہون اونکی آوازین رحمٰن کے لیئے پس تو نہ سنیگا اون کفار سے جو آجکل روز سرکش ہین مگر آواز
باریک جیسے اونٹ کے پانو رکھنے کی ہوتی ہے نرم زمین مین اور کفار جو اپنے بتون کو شفیع سمجھتے تھیا
اونکو کلام کا ہرگز اذن نہو یہان نظر فرماتا ہے يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۵ اوس دن نہ نفع دیگی شفاعت مگر اوسکو جسکے لیئے رحمن کو
اذن ہو اور راضی ہوا ہو اوسکے لیئے قول لا الٰہ الا اللہ سے یعنی مشرک کی شفاعت نہو بلکہ
لا الٰہ الا اللہ کے معتقد کی ہو اور کوئی سمجھے کہ معدوم کی تمیز کیسے ہو کہ نفخ صور سے وہی زندہ
ہوا جو دنیا مین تہا ارشاد ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِهِ عِلْمًا ۵ رحمن جانے وہ جو اونکے روبرو ہے عالم دنیا کو اور وہ جو اونکے پیچھے آنیوالا ہے
آخرت کا عالم نہ احاطہ کرین ساتہہ اوسکے براہ علم کہ پہلے ہی پیدایش سے اللہ کو علم ہوا ایک شی کا
جبکہ اشیاء کے خارج مین آثار ظاہر نہو کر تھے وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۵ وَقَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۵ اور ذلیل ہون اوس روز کفار کے منہ او زیان کار ہو وہ جو کرے
ظلم کر اوسکے ساتہہ اعمال نیک نہون وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ
ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۵ اور وہ جو کرے نیک کام اور وہ مومن ہو تو نہ خوف کرے زیادہ گناہ کی
اور نہ کمی اعمال حسنہ کی کیونکہ کراماً کاتبین بدستور عمل تحریر کرتے ہین اور سادہ ایمان جسمین نیک
اعمال دوسرے نہو اگرچہ دوسری بد اعمالی زیادہ ہو تو اوسکا لا الٰہ الا اللہ کہنا سبب
غالب ہو جاوے کہ وہ درود جہنم سے تکلیف پاکر تا شفاعت جنت مین جاوین وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ
قُرْآنًا عَرَبِيًّا اور جیسے سورت پاد اونکی زبان پر نازل ذکر کیا ویسے ہمنے نازل کیا ذکر حدیث
موعود کو قرآن عربی کرکے تاکہ تو سمجھے و سمجہاوے وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۵ اور لوٹا دین ہم وعید تاکہ وہ شرک سے تقوی کرین یا پیدا

اونکو نصیحت اور حکمۃ اللہ پاک نے قرآن نازل کیا اور جو لوگ خدا کو معطل سمجھیں کہیں کہ
موت سے اوسکو کیا تعلق ارشاد فرماتا ہی کہ حسب وقوع اونکے خیال کے خلاف ہو فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ تو بزرگ و عالی ہے بادشاہ حق خیالات ملحدین و کفر سے جو قرآن کے منکر ہیں

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۖ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ
عِلْمًا ۝ اور حکمۃ قرآن کا نزول خدا کی طرف سے ہے تو تعجیل کر قرآن کے ساتھ پہلے اسکی پوری
کیا دیکر تیری طرف اوسکی وحی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبل از اتمام وحی اوسکی یاد کا قصد
کرتے اور کہہ کہ اے میرے رب زیادہ کر مجھکو علم میں تعجیل بری شے ہے جو قبل از وقت کام کرنے سے
عبارت ہے اسپر آدم کا قصہ بیان کرتا ہے کہ آدم سے کہا گیا تھا کہ درخت حیات ساتویں ہزار میں
ظہور فرمائیگا اور تو عجلی بالطبع رہ اور شریعت کا پابند مت بن پس شیطان نے اونکو بہکایا کہ
مخالفت کے درخت شریعت کی وجہ یہ ہے تاکہ تو درخت حیات کو نہ پہونچے جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَآ

اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ اور عہد کیا ہے آدم کی طرف پہلے سے ع
کہ ساتویں ہزار کو مبارک کیا جسمیں درخت حیات ظاہر ہو کہ عبارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے پھر
پس وہ بھول گیا اور نہ پایا اوسمیں عزم کہ جب شیطان نے کہا کہ تم درخت شریعت سے اسواسطے
منع کئے گئے ہو کہ درخت خلد تک نہ پہونچو پس وہ اس امر کو بھول گئے کہ درخت خلد تو ساتویں ہزار میں
اوگیگا پس مقید ہوئی درخت شریعت سے کب اس وقت سے پہونچ سکتے نہیں تو درخت شریعت کے
پابند ہوئی چاہئے اسکے قصہ کی تفصیل ابتدا سے فرماتا ہے کہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ۝ اور یاد کر جبکہ ہم نے فرمایا ارباب ملا اعلی حیوانات جاندار سے کہ
فرمانبرداری کرو آدم کی تو سب نے فرمانبرداری کی مگر ابلیس نے انکار کیا فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ پس ہمنے فرمایا کہ آدم
یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے پس نکالیگا وہ دونوں کو جنت عدن سے تو تو شقی ہو جاوے

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝

تحقیق نہ ہوگا ہو جنت عدن طائف میں کثرت میووں سے اور نہ برہنہ ہوکر برہنگی کی حقیقت
شریعت سے دریافت ہوتی ہے نہ پیاسا ہو نہ میوون کے سبب سے نہ مالش آفتاب سے گرم ہو
کثرت درختوں جنت عدن مثل طائف سے اور تو درخت شریعت نیک و بد کی پہچان سے علیحدہ
رہنا جیسے مفصل معدۂ دوم و سورۂ بقر میں گذر گیا فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ
هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى تو وسوسہ ڈالا شیطان نے آدم کی طرف
کر کہا اے آدم کیا بتا دوں تجھکو ہمیشگی کا درخت اور ملک کہ نہ تمام ہو تو درخت نیک و بد کی پہچان سے
سعید ہو جاؤ فَاَكَلَا مِنْهَا پس کھایا اون دونوں نے کر سعید شریعت ہو کر اور درخت حیات کے
ساتویں ہزار میں ظہور کرنا تھا وہ بھول گئی پس سعید بشریعت کر کے حوا سے حرمت کرائی کہ ساتھ
وسائیں عفتی کہاؤ ہوی عورت پر اونکی پاس شیطان آیا حالانکہ اونکی شریعت میں مثل شریعت
عیسوی عدارہا بہتر تھا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ
الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ پس ظاہر ہوئی اونکے لئے اونکی عضو نہانی اور لگے ڈھانپنے
اوپر اپنے درخت کی جنت عدن سے پتے کہ جوڑی جوڑ کر ہوئے ہیں او عصیان کیا آدم نے کہ پابند
شریعت ہو کر حرمت کی حوا سے تو شریعت کی مخالفت میں اوسنے غواب ہوی کہ بیٹی کا نام عبد الشیطان
رکھا پس عصیان کے بعد ارشاد ہوا کہ کم رتبہ ہو جاؤ جیسے سورۂ بقر میں مفصل گذرا پس آدم نے
عجز وزاری کی تو حق تعالیٰ اونکو عصیان سے درگذرا جیسے فرماتا ہے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ
عَلَيْهِ وَهَدٰى پھر بعد عصیان کے جو آدم نے توبہ کی تو برگزیدہ کیا اوسکے رب نے یعنی توبہ قبول
کی او پس کہ چمڑے کے کپڑے پہنائے اور ہدایت کی اور آدم درخت شریعت سے واقف ہوگیا تھا اور
خدا کو یہ منظور ہی تھا وار رہ ہی اور درخت حیات کو پکڑ کر ساتویں ہزار میں امری حکم ہوا قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝ خدا نے فرمایا نکلو اے آدم و حوا اور شیطان جنت سے
کہ بعض تمہارا بعض کو دشمن ہو اور درخت حیات کی نگاہبانی کے لئے کروبیم مقرر ہوئی یعنی جو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شمشیر سے حفاظت کریں اور درخت حیات کو مقرر کیا کہ میں اوسکو

صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے حاصل تبعن کرو بیہ ہولت وہی ارشاد ہے فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ
هُدًى ه فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ٥ پس اگر آوے تمہے ہدایت یعنی
ہدایت قرآن جو رخصت نیک وبد کی پہچان کا ہے پس جو پیروی کرے میری ہدایت کی پس نہ گمراہ ہو
دنیا میں نہ شقی ہو آخرت میں وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا
اور جو اعراض کرے میرے ذکر حدیث قرآن سے تو تحقیق اوسکے لئے تنگ عیشی ہے کہ شمشیر کے بیسے
وہ تباہ ہو وَنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ٥ اور چونکہ شریعت کو اوسنے دنیا مین نہ دیکھا تو ہم حشر
کرین اوسکو روز قیامت اندھا قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا
وہ کہے اے رب کیون مجکو حشر کیا تو نے اندھا اور مین بینا تہا قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا
فَنَسِیْتَهَا ج وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی فرماویگا اللہ ایسی ہی آئین تیرے پاس ہماری آیات
پس تو اونکو بہولا ویسے ہی آجکے روز تو جزاے فراموشی دیا گیا کہ عدم شناخت شریعت مصطفوی سے
وہ اندھا ہے دنیا مین پس سزا اوسکی قیامت مین اندھا ہونا ہے وَکَذٰلِکَ نَجْزِیْ مَنْ
اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ٥
اور ایسی ہی ہم جزا دین اوسکو جو اسراف کرے کہ شرک کرے اور نہ ایمان لاے اپنے پروردگار کی
آیات پر اور البتہ عذاب آخرت سخت ہے و پائدار تر جسکو انقطاع نہیں حسب دلالت آیت لٰبِثِیْنَ فِیْهَا
احقابا لا یذوقون فیها بردا ولا شرابا القطاع نہین الحاصل کفار کو تعلیم قرآن
بطور مناسب درکار اور کفار کو تنگ عیشی ہزار ہم مین ہوتی ہے تو اوسیر سند لاتا ہے کہ اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ ع
کَمْ اَهْلَکْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِهِمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ
لِّاُولِی النُّهٰی ٥ آیا پس نہ راہ بتلائی اونکو کہ بہت سے اگلی قرون کو پہلے اونکے ہلاک کیا
جنکے مسکنون مین اہل مکہ چلتے ہین سوداگری کا سفر ہو کر تحقیق اسمین البتہ نشانیاں ہین عقل کی
والون کے لئے کہ جیسے انبیا کی مخالفت مین وہ تباہ ہوئے کہ اہل مکہ بہی مخالفت سے تباہ ہونگے
اور وہ جو شتابی کرتے ہین جواب فرماتا ہے وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَکَانَ لِزَامًا

وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ط اگر نہوتا وہ کلمہ جو بابت فتح مکہ کے بعد ایک سال ہجرت کے قصہ ۲۳ لشکریا

مین گذرا تیرے رب سے البتہ ہوتا عذاب لازم اور میعاد تنعیم مقرر ہے خلاف اوسکے نہو فَاصْبِرْ عَلٰى

مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ

اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ٥ پس صبر کر اوسپر جو کہتے ہیں

بابت کہین اور تسبیح کر یعنی نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی بفاتحہ کتاب پہلے طلوع آفتاب

فجر کی نماز اور پہلے غروب آفتاب کی عصر کی اور شب کی کنارون سے یعنی مغرب عشا کی اور وتر سے پس تو

نماز پڑھ اور اطراف روز سے ظہر کی امید کہ تو راضی ہو شفاعت کبریٰ کے ساتھ اس مقام سے حنفیہ کا قول

بابت نماز فجر و عصر کی بڑا قوی ہے کہ طلوع آفتاب اوسوقت سے ہوتا ہے جبکہ اوسکا اول کنارہ نکلنے لگے

اور غروب اوسوقت کہلاتا ہے جبکہ کل غروب ہو جاوے پس فجر کی نماز قبل طلوع اس آیت سے

لازم ہے اور عصر کی اوسوقت تک درست کہ کل غروب ہو جاوے اور قرآن یقینی متواتر ہے اور روایات

احاد ظنی پس یقینی کی مقابل ظنی کا اعتبار ساقط ہوتا ہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ٥ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ٥ اور ہرگز مت کھول اپنی دونون آنکھون کو اوسکی طرف جسکے ساتھ ہمنے کفار کو

برخوردار کیا ہے قسم قسم کی اونسے رونق دنیا کی تاکہ فتنے مین ہم ڈالین اونکو کہ قرآن کے منکر

ہون اور بدر مین تباہ ہون اور تیرے رب کا رزق بہتر و پائدار ہے اور ہین خلفا راشدین جنکا ذکر مفصل

سورہ شوریٰ مین آتا ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ اور حکم کر اپنے اہل

اہل اسلام کو نماز کے ساتھ و حکم جہاد پر صبر کر اور کفار کی برخورداری دیکھکر دل کا للچانا بچا سکے

اس نظر سے کہ اگر بہتر ہوتا وہ ہمارے پاس ہم غریبون کو دیتے بدان نظر فرماتا ہے لَا نَسْئَلُكَ

رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ٥ تجھسے نہ مانگین ہم روزی بلکہ ہم روزی

ہم تجھکو خود رزق دیتے ہین و آخر انجام تقویٰ کے لئے ہے جو شرک سے بچتے ہین اونکی فتح ہوتی ہے

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اور کہین کافر کیون نہین لاوے ہمکو آیت صحیح اپنی

اپنے پروردگار سے اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ٥ کیا نہ آیا اونکو بینہ اوسکا
جو صحف اولی مین ہے کہ بعد ایک سال ہجرت کے فتح موعود ہے اگر وہ کہین کہ ہم پہلے قرآن کے اگر ناحق تہی
تو تباہ کیون نہوے جواب فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا
لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ٥
و اگر ہم اونکو ہلاک کرتے عذاب کے ساتہہ قبل قرآن کے نزول کے تو کہتے کفار قیامت مین کیون نہ بہیجا تو نے
ہماری طرف رسول کہ پیروی کرتے تیری آیات کی قبل اسکے کہ ہم ذلیل و رسوا ہون لیکن بعد رسول کے بہیجنے کے
ڈرایا جاوے کہ تمنے جو رسول کو نہ مانا تو تباہی تمہاری لابدی ہے و اگر کافر کہین کہ اسکو بہی ہم دیکہین گے
جواب فرماتا ہے قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ
وَمَنِ اهْتَدٰى ٥ فرما ہر ایک انتظار کرنیوالا ہے تو تم انتظار کرو تو جلد جانو گے کون راہ درست ہین اور کون ہدایت پایا ہے

سورۂ انبیا مکیہ ہے مشتمل ہے سات رکوع و ایکسو بارہ آیت پر

اس سورت مین چودہ سوالونکے جواب ہین جیسے مذکور ہونگے اور پہلی سورت کا آخر انتظار فتح اہل اسلام و شکست
کفار مین تہا جو توحید و نبوت کے منکر تہے حالانکہ حساب سے ولادت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و تباہی
شاح یازدہم رد میہر تلی فصل نہم ۲۰ و ۲۲ و ۲۸ دانیال وغیرہ کی مطابق ہے اور اونکی شکست بعد ایک سال
ہجرت کی جو فصل ۲۱ یشعیا مین لکہی ہے قریب آگئی اور اس سورت مین بہی اوسکا بیان بطور پیشین گوئی ہے
تو اس سورت کو طٰہٰ کی پاس رکہنا مناسب ہوا اور اس سورت مین بہت دجوہ نکی دلائل ہین جنکا ذکر آتا ہے

تولہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے فرماتا ہے اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ
حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ٥ قریب ہو گیا آدمیون مکہ کے لئے اونکا حساب بابت
ولادت اونکی نبی کے پانسو سے جو بیچ میں ہزار ہشتم آدم مین وا اونکے منکرون کی ہلاکت کے لئے جو فرد تعظیم
جمعہ اور ماہ ہشتم رجب ہے اونکو ظاہر ہے کہ سالون ہزار مین ولادت اونکے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی
مقرر کی ہے اور قوم یہود سے وہ دریافت کرتے رہتے اور فصل ۲۱ یشعیا کے کتاب مین شکست سرداران

بھی قید اور بعد ایکسال ہجرت کے لکھی ہوئی ہے اور وہ غفلت مین اعراض کرنیوالے ہین حساب سے جو صحف اولی مین ہے مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۝ نہ آئی اونکے پروردگار سے کوئی نصیحت نئی مگر اوسکو انہون سُنا اور وہ لعب کرین اوس ذکر سے کہ کیسا حساب خدا کو نبی بھیجنے سے کیا علاقہ ہے تمام جہان اوسکا کھیل ہے جسکا جو دل چاہے سو کرے اس حالت مین کہ لہو کرنیوالے ہین اونکے دل کہ بعض ملایک کو پوجین اور بعض زمینی اشیا کو پوجین پھر قرآن کی بابت غالبًا بنظر درستی حساب کے سرگوشی کی جیسے فرماتا ہے وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۝ الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۝ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ اور پوشیدہ سرگوشی کی اون لوگون نے جنہون نے ظلم کیا کہ اپنے نبی کو نہ مانا نہین ہے یہ مگر تمہاری مثل بشر تو صریح یہ شعبدہ ہے کہ ہم اور وہ برابر کے ہین تو کیا پس ہم مانو شعبدہ کو اور تم دیکھتے ہو کہ یہ شخص کہاتا کہاتا ہے اور کوئی قدیم نہین ہماری شامل پیدا ہوا حالانکہ کتب سابقہ مین لکھا ہے چنانچہ فصل ۳۳ سفر شعیا مین کہ خدا آویگا سینا یعنی مکہ مین تو کیسے کہاتا کہاتا دین اور حقیقت نبی سے آشنا نہو کہ اوس ذات مقدس کی نسبت دونون طرح کے وعدہ مین کہ بنظر حقیقت وہ روح اعظم ہین کہ مظہر تام اوسکے ہین اور بنظر ظاہر فصل ۱۸ سفر ثنی مین مثل موسی اور بنظر ظاہر پسر عبد اللہ و پوتے مشول یعنی شیخ شیبہ حسب فصل ۳۲ پیدایش کے ہین قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فرمایا کہ میرا رب جانے گفتگو کہ جو آسمان مین ہے اور زمین مین ہے کہ عالم ارواح علویہ مین مظہر تام روح اعظم ہم اور عالم شہادت مین پسر عبد اور ونا یعنی عبد اللہ جیسے فصل ۴۲ شعیا سے گذرا پس کہا تا پینا منافی نہین اور شعبدہ ہے قرآن کو نکہا بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بعض کافرون نے کہا بلکہ یہ خواب پریشان ہین بَلِ افْتَرَاهُ بعض نے کہا بلکہ قصدًا افترا کیا ہے قرآن کو خدا پر بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۝ بعض نے جو عبارت قرآن عمدہ دیکھی کہا بلکہ شاعر ہے اور اگر نبی ہے فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ پس چاہیے کہ لادے ہمارے پاس آیت عظیم جیسے بھیجے گئے پہلے رسول اوسکی

باین کہ اوسکی فتح ہوگی جیسے فصل ۱۲ انشاء اللہ دیباچہ وغیرہ میں ہے اب جواب کی طرف توجہ فرماتا ہے
مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ نہ ایمان لائے
پہلے انکے کوئی قریہ آیت سے جسکو ہمنے ہلاک کیا پس وہ کیا ایمان لاوینگے اور جواب بشریت
فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہ بھیجے ہمنے پہلے تجھسے رسول مگر مرد کہ وحی کرتے ہم اونکی
طرف سو تم دریافت کرو اہل ذکر سے تحقیق کے لئے اگر تم نہ جانو اور وہ کہتے تھے کہ یہ کھانا کھاتا ہے
اوسکا جواب فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝
اور نہ کیا ہمنے انبیا کو جسد کہ نکھایا کریں اور وہ نہ ہمیشہ رہی یہ بات کہ آیت ہلاکت کی طلب میں
شتابی کرتے ہیں پہلے انبیا کا حال دریافت کرو کہ انجام کار ہلاکت آتی ہے نہ ابتدا میں جیسے
فرماتا ہے ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝
پھر ہم سچ لائے اونکے لئے وعدہ کو تو اونکو اور جنکو ہمنے چاہا کہ وہ ایمان اوپر لاتے تھے بچایا اور
ہلاک کیا ہمنے مسرفوں کو جو حد سے درگذرتے تھے پس تمکو آیت ہلاکت سے کیا فائدہ اور آیت
صحت نبوت صریح ہے نزول قرآن ہے ہزار ہفتم وجود آدم میں جسکی وجہ سے روز جمعہ اونکے ہاں معظم تھا
کہ ساتواں روز ہے اور روز ہفتم کی تعظیم اون یہود میں بالخصوص جیسے تم دریافت کرو تو ہو
بہت کچھ ظاہر کہ پیغمبر اسماعیلی تر امتی امی کی سوجہ میں ہمارا کلام ہوگا پارہ پارہ جسکی مقابل
دوسرا بادعوی تنزیل نہ لاسکیگا اگر کوئی دعوی نبوت کا کریگا اوسکی پیشین گوئی الٹی ہوگی اور دعوی
رسالت پر ہلاک کیا جاویگا جیسے فصل ۱۰ اسفر تثنیہ میں ہے ان پر نظر فرماتا ہے لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ
كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ البتہ نازل کی ہمنے تمہاری طرف کتاب آیت نبوت
ہزار ہفتم وجود آدم میں جسمیں تمہارا اچھی قیدار ذکر ہے کہ اگر ایمان لاؤگے ملکوں کے بادشاہ
دنیا میں ہوگے اور آخرت میں فلاح یاب کیا تم تعقل نکرو اور اپنی ہلاکت چاہو وَكَمْ قَصَمْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ اور بہت سے

ع ۱

قریون کو جنے زیر و زبر کیا کہ وہ ظالم تھے اور پیدا کیا ہم نے بعد اونکے دوسری قوم ویسے ہی تمہارا
حال ہوگا پس کیون اپنی یاد میں کہا رہی مارتے ہو فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا
يَرْكُضُوْنَ ۞ پس جب انہون نے دریافت کی ہماری عذاب کی سختی ناگہان وہ اوس عذاب سے
سرعت کرنے لگے انبیا کی طرف اور حالت یاس کا ایمان معتبر نہیں اسواسطے اونکو فرمایا گیا -
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔـلُوْنَ اور
نہ سرعت کرو انبیا کی طرف اور لوٹو اپنی اوس مالداری کی طرف جسمین تم تھے اور اپنی مسکنونکی
طرف امید کہ تم سوال کئے جاؤ قیامت مین اور اب تمہاری تباہی کا وقت ہی قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۞ انہون نے کہا ای افسوس ہم کو ہم تھے ظالم فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ
حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۞ پس ہمیشہ اونکی یہی پکارتی یہانتک کہ کردیا اونکو منقطع
بے سر مردہ جیسے جانور وغیرہ برگند اخصوصیت اہل جانور کی اسمین نہیت اور جواب اونکی قول لعب کا
فرماتا ہی کہ کیا حساب و کتاب سب جہان اللہ کا کھیل ہی جو نبی کی کیا ضرورت ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۞ اور نہ پیدا کئے ہم نے آسمان و زمین اور اونکا مابین کو لعب کرتے ہوئے
بلکہ اپنی جود کی سے مطابق اونکی امکانات کی اونکی اعیان علم حق سے متعین ہوئی اور اوسکی مطابق وہ
مجعول بجعل مرکب ہوئی کہ اونکی اعیان مرتب الآثار خدا نے کردئے اور اونکی اعیان کی موافق کوئی نبی ہوا
کوئی ولی کوئی منکر اسکے بعد جزا و سزا مقرر ہوئی قیامت یہ جواب اونکی لعب کا ہوا اب اونکی لہو کا
جواب ہی جو ملائکہ وغیرہ کو پوجتے جیسے ہنود کہ ان بتون کی پرستش ہی ایسے ہی سمجھے ہیں لَوْ اَرَدْنَآ
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۞ اگر ارادہ کرتے ہم کہ پکڑتے
لہو تو پکڑتے لہو اپنی پاس سے نہ زمین مین ہم لہو کرنیوالی اپنی پاس سے اور نہین اویسے ہی انہون پکڑا
پس اونکو بت بنانی بیفائدہ پس بتونکی پرستش بے سود اگر بت پرستی درست ہوتی تو بت پرستون پر
اہل حق کو غالب نکرتا کہ العاقبة للمتقین قضیہ مشہور ہی جیسے ارشاد ہی بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۞

کری کہ اوسکو ہر طرح کا ظہور ظاہر کرنا ہے اور جسمین جس صفت کا ظہور ہو وہ اوس صفت سی موصوف کہی جاتی
یعنی جس سے کہ وہ متصف ہون تو جسمین ایمان قائم ہے وہ مومن ہے اور جسمین کفر قائم ہے وہ کافر ہے
اور مطلق متصف بکفر نہین ہو سکتا اسپر زیادہ بیان لائے ہین اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً
یا پکڑے اونہون نے اوسکے سوا معبود قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ تو کہہ لاؤ تم اپنی برہان دوسرے
معبودون پر کہ اونکی پرستش روا ہے هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ٥ یہ توحید ذکر ہے اوسکا جو میرے ساتھ اہل اسلام ہین
اور ذکر ہے اوسکا جو انبیا مجھسے پہلے تھے پر اہل مکہ ایمان نہ لاوین بلکہ اکثر اونکے نہ جانین حق کو کہ توحید
کیا شے ہے پس وہ اعراض کرنیوالے ہین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ
اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ٥ اور نہ بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر وحی کی
ہمنے اوسکی طرف کہ نہین ہے کوئی معبود غیر انا کے تو انا کی عبادت کرو کہ اعرف تر معارف ہے جیسے فصل
ہو خروج موسیٰ سے ظاہر ہے اور بعد کو حضرات انبیا و رسول اوسکو اتنے آئے اور ہر ایک رسولون کا حال
فرما دیگا اور جب اثبات حق ہر انا مین جلوہ گر ہے اور مراد پیدایش جن و انس سے عبادت ہے جسمین اپنی
نیستی و اثبات حق ہو بصورت آزادی ہے پس خدام بننا بے سود ہے بلکہ مضر اور ظاہر ہے کہ انا کو مطلق کا
ولد نا ممکن ہے تو وہی قابل پرستش ہے اور کفار یا ملائک کو بیٹیان تو اونکا حال فرماتا ہے وَقَالُوا
اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہا خزاعہ نے پکڑا رحمن نے فرشتون کو ولد مادہ سُبْحٰنَهٗ
بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ٥ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ٥ پاک ہے اللہ اتخاذ
ولد سے اور فرشتے اللہ کی بیٹیان نہین بلکہ وہ بندے ہین مکرم نہ سبقت کرین اوسپر قول سے اور وہ اوسکے
امر کے ساتھ عمل کرین تو کفار کی شفاعت وہ کیسی کرین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ جانے اللہ جو اونکے روبرو
اور اونکے بعد آنیوالا ہے اور نہ شفاعت کرین شافعین مگر اوسکے لیے جس سے اللہ راضی ہے اور وہ اوسکے
خوف سے ڈرین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ

نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ع اور جو کہ اونمین سے مثل شیطان کی کہ مین الٰہ ہون اوسکے سوا بس اوسکو ہم جزا دین جہنم جو اوسکی لائق ہو ایسے ہی جزا دین ظالمون کو جو اونکو پوجین یادہ پوجین آسمان کے تارون اور زمین کی اشیاء کو تو فرماتا ہے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا کیا وہ اپنی بزرگون سے نہ سنین اور نہ جانین وہ لوگ جو کفر کرین کہ آسمان والی تارہ و زمین تہے وہ باہم وابستہ تو اون دونون کو جدا کیا دریا وہ پوجین میکائیل کو جو مینہ کا واسطہ ہے تو فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ٥ اور ہر شی زندہ کو کیا ہمنے پانی سے نہ میکائیل نے جو بیچارہ عزیز ہوا اور ایا لیتی انچنا لاوین شیا ہی زندہ و مردہ ہے کہ سبز زندہ اور خشک مردہ ہے دریا کافر پوجین پہاڑون کو و پتہرون کو تو ارشاد ہے وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ ص اور کئے ہمنے زمین مین پہاڑ کہ جبک نہ جائے تمہارے اوپر کہ زمین کا مادہ اوسکی حرارت سے ابلا کر پہاڑ بنا دئے تاکہ زمین حصہ پانی سے بلندی اختیار کرے و پانی مین نکو دہلے پر دریا کافر گہاٹیون کو پہاڑ کی پوجتے ہین تو ارشاد ہے وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ٥ اور کئے ہمنے پہاڑ و نکی گہاٹیون کو راہ بامید اسکے کہ راہ چلین نہ آنکہ اونکو پوجین و یا کفار آسمانی اشیاء کو پوجتے ہین تو ارشاد ہے وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ج اور کیا ہمنے آسمان کو سقف محفوظ شیاطین کے صعود سے کہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین شہاب کی کثرت ہوئی اور کافرون کو سبب اسکا بعثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت ہوا وَهُمْ عَنْ آيٰتِهَا مُعْرِضُونَ ٥ اور کفار آسمانی آیت سے غافل رہے دریا کافر آفتاب یا ماہتاب کو پوجتے ہین اور کوئی دن سکے دیوتا سکے ہین اور کوئی رات کے تو ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ٥ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کئے رات و دن و آفتاب و ماہتاب کہ ہر ایک اپنی مدار پر سیر کرین برسون کا حساب دریافت ہو بالخصوص سنہ شمسی قمری آدم کا جسمین ختم المرسلین علیہ السلام کی ولادت ہوا ور ستر ہنے شمسی یا تہا شین روحی کی مدت سے ولادت حضور خاتم المرسلین

دریافت کرد اور تا کہ فصول اربعہ یا ثمانیہ کا بندوبست ہو کہ زمین اوسکے گرد سیر کرے اور چاند کی
حرکت سے زمین پر روشنی مناسب طور پر ہو اور شمس کی فطرت کے گرد کی گردش سے جو چوبیس ہزار
سال مین پوری ہوتی ہی بڑی بڑی دقائق ظاہر ہون وہ کل مسخر ہین خدا کی تو وہ قابل پرستش نہین
جس سے اللہ پاک ہی قرب حاصل ہو مخفی نہ ہی جبکہ کفار کو ضعیفت کامل ہوئی اور جواب نہ آسکا
تو بعض نے کہا کہ حضور مدعی نبوت کو اوسکے کام پر اونکے باپ بھی جوان مرگ ہین یہ بھی جوان حوادث
زمانہ سے مرجائینگے جیسے سورۂ طور مین ہی تو تسلی کے لئے ارشاد ہوا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۵ اور نکی ہمنے کسی بشر کے لئے تجھسے پہلے
ہمیشگی یہانتک کہ مسیح بھی مر کر زندہ ہو کر چالیس روز حواریون پر ظاہر ہو کر اوٹھائے گئے اور ادریس
والیاس وخضر نے بھی موت کا مزہ چکھکر زندگی دوسری بار پائی پس اگر تم مرو تو کیا وہ ہمیشہ
رہینگے اور صاحب روزہای قدیم ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر اپنی بار کے ہی کہ دو ختم ہو
ورنہ دنیا مین ارشاد ہی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہی اب
دیکھنا چاہئے کہ نیکی کی گیند کون لیجاتا ہی سب نیک و بد جون ہین یہا پر دو فنا کے نفس اگر کوئی
نیکی پر دو امور طبیعہ سب کو لازم ہین یہانتک کہ مسلمانون کی فتح و شکست تک ہوا ہی چنانچہ
فرماتا ہی وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ اور ہم آزماتے ہین تمکو ای
اہل اسلام شر و خیر کے ساتھ بڑی آزمایش کہ ضعف حالی اہل اسلام ہی کا فریشہ کرین اور ہم ہماری
طرف رجوع کئے جاؤ چنانچہ کفار نے ہنسی کیا جیسے فرماتا ہی وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ
هُمْ كَافِرُونَ ۵ اور جب تجھے دیکھین وہ جنہون نے کفر کیا نہ پکڑین تجکو مگر ٹھٹھا اور کہین کیا یہی ہی
جو مذمت کرتا ہے تمہارے معبودون کی اور وہ رحمن کی یادداشت سے جو قرآن مین ہی کفر کرین چنانچہ
کفار کہتے کہ شرک کو ہمین منع کرتے ہین اور آپ اللہ کو ساتھ رحمن کے معبود ہونیکے قایل ہین حالانکہ
جسکو اللہ کہتے ہین وہی ہی اہل اسلام رحمن کہتے ہین کہ کثرت اسماسی سمجھا ہین کثرت لازم نہین آتی اور

طلب کرین عذاب کی جلدی خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ط سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ٥ پیدا کیا گیا انسان عجلت سے کہ ہنوز آدم میں سانس پورا نہ آیا تہا وہ
کہڑا ہونے لگا وہی صفت اوسکی اولاد مین آئی اور جلد دکہلا دین تمکو اپنی آیات پس عجلت کرو
کہ یہ فتح مکہ ہے کہ وہ دیر قیامت ہے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥
اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو فرماتا ہے لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ
عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ٥ کاش جانین
کافر اوس وقت کو کہ نہ لوٹا دین اپنے منہون سے آگ مجاہدین کی شمشیر کے ماری جاتی وقت اور اپنی
پشتون سے پکڑی جاتی وقت بہاگنے اور نہ وہ مدد دیے جاوین فتح مکہ کے وقت ہو دسی تو
عذاب کو وعدہ کی نسبت شتابی کرین کہ وہ آنیوالا ہے بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ بلکہ آوے عذاب پر اونکو ناگہان جبکہ اونکو خیال
شکست نہو تو نہ طاقت رکہین وہ اوسکی روکنی کی اور نہ مہلت دئے جاوین بابت فتح مکہ کی جیسے
ابوسفیان کی معرفت مہلت انہون نے چاہی اور منظور نہوئی ان فتوحات کی نسبت جتنی تاویل
اسوجہ سے کی جو ذیل مین تسلی فرماتا ہے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ
بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ اور البتہ ٹہٹہا کیے گئے رسول پہلے تجہسے
پس لوٹ پڑی وہ شی جسکے ساتہ ٹہٹہا کرتے تہے اون لوگون پر جو ٹہٹہا کرتے تہے پس وہ جو اہل مکہ پر
وعید ہین جنپر وہ ٹہٹہا کرتے ہین آنیوالی ہین قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط
فرما کون روکیگا تمکو رحمن سے رات مین جبکہ مکہ مین لشکر اسلام پہونچا اور دن مین جبکہ بدر مین جنگ ہو
آیا کہین گے تو ہم نہ کہین گے بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے
اعراض کرنیوالے ہین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا یا اونکے الہ ہین کہ باز رکہین
اونکو عذاب سے سوا ہمارے بچا رکہ سکتا نہین جیسے فرماتا ہے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ
وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ٥ وہ اپنے نفسونکی نصرت کی طاقت نرکہین اور نہ وہ ہمارے عذاب سے

ع ۳

منع کرین جیسے روز فتح مکہ ثابت ہوا کہ بت توڑ ڈالے گئے اور کفار کو اوسسے مدد ملی دیگر کہین کہ
بتون نے ہمکو اور ہماری آبا کو برخوردار کیا ہے کہ اس عمر کو پہونچے تو اونکو کیسے ترک کرین جو
ہماری مدد کرکے غلبہ دین گے ارشاد ہے کہ انہون نے تمکو برخوردار نہین کیا نہ وہ اپنی نصرت پر
قادر ہین بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ بلکہ برخوردار کیا ہمنے
اونکو اور انکی آبا کو یہانتک کہ دراز ہوئی اونپر عمر رہا تمکو غلبہ ہونا پیغمبر کے مقابل یہ محض خیال ہے
اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ
کیا پس یہ نہین دیکھتے کہ ہم زمین کی اطراف کو کم کرتے ہین کہ اسی طرح مثال اہل کتاب کفر سے تائب ہوکر
تمہین اگر ایمان لائے ہین آمادہ ایسی صورت مین وہ غالب ہونگے ہرگز غالب نہونگے اور جبکہ یہ ظاہر ہے
کہ بیہودہ کی موافق ہوا چلا جاتا ہے تو جانو کہ بیہودہ وحی ہے اللہ کی طرف سے بیدان دعوے فرماتا ہے
قَالَ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ
فرما حریر نیست جن تمکو ڈراؤن وحی کے ساتھ اور نہ سنے بہرا پکار کو جبکہ ڈرائے جاوین تو کافر بہرے جو
اوسکو سمجھے اوس بہرے کی مثال ہین وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ
يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور اسپر اگر اوسکو لگی ٹری لو تیرے رب کے عذاب کی یعنی فتح مکہ مین
تو کہین ای ہمکو افسوس کہ بت پرستی ہم تھے ظالم چنانچہ اوسوقت قومین کی قومین ایمان لائین ۔
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا اور رکھین ہم اعمال کو وزن کو
عدالت کے بروز قیامت پس نہ کم کیا جاوے کوئی نفس کچھ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ دیگر ہو رائی کے دانہ کی برابر عمل لاوین ہم اوسکو اور کافی
ہم حساب کرنیوالے بھی ہین کہ اس مذکور مین چند دعوے ہوئے ایک قرآن کا وحی ہونا جو نبی پر
نازل ہے دوسرے بت پرستی کی مذمت تیسرے انبیا کے دعوت کا سچا ہونا چوتھے مقابلین انبیا کی
تباہی پانچوین باوجود انبیا کی عظمت کے دنیا کی کامون مین لگا رہنا اور پیشہ کرنا چھٹے انبیا کو حاجت
آزمایش مین صبر کرنا ساتوین انبیا سے کفار کی بربادی ہونا اور کفار کے ٹھٹھے و انکار سے غصہ ہونا آخیر

لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ جسکہ کہا ابراہیم نے اپنے
باپ تارخ کو اور اپنی قوم کو کیا ہین یہ تماثیل جنپر تم اعتکاف کرتے ہو اور یہ نتیجہ ہوا اس مقام
تماثیل یہی شکل تصویر ہے قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ قوم نے کہا ہم پائی ہین ہم
باپون کو اونکے لئے عبادت کرنیوالے قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
ابراہیم نے کہا البتہ تم و تمہارے باپ دادے گمراہی ظاہر مین تھے صلعم عجب آدم زادن ہے ماجرا ہے
کہ حق جمادی پرستش چراہ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ قوم نے
جواب دیا کیا تو لایا ہمارے پاس حق بات کے ساتھہ جسکی عبادت کرین یا تو ٹھٹھے کرنیوالون مین سے ہے
کہ تماثیل پر سخریہ کرتا ہے قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي
فَطَرَهُنَّ ابراہیم نے کہا کہ یہ معبود قابل عبادت نہین بلکہ قابل عبادت رب تمہارا ہے
آسمان و زمین کا رب جسنے اونکو پیدا کیا کہ اوسکی الوہیت ہر آن کی ساتہہ ہے بدان نظر فرماتا ہے
وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ اور مین اوسپر شاہدون مین سے ہون کہ من عرف
نفسہ فقد عرف ربہ اس مقام سے ہے اور بتونکی پرستش سے ضرر ہے کہ خدا سے آدمی دور ہوتا ہے
پھر اونکی قوم اسکو نہ سمجھی اور بدستور بت پرستی مین مشغول رہی اور اوس قوم مین کوئی عید تھی انہون نے
کہا کہ ابراہیم کو عید مین لیچلو کہ اوسکی کہیل تماشہ مین مجھے مانوس ہونگے تو اوس وقت مین ہمارے
معبودونکے ساتہہ انس پیدا ہوگا کہ صحبت کے لئے تاثیر بڑی ہے پس جب کچھ راہ چلے اور کافرونکی
طرف دیکھا اپنی جان کو ڈالدیا اور کہا کہ مین بیمار ہون مین نہین چل سکتا اور بیمار اس تاویل
کہا کہ اونکی شرکت مین دل اونکا درست نہ ہوگا اونکی قوم نے کہا کہ بتون کو سوگ لگادینا جسکو
موجب ترک سمجھے سو ابراہیم نے اونسے کہا کہ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن
تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ اور قسم ہے خدا کی البتہ مین مکر کرون تمہارے اصنام سے بعد اسکے کہ
تم پہر جاؤ پیٹھ دیکر اور وہ ایک ترتیب سے رکھی ہوئی تہی کہ دروازہ کے سامنے بڑا بت ہبل تہا غالبًا
شبیہ اول ہابیل کی صورت اور چارون طرف اوسکے چھوٹے چھوٹے بت رکھے تھے تو ابراہیم سوگ کے لئے

کہانا نیگے اور سب کے آگے کیا اور استہزا سے کہا کہ کھاؤ لیکن وہ بیجان سنتا رہے کہاں جواب دیتے
اور جواب نہ دیا تو ابراہیم نے کہا جواب کیوں نہیں دیتے امید ہے کہ اونکے ساتھ لوگ دو سارے
بھی تھے تو ماری اونپر جو بدستی فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ تو کر دیا اونکو ٹکڑے
ٹکڑے مگر اون کے بزرگ بڑے کو کہ اوسکی ناک کاٹ دی جو سخت ذلت کی نشانی ہے اور یہ مکر اسلیے کیا
سرزد ہوتا ہے لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۵ امید کہ وہ رجوع اللہ کی طرف لاویں اور کہتا یعنی
لوٹے اور رسم ہے کہ بت پرست جب کہیں جاکر پھر لوٹتے ہیں تو اپنے بتوں کو سلام کو آتے ہیں جب
وہ لوٹے تو بت خانہ کا یہ حال دیکھا قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ
لوگوں نے کہا کسنے یہ کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ کہ وہ ہے ظلم کرنیوالوں میں سے قَالُوا سَمِعْنَا
فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ سننے والوں نے ابراہیم سے جو قول لاکیدن
سنا تھا کہا کہ ہم نے سنا ہے جوان غنیم کو کہ ان کا ذکر کرتا تھا کہ کہا جاوے اوسکو ابراہیم جو لقب کہ ابراہیم
مشہور ہو گیا تھا جیسے اصل نام عیسیٰ کا یسوع ہے کہ عرب میں عیسیٰ کہنے لگے قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ
أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ قوم نے کہا بلاؤ ابراہیم کو سب کے سامنے والوں کو امید
کہ گواہی دیں اور دروغ و صحت اونکی کلام کی ظاہر ہو کہ آدمی آنکھ کی شرم سے جھوٹ کم
بولتا ہے جیسا کہ مثل ہے دروغ در ہم بر روی گو پس ابراہیم بلائے آئے قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ
هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ قوم نے دریافت کیا کیا تو نے یہ کیا ہمارے معبودوں کے
ساتھ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ۵ ابراہیم نے
جواب دیا میں نے نہیں بلکہ اونکے بڑے نے یہ کیا ہے کہ تم دریافت کرو اگر وہ بولتے ہوں ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ابراہیم سے دروغ نہیں نکلا مگر تین دفعہ ذات حق کے مقدمہ میں کہ
بیمار ہوں اور بڑے نے بتوں کو توڑا ہے اور ایک اپنی بی بی سارا کی نسبت کہ یہ بہن ہے کیونکہ
مصلحت کے واسطے تھے جیسے بولنے سے بہت کچھ اصل مصلحت کو لئے گیا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی
فتنہ انگیز تو یہ سعدی مشہور ہے گو اس حقیقت کی خوبی جو فتنہ انگیز نہیں ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ

فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس رجوع ہوے اپنی جانوں کی طرف تو کہا بیشک تمہی ظلم
کرنیوالے ہو تو انکی پرستش میں اپنی نفسوں پر ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ پھر اوندھے ہوے اپنے سروں پر کہا کہ اے ابراہیم تو نے جانا کہ یہ نہیں
بولتے تو کیسے ہم اونسے دریافت کریں قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

سابع

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
ابراہیم نے جواب دیا کہا پس تم عبادت کرو سواے خدا کے ایسی شے کی کہ نفع دے تمکو حالت پرستش
میں اور نہ ضرر دے تمکو حالت عدم پرستش میں اُف ہے تمہارے لئے اور جسکو تم پوجو سواے خدا اسکے
آیا تم تعقل نکرو وگر وہ کہیں کہ ہم وجہ مطلق کی عبادت اس صورت سے کرتے ہیں پس اول تو غیر خود
ذات حق کی نہوی تو اس صورت سے خود کو جو قریب ترین ہے چھوڑکر دوسرے کی عبادت کریں جو بعید
ہے سعود اور پھر اس صورت میں آیا کوئی کمال کو پہونچا ہرگز نہیں وگر کوئی کہے کہ ہم تصور اہل کمال کا
اس صورت سے کرتے ہیں اور عبادت خدا کی کرتے ہیں جیسے مرشدوں کا تصور ساری اہل کمال میں
جاری ہے تو کہا جاوے کہ اول صورت جس سے بنائی جاتی ہے اوسکا اثر دل پر ہوتا ہے پس سنگین صورت سے
بجز سنگینی کے اور کیا دل میں پیدا ہوا اور کوئی اس صورت سے حقیقت کو نہیں پہونچتا اور دونکی
ہلاکت انبیا کے مقابل میں اول دلیل ہے اونکے بطلان پر پھر ابراہیم کے مقابلوں کو توڑ دینے سے
پھر قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ انہوں نے کہا ابراہیم کو
جلاؤ اور نصرت چاہو اپنے معبودوں سے اگر تم کرنیوالے ہو پس ایک مکان حکم بادشاہی سے
بنایا گیا تیس گز لمبا اور دس گز چوڑا اور اوس کے دس گز اوپر چاروں طرف کو شگاف تماشا دیکھنے کو
بنائے گئے اور بادشاہی حکم سے ہر شخص نے لکڑیاں ہیزم جمع کیں اور سات دن تک آگ جلائی جبکہ
خوب جلکر روشن ہوگئی تو اوسکا زبانہ اسقدر ہوا کہ وسط میں اوسکی کسیکی طاقت نہ تھی کہ ابراہیم
کو اوسمیں ڈالیں تو اوسوقت شیطان کی تعلیم سے جو کسی خبیث آدمی کی شکل پر آیا ہوا ڈھینکلی بنائی گئی
اور اوسمیں ابراہیم کو مغلول و مشدود کرکے بٹھایا اوسوقت آسمان و زمین اونپر روئے کہ اے پروردگار

اگر ابراہیم کو آگ جلا دیگی تیرا نام زمین پر کوئی نہ لیگا تو حکم کر کہ ہم اوسکی مدد کرین تو خدا نے
فرمایا کہ نہین ہے اوسکے لئے کوئی معبود غیر میرے مین اوسکا الٰہ ہون اگر وہ تمسے مدد چاہے تو دو اگر
نچاہے تو مین جانون اور وہ جبکہ ارادہ اونکے ڈالنے کا آگ مین ہوا پانی کا خازن آیا کہ مین مدد
کرون ابراہیم نے کہا مجھکو حاجت نہین پھر خازن ریاح نے کہا وہی جواب پایا آخر جبرئیل
نے کہا مجھسے چاہو ابراہیم نے کہا تیری طرف مجھکو حاجت نہین تو جبرئیل نے کہا کہ خدا سے چاہو
فرمایا کہ اوسکا علم مجھکو کفایت کرے میرے سوال سے مخفی نرہے کہ حالت سالک مختلف ہوتی ہے کہ
کبھی خدا کی ہی سپرد ہوتا ہے اور کبھی بحکم خدا دعا کرتا ہے جیسے خود ابراہیم نے دعا کی ہے ولد کی کتب
کہا ہے کہ گرگٹ آگ کا اطفا کرتی تھی مگر گرگٹ مخفی نرہے کہ گرگٹ نفس کی صورت ہے کہ ہمیشہ رنگ
بدلتا ہے اس مقام سے وزغ کے مارنیکا ثواب شریعت مین مقرر ہے پس جسکی یہ صورت ہے اوسکا مارنا
کسقدر بڑے ثواب کا باعث ہو یعنی نفس کا الحاصل جبکہ ابراہیم نے خدا کی علم پر اپنا کام سپرد کیا
حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ فرمایا
ہمنے اے آگ تو ہوجا سرد و سلامت ابراہیم پر پس حق تعالیٰ نے ابراہیم کے انس کے لئے فرشتہ بھیجا
اور لباس حریر لایا اور سات دن اوس آگ مین سلامت رہے کہ آگ پھول مثال ہوگئی جیسے جانا بابل
کے لئے آگ شہر تاریخ حسب اونکی کتاب کی فصل سوم و ششم کی ہوگئی تھی اوسوقت نمرود جو نسل نمرود
کوش سے تھا اوس آگ کا تماشا دیکھ رہا تھا تو چار ہزار گاؤ کی اوسنے قربانی کرائی پر ابراہیم پر ایمان
نلایا تو آتشکدہ اور کلدانیون سے ابراہیم سلامتی سے اور ہجرت کے لئے مع اپنے باپ تارح و بھتیجے لوط
و بی بی سارا کو حاران کی مملکت مین جو کردستان مین ہی چلے تو نمرود نے اونکی طلب مین لشکر بھیجا
کہ حق تعالیٰ کی قدرت سے مچھرون نے اوسکو تباہ کیا جیسے مشہور و معروف ہے اور غالباً اشارہ اوسکی
طرف ہے جو ارشاد ہوتا ہے وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ اور ارادہ کیا
نمرودیون نے ابراہیم کے ساتھ مکر کا پس کیا ہمنے اونکو زیانکار اور ابراہیم حاران مین پہونچے
اور حسب فصل ۱۱ تکوین کے حاران برادر ابراہیم حسب آیت ۲۸ فصل ۱۱ تکوین کے آتشکدہ [illegible]

کلدانیوں میں جل گیا اور حاران ابراہیم کا خسر بہی تہا کہ اوس وقت میں اس قسم کے
نکاح درست تہے جیسے مادر موسیٰ مسماۃ یوکبد عمران پدر موسیٰ کی پہوپہی تہین اور تارح
باوجود اس انجار کے دیکہنے کے بہی کافر رہی تو خدا نے ابرام کو آزمایا کہ اپنے باپ و
قرابت داروں کے گہر سے ہجرت کر تو ابرام نے ہجرت کی اوسوقت حسب فصل ۱۲ تکوین اسکے
تارح کی عمر ۱۴۵ سال کی تہی اور ابراہیم کی عمر ۷۵ سال کی تہی اور تارح نے دو سو یا پنج برس کی
عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت ابراہیم کو حسب درس دوم و سوم فصل مذکور کے دولت اسمٰعیلی
و دولت اسحاقی کا وعدہ ہوا پس اولًا ممالک مقدس مین آئے اور کعبہ شرقی لوز کی بنیاد ڈالی کہ
مردوں میں اونکے ساتہ سوای لوط کے دوسرا کوئی نہ تہا بدان نظر فرمایا ہے وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا
إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ اور نجات دی ہم نے ابراہیم کو مع لوط کے اوس
ارض مقدس کی طرف جسمین ہم نے برکت دی عالموں کیلیے پہر ممالک مقدس سے مکہ میں آئے اور مع کعبہ
معبد بیت کیا اور مذبح بنایا اور دعا ای لقب کی نسبت کی اور مصر کو گئے اور شاہ مصر نے اپنی بیٹی ہاجرہ
ابراہیم کی سپرد کی اور وہان سے پہر کعبہ سندری مکہ مین جو واقع ہے آئے اور اسمٰعیلیونکی نسبت دعا کی
اس سے عمر کی بنیاد ہوئی اور پہر وہان سے ممالک مقدس میں گئے اور لوط علیہ السلام سدوم کو چلے
گئے اور ابراہیم ممالک مقدس مین رہے اور اولاد کی دعا کی اور وعدہ عام اولاد کا ہوا جنمین بنی
بنی قنطورا اولاد عیفا بن مدین کی اولاد بہی آگئی اور لوط کی قوم کی بابت قصہ ہوا کہ شاہ سدوم
ممالک ایران میں پکڑا آیا اور ابراہیم نے حملہ کر کے شاہ و لوط کو خلاص کرا دیا اور خضر سے جو دراصل
نبی صالح ہیں ملاقات ہوئی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور انکی قتل میں ہونیکی دی
اور حضرت ابراہیم کے ۸۶ برس میں حضرت اسمٰعیل حسب وعدہ پیدا ہوئے اور بڑی قوم کی مبارکبادی
نسل اسمٰعیل میں دی گئی اور وعدہ اسحاق بہی ہوا بالآخر حسب فصل ۲۱ تکوین کے ابراہیم کی صد سالہ
عمر میں اسحاق پیدا ہوئے اور انکی اولاد میں یعقوب ہوئے چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۚ اور بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب کو زیادہ کر کے سب کے بعد

ابراہیم کے اسحٰق ہوئے اور اسحٰق کی نسل میں یعقوب ہوئے اور یعقوب سب کے ۵ کے بعد ابراہیم
کے وفات ایک پیغمبر سالار ہو کر فرمائی جیسے فصوص الحکم سے ظاہر ہے وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ
وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ۝ اور کیا ہر ایک
ابراہیم و اسحٰق اور یعقوب کو نیکوکار اور کیا اونکو سردار کہ ہدایت کریں ہمارے امر سے ختم المرسلین
کی نسبت اور وحی بھیجی اونکی طرف نیک کاموں کی اور اونمیں سے برپا رکھنے نماز دینے زکات کی
اور تھے وہ ہمارے لئے عبادت کرنیوالے پس اس مقام سے کہ ابراہیم اہل مکہ کے جد مقدس تھے
اونکی تعلیم ظاہر ہوئی جو توحید خدا اور مذمت بت پرستی تھی اور اثبات نزول کلام خدا بشر پر بھی
ظاہر ہوا جنپر بطلان سب وہمی دریافت ہوا اب تیسرے امر کی نسبت فرماتا ہے کہ خدا کی عدہ راست
ہوسکتی ہیں اگرچہ تھوڑی ہی ہوں اور اوسکا پیچھے سے انکار کریں چنانچہ فرماتا ہے وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَ
عِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ
سَوْءٍ فَاسِقِينَ ۝ اور دیا ہمنے لوط کو حکم حق و باطل میں فیصلہ کرنیوالا اور علم نبوت اور نجات
دی اوسکو ہمنے اوس قریہ سے جسکے لوگ خبیث باتیں کرتے کیونکہ تھے وہ قوم فسق کرنیوالی کہ اونکو تباہ کیا
وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ اور داخل کیا اوسکو اپنی رحمت میں کہ
وہ ہے صالحین سے اور چوتھے امر کی نسبت فرماتا ہے کہ انبیا کی مقابل تباہ ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے
وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ
اور پہلے ہمنے نوح کو جبکہ پکارا نوح نے پہلے ابراہیم و لوط سے بابت شکایت قوم کی تو ہمنے اوسکو نجات دی
اور اوسکے اہل کو بڑی کرب سے وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ اور اوسکی ہمنے مدد کی اوس قوم سے جنہوں نے ہماری
آیات کی تکذیب کی کہ وہ تھی بد قوم تو غرق کیا ہمنے اون سب کو پانچویں امر کی نسبت دنیاوی امور میں
اونکو تعلق کا بیان کرتا ہے تا انکہ اجتہاد میں خطا تک بھی ہوتی ہے جسکو اللہ نے معاف کیا ہو اور یاد تھا

ع ۵

اور کارخانہ ہونا منافی نبوت نہیں تاکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بابت سوداگری اعتراض
کیا جاوی تو ارشاد ہی وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اور دیا ہمنے داؤد و سلیمان کو حکم و علم نبوت
إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ جبکہ حکم کرتے تہے انگور کے درختونکی بابت جیسے عبد اللہ بن عباس و
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہی إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ جبکہ پسر
چر گئیں اوسمین قوم کی بکریں تو داؤد نے حکم کیا کہ صاحب زراعت کو بکریں دلائی جاوین وگرو ہی
کہے کہ کتاب عہد عتیق میں یہ قصہ نہیں ارشاد ہی وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ۝ اور ہم ہین انکے
حکم کے گواہ کتب حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ احاطہ والون پر دنمین نگہبانی ہی
اور جو شب میں مواشی فاسد کرکے اوسپر ضمان ہی لیکن صاحب بکریون والون نے مرافعہ سلیمان
کی طرف کیا فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ج اور ہمنے سمجہا دیا سلیمان کو کہ زراعت سے جو پیدا ہو بکریونکے
بچے ہین وہ اہل زراعت کو دیجاوین اور بکریں بکری والون کی رہین اسکو داؤد نے پسند کیا
وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا اور ہر ایک کو اونکو دیا ہمنے حکم و علم اور وہ جو ابو ہریرہ نے روایت
کی کہ دو عورتیں تہین جنکے ساتہہ دو بیٹے تہے اور آیا بہیڑیا اور ایک کی لڑکی کو لیگیا پس ایک نے کہا
تیرا بیٹا لیگیا دوسری نے کہا تیرا بیٹا اور محاکمہ داؤد کے پاس لگئیں تو داؤد نے بڑی کے لئے
حکم کیا اسکا مرافعہ سلیمان کے پاس چہوٹی نے کہا تو سلیمان نے حکمتًا چہری طلب کی تاکہ اونکے
روبرو بچہ چیرا جاوے کہ نصف ایک کو اور نصف دوسری کو دیا جاوے تو جسکا بچہ نہ تہا وہ اس حکم پر
راضی ہوئی اور جسکا بچہ تہا وہ اس حکم پر شفقت کی نظر سے راضی نہوئی تو سلیمان نے جانا کہ بچہ
چہوٹی کا ہی یہ بہی ممکن ہی کہ مصل یہ سلاطین اول کا قصہ دوسرا ہی جو داؤد کی وفات سے دوسرے سال
ہوا ہی شاید داؤد نے حکم بڑی کو دیا ہو اور سلیمان کے مرافعہ مین یہ حکم فرمایا ہو اس مقام پر دیکہنا چاہئے
کہ اجتہاد داؤد کی اجتہاد مین خطا ہوئی پس نبوت بشریت کی منافی نہین پہر دیکہنا چاہئے کہ باوجود
جلالت قدر نبوت داؤد کے اوس بڑے قصہ کو جو ابسلوم بن داؤد کا داؤد کے ساتہہ واقع ہوا کہ
جس سے داؤد بہاگے بہاگے پہرے کہ کسی جگہہ پر ٹہہر نہ سکتے تہے کہ اکثر ممالک داؤد کے اوپر ابسلوم قابض

ہو گیا تھا وبال آخر مارا گیا اور وہ بڑی بڑی پہاڑ مثال ابوسلوم کی مشیر اپنی سرداروں کی ساتھ داؤد کے
تابعدار ہوگئیں یہ دنیاوی امور نبوت کی مخالف نہیں دیکھو کتاب شموئیل دوم کو تفصیل کے ساتھ تو
ارشاد فرماتا ہے آیت پیشہ زرہ بنانیکا کرنے کہ نبوت و بزرگی کی منافی نہیں چنانچہ ارشاد ہے وَسَخَّرْنَا
مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ۝ اور مسخر کیا ہمنے داؤد کے
ابوسلوم کی مشیر پہاڑ مثالوں کو کہ تابعداری کریں اپنی باوقار سرداروں کی ساتھ اور تھے ہم کرنیوالے دیکھو
فصل ۱۶ و ۱۷ انبال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ہنر آسمانی فرماتا ہے جس سے پہاڑ ہو گیا یعنی دولت
آسمانی قائم ہو اور لغت میں طیر کے معنی جیسے اڑنیوالے جانور کے آتے ہیں ویسے باوقار کے دیکھو
فصل ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ تا آخر سموئیل دوم کو کہ داؤد کے ساتھ ساری امیر دشمن ہو گئے تھے جبکہ داؤد ابوسلوم
سے ہاری جاتی رہی تھی خدا تعالیٰ ہی کی قدرت ہے وہ تابعدار ہو گئے پھر داؤد کے پیشہ کا ذکر فرماتا ہے
اور یہ ظاہر ہے کہ نبوت پیشہ کسب کے مخالف نہیں وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ اور تعلیم کیا ہم نے
اوسکو لباس زرہ کو تمہاری لئے کہ اہل مکہ کے پاس زرہ اوسی صنعت سے تھی اور پہلے داؤد سے زرہ نہ تھی
لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ ۝ تاکہ وہ حفاظت کرے تمہاری تمہاری
لڑائی سے پس کیا تم شکر کرو کہ نبی پر پیشہ سے اعتراض نہ کرو اور سلیمان کا کارخانہ دنیاوی غور کیا جاوے
لیکن خدا تعالیٰ اسے غفلت نہیں لاتے ۝ چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
چنانچہ فرماتا ہے وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا
فِيهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ ۝ اور مسخر کی ہمنے سلیمان کے لئے ہوا تیز کہ چلتی اوسکی حکم سے
اوس زمین مقدس کی طرف جسمیں ہمنے برکت دی ہے اور ہم ہیں ہر شے کے ساتھ عالم یعنی اور ہوا کا زور سے
مسخر ہونا کنایہ ہے زیادہ شوکت سے جو اونکی سلطنت زمین مقدس میں تھی نہ علی العموم یہانتک کہ انکی
عروج سلطنت میں ملک سبا کو جو عرب یمن ہے فتح نہ جانتے تھے اور درس ۱۶ فصل ۱ کتاب اول سلاطین میں
انکو تخت کی طرف اشارہ ہے شہر ادیہ کر کے جسکا نام تھا انقلاب کہ ہندو نہیں جو ہوا کی ترکیب تھی وہ
حکمت سلیمان سے لی گئی تھی اور کابل کا ملک جو درس ۱۳ فصل نہم سلیمان میں لکھا ہے وہ مملکت افغان کا

قابل نہیں بلکہ یعنی خرابے مین سکے ہو جو زمین کنعان مین ہے اور سلیمان کا تسلط کفار شیاطین
شال پر جو تہا اوسکی نسبت فرماتا ہی وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ
عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ اور بعض کفار مثل شیطان غیر مطیع تہی کے
پیرو نہیں سے وہ تہی جو غوطہ لگاتی دریا مین اسکو واسطے تاکہ موتی وغیرہ نکالین اور کرتے دوسرے
کام سوای اسکے اور تہے ہم اوسکے نگہبان مراد دریا سے دریای قلزم ہے جیسے درس ۲ فصل نہم اول کی
سلاطین مین ہے اور جن دوسری جو وہ ہمکو دیکہین اور ہم نہ دیکہین وہ بہی سلیمان علیہ السلام کے
تابع تہے جیسے حدیث بخاری کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب جن کو پکڑا کہ موشی
ستون سے اوسکو باندہنا چاہا مگر دعای سلیمان کی یاد کرکے اوسکو چھوڑ دیا قدرت حق خدا کی مخلوق
کسی اہل تحقیق نے احصا کیا ہی کہ اپنی نہ دیکہنے سے وہ انکار پر کمر باندہتا ہے اور انجیل سے تو بہت کچھ ظاہر کہ
مسیح کے حواری وخود مسیح جن اوتارتے تہے اب جیسے امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ ہنگام آزمایش مین
دنیا کو صبر درکار ہے تو ایوب کا قصہ سناتا ہی وَأَيُّوبَ اور بہیا تہے ایوب بن عوص بن ناحور
بن تارح کو اور اوسکو طرح طرح سے ہمنے آزمایا پر اوسنے کبہی قضا کی خدا کی شکایت نکی اور ہرگز
متوجہ دوسری طرف ہوئی وگو متقی کی شکایت بہت سی خدا تعالی سے کی کہ مجکو یہ تکلیف ہی
اور رحم بہی دوسری سے نکی کہ صبر مین شکایت دوسرے سے کرنی قبیح کرتی ہے پر جس سے تکلیف پہنچی
اوسکی حکم کی شکایت نکی جاوی اور اوس سے اپنی تکلیف عرض کرنا نہایت پسندیدہ ہے یہی کتاب
ایوب سے ظاہر ہے جو بیالیس فصل پر مشتمل ہے ناواقف اس تحقیق سے اونکی کتاب کو دیکہکر شبہہ
کرتا ہی کہ ایوب صابر اس کتاب کی مطابق نہ تہے بلکہ شاکی تہے واوسکے تراجم بکثرت موجود ہین حاجت
تحریر قصہ جداگانہ کی نہین اور ایوب نے اس حد بلا مین کسی دوسری متعین شی کی طرف توجہ نکی
بلکہ ہویت غیبیہ باطن کی طرف توجہ رکہی اور نیز اس حد بلاؤن مین باوجود تکالیف کے اظہار
تکلیف کو رفع کی درخواست نکی کہ رحمت اوسکا نہ آیا تہا بالآخر جبکہ اونکی بی بی کا قصہ ہوا اور وقت
خلاصی کا آن لگا تو بحکم خدا دعا کی چنانچہ فرماتا ہی إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ

اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ

جب پکارا اوسنے اپنے رب کو کہ پہونچا مجکو ضرر اور تو ارحم الراحمین ہے تو اوسکی دعا ہمنے قبول کی پس دور کیا ہمنے وہ ضرر جو اوسکو تہا اور دیا ہمنے اوسکو اوسکے اہل اور اوسکی مثل اونکے ساتھ بنظر رحمت اپنے پاس سے اور بنظر یاد داشت عبادت کرنیوالونکی پس وہی حال تیری فتح کا ہے

وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۚۖ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور بہیجا ہمنے اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو ہر ایک صبر کرنیوالون سے اور داخل کیا ہمنے اونکو اپنی رحمت میں کہ وہ صالحین سے تہے اب تیرے بعد ظلم کی بربادی کی نسبت جو صبر کرنا انبیا کو لازم ہے قصہ ذوالنون فرماتا ہے جسکی کتاب بہی مجموعہ توریت مین ہے اور وہ حسب ورس ۲۵ فصل ۱۴ اسلاطین دوم کی ین متی تہے جو جات جیفر کے رہنیوالے قوم زبولون سے یہ تہے اور وقت یربعام ثانی ... تہی اور ذکر حیفر ورس ۱۳ فصل ۹ یوشع مین ہے اور حسب ورس ۵ لا مذکور کے زمانہ اموصیا بادشاہ یہودا مین در قریب المیر اشعیا علیہ السلام تہے اونکو حکم ہوا کہ اہل نینویہ کو تعلیم کرو انہون نے قصہ مثل زمانہ اشعیا دریافت کیا کہ اوسکی رحمت وسیع ہے غضب اوسکا مسبوق ہے اگر مین عذاب کا وعدہ کرونگا تو وہ اپنی رحمت سے دور کریگا تو کشتی مین دوسرے ملک مین جانیکو بیٹہے اور کشتی نے لرزہ کہایا اور ملاحونکو خبر ہوئی ہے سخت گناہ ہے اہل کشتی نے کہا کہ اسمین کوئی سخت گنہگار ہے وہ ایسا غلام ہے جو اپنے مولا سے بہاگا ہے اور قرعہ ڈالا تو تین مرتبہ یونس کے نام پر آیا کہ اپنے مالک رب العزت خدا کے حکم سے بہاگے تہے اہل کشتی نے اونکو دریا مین ڈالدیا کہ تمہین شاید دور وہ نجیل لی مچہلی ... بطن مین رہے ابوہریرہ سے مرفوعا مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حوت کی طرف وحی کی کہ یونس کو لے کر اسکا گوشت نہ خراب ہونے اسکی ہڈی نہ ٹوٹے تو اوسنے لیا اور اپنے مسکن کو چلا گیا جب پہونچے دریا کی اسفل مین تو یونس نے سنی ایک ہلکی آواز انہون نے اپنی جان مین کہا کیا ہے یہ تو وحی کی اوسنے اونکی طرف یہ دواب دریا کی تسبیح ہے اور مچہلی کے شکم مین یونس تسبیح

کرتے تھے تو ملائکہ نے اونکی تسبیح سنی تو کہا اے ہمارے پروردگار ہم سنتے ہیں ضعیف آواز غریب
زمین سے تو فرمایا یہ میرا بندہ ہے امتحان میری نافرمانی کی سبب میں نے اوسکو مقید کیا ہے مچھلی کے
شکم میں پس ملائکہ نے عرض کیا وہ صالح بندہ کہ ہر شبانہ روز اوسکے اعمال صالح ہماری طرف
چڑھتے تھے فرمایا ہاں پس انہوں نے یونس کی شفاعت کی تو مچھلی کو حکم ہوا فالقوہ الا اوسنے اوسکو
ساحل پر اور وہ بیمار تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا
فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ اور یاد کر مچھلی والے یونس کو نینوی کی طرف سے ذو النون معنی صاحب
مچھلی کہلاتا ہے جبکہ گیا وہ غصہ ہوکر ہمارے حکم سے کشتی پر پس ظن کیا کہ خدا نہ قدرت رکھیگا اوسپر
یعنی نہ پکڑیگا نہ تنگی کریگا معاذ اللہ وہ نبی ہوکر اوسکی عدم قدرت کا ظن کرتے تو کشتی سے مچھلی کے
شکم میں ڈالے گئے فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ پس پکارا ظلمات میں ایک ظلمت شکم ماہی دوسری مچھلی سمندر کے پانی میں
اور تیسرے پانی کی تہ کی پاس کہ نہیں ہے کوئی معبود تیرے غیر پاک ہے تو ہر عیب سے بدرستی میں ہوا ظالمون کی
کہ تیری حکم سے بہاگا فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ
پس اوسکی دعا قبول فرمائی ہمنے اور نجات دی اوسکو ہمنے غم سے کہ مچھلی نے اوسکو حکم سے ساحل پر
ڈالا اور ایسے ہی ہم نجات دیتے ہیں مومنین کو اس مقام سے آیت کریمہ کو جبکہ عذر کی سختی ہو مومن
پڑھے اللہ اوسکو نجات دیتا ہے تو یونس کے لیئے حق تعالیٰ نے ہرنی دودھ پلانیکو مقرر کی کہ گوشت میں
خرابی اور استخوان میں شکستگی نہ آئی تھی بسبب تکلیف اونکو پہونچی تھی کہ حرکت نکر سکتے تھے کیا نہیں دیکھو
نے آدمی کے بچے نہیں پالے اور روم کے رومیولس کو بھی نے پرورش کی ہرنی کے دودھ پلانے میں
یونس نبی کی نسبت کونسی جائے استحالہ ہے پھر یونس نینویٰ گئے اور وعید عذاب اونکو وقت مقرر فرمایا
اور آپ ایک طرف چلے گئے اور صورت عذاب ظاہر حسب وعدہ ہوئی کہ نینویٰ والوں نے گریہ و زاری
شروع کیا جسکا بیان سورۂ صافات میں آتا ہے اور نینویٰ میں ممکن ہے کہ قوم یہود سے وہاں مقیم ہوں
تو دعا مولود کو منافی نہیں ہے مخفی نرہے کہ باوجود قراءت صحیحہ ننجی کے اگر دوسری قراءت میں درصورت

نہو سنے قرات صحیحہ کے ممکن ہو حرج کا رنہیں حرج ممکن اوسوقت مین معیوب ہی جبکہ قرات صحیحہ نہ

کرے بطور تعنت کے ہو اب آٹھوین امر کی طرف توجہ فرماتا ہی کہ حالت درنگ مین امکان کی صورتین

پاس نجاتے بلکہ اوسکی طرف رجوع در کار اور اوسپر قصہ ذکریا فرماتا ہو وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ

رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ اور بیچا ہو زکریا

کو جبکہ بوڑھا ہوا اور اوسکی زوجہ الیسابات عقیمہ تہی اور ولادت مسیح کو انتظار کرتے فصل نیم زمانہ

کے قریب آن لگی تو زکریا نے پکارا اپنے رب کو ای میرے پروردگار نہ رکہہ مجکو بے اولاد بلکہ میرے لئے

وارث میرے علم نبوت کا اور تو نیک وارثون کا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا

لَهُ زَوْجَهُ ۚ پس قبول کی اوسکی دعا اور بخشا ہمنے اوسکو یحیی اور اصلاح کی ہمنے اوسکی زوجہ کی

اوسکے لئے کہ بانجہ تہین إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا

وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ بدرستی وہ سرعت کرتے تھے نکویون مین اور پکارتے تھے

ہمکو رغبت و خوف سے اور وہ تھے ہمارے لئے خشوع کرنیوالے اب نوین امر کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ آیت

سو جب ایمان نہین دیکہو قصہ مسیح کو جنپر قوم یہود بالخصوص بیت مقدس والے ایمان نہ لائے

باوجودیکہ سراسر وہ اونکی نا آیت ہی آیت تہی کہ بغیر از شوہر اونکی ماکو حمل رہا اور مسیح بغیر از

باپ پیدا ہو چنانچہ فرماتا ہی وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا

وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ اور یقدس کیا ہمنے اوس عورت مریم کو جسنے نگاہ رکہا

اپنی فرج کو تو نفخ کی ہمنے اوسمین اپنی روح سے کہ وہ کلمہ ہو لسان وجہ روح اعظم سے اور کیا ہمنے

اوسکو اور اوسکے بیٹے کو نشانی قدرت عالمون کے لئے اور قوم یہود نے اونکو تسلیم نکیا اور تباہ ہوئے

اب جبکہ سبب اسود غد کورہ کی سند گذر گئی اہل مکہ کو ارشاد فرماتا ہی کہ توحید اختیار کرو إِنَّ هَٰذِهِ

أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝ تحقیق یہ اہل مکہ تمہارا گروہ ایک

امت ہی اولاد اسمٰعیل سے اور مین تمہارا رب ہون تو مجہہ ہی کی عبادت کرو وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم

بَيْنَهُمْ اور پارہ پارہ کیا انہون نے اپنا امر کہ کوئی ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کرکے عبادت کرنے لگا

اور کوئی آفتاب پرست اور کوئی ماہتاب پرست کوئی بت پرست ہے جنکو سزا ملنی قیامت میں ضروریات
سے ہے اور قیامت آنی ہے جو دستور ان دعوی ہے جیسا کہ اوسکی نسبت ارشاد ہے كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝
ہر ایک ہماری طرف رجوع ہونیوالا ہے بروز قیامت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ تو جو نیک کام ہو اور ہو وہ مسلمان
پس نہیں ہے کفران اوسکی سعی کے لئے بروز قیامت اور ہم رستی ہم اوسکے لئے البتہ لکھنے والے ہیں اگر
کوئی خیال جنم کا کرے کہ مرکر بعد دوسرے جنم میں جزا و سزا ہمیشگی جاتی ہے نہ قیامت میں تو ارشاد ہے
وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ
وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ اور حرام ہے اوس قریہ والوں پر جسکے
اہل کو ہم نے ہلاک کیا کہ وہ رجوع کریں دنیا میں بطور تناسخ یہاں تک جبکہ کھولے جاوینگے یاجوج
و ماجوج اور وہ ہر بلند و پست زمین سے نکلینگے ہر سال اہل اسلام نکل چکے ہیں اور کون جانتا تھا
کہ یاجوج والی روس و ماجوج کا یہ شوکت ہوگی کہ بلند حصہ شمال سے والی روس کی یہ صورت
ہوگی جو مشاہد ہے اور جانب پست حصہ جنوبی ہیں ماجوج کی یہ شوکت ہوگی پر قرآن کی مطابق سہ
یہ واقعات ہوں پس تناسخ کا ابطال بھی ہوا اور ان کے خروج پر متعلق تھا ظاہر ہوا اور قیامت کا
واضح ہو گیا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب ہوا وعدہ راست یعنی یہ کیونکہ ... سکے
وعدہ کی نسبت وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریبا وارد ہے فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ
اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝
پس ناگہاں قصہ یہ ہے کہ پھٹی ہوں اون لوگوں کی آنکھیں جنہوں نے کفر کیا کہیں ہائے ہماری افسوس
تھے ہم غفلت میں اوس سے بلکہ تھے ہم ظالم اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ بدرستی تم اور وہ جسکو عبادت کرتے ہو غیر خدا کا ایندھن ہے
جہنم تم اوسکے پہنچنے والے ہوگے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
اور اگر ہوتے یہ معبود یعنی مقبول الشفاعت نہ داخل ہوتے دوزخ میں اور ہر ایک کافر اوس میں ہمیشہ

رہیگا اور اہل مکہ مسیح کو نہ پوجتے تھے تاکہ زبانی مسیح کی نسبت جو اعتراض کیا درست ہو تا کہ یا تعبدون

سے مراد وہی ہیں جنکو اہل مکہ سوا خدا کے پوجتے اس مقام پر ارشاد حدیث میں ہے ما اجھلک

بلسان قومک یا زبلعی) لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ۰ اونکو

جہنم میں فریاد ہوگی اور وہ اوسمیں نہ سنینگے کیونکہ کانوں سے بہرے ہونگے اگر کوئی اعتراض کرے کہ

سورۂ مریم سے ظاہر ہے کہ ہر شخص کو ورود جہنم لازم ہے تو ارشاد ہے اِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ

مِنَّا الْحُسْنٰى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۰ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۚ وَهُمْ

فِي مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۰ بہرستی اہل اسلام جنکے لئے ہمسے نیکی نے

سبقت کی وہ گو اوسپر وارد ہوں پر داخل نہوں وہ جہنم سے دور ہونگے اور نہ سنینگے اوسکی ذرا سی

آواز اور وہ جسمیں اونکی نفس خواہش کریں ہمیشہ رہیں دیکھو رکوع ۵ سورۂ مریم کو اس مقام پر

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۰ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۰ نہ رنج دیگا اونکو فزع اکبر صور دوم اور ملاقات کریں اونسے ملائکہ

اور کہیں یہ دن تمہارا ہے کہ وعدہ دیا گیا تھا اور انبیا کا قول نفسی نفسی وہ بہ نسبت

اپنی جان کے ہو لیکن شفیع امت کی ہیں جو گنہگار ہوں يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ

لِلْكُتُبِ ۰ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۰ وَعْدًا عَلَيْنَا ۰ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِينَ ۰

جس دن ہم لپیٹیں آسمان مثل لپیٹنے مکتوب کی خطوں کے جیسے پیدا کیا پہلے اول خلق کو لوٹا دینگے

اوسکو وعدہ ہے ہمارا کرنا اوپر ضروری ہم کرنیوالے ہیں اور اسکے یہ ہے کہ ہمکو تحقیق ہولناک واقعہ کے

بیان کرنے ہوا ہے کیا تر ہوں امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اہل باطل کی سرکوبی اور اونکا مغلوب ہونا جانا

دنیا میں ہونا ہے جو دلیل قیامت ہے کہ یہ تخصیص اہل اسلام ہے کہ کسی کو کفار کے مقابلہ میں

اونکو سرسبزی کا حال نہوتا تھا لیکن اونکا وقوع میں آنا دلیل قیامت سمجھا جاوے ذکر فرمایا اور

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ

الصّٰلِحُونَ ۰ اور البتہ لکھ دیا ہمنے زبور ۱۲۳ کے درس ۱۱ و ۱۲ وغیرہ میں ذکر کے بعد کہ اہل مکہ کفار دیکھو کہ

اور زبور مین تو کل صدیق کا ذکر کرکے لکہا ہو کہ ارض کے وارث میرے بندہ نیکوکار صدیق ہونگے
جو صفت حلم سے موصوف ہونگے جیسے ورس ۵ فصل ۵ متی مین منقول ہے فی الانجیل کی تفسیر
مین صدیق کی یہ صفت لکہی ہو اور دوسرے مقام زبور مین صدیق کی بہت سی تعریف لکہی ہو
اِنَّ فِیْ ہٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ۝ بدرستی اسمین البتہ بلاغ ہو عبادت کرنیوالے
اہل اسلام قوم کے لیے نور ہا بالفعل ۱۲ درنگ عذاب کی کیون اہل مکہ پر ہو جو باعث ہوا ان امر کا ارشاد ہو
وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور نہ بہیجا ہمنے تجکو مگر عالمون کی رحمت کے لئے
تو شتابی عذاب کی امداد کے خلاف ہو اسی ہو فصل ۴۲ یشعیا مین بیکسان اور بہت
مخلوقات اہل اسلام لکہی ہی اب اپر ایمان لانا اہل مکہ کو لابد ہو اور قرآن الصمد عدون الا
یکسو ہی یہ حسیب شرک کی مانعت ہو اور یہی ہی امر کی نسبت فرماتا ہو قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ
اَنَّمَآ اِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ کہو جز این نیست وحی کی گئی ہو
طرف میری اسکی کہ الٰہ تمہارا اللہ واحد ہو پس آیا تم ایمان لانیوالے ہو فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ اٰذَنْتُکُمْ عَلٰی سَوَآءٍ پس اگر پہر جاوین پس فرما کہ خبر دی مین نے تمکو برابر کہ در صورت
خلاف تم برباد ہو سکے اور بربادی کب ہوگی تو جو دعوے اسکا جواب ارشاد ہو کہ وَاِنْ اَدْرِیْٓ
اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ اور اگرچہ مین جانون کہ آیا قریب ہو زمان بربادی
فتح بدر جیسے آیت اول اس سورت اقترب سے ظاہر ہو یا بعید ہو تمہارے حیلون مین حکم سے کہ
پوشیدہ سرگوشی کی اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَہْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا تَکْتُمُوْنَ ۝ تحقیق وہ
جانتا ہے ظاہر قول کو اور جانتا وہ قول کہ پوشیدہ کرو کہ اس واسطے پیغمبر کے پاس کچھ بیانات
نہیں اور پہر کر اس سب کچھ ہی پہر اسلام کی فتح کب متوقع ہو تو ارشاد ہو وَاِنْ اَدْرِیْ
لَعَلَّہٗ فِتْنَۃٌ لَّکُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝ اور تحقیق مین جانون کہ امید ہو کہ تمہاری
برخورداری آزمایش ہی تمہارے واسطے اور متاع ہے ایک مدت تک قٰلَ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ
نبی نے کہا اے رب حکم کر حق کے ساتھ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝

اور پروردگار ہمارا فریاد چاہا گیا ہے اوس پر جو تم وصف کرتے ہو قرآن کا کہ کوئی قرآن کو سحر
کہے کوئی افترا کہے کوئی شعر کہے ۔

سورۂ حج اٹہتر آیت ہے دس رکوع ہیں مدنیہ ہے بطرز مکیہ

کیونکہ اس سورت کے اول میں طعن اہل مکہ کی پیشین گوئی ہے جنہوں نے جو بدر میں قتل عتبہ
بن ربیعہ و امیہ بن خلف وغیرہ سے ابوجہل و عقبہ بن معیط وغیرہم شیطانوں کی پیروی کی
اور قیامت کا خوف نکیا چنانچہ سعد بن معاذ نے جبکہ قبل از فتح بدر عمرہ کرنے مکہ کو گئے تھے امیہ
کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امیہ سر کے یاروں کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور جنگ
بدر کی روانگی میں قافلہ قریش کے عداس نے عتبہ و شیبہ کو کہا تھا کہ تم دونوں مارے جاؤ گے
اور عاص بن ہشام سے عداس نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں اور وہ ایمان لایا
پر ابولہب کا قرضہ اوسپر چار ہزار درہم کا تھا تو اس قسم میں وہ پڑا کہ ابولہب نے فرصت
سے بدر کہا اور اپنی جگہہ پر اوسکو بھیجا اور سب اہل اسلام میں جب تم رسید ہوا تو اول اس سورت کی
اس ہوا تو سکے بیان میں پہلے سے ہے اور پہلی سورت میں بدر کا بیان تہا تو اس وجہ سے بعد اسکے لائے
تو جب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ اے لوگو آدمیوں ڈرو اپنے رب سے اہوال قیامت سے
کیونکہ ساعت قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ
عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا اوس روز کہ تم اوسکو دیکھو تو بھول جاوے دودھ
پلانے والی اوسی کو جسکو دودھ پلا کر بچہ سے کمال محبت ہو تو پر اوسوقت وہ بھولی اور دہشت
وہ دہشت ہو کہ جننے پر صاحب حمل اپنے حمل کو گراوے ہو عادت اوس حالت پر کہ وہ مرکر بھولیں پس
حاملہ و مرضعہ جو حالت حمل و رضاع میں مری ہوں تو اوسی حالت پر اوٹھیں وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اور دیکھے آدمیوں کو نشہ میں ہو

اور نہوں نشہ میں ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے اوسکے ہول سے مدہوش ہون گے ومن الناس

مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۙ كُتِبَ عَلَيْهِ

أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ اور

بعض آدمیون مکہ سے مثل امیہ وہ ہے جو مجادلہ کرتے ہین یہ دونو در خدا مین بغیر از علم قیامت چنانچہ مجادلہ
کرتا آتا تہا اور پیروی کرتے ہین مثل نضر بن حارث و ابوجہل و عقبہ بن ابی معیط شیطان سرکش کی
کہ مقرر کی گئی ہے اوسپر یہ بات کہ جو اوسکی موالات کرے تو وہ اوسکو گمراہ کریگا اور راہ بتاویگا اوسکو
سوزندہ عذاب کی طرف چنانچہ کسیکا مقولہ ہے سے اللہ کا یہ کہا سچا ہے ؂ ہر ایک اپنی اصل کو جاتا ہے
کہ شیطان کی پیدایش آگ زہری سے ہے اور یہ آیت غزوہ بنی مصطلق مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
بقول ابو سعید خدری پڑہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ آیا تم
جانتے ہو کہ یہ دن یعنی جسکا ذکر آیت مین ہے کونسا ہے پہر ارشاد فرمایا کہ یہ دن ہے کہ خدا تعالی آدم کو
فرماویگا کہ اوٹہا اور بہیجا آتش کا اپنی اولاد مین سے نو سو ننانوے آگ مین اور ایک جنت مین
تو صحابہ کو گران آیا اور روئے ارشاد فرمایا کہ بشارت پاؤ و درست رہو اور قریب ہو اس سے کہ
تمہارے ساتہہ دو مخلوق ہین کہ نہوں کسی قوم مین مگر زیادہ ہو جاوین وہ یاجوج و ماجوج ہین کہ اہل
دوزخ سے ہون الحدیث مخفی نرہے کہ یہ ارشاد بطور رحم کے ہے اور وہ سکے وبنظر گنہگاران امت کی ہے کہ ہزار مین
ایک مسلمان ہون کیونکہ اس وقت مین اہل اسلام دسوین حصہ اولاد آدم سے زیادہ ہین کہ دوزخ
مین اس حساب سے اس امت کے اہل دوزخ گنہگار ہون اور بنظر جنت کے ارشاد ہوا کہ تم اہل جنت کے
ثلث ہو پہر نصف فرمایا کہ اول ایک ثلث ہون پہر جبکہ گنہگار بہی جنت مین جاوین تو نصف
اولاد آدم سے ہون پہر فرمایا دو ثلث یعنی وہ جو شفاعت سے کنارہ دوزخ سے نکل کر اہل جنت کے
شریک ہون اور ممکن ہے کہ نزول اوسکا پہلے بدر سے ہوا اور پہر غزوہ بنی المصطلق مین حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کو سمجہائی ہو اور مثل امیہ کو قیامت مین شک تہا جو لوگ مردے خاک ہوئے ان کا کیسے
از سر نو زندہ ہوسکتے ہین تو اوسکا جواب بطریق تمثیل سے فرمایا ہے پس اول فرماتا ہے یا ایہا الناس

إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ
لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَىٰ
أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ اے منکر والو آدمیو اگر تم شک
میں ہو قیامت میں اوٹھنے سے کہ کیسے پھر پیدا ہو سکتے ہیں تو غور کرو کہ ہستی تمہاری دادے
آدم کی خاک سے بنایا پھر تمکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر مضغہ سے تام الخلقت یا غیر تام الخلقت کہ
قریب ہے ان کو اثر نطفہ کہا اور اسکی ترتیب علقہ اور اسکی ترتیب مضغہ تاکہ ظاہر کریں تمہارے لئے کرسی ان
سے کہ نفخ روح ہو کہ ایک چالیسی ہیں یہ کارخانہ کریں جیسے حدیث بخاری شاہد اس معنی کی ہے جیسے
دوسری روایت کریں اور بعد نفخ روح کے ٹھیراویں رحموں میں اسقدر کہ ہم چاہیں میعاد
مقرر تک پھر نکالیں تمکو لڑکا پھر جیسے کہ تم پہونچو اپنی جوانی کو اور بعض تمہیں سے وہ ہی جو اس
اثنا میں مر جاتے ہیں اور بعض تمہیں سے وہ ہے جو پھر سو پاچا جاوے ذلیل عمر تک نوبت کی کہ آخر کار بچائی بے علمی کے
کچھ تعریف سے امید ہے کہ کبیر الشان عظیم تھے اور یہ تقلبات سوائے خدا کے کون کر سکتا ہے اگر
طبیعت جزویہ کا اثر کہا جاوے تو بھی وہ بغیر طبیعت کلیہ الٰہی کے متصور نہیں ہو سکتا پس جو ایسے
تقلبات پر قادر ہے تو خاک استخوان بوسیدہ سے پھر انسان کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا مشکل ہے
دوسری دلیل الٰہی ہے وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۞ اور تو دیکھتا ہے اے مخاطب زمین کو خشک تو جب
اوتاریں ہم اوسپر پانی زمین حرکت کرتی اور بڑھتی ہے اور جاتی ہے ہر بابت بہانت کی رونق دار شیا
اسپر کون سوائے خدا کے قادر ہے پھر قیامت کو لانیکی نسبت وہی قادر ہے کون مانع ہے کہ قیامت کے
روز اصلی ہیات انسانی پر مٹی کا پیدا کر کے کھڑا کر دیگا ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ
يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۞ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

فِيهَا لا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۵ اور یہ آیات مذکورہ دلالت کرتی ہین اس بات سے
ساتھ کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ ہی زندہ کریگا مردیکو اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور ساعت اعادہ
آنیوالی ہے جسمین شک نہین اور اللہ اوٹھاویگا بروز قیامت اونکو جو قبر مین ہین کیونکہ وہ حرکت سے
ایک پتہ یا تنکا پیدا نہین ہوسکتا اور مردہ کا زندہ ہونا صاف اس سے ظاہر ہے اور قدرت
اوسکی ہر شی پر ظاہر ہے اور یہ تمثیل ہے قیامت کی پس اوس سے قیامت کا آنا ظاہر ہوا جیسے
جو بعد تہا وہ دور ہوا اور جیسے زندہ گہاس خشک ہوکر زمین مین چلی جاتی ہے اور پہر اُگتی ہے
ویسے قبر سے بعث کا حال ہو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا
هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَهٗ
فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۵ اور بعض
آدمیون مین سے وہ مثل ابوجہل و عتبہ بن معیط و نضر بن حارث کی ہے جو مجادلہ کرے خدا مین
بغیر از علم و بغیر از ہدایت دوسری کے و بغیر کتاب روشن کے اپنی پہلو کو لپیٹنے والا ہو تکبر سے تاکہ
گمراہ کرے راہ خدا سے واوسکے لئے دنیا مین رسوائی ہے بروز بدر اور چکہاوین اوسکو بروز قیامت
جلانے والی آگ کا عذاب اور کہا جاوے ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۵ یہ اے مخاطب منکر اوس سبب سے ہے کہ مقدم کیا تیری دو ہاتون نے اور
بدرستی اللہ ظلم کرنیوالا بندون پر نہین اور عاص بن ہشام کی نسبت ارشاد ہے کہ بعد اوسکے جو
ایمان لایا اور ابی لہب نے جو فتنہ سے بری الذمہ کیا شریک کفار ہوگیا وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ج فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ ج وَاِنْ
اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ج خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۵ اور بعض آدمیون مین سے مثل عاص کے وہ ہے جو عبادت
کرکے یعنی ایمان لاوے شک پر اگر پہونچے اوسکو بہتری خدا سے تو مطمئن ہو جاوے اگر پہونچے اوسکو
فتنہ مال کا کہ ابو لہب بری الذمہ کرے پہر جاوے اپنے مونہہ پر زیان کار ہوا دنیا مین کہ مارا گیا اور

آخرت میں کہ دوزخ میں پہونچی یہ ظاہر زیان کاری ہی يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۚ پکارتی خدا کے سوا اوسکو
جو نہ ضرر دی اوسکو ترک کی صورت میں اور نفع دی اوسکو صورت عبادت میں یہ گمراہی ہی
بعید حق سے يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ
الْعَشِيْرُ ۝ اور پکارتی اوسکو البتہ ضرر زیادہ ہی اوسکی نفع سی البتہ بری ہی مولی اور البتہ بری ہی
ہم صحبت ابن عباس اصل قصہ یہ ہی کہ بعض اعراب کے مقدمہ میں یہ آیت پڑہی گئی ہی جو مال
و جسمانی صحت و اولاد سے خوش ہو کر اسلام پر رہی اور تکلیف جسمانی زیادہ اولاد دیکہکر مرتد ہو گئی
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ بدرستی اللہ داخل کرے اون لوگون کو جو ایمان لائی اور کام
کئی نیک جنتون میں کہ جاری ہین اونکی غرفون کے نیچی نہرین بدرستی اللہ کرتا وہ جو ارادہ کرتا
مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝ جو مرتد گمان
کرتا تہا کہ ہرگز نہ مدد کری اوسکو اللہ دنیا و آخرت میں پس اوسکی مثل ایسی ہی کہ چاہیے کہ دراز
کری امید کے رسی آسمان تک پہر چاہیے کہ قطع کری پس چاہیے کہ دیکہی آیا لیجاوی کید اوسکا کہ
قطع کرنا رسن کا ہی اوس شئی کو جو غیظ میں ڈالے ہرگز نہیں یعنی ایماندار کو امید آسمان پر چڑہنی
کی ہے کہ مراتب علیا کو فائز ہو اور اوسنی ایمان کی رسی مراتب علیا تک پہونچائی ہی مرتد سے
دریافت کیا جاوی کہ رسن ایمان کی قطع سے تو نے کیا حاصل کیا چنانچہ حیدر آباد کے ایک
برہمن قوم کی نقل ہی کہ وہ مسلمان ہو گیا اوسکے پاس دوسری قوم مرتد کرنیکو گئی تو اوسنی کہا کہ
یہ مجکو بتلاؤ کہ اہل اسلام کا قول ہی کہ سوای اہل اسلام کے سب دوزخ میں جاوینگے اور ہمیشہ
اوسمین رہینگے اور تم کہتے ہو کہ جنم ہوگا پس اگر تمہارا کہنا صحیح ہوا تو دوسری جنم میں باوجودیکہ
میں مسلمان تہا من درست ہو سکتا ہون دگر مسلمانون کا کہنا صحیح ہوا تو بتلاؤ ہمیشگی دوزخ سے

رتے ہین اپنے رب کے مقدمہ مین فالذین کفروا قطعت لہم ثیاب من نار

یصب من فوق رءوسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود

ولہم مقامع من حدید پس اونکو لیے جنہون نے کفر کیا قطع کئی جاوین اونکو لیے آگ کے

کپڑے ڈالا جاوے اونکے سرون پر سے کہولتا پانی گل جاوے اوس سے وہ جو اونکے پیٹون مین ہے

اور جلدین اور اونکے سر کوٹنے کو مونگریان ہون لوہے کی کلما ارادوا ان یخرجوا منہا

من غم اعیدوا فیہا وذوقوا عذاب الحریق ۝ جب وہ ارادہ کرین اوس سے ۲ ع ۱۲

نکلنے کا غم کے سبب سے لوٹائی جاوین اوسمین اور کہا جاوے چکہو آگ جلانیوالی کا عذاب ان اللہ

یدخل الذین امنوا وعملوا الصلحت جنت تجری من تحتہا الانہر

یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا ولباسہم فیہا حریر

تحقیق اللہ داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور کام کئے نیک جنتون مین کہ جاری ہین نیچے

اونکے غرفون کے نہرین پہنائے جاوینگے جنتون مین سونے و موتی کے کنگن کیونکہ اونہون نے اپنے

ہاتہون سے شجاعت دکہلائی جیسے بہادر دنکے لئے انعام مین دئے جاتے ہین اور لباس اونکا

اوسمین حریر ہو مقابل اسکے کہ جوشن و زرہ پہن کر جہاد کیا ہو وہدوا الی الطیب من القول

وہدوا الی صراط الحمید ۝ اور وہ راہ بتلائی گئی پاک قول لا الہ الا اللہ کی طرف

جو اصل ایمان ہے اور راہ بتلائی گئی خدا پسندیدہ کی راہ کہ وہ شریعت ہے کہ نفس لا الہ الا اللہ کے

قول سے اونکو جنت دیجاوے اور باقی شریعت کی پیروی سے اونکے غرفونکے نیچے نہرین ہون حسب مراتب

اور کوشش مراتب سے جو جہاد مین کی اونکے انعام مین سونے و موتیون کے کنگن ملین ابوذر رضی اللہ

عنہ نے حلفاً کہا کہ علی و حمزہ و عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم مومنین و عتبہ و شیبہ و ولید

بن عتبہ کافرین کے مقدمہ مین آیت ہذان خصمان نازل ہوئی ہے اور بعید نہین کہ

نزول اوسکا پہلے ہو اور بدر کے وقت مین پڑہی گئی ہو محقق یہ ہے کہ سعد معاذ قبل از فتح بدر

و بعد از ہجرت عمرہ کرنے کے کو گئے اور امیہ کے مکان پر ٹہہرے ابو جہل کو خبر ہوئی امیہ سے اوسنے کہا کہ

یہ ہماری دشمنوں سے کہ ہم سوگند ہین اونکو اپنی گہر ٹہرایا ہی اور تو چہوڑتا ہی کہ ہمارے جنگل سے
نکل جاوین سعد نے بلند آواز سے کہا کہ ای ابوجہل تو یہ بات کہتا ہی اور جو کچھ چاہی تو کہو اور جس امر کا
قصد ہی وہ کر تمہاری قافلہ کا عبور ہماری اوپر ہی امیہ نے سعد سے کہا کہ یہ ابو الحکم ہی اس وادی کا
مہتر اوسکو درشتی سے بات مکر سعد بن معاذ نے امیہ کی طرف منہ کرکے کہا تو یہ بات کرتا ہی حالانکہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہی کہ فرماتے تہے کہ امیہ بن خلف میری یاروں کے ہاتھ سے مارا جاویگا
امیہ نے کہا تو نے سنا ہی سعد نے فرمایا ہان امیہ اس بات کو اپنے دل مین رکہتا تہا یہانتک کہ
قریش نے جبکہ بدر کا قصد کیا تو اوسکا ارادہ تہا کہ تخلف کرے مغلوب ہو گیا آیت ذیل اسوجہ سے حال
ابوجہل وغیرہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ
بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ تحقیق جنہوں نے مثل ابوجہل کی کفر کیا اور
روکتین حاجی و معتمرین کو راہ خدا اور اوس مسجد حرام سے جسکو کیا ہی ہمنے آدمیونکی برابر حاکن
اوسمین ہو یا مسافر اور جو اوسمین ارادہ کرے الحاد کے ساتہ ظلم کا چکہاوین اوسکو عذاب درد
دینے والا ہی روز بدر کیونکہ مسجد حرام اہل اسلام کے واسطے ہی جیسے فرماتا ہی وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ
مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۔ اور یاد کر جبکہ جگہ دی ہمنے ابراہیم کو بیت اللہ بنانے کی مقام پر
اسلئے کہ تو نہ شرک کیجیو میری ساتہ اور پاک رکہیو میری گہر کو بتون سے طواف کرنیوالوں یعنی مسافرین کو
اور ٹہرنے والوں کو اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کو جسمین خصوصیت اہل اسلام سے
عام ہی اس سے کہ مسافر ہو یا مقیم ہو پس جو اونکے سوا ہین وہ نکالے جاوینگے فتح مکہ مین اور
درد الیم مین گرفتار ہونگے بدر مین وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ
عَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۔ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ اور حکم کر آدمیون کو حج کے ساتھ کہ
آوین تیری پاس پیادہ اور ہر دبلے ناقہ پر کہ آوین ہر دور کی راہ سی تاکہ حاضر ہون اپنے منافع کیلئے
کہ سوداگری ہو اور یاد کرین نام خدا کو ایام معلومہ حج مین اون بہیمۂ انعام مین کہ خدا نے اونکو
دیئے ہین تو کہاؤ اوس سے اور بانٹو بہت محتاج و فقیر کو اور یہ ابراہیم کو اسواسطے حکم ہوا کہ درخت
حیات کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے ترقی حصہ عدل مین وسط عدل مین یعنی مکہ مین
حسب فصل سوم کے ظہور مقرر ہوا تہا کہ اوسکی یادداشت ہمیشہ کو بنی رہے پہلے تو آیت وہ
یادداشت کے لئے اور بعد تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکہ پہلے وعدہ یاد کرین جاوین
کہ احرام باندہکر اس دریافت کے لئے اس مقام مقدس مین آوین اور توحید کو جو اس مقام مقدس مین
مقرر کی گئی ہے یاد رکہتے رہین یہانتک کہ اپنی قربانیین خاص خدا کے نام ہون جیسے مضمون ذیل سے
ظاہر ہے ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ پہر چاہئے کہ دور کرین اپنا میل حلق عانہ و شوارب و نتف ابطین
وغیرہ سے مخفی نرہے کہ زبان زجاج مین لغت کا پورا پورا احتیاج ہوا تہا اگر لفظ تفث سوا کے
قرآن کے اوسنے نپایا ہو اوس سے عدم استعمال اہل مکہ کا اس لفظ کی نسبت لازم نہین آتا وَلْيُوفُوا
نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ اور چاہئے کہ وہ پورا کرین اپنی نذرون کو
اور طواف کرین پرانے مکان آدم کا جسمین روح اعظم اونکو لئے غالبًا یہانتک پر تجلی ہوا اس سے
وہ مقام صدر کہلایا اور شجرہ حیات کا ظہور اوس ملک مین مقرر کیا گیا ذٰلِكَ یہ حکم خدا
ابراہیم کی نسبت ہے وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ اور جو
تعظیم کرے اللہ تعالیٰ کی حرمات کی پس وہ بہتر ہے اوسکے لئے اوسکے رب کے نزدیک وَأُحِلَّتْ
لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور حلال کئے گئے تمہارے لئے اونٹ بہیمۂ انعام سے جو
کہائے جاتے ہین مگر وہ جو پڑہا جاوے تمہارے اوپر کہ وہ سور ہے اور وہ جو ذبح کیا گیا ہو بغیر نام خدا
ہنگام ذبح اور مردہ بایت اسکے اور اونکا خون مسفوح جیسے سورۂ بقرہ و سورۂ انعام مین پڑہے گئے
اور غیر طیبات بہی حرام ہین جیسے سورۂ مائدہ مین ہے کہ دریافت کرین کیا حلال کیا گیا فرما وہ جو طیب ہے

تو غیر شیب مثل حریر وغیرہ نادرست ہین اور جبکہ ابراہیم کو حکم ہو کہ شرک نکرو اور خدا کی نذر پوری

کرو تو ارشاد ہی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝

حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۝ تو بچو بتون کی پلیدی سے اور بچو قول زور سے

کہ دوسرون کی نذر کرو خالص کرنیواسطے ہو خدا کے سلئے کہ دوسرون کا طواف نکرو کہ عبادت

سات شوط سے ہی نہ شرک کرنیوالے ہو اوسکی ساتھ علی العموم وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا

خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝

اور جو شرک کرے اللہ کی ساتھ بالخصوص اولاد و پیرو ابراہیم تو گویا وہ گرا آسمان سی جو مرتبہ اولاد

ابراہیم سے گرنا ہوا ہے پس اُچک لیتی اوسکو طیر یا لیجاوی ہوا اوسکو ریح دور مکان مین کہ راہ

نپاوی ذَٰلِكَ یہ بات درست وصحیح ہی وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى

الْقُلُوبِ ۝ اور جو عظمت کرے شعائر خدا یعنی بدن وہدی کی تو وہ دلون کے تقوی سے ہے

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ تمہارے

بدن وہدی مین قبل از وجوب نفع ہین میعاد سفر وجوب تک پہر جگہ ذبح ونحر کی بیت العتیق

کی طرف منافع ہین نہ جیسے اہل جہالت کرتے کہ جو سوداگری کے لئے ہوتے اوسکو نذر کرتے

جیسے بہت اہل اسلام اہل ہند کا دستور ہی کہ جب تک فاتحہ نہولے اوس کہانی کو جو گذشتون کی ثواب

کے لئے اللہ کی نذر کرتے ہین کسی کو کہانی نہین دیتے نہ گہر والے کو نہ محتاج کو بلکہ روایت مرفوع ابوہریرہ

کی مطابق اگر بدنہ پر سواری کیجاوے تو حرج کا نہین لیکن خصوصیت بیت عتیق کعبہ کی طرف

لیجانیکی کیا وجہ ہی جواب اوسکا ارشاد ہی وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ

اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ

أَسْلِمُوا ۝ اور ہر گروہ نسل ابراہیم کے لئے خواہ یہود ہو یا نصاری کیا ہمنے ذبح تاکہ یاد کرین

اللہ کا نام اوس بہیمہ انعام پر جو اونکو نصیب کیا ہی سو معبود تمہارا معبود ایک ہے تو

اوسکو ہی گردن رکہو تاکہ اوس منسک پر جو لوگ آوین تو ایسے آنکر بہی اپنی گہردن مین

خدا کے نام پر ذبح کریں چنانچہ یہود کے لئے منسک پہلے کعبہ شرقی تہا جیسے فصل ۱۵ ۳ پیدائش میں
ظاہر ہے اور نصاریٰ نسل ابراہیم کے لئے بیت مقدس ہے اور عیسائیوں اہل یورپ کی زبان
اگرچہ مقام منسک مطابق فصل نہم دہم نامہ عبرانیوں کے وہ تہا جہاں مسیح خدا کے نام پر
چڑہے لیکن سب بزرگوں نے جنہیں یعقوب حواری بھی تہے حسب درس ۳۳ فصل ۲۱ کتاب
اعمال کے پولوس کو کہا کہ ہمارے ساتھ چار مرد ہیں جنہیں نذر ادا کرنا ہے ۲۳۔ تو اونہیں لیکر
آپ اونکو پاک کر اور اونکے لئے کچھ خرچ کر تاکہ وہ سر اپنا منڈوائیں تو سب جانیں گے کہ
جو باتیں تجہے پر سے حق میں سنی ہیں سو کچھ نہیں بلکہ تو آپ ہی شریعت کو حفظ کرکے درست
چلتا ہے ۲۵۔ پر جو غیر قوموں سے ایمان لائے اونکی بابت ہمنے ٹہرا کے لکہا ہے کہ وے ایسی باتیں
نہ مانیں مگر بتوں کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گہونٹی ہوئی اشیاء و حرام کاری سے پرہیز کریں اور
خرچ کرنیسے مطلب ذبح کرنا ہے وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ
قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُونَ ۝ اور بشارت دے اون عاجزی کرنیوالوں کو اوس شئی سے جو اونکو پہونچی یعنی مہاجر
و انصار کو جو کافروں و یہود سے تکلیف پہونچی اور برپا کرنیوالے نماز کو جو زیادہ یہ صفت
مہاجرین کی ہے اور اس سے جو نصیب کیا ہے اونکو صرف کرتے ہیں یہ صفت انصار میں زیادہ ہے
اگر یہودی قربانی شتر پر اعتراض کریں تو رد ہے وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا
فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ۝ اور اونٹ کی قربانی کی ہمنے تمہارے لئے احکام خدا سے تمہارے لئے اوس میں
بہتری ہے تو بوقت ذبح یاد کرو اونپر اللہ کا نام اس حال میں کہ بستہ ہوں کہ نحر کریں
جب گریں اپنے پہلوؤں پر تو کہاؤ اوس اور کہلاؤ قانع و مضطر کو اس طرح سے ہمنے اونکو مسخر
کیا ہے امید کہ تم شکر کرو کہ قربانی اوسکے ہی لئے کرو لیکن خدا کے لئے قربانی کرنے سے کیا حاصل

زیادہ گوشت اوسکا کہاتا ہو یا خون پیتا ہو ارشاد ہو لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا
دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۔ نہ پہنچے اللہ کو اوسکا گوشت نہ اوسکا
خون و لیکن پہونچے اللہ کو تمہاری پرہیزگاری کہ اللہ کے نام پر ذبح کرو كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اسطرح اونکو تمہارا
مسخر کردیا ہے تاکہ بزرگی یاد کرو اللہ کو اوس طور پر کہ تمکو اوسنے ہدایت کی کہ خدا کے ہی نام پر ذبح کرو نہ
غیر کے نام پر کیونکہ خدا نے ہی تمہارا تابعدار اونکو کردیا ہے تو اوسی کے نام پر مخصوص ذبح کرنا چاہیے
اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ بتحقیق اللہ دفع کرتا اون لوگوں سے جو
ایمان لائے ضرر یہود سے اور یہ بڑی بشارت ہے کہ ادہر اوس مدت میں اہل مکہ نے شرارت
کی کہ اوسکے سبب سے ہجرت ہوئی اودہر یہود نے بدمعاشی پر کمر باندہی کہ اکثر حوالی مدینہ
ایمان نہ لائے دیگر یہود کہیں کہ شتر ملت ابراہیم میں منع ہے تو وہ خیانت کرنے میں جیسا ارشاد ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۔ خدا دوست نہیں رکھتا ہر خیانت کرنیوالے سرکش
یہود کو کہ جو بابت قربانی شتر کے دین ابراہیم میں جائز نہیں کہیں دیکھو درس ۱۵ فصل ۲ سفر تکوین کہ
یعقوب نے پیش بہا دودہ والی اونٹنیاں عیسو کے ہدیہ کو بہیجے گذرانی ہیں کہ اگر اونٹ
حرام ہوتا تو اوسکا دودہ بہی حرام ہوتا اب جبکہ ہجرت نبی ہوئی اور بعد ہجرت کے ابوجہل
و عقبہ بن ابی معیط وغیرہ کے یہانتک شرارت ہوئی کہ سعد بن معاذ سی ایسی ناہنجاری سے
پیش آئے اور کوئی دقیقہ شرارت کا کفار مکہ نے اہل اسلام کی نسبت چہوڑا اور اہل مکہ کی کاروان
کے قافلہ جو شام کی مملکت کو آتے مدینہ کے گرد نواح ہوکر آتے جاتے تو اول حکم بابت قتال کی
اہل مکہ کی نسبت آیا جو ارشاد ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ۔ اجازت دی گئی اون مہاجرین کے لئے جو مقاتلہ کئے گئے ساتھ
اس امر کے کہ وہ ظلم کئے گئے ہیں اور اللہ تعالی اونکی مدد پر البتہ قدرت والا ہے اَلَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ وہ جو نکالے

ع

نکالے گئے نکالے گئے ایسے گہروں سے بغیر حق مگر اس بات پر وہ نکالے گئے کہ کہتے ہیں رب ہمارا
اللہ ہے وہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ دین کی بہلائی چاہئے تہا کہ جہاد سے اسلام جاری کیا جاوے
اس سے ظاہر کہ جہاد دنیا ہے انہیں تو ارشاد ہوتا ہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُم
بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوَاتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ
اللّٰهِ كَثِيرًا ۚ اور اگر نہوتا دفع کرنا اللہ کی جانب سے بعض کفار کو بعض اہل حق کے ساتھ
تو گرائے جاتے تکئے اور مدارس اور عبادت گاہ وصومعے جنمیں ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا نام بہت سا
جنمیں پہلے حضرات انبیا نے جہاد کیا ہے بلکہ موسیٰ اور یوشع تو خود ہی چڑھ گئے ہیں وَلَيَنصُرَنَّ
اللّٰهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۞ اور البتہ مدد کریگا اللہ اوسکی جو مدد کریگا
اللہ کے رسول کی یعنی اللہ البتہ قوی غالب ہے یہ اشارہ انصار کی طرف ہوا پہر دوسرے
مہاجرین کی صفت فرماتا ہے الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ
الْأُمُورِ ۞ وہ مہاجرین اگر اونکو قدرت ہم دین رہنے کی بیچ زمین کے پڑھیں نماز اور دیں زکوات
اور حکم کریں اچہا اور منع کریں برائی سے اور خدا کے رسول کیلئے ہے کاموں کا انجام [illegible]
دیتا ہے وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۞ وَ
قَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۞ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ
لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۞ اور اگر تیری تکذیب کریں تو انسے
کی پہلے اونکی قوم نوح نے نوح کی اور قوم عاد نے ہود کی و قوم ثمود نے صالح کی اور قوم ابراہیم نے
ابراہیم کی اور قوم لوط نے لوط کی اور اصحاب مدین نے شعیب کی اور جہٹلایا گیا موسیٰ پس
مہلت دی تہی کافروں کیلئے پہر اونکو پکڑا تو کیسا ہوا انکار کفار کا اس سے وہ شبہ جو مستدل
مقوقس نے حاطب بن بلتعہ سے بعد اسکے کیا کہا کہ اگر تمہارے صاحب نبی ہیں تو ہجرت کیوں کی
یعنی مخالف اونکو ایمان کیوں نہ لائے جس سے ہجرت نکرنے جاتا رہا کہ دوسرے انبیا پر بہی ایسا ہی گذرا

گذرا ہے جبکہ حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تہا کہ عیسیٰ بہی رسول تہے تو پہر کیون
سولی پر چڑہائے گئے پس مقوقس خاموش ہوا فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ
ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ
پس بہت بستیان ہین جو مع انبیا کے ہلاک کین کہ وہ گرنے والی تہے اونکی مخالفت سے پس وہ گری پڑی ہین
اپنی چہتون پر اور بہت سے کوئے متروکہ اور محکم محل پس اہل مکہ کی تباہی بہی لازم ہے پس جہاد
اہل اسلام پر کیا جاے اعتراض ہے أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ
قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ
وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ کیا منکرین سیر نکرین زمین تو ہون
اونکے لئے دل جنسے سمجہین یا کان ہون جنکے ساتہ سنین کیونکہ بینائین اونکی اندہی نہین لیکن
اندہے ہین اونکے وہ دل جو سینون مین ہین کہ سمجہتے نہین وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ
وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۝ اور جلدی چاہین عذاب کی اور ہرگز نہ خلاف کریگا اپنے وعدہ کو
کہ بعد ایک سال ہجرت کے فتح فصل ۱۲ اشعیا مین لکہی ہے دگر کوئی یہ کہے کہ سورۂ نبا مکیہ مین وعدہ
عذاب قریب کا ہے پہر کیون نہین آیا کہ ہجرت کو ایک سال گذر گیا تو ارشاد ہے کہ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ
رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ اور تحقیق ایک روز دوسرے ایام کے سوا کہ وہ چند ہین
تیرے رب کے نزدیک مثل ایک ہزار سال کے ہے اون دنون سے کہ تم شمار کرو دیکہو اس مقام پر فصل ۳
نامہ پطرس کو باب بست وسوم مقدمہ چہارم میں چنانچہ سبت مقدس ہزار ہفتم اہل اسلام کے لئے مقرر
ہوا ہے اور ایک سال ہجرت کے بعد فتح کا ہونا لکہا ہے وہ بعید کیا ہے دگر کوئی کہے کہ اب مہلت
فتح مین کیون ہجرت بہی ہو چکی اور قرآن مین ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ
کہ اور نہین ہے اللہ عذاب دینے والا کفار مکہ کو اور تو اون مین ہوا رہتا ہے وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ
أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ اور بہت
قریون کو مین نے مہلت دی کہ وہ ظلم کرنیوالے تہے اور تہی اونکی اونین سے چلے گئے تہے پہر اونکو مین نے پکڑا

اور میری طرف ہی بازگشت دیکھو قوم یہود مسیح کے منکر بعد مسیح کے رفع کے سالہا سال بعد
سنہ ستر میں تباہ ہوئی قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا
فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ فرما ای آدمیوں میں ڈرانیوالا
ظاہر ہوں ساری کفار کو اونکی شکست سے پس وہ جو ایمان لاویں اور کام کریں نیک اونکی
مغفرت ہے آخرت میں اور رزق بزرگ ہے دنیا میں اور آخرت میں درجات حسنہ سے ہوں
اور وہ جو سعی کریں ہماری آیات میں ہمیں عاجز کرنیوالی اہل سلام کے وہ اصحاب دوزخ ہیں
ان آیات کے بعد جبکہ جہاد دوسری سال میں ہجرت سے فرض ہوا تو بقول بعض عبیدۃ الحارث
کے لئے پہلی جہاد اوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو شیخ المہاجرین کہتے علم سپید باندھا گیا
وہ ساٹھ یا اسی آدمیوں سے قریش پر جا حملہ آور ہوئے جو مکہ سے کسی کام کو نکلے تھے کہ وہ دو سو
تھے اور سردار او نیز بقول بعض ابوسفیان بن حرب تھے تو مشرک بھاگ گئے اور سعد بن وقاص سے
اول تیر چلایا اور پس تیر اوپر چلائے کہ ہر ایک کاری لگا اور مشرک بھاگ گئے اور فتحمندی اہل اسلام
کو شروع ہوئی جیسے کتب تفاسیر دوسری میں ہے لیکن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سال دوم ہجرت
میں دو سو آدمیوں کے ساتھ قریش و بنی ضمرہ کے قافلہ کے قصد پر منزل ہراتک باہر مدینہ سے
نکل گئے پر مخشی بن عمرو ضمرہ کے قبیلہ کا پیشوا صلح کے ساتھ پیش آیا اور صلح سے لوٹنا ہوا اور
سعد وقاص کو قریش کے کاروان پر بھیجا اور ارشاد کیا کہ خرار سے نہ بڑھنا جو جحفہ کے قریب
میں ہے پر قافلہ نکل گیا اور بے نیل مرام واپس آئے پھر خود بنفس نفیس دو سو آدمیوں کے ساتھ
قریش کے قافلہ پر جسمیں ڈیڑھ ہزار اونٹ تھا جبل رضوی تک حضور تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ
وہاں سے نکل گئے تھے اور بے نیل مرام لوٹنا ہوا تو اوس مقام پر زبان درازی اہل نفاق کی
منتشر ہوئی کہ ہی کی مراد پر نہ آئے یہ کیسی نبوت ہے ان نظر آیت ذیل کہ سے سند کا موقع ہوا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

الشیطٰن فی امنیتہ ج اور نہ بھیجا ہمنے تجسے پہلے کوئی رسول و نبی مگر جب تمنا کی اوسنے
تو اوسکی آرزو برآنے مین خلل ڈالا شیطان نے فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن ثم
یحکم اللہ اٰیٰتہ ط واللہ علیم حکیم ۵۲ تو دور کرتا ہے اللہ اوسکو جو شیطان نے
ڈالا پھر محکم کرتا ہے اللہ اپنی آیات کو جو وعدہ وعید فرمایا ہے وہ کامل ہوں اور اللہ دانا باحکمت ہے
دیکھو موسیٰ نے آرزو کی کہ خدا کی پاس سے شریعت لاؤن اور مطابق فصل ۳۲ خروج کے
قوم نے گوسالہ پرستی کی پھر موسیٰ نے چاہا کہ مالک مقدس مین قوم جاوے تو قوم نے شیطان کے
بہکاوے سے جانے سے انکار کیا اور چالیس سال بعد مین پہنچے مسیح نے چاہا کہ قوم یہود کیا رو ایمان لاوے
اکثر اونمین سرکش ہوگئے طالوت و جدعون نبی نے چاہا کہ قوم نہر سے پانی نہ پیوین مگر جلد سے پر
اکثر نے پی لیا تباہ ہوکر وعلیٰ ہذا لیکن آخر کار انبیا کا مقصود درست آیا ویسے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنظر تکمیل وعدہ خدا کے سر پر ہو کر دہ گئے مگر اکثر نا قبل پر مرام کو شہر ہو تجھ سے
سنہ پنجم نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم اوتری اور کافر دل پر پڑہی گئی جسمین
ذکر ہے کہ پیغمبر نے اپنے رب کی آیات عظیم دیکھیں اور کافرونکی نسبت بطور استفہام کے ارشاد ہوا
افرایتم اللات والعزیٰ ومنٰوۃ الثالثۃ الاخریٰ کیا پس تم نے دیکھا لات وعزیٰ
وتیسری منات ذلیل کو تو اوسکے بعد بعد تسلیم اوسکی حیثیت کرتے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان پر جاری بطور استفہام کے تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتہن لترتجی کہا
یعنی آیا یہ مورت بزرگ ہیں اور آیا تحقیق انکی شفاعت مقبول ہوگی کہ صحیح اسکے بعد ہی آیت بطور
استفہام کے الکم الذکر ولہ الانثیٰ وارد ہے جیسے پہلے ہی اس سے استفہام ہے اور دنیا کا
دستور ہے کہ مثلا قرآن کی آیت پڑہکر دوسری طرح سے سمجھاتے ہین تو شیطان نے کافرونکو القا کیا کہ
یہ جملہ قرآنی ہے اور بطور خبر کے ہے تو سب کفار سجدہ مین گر کر سوا ولید کے کہ اوسکو اپنی
کبرسنی سے جو سجدہ نکر سکتا تھا مٹی خاک کی لیکر ہاتھ کو لگا کر موجب کہ سجدہ ہوا اور کفار نے کہا کہ
ہماری نزاع بس یہی ہے کہ ہمارے بتون کو پیغمبر برا نہ کہین جب ہمارے شفیع ہین وہ خالق ارض وسما

خدا ہی سے اور جبکہ پیغمبر نے بھی اونکا حصر کر دیا تو نزاع جاتی رہی پس جب شام ہوئی تو جبرئیل
علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے پیغمبر کچھ وحی میں ایزاد کیا ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم رنجیدہ
ہوئے تو نازل ہوئی آیت مذکورہ پس کفار نے کہا کہ مدعی نبوت شرمندہ ہوا اوس سے کہ ہمارے
معبودوں کے مرتبہ بیان کئے اور سخت عداوت کرنے لگے اور آجتک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرفوع نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان نے یہ کلمہ بطور خبر کے ڈالا حاشا وکلا
تو قول ابن عباس جو بطور احاد کے مروی شاذ ہے فہم قرآن کے مخالف کب درست ہو سکتا ہے
جیسے اس موضع میں اس آیت کے رکوع سے ظاہر ہے لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ
تا کرے اللہ اوسکو جو ڈالا شیطان آزمایش اون لوگوں کے لئے جنکے دلوں میں نفاق کا مرض ہے
اور دل سخت والونکے لئے اور تحقیق ظالم نزاع بعید میں ہیں وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ
لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ اور چاہا ہے کہ جانیں وہ جو دی گئی ہیں
علم کتاب فصل ۱۲ اشعیا کی مطابق کہ وعدہ فتح حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس ایمان لاویں
اوسکے ساتھ تو عاجزی کریں اپنے رب کے لئے اونکے دل وبدرستی اللہ ہدایت کرنیوالا ہے اونکو
جو ایمان لائے راہ درست کی طرف وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ
تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝ اور ہمیشہ رہینگے وہ
جنہوں نے کفر کیا شک میں یہانتک کہ آوے اونکو ساعت فتح ناگہان یا آوے اونکو عذاب
روز عقیم کا کہ وہ قیامت ہے الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ اوس روز عقیم میں ملک خدا کیلئے ہے حکم کریگا اونکے
درمیان تو وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے نعمت والی جنت میں ہونگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ اور جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی

ہماری آیات کے ساتھ تو اونکے لئے عذاب ہے ذلت دینے والا بروز قیامت وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ
اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور وہ جو ہجرت کریں خدا کی راہ میں اور قتل کئے جاویں
یا مریں البتہ رزق دیگا اونکو اللہ تعالیٰ نیک رزق طیب وہ جو لائق اوس عالم کی ہے اور
بدرستی اللہ البتہ اچھا رزق دینے والا ہے لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ البتہ داخل کریگا اونکو ایسے موضع داخلی میں کہ وہ راضی ہونگے
اور بتحقیق اللہ دانا بردبار ہے ذٰلِكَ یہ امر ایسے ہی ہونیوالا ہے وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ
مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝
اور جو عذاب دیوے اوس مثل کے ساتھ جسکے ساتھ عذاب دیا گیا ہے جیسے مہاجرین اپنا عوض
اہل مکہ سے لیں پھر بغاوت کیجاوے اوسپر کہ مکہ والے چڑھ آویں البتہ اللہ اوسکی مدد کریگا بدرستی
اللہ عفور رحیم ہے اہل اسلام پر اس سے اہل اسلام کی تسلی منظور ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ یہ اس لیے ہے
کہ اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور بدرستی اللہ سننے والا
دانا ہے کہ اول میں رات کفر کو نہار اسلام پر غلبہ دیا کہ اہل اسلام نے ہجرت کی اب اللہ تعالیٰ
روز اسلام کو رات کفر کفار پر غالب کریگا کہ دنکی دعا کو سنتا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝
یہ دلیل ہے اسکے ساتھ کہ اللہ وہ حق ہے اور وہ جو اوسکے سوا کو پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بدرستی
وہ بالا بزرگ ہے اور دلیل اسپر کہ اللہ کی پرستش حق ہے ارشاد ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝
کیا تو نے دیکھا کہ اللہ نازل کرتا ہے آسمان سے پانی تو ہو جاتی ہے زمین خشک اوس پانی سے سبز بدرستی
اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے خشکی اہل اسلام پر اپنی مہربانی سے پانی فتح کا دیکر سرسبز کریگا اور دلیل

اسکے کہ کافروں کی پرستش باطل ہے ارشاد ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اوسی کے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے
تو اوسکے غیر کہاں سا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ البتہ وہ صاحب غنا حمد والا ہے یعنی [illegible]

ع

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ کیا تو دیکھتا ہے کہ اللہ نے مسخر کیا تمہارے لئے وہ جو زمین میں ہے
اور وہ جو پانی پر سے کہ کشتی جاری ہے دریا میں اوسکے حکم کے ساتھہ اور تھامے ہوے ہے آسمان والے کو
کہ گر پڑیں زمین پر مگر ساتھ اجازت کے زمین پر اوسکے حکم سے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ آدمیوں کے ساتھہ البتہ
مہربان رحم کرنیوالا ہے کہ عالم کو ایک بندوبست مناسب سے رکھا تو سے اشیاء قابل پرستش نہیں
بلکہ وہی قابل پرستش ہے جسنے یہ مسخر کئے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا ہے پھر مارے گا تمہیں پھر زندہ کریگا
قیامت میں تحقیق انسان البتہ سرکش ہے ناشکر کارخانہ اوسی کے متعلق ہے اور خدا کے نام سے
ذبیحہ پر اعتراض کریں کہ خدا کی ماری کو حرام اور اپنی ماری ہوئی کو اہل اسلام حلال کہتے ہیں تو ارشاد ہے
لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ
اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ہر ایک امت پیمبر کے لئے مقرر کیا ہے ذبح کرنا کہ وہ ذبح
کرنیوالے ہیں اوسکو نام خدا لیکر پس چاہیئے کہ نہ جھگڑیں تجھسے امر ذبح میں کیونکہ عام رسم انبیاء کی ہے اور
بلا اونکو اپنے رب کی طرف کیونکہ تو راہ درست ہدایت پر ہے جیسے سابقًا اسی سورت میں مذکور ہوا ابتدا
کی کسی کو ظاہر ہے اور ذبح بنام خدا میں تعلیم ہے رب کی طرف بلانے میں کیونکہ تم جانتے ہو
ہے کہ جانوروں کو بغیر خدا کے نام پر چڑہاتے ہیں اور مردہ میں جو موت سے مرا ہے اوسمیں بیماری سے
نقصان پیدا ہوتے ہیں وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اگر وہ جھگڑا کریں تجھسے تو کہہ اللہ دانا تر ہے

اوسکو ساتھ جو عمل کرو کر مردہ کہا ذا وہو ہو سرو نکی نام پر ذبیح کرو خدا حکم کریگا تمہارے درمیان
بروز قیامت جسمین تم اختلاف کرو اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
کیا تو نہجانے کہ اللہ دانا ہے اوسکا جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ
تحقیق وہ ذبح کرنا کتاب توراۃ مین ہے جو مسلم یہود و نصاری کو بھی ہے جینا بجہ درس ۵ نسل
نہم تکوین مین گوشت کو لہو کے ساتھ کہا نا منع کیا ہے اور مردہ مین گوشت مع خون متعفن ہوتا ہے
اور فصل ۱۷ و ۱۹ کتاب اجبار موسی مین مردہ و خون والی گوشت کی ممانعت ہے ویسی ہی درس ۲۳
فصل ۱۲ سفر ثنی مین گوشت لہو والی کی ممانعت ہے اور درس ۲۰ و ۲۹ فصل ۱۵ کتاب اعمال
مین بتون کی چڑہی ہوئی شے اور گلا گہونٹے سے ممانعت عام ہے جسمین خون جمائکر ہے اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ٥ بدرستی وہ یعنی گرفت حق و فیصلہ بروز قیامت اللہ پر آسان ہے
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ
عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ٥ اور کفار عبادت کرین سوای خدا کے اوسکی جسپر نہین
اوتری دلیل اور اوسکے کہ نہین ہے اونکو اوسکے ساتھ علم اور نہین ہے ظالمونکے لئے کوئی مددگار
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ٥ اور جب

ع ۹

پڑہی جاوین اونپر ہماری آیات روشن تو پہچانے کفار کے موہونمین بدی قریب ہے کہ حملہ کرین
اون لوگون پر جو پڑہین اونپر ہماری آیات جیسے سعد معاذ پر ابو جہل ترش ہوا کہ حملہ کرنا چاہتا تہا
فرما آیا پس خبردار کرون تمکو اس تمہاری شر سے بدکو ساتھ کہ وہ آگ ہے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو
جنہون نے کفر کیا اور بد ہے جای بازگشت آگ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ۭ اے آدمیون بیان کیجاتی ہے مثل تو سنو اوسکو کہ وہ اشیاء جنکو تم پکارتے ہو سوا اسکے

خدا کے نہ پیدا کر سکیں مکھی سی ذلیل شئے اگرچہ جمع ہو جاویں اوسکے لئے تو ایسی کی کیا عزت
کیجاوے وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ
وَالْمَطْلُوْبُ ۝ اگر چھین لیجاوے ان معبودوں سے مکھی کچھ مثل اونکے چڑھاوے وغیرہ کی نذر کو
نہ چھڑا سکیں اوسکو اوس شئے سے ضعیف ہے طالب و مطلوب مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اور نہ قدر کی بت پرستوں نے اللہ کی جسکا کل تصرف ہے
اور بت پوجنے لگے بیشک اللہ البتہ قوت والا غالب ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر کرنی توحید خدا
و اوسکے انبیاء و رسول کی تسلیم ہے پس جسنے اوسکے انبیا و رسول کو مانا اوسنے خدا کو مانا اَللّٰهُ
يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝
اللہ ہی برگزیدہ کرتا ہے فرشتوں سے رسول اور آدمیوں سے رسول اور انکی پیروی بیشک اللہ سننے والا
دعا کا ہے دیکھنے والا پس ایسے سننے والے دیکھنے والے اصطفا کرنے والے کو چھوڑ کر جو قریب تر ہے دوسرے کی عبادت
مفر ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝
اللہ تعالیٰ جانے وہ جو روبرو ہے اور جو انکے بعد آوے جنکی بابت دعا کیجاتی ہے اور خدا کی طرف رجوع
کریں سارے کام پس اوسکی ہی عبادت لائق ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ۝ اے ایمان والو رکوع
کرو و سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی نذر و طواف وغیرہ سے اور کرو بہتری امید کہ تم
فلاح یاب ہو وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ اور جہاد کرو راہ
خدا میں اوسکے جہاد کا حق اوسنے ہی تمکو برگزیدہ کیا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ مِنْ قَبْلُ
وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ ع اور نہیں کیا اللہ نے تمہارے اوپر دین میں حرج و روک

سجدہ

۱۰ ع

جہاد سے یہ تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے جسنے ساری گہرانی کی برکت کا وعدہ فرمایا کہ برباد کر ڈالے
یہود کے رومیہ اہل اسلام سے حسب فصل ۱۲ اتکوین کے برباد ہونگے اسنے تمہارا نام رکہا مسلمان
پہلے سے دیکھو فصل ۱۷ اتکوین کو اور اس کتاب قرآن میں تاکہ رسول گواہ تمہارا رہے اور تم ایمان
لائے اور تم ہو گواہ دوسرے آدمیوں پر کہ انکو پیغام خداوندی پہنچایا گیا اور دونوں امت پس تم برپا
رکہو نماز اور دو زکات اور چنگل مارو اللہ کے ساتھ وہ تمہارا مالک ہے پس اچہا ہے مولی اللہ
اور اچہا ہے مددگار خدا فتح دینے میں مخفی نہ رہے کہ اس سورہ کے مضامین کی تاویل تاریخ کی مطابق
سراسر ہے گو مجکو تفسیر مفصل نہیں ملی کہ راے سے درست نہیں۔

سورۂ مومنون مکیہ ہے چہہ رکوع اور اکاسی آیت

پہلی سورت کا آخر مذمت بت پرستی و خوبی ایمان و اقامت نماز و ایتاء زکوٰۃ و اعتصام بخدا کے
بیان میں ہے اور اس سورت کا شروع نماز و اداے صدقات و اعتصام احکام خدا ہر ہے جس سے فلاح
مقصود ہے پس اون فلاح والوں کا ذکر اول اور کر بت پرستوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس پہلے خلفاء
اربعہ والا میں جنکی پیشین گوئی ہے اور نیز اس سورت میں پہر کر خلفاء اربعہ کی پیشین گوئی ہے اور
پیشینگوئی شکست اہل مکہ و بیان اعجاز رفع قحط سالی بدعاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

الجزء ۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ فلاح پائی اون ایمان لانیوالوں نے مثل ابوبکرؓ
جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں اور خشوع کی تفسیر دراز ہے ہر ایک اوس میں سے اوسکو تاویل
ہو سکتی ہے جو معالم میں ہیں اور ان مومنین کے خشوع سے اس مقام پر مراد ہے اوسکا اقرار
مطابق فرمودہ انبیا کے ہے کہ اونکی فرمان کو فرمان خدا جانتے اور اونکی فرمان سے اعراض نہیں کرتے
اور اوس سے تکبر نہیں کرتے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ اور وہ مومن مثل علیؓ
جو لغو سے اعراض کرنیوالے ہیں کہ بد کاموں و وغیرہ سے عبارت ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ اور وہ مثل عثمان جو صدقہ دینے والے ہیں کہ زکات قبل از ہجرت صدقہ سے عبارت ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اور وہ مثل عمر جو اپنی فرج کی حفاظت کرنیوالے ہیں اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ مگر اپنی ازواج اور اپنی لونڈیوں پر کہ وہ غیر ملامت کئے گئے ہیں صفت خاص مردونکے لئے ہے باقی عام مرد و عورت سب کو ہے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ پس جو خواہش کرے سوای اسکے پس وہ تجاوز کرنیوالے ہیں لیکن اس آیت مکیہ کا حکم خاص متعہ کی جواز سے منسوخ ہوگیا تھا جیسے زیر آیت فما استمتعتم به منهن الآیت میں اسکی تحقیق گذری اور پھر دو مرتبہ جواز و منع کیا گیا اور بالآخر آیت عرلی سورۂ نساء ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمما ملکت ایمانکم کے حصر سے متعہ کی کلیۃً ممانعت ہوئی وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور وہ مومن مثل امام حسنؑ جو اپنی امانتوں وعہدونکی رعایت رکھتے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور وہ مومن مثل حسینؑ جو اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں کہ اپنے وقتوں پر پڑھتے ہیں حتیٰ کہ عصر کی نماز بھی ظالمون کے زخموں میں سجدہ کرتے امام حسینؑ گھوڑے سے گرے یہ بطور پیشین گوئی ہے اور نماز کی پانچ وقت ہیں کہ ظہور صبح صادق سے طلوع آفتاب تک خواہ تمام کی گئی ہو طلوع سے پہلے جیسے حنفیہ کا مذہب ہے یا نیت کی گئی ہو طلوع سے پہلے اور نماز کی گئی ہو بعد طلوع کے جیسے شافعیہ کا مذہب ہے اور وقت ظہر زوال آفتاب سے تا دوچند سایہ مع سایہ اصلی کے ہے حنفیہ کے نزدیک سوای امام شافعیؒ و ابو حنیفہؒ کے اور شافعیہ کے نزدیک یکچند سایہ تک ہے حضر میں سوای سایہ اصلی کے اور عصر کی نماز کے پڑھنے کا پہلے ہی سفر و حج میں اور بہت سے ائمہ حدیث کے نزدیک حضر و سفر میں قبل از شروع نماز عصر ہے حدیث ابن عباسؓ سے اور عصر کا وقت امام اعظم کے نزدیک بعد دوچند کے ہے سوای سایۂ اصلی کے اور شافعیہ کے نزدیک بعد سایۂ اصلی کے سوا یکچند کے بعد ہے اور بہت سے محدثین کی ائمہ کے نزدیک جیسے شرح مسلم امام نووی میں ہے

وقت کا نام

بعد ادای ظہر کے ہی اور مغرب کا وقت امام اعظم کے نزدیک بعد غروب آفتاب کی ہی غیبوبت سفید شفق تک اور شافعیہ کے نزدیک سرخ شفق کے غروب تک اور عشا کا وقت امام اعظم کے نزدیک شفق سفید کے غروب کی بعد اور شافعیہ کے نزدیک سرخ شفق کے غروب کی بعد ہی اور ائمہ حدیث کی بہت سی ائمہ کے نزدیک مغرب کا وقت قبل ادای عشا ہی اور عشا کا بعد ادای مغرب تحقیق اسکی حاشیہ مشکوٰۃ مین ہمنے مفصل لکہی ہی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یہ لوگ فردوس کے وارث ہون اور وہین ہمیشہ وہ رہین جیسے مسیح نے آن نصاری فسس کے ٹی جو ایمان خداوند چار خلفا پر لاوی حسب ورس ۷ فصل دوم مکاشفات مین وعدہ فرمایا ہی کہ مین اوسکو جو میری باتین مانیگا درخت حیات سے جو فردوس کے بیچ بیچ ہے پہل کہانے دونگا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بے یقینی امر ہے اور کافر جو بت پرستی کرتے ہین اور قیامت کے منکر ہین وہ غور کرین جو ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ اور البتہ ہمنے پیدا کیا انسان کو ہضم رابع کے خلاصہ سے اگرچہ بادشاہ کیون نہو جو لیا گیا ہی طین سے مخفی نرہی کہ انسان کہاتا ہی وہ اناج ہو یا پہل یا ترکاری یا گوشت اون حیوانات کا جو گہاس یا اناج یا پہل کہاتی ہین سبب سکابہ بنتے ہین اور جب غذا جاتی ہی پیٹ مین تو اس سے کیموس بنتا ہی دیکہو بحرالجواہر مین نہایہ کی عبارت کو زیر لفظ کیموس جسکو ناقلون نے بقول واقفین لغت یونانی و نہایہ کیلوس کر لیا ہی اور کیموس سی کیلوس جگر مین حاصل ہوتا ہی جو معدہ و قعر معدہ و امعا سی ماساریقا جو اجوف کے شعبہ جگر مین پہیلے ہوی ہین خلاصہ جوستے ہین اور وہ جگر مین اخلاط بنتے ہین اور اخلاط کا عروق مین ہضم ثالث ہوتا ہی اور عروق سی ہر ایک اعضا کو حصہ پہونچتا ہی اور ہضم رابع ہوتا ہی اور بقیہ ہضم رابع مرد و عورت کا دونون کے ساری آگے و پیچہے مروسی جسکو قرآن مین بین الصلب والترائب کرکے فرمایا ہی وہ امشاج جیسے جگر کی طرف بذریعہ عروق اخلاط گئی تہی واپس آکر جگر سے گردون کی طرف اور وہان سی حالبین کے ذریعہ سی اوعیہ منی مین ٹہرتا ہی اور پہر وہان سے

خصیون مین جاتا ہی اور وہ سفید ہوجاتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت مرد کے خصیے ظاہر ہین اور
عورت کے خصیے فم رحم کی جڑ مین نہین ہوتے جیسے بعض نے ناواقفی سے لکہا ہی بلکہ اصل رحم کے
اوپر ہوتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۞ پہر کیا ہمنے اوس طین کو پشت
آدم مین منی بنا کر نطفہ رحم استوار مین کہ وہ جسم ہی عصبانی جسکی عنق فرج کہلاتی ہی اور اوسکی مد
تدوری ہی وہ فم رحم ہے اور اوسکی پری رحم ہے دو طبقہ و الا ظاہری و باطنی جیسے علم تشریح سے ظاہر ہی
پس اگر رحم استوار ہوتا ہی کہ اپنے مزاج مین اور اپنی خلقت و محل مین درست و استوار ہوتا ہی
تو نطفہ اوسمین ٹہرتا ہی پہر وہ علقہ ہوتا ہی جیسے ارشاد ہی ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً اور کیا ہمنے
نطفہ کو علقہ اور صورت خلق موقوف کچہ ایک قوت پر نہین بلکہ تمامی قوی پر ہے تو اس وجہ سے
خلق صفت مخصوص بخدا ہی کہ اوسمین قوت اسماکہ و تولید و تصویر و دوسری سب قوتونکو دخل ہی
بخلاف ایک ایک قوت کے مثلا تصویر کی قوت ہی کہ وہ مظہر اسم مصور ہی اور علی ہذا قیاس کرنا چاہئے
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پہر پیدا کیا ہمنے علقہ کو مضغہ کہ علقہ خون بستہ دہ پارہ گوشت کی شکل
مضغہ ہو جاتا ہی کہ قابل مضغ ہوتا ہی یہ وجہ مضغہ کہنے کی ہی تشریح رحم فصل سابع مقالہ دوم
مفرح القلوب مین ہی کہ جب نطفہ رحم مین قرار پاتا ہی تو جوش سے چار نقطہ حباب کی مانند نمود ہوتے ہین
ایک دل کے مقام پر دوسرا دماغ کے مقام پر تیسرا جگر کے مقام پر اور چوتہا وہ جس سے ساری پر
احاطہ ہوا اور یہ جوش ایک ہفتہ مین پیدا ہوتا ہی اسکو حالہ اولی کہتے ہین اوسکے بعد سرخ نقطے اور
عروق کے منفذ ظاہر ہوتے ہین اور جنین کا خون ناف کی طرف جریان پاتا ہی اور یہ چار دن مین
تمام ہوتا ہی اسکا نام حالہ ثانیہ ہی اسکے بعد علقہ ہوتا ہی اور چہہ دن مین تمام ہوتا ہی اسکا نام حالہ
ثالثہ ہی اسکے بعد مضغہ ہوتا ہی اور بعض اعضا آپسمین ممتاز ہوتے ہین اور کچہ حیوانی و طمثی خون اوسپر
مترشح ہوتا ہی اور وہ اسپے صورت سے صورت حیوانی کی قبول کا مستعد ہوتا ہی اور اسکی تمامی بارہ دن مین
ہوتی ہی اسکا نام حالہ رابعہ ہی اسکے بعد ذکوری یا انوثی مزاج فائز ہوتا ہی اور اعضاء اصلی تمام
ہوجاتے ہین اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہی اور نام اسکا حالہ خامسہ ہی بعد اسکے سب اعضا خلقت

پانچ میں اور عروق و مجاری و مفاصل ظاہر ہوتی ہیں اور اسکو اعضا اساد سہ کہتے ہیں پھر
پانچ روز میں تمام ہوتا ہے کہ کل ۲۴۰ روز ہوے اور اسکو اکثر یہ لکہا ہے اور لکہا ہے کہ جسقدر
ایام میں خلقت پوری ہوتی ہے اوس سے دوگنی مدت میں حرکت کرتا ہے اور اوس سے تگنی مدت میں
پیدا ہوتا ہے اور اس حساب سے کل چھ ماہ ہوتے ہیں اور چھ ماہ والا اکثر جیتا نہیں جیتا اس سے اونکو
اوس قول کا وثوق جاتا رہا جو لکہا ہے کہ پینتیس روز خلقت والا ساتویں ماہ میں اور چالیس
دن خلقت والا آٹھویں ماہ میں پیدا ہوتا ہے تو اس مقام سے ظاہر ہے کہ اکثر اتمام خلقت کی
جو نو ماہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے چالیس دن میں ہے جیسے اسپر عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت مرفوعہ
دال ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی جمع کرتا ہے ایک تمہاری کی پیدائش چالیس روز میں
(اس تفصیل قبل سے اس چالیس دن میں) نطفہ پھر ہوتا ہے علقہ مثل خلق نطفہ کے پھر ہوتا ہے
مضغہ مثل خلق علقہ کے پھر بھیجتا ہے اللہ تعالی اوسکی طرف ملک چار کلمات کے ساتھ تو لکہتا ہے
اسکا عمل اور اجل اور رزق اسکا اور شقی و سعید پھر نفخ کرتا ہے اوسمین روح کہ کل مدت چالیس روز میں
اکثر ہو جاتی ہیں الحدیث چنانچہ اوسکی تحریر کے کچھ نشان ہاتھوں پر موجود ہیں جیسے علم ریکھا والے
کچھ خطوں سے کہتے ہیں اور تثلیث علقہ و مضغہ کی خلق میں ہے نہ تعداد ایام میں پس اگر علقہ کم مدت
ہے حرج کا نہیں اور مضغہ کے بعد تا نفخ روح وہ زمانہ تکمیل استخوان وغیرہ کا ہے وہی ارشاد ہے
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ق پس کیا ہمنے مضغہ کو استخوان پس پہنایا ہمنے
استخوانوں کو لحم یہ ادنی چالیس میں اکثر ہوا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ط پھر پیدا کیا ہمنے
اوسکو دوسری خلق کہ طبعی پیدائش نباتیت سے روح نفخ کرکے پیر اوسکو انسان بنایا کہ چالیسون
روز اوسمیں روح پہونچی اس وحی کو سنکر عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح نے لکہا تہا کہ اونکی منہ سے یہ نکلا
جو ختم میں ارشاد ہوا تہا تو فرمایا کہ یہی ہے اور یہی وحی کی گئی ہے فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
پس بابرکت ہے اللہ نیک پیدا کرنیوالونکا کہ خلق انسان میں ہر ایک قوی کو مثل تولید و تصویر
و اسکے جذب کو دخل ہے جو ہر ایک مظاہر اسمائے الہیہ ہیں لیکن اللہ جو محیط سب کو ہے وہی کامل ہے اس مقام کے

سے معتزلہ کی بابت افعال کی خلق سے جسمین بندے کو مستقل جانتے ہین نادرست ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ پھر بتحقیق اے مخاطبین بعد اسکے کہ تم پیدا ہوئے البتہ تم مروگے
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ پھر تم بروز قیامت اوٹھوگے اسمین کوئی استحالہ کی
صورت نہین جو قادر نطفہ سے ان تقلبات کا ہے وہ قادر عظام رمیم سے انسان کے بنانے پر ہے
اور جیسے طین سے سلالہ اور سلالہ سے نطفہ و نطفہ سے علقہ و علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے استخوانے
اور استخوانون پر لحم اور لحم کے بعد نفخ روح سات اشیا بنائین جو تمہارے بدنون مین ہین ویسے
سات آسمان اللہ تعالی نے بنائے جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ
اور بتحقیق پیدا کئے ہمنے اوپر تمہارے سات درجات آسمان آیا تم سخت خلق مین ہو یا آسمان
پس جو قادر اوپر اسکے ہے وہ اعادۂ معدوم پر قادر ہے اور اعادۂ معدوم پر جو اعتراض کرتے ہین کہ
اعدام مین تمیز نہین ہوتی وہ معدوم مطلق نہین ہوتی بلکہ اوس معدوم کی عین ثابت ہے چنانچہ
فرمایا ہے وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ اور نہ تھے ہم خلق سے پہلے پیدایش کے غافل کہ
اونکے اعیان ورجہ ثبوت کا رکھتے ہین دیکھو جبکہ خلق انسانی کا بنانا منظور تھا تو زمین کو جو سمندر
مین غرق تھی اوسکو خدا نے کھولا پھر وہ خشک ہوئی تو غذاء انسان درکار ہوئی کہ طبعی خوراک
اوسکی گوشت ہے جو حیوانات پاکیزہ سے حاصل ہو اور وہ بغیر انکی اپنی غذا کے جو اونکے مناسب ہون
کیسے رہ سکتے ہین اور غذا اونکی نباتات ہے اور وہ بغیر آب متصور نہین تو خدا تعالی نے بندوبست
پانی کا کیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۝
اور نازل کیا ہمنے بلندی سے پانی اندازے کے ساتھ نہ اسقدر کہ مخلوق اوس سے غرق ہو جاوے پس
ٹھہرایا اوسکو زمین کی ندیون و تالابون و کوہون مین وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝
اور ہم بتحقیق اوسکے لیجانے پر قادر ہین مثلاً ہوا چلادین تو تمام کو خشک کردین اور دریا نہرین
نکالکر خشک کردین جیسے نہرون سے گنگا کی قدرت گھٹ گئی اور یہ امر عنقریب زمانہ مین دوسری
جنت کی نہرونکی نسبت جو نیل و فرات و دجلہ و جیحون مین ہونیوالا ہے قبل اسکے کہ یاجوج ماجوج روے زمین کا

مقدس پر چڑہی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ
كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پس پیدا کیا ہمنے تمہارے لئے پانی سے باغ خرما و انگور کے
تمہارے لئے ان باغوں میں بہت سے میوے ہیں کہ دوسرے کا کھانوں میں کام میں آتے ہیں اور بعض
ان میں سے کہاتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ
اور پیدا کیا پانی سے زیتون کا درخت جو اکثر کوہ سینا سے نکلے جو اگاتا ہے تیل اور نانخورش کے
ساتھ کہانیوالونکے لئے اس طور سے السانوں میں انبیا ہیں وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝
اور بتحقیق تمہارے لئے انعام میں البتہ مقام عبرت ہے کہ پلاوین تمکو اس سے جو انکے پیٹوں میں ہے
دودہ بناکر اور تمہارے لئے ان میں اور بزرگ ہیں اونکے بہت سے نفعے ہیں جیسے زمین کا جوتنا
اور اناج کا اگانا ہنا وغیرہ اور انکی کہال سے بہت سی اشیا بنائی ہیں اور بعض اونمیں مثل گائے وغیرہ
کی وہ جو کہاؤ کہ ہر ایک چیز موجب نفع ہے وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور اونپر اور
کشتیوں پر چڑہتے ہو اور اترتے ہو کہ حالت دوسری حالت کی خلاف ہے پس کافر لوگ جو ایمان
نہ لاویں تباہ ہوں جیسے سابقین مخالف انبیا تباہ ہوئے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا

اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
اور البتہ ہمنے بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف تو نوح نے کہا اے میری قوم عبادت کرو خاص اللہ کی
نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اوسکے غیر آیا تم نہ بچو شرک سے اور مشرکین اولاد قابیل سے تم بیاہ شادی
نکرو جیسے توراۃ میں ہے اور معبود انکے مشہور پانچ شکل کے تہے ایک بشکل گہوڑی کی جو ہنود میں
کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری لکہی ہے اور ایک ستر بچہ یعنی بکری کے اور ایک سواع
بشکل انسان یعنی مرد کے ذی النور کے اور ایک نسر بشکل عقاب کی ود باپ یغوث بشکل اسد
کی تو انہوں نے کہا کہ ہم انکو تو ہرگز نچہوڑینگے تو کہا انہوں نے کہ نچہوڑو اپنے معبودوں کو اور نچہوڑو
ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور نہ نسر اور نہ یعوق کو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِن قَومِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثلُكُم يُرِيدُ اَن يَّتَفَضَّلَ عَلَيكُم
پس جب سرداروں نے کفر کیا نوح کی قوم سے کہا نہیں ہے یہ مگر بشر تمہاری مثال ارادہ کرتا ہے
یعنی بڑائی تمہارے اوپر اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ وَلَو شَآءَ اللّٰهُ لَاَنزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا
سَمِعنَا بِهٰذَا فِيٓ اٰبَآئِنَا الاَوَّلِينَ ۚ اگر چاہتا خدا اگر رسول بھیجا جاوے تو اُتارتا
فرشتے نہ سنا ہمنے اسکو یعنی پہلے باپ دادوں میں اور اونکا آباکی عمر اگرچہ بڑی ہوئی ہے مگر قبل زمانہ
طوفان سے گذر چکی تھی اِن هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهٖ حَتّٰى حِينٍ ۝
نہیں ہے نوح مگر ایک مرد جسکو جنون ہے جو طوفان سے خشکی میں ڈراوے جیسے اہل نیچر مسیح کے دوبارہ
آنے کی نسبت کہیں پس انتظار کرو اوسکے ساتھ ایک وقت تک کہ اوسکو موت آوے جیسے
اس وقت ہیں سید نیچری سرکار اہل یورپ کی شوکت کی نظر سے مہدی و مسیح کے منکر ہیں قَالَ
رَبِّ انصُرنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ کہا اے میرے رب نصرت دے مجھکو اس سبب سے کہ انہوں نے
مجھکو جھٹلایا فَاَوحَينَآ اِلَيهِ اَنِ اصنَعِ الفُلكَ بِاَعيُنِنَا وَوَحيِنَا فَاِذَا جَآءَ
اَمرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسلُك فِيهَا مِن كُلٍّ زَوجَينِ اثنَينِ وَاَهلَكَ
اِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيهِ القَولُ مِنهُم ۚ وَلَا تُخَاطِبنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ اِنَّهُم
مُّغرَقُونَ ۝ پس وحی کی ہمنے نوح کی طرف کہ بنا جہاز تین درجہ والا تیس گز کا چوڑا اور تین سو
ہاتھ کا لمبا ہمارے روبرو اور ہماری وحی سے پس جب آوے ہمارا امر اور جوش مارے تنور میں پانی
پس چڑھا اوس میں ہر حیوان سے جو نہ کھائی جاتی ہوں دو دو جوڑے اور جو کھائی جاتے ہوں اونسے بھی
نسل کی بقا کے لئے دو دو جوڑے اگرچہ باعتبار غذا کے سات سات زوج تھے اور اپنے
خاندان کو مگر جسپر ہماری قول نے سبقت کی ہو کہ وہ ایمان نہ لاوینگے اور نہ خطاب کر مجھکو اُن
لوگوں کے مقدمہ میں جنہوں نے کفر کیا ہے کہ وہ سب غرق ہونیوالے ہیں فَاِذَا استَوَيتَ اَنتَ
وَمَن مَّعَكَ عَلَى الفُلكِ فَقُلِ الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجّٰىنَا مِنَ القَومِ الظّٰلِمِينَ ۝
پس جب تو سوار ہو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں جہاز پر تو کہہ کہ ہر ایک حمد ہے اللہ کو جسنے ہمکو نجات دی

ظالم قوم یعنی کافروں سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
اور دعا کر کہ اے میرے رب لا مجکو منزل برکت والی مکہ میں اور تو بہتر اتارنیوالوں کا ہے چنانچہ
نوح نے جودی پر کشتی سے اتر کر مدح جو حسب درس ۲۰ فصل ۸ تکوین کے بتایا وہ یہی مقام
برکت والا سنا کاہے بوجہ اسکے کہ منزل کی تقدیس و برکت اس صاحب کمال کے سبب ہوگی
جو مکہ میں رونق افروز ساتوین ہزار میں ہوئی چنانچہ کنعان کا عہد حسب فصل ۹ تکوین کے اسکی
بابت ہوا کہ جب تک کنعان خداوند جبار خلفاء آل وادو سوقت تک قیامت کے یادل بربا کنند
نہ آوین گے جسکا ذکر چند بار گذرا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ بیشک اسمیں آیت قدرت خدا
اور اوسکی توحید اور آیت نبوت رسول ختم المرسلین و قیامت ہے وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۝
اور تحقیق تھے ہم علم ازلی کے مطابق دنیا میں البتہ آزمانیوالے یا کہا جاوے کہ ہم ہیں
آزمانیوالے جیسے فصل ۹ تکوین میں اس عہد کا ذکر ہے اہل مکہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ
قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ پھر ہمنے پیدا کئے بعد اونکے نسل نوح سے دوسری قوم کہ بابل میں اور اوسکے
گرد رہتے تھے اور بت پرستی کرنے لگے فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اور بھیجا ہمنے اونمین
اونہیں سے ہود پیغمبر کو رسول اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
کہ عبادت کرو اللہ واحد کی نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود غیر اوسکے کیا پس تم تقویٰ نکرو گے
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝
اور اوسکی قوم کے ان اسم ذات العباد کے سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی آخرت کی لقا کی اور نعمت دالا
کیا ہمنے اونکو دنیا کی زندگانی میں کہا کہ نہیں ہے یہ ہود مگر تمہاری مثل کہاتا ہے اس سے جو تم کہاتے ہو اور پیتا ہے اس سے کہ تم پیتے ہو پھر
نبوت و رسالت کو یہ کیوں مخصوص ہے وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اور اگر تم اطاعت
کرو بشر اپنی مثل کی پس تحقیق تم اوسوقت میں البتہ زیان کار ہو اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا
اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ کیا وہ وعدہ کرتا ہے تمکو کہ جب تم مرجاؤ اور ہوجاؤ خاک و استخوان بوسیدہ کہ

اور نہیں ہیں ہم نکلنے والے ہوا اپنی قبروں سے زندہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا
تُوعَدُونَ ۝ دوری دوری ہے اسکے لیے جو وعید کی گئی ہے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ نہیں ہے وہ مگر زندگانی ہماری قریب کی
یا مرتے اور جیتے ہیں لیکر جیتے اور نہیں ہم اٹھنے والے قیامت میں اور مقولہ ہود کا یہ کہ پھر اٹھوگے
اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ۝
نہیں ہے ہود مگر ایک مرد جسنے افترا کیا خدا پر دروغ اور نہیں ہیں ہم اوسکے لئے ہم ایمان
لانیوالے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ ہود نے عرض کیا اے میرے رب
نصرت دے مجھکو اوسکے ساتھ جو تکذیب میری کرتے ہیں قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ
۝ فرمایا ما قلیل زائد ہے البتہ ہو جاوینگے وہ ندامت والے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ پس پکڑا اونکو ہلاکت نے
سچے وعدہ کے ساتھ پس کیا ہمنے اونکو مثل گھاس کہائے ہوئے کے اور باقی قوموں کو عام میں
لگی کردیا جو مرح سالہا میں شریک تو پس دوری ہے قوم ظالموں کے لئے ثُمَّ أَنْشَأْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ۝ پھر پیدا کیں ہمنے ولیعد دوسری قومیں جو ہیں
بد اللہ وی ہیں مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝ سبقت کرتی
کوئی امت اپنی اجل کو اور نہ تاخیر کریں ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۚ پھر بھیجے ہمنے
رسول یک دوسرے کی دلپے کہ بعض اونکا بعض کے بعد آیا جیسا کہ صالح کو قوم ثمود میں
اور ابراہیم کو بابل میں قوم کلدی پاس بھیجا اور لوط کو سدوم و عمورا میں كُلَّمَا جَاءَ
أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ جب آیا ہر امت میں اوسکا رسول تکذیب کی اونہوں نے
اوسکی تو ہلاک کیا اوسکو فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ پس
پیچھے لائے ہم بعض اونکو بعض کے کہ ابراہیم کا خلیفہ اسحاق کو اور اسحاق کا یعقوب کو اور
یعقوب کا یوسف کو کیا اور کئے ہمنے اونکو قصہ قرآن میں علیٰ ہذا لوط کو خلیفہ بنایا ابراہیم کا

قوم ثمود وصیدا مین اور اسماعیل کو اہل مکہ کے لئے فَبُعْدًا لِّلْقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿﴾ پس
دوری از رحمت ہی اوس قوم کے لئے جو ایمان نہ لاوین ان قصص کو سنکر کہ ہر ایک اونکی
اس زمانہ مبارک کے پیشین گو گذرے ہین ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ ﴿﴾
بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا
عَالِينَ ﴿﴾ پھر بھیجا موسیٰ کو اور اوسکے بھائی ہارون کو اپنی آیات اور غلبہ ظاہر کے ساتھ
فرعون اور اوسکے گروہ کے پاس کہ ہماری قوم کو اجازت دیکہ باہر جاکر عید کرین کہ حکم خدا ہی
اوسنے کہا کہ مین تمہارا خدا ہون دوسرا خدا کون ہے تو انہون نے تکبر کیا اور تھی وہ قوم
دنیا مین بلند مرتبہ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ
فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿﴾ پس کہا انہون نے ایا ہم ایمان لاوین
اپنی مثل دو بشر کے لئے حالانکہ اون دونون کی قوم ہمارے لئے غلامی کرنیوالی ہین پس
تکذیب کی انہون نے اون دونون کی پس ہوے وہ ہلاک ہونیوالون مین سے غرق کئے
دریای احمر مین اور موسیٰ وہارون و اونکی قوم کو نجات دی وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿﴾ اور دی ہمنے موسیٰ کو کتاب جسمین جابجا ذکر خیر اسلامی امت کا ہی
تاکہ وہ راہ یاب ہون وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً اور کیا ہمنے مسیح ابن
مریم کو اور اوسکی ماکو آیت اس زمانہ کی کہ مریم نے حسب اوائل کتاب لوقا کے پیشین گوئی
اسلام کی کی دیکھو مقدمہ چہارم کو اور مسیح کی نسبت دار و فصل ۱ کتاب اعمال مین ہی جسکا خلاصہ
یہ ہی کہ مسیح کو بیٹے اسلئے بھیجا کہ رسول اکرم کا پیشین گو ہو جو مسیح کے جانی اور بار دیگر آنیکی ہمیشہ مین
رد ہوا کرد رہون اور مسیح نے بہت کچھ خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خبر قبل از مرگ دی و بعد
از وفات کے قبر مین تین شب میں رہکر چالیس روز حواریون پر ظاہر ہوکر حسب فصل اول
کتاب اعمال کے کوہ زیتون کے اوپر ٹہرے جنکے ساتھ حواری و مریم تہے خدا کی بادشاہت
اسلامیہ کی خبر دیتے ہے چالیس روز قبر سے نکلنے کے بعد مسیح آسمان کو اوٹہائے گئی جہان انتظار

ارشاد ہے وَآوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ۝ اور جگہ دی ہمنے
ان دونوں کو بلندی زمین کی طرف جو صاحب قرار و آب جاری ہے اور مسیح کو انہا بلکہ اوسکے
بعد مسیح کے حواری رسول ہوے اونکی نسبت بزبان پطرس ارشاد ہوا جیسے فصل ۱۱ نامہ اعمال
رسل سے ظاہر ہے یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ اے رسولو کہاؤ طیبات سے اور کام کرو نیک بدرستی ہیں تمہاری کاموں کو
(جانتا) ہوں یعنی ذبح کر کے کہاؤ جیسے درس ۱۰ فصل ۱۱ نامہ اعمال میں ہے اور درس ۲۰ و ۲۹
فصل ۱۵ کتاب اعمال میں ہے کہ بتوں کی گندگیوں اور حرام کاری اور گلا گھونٹی ہوئی چیزوں اور
لہو سے پرہیز کریں اور سور کی مذمت خود زبان مسیح سے ظاہر ہوئی ہے گو غیر قومیں حرام غیر طیب کو
درس ۲۰ و ۲۹ میں حصر سمجھیں اور سور کہانے لگے اور اس ممانعت کے ساتھ جو لہو اور غیر مذبوح
کے ہے وہ اوسکو بہی کہانے لگے اور خدا نے درس ۸ فصل ۱۵ کتاب اعمال کی مطابق غیر قوموں کی نسبت
حواریوں کو فرمایا کہ اونمیں اور تم میں کچھ فرق بعد ایمان کے نہیں ہے ان تک فرماتا ہے وَاِنَّ ھٰذِہٖٓ
اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور تحقیق یہ تمہارا گروہ اکیلی
ایک گروہ عظیم موعود اور میں تمہارا رب ہوں جسکا وعدہ ابراہیم و ہاجرہ سے بارہا ہوا دیکھو فصل ۱۲
و ۱۳ و ۱۷ و ۲۱ تکوین کو اور دوسری کتب منزلہ کو مگر ساتھ اسکے بہت سے سرداران بنی قیدار کو
کافر ہونا بہی لکہا ہے جو مدین مارے جاوینگے فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَھُمْ بَیْنَھُمْ زُبُرًا کُلُّ حِزْبٍ
بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ۝ پس ان گروہوں نے متفرق کیا اپنے امر کو اپنے درمیان فرقہ فرقہ ہر ایک
گروہ اپنے عقیدہ کے ساتھ خوش ہے توحید والے توحید کے ساتھ تثلیث کے قائل تثلیث سے جیسے
بعض نصاری ہو گئے تھے بعض ملحد بعض بت پرست بعض ستارہ پرست فَذَرْھُمْ فِیْ غَمْرَتِھِمْ
حَتّٰی حِیْنٍ ۝ پس چھوڑ دو انکو انکی غفلت میں کہ اپنے مال و منال کے استدراج سے آپکو اہل حق
جانتے ہیں تعالی فرماتا ہے اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۝ نُسَارِعُ
لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ دیر مال و اولاد سے ہم

مدد کریں ہم سرعت کریں اونکے لئے خیرات میں یہ بات ہرگز نہیں بلکہ وہ شعور نہیں اپنی برائی
اور چسپے ہوئے فصل ۱۷ لیتیعا وغیرہ کے تباہ ہونیوالی ہیں اور سرعت خیرات اونکے لئے اللہ نے
کی ہے جیسا ذکر فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا
سٰبِقُوْنَ ۝ بدرستی وہ ابوبکر مثال جو اسلام لائے اپنے رب کے خشیہ سے ڈرتے اور وہ عمر مثال
جو اپنے رب کی آیات کے ساتھ ایمان لاویں یعنی آیات سورۂ طٰہٰ سنکر اور وہ جو علیؓ مثال جو اپنے
رب کے ساتھ شرک نکریں کہ آپکی پیشانی بت کو کبھی نہ لگی اور وہ عثمان مثال جو دیویں اس حالتمیں کہ
دل انکا خوف خدا سے بھر ہوں بدرستی وہ اپنے رب کی طرف رجوع لانیوالے ہوں یہ لوگ سرعت کرنیوالے ہیں خیرات میں
اور وہ خیرات کیطرف سبقت کرنیوالے ہیں کہ خدا کی بادشاہت اسلامیہ ڈالی ہیں اس مقام میں ہے کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
جبکہ شک کیا کہ اگر وہ زنا کریں اور شراب پیویں اور چوری کریں ارشاد ہوا کہ نہیں اے بنت صدیق لیکن وہ روزہ رکھیں
و نماز پڑھیں و صدقہ دیں و خوف کریں کہ قبول کیا جاوے الحدیث اس مقام پر جا سوال ہے کہ اگر قائم ہو سکتا ہو نماز میں قیام
طاقت نہو تو ارشاد ہے لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور نہ تکلیف دیں ہم کسی نفس کو مگر اوسکی وسعت
کے ساتھ کہ اگر قائم نہو سکتا ہو تو نماز میں بیٹھ جاوے اگر طاقت صدقہ نرکھتا ہو اوس سے معاف ہے
کہ لاچاری ہے وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ہمارے پاس
کتاب ہے نامۂ اعمال کہ بولے حق و راستی کے ساتھ اور وہ کمی نکئے جاویں اور یہ کلام بطور جملہ
معترضہ کے ہوا اور کلام اسمیں تھا کہ وہ شعور نہیں رکھتے تو ارشاد ہے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ
مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ بلکہ دل انکے
غفلت میں ہیں اس تحقیق مذکور سے اور اونکے لئے بد اعمال ہیں سوای اس مذکور کے وہ اوسکے
عامل ہیں کہ بجای خشیہ و خوف کے وہ بیخوف و خطر ہیں اور بجای ایمان کے وہ کفر کرتے ہیں اور
بجای توحید کے وہ شرک کرتے ہیں اور بجای عطا کے بخیل ہیں اور وہ اپنے رب کی طرف رجوع

نہین کرتے تو کیسے اونکی مال واولاد کی کثرت موجب سرعت فی الخیرات ہوسکی حَتّٰٓی اِذَآ
اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ یَجْئَرُوْنَ ۝ لَا تَجْئَرُوا الْیَوْمَ قف
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور سوقت تک غفلت مین ہون یہانتک جب ہم پکڑین
یقیناً اونکے سردارون کو عذاب بدر کے ساتھ ناگہان وہ فریاد کرین اور کہا جاوے کہ فریاد نہ
کرو آجکے روز تحقیق تم ہم سے نہ ممتنع ہو قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ
عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِیْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ پڑہی
جاتی تہین میری آیات تمہارے اوپر اور تم اپنے پاشنون پر اولٹے لوٹتے تھے تکبر کرنیوالے اللہ پر
کہ ہمپر کون فتحمند ہوسکتا ہے رات کو کہانی کہنے والے فحش بکنے والے اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ
اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ آیا نہ فکر کرین قول یعنی
لہذا ابراہیم و اسمعیل و زید و قصی کو بابت وحی موعود کے یا آئے ہو اونکے لئے وہ سے جو
نہ آئی اونکے پہلے باپون کو کہ اونکو وحی آئی ہو قرآن کے انکار پر یہ تردید منکر قرآن اور وحی کے ہے
اور تردید دوسری منکر رسول کے ہے اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ
اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ یا نہ پہچانین اپنے رسول موعود کو پس کفار اوسکا انکار کرین
اگر پیغمبر کو اہل عقل سمجہین یا کہین کہ اوسکو جنون ہے اگر دیوانہ جانین تو پہلے کا جواب فرماتا ہے
کہ یہ قرآن اونکے باپ دادونکے ارشاد کے موافق ہے مخالف نہین اور اونپر سوائے قرآن کے دوسری
وحی نہین آئی جس سے قرآن کا انکار ہے بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
كٰرِهُوْنَ ۝ بلکہ لایا پیغمبر اونکو وعدہ راست آبا کے ساتھ اور اکثر اونکے حق کے لئے جو وعدہ
راست ہو آیا ہے کراہت رکہنے والے ہین کہ اوسمین توحید کی تعلیم ہے اور کہتے تہے کفار کہ محمد ہمکو
طرف متوجہ ہو تو ہم تیری بات کی طرف توجہ کرین ارشاد ہو وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ اگر پیروی کرتا قرآن اونکی خواہشون
شرک کی اور شرک کو فرض کیا جاوے کہ حق کے بغیر کوئی معبود ہو تو غیریت مستلزم ہے باہم جنگ

پس ایک وجود آسمان وزمین چاہتا اور دوسرا اونکی نیستی تو فاسد ہوجاتی آسمان زمین
اور جو اونمین ہے اگر دو وجود مغائر ہوتے تو اگرچہ مغائرت مباینت کو چاہتی ہے مگر
بفرض محال صورت اتفاق مین توارد علل مستقلہ لازم آتا جو ممکن نہین اور جواب سوال کے
انکار کا فرماتا ہے بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا بلکہ لائے ہم اونکو رسول کو اونکے لئے اونکی بابت داد و نکی ذکر کی مطابق
پس وہ اونکے ذکر سے اعراض کرنیوالے ہین یا تو مانگے اونسے اجر تو انکے پاس اجر کی طاقت
نہ رکھکر اعراض کرین تو جنون کہین نہ ہے اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
تو اجر تیرے رب کا بہتر ہے کہ فتوحات بھی اصغر ہوا اور وہ نیک رزق دینے والون کا ہے
رہا جنون کا خیال یہ دلیل ذیل سے غلط ہے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ سابع
اور بدرستی تو البتہ بلاوے اونکو راہ راست کی طرف اور بلانیوالا راہ راست کی طرف
مجنون نہین ہوتا وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝
اور بدرستی وہ کافر جو ایمان نہ لاوین آخرت کے ساتھ راہ سے البتہ تجاوز کرنیوالے ہین
تو وہی دیوانہ ہین اور تکبر اونکا بابت آیات اللہ کی جو خیال کرتے کہ ہم پر عذاب نہ آویگا
محض غلط ہے کہ قحط سالی حضور کی دعا سے اونپر آئی چنانچہ استخوان و کتے کہا گئے ویسے ہی
اونکا خیال بابت قیامت کے نہ آنیکے محض غلط ہے اور ایسے لوگ راہ سیدھی سے کجرو ہین
جو فرماتا ہے وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝ اگر ہم اونپر رحم کرین اور کہولین اونسے وہ قحط سالی کی تکلیف جو اونکے
ساتھ ہے البتہ رہین اپنی طغیان مین کہ بہکین وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور البتہ پکڑا ہمنے اونکو عذاب قحط سالی سے پس نہ عاجزی
کرین اپنے رب سے اور نہ زاری کرین حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ
اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب کہولین ہم اونپر دروازہ صاحب عذاب سخت کا جو فتح بدر

مسلمانوں کو ہوتا گیا ان رہ او سمین انکو ہلاک ہوں مروی ہی کہ ابوسفیان حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ مین قسم دیتا ہوں اللہ کی و رحم کی کہ کیا آپ نہی
گمان کرتے ہین کہ آپ بھیجے گئے ہو رحمت کے لئے تو ارشاد ہوا ہان پس عرض کیا کہ دعا کیجئے
اللہ سے کہ دور کرے اللہ ہمسے قحط تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو جاتا رہا قحط
پر بت پرستی سے کفار مکہ باز نہ آئے اور بت پرستی کی شناعت مین فرماتا ہی جو اہل مکہ کرتے
وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا
تَشْكُرُونَ ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کئے تمہارے نفع کے لئے سمع و بینائین اور دل
اور تم بت پرستی کرتے اور شریک گردانتے تو اون شریکون نے کیا پیدا کیا کم ہین وہ جو شکر
کرین اور ایمان لاوین وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝
اور خدا وہ ہے جسنے پھیلایا تمکو زمین مین زمانہ ہود مین اور اوسکی طرف بروز قیامت
جمع کئے جاؤ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور خدا وہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور اوسکے لئے اختلاف رات و دن ہے
آیا تعقل نکرو کہ وہ اللہ ایک ہی اور قیامت کے لانے مین قادر ہی پس وہ ایمان نہ لاوین
بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ بلکہ کہا اونہون نے مثل اوسکی جو کہا پہلون نے
کہ بت پرستی ہمارے آبا سے چلی آئی ہے اور قیامت کے انکار کرنے لگے قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ انہون نے کہا کہ جب ہم مر گئے اور ہو گئے
خاک و استخوان ذلیل آیا ہم البتہ اوٹھائے جاوین لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا
هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ البتہ وعدہ کئے گئے ہم
اور ہمارے آبا اسکے لئے پہلے نہین ہے یہ مگر پہلی کہانیان اگر سچے تھے کبھی تو آتے تو جواب
اونکی شرک کرنیکا فرماتا ہی قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
دریافت کر کسکے لئے ہی زمین اور جو اوسمین ہے اگر تم جانتے ہو سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا

تَذَكَّرُوْنَ ٥ جلد کہین اللہ کے لئے ہے تو اس صورت مین اونسے کہہ آیا تم نصیحت
نہین پکڑتے کہ اوسکو چھوڑکر دوسرے کو پوجو قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ دریافت کر اونسے کون ہے سات آسمانون کا مالک اور عرش
عظیم کا مالک سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ٥ جلد کہین کہ اونکی ربوبیت
اللہ کے لئے ہے فرمایا آیا پس تم شرک سے تقوی نہین کرتے قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ دریافت کر
کسکے ہاتھ مین ہے ہرشئے کا مالک اور وہ پناہ دیتا ہے اور نہ پناہ دیا جاوے اوسپر اگر تم جانتے ہو
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ٥ جلد کہین کہ ہرشئے کے ملکوت خدا کے لئے ہین
فرمایا پس کیون تم سحر باختہ ہو کہ شریک خدا گردانو اور سنئے تمکو سمجھا دیا اور فریب کا
موقع نہ رہا بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ٥ بلکہ لائے ہم حق بات کہ وہ
قرآن منزل ہے اور تحقیق وہ جھوٹے ہین جو اوسکی تکذیب کرین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ لا نہ پکڑا خدا نے ولد اور نہین ہے اوسکے ساتھ
کوئی معبود جدا گر اس صورت مغایرت واستقلال مین شان یہ ہے کہ البتہ جاتا ہر الہ اپنے
خلق کے ساتھ ورنہ پرستش کی لائق نہو اور البتہ بلند ہو بعض اونکا بعض پر کہ تعدد مطلق
جائز نہین ایک غالب ہوتا دوسرا مغلوب تو مغلوب خدائی کی قابل نہو پاک ہے اللہ اوس سے
کہ وصف کرتے ہین کہ بنی ملیح خدا کی بنات ملائکہ کو کہین اور کوئی مقرب سمجھے اوسکا جواب
سورہ بنی اسرائیل قرآن مین ہے کہ وہ اپنے مالک کی طرف راہ بتلاتے نہ خود اپنے کو پجواتے
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ ع اللہ دانا غیب وشہادت ہے
نہ دوسرا پس برتر ہے اللہ اوس سے کہ اوسکا شریک گردانین چنانچہ اس کہنے پر وہ ہلاک
ہوئے بدر مین اور قیامت پر دلیل فتح اسلام ہے کہ جیسے فرمایا جاتا ہے وہ ہوتا ہے پس جیسے

فتح بدر بعید ہے اور وہ ہونیوالی بعد از ہجرت ہی ویسے قیامت بھی بعید سمجھتے اور وہ ہونیوالی ہے
تو بعد ہجرت دعا کرنی چاہیے کہ اللہ قبول کرے بنابران فرماتا ہے قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ
مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ دعا کر ای میرے رب
اگر وہ جو تو مجھکو دکھلادے یعنی وہ جو وعید کئے گئے ہین یہ مین ای میرے مالک پس مت کر
مجھکو قوم ظالموں مین بلکہ میری ہجرت کرا دے اِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ
اور ہم اس بات پر کہ دکھلاوین تجکو وہ جو وعید کرتے ہین اونکو البتہ ہم قادر ہین اگر وہ اس
عرصہ مین قبل از ہجرت شرارت کرین ارشاد ہے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ
دفع کر اونکے شر ایسی شئے کے ساتھ جو نیک ہو اونکی برائی سے تحمل سے صبر سے اعراض سے
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ ہم دانا ہین اوسکے ساتھ جو وصف کرتے ہین اور ہم تحمل
کرتے ہین اگر کوئی وسوسہ ڈالے کہ جب ہجرت رسول کی ہو تو فتح کا کیا گمان کہ ہوتے ہوئے
ایسے کفر در پر تو کیا نبی سے ہو سکتا ہے اور کفار صاحب نسب ہین اونکے ساتھ کثرت سے ہے
تو ارشاد ہے وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اور دعا کر اے میرے رب پناہ چاہتا ہون تجھسے دفعات شیاطین
اور پناہ چاہتا ہون تجھسے ای میرے رب اس سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس چہ جائیکہ حاضر ہو کر
وسوسہ ڈالین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ تا آنکہ جب آوی ایک اونکو موت کہا ای میرے
رب واوسکے ملائک لوٹا دو مجھکو امید کہ مین نیک کام کرون اوسمین کہ مین نے چھوڑا ہے
یعنی اسلام مین كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ ہرگز نہین تحقیق وہ کلمہ ہے کہ کافر اوسکا
قائل ہے کچھ اثر اوسپر مرتب نہین بلکہ مر کر برزخ مین کہ اوسکا عالم مثال ہو جاتا ہے ہرگز دنیا مین
نلوٹے چنانچہ فرماتا ہے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور اونکے پیچھے
برزخ ہے یعنی عالم مثال اوس روز تک کہ مبعوث ہون یعنی روز قیامت فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ

فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون ٥ پس جبکہ نفخ کیا جاویگا
صور مین بار دگر اور مخلوق اوٹھ بیٹھیگی نہ سب مفید ہوگا اونکو نسب بغیر ایمان کے اور اس روز
نہ سوال کئے جاوینگے نسب سے کہ کسکے بیٹے و کسکے پوتے ہو اگرچہ پکارے جاوینگے ای فلان بن فلان
جیسے ابن مسعود کا ارشاد ہی بخلاف مومنین کے کہ اونکو حسب آیت الحقنا بھم ذریتھم
کے نسب مفید ہو فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ٥ پس جسکے
وزن کی ترازو بھاری ہو نیک اعمال سے پس وہ لوگ فلاح پانیوالے ہون یعنی اہل ایمان کہ
نفس ایمان کا پلہ ہی سب بدیون پر غالب ہو ومن خفت موازینہ فاولئک الذین
خسروا انفسھم فی جھنم خالدون ٥ اور جسکے اعمال کی ترازو ہلکی ہو کہ کفر
سے اگرچہ کتنے ہی اعمال نیک اوسکے ہون پس وہ جنہون نے زیان کیا اپنی جان پر جہنم مین
ہون ہمیشہ تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون ٥ جلادیگی اونکے مونہون کو آگ
اور وہ آگ مین ترش رو ہون اور اللہ پاک فرماویگا الم تکن آیتی تتلی علیکم فکنتم
بھا تکذبون ٥ کیا نہ پڑہی جاتی تہین میری آیات تمہارے اوپر پس تم اوسکی تکذیب
کرتے تہے قالوا ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ٥ کہین ای
ہمارے رب غالب ہوئی ہمارے اوپر ہماری شقاوت اور ہم قوم گمراہ تہے ربنا اخرجنا منھا
فان عدنا فانا ظالمون ٥ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر ہم پہر لوٹین
تو بیشک ہم ظلم کرنیوالے ہین قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون ٥ فرماویگا اللہ جیسے
کتے کو کہتے ہین کہ اوسی مین پڑے رہو اور نہ کلام کرو تم مجہسے انہ کان فریق من عبادی
یقولون ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الرحمین ٥ بیشک
شان یہ ہے کہ ایک فریق میرے بندون سے کہتے تہے ای ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمکو بخش
اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر رحمت کرنیوالون کا ہے فاتخذتموھم سخریا حتی انسوکم
ذکری وکنتم منھم تضحکون ٥ پس پکڑا تم نے اونکو ٹھٹھا یہانتک کہ بہلادیا اونہون نے تمکو یاد

استہزا نے تمکو میرا ذکر اور تم اوسنے ٹھٹھا کرتے تھے اِنِّیْ جَزَیْتُہُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا
اَنَّہُمْ ہُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ بدرستی میں نے اونکو جزا دی آج کے روز اوسکے مقابلہ میں کہ
انہوں نے تمہارے ٹھٹھے پر صبر کیا بدرستی وہ فوز یاب ہوے اور وہ کافر جو حیات دنیا کو ہی
قائل ہوں اور قیامت کے منکر سخت تکلیف میں ہوں کہ بمقابل عذاب آخرت حیات
دنیاوی کے کچھ قدر نہ سمجھیں قٰلَ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ۝ قَالُوْا
لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ۝ کہے اللہ اونسے کتنے سال تم زمین
میں رہے کہیں ہم رہے ایکدن یا بعض اوسکا پس تو دریافت کر گننے والوں سے قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ جواب دیگا خدا تعالیٰ نہ رہے تم مگر کم کہ ناکہ
بمقابل لا انتہای کے کم ہے کاش بدرستی تم جانتے اور ایمان اس روز پر لاتے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ آیا پس تمنے گمان کیا کہ پیدا کیا ہے
تمکو عبث اور یہ کہ تم ہماری طرف نہ رجوع کرو فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج پس برتر ہے
بادشاہ حق اس سے کہ عبث پیدا کرے تمامی کارخانہ زمین کے انسان کے لئے پیدا کئے
اور انسان کو اپنی عرفان کے لئے پیدا کیا ہے پس اگر انسان کی پیدایش عبث ہو تو سب
کارخانہ عبث ہوا جاتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ نہیں ہے
کوئی معبود غیر اسکے جو کہ رب بزرگ والا ہے وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ
لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ اور
جو پکارے اللہ کے سوا دوسرا معبود جسپر اوسکو دلیل کوئی نہیں پس جزیں نیست اوسکا
حساب رب کے نزدیک ہے کہ وہ فلاح نہ دیگا کافروں کو وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور دعا کر اسے محمد طلب ایماندار کہ چھپا مجکو اپنی میں
کہ فنا ہو جاؤں تجھمیں اور رحم کر کہ تجھسے بقا پاؤں اور تو بہتر رحم کرنیوالوں کا ہے۔

سورۂ نور مدنیہ ہے چونسٹھ آیت اور نو رکوع ہیں

یہ سورت بڑی پیشین گوئی خلفاء اربعہ میں ہے جیسے استثنا میں موسیٰ کو داؤد کی اولاد کی
نسل میں موسیٰ کی خلافت نہ تھی بلکہ یوسف کی اولاد میں یوشع کو ہوئی اور یوشع کے
کالیب خلیفہ ہوا انکے بعد صورت سے کالیب کے بیٹے کو خلافت ہوئی پھر حقیقت خلافت بنی
آیا اور بنی لاوی جس میں انبیا بکثرت ہوتے رہے محروم الارث ہو گئے جیسے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے قرابت دار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث نہو کر چھوڑ دیا اور انکا حصہ تم
اور عدی و تیم و عبد شمس و ابی طالب کی اولاد میں اوسی طرح سے جیسے موسیٰ کے ان
خلفاء ہوئے اہل اسلام میں خلیفہ ہوئے کیونکہ فصل ۱۸ استثنا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
مثل موسیٰ فرمایا گیا ہے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بڑھکر ہے اور نیز اسکی سب
پسندیدہ احکام عہد جدید میں جو حسب فصل ۲۸ یشعیا کے قانون پر قانون اور حکم پر حکم ہیں
جیسے خود حق تعالیٰ بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے اسکی تعریف فرماتا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

یہ سورت ہے عظیم الاحکام جسکو ہمنے نازل کیا ہے اور اوسکے احکام ہمنے
فرض کئے ہیں اور اوتاری ہمنے اس سورت میں احکام روشن امید کہ تم نصیحت پکڑو اور
چونکہ اس سورت میں بعض احکام منسوخ ہیں تو فرض سے مراد لزوم نہیں ہوسکتی اور اون
فرضوں میں سے ایک حکم بابت ممانعت زنا ہے کہ زنا بدتر ہے کہ نکاح والی عورت دوسرے کے
ملک میں تصرف کرنا ہے کہ وراثت و خانہ داری کا بندوبست اوس سے نہیں ہوسکتا کہ کماوے
کوئی اور کھاوے دوسرے کی اولاد کو جیسے نیوگ میں بھی برائی ہے اور بغیر نکاحی عورت سے زنا کرنا اوس میں
بھی خانہ داری و وراثت کا بندوبست نہیں ہوسکتا پس اگر قبل از نکاح زنا ہے تو اوسکا حال
فرماتا ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ
ہر ایک جو زنا کرنیوالی عورت محصنہ جسنے نکاح نکیا ہو اور علیٰ ہذا مرد زانی ہو سو تم لگاؤ ہر ایک
کے سو تازیانے اور نکاح نکئے جانیکے قید آیت آیندہ سے ظاہر ہوگی علیٰ ہذا احصان کی قید آیت

زنا بعد از نکاح اگر یہ فعل مسلمان مرد یا عورت سے صادر ہو تو یہ دوسری بات ہے کہ نکاح بحال رہے
پس حاجت نسخ کی نہیں اور یہ صورت مدینہ ہی مکہ نہیں تا کہ کہا جاوے کہ مہاجرین قبل از ہجرت
زانیہ و مشرکات سے بخاطر وجہہ مجامعت کرتے تھے اور مردوں کی نسبت بالفرض اگر کہا جاوے
تو مومنات کی نسبت کیا کہا جاویگا پس صحیح وہی ہے جو ہمنے لکھا گو دوسری اس آیت کا حکم
منسوخ بقول سعید بن مسیب وجماعت کے کہیں کہ آیت وانکحوا الایامی منکم سے داخل
ہوگئی زانیہ ایامی مسلمین میں اور جو کہے لا الہ الا اللہ اوسکی تحقیر مناسب نہیں اگرچہ زنا کرے یا
چوری کرے اوسکو جنت میں داخل کرنا خدا کا ذمہ ہے تو ذمہ خدا کو حقیر بنجانو لیکن جب تک زانیہ
توبہ نکرے زنا سے اوسکی نکاح میں دیوثیت لازم آتی ہے کہ وہ حرام ہے اور تائید وہ زانیہ نہیں
رہتی پس آیت کا مطلب صاف ہے اور تحقیق اسکی کہ زنا سے عورت نکاح میں رہتی ہے یا نہیں
تو جابر سے مروی ہے کہ ایک مرد آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیک میری عورت چھونے والے کے ہاتھ کو منع نہیں کرتی تو ارشاد ہوا کہ تو اوسکو طلاق دے
اوسنے عرض کیا کہ میں اوسکو دوست رکھتا ہوں کہ وہ جمیلہ ہے فرمایا کہ تمتع پکڑ اوسکے ساتھ
یعنی منع کر اوسکو زنا سے جیسی خبر میں مذکور ہوتا ہے تو طلاق بعبر ارتفاع نکاح نہیں ہوتا اس سے
ظاہر ہے کہ زنا سے نکاح نہیں جاتا پر اوسکو واسطے وعید حدیث میں ہے کہ مدمن خمر و دیوث جنت
کی بو نہ سونگھیگا اور جبکہ زنا ایسا سخت گناہ ہے جسکے لئے سو تازیانہ یا رجم مقرر ہے تو اوسکی
نسبت کسی کی طرف کرنا وہ بھی سخت گناہ ہے اگر اوسمیں نپایا گیا ہو تو اوسکے لئے بھی سو تازیانہ
اگر نہیں تو اسی تازیانہ تو ضرور مقرر ہیں اور جس منہ سے اوسنے کہا ہے اوسکی گواہی ہمیشہ درست
نہونی چاہئے جیسے حنفیہ کا قول ہے یا تا بوقت توبہ کے اور چونکہ زنا بڑا سخت گناہ ہے کہ اوس سے
قبیلہ کی بدنامی بالخصوص جو شخص کی مرد و عورت کی ہے تو اوسکا ثبوت بھی کامل درکار ہے
جنکا نصاب قتل سے بھی بڑھ کر ہونا چاہئے اس سے چار گواہ اوسکے مقرر ہوئے اگر غیر شخص نسبت
کرے و گر شوہر ہو اور چار گواہ نرکھتا ہو اور اوسنے زنا کرتے اپنی عورت کو دیکھا تو لعان ہے جسکا

بیان آتا ہے تو دوسرا حکم فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ
شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً ۔ اور وہ جو نسبت کرین محصنات کی طرف
قذف کے کہ کسی کو کوئی کہے کہ تونے زنا کیا یا کہے اے زانی پس اونکو ثبوت کرنا ہے
اوسکی زنا کا چار گواہون سے جو مثل میل فی المکحلہ کے طریق سے وہ اپنا دیکھا بیان کرین
تو جسپر ثبوت زنا ہوا اوسکی حد مذکور ہو چکی پھر اگر نہ لاوین چار گواہ بدستور مذکور تو قاذف کے
اسّی کوڑے لگا دیجاوین وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَۃً اَبَدًا ج وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ج فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ اور نہ قبول کرو اونکی شہادت کبھی اور وہ لوگ فاسق ہین مگر جنہون نے
توبہ کی بعد اسکے اور نیکوکار ہوئے پس اللہ غفور رحیم ہے سوا اسکے جو ازواج مطہرات کو قذف
کرین اگر اصحاب بدر سے ہوگا تو وہ بخشا جاویگا جیسے ظاہر ہوگا حنفیہ کے نزدیک یہ استثنا جو
آیت مین مذکور ہے فاسقین سے ہے جو قریب ہین اور عدم قبولیت شہادت بعد از حد ہے اور
شافعیہ مفہوم سے آیت کے کہتے ہین جبکہ فاسق سے استثنا ہوا تو قبولیت شہادت کا حکم اوسپر
لوٹنا چاہیے کہ اونکی حالت اچھی ہوگئی بخلاف قبل از حد کے کہ اونکی بری حالت تھی اور توبہ
قاذف کی یہ ہے کہ مقذوف سے بخشوائے کہ حق غیر ہے اور تتمہ اس حکم کا یہ ہے جو ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ
یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَۃُ اَحَدِهِمْ
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ اور وہ مرد جو نسبت قذف کریں
اپنی ازواج کو اور نہون اونکے گواہ مگر اونکی جانین پس شہادت ایک کی چار گواہیان ہین
اللہ کے ساتھ کہ تحقیق وہ البتہ سچون سے ہے وَالْخَامِسَۃُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ
كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۔ اور پانچوین گواہی اوس طرف سے ہو کہ لعنت خدا کی اوسپر اگر
ہو وہ دروغگویون مین سے وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۙ وَالْخَامِسَۃَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ

اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۵ اور بعد لعان شوہر کے عورت پر رجم ہے اگر محصنہ ہو
ورنہ کوڑے لگائے جائین بشرطیکہ لعان کرنیسے انکار کرے ورنہ دفع کیا جاوے اوس سے
عذاب اگر گواہی دے وہ عورت چار گواہیں اللہ کے ساتھ کہ شوہر بتحقیق جھوٹا ہے اور
پانچوین مرتبہ عورت کہے کہ خدا کا غضب ہے عورت پر اگر ہو شوہر سچون مین سے تو اوس وقت
عورت سے عذاب رجم یا جلد کا دور کیا جاوے اور شان نزول اس حکم کا علی ہذا فرقت و طلاق
کی نسبت جو حضرات ایمہ مین اختلاف ہے تفاسیر بالخصوص معالم مین مذکور ہے مطالعہ کیا جاوے
اور یہ حکم فضل خدا سے ہے ورنہ دقت کی صورت تھی وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ
وَاَنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ ۵ اور کیون نہو فضل خدا اور اوسکی رحمت تمپر حالانکہ اللہ توبہ کا
قبول کرنے والا ہے اہل ایمان پر اور باحکمت ہے کہ زمان آدم سے اوس امانت کا جس سے
اہل ایمان مرد و عورت پر توبہ قبول کی جاوے ذکر ہے کہ مراد اوس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین مخفی نرہے کہ مرد و عورت کا معاملہ چونکہ کمال اتحاد کو چاہتا ہے تو اسلام مین اونکے
اتحاد کے اسباب مین بہت کوشش فرمائی گئی ہے اور قتل انسان سخت امر ہے بالخصوص مسلمان کا
تو اس وجہ سے مسئلہ لعان کا ارشاد ہوا اور مرد کو چاہیئے کہ ہر ادنی امر مین عورت سے تعلق نہ توڑے
کہ انسان کا دشمن شیطان بہت بڑا ہے جسکے اثر سے ایک آدمی دوسری عورت پر تہمت کرکے بیر
دنیاوی ضد سے مستعد ہو جاتا ہے بلکہ آدمی کو پیروی اپنے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
کرنی چاہیئے اس مطلب کیلئے حق تعالی نے قصہ افک صدیقہ کو بیان فرمایا تاکہ اہل ایمان
اوسکی مطابق کرین پس مناسب ہوا کہ اوس قصہ سے اس مقام پر اطلاع فرمائی جاوے مروی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا جب قصد فرماتے تو بنظر عدالت ازواج مین قرعہ ڈالتے تو غزوہ
بنی المصطلق مین قرعہ بنام صدیقہ آیا کہ اوس سے پہلے امہات المومنین کے پردہ کا حکم ہو گیا تھا
تو صدیقہ رضی اللہ عنہا ہودہ مین بیٹھتین اور مقام پر اوس سے اوترتین تو جبکہ غزوہ سے لوٹنا ہوا
تو مدینہ کے قریب ایک منزل مین اُتارا ہوا اور رات مین کوچ کا حکم ہو گیا صدیقہ قضاء حاجت کیلئے

ع

تہی ہین جب لوٹین تو ایک ہار آپ کا گم ہوا تو تلاش کے لئے پہر گئین اور اوسکی تلاش مین
دیر لگی اور چونکہ مستورات عرب عمری سے ہلکی تہین تو ہودہ کے اوٹہانیوالون نے ہودہ
کسی رکھ دیا اور معلوم ہوا کہ یہ ہودہ خالی ہے ادہر کوچ ہوگیا اور صدیقہ نے ہار اپنا پایا
واپس آئین تو دیکہا قافلہ روانہ ہوچکا تہا اور اوس مقام پر کوئی نہ تہا جسکو پکارتیں
اور جو جواب دیتا تو اس خیال سے کہ منزل پر دریافت کرینگے کوئی لو لیگا اسی مقام پر
ٹہر گئین اور نیند آپ پر غالب تہی سوگئین اور بزرگان صحابہ سے صفوان بن معطل لشکر
کے پیچہے رہتے تہے تاکہ اسباب کی حفاظت رہے تو جسکے صبح ہوئی وہ اپنے شتر پر اوس مقام پر
آگئے جہان صدیقہ سوئی ہوئی تہین اور وہ پہلے حجاب سے پہچانتی تہی تو پہچان کر انہون نے
انا للہ پڑہا کہ اونکو اس پڑہنے سے صدیقہ جاگ گئیں اور منہ پر چادر ڈال لی نہ انہون نے
کچہ کہا نہ انہون نے پہر صفوان نے ناقہ کو بٹہایا اور سوار کرایا اور آپ پیدل ہوگئے
جیسے مریدان باصفا کا دستور ہے یہانتک کہ لشکر مین جہان اوتارا ہوا تہا آگئے تو راس المنافقین
ابی بن سلول خبیث نے جو یہود کی صحبت سے سمت نفاق پیشہ تہا نسبت کی افک کی
حالانکہ کوئی موقع افواہ پہرکا نہ تہا ورنہ وہ لشکر میں واپس کیون آتے اور اس افک کے
حسان بن ثابت خزرجی و مسطح بن اثاثہ و حمنہ بنت جحش زوجہ طلحہ خواہر زینب بنت جحش جنکو
حضرت صدیقہ سے کچہ نقار تہا اور ابی بن سلول کے ساتہی رہے انہون نے اوس خبیث کا موکد شد
کیا اور اس خبر کا رستا اوسنے ہوا جیسے ظاہر ہوگا اور اتفاق سے صدیقہ مدینہ منورہ میں
آنکر سخت بیمار ہوگئین اونکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے پر وہ لطف جو
پہلے تہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدیقہ نہ پاتی تہیں تو ایک روز صدیقہ کے ساتہ
مسطح کی ماں قضاء حاجت کو گئیں کہ ہنوز بیت الخلا تعمیر نہیں ہوئی تہی تو مادر مسطح نے مسطح کو
برا کہا صدیقہ نے کہا وہ بدری ہے اوسکو برا کہتی ہو ام مسطح نے کہا کہ تو نہیں جانتی جو اوسنے
کیا صدیقہ نے کہا کہ کیا کیا تو جواب دیا کہ وہ اہل افک کی ساتہ ہے حضرت صدیقہ کو افک کی

خبر ہوئی تو اونکا مرض زیادہ ہوگیا اور جب وہ گھر کو لوٹیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے اور صدیقہ نے اذن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا کہ اپنے باپ کے گھر
تشریف لائیں اور کہا اے میری ماں کیا آدمی باتیں کرتے ہیں تو اونکی ماں نے کہا کہ جب
کوئی عورت مرد کے نزدیک محبوب ہوتی ہے تو اوسکی سوتیں زور کرتی ہیں تو روئیں صدیقہ
صبح تک اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و اسامہ سے مشورہ اونکے اہل کے فراق میں
کیا تو اسامہ نے کہا کہ ہم نہیں کہتے آپ کی اہل ہیں مگر خیر لیکن مرتضی نے کہا کہ عورتیں اور
بہت سی ہیں اور بریرہ سے حال دریافت کیجئے تو بریرہ نے صدیقہ کی پاکیزگی بیان کی اونکو
کو نہیں دیکھوں اونمیں کوئی امر مگر یہ کہ حدیثۃ السن ہیں سو جاتی ہیں آٹا گندھا رہتا ہے
بکری آتی ہے آٹا کہا جاتی ہے اور ام المومنین زینب نے بھی باوجودیکہ صدیقہ کے مقابلہ کی
تہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دریافت کیا تو یوں کہا کہ میں نے اونمیں کوئی برائی
سوا نیکی کے نہیں دیکھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا اے مسلمانوں
کوئی عذر کرے ابی بن سلول کی جانب سے جس نے میرے اہل کے مقدمہ میں تکلیف پہونچائی ہے
نہیں دیکھوں اونمیں مگر خیر تو سعد بن معاذ نے کہا کہ میں عذر کروں اگر یہ قبیلہ اوس سے
ہو تو اوسکی گردن ماروں اور اگر خزرج سے ہو تو حکم فرمائے تو حضور کے حکم کو بجالاؤں تو سعد بن
عبادہ کو جنکے چچا کی بیٹی حسان کی ماں تھی کہ پہلے مرد صالح تھا جاہلیت کی حمیت نے پکڑا اور کہا
کہ اے سعد تو جھوٹا ہے اوسکے قتل کی قدرت نہ رکھیگا تو اسید بن حضیر چچیرے سعد بن معاذ نے کہا کہ
اے ابن عبادہ تو جھوٹا ہے قسم خدا کی ضرور ہم قتل کرینگے اوسکو اور تو منافق ہے منافقوں کی طرف سے
مجادلہ کرتا ہے یہانتک کہ دونوں قوموں میں مقاتلہ کا قصد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر تھے تو بامشکل نزاع رفع کی گئی اور صدیقہ کے رونے کی یہ حالت تھی کہ گویا جگر پھٹا جاتا تھا
اور ماں باپ اونکے اونکے پاس بیٹھے تھے کہ صدیقہ کے ساتھ ایک انصاری کی لڑکی بھی رو رہی تھی
ناگہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر صدیقہ کے پاس اسطرح سے بیٹھے کہ کبھی اس روز تک

ماہ مین نہ ہنسے تھے اور نہ وحی اس عرصہ مین صدیقہ کی نسبت آئی تہی ارشاد فرمایا کہ اگر
تو بری ہے تو اللہ بری کریگا اگر تجہسے اتفاقاً کچہ ہوا تو اپنے گناہ کا استغفار کر اور توبہ کر
کہ بندہ جبکہ اقرار کرے پہر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے اور صدیقہ کثرت آنسو سے جواب
نہ دیسکین اور ماں باپ سے کہا کہ تم جواب دو تو اونکی ماں نے کہا کہ ہم نجانین کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دین تو صدیقہ نے کہا کہ تمنے سنا اور تصدیق کرلی اگر
مین کہون کہ مین بری ہون تم تصدیق نکرو اور اگر مین اقرار کرون کسی امر کا اور اللہ جانی کہ
مین بری ہون البتہ وہ مجہے سچا کریگا اور کہا خدا کی قسم مین نپاؤن اپنے لئے اور آپکے لئے
مثل مگر وہ جو ابو یوسف یعنی یعقوب نے کہا کہ صبر پسندیدہ ہی اور اللہ مستعان ہی اوسپر
جو تم وصف کرتے ہو اور صدیقہ کو یہ خیال نتہا کہ وحی متلو اونکی برأت مین آویگی بلکہ خیال
تہا کہ خواب مین برأت دریافت ہوجاویگی پہر حضور پر آثار وحی ظاہر ہوے اور وحی آئی جو ارشاد ہی

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ ط لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ
هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ط بدرستی وہ جولائی تہمت دروغ ایک جماعت تم مین سی کہ تہمت کی ابی سلول
نے اور نقل کیا اوسکو بلا رد کے دوسرون نے نہ گمان کرو اوسکو شر اپنے لئے بلکہ وہ بہتر ہی
تمہارے لئے کہ طریق پسندیدہ تمہارے درمیان مین جاری ہو کہ کسی کی تہمت سے اپنے اہل کو
ترک نکرے جب تک چار گواہ معائنہ کی نلاوے لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اکْتَسَبَ
مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ہر ایک
شخص کے لئے وہ گناہ ہی جو اوسنے حاصل کیا گو بری ہونیکے سبب سے اللہ نے معاف کیا کہ
انہون نے قول افک کو مان لیا اور رد نکیا کیونکہ آئندہ امہات المومنین کی نسبت
قذف کرنیوالون کو خبر دنیا و آخرت کی فرماتا ہی اور مسطح بدری اور حسان وہ قاذف نہ تہی
اور عبد اللہ بن سلول جو اونمین والی ہوا بڑے گناہ کا اوسنے افک کیا اوسکے لئے عذاب ہی
بزرگ دنیا مین حد کا اوسپر حد لگی و آخرت مین یہ ہی کہ اگر ستر دفعہ اوسکے لئے نبی بہی استغفار

کریں تو نہ بچتا جاوے۔ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ

خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ کیوں نہوا جبکہ مومنین و مومنات نے اس

افک کو منافقوں سے سنا تھا ظن کرتے اپنی جانوں کے ساتھ بہتری کا اور کہتے کہ یہ افترا ہے

ظاہر چنانچہ ابو ایوب انصاری کی عورت نے اس قصہ کا ذکر اپنے شوہر سے کیا تو شوہر نے کہا

کہ خاموش آیا تو یہی نسبت یہ جائز کہتی ہے اوسنے کہا نہیں تو انصاری نے کہا کیسے جائز ہو

صدیقہ مقدسہ کی نسبت جو تجھسے اعلیٰ ہے لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ کیوں نہ لائے

اوسپر چار گواہ پس جب نہ لائے منافقین اوسپر چار گواہ (کیونکہ یہ قصہ زنا سے مخصوص متعلق ہوا کہ

تو اسلئے چار گواہ مقرر ہوئے) پس وہ خدا کے نزدیک حسب تصریح سورۂ منافقون کے

جھوٹے ہیں تو کیسے دوسروں نے اونکے قول کا اعتبار کیا۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

و گر نہوتا فضل خدا کا تمپر ای اہل ایمان اور اوسکی رحمت دنیا و آخرت میں البتہ لگتا تمکو اوس میں

کہ تم مینہ پہونچے عذاب بزرگ کہ مسطح بدری ہیں اونکے لئے فضل خدا دنیا و آخرت میں ہو چکا کہ

کہ جو چاہو سو کرو اور مسطح و حسان و حمنہ ناقل تہمت تہے خود مفتری گو روایت ضعیف میں عروہ نے

صدیقہ سے روایت کی کہ ابی و مسطح و حسان و حمنہ کو حد لگی یہ حدیث بابت اہل بدر اعملوا

ما شئتم کے خلاف ہے اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ جب تم

اوسکو اپنی زبانوں کے ساتھ اور کہو تم اپنے مونہوں سے وہ جسکے ساتھ تمکو علم نہیں اور گمان

کرو تمکو اوسکو آسان حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑا ہے۔ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ

لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ اور کیوں نہوا جب سنے اوسکو

سنا تم کہتے نہیں ہے جائز ہمارے لئے اوسکو ساتھ کہ ہم کلام کریں پاک ہے تو ای اللہ یہ بہتان

عظیم ہے جیسے ابو ایوب نے کہا یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖۤ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ج نصیحت کرے تمکو اللہ کہ مڑو اس اتہام کی مثل کو کبھی اگر تم ایمان لانیوالے
وَیُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۵ اور بیان کرے اللہ تمکو
آیات واللہ دانا باحکمت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ
فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ بیشک وہ منافق جو دوست رکھیں
فحش کے افشا کو ایمان والوں میں انکے لئے عذاب ہے دردناک دنیا و آخرت میں
کہ دنیا میں حد لگی اور آخرت میں بخشی نجائینگے واللہ جانے اور تم نجانو اور مسلمانو اگر نہ
اللہ کا فضل عظیم ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۵ اور کیوں نہو فضل خدا کا تمپر اور اوسکی رحمت اور بیشک اللہ مہربان با رحم ہے
یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط وَمَنْ یَّتَّبِعْ
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط اے ایمان والو
نہ پیروی کرو شیطان مثل ابی بن سلول کے کاموں کی اور جو پیروی کرے شیطان کے کاموں کی
تو وہ حکم کرے فاحشہ و بدی کے ساتھ ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ
مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ط
وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۵ اگر نہوتا فضل خدا کا تمہارے اوپر اور اوسکی رحمت نہ پاک کرتا
تم میں سے کسی کو کبھی مثل مسطح وغیرہ کے ولیکن اللہ پاک کرے جسکو چاہے واللہ سننے والا
دانا ہے اسکے بعد آثار وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر زائل ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسے اور اول کلمہ جو فرمایا یہ تہا اے عائشہ قسم خدا کی بری کیا اللہ نے تجکو بی بی عائشہ
کی ماں نے کہا اے عائشہ کہڑی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو صدیقہ نے کہا قسم
خدا کی نہ کہڑی ہونگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور میں نہ حمد کرونگی سوائے خدا کے

اور ابو بکر صدیق نے قسم کہائی تہی کہ مسطح پر کبہی نفقہ نکروں گا بعد اسکے کہ انہوں نے
کہا تہا صدیقہ کی نسبت تو آیت ذیل نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اور نہ قسم کہائیں صاحب فضل و وسعت تمہاری یعنی ابوبکر
جیسی صاحب قرابت و مسکین و مہاجرین سے راہ خدا میں اور چاہیے کہ بخشیں اور درگذر
کریں مومنین سے جو شریک افک ہو گیا وہ دوست نرکہیں کہ اللہ بخشے تمکو اور اللہ غفور رحیم
اور یہ آیت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر پر پڑہی تو ابوبکرؓ نے کہا کہ ہاں میں دوست
رکہتا ہون کہ بخشے اللہ سر مجہے اور رجوع کیا مسطح کو اونکا نفقہ جو صرف کرتے تہے پہلے
اوپر اور قسم کہائی کہ نہ موقوف کرونگا نفقہ کو اونسے یہ آیت بڑی خوبی کی بیچ صدیق
رضی اللہ عنہ ہے إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ بدرستی اُن لوگوں نے کہ
نسبت افک کی امہات المومنین محصنات غافلات مومنات کی طرف لعنت کیے گئے ہیں
دنیا میں کوڑوں و بدنامی سے اور آخرت میں دوزخ سے اور اونکے لئے عذاب بزرگ ہے
اس مقام سے ظاہر ہے کہ مسطح و حسان و حمنہ نے نسبت افک کی نہیں کی البتہ ابی بن سلول وغیرہ
منافقوں کا اتفتہ بند نکیا پر اشا اونکی قول کا اونسے ہوا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ
وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جسدن گواہی دیں اونکی زبانیں
اپنے جہوٹ بولنے پر قبل اسکے کہ مہر کیجاوے اونپر اور اونکی ہاتون پر جس سے انہوں نے
دنیا میں اشارہ کیا ہے اور اونکی پاؤں پر جس سے چلکر فساد میں بیکے اوسکو ساتھ جو عمل مد
کرتے تہے يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ اوسدن کامل کریگا اونکو اللہ
جزا اونکی واجبی وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝ اور جانیں کہ اللہ وہی

حق ظاہر کرنیوالا ہے دین اسلام کا اور شک منافقون کا اوسوقت جاتا رہیگا کچھ نہیں

اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ج وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ج أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ط لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

ترجمہ خبیث باتین خبیثون کے لئے ہین اور خبیث لوگ خبیث باتونکے لئے ہین اور پاک باتین مرد پاکونکے لئے ہین اور پاک لوگ پاک باتونکے لئے ہین وہ پاک بری ہین اوس خبیث باتون سے جو منافق کہتے ہین اس مقام پر مراد خبیثات سے بری باتین ہین اون پاک لوگون کے لئے مغفرت ہے اور بڑا رزق دنیا و آخرت مین اس مقام پر آیت ان الذین یرمون المحصنات کی خصوصیت ازواج مطہرات سے ظاہر ہے کہ جنکو اونکی بری نسبت کی وہ ملعون دنیا و آخرت مین ہوئے اور دوسری کی نسبت توبہ ہوسکتی ہے جیسے سابق آیت والذین یرمون المحصنات مین مذکور ہین یہ مخفی نرہے کہ اگر مراد خبیثات سے عورتین ہین تو مراد اوسکی زانیہ ہین نہ آنکہ دوسرے گناہ والی جیسے سورۂ تحریم مین یہ امر ظاہر کیا جاویگا جیسے زن لوط و نوح دونون اس گناہ سے پاک تہین گو دوسری طرحکی شرارت اونکی تہی جیسے مذکور ہوگی پوشیدہ نرہے کہ صدیقہ کو کئی ہین چند اشیاء کے ساتھ جو وہ دی گئین۔ اوّل یہ کہ جو دوسری عورت اونکو سوا نہ دی گئی تہی اوّل نقش یہ ہے کہ جبرئیل صدیقہ کی صورت لائے حریر پر اور فرمایا کہ یہ آپکی زوجہ ہین دوسری باکرہ ازواج مین سوائے صدیقہ کے دوسری نہ تہی تیسری حضور صلعم نے اونکی گود مین وفات پائی چوتہی صدیقہ کے حجرہ مین مدفون ہوئے پانچوین وحی نازل ہوئی حضور صلعم پر اور صدیقہ لحاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین سوتین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چہٹے برائت آپکی وحی متلو سے ہوئی ساتوین وہ بیٹی ہین اول خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی صدیقہ و حبیبہ آٹھوین اونکے لئے مغفرت و رزق کریم کا قرآن مین وعدہ ہوا پہر اس سورت کے حکم سے ہے کہ دوسرے کے گہر مین بلا اذن نجانا چاہئے چنانچہ ایک انصاریہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین اپنے گہر مین کبہی ننگی بیٹہی رہتی ہون کہ اوس حالت مین دوسرے کا

دیکھا جوش۔ آدمی ناگہاں کوئی آجاتا ہے اور مجھے دیکھ لیتا ہے آیت آئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۵ اے ایمان والو مت جاؤ
مسکونہ غیر گھروں میں جبکہ وہیں کوئی ہوتا تا آنکہ موانست کرو سلام دو اون گھر والوں کو
یہ بہتر ہے تمہارے لئے تاکہ تم نصیحت پکڑو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
پس اگر نہ پاؤ گھروں مسکونہ میں کسی کو تو وہیں مت جاؤ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ تا اجازت
دیا جاوے تمہارے لئے وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۵ وگر کہا جاوے تم کو لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ پاکیزہ تر ہے تمہارے لئے
اور اللہ اوس کام کے ساتھ جو تم کرو دانا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ اور نہیں ہے تمہارے اوپر گناہ اس بات میں کہ تم داخل
گھروں غیر مسکونہ میں جنمیں متاع ہو تمہارے لئے مثل دکان وغیرہ کے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۵ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرو اون حکم کی تعمیل میں کہ اندر جاتے ہو یا پوشیدہ کرو
کہ دوسرے کے پردہ کے اندر جاؤ اور احکام اس سورت سے وہ ہے جو ارشاد ہے قُلْ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ کہ مومنین کے تئیں کہ بند کریں اپنی آنکھیں اوس محل
غیر عورت کی طرف جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اور غیر مرد کی عورت کی طرف اور نگاہ رکھیں
اپنی شرمگاہوں کو یہ بہتر ہے اون کے لئے درستی اللہ خبردار ہے اوس کام کے ساتھ کہ وہ کریں قُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور فرما مومنہ عورتوں کو کہ بند رکھیں اپنی بینائیاں اوس
محل غیر مرد کی طرف اور عورت کی طرف جس پر نظر ڈالنی درست نہیں اور نگاہ رکھیں اپنی شرمگاہوں کو
اور نہ ظاہر کریں اپنی مقام زینت کو غیر مرد کی طرف مگر وہ جو ظاہر ہوا اوس سے جیسے منہ اور دونوں

ہتیلیان اور ابن عباس نے کہا ہی سرمہ وانگوٹھی اور خضاب زینت ظاہر ہی وَلْيَضْرِبْنَ

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اور چاہیے کہ ڈالیں اپنی اوڑہنیون کو اپنے گریبانون پر کہ سینہ

کہلا دکہلائی نہ دیوی وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ

اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ

اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ

الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ اور نہ ظاہر کرین اپنے مواضع زینت

باطنہ کو مثل سر وکلائی یا سینہ یا پنڈلی وغیرہ مگر اپنے شوہرون کو یا اپنے باپون یا اپنے شوہرونکے

باپون کو یا اپنی بیٹیون کو یا اپنے شوہرونکے بیٹون کو یا اپنے بہائیون کو یا بہتیجون یا بہانجون کو

یا مسلمان عورتون کو سوای اپنی لونڈی کافرہ کے یا جنکے اوپر تمہارے ہاتہ کا تصرف بملکیت ہی

یعنی غلام ولونڈی دونون اگرچہ کافرہ ہون جیسے تین وقت کی طلب اذن سے خود آیت سی

ظاہر ہوگا یا ان تابعین مردون سے جو خواہش والون کے سوا ہون یا وہ لڑکے جو عورتونکے

عورات پر ظاہر نہوتی ہون کہ قدرت نرکہتی ہون وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ

مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط اور نہ مارین اپنے پانون کو تاکہ جانی جاوی وہ زینت جو

انہون نے پوشیدہ کی ہی وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور توبہ کرو خدا کی طرف سب ای مومنین امید کہ تم فلاح پاؤ کہ غیر عورت سی سوای سودی سلف

وغیرہ ضروری الامر مجاز شرع کے اونکی غرض نرکہو مخفی نرہے کہ ہندوستان کے شرلفون مین پردہ

مسنون طریق پر نہین مثلاً دیور اور جیٹہ کے بیٹے علی ہذا شرکے بیٹے اور رشتہ داروں سی پردہ

زینت کا نہین کرتین اور نرمی ہی تو ایسی اور سختی ہے تو ایسی کہ چہرہ کہونی کی غیر مردون سے

حاجت کاروبار کے لیئے اجازت نہین اوسکو بہت بد سمجہتے ہین اور اپنے خیال مین وہ پردہ جو

امہات المومنین کو مخصوص تہا وہ اپنی عورتون کی نسبت سمجہتے ہین بہرحال فلح ہوکہ سب مومنین کو

توبہ کے لئے حکم فرمایا کیونکہ حسنات الابرار سیّات المقربین مقرر ہے تو ہر ایک کو اپنے مافوق
درجہ کے حصول کے لئے توبہ مناسب ہے اور اس سورت کے مسائل سے بغیر شوہر والی عورت آزاد
اور نیز بے زن آزاد وغیرہ کے نکاح کا بیان ہے جسکی خوبی پر اسوقت مین ایک عالم گواہ ہے
بعد ان نظر فرمائیے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اور نکاح کرو عورتون غیر شوہردار اور مرد آزاد کا
اپنے مین سے وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اور نیکو کار اپنے غلامون و
لونڈیون کا اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
اگر ہونگے وہ فقیر غنی کریگا اونکو اللہ اپنے فضل سے اور اللہ باوسعت دانا ہے جسکے سبب یہ حکم
فرمایا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابی نے تنگی رزق کا بیان کیا
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تو نکاح کر اونسے نکاح کیا اور تنگی بدستور رہی
پھر صحابی نے تنگی معاش کا ذکر کیا ارشاد فرمایا کہ دوسرا نکاح کر تو اونسے دوسرا نکاح کیا دوسری
نیک بخت جو آئی اور اونسے تنگی معاش دیکھی تو اوسے ہر روز کے کھانے سے ایک مٹھی آٹا اوٹھانا
شروع کیا جبکہ وہ آٹا جمع ہوگیا تو اونسے مرغی خریدی اور مرغی کے انڈے بچے سے بکری خریدی
اور بکری سے کثیر ترقی اور وہ آسودہ ہوگیا وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا
حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور چاہیئے کہ عفت قبول کرین وہ مرد جو نہپاوین مہر ونفقہ
نکاح کے لئے تاکہ غنی کرے اللہ اونکو اپنے فضل سے اور بیشک جو مرد عفت کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو
غنی کرتا ہے یہ آیت دال حرمت متعہ پر مدنیہ ہے اور اس سورت کے احکام سے طریق آزاد کرنیکا
لونڈی وغلام کے ہے اوسکی اسلام مین بڑی تعریف ہے رہا کافرون کو غلام بنانا یہ ایک
اہل اسلام کا کفار کے ساتھ احسان ہے غور کرین وہ کافر جو دنیاوی آزادی کی خاطر اس عہد مین
کسقدر محنت کرتے ہین اور اہل اسلام کو کسی طرح کا شک نہین کہ کافر دوزخ مین حقبون معذب
و گرفتار رہینگے اگر اوس آزادی کے لئے یہ سعی کرین تاکہ مثل تاتاری یا ترکی کافیا کی مطابق
چند لوگون کو ہزارون مین سے بلکہ لاکھون مین سے اس غرض سے کہ مدام عذاب سے بچین گرفتار

کرین کسی طرح کی بات کہ یہ اونکی آزادی کی صورت ہی مندرج ہے اوسکی چند صورتین ہین سے
ایک یہ ہے کہ اگر بندہ کی خواہش مکاتب ہونے کی ہو تو بشرط علم خیر اوسکو مکاتب کرنا چاہئے
چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اور لونڈی یا غلام جنپر تمہارے ہاتھ مالک ہوئے ہین جو چاہین
کتابت کہ مال دیکر آزادی حاصل کرین تو اونکو مکاتب کرو اگر جانو تم انمین خیر کو یعنی مانگ کے
نہ کہلاوینگا جیسے سلمان سے غلام نے اونکو کہا کہ مجھکو مکاتب کر دیجئے فرمایا کہ تیرے پاس مال ہے
جواب دیا نہین فرمایا قوت اداے مال ہے کہا نہین فرمایا کہ تجھکو مکاتب نکرونگا کہ مجھکو آدمیونکا
چرک کہلاوے یعنی بھیک مانگکر ادا کرے اگرچہ سلمان کو بسبب حدیث گوشت صدقہ ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے تبرک تہا وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو
مکاتبون کو اوس مال خدا سے جو تمکو دیا ہے بصرفات بیت المال یعنی سہم وفی الرقاب جو واقع
زکات ہے امام حسن بصری کے نزدیک ہے اور دوسرے اقوال بھی آئین ہین اور مسائل اس صورت میں
ممانعت لونڈی بنانیکی ہے جیسے ابی بن سلول کے چند لونڈیان تہین بعض سے حرامکاری کراتا اور
کرا لیتا چنانچہ معاذہ ومسیکہ نے اسلام لاکر کہا کہ اگر یہ کام جو ہم کرتے ہین نیک ہے تو بہت
کیا ہے اور جو بد ہے تو چاہیئے ہے اور دونون نے سرور رسول خدا کی خدمت مین عرض کیا آیت
نازل ہوئی وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مت جبر کرو اپنی لونڈیون کو بدکاری پر اگر وہ ارادہ تحصن کا کرین تاکہ تم
خواہش کرو زندگانی دنیا کی اسباب کا اگر وہ بجبر تمہارے کرین تو پہر بندہ کو حد ہے نہ تعزیر
وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جو انپر
جبر کرے تو اللہ بعد اونکو اکراہ کیے بخشنے غفور رحیم ہے اونپر اور اس بدکاری کا وبال ہے اکراہ
کرنیوالون پر اور چونکہ ابی بن سلول سردار لشکر منافقین ہے وہ ان احکامون کو سن اللہ نصیحت
تو ارشاد ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ٥ اور البتہ اوتارین ہمنے تمہاری طرف آیات ظاہر کرنیوالی کہ یہ
خدا کی طرف سے ہی اور اوتاری مثل اون پیغمبرون سے جو گذرے تمہارے پہلے جیسے سورۂ مومنون میں
اونکا حال گذرا جو بابت قرآن مجید کی عہد کر گئے تھے اور نصیحت ہی متقیوں کیلئے اہل اسلام کی جو
کرو بیہ کر کے فصل ۲ و ۳ تکوین مین درخت حیات کے ساتھ مذکور ہین جس سے مراد حضور صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متقین ہین اور قبل زمان آدم سے ذکر حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی
لیکن منافقوں کی ستال کو یہ خیال آتا ہے جنکے سردار بے ایمان نے اتک کیا تہا کہ خدا
سب جگہ ہی اوسکو کلام کے نازل کرنے میں کسی خاص جگہ کیا علاقہ تو جواب اوسکا سمجہنا چاہئے
کہ بیشک اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اللہ نور ہی آسمانوں و زمین کا مطلق نور ہی
سب مین ایک ہی کسی مین فرق نہیں پر ظہور اوسکا تفس طرف کو چاہتا ہی جسکا ذکر آتا ہے
اور اللہ کے نور آسمانوں و زمین کے ہونے کی تحقیق رسالۂ امام غزالی مرحوم مسمی بہ مشکوٰۃ الانوار
مشہورہ فصول ثلثہ مین خوب ہی لکہی ہی کہ لفظ نور لسان عوام مین بولا جاتا ہی روشنی پر
جو آنکہ سے بنفسہ دیکہی اور اوسکے واسطے سے دوسری اشیا مبصر ہون اس سبب سے سورج و چاند و
چراغ کی روشنی پر نور بولا جاتا ہی اور جیسی روشنی اشیا پر ادراک بصری سو قوت ہی کہ اندہے کو دوسری
اشیا کی روشنی کچہ کام نہین دیتی تو قوت بصر کو بہی نور کہتے ہین اور اصل ادراک بصری قسم ادراک
عقل سے ہی جیسے روشنی آفتاب قسم روشنی سے ہی کہ کبہی ادراک عقل بواسطہ حواس ہی اور کبہی بغیر
واسطہ حواس کے اور جو بواسطہ حواس کے ہی یا بواسطہ حواس ظاہر کے ہی یا بواسطہ حواس باطن کے
اور جو حواس ظاہر سے ہی اسمین ایک بواسطہ بصر ہی اور ادراک بصری مین سات شی کی کمی ہی ایک
دور والی شے جو اپنے درجہ کی مطابق بصر سے دور ہو جاوے نہ دیکہے دوسری اگر اسقدر وہ دور کہ کونہ
بہونچے تو چہوٹی دیکہی تیسری پردہ کی پرے کی شے نہ دیکہے چوتہے سطح کے سوا اندر کا حال دریافت نکرسکے
پانچوین اوسکو جو ادراک سمع و لمس و شم و ذوق سے دریافت ہو یا کلیات کو نجانے چہٹے غیر متناہی
شی ہو نہ پہونچے ساتوین خود کو ندیکہے بخلاف عقل کے کہ کل کا ادراک کرے گو وہم کی غلطی سے عقل غلطی

کر جاوی مگر بنفسہ اوسکا ادراک قابل سند ہی تو اصل نور ظہور ہے بہ نسبت ادراک بصری کے اوپر
عقلی ہی ہے جو مجردات وکلیات کو بنفسہ سمجھے اور جزئیات مادیہ کو حواس وآلات کے
ذریعہ سے جانے اور ادراک عقل بدیہیات کلیات کا بنفسہ ہی اور بعض بدیہیات میں جو عبارت کی
حقیقت احتیاج تنبیہ کی ہو اور نظریات کو بدیہیات سے سمجھے اور تنبیہات وہدایات جو کتب
مقدسہ سے بہت کچھ حاصل ہوتی ہیں تو قرآن و توراۃ وغیرہ کو نور وہدایت اس مقام سے کہا گیا
جیسے رویت بصری کے لئے روشنی آفتاب وغیرہ کو نور کہا گیا ہے اور عقل ملکوت کا عالم ہی
جسکے مقابل میں عالم شہادت باوجود اپنی کثرت کے بہت ہی کمتر ہے اور عالم ملکوت میں اعلیٰ رتبہ
روح اعظم کا جو عقل اول کہلاتے ہے پس وہ لائق ہے عقول سے کہ اوسکو نور کہیں پھر اوسکے بعد
ستر ہزار حجابات کہ جو حجب ہر کرہ ہیں وہ نور ہیں پھر ہر حجب کے ستر ستر ہزار گروہ ہیں جو اس زمین پر
ستر ہزار اونمین سے اہل سلام اونکے بردہ دیر تو ہیں پھر ہر ایک گروہ کے ستر ستر ہزار لغات
تو اس مقام سے مسیح کا نام جو کلمۃ اللہ میں نور کہنا مناسب جیسے باب اول یوحنا کی انجیل میں ہے
لیکن یہ سب کے سب محتاج وجود مطلق میں ظاہر بنفسہ نہیں ظاہر ہے جیسے وہ وجود مطلق ہستی محتاج
الیہ الکل ہے کہ ہر انا میں وہ انا گویان ہے وانا حیث متکلم اظہر واعرف معارف ہے گو کمال ظہور سے
اسمیں خفا ہے جیسے کمال روشنی کے ظہور سے دوسری اشیا کی رویت میں روشنی کی رویت کی طرف
التفات نہیں ہوتا تو اس مقام سے اللہ تعالیٰ ہستی مطلق عین ظہور ہے آسمانوں یعنی عالم بالا و
عالم زمین عالم شہادت کا اس نور ہستی کسی میں فرق نہیں ہے سب میں پورا ہے کسی میں کم زیاد
بلکہ مرتبا یادہی ہے کہ ہم نہیں ۞ لیکن صورت انسانی احسن تقویم ہے اوسمیں انسان طرح طرح کے ہیں
اور اونکے لئے دو راہ میں ایک بصیرت وہدایت کا جو نور ہے نور سے کہ نور حق بطور ہدایت کردہ
خاص نور سے ظاہر ہوا ہے دوسری راہ ظلمت وضلال ہے اور الہام تقوی وفجور بنظر اسی نور کے
ہر نفس کو حسب ہدایت فالہمہا فجورہا وتقوىہا کے حاصل ہے لیکن فلاح پایا ہی ہے
جسنے اپنے نور بصیرت وہدایت کی مطابق ارشاد قد افلح من زکىہا کے نفس کو پاک نیا نکرکے

روز ازل سے اور زیانکار ہوا وہ شخص جسنے اپنے نفس کو حسب ہدایت و قد خاب من دسیہا
سے خراب کیا اور فلاح یابی کی یہ صورت پہلون کو ہوئی کہ پہلے ساری ارواح بنی آدم مادی
ظلمت عدم سے نکلکر پھر بھی ظلمت مین ہی اپنے نظر عدم ہدایت کے جو نور ہے پس حسب اونکی استعداد کے
ہنگام عرض امانت و رخصت حیات جب خدا تعالی نے ذرات بنی آدم پر اپنا نور خاص کی اشارت
ہدایت ہوئے ہر چیز کا اپنی بوجہ مشہود ہونے رخصت حیات کی جبکہ عہد الست ہوا پس جسمین اوس
نور کی قابلیت حسب امکانات تھی اوسنے قبول کیا اور وہ دنیا مین آنکر مومن ہوکر اور اونمین کوئی
بطور شہود کے اپنی انانیت کو انانیت حق سمجھے تو وہ صاحب سمع ہوئے اور کوئی صاحب شہود ہوکر کوئی
اصحاب قلب اور اصحاب قلبیہ مین کوئی ولی و کوئی نبی ہوئے و کوئی رسول و کوئی اولو العزم اور
جسمین عدم قابلیت ہوا تھا اوس نور کا بھوا وہ ظلمت تنہا ہالیس اوس نور زندیر وار رہ تیرہ بہت ونسیا
سکا ہوا اوسکی بطابق مومن و کافر ہوئے پس اس مقام سے حق جل جلالہ یعنی مطلق کو نور آسمانون
و زمین کا ہے پر انسان مین اوسکی جلوہ گری کمالی ہے اور نیز گوہر جسد آدم مین مضغہ ہے اوسمین
فواد ہے عالم مثال اوسمین روح ہے اوسمین عالم سر اعیان ہے اوسمین خفی اسماء و اسم رحیم کا عالم ہے اور
خفی مین عالم قابلیت اسم رحمن اخفی ہے اور اخفی مین انا ہے یعنی جسد مومن دیوار مثال ہے اور
مضغہ اوسکا اوسکے جسم مین مشکوۃ یعنی طاق مثال ہے جسمین فواد آبگینہ عالم مثال ہے اور اوس
آبگینہ مین روح مثل چراغ ہے اور اوس چراغ روح مین عالم سر زیتون مثال کہ اوس عالم سر زیتون کو لیا ہے
شجرہ مبارک عالم خفی اسم رحیم صاحب اسماء ہے اور اوس شجرہ مبارک مین قابلیت عام مقام اخفی
اسم رحمن کی ہے جو خصوصیت شرقی و غربی کی نرکھے اور اس قابلیت مین انا ہے ذات حق و ستی سکے
طور پر ظاہر ہے جیسے ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ
اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ
لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ

لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تو اللہ کے خاص نور کی مثل دل مومن کے
جسم مین اوس روشنی دیوار کے طاق کی مثال ہی جسمین چراغ ہو اور چراغ رکہا ہو شیشہ آبگینہ
مین وہ شیشہ آبگینہ گویا وہ صبح کا ستارہ روشن نہر رہا ہو جو روشن کیا گیا ہو روغن درخت
زیتون سے اور وہ روغن زیتون لیا گیا ہو درخت مبارک زیتون سے کہ نہ خاص شرقی ہو نہ
خاص غربی قریب ہی کہ اوسکا زیت روشن ہو اگرچہ نہ مس کرے اوسکو آگ یہ ضیا نور خاص ہی
نور مطلق پر راہ بتلاوے اللہ اپنے نور خاص کے لئے جسکو چاہی تو ہدایت خاتم نور ہی نور مطلق پر اور
بیان کرے اللہ مثلون کو آدمیونکے لئے کہ اس مثل مین بہت سی مثلین آگئین اور اللہ ہر شئی کے ساتھ
دانا ہی یہ مثل نور حق کی قلب مومن مین ہی اس مقام سے قرات عبد اللہ بن مسعود مین مثل نورہ
فی قلب المومنین آیا ہی اور قرأت ابی بن کعب مین مثل نور من امن کمشکوٰۃ ہے
اوسمین بہی حاجت حذف مضاف کی مشکوٰۃ سے پہلے کرد لفظ نور ہی اور منافقونکے دوسرے
خیالات کا ضعیف غور کرنا چاہیے جو ارشاد ہی فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ
وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ ص ان مسجدون کے
گہرون مین کہ حکم کیا ہی اللہ نے کہ بلند وسنظم کئے جاوین اور ذکر کیا جاوے اوسمین نام خدا کا تسبیح کرین
خدا کی اوسمین صبح وشام وہ مرد ہین مثل صفوان نہ لہو مین ڈالے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا اور
برپا کرنے نماز اور دینے زکات سے يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ڏ
وہ مسجدون مرد خوف کرتے اس روز قیامت سے جسمین بیکل ہو جاوین دل اور آنکہین لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ تاکہ اللہ انکو جزا دے نیک اوسکی جو کرتے اور
زیادہ کرے اپنے فضل سے کہ دیدار دکہلاوے پس ایسی مقدسونکی طرف بلا سبب تہمت لگانی سخت نالائقی ہی
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اور اللہ دنیا مین بہی رزق دے جسکو چاہی بلا حساب
اپنے حسد کرنا اور حسد سے تہمت کرنا خدا تعالی سے حسد کرنا ہی اور خدای پاک کو برا کہنا ہی اور مقدسون کا

حال تو ایسا ہوا جو بیان ہوا اور جو کافر ہین کہ مقام کی خصوصیت سے مراد منافق ہین جیسے آیندہ
نقلون سے اونکا حال ظاہر ہوگا تو اگرچہ وہ خیرات و مبرات کرین پر چونکہ اونمین ایمان
نہین کچھ مفید نہوا اونکا حال بیان فرما کر اونکی نسبت ذکر ہے جو اللہ کے نور خاص ہین ارشاد
کرتا ہے تو پہلے منافقون کا حال فرماتا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ
يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ
عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۵ اور وہ جنہون نے کفر کیا اونکے
اعمال ظاہری سراب کی مثال ہین صاف زمین مین گمان کرے پیاسا اوسکو پانی اور پانی نہو
یہانتک جب آوے اپنے محل کے پاس ہنگام موت نپاوے اوسکو کچھ اور پاوے اللہ کو اپنے پاس کہ
پورا کیا ہوا اوسنے اوسکا حساب دنیا مین اور اللہ حساب مین سرعت کرنیوالا ۔ یعنی کہ جزا اوسکا
دنیا مین پورا کر دیا یہ اونکی ظاہر اعمال کی مثل ہے اور اونکے عقائد کی مثل فرماتا ہے جو اونکے دل دریائے عمیق
مارنیوالے ہین أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ط یا مثل
اندھیرون کے ہے گہرے دریا مین کہ ڈھانپے اوسکو موج اور اوس موج کے اوپر
اندھیرے مین ہون بعض اوسکے بعض پر جب نکالا اپنا ہاتھ کہ دیکھے نہ دیکھے اوسکو دل اونکے مثل
دریائے مارنیوالے کی ہین وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ۵ اور

ع ۵

جسکو نکرے خدا نور ہدایت پس نہین ہے اوسکے لئے نور ہدایت اللہ ہی آسمانون و زمین کا نور ہے
وہ ہر کار مین اوسیکا دخل ہے نبوت و نزول کلام یہی اوسی کے تصرف سے ہے اگر منافق حکم شرعی
تسلیم نکرین حق تعالی کو کچھ نقصان اوسکی تسبیح مین نہوگا سکے جیسے ارشاد ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ
وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۵ کیا تو نہ دیکھا اے مخاطب کہ اللہ ہی کے لئے
تسبیح کرتے وہ جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے اور جو مین طیر پر کہ باندھے ہوئے ہین ہر ایک نے

جانی اپنی صلوٰۃ کہ عبارت عجز سے ہے اور تسبیح کہ عبارت عدم اختصاص سے ہے کسی خاص
صورت سے اور اللہ دانا ہے اوسکے ساتھ جو کرتے ہیں ہر ایک کار میں دخل خدا کو ہے ویسے ہی ثبوت
و نزول کلام الٰہی ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور
خدا کی ہی لئے ہے آسمانوں و زمین کا ملک اور اسی کی طرف مرجع ہے پس نبوت و انزال کلام بھی
مقدسوں پر اوسکی بات سے ہے اور نبوت کی خصوصیت کی کسی شخص کے ساتھ مثل فرماتا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ط کیا تو نے دیکھا کہ اللہ ہی چلاتا ہے بادلوں کو پھر جوڑ دیتا ہے
اوسکے درمیان پھر کرتا ہے اوسکو تہ بتہ تو تو دیکھے کہ نکلے پانی اوسکے اندر سے وہی حال نبی کا ہے کہ
کسی خاص شخص کو ہے دوسری مثل فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ
بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ط اور نازل کرتا ہے بلندی پہاڑوں سے جنمیں اولے ہوں تو پہونچا دے
اوسکو جسکو چاہے اور روکے جس سے چاہے قریب ہے کہ اوسکی بجلی کی چمک لیجاوے بینائیوں کو اور
یہ کل بغیر ارادہ حق کے نہیں ہو سکتا پس جیسے نزدیک نزول باران کی نسبت خدا کی طرف ہے
اوسکے نزدیک اسے نزول کلام الٰہی میں کیا بعد ہے اور تحقیق جدید سے ظاہر ہے کہ بغیر سرد پہاڑ کے ٹکرا
کہاں ہوتی پانی کم برستا ہے وہی پہلے سے قرآن میں ہے تیسری مثل فرماتا ہے يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ط پھیرتا ہے اللہ تعالیٰ رات دن اور جو کچھ اوس میں ہے تو نزول اپنے کلام میں بھی اوسکا ہی
اختیار ہے کہ صفت آن سیال سے جو وجود کی ہے زمانہ کا توہم ہے کہ شب و روز کا ظہور ہوتا ہے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ط بیشک اس مذکور تقلیب لیل و نہار وغیرہ امثال میں
البتہ عبرت ہے دل کی بینائی والوں کو اوسکے لئے مقدمہ نزول کلام میں ہر کسی نبی پر چوتھی مثل فرماتا ہے
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ج وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ط يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جاندار کو پانی سے یعنی مادہ منی کو
کہ سب درس دوم فصل اول تکوین میں مراد پانی سے اوسکا مادہ ہے پس بعض انمیں سے وہ ہیں
جو چلتے اپنے پیٹ کے بل اور بعض انمیں سے وہ جو چلتے دو پاؤں پر اور بعض انمیں وہ جو
چلتے چار پاؤں پر پیدا کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے بدرستی اللہ ہر مشیت کی گئی شے پر قدرت والا ہے
توسطور نہج مراد ہا ہر لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ البتہ نازل کی ہیں ہمنے آیات بیان کرنیوالی نزول قرآن و دوسرے
مطالب پر اور اللہ ہدایت کرے جسکو چاہے محکم راہ کی طرف جو اسلام ہے وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ
اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ٥ اور کہیں منافق کہ ہم ایمان لائے اللہ و رسول کے ساتھ اور
اطاعت کی ہمنے پھر پھری فریق انہیں سے مثل مغیرہ بن وائل کے بعد اسکے لئے اور نہیں ہیں وہ
ایمان لانیوالے چنانچہ مروی ہے کہ امیر مرتضیٰ اول مومنین اور مغیرہ بن وائل منافق کی ایک ملکی
زمین پر نزاع ہوا امیر نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اوس پر حکم کریں اور مغیرہ نے کہا کہ وہ اپنے چچا زاد کی طرفداری
کرینگے اور قصہ یہودی و منافق مسمی بشر کا جو معالم میں منقول ہے کہ یہودی نے منافق مذکور کو
مخاصمہ کے فیصلہ میں کہا کہ چلو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس اور منافق نے کہا کہ ہم محاکمہ
لیجاوینگے کعب اشرف کی طرف کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حمایت کرینگے تیری اسپر ہمارے اور یہ
بھی ممکن ہے اگر قریب ہے کہ نازل پہلے قصہ کی نسبت ہو اور پڑھی دوسرے قصہ پر بھی گئی ہو
جیسے قصہ قول مومنین اسپر آینده دال ہے پر کتاب صافی میں سخت مکدر بات لکھی ہے
کہ معاذ اللہ خلیفہ سوم و چہارم کے تنازع میں نازل ہوئی ہے کہ ہرگز طبیعت صاف اسکو قبول
نکرے کیونکہ منافق کے حق میں آیت ذیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں
اعراض حضرت عثمان کہیں ثابت کتب شیعہ میں بھی نہیں اور جیسے مرتضیٰ چچا زاد حقیقی حضور تھے ویسے عثمان
بھی پھوپھی زاد ویسے کہ اونکی ماں حضرت عبد اللہ والد ماجد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی توام تھی اور

داماد ہی ہین دونون برابر بلکہ تحقیق قصہ منافق ہی جوا تنا دیں کہ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور جب بلائے جاتے ہین وہ منافق
اللہ اور اوسکے رسول کی طرف تاکہ حکم فرماوے رسول صلعم اونکے درمیان ہین ناگہان ایک فریق
اونمین سے اعراض کرنیوالے ہوں حکومت رسول سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ
مُذْعِنِيْنَ ۝ وگر ہوا انکے لئے حق تو آوین پیغمبر کی طرف مطیع ہوکر اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
آیا اونکے دلوں مین مرض کفر ہے یا شک کرین یا یقین کے ساتھ خوف کرین کہ طرفداری کرے اللہ
اور اوسکا رسول دوسرونکی آیہ یہ تردید علی سبیل منع خلو ہی بلکہ وہ ظلم کرنیوالے ہیں خاصہ اِنَّمَا
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ جز این نیست قول مومنین کا ہی جب بلائے جاوین
اللہ اور اوسکے رسول کی طرف تاکہ حکم کرے اونکے درمیان کہنا اونکا کہ ہمنے سنا و اطاعت کی اور یہی
فلاح پاتے ہین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ۝ اور وہ جو شخص علی اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور خوف کرے
اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس وہ مراد پانے والے ہین وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ
لَيَخْرُجُنَّ ۝ اور قسم کھاویں وہ منافق اللہ کے ساتھ اپنی قسمونکی تاکید مین کہ قسم ہے البتہ اگر تو
حکم فرماوے خروج کا تو البتہ وہ نکلیں گھرون سے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۝
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ قسم مت کھاؤ اطاعت تمہاری معلوم ہے کہ نفاق ہی ہے اللہ خبردار ہے
اس کام سے جو کرتے ہو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۝ فرما اطاعت کرو اللہ کی
اور اطاعت کرو رسول کی اس مقام سے ظاہر ہے کہ ترجمہ معروفہ ہی مناسب ہے جو کیا گیا فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ پس اگر منافق پھرین دلی اطاعت کرنے سے
پس تحقیق ہے رسول پر جو لازم ہے جو امر تبلیغ کیا گیا ہے رسول اور لازم ہے تم پر جو تمہارے اوپر ہے

زمین کنعان اور قدرت دین اونکو زمین میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل موسیٰ ہوے سے
موسیٰ کے بعد اولاد موسیٰ و ہارون سے کوئی خلیفہ نہوا بلکہ خاندان افرئیم بن یوسف سے یوشع
موسیٰ کے خلیفہ و امام ہوے جنکے سبب سے دین موسیٰ برپا رہا اور فتوحات ممالک مقدس میں ہوئیں
اور یوشع نے قوم یہودا سے حضرت کالیب کو اپنا خلیفہ کیا اور کالیب کے زمانہ میں بڑی شوکت
فتوحات بنی اسرائیل ہوئیں کہ امت موسیٰ کا زمین کنعان میں خوب تمکن ہوا اور اسرائیل کو اونکی
شوکت سے خوف جاتا رہا۔ اور اسرائیل خدا کی ایسی عبادت میں مصروف ہوے کہ اونمیں شرک
نرہا اور کالیب کے بعد غالباً مشورت سے یوسا قوس بن کالیب نبیرہ نبی یہودا ہوے پر اونکے
زمانہ میں اکثر قوم اسرائیل بت پرست ہو گئی تو قوم جالوت کے ہاتھ گرفتار ہوئی پھر حق تعالی نے
بنی اسرائیل کو منصف قاضیونکے ہاتھ فتح دی اور کتاب صافی شیعی میں آیت لیستخلفنکم فی الارض
کے بعد لکھا ہے کہ خلیفہ کرے گا بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا
کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں دلالت اسکو بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص کر فرمایا ہے
وعد اللہ الذین آمنوا منکم الآیۃ پس سنی و شیعہ معتقدین امام باقر متفق ہیں
اس آیت میں کہ یہ آیت دلالت المسلمین پر بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی جو ہیگا
موجود تھے پس مثابہت موسیٰ و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فصل دوسری میں ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ ہوا کہ عباسؓ و زہرہ بتول رضی اللہ عنہا سے جو دو وارث
طرف سے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہوتی کوئی خلیفہ نہوا جیسے ہارون موسیٰ کی
اولاد سے کوئی خلیفہ نہوا بلکہ بطور خلافت و متبع افرئیم کے قوم ہوئی و ایسی تیم بن کعب سے ابوبکر
صدیقؓ حسب وعدہ خلیفہ ہوے اور دین اسلام کا تمکن ہوا جیسے سورۂ قصص میں بنی اسرائیل کی
نسبت ونمکن لہم فی الارض کا وعدہ فرمایا ہے یوشع کی سی فتوحات حاصل ہوئیں اور جیسے یوشع
بنی یہودا پر کالیب کو اپنا خلیفہ کیا ویسے صدیقؓ نے عمرؓ کو خلیفہ کیا جو عدی بن کعب سے ہیں اور
کالیب کی طرح سے بڑی بڑی فتوحات فاروقؓ کی ہوئیں اور مسلمانوں کو دشمنان دین کا خوف

ساتھ دیا اور ریاست خدا بلا شرک کے جاری ہوئی جسکی خبر حسب تصریح صافی و کافی کتابون شیعہ
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو دی کہ میرے بعد
ابوبکرؓ خلیفہ ہونگے اونکے بعد تیرے باپ جیسے زیر آیت اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ
حدیث اس کتب ۔ گو ہمنے لکھی ہے وہ آیت لیستخلفنھم مین خلافت کا ذکر جو ہی کے
ساتھ مخاطبین موجود کو ہے پس ابوبکر صدیق کی وہی خلافت حقہ اور دینا نہ دینا باغ فدک کا
حق حضرت سیدہ کا ملم ابوبکرؓ کا تھا اور عمر فاروقؓ کا مذہب دینا باغ فدک کا مرتضیٰ کو بطور احسان کے
ایسے ہوا جیسے ہی ہارون محروم الارادت کہ موسی نے بنی اسرائیل سے کیا ہو تو صدیق کو اور عمرؓ کے بعد
بوساقیس کی طرح سے عثمانؓ خلیفہ ہوئے اونکے آخر زمانہ مین جیسے بنی اسرائیل نے کفران نعمت کی
ویسے خارجیون اہل اسلام نے کفران نعمت کی کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا اور سخت خرابی اہل
اسلام مین واقع ہوئی تو علی مرتضیٰؓ خلیفہ برحق ہو کر اونپر بھی خروج بناحق ہوا اس سے
صاف صاف تمثیل کی حقیقت ظاہر ہوئی اور جبکہ امام محمد باقرؑ کی زبان سے جو خلف الصدق
امام علی بن امام حسینؑ ہین بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کا شان نزول دریافت ہوا
جو واقعہ کا ابتدا باپ کے ارشاد کے خوب تھے پس عیاشی کی روایت امام علی بن الحسین کے خلاف
امام باقرؑ کے محض افترا ہے کہ مراد اس سے مہدی موعود ہین علی ہذا وہ جو کتاب اکمال سے صافی مین
امام صادقؑ سے خلاف اونکے باپ کے روایت کی ہے محض افترا ہے کہ ضمیر منکم حاضر کو بھی مفتری نہین
سمجھا اور امام پر افترا کیا ہے کہ کہا ہے کہ مراد یہان امام مہدیؑ ہین اور صافی مین یہ مکذوبات
جو افترا سے لکھی ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے وقت مین کب امن ہوا تھا کہ جنگین کفار سے لگ رہی تھین
وہ امام مہدیؑ کے زمانہ مین روبعہ و دجال لعین اور یاجوج و ماجوج سے لگے رہینگے تعجب ہے کہ
ایسی صریح آیت کو ناواقف نہ سمجھین یہ نتیجہ ہے اوس اشارہ کا جو ارشاد ہے کہ وہی لوگ جو تفریق
کرین دین مین اور ہون شیعہ تو نہین ہے اونمین سے کچھ واضح ہو زمانہ فاسقین خارجیون مین

اہل حق کو کیا لازم ہے ارشاد فرماتا ہے کہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٥ اور بپا رکھو نماز اور دو زکوۃ اور اطاعت کرو رسول کی امید کہ تم رحم کیے جاؤ

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ع

اور مت گمان کر اے مخاطب اُن لوگون کو جن اہل اسلام نے کفران نعمت مثل مسیلمہ کے کیا عاجز کرنیوالے

اہل حق کو زمین مین اُن کا ٹھکانا کی جگہ آتش دوزخ ہے البتہ برا ہے انکی جگہ جہنم اس آیت کی تحقیق سورہ

نور مین آئی ہے یہ حکم اس سورت کا تمام ہوا اور احکام اس سورت سے دوسری کے مکان مین

بلا اذن کی تنہا ہے کہ غلامون کو اور جو بلوغت کو نہ پہونچے ہون عشا کے بعد او صبح سے پہلے اور دوپہر کے بعد

چنانچہ ایک انصاری کا غلام مدلج بن عمرو عمر فاروق کو بلانے کو بلا اجازت چلا گیا اس حالت مین کہ

فاروق اپنے قبیلہ کے ساتھ تھے تو فاروق نے کہا کیا ہی خوب ہے کہ ایسے وقت مین خادم و غلام بلا اذن کے

نہ آوین عنقریب اس قول فاروق کو آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ

صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ اے مسلمانو چاہیے کہ اذن چاہین وہ غلام جنکے مالک ہوئے ہین تمہارے ہاتھ

اور وہ اطفال جو بلوغت کو نہین پہونچے تم سے تین وقت نماز فجر سے پہلے اور جبکہ تم اتار دو اپنے کپڑے

گرمی کے وقت اور بعد نماز عشا کے یہ تین وقت پردہ کے ہین تمہارے لیے لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ

هُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٥ نہین ہے تمہارے اوپر اور نہ اونپر گناہ بعد ان تین وقتون کے آنے جانیوالے ہین تمہارے اوپر

بعض تمہارے بعض پر ایسے ہی بیان کرے اللہ تمہارے لیے آیات واللہ دانا با حکمت ہے وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ

مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٥ اور جب پہونچین اطفال تم مین سے بلوغت کو پس چاہیے کہ اذن چاہین

غیر وقتوں کو گھر مین جیسے اذن چاہا اُن لوگون نے جو اُن سے بڑے ہین ایسے بیان کرے اللہ اپنی آیات تمہارے لیے واللہ

دانا با حکمت ہے اور احکام اس سورت سے ہے جو ارشاد ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ ط وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

خَيْرٌ لَّهُنَّ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اُن بڈھیوں عورتوں پر جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں نہیں ہے

گناہ اُنپر اسکا کہ اوتار رکھیں اپنے برقع اور چادریں اوڑھنی کی امید پر دال نہ ظاہر کرنیوالیاں اپنے مواضع زینت کے

بچنا اس سے بہتر ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے اور احکام اس سورت کے جو ذیل میں ہیں ایک یہ ہے کہ اندھے اور لنگڑے کے

ساتھ کھانا جسکی چند جگہیں لکھی ہیں پس ارشاد کیا لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ

وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ

اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ

اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ

اَوْ صَدِيْقِكُمْ ط نہیں ہے اندھے پر حرج اور لنگڑے پر حرج اور مریض پر حرج اور نہیں اوپر تمہاری جانوں پر حرج

اسکا کہ کھاؤ اپنے گھروں میں یا اپنے باپوں کے گھروں میں اور ماؤں کے گھروں میں اور بھائیوں کے گھروں میں اور بہنوں کے گھروں میں اور اپنے چچوں کے

گھروں میں اور اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں اور اپنے ماموؤں کے گھروں میں اور خالاؤں کے گھروں میں اور گھروں میں اون کے جنکی کنجیوں کے تم

مالک ہو مثل غلام وغیرہ کی اور اپنے دوستوں کے گھروں میں بشرط رضا کے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا

نہیں ہے تمہارے اوپر گناہ کہ کھاؤ ملکر یا جدے جدے یا شرکت میں ہو یا جدے جدے فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ

تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ط پس جب تم داخل ہو گھروں میں تو سلام کرو اپنے جیسوں پر کہ عورت مرد برادر ہے یہ

تحیت اللہ کی طرف سے مبارک پاک كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ایسے ہی بیان کرتا ہے تمکو

آیات اسلیے کہ تم عقل کرو اور اس سورت کے احکام سے پیروی کرنا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بدان نظر ارشاد ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ

عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج جز این نیست مومنین کامل وہی ہیں جو ایمان لائے

اللہ کو رسول پر اور جب ہوں رسول کے ساتھ امر جامع پر نہ چلے جاویں جب تک کہ اذن چاہیں رسول سے

تحقیق وہ جو اذن طلب کریں تجھسے وہی ایمان لائے ہیں اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ

ع ۸

لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۔ پس جب اذن چاہیں تجسے بعض حاجت اپنی کے لئے تو اذن دے جسکو چاہے تو انمیں سے اور طلب مغفرت کی کر او نکے لئے اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ تحقیق اللہ غفور رحیم ہے الیسوئی ہر لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج ۔ نکرو پکار رسول کو اپنے بیچ مثل بعض اپنے کی پکار کی بعض کو جانتا ہے اللہ ان مسلمانوں کو جو کھسک گئے تم میں سے نظر بچا کر ۔ وجہ جسکی تفسیر سورۂ جمعہ میں مذکور ہوگی فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ پس چاہئے کہ بچیں وہ لوگ جو مخالفت کریں اوسکے امر سے کہ پہونچے اونکو فتنہ مثل فتنہ زمان عثمانؓ یا پہونچے عذاب دردناک مثل وبا جیسے بعض لشکر اسلام پر آئی خلفا کے زمانہ میں اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ کی ہی ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہے قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۔ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ جانتا ہے جو تم اوس پر ہو اور جسدن کہ رجوع کئے جاویں خدا کی طرف تو آگاہ کرے اونکو ساتھ اوسکے جو عمل کرتے اور اللہ دانا ہر شے کے ساتھ ہے ۔

سورۃ الفرقان مکیۃ ہے مشتمل ہے ستر آیات و پانچ رکوع پر

پہلی سورت میں نزول کلام حق کی نسبت منافقین کو تعجب تہا اوسکو جبہ کامل ثابت کیا گیا اور اس سورت میں بھی بیان نزول کلام حق ہے اور اہل مکہ کو نزول کلام حق میں چند اشتباہ تہے اونکا جواب دیا گیا تو اس وجہ سے پہلی سورت کے بعد یہ سورت رکہی گئی اور اس سورت میں بڑی ظاہری پیشنگوئی حضرات مہاجرین و خلفاء راشدین و تابعین کی ہے جیسے فصل الخطاب متن میں ہے جیسے ظاہر ہوگا ۔ صکر ایمان عمر فاروق کا جو بعد جانے حضور کے ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے نازل کیا فرقان اپنے بندہ خاص پر تا کہ عالموں کے لئے ڈرانیوالا ہو ایسا وہ نازل کرنیوالا جسکے لئے ملک ہے آسمانوں

زمین کا قوا دینی کے لئے سلطنت اسلامیہ آسمانی سلطنت ہے اور اسی کا نام زمینی دولت اتفاقی ہے اور
نہ بیٹا ولد اور نہیں ہے اسکا کوئی شریک ملک میں اور پیدا کیا ہر شے کو اور اندازہ کیا اسکو پوری اندازہ کر کے اسکی حالت
تصویر میں لیکن جس انکار ظالم انسان رسول اللہ کی ایمان موسیٰ و شرک مشرکین بتقدیر خدا ہے جسمیں ایمان
قائم ہے وہ مومن مستحق جنت ہے اور جسمیں شرک قائم ہے جو ظلم ہے وہ ظالم مشرک مستحق دوزخ ہے جبکہ یہ شرک کی نفی ہو گئی
حق سے ہے پس مستحق عبادت وہی ہے نہ دوسری معبودات جنکو کفار پرستش کرتے ہیں جیسے ارشاد ہے و اتخذوا
مِن دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝ اور بنا لئے کافروں نے
اس خدا مطلق کے سوا معبودات کو جو نہ پیدا کریں کسی کو اور وہ خود پیدا ہوتے ہیں اور نہیں مالک ہیں اپنی
جانوں کے ضرر اور نفع کے اور نہ مالک ہیں موت و زندگانی کے اور نہ اٹھنے کے بعد از مرگ کے وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۚ اور کہا انہوں نے
جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں ہے قرآن مگر بہتان جسکو افترا کیا ہے مدعی نبوت نے اور مدد کی اوسپر دوسری قوم نے کہ مراد انکی
انسے وہ سات نصاریٰ سات جو انمیں سے ہیں جو تفصیل ہم مکاشفات میں مذکور ہیں جیسے عداس و یسار وغیرہ جو تفسیر
سورہ نحل میں مذکور ہوئی جواب فرماتا ہے فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۚ پس لا محالہ اعتراض پر از ظلم و زور
کیونکہ انکی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن ہے عربی فصیح تو اسپر نضر بن حارث نے کہا چنانچہ ارشاد ہے وَقَالُوا أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ اور کہا نضر بن حارث اور اسکے ساتھیوں نے
کہ یہ پہلے لوگوں کے قصص مسطورہ ہیں جنکو لکھوا لیا مدعی نبوت نے کہ وہ خود پڑھے لکھے نہیں ہیں [illegible] پڑھے جاتے ہیں اوسپر صبح
و شام کہ مضمون سمجھ لیتے ہیں اور زبان عربی میں مدعی نبوت لکھا جاتا ہے قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ فرما نازل کیا ہے اسکو اوس ذات پاک نے جو
جاننے والا غیب سموات و زمین کو کہ دولت آسمانی اوسنے قائم کی ہے اور دولت اتفاقی یعنی دولت [illegible] بھی
وہ ہے غفور رحیم بالخصوص اس زمانہ کی نسبت اور یہ جواب مفصل سورہ رحمن میں اسکا آیا کہ رحمن کی تعلیم ہے اور
کفار نے ایک دعوی پر دلائل بیان کی جو ارشاد ہے وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ

وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۔ اور کہا او آدمیہ افترا ہین کیا ہے اس رسول کے لئے کہ کہاتا ہے کہانا اور چلے
بازارون مین حالانکہ اس پیغمبر کی نسبت فصل ۳۳ سفر مثنی مین لکہا ہے کہ خدا آیا سینا یعنی کہ مین اور گیا سعیر
یعنی مصر کی طرف بنی اسرائیل بن خدا بن سعیر بن اسحاق کو اور آشکارا فاران کے جنگل مین یعنی مدینہ مین اور اسکا
جواب اس موقع مین یہی ہے کہ یہ رسول کہانا کہاتا آئے ہین اور چونکہ فصل ۲ دس کورین مین نشان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہا ہے کہ وہ درخت اعنی حضرت رسول اللہ علیہ وسلم حفاظت کردیہ کی شمشیر سے ہو گی
کہ ہر ذرہ کو بچاتی ہے جسے فصل ۳۴ سفر مثنی کی مقدسین صحابہ ہین جنکی نگہبانی حفاظت ہوئی پر یہود اسکو نہ سمجہا اور انکی
ہتکا و بے سوال کرنے کہا جو ارشاد ہے کہ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ کیون نہیں آترا
اوسکی طرف فرشتہ تاکہ ہوتا اوسکے ساتھ ڈرانیوالا اور نہ سمجہے کہ دس ہزار قدوسونکے ساتھ اور جیسا ویہی آیتہ فصل ۳۳
سفر مثنی مین لکہی ہے تو انہون نے کہا أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنْزٌ ۝ یا آجاتا اوسکی طرف خزانہ جیسے نزول ہوا خانہ کعبہ کا
اوسکو سبب بزرگی حوالہ فصل ۶۰ اشعیا مین لکہا ہے جواب اوسکا ہے کہ فصل ۲ یسعیا مین یہ امور بعد از ہجرت
لکہے ہین کہ دس ہزار لاکہ برزبر برگزیدہ اسکے لئے آئیگا اور خانہ کعبہ مین سعد کو ہوا اور چونکہ شجرہ خلد کرکے
فصل ۲ دس کورین مین وہ پیغمبر موعود ہے کہ وسط جنت عدن مین مقرر ہوا ہے تو یہود کی بہکاوے سے کفار نے کہا أَوْ تَكُونُ
لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۝ یا ہوتا اسکے لئے باغ کہ اوس سے وہ کہاتا جیسے ورس ۳ فصل ۲ یوئیل مین لکہا ہے کہ اوسکے
روبرو باغ عدن ہے مطلب اوس سے یہ ہے کہ جو اوس نبی کو تسلیم کرے وہ جنت خلد مین جاوے اور جسکا اونکو خیال کیا ہو اونکی
بنا ان نہوتی کرنے لگے جیسے ارشاد ہے وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۝ اور کہا ان کے
ظالمون نے پیروی کرتے مسلمان بالخصوص عمار وغیرہ جو غریب و خوار ہین مگر مرد سحر زدہ کی انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا
لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝ دیکہ کیسی بیان کین تیرے لئے مثلین پس گمراہ
ہوئے پس نہ طاقت رکہین راہ کی کہ اونکو مطالب سمجہین یہ سوالات لغو ہوئے پس بطور تشریح حق تعالی ہر ایک کا
جواب دیتا ہے نسبت جنت کی فرماتا ہے کہ وہ وعدہ بطور آخرت ہے تو فرماتا ہے تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ
جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا ۝
بابرکت ہے وہ ذات اگر چاہے کرے تیرے لئے بہتر اوس سے جو اونکے خیال مین ہے وہ باغ کہ جاری ہون نیچے اوسکے

ع ۹

تھہرتے اور کر دیتا تیرے لیے محل خزانے دنیا یعنی قیامت میں لیکن وے قیامت کے معتقد نہیں بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ

وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ٥ بلکہ تکذیب کی انہوں نے ساعت قیامت کی اور تیاری

کی ہم نے اونکے لیے جو تکذیب کرے ساعت کی آگ سوزندہ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا

تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ٥ جب آگ اونکو دیکھے دور سے وہ سنیں اوسکا جوش اور آواز کہ بقول بعض سو سال کی راہ

دیکھ کر آتے لیے دو آنکھیں ہون اوسکی بمناسب وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا

هُنَالِكَ ثُبُورًا ٥ اور جب ڈالے جاویں اوس سے تنگ مکان میں بندھے ہوے پکاریں وہان پر ہلاکت کو تو کہا جاوے

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ٥ نہ پکارو آج کے روز ایک ہلاکت کو اور پکارو

بہت سی ہلاکت کو قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ كَانَتْ لَهُمْ

جَزَاءً وَمَصِيرًا ٥ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ٥

فرما آیا یہ ذکر بہتر ہے منکرین کے لیے یا وہ جنت خلد کہ متقی اوسکے لیے وعدہ کئے گئے ہیں کہ ما بین وسط جنت عدن

ہونا باعتبار مآل کے ہے جیسے ارشاد ہے جنت اوسکے لیے جزا و بازگشت اونکے لیے ہے اوس میں جو چاہیں ہمیشہ رہنے والے

یہ ہے تیرے رب پر وعدہ سوال کیا گیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ بندے نکو اونکی طلب کی موافق ذکر اور

جو اوس جنت خلد کا منکر ہو کر بت پرستی کرے اور شرک کرے کی آتش سے مارا جاوے مطالب سکا یہ ہے کہ وہ آخرت میں

آتش دوزخ میں جاوے جیسے ارشاد ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ

أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ٥ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي

أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ج وَ

كَانُوا قَوْمًا بُورًا ٥ اور جس روز کہ اونکو اللہ حشر کرے گا اور اونکو اُن بتون کو جو سوا خدا کے پوجیں تو کہے اونکو

دی صورتون سے کیا تمنے گمراہ کیا میرے ان بندون کو یا خود اونہون نے راہ کو گم کیا کہیں اونکی ذی صورت تو پاک ہے

شرک سے نہیں سزاوار ہمارے لیے کہ پکڑیں ہم تیرے سوا کوئی دوست کہ وہ ہمکو پوجیں لیکن تو نے اونکو اور اونکے

آبا کو برخوردار کیا یہانتک کہ بھول گئے تیری یاد داشت کو اور تھی قوم ہلاک ہونیوالی کہ بت پرستی کرنے لگی

فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ج وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ

عَذَابًا کَبِیْرًا ۝ پس جھٹلا دیا وہ تمکو اوس پر جو تم کہو کہ ہم اونکی کہنے سے اونکو پوجتی تہے پس طاقت
رکہو باز رکہنے عذاب خدا کی اور نہ مددیابی کی اور جو ظلم کریگا یعنی شرک کریگا تم مین سے چکہاوین ہم اوسکو بزرگ
عذاب آتش دوزخ یہ جواب جنت وکنز کی بابت ہوا اب جواب اونکے اس اعتراض کا جو کہتے کہ کیا ہوا ہی اس
رسول کو کہ کہانا کہاتی اور چلتا بازارون مین فرماتا ہی وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّآ اِنَّھُمْ
لَیَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ۝ اور نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے کوئی رسول مگر بیشک وہ
کہانا کہاتی تہے اور چلتی تہے بازارون مین دیکھو فصل ۱۳ سفر گنتی وغیرہ مین جو لکہا ہی کہ خدا آویگا کہ مین مطلب اس سے
رسول خدا کا آنا ہی جیسے کہ دوسری سابق سورہ انعام مین جواب اسکا گذرا کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روح اعظم منظر ربانی
فرمایا گیا ہی دیکھو پیشینگوئی دیگر عبد اللہ فصل ۴۲ یسعیاہ مین فرمایا گیا ہی تو ضرور ہوا کہ اگر کوئی خدا حضور کو ملک
تو کہو آپکو مرد اور فصل ۳۳ سفر گنتی مین جیسے خدا کا آنا بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین لکہا ہی فصل ۳۳ سفر گنتی مین
رسول کہنے کے لکہا ہی کہ وہ جو مثل عمار و ابن مسعود اہل اسلام کہ کہتی کہ نہ پیروی کرین مگر مرد سحر کی تو اوسکا جواب فرماتا ہی
وَجَعَلْنَا بَعْضَکُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَکَانَ رَبُّکَ بَصِیْرًا ۝ اور کیا ہمنے بعض تمہارے غربا
مثل عمار و ابن مسعود و صہیب کو بعض کافرونکے لیے محل آزمایش آیا تم صبر کروگے تو مراتب عالیہ کو دین و دنیا مین ہوگے
اور ہی تیرا رب بینا ہر چند دیر کرے تو سخت نہین اور پہر جہالت سے اعتراض کیا جیسے ارشاد ہی وَقَالَ
الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَةُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا اور کہا
اُن لوگون نے جو امید ہماری لقا کی نہین رکہتے جو روز قیامت اہل جنت کو موعود ہی اور کیون نہ آترین ہمارے اوپر
فرشتی ہلاکت کی جو بار بار موعود ہین یعنی بدر مین اور وہ موعود بعد ایک سال ہجرت کی فصل ۲۱ یشعیاہ مین کامل
یا دیکہین ہم اپنے رب کو قریب کر دیکھنے کی نسبت ارشاد ہی لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا
کَبِیْرًا ۝ البتہ تم قابلیت رویت حق کی باوجود تکبر کیا اپنی جانون مین کہ مستحق رویت حق اپکو سمجہا اور
سرکشی کی بڑی سرکشی اور ملائکہ کے نزول کی نسبت روز بدر فرماتا ہی یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا بُشْرٰی
یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝ جسروز کہ وہ دیکھینگے بدر مین ملائکہ کو نہین ہی اس روز بشارت مجرمونکو اور کہینگے
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اور کہین کہنا پناہ ہی پناہ ہی اور وہ جو بعض مثل عقبہ بن معیط کو خیال ہوا اپنی سخاوت کا کہ

۲ع ۱۱
الجزء ۹

کیسے ہم ہلاک ہوں وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کریں ہم
مثل عقبہ بن معیط کافر وغیرہ اُس کام کی طرف کردہ کرینگا مثل صلۂ رحم وغیرہ کی کہ کریں ہم اُسکو مثل غبار پراگندہ کہ کچھ بھی
اونکو نفع آخرت میں نہ ہوا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ اور جنتی
اُس روز بہتر مقام پر ہوں اور نیک ترین آرامگاہ میں وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ اور جس دن کہ پھٹ جائیگا
آسمان ابر جسمیں روح اعظم متمثل و متجلی ہے جیسے موسی کو لے حسب تفصیل ۱۲ اخرجہ کر متمثل ہوا تھا اور اترینگے فرشتے
اترنا ملک اوس روز درست رحمن کیلئے ہوا اور ہو وہ دن کافروں پر سخت حاصل عقبہ بن معیط پر جسکی عادت تھی کہ
سفر سے آکر دعوت کرتا تو ایک مرتبہ سفر سے آیا اور ضیافت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مہمانی کے
سبب سے بلایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جب تک تو کلمۂ نہ پڑھیگا تیری ضیافت کا کھانا نہ کھاؤنگا
تو عقبہ نے کلمہ پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا ابی بن خلف عقبہ کا دوست تھا وہ
اسپر خفا ہوا کہ تو دین اسلام میں آگیا عقبہ نے کہا کہ مجھکو شرم آئی کہ وہ ان پڑھ گھر سے بغیر کھانا کھائے اوٹھ جائے
تو ابی بن خلف نے کہا جب تک تو رخ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھوکیگا مجھکو اعتبار نہ آویگا تو خبیث
گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار الندوہ میں سجدہ میں تھے کہ عقبہ خبیث نے تھوکا پردہ شعاع کی مانند اوسکے
منہ پر اُلٹا آیا اور اس سے گلستان عقبہ کو منہ پر داغ برص رہتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے
عقبہ اگر میں تجھکو مکہ کے باہر پاؤں تو قتل کرونگا چنانچہ بدر میں بدست مبارک علیؑ کہ جنکا خون خون رسولؐ اور جسم علیؑ
جسم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب حدیث تھا وہ مردود مقتول ہوا جہنم رسید ہوا تو آپکی نسبت ارشاد ہے وَيَوْمَ
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا ۝ اور جس روز کاٹیگا ظالم عقبہ اپنے دونوں ہاتھ تکلیف سے جن دونوں ہاتھوں سے خوشامد کرکے نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کو پکڑ کے لایا تھا اور منہ سے جو اُس خبیث نے تھوکا تو کہیگا اُس منہ سے کاش میں پکڑتا رسول کے
ساتھ کوئی راہ اسلامی ای افسوس نہ پکڑتا میں ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کو دوست جسنے البتہ مجھکو گمراہ کیا

ذکر خدا توحید سے جسکو آیا مجکو اور ہر شیطان جنی و انسی انسان کو ہلاکت میں ڈالنے والا اور جبکہ قرآن کی نسبت
اہل مکہ کے یہ اقوال ہیں کہ رسول کو سخت رنج ہوا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ۝ اور کہا رسول احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اے میرے رب قوم نے پکڑا اس قرآن کو متروک تسلی ہے
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہوا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور اسی طرح ہمنے
کیے ہر نبی کے لئے دشمن مجرمین سے اور پھر سے اونکے مقابلوں کو ہلاک کیا وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝ اور
کافی ہے تیرا رب ہدایت کرنیوالا صبر کے لئے اور مددگار اور چونکہ یہود کو مسیح کا انکار تھا جیسا کہ آئے تھے اور اونکا انتظار تھا مسیح
کے انبیاء اور مسیح کو لیکر خاتم المرسلین کا آنا اور جیسے پارہ پارہ کلام خدا کا نازل ہوا جاتی تو اونکا مقولہ تھا کہ اگر نبی کی کوئی
معجزہ ہیں تو چاہئے کہ کتاب ایک بارہ کلام خدا کی لیکر کتاب لا دیں اور یہود کی آمد و رفت اہل مکہ کے ساتھ تھی تو اہل مکہ نے
کہا جو ارشاد ہوا وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ اور کہا کافروں نے کہ
کیوں نہ نازل کیا جاتا اس پر قرآن یکبارگی جیسے بعض کتب موسیٰ کا حال ہے حالانکہ اکثر کتب اس تعریف کے طریق سے ان
کے مصرف اوقات کی حمی اور کو جمع ہوتی ہے اور خاصکر قرآن مجید کے نزول کی نسبت فصل اسفر ... میں لکھا ہے کہ ہمارا کلام
ہو کے سنین ہوگا یعنی پارہ پارہ بوقت ضرورت نازل ہوتا ہوگا اور پارہ پارہ کی وجہ فرماتا ہے كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ
فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ ایسی پارہ پارہ نزول اسلئے ہے کہ ہم ثابت کریں اوسکے ساتھ تیرے دل کو ہر واقعہ کے لئے اور
بیان لطیف سے اسکو مرتب کیا کہ ہر ایک آیت اسکی موقع پر رکھی تو مجموعہ قرآن ہوا وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝ اور نہ لاوینگے وہ تیرے لئے کوئی مثل بطور اعتراض کے قرآن پر مگر ہم لاوینگے تجکو حق بات کے ساتھ
یعنی جواب اور نیک بیان بیچ اوسکو نافی جنم کرجاوے اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ وہ جو حشر کئے جاوینگے اپنے مونہوں پر الٹے ہوکے سبب جہنم کی طرف وہ بدتر مکان والے
ہوں اور گمراہ اور وہ جو پہلے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کے دشمن مخالف کئے ہیں اور بالآخر اونکے دشمن ہلاک ہوئے ہیں انکو سنو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝ اور ہمنے دیا موسیٰ کو مضمون کتاب اور کیا ہمنے اوسکے ساتھ
اوسکے بھائی ہارون کو وزیر تو فرمایا ہمنے جاؤ اس قوم سرور والونکی طرف جو ہماری آیات کی تکذیب کریں پس ہلاک کیا

جیسے اونکو ہلاک کرنا اور سنو کہ قوم نوح کی ہلاکت بسبب تکذیب کے ہوئی اور تقابل حسب درس ۱۲ فصل ۵ تکوین کے ہلاکت نامہ

سے میں لکہا گیا تہا کہ اولاد آدم اور دس سو واسطے ترکیب پر زمان نوح میں اور اسکی اولاد کی شفقین اولاد شیث تہا

جیسے درس ۲ فصل ۶ تکوین سے بخوبی اولاد شیث کو نوح نے سمجہایا پر وہ کافی تر اسمین ساری پہلے رسولونکی تکذیب ہوئی

اور برباد ہوے جیسے ارشاد ہوا وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً

اور قوم نوح نے جب تکذیب کی رسولونکی کہ فرمان آدم و شیث و انوش و ادریس و نوح پر نہ چلے اونکو ہمنے غرق کیا اور

کیا ہمنے اونکو آدمیونکو آیت وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۵ اور تیار کیا ہمنے ظالمونکو دکہ عذاب ناک

وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۵ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ

وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۵ اور ہر ایک عاد و ثمود اور اصحاب رس اور بہت سے قرن اونکے بیچ کے اور ہر ایک کو

سمجہا بیان کین مثلین اور راہ دیکہائی اور ہر ایک کو بڑی ہلاکت سے ہلاک کیا کہ بعد نوح کے عاد و عاد کے بعد ثمود ہوئی

یا آثار اصحاب رس پہر موصل میں لوگ افلون نامی بت کو پوجتے اور جو اوسکو نہ پوجتا اوسکو آگ کی خندق مین ڈالتے شہر

قبرس میں سر سوع جادوگر تہا اوسکا ذکر درس ۱۹ فصل ۱۳ کتاب اعمال میں ہے جو حسب درس ۷ فصل مذکور کے سرجیوس پولس

صوبہ دار کو بہکانا چاہتا تہا کہ اللہ تعالی نے سولوس و برنباہ رسولونکی بدولت اونکو ایمان بخشا اور وہ صاحب نبوت ہو

جنکو جرجیس کہتے کتب اسلامیہ میں لکہا ہے دیکہو روضۃ الصفا وغیرہ کو جو موصل میں ایک بادشاہ کے پاس بہیجے گئے تہے کہ افلون

نامی بت کو وہ نہ پوجتا بہا سے طرح طرح سے جرجیس کو تکلیف دی جلایا اور قتل کیا اور زندہ کیا وہاں کے کئی پر حضرت مین بہائی پہر خدا

نے اونکو زندہ کیا بالآخر آگ آئی اور کافروں نے دیکہی تو جرجیس کے قتل کو دوڑے اور جرجیس کو قتل کیا اور آگ سے وہ اس قوم کو بسم

تب بہر اہل اسلام کے سب کو جلا کر تباہ کیا اور اونکے درمیان بہت سی قومیں گذرین جنہوں نے انبیا کو تسلیم نکیا اور وہ تباہ

ہوئیں چنانچہ اونہیں میں سدوم و عمورہ تہے جیسے ارشاد ہوا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ

أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۵ اور البتہ آئے اوس بستی پر کہ جس پر برسا برا مینہ

ہر مینہ پتہر کا کیا اونہوں نے اوسکو نہیں دیکہا دیکہا ہوگا بلکہ امید نہیں رکہتے اوٹہنے کی حالانکہ جیسے دنیا میں خدا نے

وعدہ راست کر دکہلایا ویسے آخرت کا وعدہ بہی اوسکا راست ہے وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا

هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۵ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور جب مکے کفار تجکو دیکھتے
ہین نہین پکڑتے ہین تجکو مگر ٹھٹھا کہین آیا یہی ہے وہ جو بھیجا اللہ نے رسول کہ کہانا کہاتا ہے اور بازار مین پھرتا ہے تحقیق قریب تھا
کہ ہمکو گمراہ کرے ہمارے معبودون سے اگر ہم نہ صبر کرتے اوپر جسکا ذکر سورۂ ص مین آیا ہے اور جلد جانین جب دیکھین
عذاب کون گمراہ ہے اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا آیا تونے
دیکھا اس شخص کو جسنے پکڑا اپنا معبود اپنی ہوا کہ کوئی آفتاب کو پوجے دن کا دیوتا کرکے اور کوئی میکائیل کو
دیوتا مینہ کا بنایا پس تو ہوا اوسپر مختار کہ اُسکو ہوا سے اُسکی پھیرے کہ وہ قرآن کو سنکر پرستش غیر خدا سے باز آوین اَمْ
تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۝ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝
یا تو گمان کرتا ہے کہ اکثر انکی سنتے ہین سمع قبول سے قرآن یہانتک کہ سمجھین نہین ہین یہ مگر چوپایون مثال بلکہ اونسے بھی
گمراہ بعد چوپایون ایسی ہین کہ درصورت پرستش نہ نفع دین ودرصورت ترک نہ ضرر دین اور انعام اپنا پرورش کنندہ
کا ہر گز اطاعت کرین اور یہ پیغمبر کی مخالفت خود کا مقام ہے کہ آفتاب پرست ہنگام ظل شمس مین جو مابین طلوع فجر
و طلوع آفتاب مین انتظار طلوع آفتاب کرتا ہے کہ اوسکو پوجے اور یہ خیال کرے کہ اللہ پاک نے ہی ظل کیا ہے اللہ چاہے تو
سورج کو نہ نکالے اور پرستش خدا ے پاک کی چھوڑ کر آفتاب پرستی اِسوقت اور نضر حارث آتش پرست آفتاب پرست
فارس مین سفر کو جاتا اور [illegible] کہانیان اچھی [illegible] چنانچہ مقابل قرآن کے قصص کے رستم و اسفندیار کی کہانیان کرتا اور تعریف
جو قرآن مجید کو اساطیر الاولین کہتا ارشاد ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا
کیا تو نہیں دیکھا اے مخاطب [illegible] رب کی قدرت کی طرف کیسے دراز کیا ظل کو اگر چاہتا اللہ کرتا اوسکو ٹھیرا ہوا کہ سورج کو نہ نکالتا
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ پھر کیا ہمنے آفتاب کو اوسپر چلنے والا یعنی
آفتاب کی انتہا سے قبض کیا کھینچے ظل کو اپنی طرف یعنی غیب مین تھوڑا تھوڑا اس سے ظاہر ہے کہ خواہش کی مثال
آفتاب کی پرستش یہ ہے اور جیسے دن کا دیوتا مقرر کرکے آفتاب کی پرستش تو سو ویسے غروب ہوکے وقت آفتاب کی
رات کا دیوتا مقرر کرکے اسکی پرستش ہو جب یہ نکاری جیسے ارشاد ہے کہ یہ امور سب خداتعالی کے کئے ہوئے ہین جیسے فرمایا کہ
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ اور خدا وہی ہے جسنے کیا
تمہارے لئے رات کو لباس اور کیا نیند کو آرام اور کیا دن کو بیداری اور بعض پرستش اپنی ہوا کی مطابق اندر

کے میکائیل کی کثرت یا منازل قمر کی تو ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا
وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے بھیجا ریاح کو بشارت دینے والی اپنی رحمت کی دونوں ہاتھوں کے آگے
اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی پاک تاکہ زندہ کریں اوسکے ساتھ خشک شہر کو اور پلاویں پانی اس سے جو ہمنے
پیدا کیا چوپایوں اور بہت سے آدمی لوگو بعض پیاس سے بعض مقام پر مرین وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ اور تحقیق بیان کیا ہمنے قرآن کو اونکے درمیان تاکہ نصیحت پکڑیں
پس نہ پیروی کی اکثر آدمیوں نے قرآن کی مگر سرکشی کی اور وہ جو اعتراض کریں کہ اگر خدا کو نبی بھیجنا تو ہر ایک
شہر میں بھیجا خصوصیت مکہ کی کیا ہے جواب ہے وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝ اور اگر ہم چاہتے
البتہ بھیجتے ہر قریہ میں نذیر چنانچہ پہلے بھیجے گئے بالآخر مشیت حق عالم کے امکان کی مطابق اسکی خواہشمند ہوئی کہ
ختم المرسلین صلعم صاحب جہاد کو بھیجا جاوے جیسے پارہ تلک الرسل میں مفصل ہوا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم
بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝ پس اطاعت کر حاطب کافرونکی قول کی اور جہاد کر اونکے ساتھ قرآن کے بڑا جہاد اور جب
حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ کہیں نبی ہو اور کہیں امت پس اگر وہ خیال کریں کہ ایک نبی اور دوسری امت کیونکر ہوئی
اور سمجھا ناؤں دو سمندر ونکو کہ گرد ممالک شمال میں مثل لندن کی ایک میٹھا ہے جسکے سبب جاڑے کے موسم میں گرم اور کھری
اوٹھتے ہیں اور گرمی میں سرد دوسرا کہاری ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے ملایا دو دریا کو ایک
میٹھا پانی خوشگوار دوسرا یہ نمکی سمندر کا سخت کڑوا اور کیا اونکے درمیان برزخ اور پردہ روک والا اسیطرح سے
آدمیوں میں ایک کو نبی کیا دوسرے کو مومن وسط والے تیسرے کو کافر وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے بشر پس کیا ہمنے اسکو صاحب نسب صاحب سسرال
کہ دونوں حالت مختلف ہوتی ہیں کہ انسان کی حالت یکساں کب ہو وہی حالت ایک کو نبی دوسرے کو امت
کرنیکی ہے وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ اور ہے تیرا رب قدرت والا لیکن جیسے ممکن تہا ویسے اسیر قدرت رکھکر بنایا
وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا

اور کافر عبادت کرتے ہیں سوای خدا کے اوسکو جو نفع دے اونکو در حالت پرستش اور نہ ضرر دے اونکو در صورت
ترک اور ہے کافر اپنے رب کے مقابلہ پر زور دینے والا اور نگر کہیں کہ رسول کی بشارت سے فتوحات مسلمانوں کا اور
ڈرانیسے کافروں کو شکست کیوں واقع نہیں ہوتی تو ارشاد ہے کہ رسول کا یہی کام ہے اور وقت پر آنیوالی امور آئینگی
جیسے فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ اور نہیں بھیجا تجھکو مگر بشارت دینے والا فتوحات
اسلام سے اور ڈرانیوالا کافروں کو شکست سے پر بعد ہجرت کے یہ امور حسب فضل الٰہی پیدا ہونیوالے ہیں اور یہ وہ
خود کرتے جیسے ارشاد ہے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ
سَبِيْلًا ۝ اوسنے فرمایا کہ نہیں مانگتا میں تم سے اس تعلیم قرآن پر اجر مگر جو چاہے ہو کے اپنے رب کی طرف راہ درست اسلام
کی اور اہل عقل کے نزدیک ایسے شخص ناصح کی نصیحت جو مزد نچاہے قابل سننے و سمجھنے کی ہے لیکن یہ وہ اوسکو درپے قتل ہیں تو ارشاد
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَۨا ۝ اور
بھروسہ کر اونکے قصد قتل کے مقابلہ میں اس زندہ پر جو نہ مریگا اور تسبیح کر اوسکی حمد کے ساتھ یعنی نماز پڑھ جسمیں تسبیح و سورہ
فاتحہ ہے اس مقام پر نماز میں سورۂ فاتحہ کا ہونا ضروریات سے ہے اور کافی ہے اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کے ساتھ خبردار اور وہ
بڑی قدرت والی منزلت پر پہونچا جیسے ارشاد ہے الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ڔ اَلرَّحْمٰنُ وہ جس نے پیدا کیے آسمان و زمین اور جو کچھ انکے بیچ میں ہے چھ دن
یعنی زمانوں میں پھر قرار پایا رحمن عرش یعنی کار پر کہ پہلے آدمیوں کو برباد کرکے آدم صفی اللہ کو بنایا اور ساتویں دن یعنی
ہزار ہفتم کو متبارک و بارحمت کیا کہ ساتویں ہزار میں ختم المرسلین رحمۃ للعالمین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رحمت خاص عم
یہ قدر خدا ہے اور یہ منزلت پیغمبر موعود کی ہے کیسے ناواقفی سے کہتے ہو کہ ہر قرن میں اس وقت میں نبی موعود گر تو ناواقف طلب
واقف ہے فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝ تو تو دریافت کر کسی خبردار اہل کتاب سے جنکے پاس آئے ورثت اونکو توریت و انجیل سے
لکھے میں بعثت کی بشارتیں حسب تفسیر نامۂ عمر انکو مخفی نہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا
وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب کہا جاوے اونکو نفع کو لیکر کہ سجدہ کرو رحمن کو
کہتے ہیں کون ہے رحمن کیا ہم سجدہ کریں اسکو جسکو تو ہمیں حکم کرے اور زیادہ کرے اونکو یہ ارشاد نفرت اور یہ جو نہیں برجوں ہم
سورج و چاند کو بنانے والا کرکے رحمن ان سب کا خالق ہے جیسے ارشاد ہے تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّ

نصف معاً

۱۲ ع سجدہ

جَعَلَ فِیْھَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ بابرکت ہے وہ ذات خدا جسنے کئے آسمان میں بارہ برج حمل ثور جوزا
سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور کیا اسمین آفتاب کو چراغ اور قمر روشن اور ماہتاب کی
گردش سے بطور محاورہ جبکہ چھ ہزار سال وجود آدم سے پوری ہوئی تو خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذی معجزہ
پیدا کیا جیسے پانسو ستر مسیحی ہوئین حسب فصل نہم دانیال کی پیشینگوئی کے ولادت نبی موصوف علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ہوئی کہ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا ۝
اور رحمٰن وہ ہے جسنے کیا رات ودن کو ایک دوسری کے پیچھے آنیوالا تا آنکہ آیا ہزار ہفتم ان لوگونکے لئے جو یاد کرتے
رحمٰن کو جو ایمان لاوے یا ارادہ کرے شکر کا مثل قوم ہود کی کہ اونکے لئے بالخصوص مقام شکر ہے کہ اونکی دشمن یعنی قوم بین
اس زمین ممالک مقدس سے نکالی جاوینگے جسکی تفصیل مفسر نے بہت کچھ مقدمات مین کی ہے کہ ہر ایک چھبران ولد کی خبر
دیگئی ہین بالخصوص مسیح زماں زمانہ مبارک خدا کی بادشاہت کی مطابق فصل ۵ متی کی آیۃ تا ۱۲ مین لکھی ہیں ایک انصار
کی جو غریب تھے دوسری مہاجرین جو مسکین مہاجرین تھے اور پھر صدیقؓ وفاروقؓ وذو النورین ومرتضیٰؓ وامام حسنؓ وامام حسینؓ
کی اور انصار ومہاجرین کی کی تصریح اتنی ہین تاویل پہلے نہین کی گئی اسوقت بعد طبع تاویل فصل ۵ متی کے سورہ معارج کی
تاویل کے وقت دریافت ہوئی پس مرتبہ اس مقام پر مطلب ہے کہ وہ عباد الرحمٰن ہین جنکی تفسیر فرماتا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ
الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ اور رحمٰن کے بندی
وہ غریب انصار ہین کہ چلین زمین پر نرم اور جب مخاطب ہون اونسے جاہل تو جواب دین کہ ہماری طرف سے تمکو بڑائی کر
سلامتی ہے یہ ایک گروہ ہے ان آیۃ کا جو فصل ۵ متی مین مذکور ہین اور دوسرا گروہ ہے مہاجرین مسکینونکا اونکی نسبت ارشاد ہے
وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ اور وہ جو رات کاٹین اپنے رب کے لئے سجدہ وقیام میں بالخصوص مہاجرین
مین چار خلفا و خلیفہ چہارم کے ولد رشید امام حسنؓ وامام حسینؓ پس تیسرا گروہ فصل ۵ متی کا صدیق حلیم کا ہے اونکی نسبت
ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّھَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ اور وہ جو کہین اے ہمارے رب رکھ ہمسے عذاب جہنم کو عذاب اوسکا لازم ہے کفار کے لئے کہ وہ
بری جا ہے از راہ قرار وقیام کے چوتھا گروہ ہے عثمان کا جو پانچوان کر کے فصل ۵ متی مین ہے وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا
وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ۝ اور وہ جو صرف کرین تو نہ اسراف کرین اور نہ روکین اور ہوا ونکا

صرف کا درمیان میں قدم اور پانچویں عمر فاروقؓ کا حال ہے جو وقت اس آیت کے ایمان نہ لائے تھے پر ایمان لانیوالے تھے
جیسے ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور وہ جو نہ پکارینگے اللہ کے سوا دوسرے معبود کو اور نہ قتل کرینگے اس نفس کو جسکو اللہ نے
حرام کیا ہے مگر بحق اور نہ زنا کرینگے بالآخر سورۂ شوریٰ میں عمرؓ کی صفت ہوئی کہ وہ بچین کبائر و فواحش سے اور جب غصہ
ہوں تو بخشیں اور اسمیں اشارہ آنکی دو قصد کا ہے او جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اس مقام سے بحق عمر رضی اللہ عنہ
مقبول ہوئی اور ابی جہل کی نسبت بالآخرہ ہوا جو ارشاد ہے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا اور جو ایسا کریگا کہ شرک کرے اور قتل کا ارادہ کرے بالخصوص نبی کے قتل کا
پڑیگا بڑے گناہ میں دگنا کیا جاویگا اوسکو عذاب بروز قیامت اور ہمیشہ اوسمیں رہیگا ذلیل اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
مگر وہ جو توبہ کرے شرک وارادہ قتل سے مثل عمرؓ کی اور ایمان لاوے اور کرے نیک کام تو اللہ تعالیٰ بدل دیگا انکی برائیاں
نیکیوں سے اور ہے اللہ غفور و رحیم اونکی پچھلی باتوں پر چنانچہ اونکی برے ارادہ قتل کو ایمان کے ساتھ تبدیل کیا حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو نزول سے جو پہلی آیت کی دو سال بعد اتری ہے ایسے خوش ہوئے کہ کبھی خوش نہوئے تھے کیونکہ
فاروقؓ کے ایمان کی اسمیں خوشخبری ہے جیسے ارشاد ہے وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ
مَتَابًا اور جو توبہ کرے مثل عمرؓ کی یعنی ارادہ قتل نبی سے اور ایمان لاوے اور کرے نیک کام تو وہ توبہ کرے اللہ کی طرف
بڑی توبہ اور چھٹا گروہ علی کا ہے جنپر بغاوت ہوئی اور شامیوں نے خطبوں میں لغو طور پر لعنت آپ پر بھیجی پس مرتضیٰ نے کہا
کہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے بغاوت کی جسکا درس ۸ فصل ۵ متی میں خدا یعنی رسول خدا کے دیکھنے والے کرکے لکھا ہے
اور جناب مرتضیٰ کی پیشانی کبھی کسی بت پر نہیں سائیدہ ہوئی جو سخت ترین زور سے ہے بران نظر ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ
لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا اور وہ جو نہ حاضر ہوں زور کو اور جب
گذریں لغو پر گذریں بزرگانہ اور ساتواں گروہ امام حسن مجتبیٰ کا ہے جنکی نسبت سورۂ شوریٰ میں سلطنت سے صبر کرنا
اور معاویہ کو بخشدینا لکھا ہے اور درس ۹ فصل ۵ متی میں صلح کیش و ابن اللہ یعنی ابن رسول اللہ کرکے لکھا ہے کہ
حدیث میں ہے کہ یہ میرا بیٹا صلح کریگا دو فریق اہل اسلام میں اونکی نسبت ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۞ اور وہ ہیں جب یاد کریں انکو رب کی آیت مثل [illegible]
صبر و عزم ان ذلک لمن عزم الامور کو نہ گریں اوپر ان کے بہرے و اندھے ہو کر بلکہ انکو سمجھے و عمل کریں ہیں امر
برکت سے امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں امام ہمام مہدی علیہ السلام و حضور غوث الاعظم صاحب کمالات
بارہ کی خبر ہے جو آیات قرآنی کے پرکھنے والے ہیں دوسری تنا پر ہوئی وہ اول کی نسبت ظہور عنقریب ہونیوالا کہ اور
بیترابت رب سے جیسے بادگر آمد صحیح ہے آسمان سے ویسے آئندہ ہی ابیات ہیں جنکی سلطنت تا قیامت باقیہ موجود
اور وہ اولاد امام حسن سے شاہ ہونگے خود امام حسن تو اسکو سوچکر سلطنت ترک کی اور آٹھویں گروہ عباد الرحمن
گروہ امام حسین شہید کربلا میں جنکی اولاد میں اکثر ائمہ ہوئے انکا ذکر و بس ہم مفصل دیتی ہیں جو کہ استبداد
کے سبب وہ ستائے جاتے ہیں کہ معصیت میں اطاعت شاہ درست نہیں وہی یزید کی اطاعت آپکو پسند نہ آئی
کہ نا حق خلاف عہد و پیمان کے شاہ ہوا تھا یہانتک کہ امام مظلوم نے شہادت اختیار کی تو آپکی نسبت ارشاد

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا ۞ اور وہ جو کہیں اے ہمارے رب بخش ہمکو ہماری ازواج و اولاد سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہمکو متقیوں کا
امام اس مقام سے شہربانو کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور وہ اگرچہ پکڑی آئی تھیں مگر آیت تو نازل ہو چکی کہ انکا نکاح
ہوا جس سے زوجہ کہلائیں اور امام زین العابدین علی سجاد سے آپکی آنکھ کی ٹھنڈک رہی اور ائمہ کی بنیاد انسے
ہوئی ہے پس اول امام متقین ائمہ امام حسین ہیں دوسرے امام زین العابدین تیسرے امام محمد باقر چوتھے
امام جعفر صادق پانچویں امام موسیٰ کاظم چھٹے امام موسیٰ رضا ساتویں امام محمد تقی آٹھویں امام
علی النقی نویں امام حسن عسکری دسویں امام محمد بن عسکری اور امام حسن و امام حسین کے اول آخر یہ امام
مہدی یہ بارہ ہوئے یہ آیت اصل امامت ائمہ ہے اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ
فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۞ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۞ وہ لوگ جنتوں کی غرفوں کی جزا دیئے
جاویں صبر کے سبب اور پہنچائے جاویں اس میں تحفہ و سلام ملائکہ کی جانب سے ہمیشہ رہنے والے اس میں نیک ہے جنت
غرفہ قرار و مقام کے لیے اس سے قتل کا حال دریافت ہوا کہ جسکے بدلے ایسے ہیں جیسی کلام تمہا تو ارشاد ہے
قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ۞ فرما [illegible]

تمہاری میرا رب اگر تمہاری عنایت ہو قرآن کی طرف کا تمنے اوسکی تکذیب کی پس جلد اوسکی تکذیب کی خبر
کی جزا لازم ہے تمہارے اوپر اور اوسکا وبال بروز بدر چکہہ ـــ

سورۂ شعرا مکیہ ہے جو دو سو ستائیس آیات و بارہ رکوع پر مشتمل ہے ✣ ✣

چونکہ پہلی سورۃ میں تقاضا اہل مکہ کی تباہی کی خبر ہے اور اس سورت میں بھی وہ مذکور ہے تو اسکے متصل کیگئی اور اس
سورت کا مضمون سب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موسیٰ کی لتہ ہی دیا گیا ہے جو طور سینین پر بحکم خدا
موسیٰ نے لکھی ہیں اور طور سینین پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت حسب فصل ۲۰ خروج کے وعدہ ہوا ہے جسکو
فصل ۱۸ استثنا میں مفصل بیان کیا ہے کہ جو اسماعیلی نبی کو مانیگا بہتر ہے ورنہ قوم ہی ہلاک ہوگا اور اہل مکہ کے
اکثر سردار دیدہ ہونے سبب وعید [illegible] تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سخت حسرت کہاتے تو تسلی کے لئے کتب سابقہ سے
قصص بیان فرماتا ہے کہ اکثر انبیا کا اونکی امت نے کہنا نہیں کیا اور وہ تباہ ہوے وہی حالت یہاں ہونی ہے تا سنت
کا مکرر ہیں تو اسمیں یہ پیشنگوئی ہے چنانچہ بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے طٰسٓمٓ ۞ تِلْكَ
اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ اے طور سینین کے موعود محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اے حریص ہدایت رسول محمد مذکور
ذیل آیات ہیں کتاب روشن تورات کی تاکہ تو غور کرے کہ پہنچا دینا نبی کا کام ہے پس مت سے اپنی جان نبی سلامت میں
[illegible] اکثر نے کو مقابل ایمان نہیں لائے اور وہ تباہ ہوئے ہیں لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ۞ شاید تو کہلنے والا ہے اپنی جان اس سبب کہ وہ ایمان نہ لاویں اور اس سبب سے نبی کی خواہش ہے کہ
[illegible] سبب سے اونکے لئے ایسی آیت آوے کہ وہ تصدیق دلیل ہوں جیسے ارشاد ذیل سے ظاہر ہے اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ
مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۞ اگر ہم چاہیں اوتاریں اونپر آسمان سے آیت مع
پس ہو جاویں اسکے لئے اونکی گردنیں ذلیل لیکن بعد ایک سال ہجرت کے جاری جانیوالی مقرر کیگئی ہیں پر وہ کون
ہوں جیسے فرماتا ہے وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۞
اور نہ آیا اہل مکہ کو کوئی نیا ذکر رحمٰن سے مگر وہ اس سے اعراض کرنیوالے ہوے اور مخالف کے لئے وعدہ ہلاکت فصل ۱۸
استثنا میں ہوا ہے فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ پس تکذیب کی انہوں نے

جنتے تھے اور مصروں میں قاعدہ ہے کہ جب بادشاہ مرجاتا ہے اور دوسرا بیٹھتا ہے تو پہلے خونیوں کو چھوڑ دیتے ہیں
جو سینہ بسینہ مثل یہ رسم ہنود کے راجاؤں میں وہاں ہوئی ہے اتنی اصل حق تعالیٰ نے ہارون کو نبی کیا اور کہا وہ تیرے
استقبال کو آوینگا اور دو آیات خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو دیں ایک عصا دوسری ید بیضا اور موسیٰ مصر کو گئے اور ہارون
ملے جو اونکے استقبال کو آئے تھے اور مصر میں آئے تو فرعون سے ملاقات ہوئی اور کہا کہ بنی اسرائیل کو باہر جانیکی اجازت
دیجئے کہ خدا کے لئے وہ عید منادیں اوسنے کہا خدا کون ہے میں اوسکو نہیں جانتا تم جاؤ اپنا کام کرو اور بنی اسرائیل
جو اینٹیں بناتے تھے یہ ظلم اور افزود کیا کہ کوڑا کچرا اونکے پکانے کے لئے جو سرکار سے ملتا تھا وہ جنگل سے خود لادیں اور
بنی اسرائیل پر اور بھی سختی ہوئی کہ وہ موسیٰ سے ناراض ہوئے تو پھر حکم ہوا جو ارشاد ہے فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ
مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ پس جاؤ میری آیات کے ساتھ فرعون کے پاس موسیٰ نے کہا کہ بنی اسرائیل ہی کو نہیں تو فرمایا تحقیق
ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَنْ اَرْسِلْ
مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ پس جاؤ فرعون پاس تو کہو کہ ہم دونوں رسول رب العالمین ہیں کہ بھیج ہمارے ساتھ
بنی اسرائیل کو شہر سے باہر عید کے لئے قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فرعون ساسٹرس نے کہا کیا نہیں تجھکو پرورش
کیا اپنے بیچ بچپن میں اور رہا تو ہم میں اپنی عمر سے برسوں اور تو نے کیا وہ اپنا فعل جو تو نے کیا مثل قتل قبطی کے
اور اب ہمکو ترک کر کے تو رب العالمین کا رسول بنا ہے تو ناسپاسوں میں سے ہے کہ ہماری ربوبیت کا منکر ہے قَالَ
فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ کہا کیا تھا میں نے وہ فعل اس وقت اور میں گمراہوں سے تھا پس فرار کیا میں نے تم سے جبکہ ڈرا میں تم سے خوف
کہا پس بخشا مجھکو میرے رب نے حکم نبوت اور کیا مجھکو رسولوں سے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اور یہ امر جو تو نے میری نسبت کہی کہ تجھکو ہم نے پالا یہ نعمت ہے نہ ربوبیت جسکا تو احسان
جتلاتا ہے میرے اوپر کہ بنی اسرائیل کو تو نے بندہ بنایا تھا مجھکو میرا رب رب العلمین ہے نہ تو تو بھی تمہاری ناشکری
نہیں کرتا قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا فرعون نے اور کیا ہے رب العلمین جسکا تو رسول ہے
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ کہا رب ہے آسمانوں اور زمین

ع ۱

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۵ اور نکالا اپنا ہاتھ پس ناگہان تھا سفید پس ایسا کہ
وہ روشن تھا دیکھنے والوں کے لئے کہ دلیل تجلی حق مخصوص طور پر موسیٰ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ۵ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۵ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۵ کہا اس
گروہ کے لئے جو اوسکے گرد تھا کہ تحقیق یہ شعبدہ باز ہے دانا ارادہ کرتا ہے کہ نکالے تمکو تمہاری زمین سے اپنے شعبدے سے
پس کیا تم حکم کرتے ہو مجکو قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۵ يَاْتُوْكَ
بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۵ سرداروں نے کہا کہ موسیٰ اور اسکے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں سے جمع کرنیوالے
کو دو لاویں تیرے پاس ہر شعبدہ باز کو فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۵ پس جمع ہوئے شعبدہ باز وعدہ
معین کے وقت کو لئے کہ وہ روز سبت تھا جسکی تعظیم وجود آدم سے قبل سبب ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہر ایک عالم میں مقرر ہوئی ہے وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۵ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۵ اور آدمیوں کو کہا گیا بطور استہزا آیا تم جمع ہوئے ہو امید کہ ہم پیروی
کریں ساحروں کی نہ موسیٰ و ہارون کی اگر ہوں وہ غالب یہ آدمی جواب اونکی استہزا کا دیتے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۵ پس آئے جبکہ شعبدہ باز انہوں نے
فرعون سے کہا کہ ہمارے لئے البتہ اجر ہے اگر ہوں ہم غالب قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۵
فرعون نے کہا ہاں اور تحقیق تم اس وقت البتہ مقربوں سے ہوگے تو اس وعدہ سے انہوں نے ایک مکان بنوایا
جسمیں تانبے کی چھت تھی اور عصے اور رسیاں منگائیں جنکے اندر پارہ بھرا اور چھت کے نیچے جو تانبے کی تھی آگ
جلوائی تاکہ پارہ کی اشیا گرمی کے سبب حرکت میں آویں پس بروز مقرر ساحر اور موسیٰ اور مخلوق جمع ہوئے تو
ساحروں نے جو کہ پہلے موسیٰ و ہارون کی عظمت سے تھے یہ بطور ادب عرض کیا کہ آپ اپنا کرتب دکھلائیے یہ اونکا
ادب موجب رحمت ہوا قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۵ موسیٰ نے اونکو فرمایا کہ تم ڈالو
جو ڈالنے والے ہو فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۵
پس ڈالا انہوں نے اپنی رسیوں اور عصاؤں کو تانبے کی چھت پر جسکے نیچے آگ جل رہی تھی اور کہا فرعون کی
عزت کی قسم ہم ہیں غالب کہ ایک عصے کی مقابل بہت سے عصا تھے پس وہ سانپوں کی طرح سے حرکت کرنے لگے اور

موسیٰ کو پہلے تو خوف لگا پھر بحکم خدا جاتا رہا فَأَلْقٰى مُوسٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝

پس ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پس ناگہاں وہ منگلا اونکو جو مکر کیا تھا پر فرعون بدستور کافر ہی رہا اور موسیٰ کو

نرا شعبدہ باز کہتا رہا اوسکے بعد حسب فصل ۷ خروج کے واقعات ہوئے اونمیں سے موسیٰ نے سارے اہل مصر کا پانی

سوا بنی اسرائیل کے بحکم خدا خون کر دیا اور کچھ کچھ ساحروں نے بھی سوا بنی اسرائیل کے لئے دو اڈال کے سرخ کر دیا

پر بنی اسرائیل کو لاچار نکر سکے اور خون کی تکلیف اہل مصر کو ایک ہفتہ تک رہی اور موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی

پر فرعون بدستور متمرد سرکش ہو گیا پھر حسب فصل ۸ خروج کے بد دعا موسیٰ سے مینڈکون کی اہل مصر پر ایسی کثرت ہوئی کہ کوئی

مقام اونکا خالی نہوتا اور کچھ کچھ ساحروں نے بھی مینڈکون کو جلا کر اوسی پانی ڈال کے جتلائین پر بنی اسرائیل کو

اوس سے کچھ تکلیف نہ تھی پھر فرعون کی خواستگاری سے بد دعا موسیٰ وہ جاتی رہین پر فرعون پھر اپنے وعدہ سے پھر گیا

تو موسیٰ کی دعا سے جوؤن کی کثرت ایسی ہوئی کہ اونسے ساحر سخت عاجز ہوئے فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا

آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسٰى وَهَارُونَ ۝ تو آگرے ساحر سجدہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایمان لائے رب العلمین

رب موسیٰ و ہارون پر اور فرعون نے موسیٰ سے جوؤنکے رفع کی درخواست کی اور بعد رفع کے وعدہ سے پھر گیا اور ساحرونکی

نسبت قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ

تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ کہا تم ایمان

لائے موسیٰ کے لئے پہلے اسکے کہ مین تمکو اجازت دون کیونکہ وہ البتہ تمہارا وہ بزرگ ہے جسنے تمکو تعلیم کیا سحر پس جلد تم

اسکی جزا جانو البتہ کاٹون تمہارے ہاتھ و پاؤن خلاف سے اور تم سب کو سولی دون چھوارے کے درختون پر کردونگا تمکو

دوسرے دیکھکر عبرت کرین قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝ ساحرون نے اسلام لاکر کہا کہ اسمین حرج

نہین ہم اپنے رب کی طرف ظاہر سے بطرف غیبت رجوع کرینگے إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا

أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہم خواہش کہتے ہین کہ چھپا دے ہمارے لئے ہمارا رب ہماری خطائین تحقیق ہم ہین اول مومنین

قوم فرعون سے پھر بد دعا موسیٰ سے قبطیون پر مچھرونکی کثرت ہوئی کہ اونسے سخت دکھ ہوا اور فرعون نے موسیٰ سے درخواست کی

کہ بد دعا موسیٰ وہ جاتی رہی پر فرعون کا دل سخت رہا پھر حسب فصل نہم خروج کے موسیٰ کی دعا سے فرعونیونکی مواشی مین

مری پڑی پھر بھی فرعون کا دل سخت رہا پھر بد دعاے موسیٰ اولے پڑے جسمین آگ تھی کہ جنگل کی مویشی و چرند پھر اوس سے

ع ۱۴

مرے اور فرعون کی قوم سے موسیٰ و ہارون کے رب پر کوئی ایمان نہ لایا مگر وہ جو اپنا ایمان
پوشیدہ رکھتا تھا اور اوسکے ساتھی کہ اوسنے فرعون کو نصیحت کی پر وہ نہ مانا تو اونکے گھروں میں کہ
مویشی رکھتے تھے وہ کچھ بچ گئے اور فرعون نے موسیٰ سے درخواست کی اور بلا سے گئے پر فرمان پذیر
نہوا پھر حسب فصل ہم خروج کے موسیٰ کی دعا سے ٹڈیاں آئیں کہ بقیہ کھیتوں کو کھا گئیں پس
کہ اون کے وقت میں وہ آگے نہ تھے اور موسیٰ کی دعا سے رفع ہوئیں پھر بھی فرعون کا
دل سخت رہا کہ موسیٰ کے فرمان کے مطابق پوری اجازت بنی اسرائیل کو نہ دی تو اس سبب سے
کہ موسیٰ اوسکے حکم پر راضی نہوے تو انکو دربار سے دھکے دیکر نکلوا دیا پھر موسیٰ کی دعا سے
زمین پر ایسی سیاہی چھائی کہ ٹٹولنے سے شے بمشکل دریافت ہو اور بنی اسرائیل کے ہاں روشنی موجود تھی اور وہ اگر
موسیٰ سے دور ہوئی اور فرعون کا دل پھر سخت رہا اور موسیٰ کو کلمات ناشائستہ کہنے لگا کہ میرے سامنے سے جا اور کبھی
اپنا منہ مجھکو نہ دکھلانا پس خدا کا حکم فصل الخروج کی مطابق یوں ہوا کہ اب تم مصریوں سے سونے چاندی کے باسن
مانگو کہ رات میں تمہارا کوچ ہے پس ظروف و حلیوات انہوں نے طلب کیے اور رات میں فرعونیوں کے پہلوٹھے مرنے لگے تو فرعون نے
حسب دلخواہ موسیٰ کی اجازت جانیکی بنی اسرائیل کو دی کہ بتاریخ دہم یعنی دسویں محرم کو موسیٰ و ہارون کی ساتھ
بنی اسرائیل نکلے اسی سبب سے یہ روز عید فسح مقرر ہوا وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ
اور ہمنے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ سیر کرو میرے بندوں کی سات رات میں تحقیق تم پیچھا کیے جاؤ گے فرعون سے پس قریب
راہ فلسطیوں سے وہ نہ گئے بلکہ قلزم کی طرف خدا اونکو لیگیا جنکے لئے رات میں روشنی کا ستون اور دن میں ابر سایہ
کرتا تھا اور مقام فی الحیرات میں پہونچے مجدال و دریا کے بیچ وہاں پر موسیٰ نے خطبہ پڑھا اور قصہ خضر و موسیٰ کا جو سورہ
کہف میں ہے اس جگہ واقع ہوا اور فرعون کو خبر لگی کہ بنی اسرائیل کیچڑ میں پھنسے ہیں تو خاص چھ سو گاڑیوں کے ساتھ دو سو
مصر کی گاڑیوں کو لیکر تعاقب کرنیکا قصد کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ پس فرعون نے بھیجے
شہروں میں جمع کرنیوالے کہ یہ بنی اسرائیل البتہ چھوٹا گروہ ہے اور تحقیق وہ ہمکو البتہ خشم میں لانیوالے ہیں کہ ہمارے
غلام اور نکل جائیں اور بدرستی ہم سب با سلاح ہیں فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ

مفصل سورۂ بقرہ مین گذرا کہ باپ سے کہا کہ مجھکو بتلا کہ یہ زمین و آسمان وغیرہ کسنے پیدا
کئے ہین جیسے ارشاد ہے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ جبکہ کہا اپنے باپ اور قوم کو
کیا تم پوجو اور تارح آذر یعنی کہ بت پرست تہا قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۝ انہون نے
جواب دیا کہ ہم عبادت کرین اصنام کی تو ہم ہون انکی مجاوری کرنیوالے قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ
اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ ابراہیم نے کہا آیا وہ سنتے ہین تمہاری جب تم انکو پکارو یا نفع دین تمکو
جب پوجو یا ضرر دین جبکہ تم نہ پوجو قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ انہون نے
جواب دیا یہ تو کوئی بات نہین جس سے ہم انکو پوجین بلکہ پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو ایسے ہی کرتے ہین
مقام سے ظاہر ہے کہ تارح ہی آذر پدر ابراہیم کا تہا قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ
فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ
يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ ابراہیم نے
فرمایا آیا پس تم نے دیکھا وہ جو تم اور تمہارے باپ پہلے جنکو پوجتے سو وہ میرے دشمن ہین کہ انکی پوجنے سے مجکو ضرر
مگر وہ رب العالمین جسنے مجکو پیدا کیا ہے پس وہ مجکو راہ بتلا دیگا اور وہ جو مجکو کہانا دیگا اور پانی پلا دیگا اور
جب مین بیمار ہون تو وہ مجکو شفا دیگا اور وہ مجکو مارے پہر مجکو قبر و قیامت مین جلا دیگا اور وہ جو طمع کرون
بخشے مجکو میری خطا بروز قیامت رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ
لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اے میرے رب بخش مجکو حکم اور ملا مجکو صالحین کے ساتہ اور کر میرے لئے
نیکنامی پچھلی امت والون مین جو زمان آدم سے سبہی اہل اسلام ہین وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ
وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اور کر مجکو جنت نعیم کے وارثون سے اور بخش
میرے باپ کو کہ وہ ہے گمراہون سے اور نہ ذلیل کر مجکو اس دن کہ اولاد آدم اوٹہائی جاویگی جسدن کہ نہ نفع
دیگا مال و نہ بیٹے مگر وہ جو لایا ہو سلامتی والا دل اور ابراہیم کو قیامت کا آنا پہلی تحقیقات نوح و آدم سے

در یافت چلا آتا تھا چنانچہ نوح نے فرمایا ہے کہ جب تک کمان زادی اُس وقت تک طوفان کے بادل اونکی
یعنی کمان خداوند چار خلفا اور فرمایا کہ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ اور نزدیک کیجاوے بروز قیامت
جنت متقی گروہ اہل اسلام سے جیسے فصل دوم تکوین کی گروہ کی تفسیر فصل ۳۳ سفر تثنی و فصل ۳ ملاکی میں متقیون
اہل اسلام سے کی ہے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ اور ظاہر کیجاوے دوزخ بہکون کے لئے جو شمشیر آتشبازی
کر دینے سے دوزخ میں داخل کئے جاوین جو درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے حسب فصل
دوم تکوین کے مقرر ہوکر ہین وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۭ اور کہا جاویگا ان بہکنے والون سے کہان ہین جنکو تم عبادت کرتے تھے خدا کے سوا کیا مدد کرین وہ تمہاری
یا بدلہ لین فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۭ پس اوندھے ڈالے جاوین
جہنم مین اونکے معبود جو سوائے خدا کے ہین اور بہکے لوگ اور ابلیس کا سارا لشکر قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ کہین وہ اس حالت مین کہ اوسمین معبودون سے جھگڑتے ہین کہ
قسم ہے خدا کی تحقیق تھے ہم البتہ ظاہر گمراہی مین جبکہ برابر کیا ہمنے تمکو رب العالمین کے ساتھ کہ تمہارے فرمان پر
ہم چلے اور نہ گمراہ کیا ہمکو مگر مجرمون نے جنسے مراد سرداران ہین پس نہین ہے ہمارے لئے کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ دوست
اہتمام کرنیوالا فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پس اگر ہو ہمارے لئے دنیا مین بار دگر تو
ہون ہم ایمان لانیوالون سے پس دیکھو اس قصہ مین توحید حق و خبر نبی برحق کو جیسے فرماتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق اسمین البتہ نشان توحید خدا و نبوت مصطفیٰ پر اور
نہین ہین اکثر سرداران مکہ ایمان لانیوالے کہ وہ بدر مین موعود ہین کہ مقتول ہون اور امید ہے کہ یہ قصہ اپنے
آبا یا قوم ہود سے وہ سنتے چلے آتے تھے کہ بہت سے اجمال کی تفصیل زبان انبیا سے قوم ہود مین تھی وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب ہے فتح کے لانے پر دیر رنگ اس سے ہے کہ وہ رحیم ہے کہ
تبلیغ کامل ہوجاوے اور بابت غریبونکی علیحدہ کرنیکے نوح کا قصہ سنو جو نوح کو ضعیف سمجھتے اور غرق ہوئے جیسے ارشاد ہے
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ تکذیب کی قوم نوح نے

رسولوں کی کہ شیث کی اولاد ہوکر اولاد قابیل کی لڑکیاں بیاہنے لگے اور شرک اونمیں جاری ہوا یاد کر جبکہ کہا
اونکو اونکے بھائی نوح نے کیا تم تقوی نکروگے اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ تحقیق میں
تمہارے لئے رسول امانتدار ہوں پس تقوی کرو اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے اور میری اطاعت کرو وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور نہ مانگوں تمسے اپنی رسالت پر اجر نہیں ہے میرا
اجر مگر اللہ رب العالمین پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ پس تقوی کرو اللہ سے اور اطاعت میری کرو قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ کیا ایمان لاویں تیرے لئے حالانکہ تیری پیروی کی ذلیل
لوگوں نے کیا تو نہ جانتی مثل جولاہے و موچی تکی اونکو تو دور کر اگر ہم ایمان لاویں تو ایک اونمیں سے ہم بھی شامل
ہوں قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ نوح نے
جواب دیا اور نہیں ہے میرا علم اوسکے ساتھ جو وہ کرتے تھے نہیں ہے اونکا حساب مگر میرے رب پر کاش تم جانو کہ دنیا کے
پیشے سے جو حلال ہیں دین کا دخل نہیں ہے وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝
اور میں مومنین کو دور کرنیوالا اپنے پاس سے نہیں اور نہیں ہوں میں مگر ڈرانیوالا عذاب طوفان سے اگر تم میری اطاعت
نکرو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ۝ قوم نے کہا کہ اے نوح اگر تو نہ باز آیا
ڈرانے سے البتہ تو ہوگا سنگسار ہونیوں سے قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ
نَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ کہا اے میرے رب میری قوم نے مجھکو تکذیب کی پس کر میرے اور اونکے درمیان
بڑی فتح اور مجھکو نجات دے اور ان مومنین کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ نے نوح کو کشتی کا حکم دیا اور کشتی بنائی
اور قوم انکے تمسخر کرتی کہ پہلے تو نبی تھا اب نجار بنا پس جب وہ تیار ہو گئی تو ایسا دہر فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ پس بچایا اوسکو اور جو اسکے ساتھ تھا نجات دی بھری کشتی میں ثُمَّ اَغْرَقْنَا
بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ۝ پھر پیچھے غرق کیا پیچھے اوسکے سوار ہونیکے باقیوں کو اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ تحقیق اسمیں البتہ آیت ہے کہ تم ع ۶
ایمان لاؤ اور غریبوں پر اعتراض نکرو و نہیں ہیں اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب ہے
لانے فتح پر رحم والا ہے زمانہ ہجرت تک کہ اہل مکہ کی تباہی قبل ہجرت نہیں ہوئی اور نوح کو بعد زمانہ ہود دیکھیرین

پھر قوم سرکش بت پرست ہوئی اور اپنی عمارت پر فخر کرتی جیسے مکہ والی آیکو بڑا جانتے اور وعید ہوا او نمانا تو تباہ
ہوئی جیسے ارشاد ہے کَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۞ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ تکذیب کی قوم عاد بن ارم بن سام نے رسولونکی جبکہ کہا اونکو اونکی بھائی ہود نے
کیا تم تقوی نکرو تحقیق میں تمہارے لئے رسول ہوں امانتدار پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور
نہ مانگوں میں تمسے اسپر اجر نہیں ہے میرا اجر مگر رب العلمین پر تو انہوں نے ایک برج عظیم میل کے دائرہ میں بنایا تھا
کہ تین میل اونچا تھا یعنی جہیں ہر بلند موقع پر تصویریں ہوں اس سے وہ ارم ذات العماد مشہور ہے تو ہود نے اونکو
کہا اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۞ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۞ وَاِذَا
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞ آیا بناتے ہو ہر بلندی پر نشان یعنی تصویر کہ اس سے
عبث کرو اور پکڑو حصن شاید تم ہمیشہ رہو اور جب تم گرفت کرو گرفت کرو جبر کرنیوالی پس تقوی کرو اللہ سے اور تم
اطاعت کرو میری وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۞ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۞ وَجَنّٰتٍ وَّ
عُيُوْنٍ ۞ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۞ اور تقوی کرو اس ذات پاک سے جسنے مدد کی
تمہاری اسکے ساتھ جو تم جانو مدد کی تمہاری چوپایوں اور بیٹوں و باغوں و چشموں سے تحقیق میں خوف کرتا ہوں
تمہارے اوپر عذاب روز بزرگ سے کہ تمکو تیز ہوا سے تباہ کرے قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۞ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۞ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۞ قوم نے
جواب دیا برابر ہے ہمارے اوپر تو نصیحت کرے یا نہ نصیحت کرے نہیں ہے یہ مگر پہلونکی عادت اور نہیں ہیں ہم
عذاب دیئے گئے فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ پس تکذیب کی انہوں نے ہود کی پس ہمنے اونکو ہلاک کیا
کہ باد تند سے تباہ ہوگئے اور باقی قوموں کو پراگندہ زمین میں کر دیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞ تحقیق اسمیں البتہ دلیل ہے بطور
تمثیل کے فتح اہل اسلام پر اور مکہ والونکی بیجا فخر پر اور نہیں ہیں اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ
وہ غالب ہے رحم والا ہے تبلیغ کامل کے بعد ہلاکت آنیوالی ہے اور اہل ہدایت طلب کرنے ہیں اونکے لئے قصہ ملیک صالح

ع ۱۴

صالح کا ذکر فرماتا ہے جنکا ذکر فصل ۶ میں انکو بیان ہو کہ انکی قوم نے آیت کے بعد سرکشی کی تھی اور تباہ ہوئی تھی سو ارشاد ہو کہ كَذَّبَتْ ثَمُودُ
الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ
تکذیب کی ثمود نے رسولونکی جبکہ کہا انکو انکے بھائی صالح نے کیون نہیں تقوی کرتے کہ مین تمہارے لیے رسول امین ہون پس تقوی کرو خدا سے
اور میری اطاعت کرو وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا
آمِنِينَ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ۝
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝ اور مین
تم لوگون سے اسپر کچھ اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو رب العالمین پر ہے کیا تم چھوڑے جاؤ گے اس میں کہ یہان ہے امن والے باغون اور چشمون اور کھیتون اور خرما میں جسکا
خوشہ نرم و نازک ہے اور تراشتے ہو پہاڑون میں گھر اترا کر تو تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور نہ اطاعت کرو ان اسراف کرنیوالون
کا حکم جو زمین میں فساد ڈالتے ہیں اور نہ اصلاح کرتے ہیں اور رعیت کی اصلاح جب حاکم کو منظور ہوتی ہے وہ سرسبز رہتا ہے اور جب حاکم ظلم
اختیار کرتا ہے تو وہ چند روز ظلم کرے بالآخر تباہ ہوتا ہے قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا
فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ جبین غیبت کہ تو جوان کا خاتون کو بہکاتا ہے تو سحر کیا گیا ہے
نہیں ہے تو مگر بشر ہماری مثل اگر تو سحر کیا گیا آپکو نہیں جانتا تو لا آیت دلیل اپنے صدق کی اگر تو سچون سے ہے تو صالح نے اسکا دعا کیا
کہ جنگل میں جاکر صالح سے اعجاز انہون نے طلب کیا کہ اس پتھر سے اونٹنی نکلے اور نکلے اسکا بچہ دیکھو وہ برابر اپنی ماں کی ہو جاوے تو صالح کی
دعا سے ویسی ہی ظہور میں آیا پس قوم اول تو ایمان لائی پر ٹھہرین جبکہ مسخرون کے پاس گئے تو انہون نے سرزنش
کی اور پھر گئے اور وہ اونٹنی ورچہ مسار اونکا پانی پی جاتے تو تنگ ہوا تو صالح سے عرض و معروض کر کے
ایک روز اونکے لیے پانی پینا مقرر کیا گیا اور ایک روز اونٹنی جانورون کو جیسے ارشاد ہو قَالَ هَٰذِهِ
نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ صالح نے فرمایا یہ ناقہ خدا کی ہے اسکے لیے باری ہے پانی پینے کی اور تمہارے لیے ہے باری پانی
پینے کی بروز معین اور نہ چھوؤ اسکو برائی سے کہ پکڑے تمکو بڑے روز کا عذاب لیکن قوم اس عہد پر نہ رہی کہ قدار بن
سالف نے ایک سپی کے کہنے سے وہ کیا جو ارشاد ہو فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ۝ فَأَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ ۝ پس کوچیں کاٹ دی اونٹنی کے پس ہو گئے وہ ندامت والے کہ پکڑا انکو عذاب نے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

ع ۸

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور
تحقیق اسمین نشان ہے اہل اسلام کو اور نہین اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب
ہے کے لائق رحیم ہے کہ تبلیغ کامل کری اور بدکاری کی بابت قصہ لوط سنو جیسے ارشاد ہے كَذَّبَتْ قَوْمُ
لُوْطِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ تکذیب کی قوم لوط نے رسولونکی جبکہ کہا انکو انکے
بھائی لوط نے کیون نہ تقوی کرو کہ مین تمہارے لئے رسول ہون امانتدار پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت
کرو اور نہ مانگون مین تم سے اوسپر اجر نہین ہے میرا اجر مگر رب العالمین پر کیا عالم کے امردون کے پاس تم
آؤ اور چھوڑو وہ عورتین جو تمہارے لئے تمہارے رب نے پیدا کین بلکہ تم قوم سرکش ہو قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ
يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ قوم نے کہا کہ اگر تو نہ باز رہا اے لوط اپنی نصیحت سے تو البتہ تو ہوگا
نکالے گیون سے قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ لوط نے جواب دیا کہ تحقیق مین تمہارے کام کو ناخوش
رکھنے والون سے ہون پر قوم نہ مانی تو لوط نے دعا کی رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ
اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ
فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اے میرے رب نجات دے مجکو اور میرے اہل کو اس سے کہ جو کرتے ہین پس نجات دی ہمنے
اوسکو اور اوسکے اہل کو سب کو مگر بڑھیا کو رہنے والون مین پھر ہلاک کیا ہمنے دوسرونکو اور برسایا ہمنے اونپر مینہ پس برا
ڈرائے ہوؤن کا مینہ پتھرون کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اسکا ترجمہ چند بار گذرا اور مشرکین کم تول اسکے لئے قصہ شعیب کا پڑھنا مناسب ہے
جیسے ارشاد ہے كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تکذیب کی اصحاب ایکہ نے رسولونکی جبکہ کہا انکو شعیب نے کیون تم تقوی شرک سے نہ کرو

ع ۹ ۱۲

تو ڈرتے نہیں تحقیق میں تمہارے لئے رسول امانتدار ہوں پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو طلب
کرون اسپر کچھ اجرت نہیں ہے اجر میرا مگر رب العالمین پر اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۚ وَزِنُوا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۚ
وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ۝ پورا کرو کیل اور نہو کم کرنیوالوں سے اور تولو ترازو سیدھی
اور نہ کم کرو آدمیوں کو اونکی چیزیں اور مت پہرو زمین میں فساد ڈالنیوالے اور تقوی کرو اللہ سے جسنے تمکو پیدا کیا
اور پہلی مخلوق کو قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۚ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ
لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۚ قوم نے کہا جز این نیست تو سحر کیا گیا ہے کہ اپنا نفع نہیں چاہتا اور نہیں ہے تو مگر بشر ہماری
مثال اور تحقیق ہم تجکو ظن کرتے ہیں البتہ جہوٹوں سے فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ
اگر تو سچا ہے تو گرا ہمارے اوپر آسمان کا ٹکڑا قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ شعیب نے کہا میرا رب دانا تر ہے
اوسکے ساتھ کہ تم کرتے ہو وہ اعمال تمہارے ایسے ہی ہیں کہ تمہارے اوپر آسمان عالم ارواح سے گرین فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ
عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ پس تکذیب کی قوم نے نبی کی پس پکڑا انکو
عذاب دن سائبان نے کہ وہ تہا عذاب روز عظیم کا کہ گرمی کی شدت سے ابر سیاہ کی گہرائی نیچے ایک بار گئی کہ اوپر
پہاڑ انپر لوٹ پڑا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۚ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
الرَّحِيمُ ۝ اوسوقت میں موسی وہان سے جدا کئے گئے کہ طور سینا پر حق کی تجلی ہوئی تو توراۃ موسی ایسقدر
پتہ اس قصہ کا ہے کہ احادیث انبیا میں مفصل ہو دیا اس تہا اور آسمن صدق کی جو طلب کفار کرتے تو ارشاد ہے
کہ وہ پارہ پارہ کلام منزل فصل ۹ اسمرتی کا آیت عظیم ہو ہزار ہفتم وجود آدم میں تہی کہ موجود تہا وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝ اور تحقیق یہ قرآن البتہ اوتارا ہوا رب العالمین
کا اوتارا اوسکو روح امانتدار جبرئیل نے تیرے دل پر تاکہ کفار کو تو ڈرانیوالوں سے ہو اونکی شکست سے عربی روشن
زبان پارہ پارہ کے ساتھ اور اسکا ذکر البتہ پہلی کتابوں انبیا میں ہے بالخصوص سبت کی برکت زمانہ آدم سے مراد
وہی قرآن ہے اور فصل ۱۲ تکوین میں ابراہیم کو برکت کا وعدہ ہوا یعنی غیر یہود اولاد اسماعیل جس سے سارے

ع ۱۶

پھر الٰہی برکت پاوین وہ برکت قرآنی برکت ہی اور فصل ۱۹ استثنا مین صاف صاف ذکر آیا جسکو مسیح نے حسب
ورس ۸ ۴ فصل ۱۲ یوحنا وغیرہ کے بحق احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہا اور اسمٰعیل کی اولاد مین اس پیشینگوئی کا
ہونا عربی لسان کی دلیل ہی اور دیکھو ورس ۸ مزبور ۴۵ کو جسمین خدا کی آواز سنوانے سے مطلب قرآن ہی کہ
جسکو درس فصل ۲ نامہ عبرانیون مین اس زمانہ سے مخصوص کیا ہی اور دیکھو ورس ۱۶ فصل ۱۵ و ورس ۲۱
فصل ۵۹ یشعیا کو اور پطرس نے فصل ۱۸ استثنا کے نبی کو مخصوص کیا ہی اس نبی مین جو مسیح کی جانب دو بار دیگر آتین
ہو اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ کیا نہوا اہل مکہ کو آیت کہ جانین
اوسکو علماء بنی اسرائیل کہ ساری معجزات موسیٰ تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گذری ہین اور علما سے
بنی اسرائیل سے فصل ۳ کتاب اعمال مین پطرس و لوقا نے گواہی دی اور خود مکہ والے یہود اہل مدینہ سے دریافت
کرتے رہتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی کو سفر یمن مین تین سو سال عمر والے یہودی نے شہادت نبوت دی جسپر ابوبکر سفر سے
آتکر مسلمان ہوئے اور بعد ہجرت کے گروہ عبداللہ بن سلام وغیرہ نے گواہی دی اور پادری کنگن کو آرسی کیا ہی اب
کتاب تورات کہولو اوسمین صاف موجود ہی اور ہر ایک پیغمبر پر اوسکی زبان کی مطابق کلام نازل ہوتا ہے
دیکھو اصل کتاب دانیال و عزیرا و نحمیا کو کلدیہ مین رہنے سے کلدی زبان مین اونکی کتابین ہین جیسے موسیٰ و
دوسرے حضرات کی عبرانی بولنے والونکی عبرانی زبان مین پس نہین جائز جو کسی یہود کے کہنے سے اہل مکہ یہ کہین کہ قرآن
بہی عبرانی ہونا تہا کہ دوسری کتابین عبرانی کی ہین اور پہر ارشاد ہی وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ
عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وگر اتارتے ہم اسکو بعض عجمیون پر پس پڑہتا اوسکا نبی اوسکو اونپر ایمان
نلاتے اوسکے ساتہ کیونکہ اکثر سرداران بنی قیدار اہل مکہ کی تباہی بدر مین بعد ایک سال ہجرت کی موعود ہی وہ کیسے خلاف
ہو سکے كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝
فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ ایسے ہی اسکو چلا یا گنہگاران
بنی قیدار کے دلون مین کہ نہ ایمان لاوین اوسکے ساتہ تا آنکہ دیکہین عذاب دردناک پس آوے اونکو شکست
ناگہان اور وہ خبر نرکہین کہ اسوقت عذاب آنیوالا ہی اور جبکہ ناگہان آوے تو کہین آیا ہم مہلت دئے جاوین جیسے
فتح مکہ سے پہلے ابوسفیان مہلت لینے آئے اور منظور نہوی اور اچانک مسلمانون نے عہد توڑا او ضرورت فتح مکہ ہوئی پر اہل مکہ

اس وعید سے نڈر ہوئے اور عذاب کے خواستگار ہوئے تو ارشاد ہوا افبعذابنا یستعجلون ۰ آیا پس کیا
عذاب کے ساتھ قبل از وقت جلدی چاہتے ہیں اور عذاب سے [illegible] جب [illegible] ارشاد ہوتا ہے
افرءیت ان متعنٰہم سنین ۰ ثم جاءہم ما کانوا یوعدون ۰ ما اغنی عنہم
ما کانوا یمتعون ۰ آیا پس تو خبر دے اگر ہم برخوردار کریں انکو برسوں پھر آوے انکو وہ جو وعدہ
کیے گئے تھے نہ بے پروا کرے انکو وہ جو برخورداری کیے گئے تھے اور خدا کی طرف سے مہلت [illegible] ہے
ارشاد ہوا وما اہلکنا من قریۃ الا لہا منذرون ۰ ذکری وما کنا ظلمین ۰
اور نہ ہلاک کیا ہم نے کسی قریہ کو مگر اسکے لئے ڈرانیوالے ہوئے یاد داشت [illegible] اور نہیں ہیں ہم ظلم کرنیوالے
کہ بغیر نبی کے انکار کے ہم ہلاک کریں اب اہل مکہ کو تسلیم قرآن سے انکار کی جگہ [illegible] ایسا ہوا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاع طعام اور ایک [illegible] بکری [illegible] اصحاب کو
سیر کیا تھا تو انکو یہ شبہ گذرا کہ حضرت کے قابو میں [illegible] کہ [illegible] کی شے دم کے
دم میں حاضر کر سکتے ہیں تو قرآن کی نسبت کہا کہ [illegible] شیاطین [illegible] ہے حالانکہ اعجاز کی نسبت [illegible]
ہوا تو ارشاد ہوا وما تنزلت بہ الشیطین ۰ وما ینبغی لہم وما یستطیعون ۰ انہم
عن السمع لمعزولون ۰ اور نہ اتارا ہے اسکو شیطان اور نہیں لائق ہے انکو اور نہ طاقت رکھیں
کیونکہ وہ نزول قرآن سے سمع کے استراق سے البتہ معزول ہو چکے ہیں [illegible] سال [illegible] اور کارخانہ شیاطین
توحید کی تعلیم نہیں ہوتی اور بیان سراسر توحید کی تعلیم ہے چنانچہ ارشاد ہے فلا تدع مع اللہ الٰہا آخر
فتکون من المعذبین ۰ پس مت پکار اے مخاطب اللہ کے ساتھ دوسرے الہ کو کہ تو ہو عذاب کئے گئے
لوگوں سے جیسے مثبت دجال کی فصل ۱۲ سفر [illegible] سے ظاہر ہے کہ جو بھی خرق عادت دکھلادے اور توحید کا
قائل ہو وہ نبی نہیں وہ مارا جاویگا اور چونکہ اولا خویش بعدہ درویش مقرر ہے تو ارشاد ہوا وانذر عشیرتک
الاقربین ۰ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین ۰ اور ڈرا اپنے کنبے
قریب کو اور جھکا اپنا بازو اسکو جو پیروی کرے مومنین سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتضی کو فرمایا کہ اللہ حکم فرماتا ہے
قرابت داروں کی تعلیم کے لئے تو علی قوم کی اکراہ سے دل تنگ ہوئے اور جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور کہا
کہ اگر نہ تعلیم کریگا جسکا تو مامور ہے تو اللہ عذاب دیگا تو ایک صاع طعام اور ایک بکری کا پاؤں اور ایک بڑا

پیالہ دودھ کا علیؑ لائے اور کھانا تیار ہوا اور چالیس سے ایک کم یا زیادہ کو بلایا جنمین ابوطالبؑ و امیر حمزہؓ
و عباسؓ و ابولہب تھے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسمین سے کچھ کھا کر برتن مین رکھدیا اور فرمایا کہ
کھاؤ تو سب کے سب پیٹ بھر گئے اور ارادہ کلام کا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا ہی تہا کہ ابولہب نے کہا کہ تمکو
تمہارے صاحب نے سحر کیا پس بغیر بات چیت کے چلے گئے پہر دوسرے روز حکم کی مطابق مرتضیٰ نے بدستور کہانا
تیار کیا اور پہر چالیس تن سکتی سب سیر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین لایا ہون
تمہاری دنیا و دین کی خیر خدا نے مجکو حکم فرمایا ہے کہ مین تمکو بلاؤن تو کون تم مین سے کام پر وزیر بنتا ہے کہ وہ میرا
بہائی وصی و خلیفہ تم مین سے ہو تو وہ خاموش ہو گئے اس سے اور علیؑ نوعمر تھے آپ نے عرض کیا کہ مین ای نبی اللہ
آپ کا وزیر ہوتا ہون اوسپر تو پکڑ لی میری گردن اور فرمایا کہ یہ میرا وزیر ہے بہائی ہے وصی ہے خلیفہ ہے تم مین
پس سنو اور اطاعت کرو پس قوم ہنسنے لگی اور ابوطالب کو کہنے لگی کہ تو مامور ہوا ہے کہ علیؑ کی سنے اور اطاعت
کرے اور نیز جب نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین تو حسب
روایت ابن عباسؓ کے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صفا پر بعد اس آیت کے چڑھے اور قرابت دار قریب مثل
آل ہیم و عدی کو بلایا اور فرمایا کہ اگر مین خبر دون کہ پہاڑ پر سے لشکر جمع ہے تو تم یقین کرو گے انہون نے کہا ہمنے
تجربہ کیا ہے کہ تو دروغ نہ کہے تو ارشاد فرمایا کہ مین نذیر عذاب شدید سے ڈراتا ہون تو ابولہب نے کہا ہلاکت ہو
ایا اسلئے تو نے ہمکو بلایا تہا تو تبت یدا ابی لہب اوسکے حق مین نازل ہوئی اور ارشاد ہے فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پس اگر وہ تجھسے سرکشی کرین تو فرما کہ مین بری ہون اس سے کہ تم کرو پس اس مقام سے حضور
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ای قریش کے گروہ خریدو اپنی جانون کو مین نہین پرواہ کرون اللہ سے تم سے کچھ ای عباس
بن عبد المطلب بے پرواہ کرون تجہے اللہ سے کچھ اور ای صفیہ رسول خدا کی پہوپہی نہ بے پرواہ کرون تجہے اللہ سے کچھ اور ای فاطمہ
بنت محمد علیہا الصلوٰۃ والسلام مانگ مجھسے جو تو چاہے میری مال سے نہ غنی کرون تجہے اللہ سے کچھ لیکن اس روایت مین [illegible]
کہا ای فاطمہ چونکہ اس وقت مین خورد سال تہین راوی نے دوسری صاحبزادی کے مقام پر بہول سے نام فاطمہ لیا ہے
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور بہروسہ کر اوس غالب مہربان رحم والے پر کہ وہ تجکو دیکہے جب تو نماز مین کھڑا ہو

اور تیری تقلب کو سجدہ کرنیوالون مین ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد تقلب سے ساجدین مین آنا ہے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اصلاب آبا مین ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف یہانتک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے
یہ تاویل بعید ہے جبکہ مراد آبا سے سارے آبا لئے جاویں جیسے اسی سورت میں آزر کا قول گذرا کہ ہمارے آبا بت پرست تھے
الحاصل آخر میں اعجاز دکھایا کہ جو مذکور ہوا کہ کہین کہ نزول شیاطین سے قرآن ہے تو ارشاد کرتا ہے هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ
مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ
كَاذِبُونَ ۝ آیا خبردار کرون تمکو کس پر اترتے ہیں شیاطین پہر ارشاد ہے کہ اترتے ہیں شیاطین ہر جہوٹے گنہگار پر کہ القاء سمع
کرین اور اکثر اونکے دروغگو ہوں اور تم بھی کے صدق پر اقرار کرتے ہو اور القاء سمع کی صورت شیاطین کی ناپاکون
گنہگاروں پر مطابق حدیث بطور سلسلۃ الجرس کے ہوتی ہے جیسے پاکون پر نزول کلام خدا کی صورت بھی بطور سلسلۃ الجرس
بعض اوقات ہوتی ہے پر ایک پاک اور ناپاک کیا برابر ہو سکتے ہیں اور قرآن کو شعر نہیں کہہ سکتے ہیں اس وجہ کہ ارشاد
وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ
مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن
بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝ اور شاعروں کی پیروی کرتے ہیں گمراہ لوگ ع ۱۱
کیا تو نے نہ دیکھا کہ وہ اکثر شعر کے مضمون کی طلب مین ہر جنگل مین بہٹکتے پہرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہ کریں مگر وہ جو مثل
علی کی شاعر ہوں کہ ایمان لادین اور کام کرین نیک اور یاد کرین بہت کچھ خدا کو اور غلبہ چاہاوین بعد اپنی
مظلومیت کے غزوات شامیوں مین جیسے سورۂ شوری مین مفصل ہے اور جلد جانینگے وہ جو ظلم کرین کہ کس کروٹ پر
وہ پہرینگے بس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید منزل من اللہ ہی ہے ۔

سورۂ نمل مکیہ ہے ترانوین آیات و آٹھ رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین ذکر ہے کہ بعض جہلہ کا تقلید مثل مالک بن ضیف یہودی کے اعتراض تہا کہ پہلی ساری کتابیں عبری تہین
تو قرآن بہی عبری ہونا تہا حالانکہ ہر نبی اپنی زبان میں بیان کرنیوالا وحی کو چاہئے تاکہ اوسکی قوم سمجھے اسی مقام پر کہا
اکثر کتب عبری انبیا کی عبرانی مین ہوئین اور مثل دانیال و عزیر و نحمیا کی کلدیہ مین واقع ہے سو دراصل کلدی تہین

جو بعد کو عبری میں مترجم ہوئیں ہیں اور پہلی سورت میں بیان ہی کہ علماء بنی اسرائیل قرآن کو منزل جانتی ہیں
تو مکہ والون نے مالک کو بلایا آخر مالک بن ضیف مکہ میں آیا وہ کم بخت نزول وحی کا ہی سرے سے منکر ہوا اور کہا
کہ خدا نے کسی بشر پر کچھہ نازل ہی نہیں کیا جیسے سورۂ انعام میں ہی اور اوسکا جواب آیا کہ کسنے نازل کی موسی پر
توراۃ اور اوسکا قول اس سبب سی تہا کہ کتب توراۃ خود موسی نے لکھی ہیں پر مطابق اوسکی جو موسی پر وحی
ہوئی کہ وحی کی معنی اشارہ کے ہیں پس وحی خداوہ باشارۂ خدا ہوتی ہی اور مالک مذکور اعتقاد آخرت کا نہ تہا
اور نہ وحی کے معنی سمجہا اس سی ظاہر ہی کہ اوائل اس سورت میں ایمان آخرت پر نہ لانیوالون سی مراد وہی یہودی ہے
جو مکہ میں آنکر منکر نزول قرآن ہوا اور مکہ والی اوس سے بہکے حالانکہ پہاڑ سینے حوریب پر حسب فصل ۳ خروج
و ۲ اسفر مثنی کے پارہ پارہ نزول کلام خدا کی خبر اسماعیلی نبی پر ہی اور پیشین گوئی ہی فتوحات اسلامیہ کی اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو تدبیر منزل سوداگری وغیرہ سی علاقہ تہا اور کفار کو اسپر اعتراض تہا اور نیز کفار کو فتوحات
اسلامیہ پر سخت بعد تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کرتے تو اونکی جواب اس سورت میں ہیں بدان نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰسٓ فقد سی براعت فرمائی کہ اک طور سینی کے موعود نبی علیہ الصلوۃ والسلام

تِلْكَ آيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ یہ ذیل میں آیات قرآن مفصل وکتاب روشن توراۃ مجمل منزل ہیں هُدًى وَّ
بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ۝ ہدایت و بشارت فتوحات ہی اُن مومنین کے لئے جو برپا کریں نماز اور دیں خیرات اور آخرت پر
ایمان کریں جو مہاجر و انصار ہونیوالی ہیں جیسے سورۂ بقر میں مہاجرین و انصار کی صفت لکہی ہی اِنَّ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ تحقیق وہ یہود جو ایمان نہ لاوین آخرت پر جس سے قرآن کا انکار کریں مزین کی ہیں ہمنی اونکی لئے اونکی
بداعمال پس وہ بہٹکیں انکی لئے بد عذاب ہی اور وہ آخرت میں زیانکار ہیں جیسے فصل ۱ اشعیا میں اونکی تباہی و زیانکاری لکہی ہی اور
فصل ۲۴ یشعیا میں بنی نضیر کا جلاوطن ہونا اور بنی قریظہ کا قتل ہونا لکہا ہی جیسے سورۂ حشر سے بہی اونکا بہٹکنا ظاہر ہوا ہے

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اور تحقیق تو سکہلایا جاوے قرآن حکمت والے
دانا کے پاس سے جسکے علم کی دلیل ظاہر ہی کہ جیسے زمان آدم سی موعود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتوین ہزارت میں

کیا ویسے ہی ظاہر کیا اور جیسے پارہ پارہ نزول کی بابت فصل ١٢ سفر مثنی میں فرمایا ویسے ہی اسماعیلیون میں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کلام پارہ پارہ نازل کیا اور یہود کہتا کہ کسی رسول پر اپنا کلام نازل نہیں فرمایا
تو اسکا جواب ارشاد ہوا اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَهْلِهٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنے گھر والوں کو میں نے دیکھی
آگ جلد لاؤں تمکو وہاں سے خبر یا لاؤں انگارہ سلگا کر شاید تم تاپو فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ
مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پس جب آیا موسیٰ اوسکے پاس
ندا کی گئی کہ برکت والا ہے وہ جو آگ میں ہے اور وہ جو اوسکے گرد ہے یعنی ملایک گروہ اور پاک ہے رب العالمین کے
ناقص خیال سے کیونکہ تمثل وجہ کا جائز ہے نہ حلول جیسے حکما کا ناقص خیال ہے اور یہود واقف فصل ٣ خروج و قول
ابن عباس و سعید بن جبیر و حسن بصری سے جو وہ حکما کے عقیدہ نادرست سے بری ہے کیونکہ موسیٰ کو کہا شجر نے
یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ اے موسیٰ شان یہ ہے کہ میں اللہ غالب باحکمت ہوں۔
وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ اور ڈال اپنا
عصا تو وہ ہو گیا سانپ پس جب موسیٰ نے دیکھا کہ حرکت کرتی گویا وہ سانپ ہے تو پیٹھ پہیرنیوالا اور پیچہے نہ پہرا
خدا فرمایا یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اے موسیٰ مت خوف کر تحقیق نہ خوف
کریں میرے پاس رسول اور موسیٰ کو خوف اپنے قتل کرنے قبطی کو اپنے ظالم سمجھکر تھا جیسے سورۂ قصص میں رب انی ظلمت
نفسی سے معلوم موسیٰ کا ظاہر ہے تو تسلی فرمائی اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
لیکن وہ جو ظلم کرے پھر بدلکر نیکی بعد برائی کے تو میں اوسپر غفور رحیم ہوں اس مقام سے زلات انبیا کو غور کرنا چاہیے
کہ سوائے نبوت و رسالت کے اور سے بطور لمم اتفاق کے زلات ہوتے ہیں اوسمیں وہ معصوم نہیں لیکن معفو ہیں
وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝ اور کر تو ہاتھ اپنا اپنی جیب میں کہ نکلے روشن بے عیب نو آیات میں فرعون
و اوسکی قوم کی طرف کہ وہ قوم فاسق ہیں جاننا چاہیے کہ موسیٰ نے فرعون کے پہلے تو عصا کا معجزہ دکھلایا پھر نو معجزہ
مخوفہ دکھلائے ١۔ پانیونکا خون ہوجانا ٢۔ مینڈکونکی کثرت ٣۔ جہرونکی بہتات ٤۔ جوونکی زیادتی ٥۔ پہوڑونکی

تکلیف ۶۔ مواشی کی موت ۷۔ ٹڈیون کا آنا اور اولہ باری ہونی ۸۔ اندہیری کا چہا جانا ۹۔ ید بیضا یہ نو
معجزات منکر ہوئی تہے پس دسوان معجزہ ہلاکت کا ہوا کہ جیٹہی بیٹی ایک شب مین مری تو فرعون نے اجازت
جانیکی حسب وعدہ موسیٰ و بنی اسرائیل کو دی الحاصل طہر کی قتل کے بعد مدین کو موسیٰ گئے کہ شعیب سے اجازت لیکر
تو اپنی قبیلہ شیخ کو ہمراہ لیچلے اور ختنہ کا قصہ ہوا اور موسیٰ کو طور پر تجلی ہوئی اور طور سے مصر کو آئی اور فرعون سے
ملے پہر دوسری بار فرعون پاس جاکر عصا و ید بیضا کے اعجاز ظاہر کئے فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰيٰتُنَا مُبۡصِرَةً قَالُوۡا ع ۱۴
هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۚ پس جب آئین اونکو ہماری آیات ظاہری فرعونیون نے کہا یہ شعبدہ ظاہر ہے ویسی ہی مالک کا
قول مثل قول فرعون کے ہی جو کہتا کہ خدا اپنا کلام کسی پر نازل نہین کیا وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَيۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ
ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۚ اور انکار کیا انہون نے آیات کو ساتہہ راہ ظلم و علو
یقین کیا تہا اون آیات کا اونکی جانون نے پس دیکہہ کیسی ہوا مفسدون کا انجام کہ سمندر میں غرق کئے گئے
اور دوسری سند نزول کلام خدا فرماتا ہی وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا ۚ وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ
فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ اور تحقیق دیا ہمنے داؤد و سلیمان کو علم یعنی بطریق وحی نبوت
تعلیم و تعلم معمولی کے اور انہون نے کہا حمد ہی ہر ایک خاص خدا کی لئے جسنے ہمکو تفضیل دی اپنی بہت سی بندون مومنین پر
جیسے مزمور ۱۴۴ مین داؤد کا حمد کرنا اور اونکی فضیلت ظاہر ہی علی ہذا غزل الغزلات مین سلیمان کی حمد غیر مخفی اور وہ علم
جو بلا ذریعہ کسب کے پیدا ہوا اوسکا نام وحی ہی جیسے نحل کی نسبت لفظ وحی وارد ہی وَوَرِثَ سُلَيۡمٰنُ دَاوٗدَ
وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّيۡرِ وَاُوۡتِيۡنَا مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَضۡلُ الۡمُبِيۡنُ
اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا خلافت و علم مین بالخصوص جسمین کلام ہی اور کہا اے آدمیون تعلیم دی گئی ہم یعنی
خدا کی طرف سے بطور وحی طیر کے گویائی کا اور دی گئے ہم ہر شے معمولی سے تحقیق یہ ظاہر ہے اور داؤد و سلیمان کی وراثت
بطور شرکہ نہ تہی ورنہ اونکے اور اٹہارہ بہائی بہی مستحق ہوتے بلکہ وراثت بطور علم و عدہ و خلافت کے تہی انجیل کے
مجموعہ مین ہی کہ ایک وراثت بطور شریعت ہی معمولی وہ انبیا مین نہین ہوتی دوسری حسب وعدہ ہی جیسے اسحاق کو
ابراہیم کا ورثہ حسب وعدہ خدا ملا اسی طرح سے داؤد نے بنت سبع سی وعدہ کر لیا تہا کہ خلافت اونکے بیٹے یعنی سلیمان
کو ہوگی اور اسیطرح سی رجبعام بن سلیمان کا حال بابت خلافت ہی کہ خدا تعالی نی فرمایا تہا کہ تیری عصا یعنی [illegible] کے

وقت میں درس تو مونکی سلطنت کا کریا بنام خبیث کو جانیگی اور طیر سے مراد فاپرجا بلور آشو ہوا کی میں اور ایک قطار کو بھی
طیر کہتے ہیں جو اونکی حوالی ہوا لی غیر زبانون کی بادشاہ تھے اونکی زبانون سے بھی سلیمانؑ مطلع تھے پس یہود کو دکھا کر مختص ہو
جو زمانہ حواریوں میں بھی انکا نزول کا نام حسب سورۂ یٰسٓ ۳ کے کرتے تھے اور داؤد علیہ السلام کے بیٹے جو جبرون میں
حسب فصل ۳ تواریخ ایام اول کے ہوئی وہ یہ ہیں ۱ ـ امنون ۲ ـ دانیال جنکو کلیاب بھی کہتے تھے ۳ ـ ابی سلوم
۴ ـ ادونیا ۵ ـ سفطیاہ ۶ ـ اترعام ـ اور حسب فصل ۱۴ سلاطین اول کے بیت مقدس میں جو پیدا ہوئے وہ یہ
۱ ـ سموع ۲ ـ سوباب ۳ ـ ناتن ۴ ـ سلیمان ۵ ـ ابحار ۶ ـ الیسوع ۷ ـ الفلت ۸ ـ نوجہ ۹ ـ نفیح ۱۰ ـ انیعہ
۱۱ ـ الیسع ۱۲ ـ الیلیع ۱۳ ـ الیلیان اس حالت پر باوجود بڑی بھائیوں و چھوٹوں کے ملک سلیمانؑ جو ہوا وہ بطور
وراثت خلافت وعدہ سے ہوئی نہ بطور نسب کے وراثت تھی او عطاء حق کا بیان فرماتا ہے جو سلیمانؑ پر تھا اور انکا
شبہ نبی ہونے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مواعید فتح پر ہوا و تدبیر منزل پر جو بھی پر اعتراض تھا حضرت سلیمانؑ
جو ریاست رکھتے تھے جواب ظاہر ہے جیسے ارشاد ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ
وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ٥ اور حسب فصل اول تاریخ دوم ایام کے جمع کیا گیا سلیمانؑ کو اوسکا لشکر سرداروں
اور بنی اسرائیل کے آدمیوں اور اہل و قبائل سے پس وہ تقسیم کئے گئے اور جن بمعنی سردار بھی لغت عرب میں ہے اور طائر بمعنی
وقوع بھی آتا ہے اور اس وقت میں مقام جبعون میں عہد کا صندوق تھا جو دولت اسلامیہ کا نمونہ تھا اور سلیمانؑ
کے ساتھ ایک ہزار چار سو گاڑیوں بارہ ہزار سوار حسب ورس ۱۴ فصل اول تاریخ دوم ایام کی تھی تو سلیمانؑ صندوق
کی طرف روانہ لشکر کیا حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ٥ یہانتک کہ آئی وادی نمل یعنی وادی اموریین
کنعان بن حام بن نوح پر جیسے ورس ۱۳ فصل اول تاریخ ایام اول و ورس ۱۶ فصل دہم تکوین سے قوم موریٰ کا
نسب ظاہر ہے اور بیت مقدس حسب ورس ۱ فصل سوم تاریخ دوم ایام کے اموریوں کی مملکت میں ہے تو کہا
ایک نملہ نے اے اموریو گھس جاؤ اپنی مسکنوں میں کہ نہ کچھ ڈالے تمکو سلیمان اور اوسکا لشکر اور وہ لشکر داخل ہو
اس حالت میں اور وہ خبر دار نہوں اور قوم نمل مثل شتر بختی کی بقول مفسرین قوی تھے اور چیونٹی کا ترجمہ جو لیتے ہیں
نمل ہے جسکو فارسی و عبری میں مور و امور کہتے ہیں اور قرآن مجید کا ان فصاحت و بلاغت و بدائع سے تو رعایت

لفظ نمل سے اوسکو سبا بات بیان فرمائی بادا قصہ جیوان جیونٹی سمجہ گئے فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝ پس سلیمان ہنسا نملہ کے قول سے اور کہا اے میرے رب توفیق دے مجکو کہ میں شکر کروں تیری اوس نعمت کا جو تو نے احسان کیا میرے اوپر اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام کہ تو اوس سے راضی ہو اور داخل کر مجکو اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیکوکار بندوں میں چنانچہ فصل ۲ تاریخ دوم میں ہے کہ سلیمان نے ارادہ کیا کہ خداوند کے نام کیلئے ایک گہر اور اپنی سلطنت کیلئے ایک گہر بناوے ۲ اور سلیمان نے ستر ہزار بار برداری واسطے اور اسی ہزار پہاڑ پر پتہر توڑنیوالے ٹہرائے اور تین ہزار چہ سو آدمی کام پر مقرر کئے پہر مقام غور ہے اسکو اور ساکنوں … عظمت کے صاحب ذوی العقول ہے مگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ سلیمان کے نزدیک ذوی العقول ہونا مشہور ہے … وجود … یہ حقیقت ہے … کہ دوسری قومیں ہستی ہیں الحاصل حسب فصل دوم مذکور کے صور کے بادشاہ حورام کو سلیمان نے لکہا کہ کاریگر عمدہ ہمارے پاس بہیجو اسنے اپنی ماں کا کاریگر دان میں یعقوب کی نسل کی عورت تہا ایک حورام ابی کا بیٹا بہیجا کہ سونے اور روپے اور پیتل اور لوہے پتہر لکڑی ارغوانی و آسمانی و کتانی و قرمزی و ہر طرح کی نقاشی میں حسب فصل ۲ کتاب مذکور کے ماہر تہا اور … کو … خلائق کی گنتی اور حسب فصل ۲ کتاب مذکور کے پردیسیوں کی جو مردم شماری کی گئی جو متفرق جگہ کے تہے تو ایک لاکہ ترپن ہزار چہ سو آدمی نکلے تو سلیمان نے ستر ہزار کو بار برداری پر اور اسی ہزار کو پتہر توڑنے پر اور تین ہزار چہ سو کو … اور ایک … ہوا شیشہ کا حسب فصل ۳ تاریخ دوم و فصل ۶ سلاطین کے … الحاصل بمقام مقدس تیار ہوا اور چالیس سال سلیمان کی سلطنت کو رہی تو حسب درس ۱۷ فصل ہشتم تاریخ دوم کے سلیمان مملکت ادوم پر … تو ہدام ادوم … کا حاکم … اور … حال … فصل اسلاطین اول میں ہے کہ داؤد کے وقت میں اوسکا باپ اور وہ سرکش تہا اور اسی عرصہ میں ملک سبا کے پاس ہدہد سلیمان کے لئے گیا تہا اور … سلیمان نے طرح طرح اہل وقار لوگوں کی تلاش کی جیسے ارشاد ہے وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ اور سلیمان نے اہل وقار کی تلاش کی فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى

الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ پس کہا کیا ہے میرے لئے کہ نہیں دیکہتا ہدہد کو … کیا ہے یا کسی کام کو گیا ہے یا ہوگا

ہماری سبب سی غائبون سی کہ ہمارا فرمان پذیر نہین البتہ اس صورت مین اوسکو عذاب دونگا سخت عذاب یا البتہ
اوسکو قتل کرون یا میری پاس لیکر روشن حجت کی لادی اوس حجت اہل حق کا بی جو ولا حاضر تھا اور سی بچونکو کروانکی
تا تہ جہاز و ملاح بلوائی جو سمندر کے حال سی آگاہ ہو سلیمان کے لئے جہاز مین بیٹھکر ادفر بن قحطان بن ہود کے
ملک سے جو اسکندریہ کے متصل بستا تھا سو نامرد لایا فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ
وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۰ پس ٹھہرا ہدہد تھوڑی دیر اور سبا سے آنکر خدمت سلیمان مین حاضر ہوا پس
عذر غیر حاضری مین اوسنی کہا کہ مینی دریافت کیا وہ جو تو نے اوسکو دریافت نہین کیا اور لایا ہون تیری پاس سبا
خبر یعنی إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ دیکھی پایا
ایک عورت کو کہ وہ مالک اہل سبا کی ہے اور دی گئی ہر ایک شی اور اوسکا تخت عظیم ہے وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ پایا مینی اوسکو اوسکی قوم کو کہ وہ سجدہ کرتے ہین آفتاب کو سوای خدا کے مطلب
اس سے یہ تھا کہ مجکو اونکی بیداری سے اوسکی بیداری خوش آئی اللہ تعالی فرماتا ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (سجدہ)
اور زینت کئے اونکے لئے شیطان نے اونکے اعمال پس روکا اونکو راہ خدا سے پس وہ راہ نہین پاتے کیون نہ سجدہ کرین اللہ کو
جو نکالتا ہے پوشیدہ شی آسمانون مین و زمین مین اور جانتا ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو نہین ہے کوئی معبود
اوسکے سوا جو رب عرش عظیم ہے پس بلقیس کے تخت کی مقابل عرش عظیم خدا کی کیا قدر ہے قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ
أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ
فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ فرمایا سلیمان نے ہم غور کرین گے آیا تو سچا ہے یا تو ہے جھوٹون سے لیجا میری یہ کتاب پہونچا
اوسکو اونکی طرف پھر ہٹ جا اونکے پاس سے پس غور کر کہ کیسے وہ جواب رجوع کرین پس ہدہد فرمان لیگیا اور بلقیس کو
پہونچایا وہ سنکر ڈرا اور مشورہ کیا قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ
وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ کہا اے گروہ میری
طرف ڈالی گئی ہے بزرگ کتاب یعنی نامہ کہ وہ سلیمان کی ہے اور وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ تم نہ علو کرو میرے اوپر کو

ہو رہیں ہو کر تو میری مقابلہ پر وہ دیکا اور تم آؤ میرے پاس تابعدار قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ بلقیس نے کہا کہ اے گروہ مشورت دو مجکو میرے کام میں نہیں

ہوں قطع کرنے والی کام کی جب تک تم مشورت دو قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ وَّ الْاَمْرُ

اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ ہم صاحب قوت و صاحب جنگ شدید میں اور

کام تیری طرف ہے پس غور کر وہ جو تو فرماتی ہے کہ کیسے بجا لاویں قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً

اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جب

داخل ہوں شہر میں مقابلہ کی حالت میں تو اوسکو تباہ کریں اور کریں شہر کے عزیزوں کو ذلیل اور ایسے ہی یہ کریں

وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور میں بھیجنے والی ہوں اونکی

طرف ہدیہ پس دیکھنے والی ہوں کیسے لوٹیں رسول آیا اہل طمع ہیں کہ مال و اسباب دیکھکر قناعت اوسپر کریں یا صاحب

نبوت و شوکت و حکمت ہیں جیسے درس اول فصل نہم تاریخ دوم ایام میں ہے کہ بلقیس نے آزمایا کہ سلیمان کی حکمت کی

شہرہ سنکر بہت سی مشکل سوال وکیل کی معرفت بھیجے فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ

خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ پس جب وکیل آیا سلیمان کے پاس سلیمان نے فرمایا

کیا تم میری مدد کرتے ہو مال کے ساتھ سو وہ جو مجکو اللہ نے دیا ہے بہتر ہے اس سے کہ تمکو دیا ہے بلکہ تم اپنے ہدیہ کے ساتھ خوش ہو

اور میں ذلیل جانوں اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً

وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ لوٹ اونکی طرف اے گروہ خورد: آئیں پس لاویں ہم اونکو لشکر جسکا لوٹانیوالا نہوا اور نکالیں ہم

اونکو قریہ سبا سے ذلیل اور وہ خوار ہوں اس وقت وکیلوں کے ہوش اڑ گئے اور بلقیس کے آنیکا اقرار کیا اس وقت

سلیمان نے اپنی شوکت اونکو دکھلائی قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ

مُسْلِمِیْنَ ۝ کہا اے گروہ کون لاوے مجکو اسکا تخت جبکہ اونکو خبر ہے پہلا اسکے کہ آویں وہ تابعدار قَالَ عِفْرِیْتٌ

مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۝ عفریت

دیو نے کہا میں تیرے پاس لاؤں اوسکو قبل اسکے کہ تو کھڑا ہو اپنی اس مجلس سے اور میں اوسپر البتہ قوی امانت دار

ہوں کہ اوس میں سے کچھ کم نہو قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ

إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ کہا اوسنے جسکے پاس علم تہا کتاب سے مین لاؤن اوسکو تیرے پاس بشرطیکہ قبل اسکے کہ
تو پلک مارے اوس شخص سے مراد لیتے ہین آصف و لیتے ہین خضر و لیتے ہین جبرئیل و لیتے ہین دوسرا فرشتہ ہے اور حقیقت الامر
یہ ہے کہ شیٔ بغیر پہونچے وسط کے ابتدا سے انتہا تک پہونچ جاوے اور جواز کی اسکی یہ صورت فصوص الحکم مین لکہی ہے کہ
ہر آن میں عالم ظہور صورت خفا پکڑتا ہے اور خفا کی صورت ظہور پکڑتی ہے پس اہل علم کے تصرف سے جیسے تجدد امثال
مثل اوسکی اوس مقام پر ظاہر ہے تہا کہ جہان شیٔ رکہی ہے وہان ظاہر نہووے بلکہ دوسرے مقام پر ظاہر کردی
پس علم والے نے بلقیس کا تخت دم کے دم مین روبرو سلیمان کے کردیا فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ
قَالَ هَٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ پس جب سلیمان نے علم کتاب والے کے لانے کے بعد اوس تخت کو اپنے
پاس ٹہرا دیکہا فرمایا کہ یہ میرے رب کی فضل سے ہے تاکہ مجکو آزماوے کہ مین شکر کرون کہ اہل علم کے سبب سے تخت طلب
کرون یا کفر کرون کہ شیطان عفریت کی تصرف سے منگاؤن اور جو شکر کرے پس جز این نیست وہ شکر کرے اپنے نفس کے
فائدہ کے لئے اور جو کفر کرے تو تحقیق میرا رب غنی بزرگ ہے اور اسی پر کفار مکہ کو اعجاز سیر کرانی تحلیل غذا سے بہت
آدمیون کو قیاس کرنا تہا کہ جیسے دانہ اجزاء عناصر کو اپنی طرف کہینچکر غلہ کی صورت کرتا ہے ویسے قوت اعجاز
روٹیون ور دو اجزاء ہوائی کو اپنی طرف بسرعت کہینچتے ہین کہ کم طعام مقدار معمولی سے بہت سے لوگون کو پیٹ
بہر دیتا ہے اور یہ تصرف شیطان سے بہی ہو سکتا ہے اور ویسے ہی مقدس سے پر شیطانی لوگ ناپاک و سخت گناہگار
زانی و ظالم و بدمعاش و مشرک ہوتے ہین اور مقدس لوگ پاک و موحد رہتے ہین اس عرصہ مین چند مقام پر ایسے
اشخاص ملے کہ جنکو عجیب سے مطلب کہتے ہین بعض سفلی علم سے و بعض علوی علم سے نیچری ناحق ایسے امور مین انکار کرتا ہے
الحاصل بلقیس سلیمان علیہ السلام پاس آنے کو ہوی تو سلیمان کا ارشاد ہوا جیسے فرماتا ہے قَالَ نَكِّرُوا لَهَا
عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝ فرمایا سلیمان نے کہ اوسکا تخت
کہرو تو ہم دیکہین آیا راہ یاب ہوگے یا ہوا وے کہ راہ یاب ہون کہ تعلیم توحید سے بہرہ ور ہو فَلَمَّا جَاءَتْ
قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝
پس جب آئی بلقیس کہا گیا ایسا ہی ہے تیرا تخت اوسنے عقلمندانہ جواب دیا سوال کی تشبیہ کی موافق کہ گویا

وہ یہی ہے اور ساتہیون نے کہا ہم دیگئے ہین علم اسکے آنیکے پہلے اور ہم ہین اسلام لانیوالی کیونکہ دکہیل کو پہلے سلیمان نے اپنی حشمت دکہلائی تہی اور تخت آگیا تہا وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝ اور روکا بلقیس کو ایمان سے اوس شے نے کہ وہ عبادت کرتی خدا کے سوا کی کیونکہ تہی قوم کافرون سے تو اس وجہ سے اور ایک وضعنت کی گئی تاکہ وہ اپنے عقیدہ باطلہ سے پہرے کہ سلیمان نے بحر شیشے کا بنوایا تہا جسکے نیچے پانی تہا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ بلقیس کو کہا گیا داخل ہو کوشک مین جسمین شیشے کا بحر تہا پس جب اوسکو اوسنے دیکہا گمان کیا اوسکو بہت سا پانی اور کہولا اپنی ساقون سے لباس کہ تر نہو جاوے سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ قصر ہے سادہ شیشہ کا تاکہ بلقیس اس طرح سے اپنے معبودون کو دہوکا سمجہے قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ بلقیس نے کہا اے میرے رب مینے ظلم کیا اپنی جان پر بت پرستی و سورج پرستی سے اور اسلام لائی سلیمان کے ساتہ اللہ رب العلمین کے لئے چنانچہ اسکی طرف اشارہ ورس ۶ و ۷ وغیرہ فصل ۱۰ سلاطین اول مین ہے اور سلیمان زمین مقدس کے شاہ تہے جیسے ورس ۴۲ فصل ۹ تاریخ دوم ایام سے ظاہر ہے اور حسب ورس ۲۶ فصل مذکور کے سلیمان کی مملکت نہر فرات سے لیکر فلسطین تک اور مصر کی حد تک تہی اور بہت جسقدر بادشاہ تہے سب تابع تہے جسمین ایک رات دن کی راہ پر آیکی ہو اجلتی یعنی شوکت تہی اور بڑے زمانہ جوش سلطنت مین مملکت سبا کا حال دریافت ہوا تہا جو بہ حرت ہود کی زبانی دریافت ہوا تہا جسپر بلقیس طلب ہوئی اور اوسکا ملک اوسی کو بخشدیا اور وہ مسلمان ہوکر واپس گئی اور یہہ بہی سلیمان کی تابع ہوا اور یہ سب کچہ سلیمان کو عنایت حق تہا نہ بکسب کر اونکو خدا تعالیٰ حسب فصل ۱۰ سلاطین اول ورس ۲۴ فصل اول تاریخ دوم ایام کے دکہلائی ویاپس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تعلق مدبر منزل سے کیا جاسکے اعتراض ہے اور کفار مکہ کو جو اپنی وعید پر بیدا تہا اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کا جو ارادہ رکہتے تہے اوسکا جواب قصہ ثمود سے ارشاد ہے جو ملیک صالح کرکے فصل ۱۰ انکوین مین مذکور ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝ اور البتہ بہیجے

ع ۳

ثمود کی طرف اونکے بہائی صالح کو کہ بندگی کرو اللہ کو پس ناگہان وہ دو فریق جھگڑتے ہیں کہ ایک فریق ایمان لایا

اور عذاب سے دوسرے فریق کو ڈرایا اور دوسرے خواہان عذاب ہوے قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ صالح نے کہا کیوں

جلدی کرتے برائی کے ساتھ نیکی کے پہلے کیوں نہ استغفار کرو امید کہ تم رحم کیے جاؤ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ

وَبِمَنْ مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ انہوں نے کہا کہ ہمنے

بدفالی کی تیرے ساتھ اور اونکے جو تیرے ساتھ ہیں جواب دیا صالح نے تمہاری بدفالی اللہ کو ہے بلکہ تم قوم

فتنہ کئی گئی اور صورت عذاب تھی۔ قد کے بعد دریافت کی ہے وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ

لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور تہے شہر میں نو شخص فساد ڈالتے

زمین میں اور نہ اصلاح کرتے کہا باہم کہ قسم کہاؤ اللہ کے ساتھ کہ البتہ شبخون ماریں صالح پر اور اوسکے اہل پر پس

اوسکے دوست کو کہ حاضر نہ تھے ہم اوسکے اہل کی ہلاکت کے وقت اور ہم راست گو ہیں وَمَكَرُوْا مَكْرًا

وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور انہوں نے برا فریب کیا اور ہمنے انکی بری مکر کا جواب دیا کہ وہ

خبردار نہوے کہ ہلاک ہوے آخر تیر ادکیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ

اَجْمَعِيْنَ ۝ پس دیکھ کیسا ہوا انجام کار اونکے مکر کا تحقیق ہمنے اونکی قوم کو اور اونکو جو ایمان نہ لائے تھے

سب کو ہلاک کیا فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ پس یہ اونکے گہر ہیں پڑے ہوے برباد بسبب اسکے جو انہوں نے

ظلم کیا تحقیق اسمیں البتہ نشانی ہے صدق قرآن کا اس قوم کے لئے کہ جانیں اور نجات دی ہمنے اونکو جو ایمان لائے

اور تقوی یعنی ترک شرک کرتے تہے اور بعض اہل مکہ کا یہ خیال تہا کہ نبی کو جلا وطن کردیں اسکا جواب سند قصہ لوط سے

ظاہر ہے جنہیں جلا وطن کرنا چاہا تہا جنکا قصہ کتاب مکون میں سوری میں مفصل ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور بہیجا ہمنے لوط کو یاد کر جبکہ کہا اوسنے اپنی قوم کو کیا کرتے ہو فحش بات کو اور

تم دیکھو دوسروں کو اور منع نکرو فاحشہ کو بیان کرتا ہے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ٥ کیا تم آتے ہو مردون کو شہوت سے سواے عورتون کے تم بدکرتے ہو بلکہ تم قوم ہو کہ جہالت کرد کہ عورتین قضاء شہوت کیواسطے موضوع ہین کہ اوسسے اولاد پیدا ہو تم مرد کو تخم انسانی کو ضائع کرو فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ٥ پس نہ تھا اونکی قوم کا جواب مگر یہ کہ نکالو لوط کے خاندان کو اپنے قریہ سے کہ وہ آدمی ستھرائی چاہتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ٥ اور برسایا ہمنے اوپر شہرون کا مینہ پس برا ہی مینہ ڈرائے گون کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت خاک سے کفار مکہ کو اندہا سا کردیا کہ صحیح سالم نکلے اب ارشاد ہے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط فرما ایک حمد ہے اللہ کے لئے اور سلام ہے اوسکے اون بندون پر جنکو اوسنے برگزیدہ کیا توحید کے ساتھ اس صورت مین دریافت کرنیکا مقام ہے جیسے ارشاد ہے آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ آیا اللہ بہتر ہے عبادت کو کہ جسنے اپنے بندون کو نجات دی یا وہ جو شرک کرین مشرک اوسکے ساتھ جنکی پرستیاں ہو جیسے ارشاد ہے اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ٥ آیا جسنے پیدا کئے آسمان و زمین اور اتارا تمہارے لئے بلندی سے پانی پس جاری ہمنے اوسکے ساتھ باغ رونق والے نہین تھا یا تمہارا جو لئے تمہارے شریکون نے یا تو کیا درخت کیا ہے اللہ کے ساتھ کوئی معبود جو ایسا کرے کہ ایک تنکا گھاس کا کوئی نہین جا سکتا اس سے ظاہر ہے کہ کافر غلطی کرتے ہین بلکہ وہ قوم اپنا کجے ہین حق بات سے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ آیا ہے کوئی جسنے کیا ہو زمین کو قرار دینے والی اور دوسری اشیا کے واسطے اور کیا ہون اوسمین نہرین اور کئے ہون اوسکو لئے پہاڑ اور جسنے کیا ہو دو دریاؤن مین پردہ کہ شیرین اپنے مقام پر ہو اور کھارا اپنے مقام پر آیا ہے کوئی معبود بھی اللہ کے ساتھ جو ایسا کرے پر غور نہین کرتے بلکہ اکثر آدمی سمجھتے نہین اور تقلید آبائی کے پابند ہین دیکھو شیرین سمندر و کھاری کہ شیرین سمندر کا پانی جاڑون مین گرم و گرمی مین سرد ہو جاتا ہے اہل جغرافیہ اونکو جانتے ہین نہ جام ملا دیکھو اس مقام پر

دست علم حضرت رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ
یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ آیا کوئی ہے جو جواب دے
مضطر کو جب اوسکو پکارے اور دور کرے برائی اور کرے تمکو زمین پر خلیفہ کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ جو ایسا
کرسکے کتر ہی نصیحت پکڑو اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا
بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ آیا ہے وہ کوئی جو راہ بتلاوے تمکو
بر و بحر کی اندھیریون مین اور بھیجے ریاح کو بشارت اپنی رحمت کی روزن انکو روبرو یعنی مینہ کے آیا ہے کوئی معبود
اللہ کے ساتھ جو ایسا کرے ہرگز نہیں بزرگ ہے اللہ اس سے کہ وہ شرک کریں اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ
وَمَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ آیا ہے کوئی وہ جو پیدا کرے خلق کو پھر لوٹاوے اور وہ جو تمکو رزق دے آسمان و زمین میں سوا خدا کے
آیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ فرما لاؤ اپنی برہان اگر تم سچے ہو اور جبکہ قیامت مین اعادہ کا ذکر آیا ہے وہ
کہنے سے اہل مکہ نے دریافت کیا کب آئیگی قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ
وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ
مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ فرما نجانے وہ جو آسمانوں مین ہیں اور وہ جو زمین مین ہے قیامت کے غیب کو
سوا خدا کے اور نہ شعور رکھیں ہیں وہ کہ کب اٹھیں گے بلکہ عاجز ہے علم انکا آخرت کے مقدمہ مین بلکہ وہ
شک مین ہیں نفس قیامت مین بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ورنہ وہ خوف سے ایمان لاتے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا
كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ اور کہا اپنی ذات سے کفار نے آیا جب ہوں ہم خاک اور ہمارے آبا
آیا ہم نکلنے والے ہیں قبروں سے زندہ ہو کر لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ البتہ ہم اور ہمارے باپ دادی پہلے وعید کئے گئے قیامت سے اور کبھی آئی
نہیں ہے یہ وعید مگر پہلوں کی کہانیاں تو اسکا جواب ارشاد ہے کہ قیامت کی خبر ہے جن لوگوں نے دنیا کی واقعات
کی بھی خبر دی تھی وہ سب مطابق آئی کہ خلاف انکے معتقدین کے تھی تو قیامت کا وعید بھی ضروریات کے
مطابق ہونیوالا ہے جیسے ارشاد ہے قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ

ع ۵

فرما سیر کرو قبرستان زمین مین تو دیکھو کیسے ہوا مجرمون کا انجام پس اوسی پر قیامت کے حال پر دلیل پکڑو اور دنیا کا
وعید مکہ والون پر بہی آنیوالا ہے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ٥ اور
نہ رنج کر اوپر اون کے اور نہو تنگی مین اوس سے کہ وہ مکر کرین اور تیرے قتل کا ارادہ کرین اور جبکہ نوکر اس فتح کا آیا تو اونکو
مقام دریافت ہوا وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ٥ اور کہین کب ہو یہ وعدہ اگر ہو تم
سچے قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ٥ فرما قریب آن لگا ہے تمہارے پیچھے
بعض اوسکا جسکی تم جلدی کرو کہ وہ فتح بدر ہے کہ پیغمبر کی ہجرت تیمہ بن اسماعیل سے ہو کہ فصل ۱۸ سفر تثنیہ مین لکہا ہے
کہ تمہارے بہائیون مین سے تمہارے درمیان مین وہ نبی ہوگا جو مثل موسیٰ ہو اور جو اوسکی مخالفت کرے اوس سے
تفتیش ہو اور فصل ۲۱ اشعیا مین کفار مکہ کی نسبت اس تفتیش کی یہ صفت لکہی ہے کہ ایک سال ہجرت کے بعد سرداران
بنی قیدار اکثر مارے جاوین اور فصل ۲۴ اشعیا مین کفار یہود کی نسبت تفتیش کی یہ صورت لکہی ہے کہ ایک قوم یہود نبی کی
[illegible] سانس لینے کے بعد جو احد مین ہی جاوے جلاوطن ہو مثل بنی نضیر اور بعد اسکے کفار اہل کہ سلع کی پہاڑی کے
گرد جمع ہو کر بہاگین تو اونکی ایک قوم یعنی بنی قریظہ مقتول ہون اور بقیہ ذلیل رہین اور جو اوس نبی کو تسلیم کرے
اونکو برکت نصیب حسب فصل ۲۸ سفر تثنیہ کے مقرر کہ حسب فصل ۳۴ سفر تثنیہ و ۲۰ خروج کے اونکے لئے رحمت و فضل کا زمانہ ہے
اور نصیب ہے جیسا مالک الدیہ منکرین سے اہل مکہ کے ساتہیون سے ہے ہر ایک قوم کے لئے اونکے فضل کا زمانہ ہے جیسے
ارشاد ہے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ٥ اور تحقیق
تیرا رب البتہ صاحب فضل ہے آدمیون پر لیکن اکثر آدمی نہ شکر کرین کہ ایمان نلاوین جیسے مالک ضیف اور
بر خلاف وصدر پر نبی آخر الزمان کے کہ باندہی وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ٥
اور تحقیق تیرا رب جانے وہ جو پوشیدہ کرین تیری نعت اونکے دل اور وہ انکار جو ظاہر کرین وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥ اور نہین ہے کوئی حوادث غائبہ مقدسہ اہل اسلام کے
زمین و آسمان مین مگر کتاب روشن جو دیگہ قرآن مین مکتوب ہے اور یقین سے نزول پارہ پارہ کرنے قرآن کا
ذکر ہے اس وجہ سے بنی اسرائیل پر یہ قصہ کرتا ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ٥ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ٥ تحقیق یہ قرآن

قصہ سناتا ہے بنی اسرائیل پر اکثر اوسکا جسمین وہ اختلاف کرین اور تحقیق وہ ہدایت اور رحمت ہی مومنین کو
قوم یہود کو جو موعود فصل ۲ خروج مین ہی إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ج وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ
بتحقیق تیرا رب حکم کرے اونکے درمیان اپنے حکم کے ساتھ اور وہی غالب دانا ہی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ط إِنَّكَ
عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ٥ پس تو اونکی مخالفت مین بھروسہ کر اللہ پر کہ تو حق ظاہر پر ہے کہ ایک قوم یہود
ایمان لاوی اور تین قوم تیری منکر ہون إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ٥ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ
بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ٥ کیونکہ تحقیق تو سنا دیگا مردی یہود کو جو مقتول ہوا اور تو نہ سنا دیگا بہری یہود موعود کو
پکار جبکہ وہ سرگردان ہون جلاوطن پیٹھ پھیرنیوالے اور تو نہین راہ بتلانیوالا اندہی کو اونکی گمراہی سے جو
ذلیل ہون اور تو نہ سنا دیگا مگر اوسکو جو ایمان لاوی ہماری آیات کے ساتھ کہ وہ تابعدار ہین جیسے سابقاً
مذکور ہوا کہ بہت سی یہود کو اس عرصہ رحمت مین فصل ۴۲ یشعیا مین اندہا بہرا کرکے بھی لکھا ہی جو ماری جاوین
یا نکالی جاوین پیٹھ پھیرنیوالا اور جبکہ مراد خاص اندہی و مردی و بہری موعود سے آیت مین قوم یہود ہی تو انپر
سلام و خطاب اہل اسلام کے مردون پر حسب حدیث کرنا منافی نہین جیسے کم علم والی لوگ سمجھتے ہین حالانکہ انکو
ہدایت ہونا اونکی گمراہی سے ثابت ہی علی ہذا بہری کو جبکہ پیٹھ پھیری دور سے سنا سکتے ہین الحاصل قوم یہود کے لئے
اس عرصہ مین یہ ہونا ہی کہ امت مقتصدہ یہود مثل عبداللہ بن سلام کی ایمان لاوی اور اکثر کفر کرین تو قتل ہوئے اور
اخراج اونکا کیا جاوی اور بہت سے اندہی جو بد اختیار کرین گو اونکو ہزار ہا یہودی ایمان لاوین اور پہر ایک وقت آگوی
مہدی و مسیح کا آوی تو پہلے اونکے دابۃ الارض نکلے تو ایک لاکھ چوالیس ہزار قوم یہود کے اوسپر ایمان کا نشان کرے
جیسے فصل ۷ مکاشفات یوحنا مین مذکور ہے باقی یہود کی ناک پر کفر کی مہر ہو اور تباہ ہون اور قوم یہود پر توبہ کا دروازہ
بند ہو صرف بارہ قوم اسرائیل سے اوس وقت سی بارہ بارہ ہزار ایمان لاوین اس سبب سے دابۃ الارض مین بارہ کیا گیا

حاشیہ تنبیہ جیسے خروج دجال کی کیفیت ریل کے نکلنے سے پہلے دریافت نہ تھی جسکی دو کانون یعنی دو طرف نشین سے گز کا فاصلہ بنایا گیا تھا
اور دابۃ الارض کی کیفیت قبل اوسکے آنیکے معلوم نہین پر آنا اوسکا ضروری سا ہے — ۱۲ منہ

ہون **ایک** جو اوس جانور کا وہین مچہلی کی مثل ساتہہ ہاتہہ کا ہو دوسری یعنی بہت طویل **دوسرے** سر اوسکا آدمی کا سا ہو **تیسرے** پاؤن اوسکے اونٹ کے سے ہون **چوتھے** بال گہوڑے کے سے ہون۔ **پانچوین** آنکہہ سور کی سی ہو **چھٹے** کان ہاتہی کے سے ہون **ساتوین** اوسکے سینگ بارہ سنگہے کے سے ہون **آٹھوین** چیتے کا سا رنگ ہو **نوین** شیر کا سا سینہ ہو **دسوین** گائے کی سی دم ہو **گیارہوین** بندر کے کے ہاتہہ **بارہوین** آدمی کی سی باتین کرے پس اونکے حال سے اطلاع فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ اور جب واقع ہو قول ہلاکت اونپر نکالین ہم اونکو ایک لاکہہ چوالیس ہزار کے سوا کی بربادی کے لئے دابۃ الارض جو اونسے کلام کرے کہ آدمی ہماری آیات کے ساتہہ یعنی مہدی و مسیح پر ایقان نکرین پس وہ تباہ ہون اور دوسری قوم عرب وغیرہ اہل اسلام سکے کردر ہا کے ہاتہہ پر ایمان کا نشان کرے اور مسیح کے زمانہ مین دوسری قومین ایمان بہی لاوینگے پر وہی جنکے ہاتہہ پر عصا کا نشان ہو اور کافرونکی ناک پر دابۃ الارض مہر لگا دیگا وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جس روز کہ ہم جمع کرین ہر گروہ سے فوج ہماری آیات کی تکذیب کرنیوالون سے پس وہ فرقہ فرقہ کئے جاوینگے حَتّٰى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب آوین فرماویگا اللہ کیا تمنے تکذیب کی میری آیات کی اور احاطہ کیا تمنے ان آیات کے ساتہہ براہ علم آیا تم کیا عمل کرتے تہے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ اور واقع ہو قول اللہ تعالی کا جو کفار کی نسبت وارد ہے اونپر کہ بہرون جہنم کو جن وانس سے سب سب اوسکے جو انہون نے ظلم کیا پس وہ نبولین جیسے آج وہ بیہودہ بکتے ہین کہ نبی کسی کی ہماری بات خبر نہین اور اہل علم اونکے بہکاوے سے قیامت کے وقت کو دریافت کرین اور بعض اونمین سے کہ جب ہمارے باپ اور ہم خاک ہوگئے کیا ہم پہر زندہ ہون اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا وہ نہ دیکہین کہ تحقیق ہمنے کیا ہے رات کو تاکہ وہ سکونت کرین جیسے چاہے اور کاروبار کاج کے لئے دن کو بینا کیا تحقیق اس مثل مین البتہ آیات ہین اوس قوم کے لئے کہ ایمان لاوین کہ زمانہ موت انکے لئے مثل شب ہے اور زمانہ حشر مثل روز ہے علی ہذا رات زمانہ جہالت کی مثل ہے اور روز زمانہ ہدایت اسلام ہے حتی کہ اشب و روز کے سا سوا

پرستش پر یہ دلیل ہے اور ناپیدا فانی بتون پر جنکو وہ شفیع سمجھتے ہیں حالانکہ اس روز وہ نکو تحقیق خوف ناک
ہونگے جیسے ارشاد ہے ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات و من فی الارض
الا من شاء اللہ ۔ و کل اتوہ داخرین ۔ اور یاد کر جس دن نفخ کیا جاوے نفخہ ثانیہ
صور کا اشارہ آخرت کیطرف پس خوف کہا وے وہ جو آسمانوں میں ہے مثل الیاس ع مثل مسیح کی اور وہ
جو زمین میں ہے انبیا دوسرے نفسی نفسی کرنیوالے ہونگے مگر جسکو چاہے اللہ اسی کو ہوئی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم رستم ہرا امت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہونگے جنکے ہر ایک کی ساتھ ستر ستر ہزار دوسرے
اہل اسلام اہل جنت ہونگے ہر ایک دوسری آئینہ خدا اسی مجرم کرنیوالے نفسی نفسی کہتے ہونگے پس آسوقت
شفاعت شافعین منکرین اہل اسلام کو ہو پس کسی ہر دوسرے پر کوکرون کہ جرأت انکار نہی حشر اور انکا
قیامت رہے ہیں پر کی طرف صفت نہیں کہ ایک صعق ہے دوسری فزع ان دونوں کے حقیقت جدا جدا کا نفس ہے
صعق موسیٰ کو ہوا لیکن فزع سے کوئی بھی خالی نہو اگرچہ نفسی نفسی میں ایک خاص امت ہی مراد کیوں
نہو اس مقام سے حدیث ہی اسی کی اصل سمجھنی چاہئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہ پیارے فصل دوم
دانیال کی پیشگوئی کی ہے کہ آیکو فرشتہ نے بتلایا دن پہاڑ کو جنکا حال فرمایا ہے وتری الجبال
تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب ۔ اور تو دیکھے پہاڑوں کو تو گمان کرے کہ جمے ہوئے
اور وہ بروز قیامت گذرینگے بدل کا گذرنا انقلابات مومنین اہل اسلام کہ جو خاص تر انکی صنعت میں
جیسے ارشاد ہے صنع اللہ الذی اتقن کل شیء انہ خبیر بما تفعلون ۔ خدا نے
بنائی ہے صنعت اسلام خاص جسنے محکم کیا ہر شی کو ایسی رتبہ پر اسی سے اسلام کا زمانہ کتب سابقہ میں
بادشاہت خدا کا شمار ہے تحقیق اللہ خبردار ہے اوسکی ساتھ جو تم کرو کہ ایسی بنی منتظم ہو رہا ہے
صنعت خاص اسلامیہ سو سب سپرد ہو منظم ہو رہے کہ کن کو اپنا انکی دین پست بنا دو گروہ کو یا یہ
تو یعنی کہ یہود پر جو فصل دوم دانیال ہے ایک پہاڑ کا آنا بطور بادشاہت کے تھے حالانکہ وہ اصلیت ہے
خدا کی بادشاہت سو پیشگوئی ہے جب یہاں الہی اور ارتفع روز قیامت سے مستثنیٰ ہیں جیسے ارشاد ہے
من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا وہم من فزع یومئذ آمنون ۔ جو لایگا نیکی

تو اوسکے لئے بہتر ہے اوس سے کہ سات سو نیکی سے بڑھ جاوے اور وہ لوگ اس دن کی فزع سے امن والے
ہوں کہ ستر در ستر ہزار امت اسلامیہ کے ایسے ہوں جو بلا حساب کتاب کے جنت میں جاویں جنپر
حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ غبطہ کریں کہ کاش ایک انہیں سے ہم ہوتے کہ بہت سے گنہگاران امت
اسلامیہ بشرط اپنے ایمانات کے اپنے ادون نیکوکاروں کے ساتھ حسب آیت الحقنا بہم الآیۃ
سورۂ نجم کے ہوں گے برین نازم کہ مستم است او شہ گنہگارم ولیکن خوش نصیبم ۞ وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور جو
لاوے شرک کی برائی بس اونکے منہ اوندھے کئے جاویں آگ میں اور نہ جزا دئے جاؤ مگر وہ جو عمل کرتے کہ
اسلام کی صورت نیک ہے بہتر اپکر ہے اور کفر و شرک کی بد اور جو مکہ سو دو اروں ہے ایمانوں نے جو مکہ میں وارد
ہو کر رسومات بت پرستی جیسا انکار کیا تھا لا کہ آدم کے زمانہ سے مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف کا
اشارہ ہو اور ابراہیم نے اس کعبہ کا حج کہا ہے اور دعا حسب فصل ۱۷ اور ۲۱ تکوین کے ہے اور خداوند یعنی رسول
خدا کا آنا شہر مکہ میں فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں فرمایا ہے اور تینکے منہ میں پارہ پارہ کلام خدا حسب فصل ۱۸ سفر تثنیہ
سکے ہو جو توحید کی تعلیم فرماویں اور اولاد اسمعیل سے ہی چاہئے دیکھو اس مقام پر فصل ۴۲ یشعیا و مزامیر گیتوں کو
وارشاد ہو اِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۚ جز این نیست حکم کیا گیا ہوں کہ میں
عبادت کروں اس شہر کے رب کی جسکو اللہ نے زمان آدم سے حرمت والا کیا ہے اور اوسکی ہر شے ہے اور حکم
کیا گیا ہوں کہ ہوں مسلمانوں سے جو فصل ۱۷ تکوین میں مذکور ہیں اور پڑھوں قرآن پارہ پارہ موعود فصل ۱۸
سفر تثنیہ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ
بس جو راہ پر ہے اسلام کی تو جز این نیست راہ پاوے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اور جو گمراہ ہو تو فرما کہ جز این نیست
میں ڈرانیوالوں سے ہوں تمہاری شکست و فتح اسلام سے اور نبی کے لوگوں نے تو راہ پائی ہے کہ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
اور فرما ہر ایک تعریف اللہ کو ہے کہ مقام شکر ہے لیکن اسلام کو فتوحات ہوئی ہیں اور اہل اسلام نہایت
کمزور اور مقابل ہیں سو مژدہ بشارت ہو سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ جلدی دکھلاویگا تمکو اپنی آیات فتح تو اونکو پہچانو اور نہیں ہے تیرا رب غافل اوس سے کہ تم عمل کرتے
اور ہر ایک کام اپنے وقت پر مقرر ہے جلدی رفت سے مناسب نہیں اب قصہ موسی و فرعون کا جو سورت ذیل میں
مذکور ہے سنو تاکہ تمہاری تسلی ہو۔

سورۂ قصص مکیہ ہے اٹہاسی آیات و آٹھ رکوع ہیں

وجہ مناسبت سورۂ سابقہ سے بیان ہوئی اور چونکہ فصل ۱۵ اس سورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل موسی کی بتایا
تو فرعون کی طرح یہ فرعون امت ابوجہل وغیرہ اوسکے ساتھی علو و سرکشی کرتے کہ اہل اسلام کو تنگ کرتے تاآنکہ ہجرت کا
باعث ہوئے جیسے موسی کی قوم کو فرعون و فرعونی تنگ کرتے اور موسی کی ہجرت کے باعث ہوئے اور پہر موسی کی
واپسی میں تباہ ہوئے اور بعد تباہی فرعون کے قارون مالدار نے کہا تہا کہ موسی ہی مشرف بہ نبوت کیوں ہوا اور
تباہ ہوا ویسے ہی مکہ کے مالدار منجملہ ولید کا مقولہ تہا کہ مدعی نبوت ہی مشرف بہ نبوت کیوں ہوئے ہم بھی عہدہ سب
برابر ہیں اور مخالفت سے نبی کی وہ بھی تباہ ہوا تو اس صورت میں پہلے موسی کی ولادت سے لیکر تا غرق فرعون کے حالات
جو کتاب خروج میں مذکور ہے اوسکے بعد توریت کے ملنے کا ذکر ہے جسمیں قرآن کے نزول کی پیشین گوئی ہے پہر ولید
کے قول کی تردید ہے جبکہ اقرار کے بعد قرآن سے انکار رہا جیسے قارون کو توراۃ کے اقرار کے بعد تہا اور تباہ ہوا ویسے ولید وغیرہ
تباہ ہو چکے اس سورت میں پیشین گوئی ہے کہ اونکو فتوحات اسلامیہ سے ڈرایا ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
مثل موسی کرکے فصل ۱۵ اس سورت میں بہت فرمایا ہے نور موسی کے عجائب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والسلام کی نسبت
مقدمات کی طرح پر ہے تو اس صورت میں اسی سبب سے نصیحت کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بطور براعت استہلال ہے طٰسٓمّٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ طور سینی کے موعود نبی یہ جو ذیل میں ہیں
وہ کتاب روشن توریت کی آیات ہیں نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝
پڑہتے ہیں ہم تجہپر موسی و فرعون کی خبر سے حق کے ساتہ اوس قوم کے لئے جو ایمان لاوینگے جس سے اہل حق کو تکلیف پانے میں
تسلی ہو بالخصوص اہل مکہ سب کے مسلمانوں کو جو مکہ میں آکر اسلام لاویں گے جو ابوجہل کے خیالات کی تردید
کامل ہو پہر تمہید فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق کی وعدہ کی بابت تسلی ہو جیسے حسب درس ۵ فصل ۱۵

ذکر ہین کے سنہ قبل مسیح مین رخصت وعدہ ہی چار سو سال تک ولادت اسحاق مصر مین مقیم ہونیکا وعدہ ہوا تھا
پس اسحاق کے یعقوب پیدا ہوئے اور یعقوب کے بارہ بیٹون مین سے ایک لاوی تہا اور ایک یوسف جنکو اونکے
بہائیون نے تاجرون کے ہاتھ فروخت کیا اور مصر مین جا کر بیچ ڈالے اور بعد کو تمامی اونکے بہائی وغیرہ مصر مین
غلامی مین رہے اور یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون مر گیا تہا اور یعقوب کی اولاد بہرہ مند ہوئی تو زمانہ
فرعون خبیث نفس مین اونکی بڑہوتری دیکھکر کہ مبادا زبردست ہو جاوین اور دشمنون سے ملجاوین اپنے خراج لینے والے
اپنے مقرر کئے کہ اونکو سخت بوجہون سے ستاوین پر جتنے وہ کام پر لگے اونکی کثرت بڑہی وہ زبردست و صاحب اولاد
ہوئے تو اونہین کمین پیشے مقرر کئے کہ اونہین ذلیل رہین اور اجرت کم ملے پر اسپر بہی اونکی زیادتی ہوئی تو اونکی
دو دایہ مقرر کین کہ جو نر پیدا ہو لڑکا اسکو قتل کرین اور مادہ کو زندہ رکہین پر انہون نے خدا کے خوف سے یہ کام نکیا
تو اونسے استفسار کیا گیا کہ یہ نر لڑکے کیسے زندہ رہے تو انہون نے کہا کہ عبرانی عورتین قوی ہوتی ہین ہمارے
جانے سے پہلے جنجاتی ہین تو اونسے فرعون درگذرا اور اپنے لوگون کو حکم دیا کہ جب اسرائیلون کے لڑکا پیدا ہو
اسکو ذبح کرکے دریا مین ڈالدو اور مادہ کو زندہ رکہو اور ایسے ہی کیا گیا تو حسب فصل دوم خروج کے لاوی بن یعقوب کے
خاندان کی ایک عورت مسماۃ یوکبد بنت قہات بن لاوی جو عمران بن قہات بن لاوی کے نکاح مین حاملہ ہوئی
اور وہ بیٹا جنی تو اوسکے حال سے اطلاع فرماتا ہے اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا

يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝

تحقیق فرعون خبیث نفس نے تکبر کیا زمین مین اور کیا اونکو گروہ گروہ کہ ضعیف کرتا ایک گروہ کو اونمین سے کہ
ذبح کرتا اونکے بیٹون کو اور دریا مین بہاتا اور زندہ رکہتا اونکی لڑکیون کو کیونکہ وہ تہا فساد کرنیوالون سے

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝

اور چاہتے ہین ہم کہ احسان کرین اونپر جو ضعیف کئے گئے زمین مصر مین اور کرین اونکو امام اور کرین اونکو وارث
کنعان اور قدس شریف کی اور اونکو زمین مقدس مین دین توحید مرتفع ہوتے ہوئے کی دیکہا ایک مقام پر سورۂ نور مین آیت
خلافت کی تفسیر کو اور دکہا دین ہم فرعون اور ہامان اور اونکے لشکر کو اونمین سے وہ جس سے کچھ ڈرتے تھے مخفی رہے کہ

ہامان وزیر اخشویروش ہے اسپ شاہ کا یہی نام تہا جیسے کتب تواریخ مندرجہ مجموعہ توریت سے ظاہر
اور فرعون مصر کے وزیر کا بہی نام تہا ایک نام چند اشخاص کے ہوئیں کیا استحالہ ہے جو جاہل خیال
کرے الحاصل اس عرصہ میں یوکبد حاملہ ہوئیں اور بیٹا جنین وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا
رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور وحی کی ہمنے مادر موسٰی کی طرف کہ
اسکو دودہ پلا بس جب تو خوف کرے تو اسکو ڈال اوسکو یم یعنی نیل میں اور نہ خوف کر اور نہ رنج کر ہم
اسکو لوٹا نیوالا ہوں تیری طرف اور کرنیوالا ہوں اوسکو رسولوں سے پس مادر موسٰی نے اوسکی مطابق
تعمیل کی کہ سرکنڈونکی ٹوکری پر رال لگائی کہ پانی کے اندر جانے سے بچہ محفوظ رہے اور لڑکے کو اوسمیں رکھکر
پانی میں جہاؤ کے درختوں میں رکہدیا اور مریم بنت عمران مذکورہ دیکہتی رہی کہ کیا ہوتا ہے اور فرعون کی بیٹی
کے جیسے مصریون کے دستور کی مطابق نہانے کو نیل کے کنارے گئی اور سہیلیں کنارہ پر پہرتی تہیں تو فرعون
کی بیٹی نے ایک ٹوکرا دیکہا اور ایک سہیلی سے کہا اوٹہا لا اوسکو جو کہولا تو اوسمیں ایک خوبرو لڑکا نکلا
جیسے ارشاد ہے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ پس لیا اوسکو فرعون کے خاندان نے تاکہ ہو انجام کار
تقدیر الہی سے اونکے لئے دشمن اور رنج تحقیق فرعون ہامان اور ان دونوں کا لشکر خطا کار تہے
اس امر میں کہ کوشش اونکی بیفائدہ اس طفل کی پرورش سے کی اور خدا کی یہ صورت واقع ہوئی کہ وہ
اس طفل مبارک کو مارنا چاہتے تہے پر فرعون کی بیٹی کی سفارش سے بچ گئے جیسے ارشاد ہے وَقَالَتِ
امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ اور فرعون کے ہنوز کسی سا شرس بیٹا نہوا تہا
تو فرعون کی بیٹی نے فرعون سے کہا کہ میری آنکہ کا اور تیری آنکہ کا ٹہنڈک ہے اور امرءت کا لفظ بیبی پر
بولتے ہیں جسکی جمع بغیر لفظ کے نسا ہے اور نسا ہی مباہلہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تہیں
لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ نہ قتل کرو
اسکو قریب ہے کہ ہم نفع پاوین یا پکڑیں اوسکو لڑکا اور وہ شعور نہیں رکہتے کہ یہی لڑکا ہوگا اونکی

تباہی ہونیوالی ہو دیکھا شجرہ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا
عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اسطرف موسیٰ کی ماں کا دل صبر سے خالی ہو رہا تھا تحقیق قریب
تھی کہ ظاہر کر دیوے اوسکو اگر نہ ربط کرتے ہم اوسکے دل پر تاکہ ہو مومنین سے یعنی امن والوں سے وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ
فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور یوکبد نے موسیٰ کی بہن مریم سے کہا کہ موسیٰ کے پیچھے پیچھے
جا کر اوسنے اسکو دیکھا دور سے فرعون کی بیٹی کی گود میں اور فرعونی مریم کے دیکھنے کو نہ دیکھتے تھے اور جبکہ قتل سے
موسیٰ کے باز آئی تو دودھ پلانیوالی کی تلاش ہوئی وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ اور حرام کیں
ہمنے موسیٰ پر دودھ پلانیوالیں پہلے سے کیونکہ لوٹانا تھا موسیٰ کے اونکی ماں سے اللہ نے وعدہ فرمایا تھا فَقَالَتْ
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓي اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ پس مریم نے کہا کیا نہ بتلاؤں
تمکو ایسے اہل بیت کو جو کفیل ہوں اوسکے تمہارے لئے اور وہ اوسکے نصیحت کرنیوالے ہوں تو فرعون کی بیٹی نے
اجازت دی تو مریم دوڑ کر اپنی ماں یوکبد کو بلا لائی فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس اوسکو ہمنے لوٹا دیا اوسکی ماں کی
طرف تاکہ قرار پکڑے اوسکی آنکھ اور نہ رنج کرے اور تاکہ جانے کہ اللہ کا وعدہ حق ہے ولیکن اکثر آدمی نہ جانیں اور
فرعون کی دختر نے یوکبد سے کہا کہ اسکو پرورش کر ہم تجھکو درماہہ دینگے تو یوکبد نے پرورش کیا ع عدو
شود سبب خیر گر خدا خواہد اور جب لڑکا بڑا ہوا یوکبد فرعون کی بیٹی پاس لائیں اور اوسنے اپنا متبنی کیا اور
موسیٰ انکا نام کیا گیا کہ پانی سے اوسکو لیا تھے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جب وہ پہونچا اپنی شدت جوانی کو اور پورا ہوا دیا ہمنے اوسکو حکم نبوت و علم ولایت
اور ایسے ہی جزا دیتے ہیں ہم نیکو کاروں کو یہاں پر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ولایت و نبوت و رسالت تین چیزیں ہیں
پس ولایت آپکو مصر میں قبل از ہجرت حاصل ہوئی اور نبوت و رسالت واپس آنیکے وقت پس مطلب اس آیت سے
یہ نہیں کہ موسیٰ ہنوز مصر میں تھے جنکو حکم رسالت دیا گیا بلکہ آخر انجام اونکو یہ بات پیدا ہوئی جسکے لئے صورت ذیل واقع
ہوئی کہ اول میں حکم ولایت اونکو حاصل ہے اگر موسیٰ کو علم اوس ولایت کا تھا اور نہ خضر پر معترض ہوتے ایک دن فرعونی
ابن عباس سے ہے وسبب میں قول ہے وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰي حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ج اور گیا موسیٰ محل شاہی سے شہر میں شہر کے
اہل کی غفلت کے وقت تو پایا شہر میں دو مردوں کو لڑتے ایک قوم موسیٰ سے تھا سامری نام اور دوسرا
موسیٰ کے دشمن کی قوم سے فلیتون نام کہ اسرائیلی کو لکڑیوں کے اوٹھانے کی بیگار میں پکڑتا تھا اور سامری
ولقب تھے بیجان اسرائیلی کا نام تھا فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ تو فریاد
کی موسیٰ سے سامری نے جو موسیٰ کے گروہ سے تھا فلیتون پر جو موسیٰ کے دشمن کی قوم سے تھا تو حسب درس ١٢
فصل دوم خروج کے موسیٰ نے اودھر اودھر دیکھا کہ کوئی دیکھتا تو نہیں فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ز پس مکا
مارا فلیتون کے موسیٰ نے پس پورا کیا موسیٰ نے کام اوسپر کہ وہ مرگیا اور اوسکو ریت میں دبا دیا اور موسیٰ سے
یہ کام ولایت سے ہوا تھا جیسے حضرت نے لڑکے کو ولایت کے علم سے مارا تھا مگر ہنوز موسیٰ کو علم اوسکا نہوا کہ یہ ولایت سے
عدا سے تو کہا جیسے ارشاد ہے قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ کہا یہ عمل شیطان
سے ہے کہ وہ گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ موسیٰ نے عرض کیا کہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر تو تو مجکو بخش کہ مستامن کو جنگ اوس
کافر سے جائز نہیں جس سے امن میں ہو اللہ تعالیٰ نے اپنا حق اوسکو بخشا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے اور اگرچہ قوم
اسرائیل کے ہزاروں بچوں کا خون قوم فرعون پر تھا پر مستامن موسیٰ تھے اوسکا خون حق عبادی تھا وہ
فرعون و فیناقص کے مرنیکے بعد معاف ہوا جسکا ذکر آئیگا پر قتل قبطی چونکہ حکم ولایت سے تھا وہ باعث فرار
ارض کفار سے حصول صحبت شعیب علیہ السلام ہوا پر ابھی موسیٰ کو معلوم نہیں ہوا تھا قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہا اے میرے رب بسبب اس بخشش کے جو تو نے میرے اوپر کی تو
نہونگا پشت پناہ گنہگاروں کا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ط پس صبح کی شہر میں خوف کھاتا ہو کہ خبر لے پس ناگہاں وہ جسنے مدد چاہی تھی
موسیٰ سے فریاد چاہی اور موسیٰ نے ایک جھری کی بابت جو باہم لڑتے تھے یہ دعا کی تھی کہ میں مجرموں کا مددگار
نہونگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ موسیٰ نے سامری کو کہا کہ تحقیق تو البتہ گمراہ ہے کہ
تیرے اوپر کل وہ قصہ گذرا اور آج یہ کر رہا ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ
جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ پس جب ارادہ کیا موسیٰ نے
کہ پکڑے سامری کو جو موسیٰ و عبری کا دشمن تھا کہا سامری نے اے موسیٰ تو ارادہ کرتا ہے کہ مجھکو قتل کرے جیسے تو
قتل کیا نفس قبطی کو کل تو نہ ارادہ کرتا ہے مگر یہ کہ ہووے سرکش بیچ زمین اور تو نہ ارادہ کرتا ہے کہ ہووے اصلاح
کرنیوالوں سے اور قبطی کی مقتولی کے سبب تلاش ہو رہی تھی کہ رات تک پتہ اوسکا نہ تھا اور اس وقت
راز فاش ہوگیا اور اپنی قوم کا ہر ایک گویا پاسبان تھا جیسے مسٹر کا انگریزی کو کہ اکثر اوقات یورپین
ہندوستانیوں کا شکار کرتے ہیں اور یورپین ہندوستانی کے عوض میں حیلہ و حوالہ سے خلاص ہوتے ہیں سنا
دیکر یورپین کو کوئی ہندوستانی خطا سے بھی مارے تو اوسکے لیے پہانسی رکھی ہوئی ہے اگرچہ قانون کیسے بنائے جاویں
مگر ہنگام رعایت قومی اثر کرتا ہے الحاصل اسکی خبر فرعون کو پہنچی اور اسکے ساتھ [illegible] موجود تھا
موسیٰ کے متبنی کرنیکی حاجت بھی نہ رکھتا تھا کہ قوم فرعون کے اشارہ پر ہوتی تو قوم موسیٰ کے قتل کے درپے
ہوئی وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ
لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ اور آیا ایک مرد انتہای شہر سے دوڑتا جو سورۂ مومن میں
مذکور ہے جو قوم فرعون سے تھا جسکا نام جبرئیل یا شمعون یا شمعان تھا اور بقول بعض جبرئیل تھے اور اصل یہی ہے
جیسے ظاہر ہوگا کہا اے موسیٰ تحقیق قوم فرعون حکم کرتے ہیں تجھکو کہ قتل کریں تجھکو پس ہجرت کر میں تجھکو نصیحت کرنیوالوں سے
ہوں اور سخت مہمل ہے اوسکا قول جو کہے کہ قصہ حواریین مسیح میں سورۂ یٰسٓ بیچ مذکور ہے یعنی استقبال دہی
یہ شخص ہے الحاصل مذکور نے ایک راہ سے موسیٰ کو فرار کرنا بتلایا اور قوم دوسری راہ سے گرفت کو آئی فَخَرَجَ
مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس نکلا موسیٰ شہر سے خوف کہاتا ہوا
اور انتظار کرتے کہا اے میرے رب نجات دے مجھکو ظالم قوم سے کہ نہ تھا قبطی فرعون کا استقدار اقتدار نہ تھا کہ ہر جگہ
تسلط ہو بلکہ عرب والوں سے اوسنے شکست کہائی تھی وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى
رَبِّىْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اور جب متوجہ ہوا موسیٰ مدین کی طرف کہا امید ہے میرا رب کہ راہ
بتلاوے مجھکو راہ درست اور شہر مدین میں شعیب نبی تھے جنکا ذکر سورۂ اعراف میں گذرا انکی ساتھ بیٹیاں تھیں

ع ۲

جیسے درس ۱۰ فصل دوم خروج مین ہی مگر گلہ کے پانی پلانے کو روکا تہین انہون ڈالنا کٹہر کا پانی سے
بہری تہی کہ دوسری لوگ آئے اور اونکو علیحدہ کردیا تہا ایسے وقت مین موسٰی نے اونکا حال کو ملاحظہ کیا کہ
آٹھہ منزل تک موسٰی نے تج کہا کر راہ قطع کی تہی تو بطور ولایت خضر کے کہ شہر والون نے ضیافت بہی
ندی تہی دیوار کو درست کرنے لگے تو موسٰی نے بلا اجرت ان لڑکیون کی مدد کی جیسے ارشاد ہی وَلَمَّا وَرَدَ
مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۥ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
تَذُوْدَانِ ج اور جب آیا چاہ مدین پر موسٰی پایا اسپر گروہ آدمیون کو کہ پانی پلاوین اور پایا اونکے سے
دو عورتون کو کہ روکی گہی رہتی پانی پلانے سو اپنے گلون کو قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ٥ کہا کیا حال ہی تم دونون کا ان دونون نے کہا ہم نہ پلاوینگی
جبتک لوٹین چرواہی اور ہمارا باپ شیخ بزرگ ہی پس موسٰی ٹہری ہو کر لڑکیون کی مدد کی خواہ ادمی کو کہ خواہ
دوسری کو یہ جیسیر ہماری بہتر ٹہکا ہوا تہا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ پس پانی پلایا ان
دونون کے لئے پہر لوٹا سایہ کی طرف یہانتک تین امر خضر کی مطابق موسٰی کی نسبت ہوئی کہ اونکی مان کا
پانی مین موسٰی کا ڈالنا نظیر شکست کشتی تہا اور قبطی کا قتل نظیر قتل نفس تہا جو لڑکے کو خضر نے قتل کیا اور
پانی پلانا نظیر خضر کی دیوار بنانے کی تہا فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ٥ تو موسٰی نے
کہا تحقیق مین محتاج ہون اس خیر کے لئے جو تو نے اتاری ہی میری طرف اور حسب درس ۱۸ فصل دوم خروج کے
جب لڑکیین اپنے باپ رعوائیل پاس آئین تو اونسے اونکے باپ نے دریافت کیا کہ آج تم کیسے جلدی پہرین ۱۹
وے بولین کہ ایک مصری نے ہمین گڈریون سے بچایا اور ہمارے لئے جتنا معلوم تہا پانی بہرا اور گلّہ کو پلایا ۲۰
اوسنے اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہی تم اوسے کیون چہوڑ آئین اسے بلاؤ کہ روٹی کہاوے فَجَآءَتْهُ
اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ز قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا
پس آئی ایک ان دونون کی حیا کے ساتہ کہا کہ میرا باپ تجکو بلاتا ہی تاکہ جزا دے اجر اوسکا جو تو نے پلایا
ہمارے لئے فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥
پس جبکہ آیا موسٰی رعوائیل کے پاس اور پڑہا اوسپر قصہ رعوائیل نے کہا خوف نکر تو نے نجات پائی ظالم قوم سے

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۖ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ ایک دو لڑکیوں نے
کہا اے میرے باپ نوکر رکھ لے اسکو تحقیق بہتر جسکو تو نوکر رکھے یہ قوی امانت دار ہے اور وہ صفورا بنت شعیب تھی
قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ
فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ شعیب نے کہا کہ میں ارادہ کروں کہ تیرا نکاح کر دوں اے موسیٰ ایک ان دو بیٹیوں سے اس
بات پر کہ تو مزدوری کرے میری آٹھ سال پس اگر تو پوری کرے دس سال تو وہ تیری طرف سے ہے یعنی احسان نہ ارادہ
کروں کہ تکلیف دوں تجھے دس سال کے لئے دو دن جلد تو پاوے مجھکو اگر خدا نے چاہا ہے نیکوکاروں سے قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ ع
موسیٰ نے کہا یہ امر میرے اور تیرے درمیان ہے جو دو میعادوں کی پوری کروں پس نہیں جھگڑا مجھپر اور اللہ اسپر جو ہم کہتے ہیں
وکیل ہے پس صفورا کا نکاح موسیٰ سے ہوا اور جیر سوم پیدا ہوئی اور برسوں مدین میں رہے نصاریٰ کا خیال ہے کہ
چالیس سال رہے پر قصہ خروج میں اشیں تھوڑا کا جو ذکر ہے اس سے اشارہ جج کے بنا کر نکاح ہے جو اس سورت میں
مذکور ہے نصاریٰ اس سے آشنا نہیں وہ ساری مناقشات موسیٰ و فرعون کو ایک سال میں سمجھتے ہیں الحاصل عقب
موسیٰ مدین فیتاقس فرعون مر چکا تھا اور اسکا بیٹا سامسٹرس بڑی شوکت کا بادشاہ ہوا جسکی ہند سے لیکر اکنا
یورپ بادشاہت تھی کہ اوسکی ہوا دار کو چار بادشاہ اوٹھاتے تھے کہ چار سو بادشاہ دربار میں حاضر رہتے تھے اوسکی
بنی اسرائیل پر اور بھی سختی کی کہ وہ آہ سرد بھرنے لگے اور خدا نے اونکی آہ سنی اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا عہد
یاد کیا فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ پس جب
پورا کیا موسیٰ نے میعاد کو اور اوسکو ایک زمانہ گذر گیا تو غالباً ایک کی بربادی کے وقت میں مصر کی موسیٰ نے
اپنے لوگوں کو ساتھ بکریوں چراتے ہوئے کہ اندھیری رات میں سردی تھی تو دریافت کی کوہ حوریب کی جانب سے آگ یو درخت
کہ درخت اس سے نہیں جلتا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ
مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ موسیٰ نے کہا اپنے لوگوں سے ٹھہرو کہ میں نے دریافت کی ہے آگ امید کہ میں لاؤں
تمکو اس سے خبر یا آگ کے انگارے شاید تم تاپو کہ جاڑے کے سبب سے اونکو سردی دریافت ہوئی تھی تو موسیٰ جبکہ

قریب آئی تو حسب فصل ۳ خروج کے روح نے جو طور پر عناب کے درخت پر متمثل تھا فرمایا کہ اے موسیٰ اے موسیٰ
موسیٰ نے کہا میں حاضر ہوں تب روح نے کہا یہاں نزدیک مت آ تو اپنے پاؤں کا جوتا اوتار کہ یہ جگہ
پاک ہے اور میں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہوں تو موسیٰ نے اپنا منہ چھپایا (کیونکہ قبطی کے قتل کے سبب
خوف کھائی تھے اگرچہ خدا نے بخش دیا تھا) تو خدا نے فرمایا کہ مصر میں بنی اسرائیل کی تکلیف دیکھی سو انکو مصریوں کے
ہاتھ سے خلاص کروں گا اور کنعانیوں و حتیوں و فرزیوں و حویوں و یبوسیوں کی زمین دونگا تو تو فرعون
پاس جا تو موسیٰ نے کہا میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو نکالوں تو خدا نے
کہا میں تیرے ساتھ ہوں موسیٰ نے جواب دیا جب بنی اسرائیل پاس میں پہونچوں اور وہ مجھ سے تیرا حال دریافت
کریں تو میں کیا کہوں تو فرمایا کہ میں وہ ہوں جو ہوں اور بنی اسرائیل سے کہیو کہ وہ جو ہے اوسنے مجھے بھیجا ہے
جیسے ارشاد ہے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ
مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ پس آیا موسیٰ آگ کے پاس ندا کی گئی
وادی ایمن کے کنارہ سے جائے مبارک میں درخت سے کہ اے موسیٰ تحقیق میں ہی خدا ہوں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مجھ بن اللہ رب العلمین کے غیر یہ خدا از حسب درس ۱۵ فصل ۳ خروج کے فرمایا کہ اسرائیلیوں سے کہیو کہ ابراہیم
و اسحاق و یعقوب کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور ساری قوموں میں (جیسے اہل اسلام مراد ہو) یہی
یہی میرا تذکرہ ہے یعنی لا الہ الا اللہ کا اور موسیٰ کو طرح بطرح مواعید ہوئے تب موسیٰ نے حسب فصل ۴ خروج
کے کہا کہ وہ مجھ پر ایمان نہ لاوینگے اور کہینگے کہ خدا تجھکو نہیں ملا اور نہ میری بات سنینگے یعنی جو وعدہ
بابت ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے خدا ہونیکے فرمایا ہے جسمیں اشارہ قیامت کی طرف ہے تو خدا نے فرمایا کہ
تیرے ہاتھ میں کیا ہے تو مطابق سورہ طٰہٰ کی موسیٰ نے کہا کہ یہ میرا عصا ہے کہ اسپر تکیہ کرتا ہوں الخ تو حکم ہوا
وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ اور تو
ڈال اپنا عصا تو وہ سانپ ہو گیا پس جب اوسکو دیکھا کہ حرکت کرتی گویا وہ سانپ ہے لوٹا پیٹھ پھیر کر منہ موڑ کے الٹا
اور مڑ کر نہ دیکھا پیچھے تو خدا نے فرمایا يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ اے موسیٰ
متوجہ ہو اور نہ خوف کر کہ تو امن والوں میں ہے کہ میرے پاس رسول نہیں ڈرتے مگر وہ جو ظلم کرے اور توبہ کرے جیسے

پچھلی سورت میں گذرا پس موسیٰ نے ڈالدیا عصا کو جو اژدہا یا دوبارہ بدستور عصا ہوگیا تاکہ وہ اعتقاد کریں کہ ابراہیم
واسحاق ویعقوب کا خدا انکو دکھائی دیا ہے جو قیامت کی دلیل ہے اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ نکال اپنا ہاتھ اپنے سینہ میں سے نکلے روشن بغیر عیب برص کے تو موسیٰ نے ویسے کیا
مترجمین درس ۱۰ فصل ۴ خروج کے غلطی ہے جو مبروص کرکے ترجمہ کرتے ہیں وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ
مِنَ الرَّهْبِ اور ملا اپنے کمر سے اپنا ہاتھ اپنی طرف پھر بدستور اول ہوجاویگا کہ رہب کمر کو کہتے ہیں دو یہ
دلیل تجلی و مثل حق ہے فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پس یہ دو دلیلیں ہیں تیرے رب سے فرعون و اوسکے سرداروں کی طرف کہ ہیں وہ قوم فاسق
دیگران دونوں معجزوں پر ایمان نہ لاویں تو حسب درس نہم فصل ۴ خروج کے فرمایا کہ تو دریا کا پانی خشکی میں پر
چہڑکیو کہ وہ خون ہو جاویگا پر وہ ایمان نہ لاوینگے یہ دلیل اُسکی فسق کی ہے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ
نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں نے قتل کیا اونمیں ایک نفس کو تو میں خوف کروں کہ
وہ مجکو قتل کریں تو جواب اُسکا فرمایا کہ مرگئے نہیں کہ فرعون بیٹا فرعون مرگیا تھا اور قاعدہ مصریوں کا ہے وہ جیسے ہندوں میں
راجاؤں میں رسم ہے کہ دوسرا راجہ کی گدی پر بیٹھنے سے خونی خلاص کیے جاتے ہیں تو ساتواں اوسکی مقام پر
فرعون ہوا تھا جیسے درس ۲۳ فصل دوم سے ظاہر ہے وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ
مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ اور موسیٰ نے کہا اور میرا بھائی مجھسے فصیح ترہے
زبان میں تو بھیج اسکو میرے ساتھ مددگار کہ وہ میری تصدیق کرے میں خوف کروں کہ وہ میری تکذیب کریں
اور مجکو نقصان دیں قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلد محکم کروں تیرے
بازو تیرے بھائی کے ساتھ اور کروں تمہارے لئے غلبہ تو نہ پہنچیں تمہاری طرف ہماری آیات کے ساتھ تم دونوں
اور جو تمہاری تابعداری کریں غالب ہونگے پس موسیٰ مدین کو لوٹے اور اپنے خسر سے اجازت لینی کو گئے کہ اونکی ہمراہ
انکا قبیلہ و بیٹا وہ کردیں تو اجازت لیکر پھر مصر کا قصد کیا اتفاقاً راہ میں خدا متجلی ہوا کہ جیرسوم کی ختنہ
نہوئی تھی حالانکہ ساتویں روز تعظیم نبی سبقی ہے یا انتظار کرکے آٹھویں روز ختنہ کرانی اس سنت میں مقرر تھی کہ حضور

ختم المرسلین جنکو تو ہون پیدا ہونیوالا ہے تو جاتا کہ اونکو تباہ کرے پس موسیٰ راہ سے اور مریم کی کہاری تیر تیر کر کنارہ پر گئی
اور کہا کہ تو میرے خسر کی جگہ پر ہے یعنی بزرگ الحاصل موسیٰ مع اپنی قبیلہ و بیٹی کے مصر کو آئے اور راہ میں جو روشنی
استقبال کیا اور شہر میں شہرت ہوئی اور بنی اسرائیل ایمان لائے اور موسیٰ و ہارون خدا کا پیغام پہونچانیکو
فرعون پاس گئے جو اوسے کبھی نہ سنی تھی کہ قیامت کا معتقد نہ تھا نہ تجلی حق کا اور موسیٰ نے کہا کہ ہماری قوم کو اجازت
دو کہ شہر سے باہر جا کر عید کریں ورنہ خدا تمسے ناراض ہوگا اوسنے کہا کہ موسیٰ کیون انکو کام سے روکتے ہو اور آیات
خدا کی عصا و ید بیضا شعبدہ سمجھا جیسا ارشاد ہے فَلَمَّا جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا
سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ پس جب لایا موسیٰ ہماری آیات روشن فرعونیون نے
کہا نہیں ہے یہ مگر شعبدہ افترا کیا گیا جو عصا دلیل قیامت تہا اور ید بیضا تجلی حق کی دلیل نہیں ہمنے سنا اسکو بیچ
ان دونون امر کو اپنے پہلے باپون سے ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِ وَ
مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ اور موسیٰ نے کہا میرا رب دانا ہے اوسکو جو ساتھ
لایا ہدایت اوسکے پاس سے اور اوسکو جسکے لئے ہو انجام اس دار دنیا کا اور درستی وہ فلاح نہ دیگا ظالمون کو جو اپنی
طرف سے اوسکی آیات کا افترا کرین ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي
فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَل لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي
لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اور فرعون نے کہا اے سردارو نہیں جانتا تمہارے لئے کوئی معبود اپنے غیر تو جلا اے
ہامان مٹی پر یعنی اینٹیں پس کر میرے لئے کوٹھا کہ میں مطلع ہوں موسیٰ کے الٰہ پر اور میں ظن کرتا ہوں اوسکو
جھوٹا جو کہے کہ یہاں پر مجکو خدا ملا ہے تو اوپر کی چھت سے دیکھی ہوگی تو اوسکو صد سے دریافت ہم کریں اس مقام سے
جو فرعون ذی الاوتاد کہلاتا ہے کہتے ہیں کہ اونچی صرح ایسی بلند ہوائی کہ کبھی پہلے بنی نہ تھی پہر جبریل نے اوسپر
پیر مار کر تین ٹکڑے کر دیا ایک ٹکڑا فرعون کے لشکر پر گرا کہ ہزارہا قبطی اوسکے لشکری مر گئے دوسرا ٹکڑا ریگستان میں
جو پڑا اور ایک ٹکڑا اوسکا دریا میں گرا پھر فرعون متکبر رہا ۝ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ۝ اور فرعون اور اسکے لشکر نے تکبر کیا زمین میں بغیر حق
اور ظن کیا کہ وہ ہماری طرف نہ رجوع کرینگے اور موسیٰ کے معجزات دکھلائے بالآخر موسیٰ کو دم کو دیکر نکلوا دیا مصر سے

اور ٹڈی آئی اور جو اولون سے بچا تہا سب سبزی درخت کہا گئی اسیر بہی فرعون نے موسیٰ کا کہنا
نمانا توبیتین شیانہ روز سیاہی ایسی چہائی کہ ہاتہہ سے ہاتہہ نہ دیکہتا تہا پہر بہی موسیٰ کا کہنا نکیا اور نو
معجزات موسیٰ متواتر دیکہی گئے بالآخر شب مین فرعونیون کے جیٹہے بیٹے مرے اور اجازت بہی اسرائیل کو
دی اور بنی اسرائیل مصر سے نکلے اور راہ سے دوسری راہ مین خدا اونکو لیگیا اور مقام مابین مجدل و فی الحیرات
ٹہرے جہان سے موسیٰ خضر کی ملاقات کو گئے اور فرعون نے لشکر کے ساتہہ تعاقب کیا اور موسیٰ نے دریا میں عصا
مارا کہ خدا تعالیٰ نے پورب کی ہوا تیز چلادی اور بیچ میں راہ ہو گیا کہ دونون طرف اس راہ کے پانی کہڑا ہو گیا
اور موسیٰ کا لشکر نکل گیا اور فرعون و فرعونی اُسی راہ سے چڑہ دوڑے معلوم ایسا ہوتا ہی کہ وہ مقام اسقدر
تہا کہ اوسمین فرعون کا لشکر آیا وَ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو سمندر احمر مین
پس دیکہہ کیسے ہوا انجام ظالمون کا وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَا يُنصَرُونَ ۝ وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُم مِّنَ الْمَقْبُوحِينَ ۝
اور کیا ہمنے اونکو امام کہ بلاوین آگ کی طرف اور بروز قیامت نہ مدد دئے جاوین اور لگائی ہمنے اونکے پیچہے
اس دنیا مین لعنت و بروز قیامت وہ قباحت والون سے ہون پس موسیٰ مع لشکر کے شرق سمندر احمر مین گئے
جیسے مفصل کتاب خروج مین ہے وہان پر حق تعالیٰ نے اونکو کتاب عطا کی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى
الْكِتَابَ مِن بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب بعد اوسکے کہ ہمنے ہلاک کئے پہلے قرن والی فرعون و فرعونی
واسطے عبرتون قوم اسرائیل کے حالات موسیٰ سے جبکہ پہلے مصر مین واقع ہوئے اور ہدایت کے لئے جبکہ مدین مین
ہو پہنچے اور فرعون سے جو واقعات موسیٰ پر گذرے اور واسطے رحمت کے جو اسلام کے مقدمات کی بہی مین گوئی اوسمین
لکہی ہے شاید وہ یاد رکہین اور ہم پڑہتے ہین خبر موسیٰ و فرعون راستی کے ساتہہ جیسے اوائل سورت مین ارشاد ہے
پیغمبر انجدیں تاکہ وہ نصیحت پکڑین وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ
مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ اور تو نہ تہا جانب غربی مین یعنی مصر مین جبکہ حکم کیا ہمنے موسیٰ کی طرف کا نبوت کہ تو بہاگ

ع ۴

بما اوتی موسیٰ من قبل ج قالوا سحران تظاھرا قف وقالوا انا بکل کافرون ٥ تاکہ درست
نہ بھیجے رسول کردہ کہتے کیوں نہ بھیجا گیا ہماری طرف رسول عظیم الشان موعود اونکے آبا کا کہ پیروی کرتے تیری آیات کی
اور ہوتے مومنین سے پس جبکہ آیا اونکے پاس حق قرآن ہمارے پاس سے پارہ پارہ موعود فصل ۱۸ استثنا کا کہا یہود کے
بہکانے سے کفار مکہ نے کیوں نہ دیا گیا مدعی نبوت یکبارہ مثل اُس کتاب کی جو دیا گیا موسیٰ پہلے آیا نہ کفر کیا کفر نے اونکے
اوسکے ساتھ جو دیا گیا موسیٰ کتبا انہوں نے موسیٰ و ہارون دو ساحر ہیں کہ غالب ہوئے جیسے قارون وغیرہ نے کہا جیسے
فصل ۱۷ الکتاب اعداد سے ظاہر ہے حالانکہ پہلے کہتے تھے کہ ہمکو نبی بھیجکر نجات دی فرعون کی سختی سے اور بعد ایسے معجزات
موسیٰ کے پھر بھی منکر ہوئے و تباہ ہوئے اور جبکہ موسیٰ ایسے صاحب معجزات کی کتاب میں اہل مکہ میں نبی عظیم الشان کی
خبر ہے جسکے منہ میں پارہ پارہ کلام خدا اترا ہے ختم وجود آدم میں ہو جو مطابق فصل ۴۳ نامہ اعمال کے مابین تشریف برگ
دوبارہ دیگر تشریف آوری مسیح میں ہو جیسے انجیل نازل ہوئی ہے پس اگر یہ قرآن وہ موعود نہیں اور وقت اور ہی موعود کا
ہی ہے تو ارشاد ہے قل فأتوا بکتٰب من عند اللہ ھو اھدیٰ منھما اتبعہ ان کنتم صٰدقین
فرما تو لاؤ دوسری کتاب خدا کے پاس سے کہ وہ ہدایت والی زیادہ ہو اُن دونوں یعنی توراۃ و انجیل سے اگر تم سچے ہو اپنے
دعوی میں کہ وہ ۰ ہے وہ نبی جسکی نسبت اپنے باپ دادوں کی پیشین گوئی کے مطابق منتظر ہزار ہفتم میں وجود آدم سے بھی
چنانچہ جبر کردہ ظلم اس سبب سمجھتے تھے فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن
اضل ممن اتبع ھوٰہ بغیر ھدًی من اللہ ط ان اللہ لا یھدی القوم الظٰلمین ٥
پس اگر نہ جواب دیں تجکو تو جان کہ جز ایں نیست وہ پیروی کریں اپنی خواہشوں کی اور کون گمراہ تر ہے اُس سے جو پیروی کرے
اپنی خواہش کی بغیر ہدایت خدا کی تحقیق اللہ نہ ہدایت کرے قوم ظلم کرنیوالی کو جو خلاف کتاب کے چاہے اور پیروی کا مقام
کہ جیسے موسیٰ کی کتاب موصول ہے ویسے کلام پارہ پارہ کا وصل کر کے مثل کتاب موسیٰ قرآن ہے کہ جیلہ واحدہ کی لانے سے یا دو
کے لئے جمعیت سے غرض ہے پس جیسے فصل ۱۸ استثنا میں لکھا ہے کہ اُس نبی کے منہ میں اپنا کلام ڈالکے بھیجونگا پس
حسب وعدہ وہ آیا اور جمع ہوا جیسے ارشاد ہے ولقد وصلنا لھم القول لعلھم یتذکرون ٥ اور البتہ
وصل کیا ہمنے قول پارہ پارہ کو واسطے اونکے شاید وہ نصیحت پکڑیں الذین اٰتینٰھم الکتٰب من قبلہ ھم بہ
یؤمنون ٥ وہ لوگ کہ جنکو ہمنے کتاب دی ہے پہلے قرآن سے وہ اسکے ساتھ ایمان لاتے ہیں واذا یتلیٰ علیھم

ع ٥

لاملئن جہنم واجب ہوا اے ہمارے رب ان لوگون کو جنہے بہکایا دین سے جیسے ہم بہکے تبری کرتے ہین ہم تیری

طرف ان سے نہ تہے وہ ہمکو عبادت کرنیوالے وقیل ادعوا شرکاءکم فدعوهم فلم یستجیبوا لهم

ورأوا العذاب لو انهم کانوا یهتدون ○ اور کہا جاوے پکارو اپنے معبودون کو جو سند پکارکی

پس وہ پکارین انکو تو وہ جواب نہ دین انکو اور دیکہین عذاب کہین کاش وہ راہ پاتے ویوم ینادیهم

فیقول ماذا اجبتم المرسلین ○ فعمیت علیهم الانباء یومئذ فهم لا یتساءلون ○

اور جسدن کہ پکارے انکو پکارنیوالا پس کہے کیا جواب دیا تمنے رسولون کو پس پوشیدہ کی گئین انپر خبرین اسروز

جو انکو بچاری بتاتی پس وہ ایک دوسرے نہ پوچہین تو اس دن خدا کے لئے پاکی ظاہر ہو شرکت سے جیسے آئندہ آتا ہے

فاما من تاب وآمن وعمل صالحا فعسی ان یکون من المفلحین ○ ولیکن وہ جو توبہ کرے

اور ایمان لاوے اور کام کرے نیک مثل صحابہ کے پس امید ہے کہ ہو وہ فلاح پانیوالون سے اور ولید کی مخاصمت کا جواب

فرماتا ہے جواب نبی وعلی کے کی وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لهم الخیرة سبحان الله

وتعالی عما یشرکون ○ اور تیرا رب پیدا کرے جو چاہے اور پسند کرے بحکمت بالغہ نہین ہے انکی لئی اختیار کہین

ان کیون ہوا اور ویسے کیون نہوا آیا وہ خدا کے شریک مصلحتون مین پاکیزگی ہے اللہ کو اور برتر ہے اوس سے کہ وہ شرک

کرین اور خدا کے صلاح کار بنین وربک یعلم ما تکن صدورهم وما یعلنون ○ اور تیرا رب جانتا ہے

جو پوشیدہ کرین انکے دل نبی کے قتل وجلاوطنی کی نسبت اور وہ جو ظاہر کرین متبدرستی سے وهو الله لا اله الا هو

له الحمد فی الاولی والآخرة وله الحکم والیه ترجعون ○ اور وہی صاحب ہوت عبید اللہ کی

نہین ہے کوئی معبود اوسکے سوا اسی کے لئے حمد ہے دنیا وآخرت مین اور اوسی کے لئے حکم ہے اور اوسی کی طرف رجوع کروگے اور ایک

شے عالم کثرت قابل پرستش نہین اگرچہ سورج وچاند کیون نہوئے جنکو کافر پوجتے ہین اگرچہ ظلمت ونور کیون نہو جیسے ارشاد ہے

قل ارأیتم ان جعل الله علیکم اللیل سرمدا الی یوم القیامة من اله غیر الله یأتیکم

بضیاء افلا تسمعون ○ فرما خبر دو اگر کرے اللہ تمہارے اوپر رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کون معبود ہے

غیر خدا کہ لاوے تمکو روشنی کیا تم نہین سنتے قل ارأیتم ان جعل الله علیکم النهار سرمدا الی یوم

القیامة من اله غیر الله یأتیکم بلیل تسکنون فیه افلا تبصرون ○ فرما خبر دو اگر

کرو اللہ تمہارے اوپر دن کو ہمیشہ تا روز قیامت کون معبود ہے اللہ کے سوا کہ لاوے تمکو رات کہ سکونت کرو اوسمین

آیا تم نہ دیکھو وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور اپنی رحمت سے بنائے تمہارے لئے رات و دن تاکہ سکونت کرو رات مین اور خواہش

کرو اوسکے فضل کی دن مین امید کہ تم شکر کرو نہ آنکہ ظلمت دور کردیتا بناؤ دیو جود دار مدار دونون کفار سردار

وضعفا کا پکاریونکی کہنے پر ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور یاد کر جسدن کہ ندا کریگا کافرون کو اللہ بالخصوص اونکی پکار پر کو پس کہیگا کہان ہین

میرے وہ شریک جنکو تم گمان کرتے تھے پس نکالین ہم امت سے گواہ اونکے یعنی جا کر اونپر پس فرما دین ہم لاؤ تم اپنی دلیل پس

نہ لا سکین تو جانین کہ حق بات خدا کیلئے ہے اور جاتی رہے اونسے جو افترا کرتے تھے اور سرنگون ہوت نہ آنحضرت ہو کہ موسی کی

کتاب پر بھی اعتراض ہوا تھا کہ قارون بن اظہار بن قہات بن لاوی بن یعقوب نے حسب فصل ۱۶ کتاب اعداد کے انکار

کیا تھا کہ ہم مین سے مخصوص بنبوت موسی و ہارون ہی کیون ہووے ویسے ولید مالدار قارون مثال کا اعتراض قرآن پر کیا

ہم مین سے مخصوص بنبوت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کیون ہوے پس ان نظر قارون کا قصہ فرماتا ہے تاکہ ولید کو نصیحت ہو

اور اگر نہ ہو تو وہ اور اسکے ساتھی سمجھین ہو مثل قارون کی تباہ ہون اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى

عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ تحقیق قارون

تہا قوم موسی سے پس بغاوت کی قارون نے موسی پر اور دیئے تھے اسکو خزانون سے اسقدر کہ اوسکے صندوق البتہ بھاری

پڑتے ایک جماعت قوت والی کو کہ عصبہ تین سے دس تک ہوتے ہین اور بقول بعض چالیس تک ہوتے ہین سے قارون ہلاک شد

کہ چہل خانہ گنج داشت ۔ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ جبکہ کہا اوسکو

اوسکی قوم نے نہ اترا کہ اللہ دوست نہیں رکھتا اترانیوالون کو وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور خواہش کر اوسمین کہ دیا ہے تجھکو اللہ نے دار آخرت اور نہ بھول اپنا نصیب دنیا سے

کہ تو خواستگار نبوت موسی کا ہو کہ تجھکو ملے اور نیکی کر جیسے نیکی کی اللہ نے تیری طرف کہ موسی کی نبوت کو تسلیم کر اور نہ خواہش کر

ع ۵

فساد کی زمین مین کہ تو کہتی کہ ہم مین سے موسیٰ ہی کیون مخصوص بہ نبوت ہوا تحقیق اللہ دوست رکھی فساد کرنیوالون کو جنسے عطاء حق پر اعتراض کیا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِيْ قارون نے کہا کہ جز این نیست کہ دیا گیا ہون وہ علم وکسب سے یعنی تجارت وغیرہ سے مالا کہ خود اوسکو خدا نے پیدا کیا تہا اور اوسنے موسیٰ کی مخالفت کے سبب نتیجہ معلوم کیا اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔــلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کیا اور اوسنے نجانا کہ اللہ نے ہلاک کیے ہین اوس سے پہلے بہت سے قرن والے وہ جو سخت قوت اور زیادہ مال کی جمعیت مین تہے اور نہ سوال کیے جاوینگے یعنی نہ پوچھے جاوینگے اپنے گناہون سے مجرم اور زیادہ مال والا قارون سے فرعون تہا اوسکو دیکہہ لیا تہا پر تقدیر کے آگے بصیرت اندہی ہوجاتی ہے اس مقام پر یاد رکہنا چاہیے کہ قارون سے بہت سے لوگ اوس سے پہلے اور ہوے ہین پر انسانون مین قارون کی نسبت بہت سے کچہ خیالات ہین رستم کے حال کی سی کہین بہت کچہ ہین اور قارون کے ساتھ حسب فصل ۱۶ کتاب اعداد کی داتن وابی رام بن الجاب اور اون بن فلت روبنی وغیرہ ڈہائی سو آدمی تہے تو انہون نے کہا کہ موسیٰ و ہارون سے ساری جماعت اسرائیل کیون مقدس ہوے تو موسیٰ نے کہا کہ کل اسکا فیصلہ ہوگا اور اسکے سے لیوی کیا تمکو یہ کم ہے کہ خیمہ کا بت ویست تمہارے اپہ کیا جاوے کیا موسیٰ کی سی نبوت بہی تمکو ہے اور ابی رام وداتن کو بلوایا اور وہ نہ آئے اور کہلا بہیجا کہ یہ کیا تہوڑی بات ہے کہ تو ہمکو ملک مصر سے اس غرض سے لایا کہ ہمین اوس زمین مین پہونچے گا جہان دودہ و شہد کی ندیان جاری ہین اور آپ ہمپر سرداری کرنے لگا کیا تو اونکی آنکہین نکالیگا تو خدا کا غصہ بہڑکا اور حکم ہوا موسیٰ کو کہ اونکے ڈیرہ کی طرف توجہ مت کر اور جماعت کی خیمون کے اندر ہارون بہی اپنا بخوردان روشن کرے اور قارون وغیرہ بہی پس قارون کے ڈہائی سو بخوردان تہے کہ آگ تجلی سے نکلا جیسے ارشاد ہے فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ پس نکلا قارون اپنی قوم پر زینت مین کہا اُن لوگون نے جو ارادہ کرتے حیات دنیا کا کاش ہماری بہی ہوتا وہ جو دیا گیا ہے قارون کو تحقیق وہ البتہ صاحب بڑے نصیب کا ہے پس سبب کا اونکو خدا اوسنے تباہ کرنا چاہا پر موسیٰ نے دعا کی اور اونکو قارون کو خیمے سے سوا ڈہائی سو اشخاص کے علیحدہ کیا وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ اور کہا اون لوگون نے جو دیے گئے علم افسوس ہے تمکو اے دنیا کے طالبو اللہ کا ثواب بہتر ہے اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کیا اور نہین ملتا اوسکو مگر

پھر ہوا یہی جو اس کی ذاتی سواری تھی کہ سب غلط ہو گئی اور موسیٰ سے فرمایا کہ اگر کسی کو موت اٹھ طبعی آئی تو دوسری
بات ہے دیگر معبود آویں تو جانو کہ خدا کی اُنہوں نے اہانت کی ہے جو موسیٰ وہارون کی موت کی نسبت کہا ہے فَخَسَفْنَا بِهِ
وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ
پس ہم نے دھنسا دیا اوسکو اور اوسکے گھر کو زمین میں پس نہ تھا واسطے اوسکے کوئی گروہ کہ اوسکی مدد کرتا اور نہ تھا بدلا لینے والوں سے اور
وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْلَا أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۞ اور کہنے لگے وہ
جو اوس کی جگہ کی آرزو کرتے تھے ہائے افسوس ہے کہ اللہ فراخ کرے روزی کو جسکے لیے چاہے اپنے بندوں سے اگر یہ احسان کرتا
نہ ہمارے اوپر اللہ دھنسا دیتا ہمکو افسوس کہ وہ فلاح نہ دیگا کافروں کو۔ بعض نے موسیٰ پر اعتراض کیا کہ قارون پر
رحم کیوں نہ کیا تو جواب دیا کہ خاص ہلاک ہوئے جیسے فصل ۱۰ کتاب اعداد میں ہے مثل قارون کی جمال والے ہیں جو کہ میں
آسودہ تھا اور قرآن کے آخر میں آ کر مستحق سمجھتا اور قرآن کی جولی سے آتا تھا بہت مناسب ہوئی جو حرص سے ... ہیں
تباہ ہوا اور جو قارون کی نسبت ان لوگوں کی مثل ہیں جو قارونوں کی جگہ پر ہونے کی آرزو کرتے اس سبب سے قصہ سے عبرت پاکر سناو
تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِينَ ۞ اس دار آخرت کو کریں اونکے لیے جو ارادہ نہ کریں تکبر کا زمین میں اور نہ فساد کا اور انجام کار متقیوں کے لیے ہے
گو متکبر مفسد دلیر اس وقت میں مال اور عشرت میں ہیں پس وہ لائق اسکی نہیں کہ قرآن اوسپر اترے مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا جو لاوے نیکی یعنی ایمان مثل علی کی پس اسکے لیے بہتری ہے اوسکو کرنے کے ساتھ سو سے زیادہ کو پہنچی
وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ اور جو لاوے بدی مثل ولید
و ابو جہل کی یعنی کفر پس جزا نہ دی جاویں وہ جو بدی کریں مگر وہی جو کرتے تھے کہ کفر کی جزا جہنم ہے پس اگر کفار تجھے کو
نکالیں تو اوپر تنج ہو گی کہ تو مکہ میں پھر لوٹے گا فتح کے ساتھ جیسے ارشاد ہے إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ جس نے حکم کیا ہے تیرے اوپر قرآن کا البتہ لوٹانے والا ہے تجکو طرف اسکے کہ تجکو ہجرت ہو لوٹنے
کی جگہ یعنی مکہ کو ساتھ اسکے کہ عیسیٰ کی تثلیث کا قائل ہو دگر اسکو گمراہی سمجھیں قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ
وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۞ کہہ میرا رب دانا ہے اوسکو جو لایا ہدایت اور جو گمراہی ظاہر میں ہے کیونکہ کچھ تونے ایسی

ع

خواہش سے کتاب نہین اتاری جو وہ بھی خواہش کرین جیسے ارشاد ہے وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تو نے نہ آرزو کی کہ اترے تیری طرف کتاب مگر تیرے
رب کی رحمت سے پس نہ ہو تو پشت پناہ کافرون کے وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ
اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہ روکین تجھکو آیات خدا سے بعد اسکے جبکہ نازل کی گئین وہ آیات
تیری طرف اور بلا کافرون کو اپنے رب کی توحید کی طرف اور ہرگز نہ ہو جیو مشرکین سے اس خطاب کے خطاب نبی سے اہل اسلام مراد ہین
وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝ اور مت پکار خدا کے ساتھہ دوسرے معبود کو نہیں ہے کوئی معبود اسکے غیر ہر شی مستعد ہلاکت والا ہے سوا اوسکی
وجہ ہویت غیبیہ اوسی کو حکم ہے اور اوسیکی طرف تم رجوع ہو لیں اہتمام سے عبارت اوس ہویت وجود مطلق کی لازم ہے کہ تعلیم کرتی ہے کہ اسکے

وقف لازم

سورہ عنکبوت اول سے آخر تک مکیہ ہے انہتر (۶۹) آیات وسات رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین فتوحات اسلامیہ مثل فتح بدر کی پیشین گوئی ہے اور پہلی سورت سے یہ ربط ہے کہ سورت نمل کی ماوین مین گزر گیا کہ
کفار نے یاسر و سمیہ کو قتل کیا اور بلال کو جو احد احد کہتے ہوتے تھے باندہ کے سخت تکلیف دی اور عمار یاسر اکراہ کلمہ کو زبان پر
کلمہ کفر لائے جبکہ اونکی ماں و باپ موصوف ہے کو تکلیف پہنچی پر اونکا دل مطمئن بایمان تہا اور بعض نے مثل عیاش بن ابی ربیعہ برادر
رضاعی ابو جہل و ابو جندل بن سہیل بن عمرو و ولید بن ولید مغیرہ و سلمہ بن ہشام و عبد اللہ بن اسید الثقفی نے تکلیف دینے کفار
جہاد کیا کہ اسوقت مین عبادت ہجرت و صبر سے تہا اور ان لوگو کے منہ جنکا سینہ کفر کے ساتہہ کہولا گیا تہا سخت وعید ہوا تہا
کہ بعض اونمین حیات دنیا کی خاطر مثل عباس بن ہشام کی ایمان لاکر کفار کے ساتہہ ہوگئے تا آنکہ بعد کو ابو لہب کا اجیر
ہو کر بدر مین آیا اور ایک غلام حضرمی بہی تکلیف دینے مولا سے مرتد ہو گیا اس سبب سے پہلی سورت مین حکم ہے کہ ترجیہ کے
علم کے بعد مشرکو نکے ساتہہ ہونا نچاہیے تو اوس بتائے کیون کو اس سورت مین انتیس پیغمبرونکی چالیس کتاب کی بقا
تسلی دیجاتی ہے کہ پہلے بھی امت کے لوگ ستائے گئے ہین اور تم بہی حسب پیشینگوئی کے ستائے جاوگے لیکن ہمیشہ مستعد
اسلام پر رہنا چاہیے کہ فضل ہو وسفر مشی مین لکہا ہے کہ پیغمبر اسماعیل یا ہے ونکی اسمین اشارہ کمال تکلیف
یا نرکا ہے دوسرے کر دینے کی شمشیر سے یعنی متبعین اہل اسلام کی شمشیر سے حفاظت کیجاتی درخت حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ

کہ تو شرک کرے میرے ساتھ اوسکا جسکے ساتھ تجھکو علم نہیں تو اونکی اطاعت مکر کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق ماں باپ کے
حق سے بڑھکر ہے جیسے ارشاد ہے اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ میری طرف تمہارا رجوع ہے تو خبردار
کرونگا تمکو اوسکے ساتھ جو تم عمل کرو ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ وہ جو
ایمان لاوین اور کرین نیک کام البتہ داخل کرونگا اونکو صالحین مین ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ
اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور بعض آدمیون مثل حضرمی وغیرہ کے
وہ ہے جو کہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے پس جب تکلیف دیا جاوے خدا کے مقدمہ مین کرے آدمیونکی فتنہ کو عذاب
خدا کی مثال اور اگر آوے تیرے پاس نصرت تیرے رب سے البتہ کہے کہ تحقیق ہم تیرے ساتھ ہین کیا او نہین ہے اللہ دانا تر اوسکا
ساتھ جو عالمونکے دلون مین ہے ایک مثل عمار مین کہ دل اونکا مطمئن بتوحید حالت اکراہ مین رہا دوسرے مثل حضرمی ہے کہ
دل بھی اوسکا پھر گیا پس آزمایش لازم ہوئی کہ بصورت نبی اکرم آزمانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اہل بقا منسوب
بخدا ہوتا ہے وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ اور جانیگا جاننا اللہ بصورت اپنے خلیفہ کے
جو نبی ہے اونکو جو ایمان لائے اور جاننا ہے کہ اونکو فتوحات حاصل ہون اور جانیگا کہ جانے منافقون کو کہ وہ تباہ ہون ۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ اور کہا مثل ابوسفیان جمعہ کے
باپ نے جنہون نے کفر کیا ان سعد مثال کو جو ایمان لائے پیروی کرو ہماری راہ کی اور اگر قیامت مین عذاب ہو تو چاہئے
کہ ہم اوٹھاوین تمہاری خطائین وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ
اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔــلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور نہین ہین وہ
اوٹھانیوالے پیرونکی خطاؤن سے کچھ تحقیق وہ دروغگو ہین اور چاہیے کہ وہ اوٹھاوین اپنا بوجھہ اور دوسرا بوجھ اپنے
بوجھونکے ساتھہ اونکا جو اونکے پیرو ہوئے اور چاہیے کہ سوال کئے جاوین بروز قیامت اوس چیز کا کہ وہ افترا کرتے تھے کہ ہم تمسے
بوجھ کم کراوینگے اگرچہ نکرین اور شرک کی شناعت اور دوسرے کے بوجھ کو نہ اوٹھانیکی اور اونکی عدم سبقت پر چند دلائل
بطور تمثیل کے فرماتا ہے کہ اونکو تنبیہ ہو کہ اطاعت حق سب اطاعتون سے بڑھکر ہے اور اونکے پیرو نسبت خدا کے عذاب کو کوئی
دور کرے اور اوسپر کوئی سبقت نکرے جیسے نوح کا قصہ ہے کہ بیٹا یعنی ربیب کو نوح سے عظیم الشان پیغمبر نہ بچا سکے اور اونکی

ع ۱۳

قوم سبقت لے گئی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ
عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تحقیق بھیجا ہے نوح کو اوسکی قوم کی طرف پس ٹھہرا اونمیں اول آخر طوفان کے ہزار سال مگر پچاس
سال کم پس پکڑا اس عرصہ میں اونکو طوفان نے اور وہ شرک کرتے ہوئے تھے کہ ظلم عظیم ہے پس نجات دی اوسکو اور اصحاب
سفینہ کو جو مومن تھے اور کیا ہے نوح کو آیت عالموں کے لئے کہ رہیگا نام اونکا غرق ہونے سے بچا اور بجائے تسع مائۃ وخمسین عاما الا الف سنة
الا خمسین عاما اختیار کیا سطر محاورہ عرب کے کہ جو حسن ادا اور عدد سے علاقہ رکھتا ہے دوسری تمثیل فرماتا ہے وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور بھیجا ہے ابراہیم کو یاد کر جبکہ
کہا ابراہیم نے اپنی قوم کے لئے جسمیں اونکے باپ بھی آگئے کہ عبادت کرو خاص خدا کی اور تقوی کرو اوس سے یہ بہتر ہے تمہارے لئے
اگر تم جانو اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ جز این نیست تم عبادت کرو سوائے خدا کے
بتوں کی اور جھوٹ بولو قصدا اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ تحقیق تم جنکی بندگی کرو سوائے خدا کے مالک نہیں تمہارے لئے
رزق کے تو چاہو سوا اللہ کے پاس رزق کو اور اسی کو عبادت کرو اور اللہ کا ہی شکر کرو اوسی کی طرف تم رجوع کرو گے اور بحالت ابراہیم تباہ ہے
اور ابراہیم تمہارے خدا علیم ہیں اے اہل مکہ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور اگر تم تکذیب کرو میرے پیغمبر کی تو تکذیب کی ہے پہلی امتوں نے اپنے پیغمبرونکی اور تباہ
ہوگئیں اور نہیں ہے رسول پر مگر بلاغ ظاہر کہ سوائے خدا کے دوسرے کی پرستش میں فائدہ نہیں کہ وہ پیدا کریں
بعد مرگ کے اعادہ کریں بخلاف ذات حق کے جیسے ارشاد ہے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ فرما کہ سیر کرو
زمین کے اندر اہل قبور زمین والی لوگوں کی نابودی دیکھو کیسے پیدا کیا اللہ نے خلق کو پھر اونکو تباہ کرکے پیدا کریگا دوسری
پیدائش تحقیق اللہ ہر شے پر قدرت والا ہے يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝
اللہ تعالی عذاب کرے جسکو چاہے کہ وہ کافر ہوں اور رحم کرے جسکو چاہے جو مومن ہوں اور اوسی کی طرف تم رجوع کرو گے
اور تم جو اہل اسلام کو ایذا دیتے ہو اوسکا جواب سنو وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہیں ہے
تمہارے لئے سوای خدا کے دوست نہ مددگار وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ
رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور وہ جنہوں نے کفر کیا آیات خدا اور اوسکی لقا کا نا امید ہوئے
میری رحمت سے یعنی بسبب اسلام لاکر جنت میں جانے اور ان لوگوں کے لئے عذاب ہے دردناک یہ خاص وہ کافر ہیں جو کفر کر
مرگئے جملہ معترضہ کی طور پر ارشاد ہوا پھر ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ کی طرف توجہ فرماتا ہے فَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ پس نہ تہا ابراہیم کی قوم کا جواب مگر انکا
کہنا کہ قتل کرو اسکو یا جلاؤ تو اور کلدانیوں نے بہت آتشکدہ بنوایا گیا اور ابراہیم کو حکم نمرود سے حارن نے اوسمیں ڈالا
پس نجات دی ابراہیم کو اللہ نے آتشکدہ اور کلدانیوں سے اور حارن جل گیا اور نمرود اوسکو خلاص نکر سکا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں اوس قوم کے لئے جو ایمان لاتی پس نمرود کی اولاد سے جو اوس
نمرود تہا قائل ہوا اور ابراہیم نے ہجرت کی تو نمرود نے تکلیف دینا ابراہیم کو چاہا تو خدا تعالیٰ نے مچھروں سے نمرود کی فوج کو
تباہ کیا اور اوسکی بادشاہت نے اوسکا توجہ نہ اوٹہایا اور نہ سبقت لیگی پھر تارح سے ابراہیم کے حارن کی ہلاکت میں
آئی اور تارح آفتاب پرست و ماہتاب پرست و ستارہ پرست و بت پرست ہے تو اوسکو قائل کیا وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اور ابراہیم نے کہا جز این نیست تمنے پکڑے اللہ کے سوا بت سو معبود اپنے درمیان پیاروں کی محبت سے
حیات دنیا میں پھر روز قیامت انکار کریگے بعض تمہارا بعض کے ساتھ و لعنت کریگے بعض تمہارا بعض کو کہ پیاریوں نے
ہمکو بہکایا تہا وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے اور نہیں ہے تمہارے لئے کوئی
مددگار رہا نے سے اوس وقت تارح نے کہا کہ اگر تو باز نہ آوے ای ابراہیم تو میں تجکو سنگسار کرونگا پس ہجرت کا حکم ہوا تو نمرود میں
کسی نے ساتھ نہ دیا مگر لوط نے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
پس ایمان لایا ابراہیم کے لئے لوط اور کہا میں ہجرت کرنیوالا ہوں اپنے رب کی طرف کہ وہ غالب با حکمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے
نے ابراہیم کو حسب فصل ۱۲ اور ۱۵ و ۲۱ تکوین کے وعدہ بدولت اسماعیل فرمایا اور اسحاق کی اولاد کی نسبت بھی حسب فصل ۱۷
مذکور کے وعدہ فرمایا جیسے مفصل گذرا اور بعد اسماعیل کی پیدائش کے ولادت اسحاق ہوئی جیسے ارشاد ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ

ع ۶

منزل ۵

إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ

فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور بخشے ہیں اوسکو اسحاق و یعقوب اور کی اوسکی اولاد میں نبوت و کتاب اور

دیا ہے اوسکو اوسکا اجر دنیا میں بہت کچھ اور تحقیق وہ آخرت میں صالحین سے ہے اور انبیا کی نسبی نبوت سے زمانہ اسلام کی

خبر ہے اور کتاب تورات کی مجموعہ میں اکثر اس پیشگوئی کا تذکرہ ہے اور اس قصہ میں غور کا مقام ہے کہ ابراہیم نے پہلے

شرک کی ترک کرنے میں قوم کی مخالفت کی اور اونکی آتشکدہ سے خوف نکیا پھر اپنے باپ سے اسی سبب سے مخالفت کرکے

ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ نے کیسا اونکو سرسبز کیا تیسری تمثیل لوط کے قصہ سے زیادت کی جاتی ہے جو سدوم و عمورہ کیا

بھیجی گئی تھی جیسے ارشاد ہے وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۝ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ

اور بھیجا ہے لوط کو یاد کر جبکہ کہا اوسنے اپنی قوم کو تحقیق تم لاتے ہو بدبات کہ سبقت کی تمہاری اوپر اوسکی ساتھ کسی نے

عالموں میں سے کیا تم آتے ہو مردوں کے پاس اور قطع کرتے ہو راہ عورتوں کا اور تم لاتے ہو اپنی مجلس میں بری کچھ باتیں کی

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ پس نہ تھا اوسکی

قوم کا جواب مگر کہا اونکا کہ لا ہمارے لئے خدا کا عذاب اگر تو سچوں سے ہے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

لوط نے دعا کی کہ اے میرے رب تو مدد کر میری مفسد قوم پر تو اللہ تعالیٰ نے لوط کی دعا قبول کی کہ فرشتوں کو حکم اونکی قوم

کی ہلاکت کا ہوا کہ بشارت دیکر پہلے ابراہیم کو اسحاق کی قوم لوط کو تباہ کرو تو فرشتوں نے کہا کہ ابراہیم سے سارے

گھر والے یعنی زمانہ اسلام میں ہر ولد اسماعیل برکت یاد رہیگی تو کیا اوسنے راز پوشیدہ کریں وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور

جب آئے ہمارے رسول ابراہیم کو اسحاق کی بشارت کے ساتھ کہا کہ تحقیق ہم ہلاک کرنیوالے ہیں اس قریہ والوں کو کہ اوسکے

اہل تھے قوم ظالم تو کیا کرنیوالی اور ابراہیم دیکھو کہ اگر یہاں مسلمان وہاں ہونگے تو کیسے برباد کروگے کہ لوط ایک نیک ہوگیا ہے

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڹ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ

الْغٰبِرِيْنَ ۝ ابراہیم نے کہا تحقیق اوس میں لوط ہے جواب دیا کہ ہم دانا تر ہیں اوسکو جو اوس میں ہے البتہ نجات دیں اوسکو اور

اوسکی اہل کو مگر اوسکی عورت کو کہ وہ رہنیوالوں میں سے ہے وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

ع ۳ ۸

ذرعاً وقالوا لا تخف ولا تحزن انا منجوك واهلك الا امراتك كانت من الغبرين

اور جبکہ آئے ہمارے رسول بشکل امرد لوط کے پاس رنجیدہ کیا گیا اونکی سبب اور تنگ ہوا لوط اونکی ساتھ دلمیں اور کہا نہ خوف کر

اور نہ رنجیدہ ہو تحقیق ہم ملایک ہیں نجات دینے والے ہیں تجھکو اور تیری اہل کو مگر تیری عورت کو کہ وہ رہنے والوں سے ہے۔

انا منزلون على اهل هذه القرية رجزاً من السماء بما كانوا يفسقون ۝ اور تحقیق ہم اتارنے

اس قریہ پر عذاب آسمان سے بسبب اسکی کہ وہ فسق کرنیوالے ہیں ولقد تركنا منها اية بينة لقوم يعقلون ۝

اور البتہ رکھا اس قریہ کو ظاہر نشانی اُس قوم کے لئے جو سمجھیں کہ آثار شہر جو گر گئے تھے وہ اوائل زمانہ اسلام تک موجود تھے

دیکھو اس قصہ کو کہ لوط کی عورت تک عذاب خدا سے نہ بچ سکی پھر دوسرا کیسے روز قیامت دوسرے کا بوجھ اوٹھا سکتا ہے

نہ قوم سبقت لیگئی جو تھی تمثیل سنی چاہے جیسے ارشاد ہے والى مدين اخاهم شعيباً فقال يقوم اعبدوا الله

وارجوا اليوم الاخر ولا تعثوا في الارض مفسدين ۝ اور مدین کی طرف بھیجا اونکے بھائی شعیب کو

پس شعیب نے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی اور امیدوار رہو روز آخر کے رہو اور نہ پھرو زمین میں فساد ڈالتے ہوئے کہ شرک کرو اور

کم تولو فكذبوه فاخذتهم الرجفة فاصبحوا في دارهم جثمين ۝ پس تکذیب کی قوم نے شعیب کی پس پکڑا

اونکو سخت زلزلہ نے پس ہو گئے اپنے گھروں میں زانو پر پڑے ہوئے تو قوم کی قوت نے اپنے ضعیفوں سے کچھ بوجھ نہ اوٹھایا بلکہ خود آپ تباہ

ہوئے اور سبقت نہ لیگئے وعاداً وثمودا وقد تبين لكم من مسكنهم وزين لهم الشيطن اعمالهم

فصدهم عن السبيل وكانوا مستبصرين ۝ اور ہلاک کیا ہمنے عاد کو اور ثمود کو اور ظاہر ہو چکے تمہارے لئے اونکے مساکن یعنی ویران

اور زینت دی اونکے لئے شیطان نے اونکے اعمال کی اور روکا اونکو راہ درست توحید سے اور تھے عقلا وقارون وفرعون

وهامن ولقد جاءهم موسى بالبينت فاستكبروا في الارض وما كانوا سبقين ۝ اور

ہلاک کیے ہمنے قارون و فرعون و ہامان کو اور البتہ لایا موسیٰ دلائل و معجزات پس تکبر کیا انہوں نے زمین میں اور نہ تھے وہ سبقت

کرنیوالے کہ ہمارے انبیا کو عاجز کریں فكلا اخذنا بذنبه فمنهم من ارسلنا عليه حاصباً ومنهم من

خسفنا به الارض ومنهم من اغرقنا وما كان الله ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون

پس ہر ایک کو ہمنے پکڑا اوسکے گناہ کی عوض پر پس اونمیں کسی پر مثل قوم لوط کی برسائے پتھر اور بعض کو مثل ثمود کی پکڑا اوسکو چیخ

نے اور بعض کو ہمنے خسف کیا مثل قارون کی زمین میں اور بعض کو مثل قوم نوح و فرعون کی ہمنے غرق کیا اور

یہ کہ اللہ پاک کو ساتھ یکیکن کہ کر حوالی آسمین کی جانب ایمان لائیے کہ یعنی حقیقت ایمان کا امکان منظر امکان عالم تہا اہل کہ

کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ

أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ ان لوگوں کی مثال جو پکڑتے ہیں سوائے خدا کے معبود مکڑی کی مثال کی طرح ہے جب تانا

جالی کا اور تحقیق سست تر گھروں کا مکڑی کا گھر ہے کاش وہ جانتے پس جیسے مثل ہمیں بیان ہے ہیں کاش وہ جانتے کہ کفار کے بت کچھ نفع رساں نہیں

جیسے جالا مکڑی کا گرمی سے نہیں روک سکتا وہی بت ہیں ہو کر مکڑی کی طرح آپ سے ہیں بہتر ہو کہ میں إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ

مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ تحقیق اللہ جانتا ہے اس شی کو جو وہ پکارتے ہیں کر دوب ععد ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۝ اور یہ مثالیں ہیں ہم بیان کرتے ہیں آدمیوں کو

اور نہیں سمجھتے انکو مگر علم والے اہل کتاب اور علم والے حسب حدیث وہ ہی ہیں جو سمجھکر عمل کرتے ہیں اللہ کی اطاعت اور اوسکے

غضب سے بچتے ہیں جیسے اشخاص اہل کتاب مصدق مثل بنی قیدار سے اور کفار مکہ نے کہا کہ آیت عظیم آنی چاہیے جو ہماری کی

بابت آنیوالی ہو قرار شاد ہے کہ اہل علم کے نزدیک تو ابتداء خلق ہی حسب توراۃ اسلام کی نشانی ہے جیسے فرماتا ہے

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ پیدا کیا اللہ نے آسمانوں و

زمین کو نیز اوسکو ما بین حق مخلوق ہر کے ساتھ عرصہ چھ زمانہ میں پھر سبت کو مبارک کیا اور آدم کو بنایا اور مبارک سبت

اشارہ کیا کہ ساتویں ہزار جد آدم میں حق مخلوق بکا ظہور ہوگا یعنی بصورت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تحقیق اسمیں البتہ

نشانی ہے مومنین علماء بنی اسرائیل کے لئے جو ہمیشہ سبت کی تعظیم بجا لاتے ہیں اور جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی سبتی ہیں ارشاد ہے

اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ

وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ پڑھ کتاب توراۃ سے وہ جو وحی کی گئی ہے تیری طرف کہ زمین و آسمان عرصہ چھ دن میں

بنا کر ساتویں دن کو متبارک اس عرصہ کے ختم کیا اور اسکے شکریہ میں سات وقت کی نماز پیغمبر پر فرض ہوئی تھی تو حکم کر لے

پیر یا رکہ نماز کہ نماز باز رکھتی فحش بدی سے اور کیوں نہو البتہ یاد داشت خدا بزرگ شی ہے بالخصوص وہ جو نماز میں

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ۝ اور اللہ جانتا ہے وہ جو تم اہل اسلام کرتے ہو کہ نیک جزا دے بالخصوص نماز پنجوقتہ و گر سات

وقت کی پڑھو تو اور بھی نیک جزا دے وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ

ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ اور مجادلہ نکرو اے اہل ایمان اسمیں عرب کے اہل کتاب بالخصوص اسی تن سے مگر اوسکی جو پسندیدہ ہو

مگر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے جو ستمگر ہیں یہود میں سے وقولوا اٰمنا بالذی انزل الینا وانزل

الیکم والٰہنا والٰہکم واحد ونحن لہ مسلمون ۝ وکذٰلک انزلنا الیک الکتٰب ۝ اور کہو

ہم ایمان لائے اوسکے ساتھ جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور نازل کیا گیا تمہاری طرف اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے

اور ہم اوسکے فرمانبردار ہیں اور جیسے ہمنے نازل کی توراۃ ویسے نازل کی ہمنے تیری طرف کتاب قرآن فالذین اٰتینٰہم

الکتٰب یؤمنون بہ ۝ ومن ھٰؤلاء من یؤمن بہ ۝ وما یجحد باٰیٰتنا الا الکٰفرون ۝

اور جنکو دی ہے ہمنے کتاب توراۃ مثل انکی تن کے ایمان لاتے ہیں قرآن پر اور ان اہل مکہ سے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس

کتاب پر اور نہ انکار کرتے ہماری آیات توراۃ و قرآن پر مگر کافر اہل کتاب مالک بن صیف مثال وما کنت تتلوا من قبلہ

من کتٰب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون ۝ اور تو پڑھتا تہا اس وحی سے پہلے کوئی کتاب

اور نہ لکہا تہا تو نے اسکو اپنے ہاتہ سے اسوقت میں البتہ شک کرتے باطل کرنیوالے اور کہتے کہ توراۃ پڑھکر یا لکھکر قرآن

بنالیا ہے کہ ساتویں ہزار میں اپنی منزل کو قرار دیا ہے بل ھو اٰیٰت بیّنٰت فی صدور الذین اوتوا العلم

وما یجحد باٰیٰتنا الا الظٰلمون ۝ بلکہ وہ آیات بینات ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جو دیے گئے ہیں علم اور نہ انکار کرتے

ہماری ان آیات کا بالخصوص جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرتے ہیں مگر ظلم کرنیوالے مثل مالک بن صیف کی اور کتاب

مکو میں فتح اہل اسلام کی لکھی ہے تو کافروں کا مقہور ہوا جو اتنا رہے وقالوا لولا انزل علیہ اٰیٰت من ربہ

اور کہا کفار نے کیوں نہ نازل ہوا آیات ہلاکت موعود کتب سابقہ قل انما الاٰیٰت عند اللہ وانما انا

نذیر مبین ۝ فرماکہ جز این نیست آیات فتوحات موعودہ اللہ کے پاس ہیں اپنے وقت پر لانیوالا ہے اور جز این نیست کہ

میں ڈرانیوالا ظاہر ہوں کفار کو اونکی شکست کو عودسی اور فصل ۸ اسفر عزرا کتاب توراۃ میں نشان نبوت حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم یہ لکہا ہے کہ خدا کا کلام پارہ پارہ ہزار ہفتم میں نازل ہوا اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتٰب

یتلٰی علیہم ان فی ذٰلک لرحمۃ وذکرٰی لقوم یؤمنون ۝ کیا نہ کفایت کرتا اونکو نشانی کو کہ ہمنے

ع ۵

نازل کی تجہپر کتاب کہ پڑھی جاوے اونپر تحقیق اسمیں البتہ رحمت و یاد داشت ہے اس قوم کے لیے جو ایمان لاتے ہیں جیسے

فصل ۲۹ سفر عزرا و ۲ خروج میں ہے قل کفٰی باللہ بینی وبینکم شہیدا ۝ یعلم ما فی السمٰوٰت والارض

فرما کافی ہے اللہ میرے و تمہارے درمیان میں گواہ جو جانتا ہے اوسکو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے کہ عقل کی گواہی عند کی

گواہی سے گرچہ جی حساب سو وہی سالوان ہزار میں ہو آدم سے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥ اور وہ جو ایمان لائی باطل کے ساتھہ اور کفر کری اللہ کے ساتھہ وہ زیاں کار میں
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ٥ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ لا يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ اور جلدی کرین تجہسے دنیا کی عذاب کی
جو آیت دوسری نبوت کی ہو کہ جو نازوہ تباہ ہو وگر نہ ہو میعاد مقرر فصل ۲۱ یتیما بعد ایک سال ہجرت کے تو البتہ اونکو
عذاب آتا اور البتہ آوی اوپر ناگہان فتح مکہ اور وہ خبردار نہوں اور جلدی کرین تجہسے عذاب کی اور اُس سی کیا فائدہ
کہ جہنم البتہ گہیر نیوالا ہی کافرون کو اوس روز کہ ڈہانپی اونکو عذاب اونکی اوپر اور اونکی پاؤن کے نیچے سے اور ہم فرمادین
جکہو وہ جو کرتے تہے کہ صورت کفروہ آتش دوزخ کی صورت پکڑی اسوقت کافر اہل اسلام کو سخت درپے ہوئے تو ارشاد ہے
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ٥ اے میرے وہ بندے جو ایمان لائے ہو
میری زمین وسعت والی ہی ہجرت کرو پس خاص مجہکو ہی عبادت کرو ۵ عاص بن ہشام مخزومی غلام کی طرح سی بہرو
اور یاسر و سمیہ کے قتل سی نہ خوف کرو کیونکہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ٥ ہر نفس
چکہنے والا ہی موت کا ذائقہ پہر ہماری طرف تم رجوع کرو کہ وہاں پر عیش کرو جیسے ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ
وہ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک البتہ بعد وفات کے اونکو جگہ دیں ہم جنت سی جہروکے جسکے نیچے جاری ہوں نہریں
ہمیشہ رہنے والی اوسمیں اچہا اجر ہی عاملوں کا مقام جنت الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ٥ بالخصوص
اُن مثل یاسر و سمیہ کی جو صبر کریں اور اپنے رب پر بہروسہ کریں وگر مثل عاص کو ہجرت کرنے میں خیال اہم توشہ و راحلہ کا
ارشاد ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اور بہت کچہ زمین پر چلنے والی نہ جمع کریں اپنا رزق اللہ ہی اونکو رزق دیتا اور تمکو اور وہی سنتا جانتا ہے وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ
دگر تو اونسے دریافت کری کسنے پیدا کئے آسمان و زمین اور کسنے مسخر کئے آفتاب و ماہتاب البتہ صحبت اہل اسلام سے

کہیں اللہ نے پس کہاں بہکتے ہو کہ کفار ونکے ساتھ ہوتے اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اللہ فراخ کرتا ہے روزی جسکو چاہے اپنے بندوں سے اور تنگ کرتا ہے جسکو چاہے
وہ ہر شی کے ساتھ دانا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ؕ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ اور اگر تو اونسے دریافت کرے
کسنے نازل کیا پانی آسمان سے پس زندہ کیا اوسکے ساتھ زمین کو بعد اوسکی خشکی کو تو کہیں خاص کہیں اللہ نے تو
ہر ایک حمد ہے اللہ کو شکر کرتے اوسکا اقرار کیا اہل اسلام کی صحبت سے بلکہ اکثر آدمی اہل مکہ نہیں جانتے دونوں کی نسبت
اوسے کریں وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ
لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے حیات دنیا مگر لہو ولعب جسکی خاطر ایمان سے مثل عاص بہرے اور تحقیق دار آخرت
البتہ وہ پائدار ہے کاش کفار جانتے اور عمرو بن عاص کو مہاجرین کو دیکھ کر حبشہ بھیجے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ
دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِکُوْنَ ۝ لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ
وَلِیَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ پس جب سوار ہوں مثل عمرو بن عاص کی کشتی میں پکاریں وہ اللہ کو خاص
کرنیوالے اوسکے لئے دین کو پس جب اللہ نے اونکو نجات دی بر کی طرف ناگہاں وہ شرک کرنے لگے تاکہ کفر کریں
اوسکے ساتھ جو ہمنے اونکو دیا اور چاہئے کہ تمتع پکڑیں پس جلد جانیں اور نوفل کا جو قول تھا کہ ہم بصورت اسلام
آپکے ساتھ ہو جاوینگے جواب ارشاد ہے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ
اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰہِ یَکْفُرُوْنَ ۝ کیا اور وہ نہ دیکھیں کہ ہمنے کیا ہے حرم کو امن اور اسوقت
یہ عقیدہ کفار کو راسخ تھا اور آپکے ساتھ ہو جاویں آدمی اوسکے گرد سے کیا باطل کے ساتھ وہ ایمان لاویں وغیرہ بت
پرستی کریں اور نعمت خدا کے ساتھ حرم میں کفر کریں جہاں امن ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ
کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ اور کون ظالم تر ہے
اوس شخص سے جو افترا کرے خدا پر دروغ کو کہ بعض حلال کو حرام اور بعض حرام کو حلال کرے یا تکذیب کرے حق کو ساتھ
جبکہ آیا اوسکے پاس کیا نہیں ہے جہنم میں جگہ کافروں کی وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور جن لوگوں نے جہاد کیا ہم میں البتہ بتلاوینگے ہم اونکو راہ اپنی خلوص کی بابت

اور تحقیق اللہ البتہ نیکوکارون کے ساتھ ہے۔

سورۂ روم مکیہ ہی ساٹھ آیت و چار رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین عذاب کی خواستگاری کا بیان تہا جو کافر کرتے اور وعدہ اوسکا کیا گیا تہا وہ اس سورت مین عدد الٓمّ سے آٹھ سال فرمائی گئی جو جمل صغیر سے آٹھ ہوتے ہین جو بعضے سنین سے ظاہر کئی گئے ہین جیسے آیندہ ظاہر ہونگے اور پہلے خسرو پرویز کی فتح ہرقل نصاری پر ہوئی تہی جو شاخ یا زعم ہم روم کا تہا اور مصر و ایشیا کو صغیر ہم خسرو غالب آیا تہا اور قسطنطینہ کو محاصرہ کر لیا تہا اور چونکہ ہر دو مجوس دونون پر فساد ہو رہا تہا اور خسرو مشرک تہا تو اہل مکہ خوش ہوئی کہ نصاری خدای واحد کے قائل ہین اگرچہ اسمین معتقد تثلیث وغیرہ کے ہون اور بعض مسیح و مریم کو پوجتے اور اہل اسلام توحید خدا کی معتقد ہین تو اہل مکہ نے کہا کہ جب نصاری مغلوب ہوئی تو اہل اسلام کب غالب ہونگے مورخ گبنس صاحب اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ ایسے نازک وقت مین ہرقل سست مزاج کی فتح پر ہرگز براہ عقل گمان نکیا جاتا تہا پیغمبر اہل اسلام نے ایسی وقت مین اوسکی فتح کی پیشینگوئی کی اور سراسر مطابق آئی اور نصیب کہتا ہے کہ ہرقل کو فتحیاب ہونا لابد حسب فصل ۲ آیت ۵ دانیال کے خسرو پر تہا کیونکہ اوسکی بربادی خسرو سے نہین لکہی تہی بلکہ دولت آسمانی اسلامی سے لکہی ہوئی ہے الغرض چونکہ بضعہ تین و نو کے درمیان ہوتا ہے بعد نزول اس سورت کے صدیق اکبر نے ابی بن خلف سے چند اونٹون پر شرط کی کہ پانچ سال کے بعد ہرقل کی فتح ہوگی اور اسوقت تک ایسی شرط منع نہتی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنکر خبر کی ارشاد ہوا کہ شرط مین زیادہ کر اور میعاد مین بڑہا کہ بالآخر سو اونٹون پر آٹھ سال کے بعد شرط ہوئی کہ الف کا ایک و لام کے تین میم کے چار جمل صغیر ہوتی ہین اور بضعہ تین و نو کے اندر ہوتا ہے کہ مراد یہان پر آٹھ عدد الٓمّ سے ہین اور اس شرط پر ایک دوسرے سے ضمانت لیگئی اور اس سے تین جیسے غلبہ ہرقل کا بعد آٹھ سال کے لکہا ہے ویسے خدا کی فتح بدر کا بہی اسی سال مین مذکور ہے تو فتح بدر کے ہنگام مین ابی بن خلف تو مارا گیا تہا اور ہرقل کی فتح کی خبر لگی تو صدیق رضی اللہ عنہ نے ابی کے ضامنون سے وصل اونٹ لیے اور خیرات کر دئیے یہ درصورت غلبت مجہول و سیغلبون معروف کی قرأت ہے تو بعد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کے الٓمّ کی آٹھ سال سے براعت کر کے ارشاد ہے غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۝ مغلوب ہوئی روم قریب کی زمین بیچ اور وہ بعد اپنی مغلوب ہونیکے
جلد غالب ہونگے چند برسوں میں یعنی آٹھ سال عدد الٓمٓ جمل صغیر میں اور دوسری قرأت میں غَلَبَت بصیغہ
معروف و سیُغلَبون مجہول آیا ہے اور چونکہ قرأت ثانیہ ہے تو عدد جمل صغیر کے آٹھ دونی سولہ میں کہ روم غالب ہوئی
قریب کی زمین میں اور وہ بعد غالب ہونا اپنے کے عمر فاروق سے مغلوب کیے جاوینگے چند سالوں میں کہ دلی نظر
قرأت ثانیہ کے آٹھ کی مراد ہیں اور الٓمٓ میں اور بھی بیان اشارات ہیں جیسے مقطعات کی بحث میں شیخ ابو الحکم
برجان سے فتوحات مکیہ میں منقول ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ط کیونکہ خدا کی ہی ہے حکم پہلی فتح سے
کہ کتاب دانیال کی فصول مذکورہ میں اہل اسلام خدا کی بادشاہت والوں کی فتح ہرقلی سلطنت پر لکھی ہے اور بعد فتح مذکور کے
کہ اسلام کی فتح ہرقل پہ ہو فرماتا ہے وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ
اور غلبہ ہرقل کے روز خوش ہوں مومنون اللہ کی فتح بدر کے ساتھ فتح دے جسکو چاہے اور وہ غالب رحم والا ہے کہ قدرت کے
باوجود رحم ہی مطلوب ہے ورنہ فتح کب کی آجاتی وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ خدا کا وعدہ کیا ہے نہ خلاف کرے اللہ اپنے وعدہ کو ولیکن اکثر آدمی نہ جانیں يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جانیں اکثر آدمی حیات دنیا کو اور وہ انجام کار سے
غافل ہی ہیں کہ انکو فتح ہرقل خسرو پہ و فتح اسلام کا ہرگز گمان نہ تھا اور وہ وقوع میں آیا نصاری و [illegible] تاریخ
مثل گبن وغیرہ کو اسکی تصدیق ہے اور ہرقل کی فتحیابی کی صورت یہ ہوئی کہ ہنگام فتح شہرزاد سپہ سالار خسرو نے
ہرقل پہ شہرزاد کے بھائی فرخان نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خسرو کے تخت پہ بیٹھا ہوں اور یہ خبر خسرو کو
لگی تو خسرو نے شہرزاد کو لکھا کہ فرخان کا سر تراش کر ہمارے پاس بھیجدے اور اوسکی جگہ تو ہو اور فرخان کو خبر لگی تو فرخان نے
صلاح کو بھائی سے شہرزاد کو بلایا تو انہوں نے صلاح کی کہ روم سے ملنا چاہئے تو قاصد روم کو بھیجا کہ پچاس آدمیوں سے
ہماری تمہاری ملاقات ہو پہ ہرقل نے بھی مقدمہ میں پچاس آدمی رکھے اور ایک قبہ دیباج میں ملاقات کی اور شہرزاد
و فرخان نے کہا کہ یہ فتح ہماری ساتھ ہونیسے ہوئی ہے پر خسرو ہمارے خون کا طالب ہے اس وجہ سے ہم تجھسے ملتے ہیں کہ خسرو
کی شکست کرائیں تو ترجمان کو قتل کر ڈالا اور ہرقل کی فتح کرادی اور فتوحات اسلامیہ کی سند فرماتا ہے اَوَلَمْ
يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قف مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ۝ کیا اور اہل مکہ فکر کریں اپنی حالوں میں کہ پیدا کیا
اللہ نے آسمانوں اور زمین اور اونکے مابین کو مگر حق مخلوق نوع انکم کو ساتھ اور میعاد مقرر کے ساتھ جسمیں اشارہ سالوں
ہزار دو ہزار آدم میں ... الحق کا ... اہل مکہ کے تصور میں ... الاہی اور تحقیق اکثر آدمی اہل مکہ کے بالخصوص ... کی
تھا کے ساتھ بصورت ... اکرم العنة کفر کرنے والے ہیں اور اکثر سرداران مکہ کی حرب اللہ اہل اسلام سے تباہی لکھی ہوئی تھی
جیسا کہ گذشتہ ... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ... أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا
أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ ۝ کیا اور وہ سیر نہ کریں زمین میں تو دیکھیں کیسے ہوا ان لوگوں کا انجام جو اونکے پہلے سخت تھے اونسے قوت میں
اور انہوں نے جوتا بویا زمین کو اور اسکو آباد کیا اکثر اوسکا جو اہل مکہ نے آباد کیا اور لائے اونکے پاس اونکے رسول
دلائل اور وہ برباد ہوئے اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونکے ساتھ تعلیم و تلقین حق لیکن اونکی جانیں ظلم کرنے والی تھیں
کہ تعلیم و تلقین حق کو رد کیا ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا
يَسْتَهْزِئُونَ ۝ پھر ہوا انجام اونکا جنہوں نے بدی کی کہ تکذیب کی آیات خدا کی اور اونکے ساتھ ٹھٹھا کرنے لگے کہ کیسے
قیامت آنے والی ہے جبکہ ہوگئے ہم بوسیدہ خاک تو کیسے زندہ ہوکر جسم میں جاوینگے تو اول تو قیامت کا ہی انکار کیا پھر کہا
اگر قیامت ہوگی تو ہمارے معبود شفاعت کرینگے تو اونکے شبہ کو دفع فرماتا ہے اور اونکے معبودوں کی نفی کرتا ہے تو ارشاد ہے
اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ
يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو پھر اوسکو لوٹادے
کہ زندہ کرے پھر اوسکی طرف حساب کو لیکر تم رجوع ہوا اور جسدن کہ قائم ہو قیامت ناامید ہوں مجرم فلاح سے
اور نہوں اونکے شریکوں سے شفیع اور ہوں اپنے شریکوں کے ساتھ منکر اور بعض جہلا منکرین قیامت کا اکثر
مقولہ ہوتا ہے کہ ہم تمہارا دامن پکڑلیں گے تو ارشاد ہے وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝ اور جسدن قائم ہو قیامت اسدن

ع

کو وہ لوگ اہل اسلام سے متفرق ہوں گے لیکن وہ جو ایمان لائے اور کام کئے انہوں نے نیک پس باغ میں نعمت پانیوالے خوش ہونگے اور لیکن جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی ہماری آیات اور آخرت کی لقا کی تو وہ عذاب میں حاضر کئے جاوینگے
اور جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا ہے تو اپنی حیات مستعار میں بھی اہل اسلام کو اسکی طرف رجوع درکار ہے اور عمدہ نیک کاموں میں سے بعد ایمان کے رجوع کے لئے نماز ہے تو ارشاد ہے فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ٥ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ٥ پس تسبیح کر یعنی نماز پڑھو اللہ کی جبکہ تم شام کرو یعنی مغرب کی اور وقتیکہ صبح کرو یعنی نماز فجر کی اور اوسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں تو آسمانی بادشاہت والوں کو زمین میں لازم ہے وہ نماز کرا وسے وقت کو بھی نہیں پڑھتا یعنی عشا کی اور پچھلے پہر عصر کی نماز اور جبکہ تم ظہر کرو ان آیات میں پانچ وقت کی نماز کا وقت اس طریق سے آیا ہے نافع نے ابن عباس سے کہا کہ قرآن سے پانچ وقت کی نماز پاتے ہو کہا ہاں اور یہ دو آیات پڑھیں اور فرمایا کہ جمع کیا ان دو آیات نے پانچ وقت کی نماز کو لیکن وہ جو حین تمسون سے مغرب و عشا مراد لیں تو چار ہی وقت ظاہر ہوتے ہیں اور آیت کا ٹکڑا وله الحمد فی السموات والارض ایک جملہ معترضہ موقع ہوا جاتا ہے اور چونکہ کفار قیامت کا انکار کرتے ہیں تو قیامت کے ثبوت پر تمثیلات فرماتا ہے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ٥ اللہ نکالے سبزی زندہ کو مردہ دانہ سے اور نکالے دانہ مردہ کو زندہ سبز گیاہ سے اور زندہ کرے زمین کو اوسکی موت کے بعد اور ایسے ہی نکالے تمکو زندہ کرکے بروز قیامت پس قیامت کو نا ممکن کیا بعید ہے پھر انکو اشتباہ کے رفع کے لئے ارشاد ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ٥ اور نشانات قدرت سے وجود قیامت پر یہ ہے کہ تمکو پیدا کیا خاک سے کہ تمہارے دادے کو بنایا اور تمہاری ذرات کو آدم کی پشت میں رکھا پس ناگہاں تم مشہور ہو دنیا میں پر بشر پھیلے تو غور کا مقام ہے کہ کہاں خاک اور کہاں صورت انسانی پھر ارشاد وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ٥ اور اسکی نشانوں سے ہے رفع جو قیامت پر کہ پیدا کیں تمہارے لئے تمہاری جانوں سے ازواج تاکہ سکونت کرو اونکی طرف اور کی تمہارے درمیان میں مودت و رحمت تحقیق اسمیں البتہ نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے کہ فکر کریں کہ آدم کے پہلو سے حوا کو نکالا کیا پہلو و کیا حوا اگر قدرت کاملہ خدا سے کوئی رابطہ ہے کہ طاقت بشری

ع ۲

اوسکے ادراک سے قاصر ہے یعنی ان کے ساتھ سکونت اور مودت ورحمت پیدا کرتا یہ سب قدرت کاملہ کے
سبب سے ہے جسکے ادراک سے بشر عاجز ہیں پس یہی اوسکی قدرت کاملہ سے وجود قیامت ہے بالخصوص جبکہ
اسکے آثار ہر سو ظاہر ہیں وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ ۝ اور اوسکی آیات سے ہے قیامت کی دلیل یعنی آسمانوں زمین کی پیدائش
اور اونکا باہم کی اشیا اور حوا آدم و نوح و ہمارا سب و غیرہ اور ہنگام عیسیٰ میں تمہاری لغتوں و رنگوں کا اختلاف
تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں عالموں کیلئے کہ اس قدرت الٰہی کو سب کچھ طاقت ممکنات پر ہے وَمِنْ آيَاتِهِ
مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ
اور اوسکی آیات سے ہے تمہاری نیند رات کی اکثر اور دن میں کمتر کہ وہ مثل موت ہے اور اوسکے بعد جاگ کر تلاش
کرنا تمہارا اوسکے فضل سے کہ جگنا مثل زندہ ہونیکی ہے تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں اوس قوم کے لئے جو سمع قبول سے سنیں
عالمگیر یہ آیت گرمی کے زمانہ میں اتری ہے کہ اس موسم میں عرب والے قیلولہ کرتے ہیں اور جو اس نکتہ کو نہیں سمجھے وہ ترجمہ
درست کرتے ہیں وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور اوسکی نشانیوں سے ہے کہ دکھلاتا ہے تمکو
برق براہ خوف ادنی وغیرہ سے اور براہ امید باران سے کہ زمین سے اخرج بحالت بالا لیجا کر صورت برق پیدا کرتا اور اتارتا ہے
آسمانوں سے بلند لیجا کر بلندی سے پانی پس زندہ کرتا ہے اوسکے ساتھ زمین کو اوسکی موت کے بعد تحقیق اسمیں نشانی ہے اوس
قوم کے لئے جو تعقل کریں کہ ایسے قادر پر قیامت کا لانا سہل ہے وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ۝ اور اسکی آیات سے ہے قیام آسمانوں
زمین کا اسکے امر کے ساتھ کہ ایک بندوبست مناسب کی طرز پر ایک قائم ہوئی ہے جسکے بعد از موت کی تمکو روز قیامت
پکارے گا زمین سے ناگہانی تم نکلو گے سے وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ۝ اور جو کوئی
آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہے عاجزی کرنیوالی ہے اسکے حکم ارادی کے لئے وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ اور وہی ہے جو پیدا کرے خلق کو پھر اعادہ کرے اوسکو اور وہ تمہاری
نظروں میں بعد اون مشکلات کے آسان تر ہے عود بہ نسبت ابتدا کے وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اوسکے لئے بلند تر مثل ہے آسمانون و زمین مین اور وہی غالب با حکمت ہے اوسمین سے اپنی جانون مین غور کرو جیسا کہ
فرمایا ہے ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ
فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور بیان
کری تمہارے لئے یعنی تمہاری فہم کے لئے تمہاری جانون سے مثل کیا ہے تمہارے غلامون مین سے تمہارا شریک اوسمین جو ہمنے
تمکو نصیب کیا ہے مال مین اسباب مین عورت مین آیا تم اوسمین اونکے ساتھ برابر ہو تم خوف کرو اونسے مثل خوف کرنے تمہارے
اپنی جانون سے ایسی تفصیل کرتے اللہ آیات اس قوم کے لئے کہ سمجھین پس کیسے اس سے محیط کل کے اسکا بندہ بھی شریک
ہو سکے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُم مِّن
نَّاصِرِينَ ۝ کافر اس مثل کو نہ سمجھین بلکہ پیروی کرین وہ جنہون نے ظلم شرک کیا ہے اپنی خواہشون کی بغیر علم پس کون
ہدایت کرے جسکو گمراہ کرے اللہ اسکو اس کمان کے ساتھ اور نہین ہین اونکے لئے اونکے معبود نصرت دینے والے اور جسکو موت نصیب
کو بھی تصرف ہے نہ غیر کو تو ارشاد ہے فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ
پس قائم رکھو اپنے رخ کو دین کے لئے خالص کرنیوالا لازم پکڑو رجوع ہونیوالا اوسکی طرف اس فطرت خدا کو جسپر آدمیونکو
پیدا کیا نہین ہے تبدیل پیدائش خدا کے لئے یہہ ہے دین پائدار لیکن اکثر آدمی نہین جانتے ہین جاننا چاہئے کہ ہرچند حسب تفسیر آیہ
واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم حسب حدیث مروی عمرو بن عاص کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھون مین دو کتابین بطور تشبیہ تہین جنمین مومنین و کافرین کے نام لکھے ہوے تھے جیسا تمہوگی کئین دلالت کرتی ہین تو
قبل از وجود آدم اور ہنگام اخراج ذریت پشت آدم سے مومن کو مومن ہونا و کافر کو کافر ہونا ہی تھا پر عنایت
حق نے اُن سب پر نور ایمان چمکا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا) اور الست بربکم کے جواب مین سب نے
بلی کہا مومنین نے طیب خاطر اور کافرین نے باکراہ پس اسی فطرت پر حق تعالی نے ہنگام پیدائش پیدا کیا تو ما من
مولود الا و یولد علی الفطرة الاسلام کی روایت اس مقام سے ارشاد ہے تو جب پیدا ہوتا ہے وہ اسلام کی فطرت پر
پیدا ہوتا ہے اور وہ وجود مطلق کو ہی اپنا رب جانتا ہے اسی جگہ سے ہر ایک شی جو بچہ کے سامنے مین دیکھا کرے اوسمین شان
ربوبیت کا خیال کرکے چوستا ہے پس اگر اوسی فطرت کی حالت پر جو لڑکا یا لڑکی مرجاوے وہ فطرت اسلام پر اوٹھیگا

اور جبکہ ماں باپ وغیرہ کی تعلیم کا اثر ہو جاوے تو کفار کی تعلیم کا اثر ہو جاوے تو کفار کی تعلیم سے وہ مطبوع کفر پر ہو جاتا ہے
جیسے مقتول خضر کہ ماں باپ اسکے مومن تھے علی ہذا دوسرے اطفال کا حال ہے جنکے ماں باپ یہودی نے یہودیت
کی تعلیم کی ہو یا نصرانی نے نصرانیت کی یا مجوسی نے مجوسیت کی تو چونکہ ہر شخص اٹھیگا اوس حالت پر جس پر مرا ہے
تو اسوقت قیامت میں ایک نبی مبعوث ہوگا مجانین و معتوہ اور ایسے اطفال کیلئے جو مذکور ہوئے اور وہ فرمائیگا
کہ دوزخ میں جاؤ پس اگر وہ اسکو فرماں سے دوزخ میں چلے جاوینگے اونکو وہ نار نور ہو جاویگی جیسے دنیا میں انبیا کو
مان کر جن احکام میں مبتلا ہو کر وہ آخرت میں اہل جنت سے ہونگے ورنہ وہ آگ میں ڈالے جاوینگے پس اس مقام سے احادیث
کی وہ نزاع جاتی رہی جو بعض میں بعض اطفال کو پاک فرمایا ہے اور بعض کو دوزخی اور مطلب آیت کا دریافت ہوا
کہ لازم پکڑو فطرت اسلامی کو جسپر آدمیوں کو اللہ نے اپنے کرم سے پیدا کیا کہ خدا کی پیدایش کو تبدیل مطابق فطرت کی
نہیں کہ جو نور ایمان جبلت کا تھا اسی پر پیدا ہوئے ہیں پس اسکی طرف رجوع کرنی چاہئے یہ مطابق روایت حدیث علی فطرۃ الاسلام
ہے اور در صورت روایت علی الفطرۃ کے مطلب فطرت اسلام آیت کی مطابق ہے وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا
تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۝ اور تقوی کرو اوس سے اور برپا رکھو نماز اور نہو ان مشرکوں سے جنہوں نے تفرق کی اپنے دین کی اور
ہوگئے گروہ گروہ ہر ایک گروہ اونکی ساتھ جو اونکے پاس ہے خوش ہیں جیسے بنی اسرائیل کا حال فصل ۱۲ اسلاطین
اول میں ہے کہ یاربعام کے ساتھ ہو کر خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کرنے لگے جیسے سونے کی بچھڑے کی تصویر بنوا کر بیت اللہ یعقوب
میں کہ جو دونوں سے بچھڑی کے اور دوسرے کو دان کی مملکت میں بلندی پر رکھو کہ بہت مقرر کی اور یہودی دین سے بیدین
ہو کر خراب ہوئے یہ تنبیہ ہے اُن کافروں عاص بن ہشام مثال کے لئے جو دین سے پھر کر کافروں کا ساتھ دینے لگے
شیخ محمد ابن اسلم طوسی نے مرفوعاً روایت کی کہ جو روایت مجھے پہونچے اسکو قرآن پر عرض کرو اگر موافق ہو اسکو قبول
کرو تو شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ حدیث من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر کو تیس سال تک قرآن سے مطابق
کرنا چاہا بالآخر آیت واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین مجھکو ملی یعنی جو ترک کرے ایک وقت کی نماز
مشرکوں کے ساتھ ملنے کے لئے وہ کافر ہو گیا جیسے مرتد عاص بن ہشام کا حال فرماتا ہے وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ
ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ

یُشْرِکُوْنَ لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰہُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب مس کرے آدمی کو فریکارتے
وہ مثل عاص کی اپنے رب کو خلوص کرنیوالی اوسکی طرف پھر جب چکہاتی اللہ ذائقی طرف سے رحمت ناگہاں ایک فرقہ
ان میں سے اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے تاکہ آخر کار کفر کریں اسکے ساتھ جو ہمنے اونکو دیا پس برخورداری پاوین پس جلد
جانین چنانچہ عاص مذکور ابولہب کا اجیر ہوکر بدر مین کفار کی ہمراہ آیا اور تباہ ہوا اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْہِمْ سُلْطٰنًا
فَہُوَ یَتَکَلَّمُ بِمَا کَانُوْا بِہٖ یُشْرِکُوْنَ ۝ آیا اوتاری ہمنے اُنپر برہان تو بیان کرے اسکے ساتھ جو شرک کرتے تھے
یعنے تو اسکے بعد مرتد ہوکر شرک کرنے لگین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَۃً فَرِحُوْا بِہَا وَاِنْ تُصِبْہُمْ سَیِّئَۃٌ
بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْہِمْ اِذَا ہُمْ یَقْنَطُوْنَ ۝ اور جب چکہاوین آدمی مذکور مثال کو رحمت خوش ہوں اسکے
ساتھ اگر پہونچے اونکو بدی و نقصان اوسکے سبب جو مقدم کیا اسکے ہاتھوں نے ناگہان ناامید ہوں اَوَلَمْ یَرَوْا
اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا اونہوں نے
نہ دیکھا کہ اللہ ہی فراخ کرے رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے جسکو چاہے تحقیق اس فراخی و تنگی رزق مین البتہ آیت
قدرت حق ہے اس قوم کے لئے جو ایمان لاوین کہ انسان ضعیف البنیان کو یہ طاقت نہیں کہ اپنے نفع و ضرر پر مختار
کلی ہو کہ ہر ایک اپنا بہلا چاہتا ہے اور بہلا ہر ایک کا نہیں ہوتا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں جہان کا مالک
اللہ پاک ہی مختار ہے اور جبکہ بسط رزق و اندازہ قلت خدا کی اختیار مین ہے یہیں نکلواے مخاطب جب اللہ تعالیٰ دیوے
تو ارشاد ہے فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ
وَجْہَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ تو دے صاحب قرابت کو اسکا حق اور مسکین مسافر کو یہ بہتر ہے اُن
لوگوں کو جو ارادہ کریں اللہ کی ذات کا اور وہی فلاح پاتے ہیں کیونکہ ہر مقام پر حسب آیت اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وجہ اللہ کہ وجہ حق ہے تو جب کسی کو تو دے تو اوسمین وجہ حق یقین کرکے دے وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا
فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ اور وہ ربا جو تم دو تاکہ وہ بڑھاوین آدمیوں کے مالوں کو پس نہ بڑھے
اللہ کے نزدیک یہ حال عاص بن ہشام کا دریافت ہوتا ہے کہ سودی روپیہ لیکر دوسروں سے سوداگری کرتا وَمَآ اٰتَیْتُمْ
مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اور وہ زکوۃ جو تم دو یعنی صدقہ
قرابت اور غیرہ کو تو آیت مذکور کی مطابق ارادہ کرو ذات خدا کا کہ ہر جگہ حسب آیت اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ذات خدا ہی پس وہ لوگ فلاح یاب ہین اور مرتدون کو پہر تعلیم ہے اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ
یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَکَاۗىِٕکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا پہر تمکو رزق دیا پہر تمکو مارے پہر تمکو جلاوے آیا ہے تمہارے شریکون مین سے
وہ جو ایسا کچہہ کرے پاک ہے اللہ و بزرگ ہے اس سے کہ وہ شرک کرین اور احیاء بعد الموت سے مرتد کو تعلیم بنظر قرب
تعلیم پانے کے ہے کہ ہنوز شرک اُسکو ایسا راسخ نہوا ہو کہ قیامت کا انکار کرے اور اگر انکار کرے تو اُسکے واسطے اُسکی تمثیل
بیان فرماویگا اور جبکہ تنگی اہل اسلام پر اس درجہ کی ہوئی کہ مثل عاص بن ہشام اسلام سے پہر گئے تو مناسب ہوا کہ
فتوحات اسلامیہ سے بالخصوص زمانہ فاروق رضی سے مطلع کرے تو اصل قصہ سورت کی طرف توجہ فرماتا ہے جو خسرو سے بر و بحر مین
فساد برپا ہوتا آخر کو کیا ہوتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ
بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ ظاہر ہوا فساد بر و بحر مین بسبب اُسکے جو حاصل کیا رومیہ کے آدمیون نے یہود کو
تکلیف دینے سے اور تثلیث کے قول سے تاکہ چکہاوین انکو بعض اُسکا جو کرتے امید کہ رجوع کرین پر اگر وہ رجوع نکرینگے تو حسب
فراست دوم غلبت کے مغلوب کئے جاوینگے عمر فاروق رضی سے تو پورا عذاب چکہینگے دگر اس مقدر پر تمکو شک ہو تو ارشاد ہے قُلْ سِیْرُوْا
فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ کَانَ اَکْثَرُهُمْ مُّشْرِکِیْنَ ۝ فرما سیر کرو زمین مین
پہر دیکہو کیسے ہوا انجام اُنکا جو پہلے رومیہ سے تہے کہ تہے اکثر اُنکے مشرک فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ
اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىِٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ۝ پس برپا رکہہ اپنے منہ کو دین پائدار کے لئے پہلے آنے کے
اوس روز فاروق کہ اُسکے لئے روک نہین ہے اللہ سے اُسدن وہ متفرق ہون ممالک مقدس سے مَنْ کَفَرَ فَعَلَیْهِ کُفْرُهٗ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ ۝ جو کفر کرے پس اُسکے کفر کا وبال اسپر ہے اور جو کرے نیک کام کہ اصل اُسکی
ایمان ہے پس اپنے نفسونکے فائدہ کے لئے تمہید کرین لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ
لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۝ تاکہ جزا دے اللہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے اور کام کئے نیک اپنے فضل سے کہ وہ دوست نرکہے
کافرون کو بالخصوص رومیہ کو پر ایسے وقت مین اہل اسلام کی فتح کا گمان ہی کوئی نکر سکتا تہا تو ارشاد ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ
اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِیُذِیْقَکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ کی نشانی سے فتح اہل اسلام پر تمثیل یہ ہے کہ پہلے بہیجے اللہ ریاح کو

ع ۴
۱۴

بشارت دہندہ مینہ کی بابت اور چاہیے کہ اس بشارت کو بعد جبکہ دی تمکو اپنی رحمت یعنی مینہ دو تو نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے فتوحات مذکورہ کی بشارت کو ریاح مبشرات کی طرح پر سمجھو) اور ریاح مبشرات سے چاہیے کہ جاری ہو
جہاز اللہ کے امر کے ساتھ اور چاہیے کہ خواہش کرو اسکے فضل سے بذریعہ جہاز اور امید کہ تم اس بشارت کا شکر
بجا لاؤ اور روبیہ کی تباہی ممالک مقدس سے آن لگی ہے اوسپر فرمایا۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا
اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور البتہ بتحقیق بھیجا تجھسے پہلے رسولوں کو انکی قوم کی طرف پس لائے انبیا انکو دلائل تو انکی قوم نے جبکہ انکا انکار کیا تو
ہمنے عوض لیا ان لوگوں سے جنھوں نے جرم کیا اور ہے حق ہمارے اوپر مومنین کی مدد مخفی نرہے کہ یہاں پر چند امور کی
تنبیہ مطلوب ہے ایک فتح اسلام کی دوسری ہرقل کی فتح کی خبر دینا اور اہل اسلام سے اسکی شکست کی اور قیامت کی
پس ہر ایک پر مثل فرماتا ہے جس سے استبعاد دور ہو پس پہلے امر کی نسبت فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝ اللہ وہ ہے جو بھیجے ریاح تو برانگیختہ کریں وہ بادل کو پس پھیلا دیوے اسکو آسمان میں
جیسے چاہے اور کر دے اسکو تہ بتہ پس تو دیکھے پانی کو کہ نکلے اسکے اندر سے پس جب پہونچا دیوے اوسکو جسکو چاہے اپنے بندوں سے
ناگہاں وہ بشارت پانیوالے ہوں اگرچہ پہلے مینہ کے نازل کیا جاوے انپر البتہ نا امید تھے اور بابت قیامت کی فرماتا ہے
فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پس دیکھ اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف کیسے زندہ کرتا ہے زمین کو اسکی موت کے بعد
بتحقیق وہی البتہ زندہ کرنیوالا ہے مردوں کا اور اللہ ہر شئے پر قدرت والا ہے پس اگر عاص بن ہشام مرتد کا احیا ہو گئے
ہیں تو اس تمثیل سے رفع کرے اسکا شک دور ہوگا وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ اور اگر ہم بھیجیں ریح سخت پس وہ دیکھیں اسکو زرد کرنیوالی کافر ونکی کھیتوں کو پیر زرد اسپر
ایمان نلاویں اسکے بعد کفر کرتے رہیں دماری جاویں فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ ایسے نابکاروں کی حالت جنکی ایسی ہے تو تو نہ سناوے مردوں کو اور نہ سناوے بہروں کو آواز جبکہ پھیریں پیٹھ

ع ۵

بصیر ۔ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵
اور تو نہ راہ بتلا دیگا اندہے دلی کو اور تقدیری کو اونکی گمراہی سے تو نہ سنا دیگا مگر اسکو جو ایمان لاوے ہماری آیات کے
ساتھ پس وہ گردن جھکانیوالے ہوں اُسکے سننے کے لئے اور تیسرے امر کی مثل فرماتا ہے جو اس ضعف حالی ہرقل میں اور
فتح خسرو میں ہرقل کی فتح اور پھر ہرقل قوی پر اہل اسلام ضعیف کی فتح سخت بعید امر ہے تو ارشاد ہے کہ اپنی جانوں میں
غور کرو جیسے فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا ضعف سے کہ نطفہ سے علقہ و علقہ سے مضغہ کرکے تمکو
بنایا پھر کی بعد ضعف کی قوت پھر کیا بعد قوت کے ضعف و بڑھاپا ویسی ہرقل کی فتح کی خسرو پر اور اہل اسلام کی
فتح ہرقل پر سمجھو یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۵ پیدا کرے جو چاہے اور وہ دانا قدیر ہے دیگر کفار کو
قیامت کے آنے میں شک ہے کہ اسقدر زمانہ قیامت تک مقدمہ کا فیصل ہونا سخت بے انصافی ہے تو ارشاد ہے
وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ۵ اور جس روز کہ
قایم ہوگی قیامت قسم کہاوینگے گنہگار کہ نہ ٹھہرے وہ بعد از مرگ مگر ایک ساعت تا قیامت بطور افک کے ایسے ہی
افک کرتے تھے دنیا میں قیامت کے نہ آنے پر وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ
اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ اور کہیں وہ جو دیگئے ہیں علم و ایمان
تم رہے کتاب خدا میں بیچ تا روز قیامت پس یہ روز قیامت ہے ولیکن تم نہ جانتے تھے تو اُسوقت کفار معذرت کریں۔
فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۵ پس اُس روز نہ نفع دیگی ظالموں کو اونکا
عذر اور نہ وہ توبہ قبول کیجاوینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ اور البتہ تحقیق بیان کی
ہمنے اہل مکہ کے آدمیوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک مثل اُنکی حال کے مناسب پس باقی نہ رہی مگر آیت ہلاکت پردہ بعد
ایک سال ہجرت کے فصل ۱۲ یشعیا میں موعود ہے اور فصل ۵ متی میں ہے کہ ایک شوشہ بھی کتاب کا باطل نہوگا اور فصل ۱۹
فصل مذکور میں لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت میں جو چھوٹا تورات کی بابت تعلیم کریگا وہ اچھا گنا جاویگا اور ٹالیگا وہ الا بڑا
گنا جاویگا تو ارشاد ہے وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۵ دیگر تو لاوے
اونکو آیت فتح بدر عظیم الشان جو بعد ایک سال ہجرت کے موعود ہے قبل از وقت یعنی مکہ میں کہیں کافر اہل کتاب نہیں تم

مگر باطل کرنیوالی کتب سابقہ کے کَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اسیطرح مہر کرتا ہے اللہ ان

اتیون کے دلون پر جو نجانین اور اہل کتاب کو کہنے سے کہنے لگین کہ یہ نشان موعود خلاف وقت آیا فَاصْبِرْ اِنَّ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ پس انتظار کر ہجرت کا اور اسکے ایک سال بعد کا تحقیق

اللہ کا وعدہ حق ہے اور خفیف جانین تجکو وہ جو ایمان نہین لاتے اس رنگ سے مگر وقت پر جو مقرر ہے وہ قبول کرتے

سورۂ لقمان مکیہ ہے چونتیس آیت و پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین خبر عذاب الیم یعنی غرق النسا کی ولید کے لئے ہے اور سرداران بنی قیدار کی شکست کی بدر مین پیشین گوئی ہے

پھر جاننا چاہئے کہ لقمان بن ناعور بن تارح مین اور تحقیق اسکی کہ وہ نبی ہین یا صرف حکیم اسکو خدا تعالی جانتا ہے انکی حکمت

مشہور ہے اور عرب والے انکو معزز سمجھتے ہین اسوجہ سے انکی نصیحت قرآن مین منقول ہے جنکے بیٹے روم سے روم انکے بیٹے

روسس و رومیولوس سے آباد ہے دیکھو تاریخ ٹیلر کو اسی سبب سے ادسمین حکمت کی کثرت تھی اور عرب والے لقمان کو

بہت مانتے تھے اور پہلی سورت مین رومیون کا بیان تھا لیس مناسب ہوا کہ لقمان کی نصیحت سے کفار مکہ کو پند دیجاوے

اور اس سورت کا اوائل الواح موسی کی مطابق ہے تو لیجہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کے الٓمّٓ ۝ کہ سورت

فرمایا ہے کہ اوائل اس سورۃ کا الواح موسی کی مطابق ہے کہ الواح موسی مین سے فصل ۱۸ سفر ثنی مین آیات بارہ بارہ کرکے

بنی اسماعیل پر جو موعود ہین نازل ہین تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ وہ یہ آیات حکیم کی ہین هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ہدایت و رحمت ہے حسب فصل ۲ تورات ۱۴ سفر ثنی کے ان محسنین کیلئے

جو مثل صحابہ نیکیونکی بر پا کرین کا زور مثل انصار کی مہاجرین پر صرف کریں کہ خیرات و مبرات کرین اور وہ آخرت کا ساتھ ایقان

کرین یہی لوگ ہدایت پر ہین اپنے رب کی طرف سے اور یہی فلاح پاتے ہین اور فصل ۳۳ سفر ثنی مین نبی کی ہجرت بھی کا مذکور ہے

یعنی بوجہ تکلیف دینے بنی قیدار کے لکھی ہے تو ان بنی قیدار کا حال فرماتا ہے جو منکر ہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ

لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور بعض آدمیون بنی قیدار سے مثل ولید کی وہ ہے جو خریدتے قرآن کے مقابلہ مین بتون کی ثنا کو تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے

بغیر علم اور پکڑے آیات خدا کو ٹھٹھا اونکے لئے عذاب ہی ذلت دینے والا حسب فصل ہو اسفر مثنیٰ کے چنانچہ زہرہ سے مستہ رہتی
مین عرق النسا کے سخت درد سے باعث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیادت ہوا اور الحدیث کی نسبت عبد اللہ بن مسعود
و عبد اللہ بن عباس نے قسم کہا کر کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمنے سنا ہی کہ وہ غنا ہی یعنی وہ جو بنکو سنانا
درست بت کے جو غنا کرے وراثت بیت وہ ہم سے نہین اور لہو ولعب کی مخالفت نہین بھلا اپنی منکوحہ کے ساتھ
جائز ہے اور بعض نے مراد لہو سے ایسی غنا ہی جس سے قرآن کا سننا اتنا ہو جیسا ارشاد ہی وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ
اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْہَا کَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْہِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور جب
پڑھی جاوین اسپر ہماری آیات پہر جاتا ہی تکبر کرتا ہوا گویا اسنے سنا نہین گویا اسکے کانون مین ٹھوس ہی پس بشارت
دی اسکو عذاب درد دینے والی عرق النسا کی جو قرآن کو مقابلہ لہو الحدیث کرتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ۭ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ۭ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تحقیق
وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اونکے لئے نعمت کے باغ ہین اسمین ہمیشہ رہنے والے خدا کا وعدہ ہی راست اور وہی
غالب حکمت والا ہی اور ابطال بت پرستی پر دلیل لاتا ہی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَہَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ
رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَبَثَّ فِیْہَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْہَا
مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ ہٰذَا خَلْقُ اللّٰہِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ پیدا کئے اللہ نے سبا بنا کر آسمان کی اشیا بغیر ستون کے کہ تم دیکھو بلکہ اسمین ایکطرح کا
جذب ایک دوسری کے ساتھ رکھدیا ہی اور زمین پیدا کی اور اسکو حرکت دی شبانہ روزی و سالانہ جسکے سبب
حرارت سے ہوا اور آبلا اور ڈالی زمین مین پہاڑ جس سے پانچ میل زمین سے مثلا ہمالہ پہاڑ اونچا ہوا اور سمندر تیرا
میل گہرا ہو گیا اس سے کہ اوپر سے تسکو یعنی پانی مین آجاتی مگر پہاڑونکی اور اسکی حوالی کی اونچائی سے کمی منتفی ہو گئی کہ
پانی و خشکی کا وزن مرکز سے ایسا موافق آیا کہ مدت وقت حاصل طوفان نوح قیامت کو پانی مین نہ ڈوبے
اور بیشک پہاڑ اونچے ہری پہیلاو اور بعض ہر جگہ والی زمین سے اور خشکی کے سبب سے تحقیق ممکن نہ تہا لوانا انہیں بلندی
پانی کو سمندر سے انجرہ اٹھا کر دور کے طرف لیجا کر سرد پہاڑوں پر ٹکر لگا کر پانی بنا کر بہاتا ہی پس جا کا اور
چہم بہانت بہانت بزرگ شی پیدا کی پیدا کیئے ہو تم دکہلاؤ کیا پیدا کیا انہون نے جو سوا اسکے دین بلکہ ظالم

۱ع

لوگ گمراہی ظاہر میں ہیں پس ماننے والی اُس خدا کو جسکے عقائد و اعمال موجب سعادت اور منکر جسکے
موجب شقاوت بحکم خدا ہونی لازم آئی اور ولید نے کہا تھا سعد وقاص کو کہ تم کفر کرو گے نا دانستہ امیر کروز سے بھی
جنکی ماں حمنہ بنت ابو سفیان نے کہا نا بینا اپنا روکا تھا کہ سعد سبب اسکے دین اسلام سے پھر جاوے اُس وقت تک
کہا و پیا اور ماں کی تیمارداری کرنی ضروریات سے کفار مکہ سمجھکر اہل اسلام پر معترض ہوئے اور لقمان کی نصائح کو
نقل فرمایا ارشاد ہوا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ اور البتہ دی ہمنے لقمان کو حکمت کہ شکر گذاری کر خدا کی جسکی حقیقت
پہلی آیت میں دریافت ہوئی اور جو شکر کرے پس جز این نیست شکر کرے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اور جو کفر
کرے تو اللہ غنی حمد والا ہے یہاں سے حکمت کی تفسیر شکر سے دریافت ہوئی حدیث میں ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مخلوق
اتقی قلب پر جمع ہو جاویں تو اللہ یعنی ہستی کی حقیقت بڑھتی نہیں اور اگر اشقی قلب پر جمع ہوویں اُس کو نقصان عائد ہو
اور شرک کفران نعمت ہے جیسے قول لقمان سے ظاہر ہے جسکو بر اتباع تدبر ان نقل ارشاد ہے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ
وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ ۚ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ اور یاد کر جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے
روم کو اور وہ اسکو نصیحت کرتا تھا اے میرے پیارے بیٹے نہ شرک کر اللہ کو ساتھ کہ تحقیق شرک البتہ ظلم عظیم ہے کہ حق ہوئیت
غیبیت طلقہ کسی مقید کو دیا جاوے پس خدا تعالی کا حق بندوں پر اُسکی توحید کا ہے تاکہ بندہ قید بندگی مقیدات سے آزاد
ہے اگر ماں باپ بھی اسکے خلاف پر رجوع کریں کچھ باک نہیں اسکے سوا بیٹے کو وصیت فرمائی ہے ماں باپ کے ساتھ نیکی
کی جیسے سورۂ عنکبوت میں گذر گیا پس کفار کا اعتراض غلط ہے جیسے ارشاد ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسٰنَ بِوَالِدَیْهِ ۚ
حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝
اور ہمنے وصیت کی ہے انسان کو اوسکے والدین کے ساتھ جو بیان ہوگی کیونکہ اوٹھا رکھا اُسکو اُسکی ماں نے
سستی پر سستی کی اوپر اور دودھ چھڑانا ہوا اُسکا دو سال میں کہ شکر کر میرا یعنی توحید اور اپنے ماں باپ کیلئے
کہ میری طرف مرجع ہے پس صاحب مرجع اللہ کی مخالفت پر اطاعت والدین درست نہیں جیسے ارشاد ہے وَاِنْ
جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا
مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

وگر کوشش کریں وہ دونون تجھکو اسپر کہ تو شرک کرے میرے ساتھہ اُسکا کہ نہین ہے
تیرے لئے اُسکے ساتھہ علم پس نہ اطاعت کر اُن دونونکی اور مصاحبت کر اُن دونون سے دنیا مین
نیکوئی کی اور تابع ہو اُس شخص کی راہ کی جو رجوع ہو میری طرف پہر میری طرف تمہارا مرجع ہے پس خبردار
کرون تمکو اُسکے ساتھہ جو تم عمل کرتے اور مثل ابی ابن اخنف کی جو منکر قیامت ہو کر یہ کہے کہ ہم استخوان بوسیدہ
جبکہ ہوجاوین گے تو پہر کیسے زندہ ہونگے لقمان کے قول سے سو جواب قیامت کی ارشاد ہے یٰبُنَیَّ اِنَّهَا
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ
بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ ای میرے پیارے بیٹے اگر مثقال دانہ خردل کی استخوان ہو صخرہ مین
یا آسمان مین یا زمین مین لاوے اُسکو اللہ تحقیق اللہ لطیف ہے خبردار اُسکے موقع سے صخرہ سے مراد بقول قتادہ
پہاڑ ہے اور قرینہ جواب سے بہی ظاہر ہے اور اس عالم مین حوت سواے کرویت زمین کے جسکا منطقہ چوبیس
پچیس ہزار میل کے قریب کا ہے ایسی کوئی مچھلی نہین جسپر گاے زمین کے پاؤن ہون بلکہ گاے سے مراد زمین کا
مادہ ہے جو کرویت پر قائم ہے اور قرن اوسکی دو حالتین ہین اصلی و تکاثف و تخلخل سے دوسری حالت اور عالم
مثال مین دوسری بات ہے اور سمندر مین زمین کا کرہ پانی مین ہے پر چار موقعون سے کہ سر ایشیا و دو کندہے آفریقیہ
و یورپ و دو پاؤن امریکہ جنوبی و شمالی کے اور بعض اوسکے پرونکی مثل اسٹریلیا وغیرہ کے پانی سے کہلے ہین اور
کرویت اوسکی مچھلی ہے اور وہ لیہ بجاے سنے قرآن کے نماز مین لہو الحدیث کرتا اور بجاے حکم معروف کی کہ توحید ہے
شرک کرتا اور بجاے نہی منکر کے تعلیم کرتا کہ مثل سعد کی دین سے پہر جاوین اور تکلف سے فریاد کرتا تو اوسکے لئے
قول لقمان نقل فرماتا ہے یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي
مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ ای میرے پیارے بیٹے برپا کر نماز اور اچہی بات کے ساتہہ
حکم کر اور بدی سے منع کر اور صبر کر اوسپر جو تجکو پہونچے تحقیق یہ امور بڑی کامون سے ہین اور کفار مکہ اپنے رخون کو
بیچاری آدمیون کے لئے جہکاتے اور سر باوجود اسکے کہ مومن ہو وہ لیہ نخوت کرتا اور فخر اپنا جتلاتا تو اونکو لقمان کی
نصیحت منقول ہے کہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ اور مت جہکا اپنے خد کو آدمیون کے لئے اور انکو برے وجہ سے کرنیوالا ہو اور سر چلا زمین مین اکڑ کر

کہ اللہ نہ دوست رکھی ہر نخوت کرنیوالی فخر کرنیوالی کو وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ط
إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ع اور میانہ روی کر اپنی چال مین اور پست کر اپنی آواز کو بد ترین
آوازونکی البتہ گدہے کی آواز ہے بلند جیسے ولید کے وہب نے کہا ہے کہ دس ہزار حکمت کی باب لقمان سے ہین جنکو
اہل علم نے اپنی قضایون وکلامون مین نقل کئے ہین اور جبکہ لقمان سے شرک کی مذمت بیان کی گئی اہل مکہ کی طرف
متوجہ ہوتا ہے کہ تم ایسے شریف ہو کر جنکے لئے عالم کی اشیا مسخر ہین پھر بت پرستی کی بات جای تعجب ہے
عجب ادم زاد ہمہ ماجرا شد کہ حق جاودی بد پرست چرا جیسے ارشاد ہے أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ط وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ہ کیا تم آسمانیات و ارضی اشیا کے پوجنے والو نہیں دیکھو کہ اللہ نے
مسخر کیا تمہارے لئے اسکو جو آسمانون مین ستارہ وغیرہ ہین اور وہ جو زمین مین ہے کہ اپنی طبایع کے ساتھ ایک طور پر
چلے جاتے ہین جس سے تمکو نفع حاصل بقدرت خدا ہے اور پورا کیا تمہارے اوپر اپنی نعمت ظاہر و باطن کو ظاہری دنیاوی
اور باطنی اخروی کو نزول قرآن ہے اور بعض آدمیون مکہ سے مثل نضر بن حارث و امیہ بن خلف وہ ہے جو جھگڑا کرے
اللہ کے مقدمہ مین بغیر از علم و ہدایت و کتاب روشن کے کہ شرک کرے اور کہے کہ ہمکو قرآن کی کیا حاجت ہے ہمکو آبای
پیروی کافی ہے جیسے ارشاد ہے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
اور جب کہا جاوے انکو کہ پیروی کرو اسکی جو اللہ نے اتارا ہے کہیں اسکی نہین بلکہ پیروی کرین ہم اسکی جس پر پایا ہم
اپنے باپ دادون کو تو اسکا جواب ارشاد ہے أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ہ کیا اگرچہ بلاتا ہو
انکو شیطان آتش دوزخ کے عذاب کی طرف وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ط وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ہ اور جو جھکاوے اپنا رخ کو اللہ کی طرف اور وہ نیکوکار ہو تو گویا
قایم رہا پس اسکو چنگل مار محکم رسی کی ساتھ اور اللہ کی طرف رجوع کرتی کامون کا انجام وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ
كُفْرُهُ ط إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ہ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ
نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ہ اور جو کفر کرے بعد ایمان کے پس نہ رنجیدہ کرے تجکو اسکا کفر ہماری طرف
اسکا رجوع ہے پس ہم خبر دار کرین گے انکو اسکی ساتھ جو کرتے تھے تحقیق اللہ دانا ہے دلون کی باتون کا برتنے دینگے ہم انکو

پھر بیقرار کریں اونکو غلیظ عذاب کی طرف بروز بدر جیسے عاص بن ہشام اسلام سے پھر کر بدر میں مارا گیا ولئن

سألتهم من خلق السموات والارض ليقولن الله ط قل الحمد لله ط بل اكثرهم لا يعلمون ○

اگر اونسے تو دریافت کرے کسنے پیدا کئے آسمان و زمین جنکی اشیا کو وہ پوجتے البتہ کہیں یہ مرتد اللہ نے کہ ہنوز اسقدر کیفیت

اسلام کی برکت سے آئین باقی ہے فرما الحمد للہ کہ اسقدر عقل باقی ہے کہ دوسری اور نکرتے بلکہ اکثر انکی نہیں سمجھتے لله ما

في السموات والارض ط ان الله هو الغني الحميد ○ اللہ کے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے

تحقیق اللہ غنی ہے کفر کرنے مرتد سے اللہ کو نقصان نہیں پہنچے حمد والا ہے اور اللہ کے بہت کلمات تام ہیں چنانچہ ہر ایک

دیو کے ستر ہزار گروہ ہیں لسان اور ہر ایک گروہ بیہ لسان کے ستر ستر ہزار لغات ہیں اور ہر لغت کے ستر ستر ہزار کلمات

ہیں اور یہ بھی بر سبیل مثل بیان ہوئے اگر مثل عاص بن ہشام کے مرتد ہو جاوے اللہ کو اسکی پرواہ نہیں جیسے ارشاد ہے

ولو ان ما في الارض من شجرة اقلام والبحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت

كلمات الله ط ان الله عزيز حكيم ○ اگر زمین کے درختوں کو قلم بنا دیجاویں اور ایک دریا کی برابر سات

دریا لئے جاویں بجائے روشنائی اور انسے کلمات خدا لکھے جاویں نہ تمام ہوں خدا کے کلمات تحقیق اللہ غالب حکمت والا ہے

اور خدا کو اوپر نہ خیال کرو کہ پیدا کرنا اس کثیر مخلوق کا اور اعادہ کرنا بڑی بات ہے جیسے ارشاد ہے ما خلقكم ولا

بعثكم الا كنفس واحدة ط ان الله سميع بصير ○ نہیں ہے تمہارا پیدا کرنا اور نہ تمہارا اوٹھانا مگر ایک

نفس کی مانند تحقیق اللہ سنتا ہے قول مخالف کو جو قیامت کا انکار کرے دیکھتا ہے انجام کار کو کیا اسکی قدرت کو دیکھو

مخاطب جیسے ارشاد ہے الم تر ان الله يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل وسخر الشمس

والقمر كل يجري الى اجل مسمى وان الله بما تعملون خبير ○ ذلك بان الله هو الحق وان

ما يدعون من دونه الباطل وان الله هو العلي الكبير ○ کیا اسکی قدرت کو تو نے نہ دیکھا مخاطب

کہ اللہ ہی داخل کرے رات کو دن میں اور داخل کرے دن کو رات میں کہ زمین کی حرکت سے سورج اسکے کبھی جنوب میں

تو اوسطرف دن بڑا ہو اور شمال میں گھٹتا ہے اور جبکہ میل کلی شتوی کی طرف آوے تو اسکے برعکس ہو اور مسخر کئے

آفتاب و ماہتاب ہر ایک جاری ہے میعاد مقرر تک اور تحقیق اللہ تمہارے کاموں کے ساتھ خبردار ہے اپنے معبودوں کا

قیاس اسپر نکرو کہ اونسے یہ فعل محال ہیں یہ اسلئے کہ تحقیق اللہ ہی حق ہے اور تحقیق وہ جو اسکے سوا پکارے

سورۂ الم سجدہ مکیہ ہے تیس آیت و تین رکوع پر مشتمل ہے

اس سورۃ میں بھی فتح اہل اسلام کی اہل مکہ پر خبر ہے اور پہلی سورت تمام ہوئی پانچ اشیا کی علم کے بیان میں کہ اللہ پاک
کو ہی ہے انمیں سے علم یقینی قیامت کا ہے کہ کب آویگی اور قیامتیں چند ہیں ایک حسیہ ہے کہ موت ہر شخص ہے اور
ہر ایک شخص کی موت کا علم خدا کو ہے مگر جسکی نسبت اللہ فرماوے جیسے اہل بدر کے کشتوں کے نام و مقام و وقت قتل سے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اطلاع فرمائی تھی جو بحکم خدا معلوم ہوئی تھی دوسری وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھی
کہ زمین پر زندہ لوگوں کو روبرو حسیہ ہے ہوئی تیسری اہل اسلام کے پانسو سال کے قریب میں شیرازہ واقعہ جنگ نصاریٰ
و ترک و جہاد اہل اسلام کا عبارت قیامت سے ہے جبکہ موضع فری تلول پر خلافت سے متنزل ہوئی وہ بھی حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو بتلا دی گئی تھی چوتھی قیامت مقدس ہزار سال اہل اسلام کی زمانہ کی فصل ۲۰ مکاشفات میں لکھی ہے
جسکے بعد پانچویں قیامت شیطان کا کھلنا قید سے ہوا جسنے یاجوج و ماجوج کو بہکایا کہ ممالک اہل اسلام کے اطراف پر
مسلط ہونے لگے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تعلیم فرمادی گئی تھی اور ہزار سال میں مقدس قیامت میں روح اعظم
نے عالم شہادت میں بصورت صاحب روز ہای قدیم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جلوہ گر ہو کر تا سبع سموٰت عروج کیا کہ ایک دن
خدا کے نزدیک ہزار سال کا ہی ہوتا ہے جیسے دعای موسیٰ میں حسب بائبل زبور نود ۹۰ درس ۴ فصل ۳ نامہ دوم پطرس
اور قرآن میں ہے چھٹی قیامت کبریٰ ہے جسکے سانحہ کا فروں کو خوف دلایا جاتا ہے اسکے آثار ظاہر ہیں پر وقت کی تعین کو
حق نے اپنے علم میں منحصر رکھا ہے دوسرے کو نہیں دیا اور اسباب ہے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے روز روح اعظم و لقاء
حق و فتح اہل اسلام و عذاب قبر و عذاب قیامت کا جو حج میں بیان کیا تو حضرت عثمانؓ کے مادری بھائی ولید بن عقبہ
بن ابی معیط نے انکار کیا اور باہم نزاع ہوئی اور ولید نے مرتضیٰ کو لڑکا کہا اور خود کو سراپا کہ میں تجھسے فراخ زبان اور انبیا
ہوں تو مرتضیٰ نے اسکو سرزنش کی کہ چپ ہو فاسق تو اس قصہ کا اس سورت میں ذکر ہے اور خدا کی لقا کی چند صورتیں
مذکور ہیں اور ولید بن عقبہ نے دریافت کیا کہ روز فتح کب ہوگا اور روز فتح بدر و خسرو کی شکست ہر پہلی سورۃ میں آٹھ
سال میں مقرر ہوئی ہے تو ان واقعات سے اطلاع دیجاتی ہے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے براعت الٓمّٓ ۲۳۲ کی
ہے کہ مطابق عدد جمل کبیر الٓمّٓ ۲۳۲ کے جو اکتیس پیغمبر ونکی چالیس کتابیں ہیں تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ
مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ نزول پارہ پارہ کتاب قرآن جسمیں شک نہیں ہے کہ رب العالمین کی طرف سے ہے ہیں اگر کافر اسکو

پھر نسل انسان کو کامل کیا کہ نفخ کی اُسمین اپنی روح سے بصورت نحو اور کیا تمہارے لئے اُس روح سے سمع و بینائی
اور دل یہ کم ہیں وہ جو شکر کریں کہ ایمان لاویں کہ آپ کو جان کر اپنے رب کو جانیں اور آزاد نہیں بلکہ بمقابلہ اسکے
احسان کے وہ کفر کریں اور غلام بنیں اور منکر بنے ہو اور منکر عذاب قبر و قیامت ہوں جسمیں خاص لقا رب کا
وعدہ ہے پس ہزار سال اہل اسلام کے گذرنے کے بعد آثار قیامت قیامت کا وعدہ ہے وَقَالُوٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی
الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور انہوں نے کہا کہ جب ہمارے
استخوان بوسیدہ ہو گئے اور ہم زمین میں ملکر گم ہو گئے آیا تحقیق ہم خلق جدید میں بروز قیامت ہونگے ہرگز نہیں
بلکہ وہ اپنے رب کی لقا کے منکر ہیں کہ حسب حدیث جب کوئی مرتا ہے اُسکی روح کو خدا کے پاس لیجاتے ہیں یعنی عالم لطافت میں
پھر حکم کی مطابق بدن سے علاقہ کرا کے یعنی عالم مثال میں اُس سے سوال و جواب ہوتا ہے چنانچہ فرماتا ہے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ
مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ فرما دے تمکو ملک الموت
وہ جو موکل کیا گیا ہے تمہارے ساتھ جسکا ظہور اس عالم میں طرح طرح کی بیماریوں وغیرہ اسباب موت سے ہوتا ہے پھر اپنی
روحوں سے ملک الموت کو قبض کرنیکے بعد رجوع کیے جاؤ اپنے رب کی طرف کہ وہ عالم ہم باطن عوض میں چلا جاتا ہے جیسے آیت
اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها سے ظاہر ہے پھر حکم ہوتا ہے سوال جواب کا
تو وہ جو پورا اترے اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لے اُسکے بعد اُس مومن کو جنت دکھلائی جاوے
کہ یہ تیری جگہ ہے اور دوزخ بھی دکھلایا جاوے اور کہا جاوے کہ اللہ تعالی نے تجھکو اس سے بچایا اُسوقت مومن کہے کہ مجھکو
اجازت ملے کہ میں اپنے لوگوں کو خبر کر دوں تو حکم ہو کہ تو سو رہ تیرا محبوب تجھکو اوٹھا دیگا اور کافر سوال کے جواب میں ڈر کے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہچانے پھر اسکی سخت گت ہو اور دوزخ کی کھڑکی اُسکی طرف کھولی جاوے اور
جنت بھی حسرت کے لئے دکھلائی جاوے کہ اگر تو ایمان لاتا تو تیری یہ جگہ ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ نیست محض نہیں ہوتا
بلکہ اپنی ظہور سے نیست ہوتا ہے اور بطون عالم مثال میں جاتا ہے پس خلق جدید قیامت میں ہونی محالات سے نہیں
اور اسوقت قیامت میں کافر کا یہ حال ہو جو ارشاد ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ کاش تو دیکھے اُسوقت کا حال جبکہ مجرم جھکائے ہوں
اپنے سر اپنے رب کی طرف کہیں اے ہمارے رب ہمنے دیکھا اب اور سنا تو ہمیں پھیر دے واسطے نیکیوں کے پس ہمیں لوٹا کر دنیا میں

ع

عمل کریں نیک ہم ایقان والے ہوں پہر حکم لوٹنے کا کب مل سکتا ہے اگر کافر کہیں کہ ہدایت پر تو ہم کو کیوں نہ پیدا کیا تو
ارشاد ہوتا ہے وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ ۝ اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر نفس کو اُسکی ہدایت ولیکن ثابت ہو چکا قول کہ البتہ میں بہروں جہنم کو جن و انسانوں
لیکن اللہ کی مشیت ممکن کے امکان کے مطابق ہے نہ زیادہ نہ کم اس سے مشیت ہدایت موصلہ کی سبب کی نسبت نہ ہوئی بلکہ
کے مطابق مشیت ہوئی اور مشیت کے مطابق تمنے کسب کیا فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ
وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ پس چکہو اُسکی ساتھ جو تم اُسکو ساتھ متصف ہوئے کہ تم بہولے
اس اپنے دن کی لقا کو ہم نے بہی تمکو ذلیل کر بطور مشاکلت کی صنعت کے فرمایا کہ ہم تمکو بہولیں اور چکہو قیامت میں فرماویں گے چکہو
ہمیشگی کا عذاب ساتھ اُسکے جو عمل کرتے تہے کہ تمہارے عمل نے بصورت عذاب کی پکڑی ہے جانا چاہئے کہ نسیان ماخوذ ہے نسی سے
جو شی ذلیل کو کہتے ہیں جسکو منزل میں ڈال کے التفات نکریں پہر کافر اس نصیحت کے ساتھ بوجہ تکذیب ایمان نہ لاوینگے کیونکہ وہ
رجوع کے معتقد ہی نہ تہے ذلیل ہونگے قیامت میں إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَ
سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ سجدہ ۹
طَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ جز این نیست ایمان لاویں ہماری آیات کے ساتھ اُن مثل علی کی جب نصیحت کیجاوے
اونکے ساتھ گر پڑیں سجدہ کرتے ہوئے اور تسبیح کریں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور وہ نہ تکبر کریں علیحدہ ہوں اونکے پہلو خوابگاہوں سے
پکاریں اپنے رب کو بخوف دوری اور طمع لقا سے اور اُس سے جو کچہہ اونکو نصیب کیا ہے صرف کریں جیسے اصحاب صفہ جو بیت نبوی
میں رہتے تہے اہل کتاب کے اونکو جمع کرنا عیب تہا چنانچہ ایک اہل صفہ کے پاس ایک دینار نکلا حکم ہوا کہ ایک داغ لگاؤ اور
ایک کے پاس دو دینار نکلے حکم ہوا کہ دو داغ لگاؤ پس جو ایسا کریں آیت کے مطابق قرار دیا ہے ارشاد ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پس نہیں جانتا وہ نفس شخص کہ کیا پوشیدہ کیا گیا ہے اُسکے لئے
آنکہ کی ٹھنڈک سے جزا ہے اُسکے ساتھ جو عمل کرتے ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ہیں کہ وہ ایسی شئی ہے کہ نہ سنی ہو کان نے اور نہ دیکہی ہو آنکہ نے
نہ کسی کے دل پر گذری یعنی صریح الایمان کہ اُنکے ایمان کا درجہ ہم سمجہا تحقیق ایمان ہیں حسب حدیث گذرا کہ مستغنی
قریب [illegible] سے ہوں لیکن وہ اہل ایمان جو اس درجہ کے نہیں تو اُنکا حال فرماتا ہے أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ
فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُونَ ۝ پس وہ جو ہو مومن مثل اُسکی ہو جو ہو کافر برابر نہیں اس مقام سے متصل ہم نے ثابت کیا ہے

کیا کافر برابر ہو سکتا ہے عبداللہ کے بیٹے وشیعہ یعنی عبدالمطلب والی کی برابر اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور لیکن وہ جو ایمان لاویں اور کریں نیک کام کہ ایمان پر قائم

رہیں پس انکو ہے جاے جنت مہمانی ہے اسکی ساتھہ جو عمل کرتے تہے وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ كُلَّمَاۤ

اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اور لیکن وہ جو ایمان لاکر فسق کریں کہ دین سے پہر جائیں پس جگہ انکی آتش دوزخ ہے جب ارادہ کرینگے نکلنے کا

اُس سے لوٹا دیے جاوینگے اوسمین جیسے کہ وہ ایمان لاکر اور ایمان سے پہر کر کفر کی طرف لوٹے تہے وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ

الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ ہم چکہاوین انکو دنیا کا عذاب برزخ بد

سواے عذاب بزرگ قیامت کے شاید لوٹیں یعنی پہر رجوع کریں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ

عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اور کون ظالم ہے اُس شخص سے جو نصیحت دیا جاوے زبان علی سے اسکے رب کی

آیات کے ساتھہ پہر اعراض کرے اُن آیات سے تحقیق ہم مجرموں سے عوض لینے والے ہیں یہ ہیں اور وہ جو ولید فخر کرتا تہا خدا

ولید اسکا انکار کرتا ہے اسکا جواب ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ

وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وقف

وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت یعنی دس کلمات و کتاب پیدائش صغیر اور گوسالہ برق

سے وہ روح زبرجدی موسیٰ کی کانپ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور پہر دوسرا حیلہ کیا اور پہر دس کلمات ملے اور عنایت خدا

جو موسیٰ نے رویت کا سوال کیا تو فرمایا کہ چہرہ تو نہ دیکھیگا کمال جمال و کمال کے سبب سے پر بہت بہتر ہیں سوراخ کر دیتا ہوں

اور تجلی پر کہہ دیتا ہوں جب میں نکلوں تو پشت سے تو مجہکو دیکہنا پس پشت سے جو دھوپ کی تمثیل کو دیکہا بیہوش ہو گئے اور

وعدہ جلوہ گری کا ہزار ہفتم میں فرمایا اور کہا کہ یہ نمونہ ہے یعنی زمانہ اہل اسلام کا دیکہو باب بستم مقدمہ چہارم اسکی کتاب کے

پس تو نہ ہو شک میں اُسکی لقا سے او نبی صاحب اور کیا ہمنے اُس کتاب کو ہدایت بنی اسرائیل کے لیے اور کیا ہمنے انمیں سے ایک

اسے کو کہ ہدایت کریں ہمارے امر کو جیسا تہا جبکہ انہوں نے انتظار کیا خاتم المرسلین کا اور تہے اقبال والے جیسے اشعی تن وہ جو کہ تلک

آنکا ایمان لانا اہل کتاب سے اور جنکا قول کہ محمود بصورت مادی صورت نہیں پکڑتا یہ اونکی وسوسات ہیں خاص کر وقوعہ کے

ملا سے لگا بعد وہ لوگ مسلمانی رج روز سے آشنا نہیں پس جو انکی صحبت سے ایمان سے نہ لاویں اور اختلاف کریں مثل مالک کے

ردہ عقرب

الثلث ع ۲

ضعف کے تو ارشاد ہے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اور تحقیق
تیرا رب فیصلہ کریگا انکے درمیان روز قیامت اوسمیں جو اختلاف کرنیوالے ہیں پس کفار انکے قول پر بہروسہ کرکے
ذکر کفار کہ عذاب دنیاوی بدر میں اہل اسلام کے ضعف سے تردد ہو تو انکو ایک دلیل تمثیلی سے جواب ارشاد ہے
أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝ کیا اور انکو راہ نہ دکھلائی کہ ہمنے بہت سے منکرین کی قرنوں کو انکے پہلے ہلاک کیا جن
کے چلتے ہیں انکے مسکنوں میں جبکہ وہ سوداگری کو جاتے ہیں تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں تمہ اسلام پر کہ لوط وغیرہ قوم میں
مثلاً اکیلے تھے اور انکے مقابل تباہ ہوئے آیا پس وہ نہ سنیں اور ضعف اہل اسلام کا خیال نہ کریں أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ
الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝
کیا اور وہ نہ دیکھیں کہ ہم جاری کریں پانی کو خشک زمین کی طرف پس نکالیں جسکے ساتھ کھیتی کہ کہاویں اوس سے انکے
چوپائے اور وہ خود کیا نہ دیکھیں پس یہی اہل اسلام کی فتح و قیامت کا حال سمجھیں وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ اور دریافت کریں کہ کب ہوگی یہ فتح اگر ہو تم سچے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ فرما روز فتح نہ نفع دیگا اون سائلیں کو جنہوں نے کفر کیا انکا ایمان اور نہ وہ مہلت دیئے جاوینگے
بلکہ اول معاملہ میں ہی کے دار البوار کو پہونچیں دیکھو غزوہ بدر کے حال کو کیسی صاف پیشین گوئی ہے فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ۝ پس منہ پھیر انسے اور انتظار کر فتح کا کہ وہ منتظر ہیں اپنی شکست کے۔

سورۂ احزاب مدنیہ ہے مشتمل ہے تہتر آیات و نو رکوع پر

اس سورت میں پیشین گوئی ہے شکست کفار کی اور فتح احزاب کا ذکر ہے جسمیں لشکر غیبی سے اہل اسلام پر خدا کا احسان
ہوا اور اس سورت میں بعض معدود مسائل کا ذکر ہے اور یہ سورت بڑی سورت نہیں قرآن میں مگر بنسبت قرآن کے پہلے
بہت سی اسکی آیات منسوخ التلاوت ہوگئیں اور اس سورت کی ترتیل نبی پر حسب آیت و رتلناه ترتیلا کے
نویں سال ہجرت میں ایک کو رسالہ کی بعد ہوئی ہے اور اسی سبب سے بعض مسائل کی تاویل بہت ہی نادرستی مفسرین کے ترتیب
آیات کے خلاف واقع ہوئی ہے والحمد للہ کہ اس تفسیر میں مرتب ہوا مسائل مذکورہ جیسے ناظرین پر ظاہر ہونگے اور اسکی تحقیق

اس قسم کے مسائل کی تحقیق ہے جو پہلے جاہلوں کفار و منافقین میں خلاف عقل کلی کے مروج تھی کہ اُس سے وہ رواج
دور کئے گئے ہیں انہیں سے ایک دوسرے کے لحاظ سے احکام الٰہی کے لئے کافرین و منافقین سے خوف نکرنا ہے دوسرے ظہار سے
طلاق نہ سمجھنا تیسرے تبنیت سے بیٹا نہونا ہے علی ہذا ایلا وغیرہ بقاعدہ تھے کفار و منافقین کی رای کے وہ مخالف کئے گئے اور
بعض احکام اسلام کی بہی جو مصلحت وقت مقرر تھے منسوخ کئے گئے جنپر کفار و منافقین کی زبان سے طعنہ ہوسکتا اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے اظہار میں اسلئے خوف کہاتے تھے وہ ظاہر کئے گئے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کے ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
اے نبی تقوی کر اللہ سے اظہار احکام خدا میں اور نہ اطاعت کر کافروں و منافقوں کی کہ انکے اظہار میں تو خوف کرے جو
خلاف رای جزوی کے ہیں تحقیق اللہ دانا با حکمت ہے اپنے اجرای احکام کی نسبت کہ عقل کلی کی موافق ہیں وَّاتَّبِعْ
مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور تابعداری کر اُسکی جو تیری طرف وحی
کیجاوے تیرے رب کی طرف سے تحقیق ہے اللہ اُسکے ساتھ جو کرو خبردار وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا
اور بہروسا کر خدا پر اور کافی ہے اللہ وکالت کیلئے مقابلہ کفار و منافقین کی جوابدہی میں کیونکہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ نہ کئے اللہ نے کسی کیلئے اسکے اندر دو دل کہ اللہ کے احکام کی تعمیل میں ایک دل ہو
اور دوسرے دل میں خوف کافر و منافقین میں تعمیل احکام الٰہی تھو یہ ایک مسئلہ اس سورت کا ہوا جو دوسرے مسائل کی
تمہید ہے اور دوسرا مسئلہ اس سورت کا ظہار سے متعلق ہے جسمیں کفارہ دیکر موافقت درست ہے نہ جیسے کفار میں رسم ہے کہ
اُسکو ابدا حرام سمجھیں جیسے ارشاد ہے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ اور نہیں
کئیں اللہ نے وہ تمہاری ازواج جنسے تم ظہار کرو تمہاری مائیں جسکا حال سورۂ مجادلہ میں مذکور ہوگا اور تیسرا مسئلہ تبنیت
کا ہے جیسے یہود و جاہلوں میں ابتک رسم ہے کہ دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیتے پس زید بن حارثہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے بیٹے نہیں ہوسکتے اور یہ حکم قبل از نکاح زینب اور زید مقرر ہوا ورنہ درصورت بقاء تبنیت جاءو اُنکا زینب
و اونکی بہائی عبد اللہ کو نکاح کرنیسے نہوتی تو ارشاد ہے وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اور نہیں کئے اللہ نے تمہارے پکارے گئے بیٹے تمہارے بیٹے یہ بیٹا کہنا تمہارا
قول ہے تمہارے مونہوں سے اور اللہ کہتی سچ اور وہ بتادیوے راہ اسلام اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۔ انکو پکارو انکے باپ کے نام سے کہ اور
وہ عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پس اگر نجانو تم انکے باپوں کو تو تمہارے بھائی دینی ہیں اور تمہارے موالی ہیں یعنی
دوست لیکن پہلے اس حکم سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسروں نے متبنی کیوں کیا ارشاد ہوا وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ اور نہیں ہے
تمہارے اوپر گناہ جسمیں تمنے خطا کی ہو اسکے ساتھ لیکن وہ جو قصد کریں اسکے ساتھ تمہارے دل وہ گناہ ہے اور ہے اللہ
غفور رحیم خطا بخش اور نبی کی متبنی کرنیمیں حکمت یہ تھی کہ اس طریقہ کو اپنے بیٹوں کرکے فسخ کریں اور تاکید اس حکم کی
تفصیل میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی پکارا جاوے غیر باپ کی طرف اور وہ اسکو جانتا ہو تو جنت اسپر حرام ہے پھر حقیقی نہ ہوئی
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زینب پسند آئی تھیں جبکہ اونکو زید کے شوہر کی صورت گذر گئی تھی اور یہ اللہ نے خبر
دی تھی کہ زینب ازواج مطہرات سے ہونیوالی ہیں پس مسئلہ سابق کی تعمیل کے لئے یہ تجویز ہوئی کہ پہلے زینب کا نکاح زید سے
کیا جاوے جسکی تہمت فسخ کی گئی تھی تاکہ انکی طلاق دینے کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہو اور متبنی کی رسم
برطرف کی جاوے لیکن زینب اور انکے بھائی عبداللہ نے زینب کے نکاح کے لئے کہ زید سے کیا جاوے کہا ارشاد فرمایا چونکہ
زید بن حارثہ ٹھہر کر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبنی نہ ٹھہرے تو زینب و عبداللہ نے کفو نہ سمجھ کے انکار کیا تو چوتھا
مسئلہ کا اس سورت میں ارشاد ہوا اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۔ نبی
اولی ہے مومنین کے ساتھ انکی جانوں سے اور بیبیاں اسکی ازواج آنکی ماؤں کے حکم میں ہیں پس فرمان نبی کی تسلیم لابد ہے
اور جبکہ ازواج نبی حرمت میں مومنوں کی مائیں ہیں پس اگر زینب سے نکاح نبی پہلے کریں تو پھر زید سے نہیں ہو سکتا
جس سے متبنیت کی رسم ٹوٹتی اس مقام سے امام علی نقی کا قول ہے کہ اللہ نے خبر دی تھی پہلے سے کہ زینب ازواج مطہرات سے
ہو گئی اور پہلے مواخات انصار و مہاجرین سبب وراثت تھی پانچواں مسئلہ اس سورت کا انکا برداشت ہے اور ارحام
میں جیسے ارشاد ہوا وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۔ اور رحم والے مومنین انصار و مہاجرین بعض ان کے اولی ہیں بعض
کے ساتھ کتاب خدا و سنت کی مطابق وراثت پانے میں مگر یہ کہ تم کرو اپنے دوستوں کے ساتھ معروف کہ وصیت کرو
اس طریق سے کہ وارث کا نقصان ثلث مال سے زیادہ میں نہو كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۔ یہ ہے کتاب

سورت نسا مین لکہا ہوا یہ لطف ہوئی اور اول یہ مسئلہ تہا منافق و کافر کی عدم اطاعت مین اونکے مقابلہ مین خدا پر توکل کیا جاوے تو فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور یاد کر جبکہ لیا ہمنے نبیون سے اونکا عہد یعنی میثاق اور خاص تجہسے اور نوح سے و ابراہیم و موسی و عیسی بن مریم سے جبکہ آدم کی پشت سے نکال کر الست بربکم فرمایا چنانچہ اس وجہ سے درس ہم فصل ۴ تکرین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زینت حیات اور شریعت کو درخت نیک و بد کی پہچان کرنے کا فرمایا ہے تاکہ سچوں سے انکی سچائی سے اللہ سوال کرے یعنی قیامت اور کافرون کیلئے تیار کیا ہمنے عذاب دردناک کہ شمشیر آتشبار کی آنچ چلائی جاوے اور اسے احکام کے اظہار مین خوف نکیا جاوے اور عدم اطاعت کافرین و منافقین کی نسبت اور اپنے سے خوف کرنے کی نسبت سنانا ہے قصۂ احزاب کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اے ایمان والو یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے اوپر جب آیا تمہارے اوپر لشکر ابوسفیان دس ہزار اور تم گہبرا رہے ہوئے تہے یہانتک کہ پیغمبر خدا نے بھی تین قیام کے نہیں کیا یہ مقام خوف نہیں تہا پیغمبر نے خوف نکیا پس ہمنے بھیجی کفار پر سخت ہوا اور فرشتون کا لشکر جسکو تم نہ دیکھتے تہے اور ہے اللہ اسکو ساتہ جو تم عمل کر رہے تہے اور شروع قصہ بطور خلاصہ یہ ہے کہ غزوہ احد کے بعد جبکہ بنی نضیر مدینہ سے گستہ ہو گئے تو وہ جلا وطن کئے گئے تو انکی حیی بن اخطب سردار بنی نضیر و سلام بن ابی الحقیق و ربیع بن ابی الحقیق تمیمی و ہوذہ بن قیس و ابی عمار ابوسفیان کے پاس آئے کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین کہ اہل اسلام کو بیخ برکندہ کرین اور کہا تمہارا دین آبائی کا اسلام سے بہتر ہے پس اسوقت مین ابوسفیان بن حرب و عکرمہ بن ابی جہل و ابی الاعور سلمی و ابی سفیان ابی بن سلول راس المنافقین کے پاس آئے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کرین و عبد اللہ بن سعد بن سرح جو مرتد ہو گئے تہے اور یا الآخر پہر اسلام لائے اور طعمہ بن ابیرق منافق منافقوں کے ساتہہ ہو کر کافرون کے ساتہہ ہم کہ ہوئے اور کفار کے یہنے کہا کہ تم معبود لات و عزی و منات کو حضرت نبی برا کہتے ہین ہم انکو خدا کی عبادت کرینگے ستو عز نہین کیا پس فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت انکے قتل کی چاہی مگر آپ نے عبد اللہ بن ابی سلول کی وجہ سے درگذر کئے پہر انکو مدینہ سے نکلوا دیا پس جبکہ

ابوسفیان وعکرمہ وغیرہ مدینہ سے نکلوا دیگئے تو اونکو یہ سخت ناگوار ہوا تا کامل ہو فصل ۲۴ یشیا کلثوم ہو کر
سلع کی پہاڑی کے پاس بت پرست جمع ہونگے کہ سلع مدینہ کی پہاڑی کا نام ہے تو کفار مکہ نے سرداری ابوسفیان
مین جنگ کا ارادہ کیا اور بنی نضیر یہود نے بنی غطفان کو اُکسایا اونکا سردار عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر
بنی فزارہ سے تہا دوسرا حرث بن عوف بن حارثہ بنی مرہ سے تہا اور تیسرا مسعود بن رخیلہ بن نویرہ بن طریف نجوم اشجع سے تہا اور
نعیم بن مسعود ہمراہ تہے اور لشکر کی خبر سنکر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی صلاح سے بحکم حضورؐ کی پہاڑی کے پاس
خندق کہودا گیا اُس خط کی مطابق جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہینچا تہا اور کہودنے کے آلات بنی قریظہ
سے یہودیون نے دیئے کہ اسوقت اہل اسلام سے وہ صلح رکہتے تہے اور بنی قینقاع مین ہمراہ بنی یہود اکر رہنے والے تہے جنکی بابت کی
حسب دس دس گز ہر دس کے ساتھ ہونی لکہی ہے اور خط میں ایک پتھر سفید سخت آگیا جس سے کدال کو شتی تہین اُسکے
حال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی کہ خط کی خلاف بدون حکم حضرت صحابہ نکرتے تہے پس حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لائے اور کہودنے کا آلہ خود دست مبارک مین لیا اور اُس پتہر پر مارا کہ وہ پتہر ٹوٹا اور بجلی
اُس سے چمکی اور مدینہ کی پہاڑ کو اندر جاتا تہا ایسا ہوا جیسے اندہیری میں چراغ تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کی
تکبیر فرمائی اور مسلمانون نے ساتہ کہی اور پہر دوسری ضرب ماری اور پہر برق چمکی اور تکبیر کہی اور پہر تیسری ضرب ماری تا
اور بجلی چمکی اور تکبیر کہی پس وہ پتہر پاش پاش ہوگیا اور مسلمان نے عرض کیا کہ کیسی ایسی حالت تہی نہین دیکہی فرمایا
کہ پہلی روشنی میں مجہکو قصور حیرہ و مدائن کسری کی دکہلا دئے گئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ تیری امت غالب ہونیوالی ہے اُسپر اور
دوسری روشنی مین ارض روم کے قصور دکہلائے گئے کہ جبرئیل نے خبر دی کہ تیری امت وہان پر غالب ہوگی اور تیسری
روشنی مین صنعا کی محل مجہکو دکہلائی گئی اسمین بہی جبرئیل کے میری امت غالب ہونیوالی ہے اور مسلمان خوش ہوئے
اور منافقون نے ضحکہ کیا کہ ایسی فتوحات کی خبر دی گئی اور ساتہ اسکے آپ خوف سے خندق کہودتے ہین تو اس قصہ پر
آیت قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء نازل ہوئی
اور جب فارغ ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کے کہودنے سے متوجہ ہوئے قریش مجتمع ہوکر دس ہزار آدمیون سے
مجمع السیال مین اُترے اور غطفان اہل نجد جانب احد مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین ہزار مسلمانون کے
ساتہ خروج فرمایا کہ کیا اپنی پشتون کو سلع کی پہاڑی کی طرف اور خندق مسلمانون وکفار کے بیچ مین رہگیا تہم

اللہ نے مشرف باسلام کیا اور دعوت دی کیا آپکے ساتھ دینگے ہم اپنا مال نہین دینگے اور خدا کی قسم نہین اونکو مگر
سیدنہ یہانتک کہ حکم کرے اللہ ہمارے اور اونکے درمیان پس سعد نے برضاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو صحیفہ
مین تہا محو کردیا اور بالآخر لشکر قریش نے زور کیا کہ عمرو بن عبدود جو بدر مین زخمی ہو کر گیا تہا وہ اچہا ہو کر
قریش کے ساتھ تہا وہ ایسا زور آور بقول فاروق رضی تہا کہ ایک مرتبہ لوٹنے والی جماعت کے مقابلہ مین اونٹ کے بچہ
کو ہات پکڑکر ڈہال بنائی اور دشمن بہاگ گئی اور عکرمہ بن ابی جہل و ہبیرہ ابن ابی وہب و نوفل بن عبداللہ و ضرار
بن خطاب و مرداس گہوڑون پر چڑہ کر مستعد قتال ہوئے مگر خندق نے روکا بالآخر موقع پاکر خندق کے اندر حدود
اسلام مین آگئے اور مقابل طلب کیا پر بسبب عمرو بن عبدود کی ہیبت کے کوئی مقابل اہل اسلام سے نہ نکلا پر علی مرتضی
شیر خدا مقابلہ کو چند مسلمانون کو ساتھ لیکر نکلے اور نعرہ مارا پس کافر متوجہ علی کی طرف ہوئے اور مرتضی شیر خدا نے فرمایا
کہ اے عمرو تو نے عہد کیا ہے خدا سے کہ قریش میں سے جو تجہ سے دو باتین کہے مگر ایک تو منظور کرتا ہے کہا ہان تو علی مرتضی نے
ارشاد کیا کہ مین تجکو بلاتا ہون اللہ و اوسکے رسول و اسلام کی طرف یہ ایک بات ہے دوسری یہ ہے کہ میرے تیرے درمیان
مقابلہ مین دوسرا کوئی شریک نہو تو اوسنے کہا مجکو اسلام کی حاجت نہین اور برعکس قول مرتضی کے اوسنے کہا کہ مین
تجکو بلاتا ہون شرک کی طرف اور مین دوست رکہتا ہون مجکو اوس محبت ابی طالب کی جو میری و اونکی تہی کہ مین تجکو
قتل کرون اور دوسری بات تسلیم کی تو علی نے فرمایا کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون کہ قتل کرون تو عمرو گرم ہوا اور
گہوڑے سے اترا اور خوب جہگڑا ہوا اور سخت جہگڑا ہو کر دیر کے بعد باہم پیادہ لڑے اب دونون کا ایک ایک وار باقی
ہوچکا اور تیسرا عبدود نے کہا پہلے میرا وار ہو مرتضی نے منظور فرمایا پر عبدود کا وہ خطا گیا اور مرتضی نے فرمایا کہ دیکہ
میرے تیرے یہ قرار داد ہے کہ تیسرے کو دخل نہو حالانکہ تیرا بہائی تیری مدد کو آیا ہے پس جیسے ہی عبدود نے اوس طرف
دیکہا جناب مرتضی نے ایسا وار کیا کہ اوس وار سے بالآخر علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو قتل کیا کہ دو ٹکڑے ہو
اور دو شخص اوسکے ساتہیون دو مسرعون کو یون تباہ کیا کہ ایک منبہ بن عثمان بن عبد السباق بن عبد الدار کے تیر
لگا اور مکہ مین جاکر مرا دوسرا نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ مخزومی کو جو خندق مین گرا علی مرتضی نے اوسکو قتل کیا
اور باقی پلٹن لشکر کو بہاگی اب خدا کی مدد آنی شروع ہوئی کہ ادہر سردی و ہوا آگیا اور ہر نعیم بن مسعود جو چند روز پہلے
کی کہ مخفی طور پر انکو اسلام لاکر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نعیم بن مسعود نے

نگہ فرار کا بیان ہو شر کرتا ہے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا

وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۵ اور اگر داخل کیے جاتے احزاب والے اہل مدینہ پر اپنی اقطار سے پھر طلب کی جاتی

شرک سے فتنہ کو تو البتہ لاتے منافق اسکو اور نہ ٹھہرتے اس فتنہ شرک کے ساتھ مگر کم کہ تباہ کیے جاتے وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا

اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ۵ اور غزوہ احد کے بعد جبکہ ہزیمت

انکی ایک طرف ہوئی تھی پہلی تھی یہ آیت نازل ہوئی وہ جو نازل ہوئی تھی عہد کیا تھا اللہ کے ساتھ کہ عود نکرینگے پہلے سے کہ پھر

نہ پھرینگے اور یہ عہد اللہ کا سوال کیا گیا بخلاف عہد سترتی اصحاب نجیب کے کہ انکی تقدیس کا حال آتا ہے فما عکر

حیتین ہیسے صدیق کا اور منجملہ شدہ ہو جیسا کہ حال فرماتا ہے قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ

أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۵ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ

سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۵ فرما کہ ہرگز

نفع دیگا تمکو بھاگنا موت سے یا قتل سے اور اسوقت بھی نہ متمتع کریں مگر کم فرما کون ہے وہ جو تمکو نگاہ رکھے اللہ سے

اگر تمکو ارادہ کرے برائی کا یا ارادہ کرے تمہارے ساتھ رحمت کا اور نہ پاویں وہ اپنے لئے سوای اللہ کے دوست و

نہ مددگار قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ

إِلَّا قَلِيلًا ۵ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ اور جانتا ہے اللہ روکنے والوں کو تم میں سے شامل ہونے کی اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں کو

کہ آؤ ہماری طرف اور نہ آتے ہیں جنگ میں مگر کم بخیل کرنے والے تمہارے اوپر فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ

إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم

بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۵ پس جب آوے خوف تو انکو دیکھے کہ وہ نظر کرتے ہیں تیری طرف کہ دورہ کرتی ہیں انکی آنکھیں خوف و

نامردی سے مثل اوس شخص کی آنکھ کے کہ چھا جاتی ہے اوسپر موت سے پس جب جاتا رہے خوف چلاویں تمہارے اوپر تیز زبانوں

بخیل کرنے والے خیر پر یہ لوگ نہ ایمان لائے تو گم کر دیئے اللہ نے انکے اعمال اور ہے یہ خوف اللہ پر آسان کہ نبی علیہ الصلوٰۃ

والسلام سے اوسکو دور کرے يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم

بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۵

ع ۱۷

کہاں کریں لشکروں کو کہ نہیں چلے گئے اگر پیش لشکر دوست رکھیں کاش رہ رہیں تو جنگوں میں مسلمانوں کے حالات
دریافت کریں تمہاری خبروں سے گر گروہ منافق ہوتے تمہارے بیچ نہ مقاتلہ کرتے مگر کم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝ البتہ تم مومنین
کے لئے رسول اللہ میں نیک پیروی ان مہاجر و انصار کے لئے جو امید رکھیں لقاء خدا کی اور روز آخر کی و یاد
کرے اللہ کی بہت وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا
زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ وجب دیکھا مومنین نے لشکروں کو کہا یہ ہے وہ جو وعدہ کیا ہم سے اللہ اور اسکے
رسول نے سورۂ بقر میں اور سچا ہے اللہ و اسکا رسول اور نہ زیادہ کرتا ان کو اسکی آمد مگر ایمان اور تسلیم جیسے کہ
سوم پارہ سیقول سورۂ بقر میں ارشاد ہوا ہے کہ البتہ ہم تمکو آزماویں ساتھ ایک شے عظیم خوف و جوع کے یہ ہی
جنگ احزاب سے اشارہ ہے اور بقول اموال و ثمرات سے اشارہ غزوۂ احد کی طرف ہوا تہا علی ہذا آیت والموفون
بعهدهم إذا عاهدوا والصابرين في البأساء والضراء وحين البأس میں وعدہ ہوا تہا ولما
يأتكم مثل الذين خلوا من قبلكم میں دوسرا اشارہ ہے جیسے سورۂ بقر میں مفصل لکہا گیا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ جو مومنین سے مرد ہیں الصادقین نے سچا کیا وہ جس پر معاہدہ کیا
انہوں نے اللہ سے مثل سعد بن عبادہ و سعد معاذ و انس بن نضر وغیرہ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ پس بعض انمیں سے مثل
انس بن نضر عم انس کے وہ ہیں جنہوں نے پورا کیا عہد کو اپنی موت تک وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا
تَبْدِيلًا ۝ اور بعض انمیں وہ ہیں جو مثل سعد معاذ کی انتظار کر رہا ہے اور کچھ عہد سے بدل نہ کیا میاں خصہ بلبہ سے مروی ہے کہ
ہم روز احزاب میں حصن بنی حارثہ میں تہے جو محکم ترین قلعوں مدینہ سے ہے اور ام سعد بن معاذ ہمارے ساتھ تہی قبل نزول حکم
پردہ حجاب کی اور سعد کے پاس ایک زرہ تہی چہوٹی کہ دور رہی اونکو نہ ڈہکتی تہی اور انکے پاس حربہ تہا تو وہ خندق میں گئے
اور سر حبان بن قہیر بن عرقہ کا بنی عدی سے اکحل پہ انکو لگا تو جب ان نے کہا کہ میں ابن عرقہ ہوں تو سعد نے فرمایا کہ
عرق کرے اللہ تیرا منہ آگ میں پہر کہا سعد نے اے اللہ اگر زندہ رکہ حرب قریش سے کچہ تو باقی رکہہ مجکو اسکے لئے کہ کچہ
نہیں ہے کوئی قوم محبوب تر میری طرف کہ میں جہاد کروں انکے ساتھ سے کہ اس قوم سے جنہوں نے دکہ دیا تیرے رسول کو
اور تکلیف کی ہے اور نکالا ہے وطن سے اور اگر دور کی ہے تو نے ہمارے اور انکے درمیان سے لڑائی تو اتنا باقی مجکو رکہ تاکہ آرام کروں

میری آنکھیں بنی قریظہ سے اور پیٹھ یہ ہم سوگند ہیں بنی قریظہ کے یہ ذکر انصار مجاہدین کا ہے جو سعد مل تھے اور مہاجرین
بھی اس صفت کے ساتھ ہیں پر بالتبع پس دوسری حضرات مہاجرین ممن قضی نحبہ میں امیر حمزہ وغیرہ داخل ہیں
جو احد میں شہید ہوئے اور ذکر دوسری فضل بالذات بہت کچھ ہیں لیجزی اللہ الصادقین بصدقہم
ویعذب المنافقین ان شاء او یتوب علیہم ان اللہ کان غفورا رحیما ۵ تاکہ جزا دے
اللہ سچوں کو انکی سچ کے ساتھ اور عذاب دے منافقین کو اگر چاہے یعنی جبکہ توبہ نکریں یا توبہ قبول کرے انپر بیشک
اللہ غفور رحیم ہے انہوں پر اس مقام پر معنی انا عرضنا الامانۃ کو غور کرنا چاہئے ورد اللہ الذین کفروا
بغیظہم لم ینالوا خیرا ۱۵ اور رد کیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اونکی غیظ کے ساتھ کہ نہ ہو پہنچی خیر
فتح کو وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ۵ اور کافی ہوا اللہ قتال کے لئے اور ہے اللہ
قوی غالب اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب اہل مکہ چڑھکر نہ آوینگے بلکہ اہل اسلام ہی انپر
چڑھینگے چنانچہ ایسے ہی ہوا اور جبکہ کفار مکہ واپس پھرے اور مسلمان خندق سے مدینہ میں آئے اور ہتیار رکھے اور
وحشت ظہر ہوا تو جبرئیل عمامہ باندھے ہوئے خچر پر سوار ہوئے غبار آلودہ دیباج کی چادر اوڑھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آئے جبکہ زینب بنت جحش کے ہاں اپنا سر دھو رہے تھے تو کہا کہ آپ نے ہتیار رکھدئے فرمایا ہاں تو جبرئیل
نے کہا کہ ملائکہ نے چالیس دن سے ہتیار نہیں رکھے اور نہ لوٹا ہیں اب مگر قوم کی طلب سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غبار جبرئیل وسواری کے منہ سے پونچھا تو جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے جہاد کا حکم دیا ہے بنی قریظہ پر اور ہم قصد کرنیوالے ہیں
بنی قریظہ کا تو آپ تشریف لیچلئے انکی طرف اور میں جاتا ہوں کہ اونکی قلعہ کو توڑوں وریزہ وریزہ کردوں جیسے
مرغ کے بیضہ کو پتھر پر مارتے ہیں تو بلال نے حکم سے منادی کی کہ جو فرمانبردار ہے وہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں گذارے
اور مرتضی کو نیزہ دیکر مقدمہ میں مہاجرین کے ساتھ بھیجا وہ جبکہ قلعہ کے پاس پہونچے نیزہ آپنے گاڑا اور یہود نے
کہا کہ یہی عمرو ود کا قاتل ہے اور برا کہنا شروع کیا اور مجمع بنی عبد الاشہل بنی نجار نے انصار کی واقعہ کی
اور ایک گروہ نے عصر کی نماز کی نسبت حکم کو اجتہادی مبالغہ سمجھے اور دوسروں نے حقیقت پر محمول کیا تو کسی نے راہ میں
اور کسی نے بنی قریظہ میں جا کر نماز پڑھی دونوں لائق تحسین ہوئے اور مرتضی کے جانیکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے زرہ پہنی اور خود سر پر رکھا اور سپر دوش پر ڈالی اور نیزہ ہاتھ میں لیا اور لحیف گھوڑے پر سوار ہو کر

محمد رسول اللہ سچے ہیں اب تک حسد کے سبب تم ایمان نہیں لائے اب تین کاموں میں سے ایک کو اختیار کرو یا ایمان لاؤ
یہود نے کہا کہ اپنے دین سے مفارقت ہم جائز نہ رکھیں کہ دوسری کتاب توریت پر قبول کریں تو کعب نے کہا کہ اپنی
اولاد و عورتوں کو قتل کر دو اور حصار سے اتر کر مقاتلہ کرو تو انہوں نے کہا کہ ان بیچاروں نے کیا قصور کیا ہے تو کعب نے
کہا کہ آج سبت کی رات ہے مسلمان ہم سے امن کا خیال کئے ہیں آؤ شبخون ماریں ان نابکاروں نے کہا کہ شنبہ
کی رعایت ہم ترک نہ کریں گے جبکہ شدید ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ابو لبابہ اوسی کو جو ہمسایہ اونکے
ہم سوگند تھے طلب کیا اور دریافت کیا کہ حکم کی مطابق ہم نیچے اتریں تو ہمارے ساتھ کیا ہوگا ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے
بطور خطا کے اشارہ گردن کاٹنے کا ہوا کہ اس اشارہ کے بعد سخت پشیمان ہوئے جنکی توبہ کا قصہ مشہور ہے یہود مضطر
و لاچار ہوئے تو ناچار حکم کی مطابق نیچے اترے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے محمد بن مسلمہ نے انکے مردوں کی مشکیں
باندھیں اور عبد اللہ بن سلام اوسی جو بنی النضیر میں رہتے تھے عورتوں و بچوں و مال و اسلحہ و متاع کے ضبط میں مشغول ہوئے
کہ چار ہزار گوسپند و پانسو شمشیر و تین سو سپر تھی اور بہت سے برتن و دواب و مواشی غیر عدد سے کہ بازیادہ تھی تو امرائے
و اعیان نے سفارش کی کہ بنی قینقاع کے یہود کی سفارش ابی بن سلول نے کی تھی کہ سات سو آدمی تھے جنمیں سے
چار سو زرہ پوش تھے آپ نے بخشے تو انکے جرائم سے درگذر کیجئے پر جواب اونکو کچھ نہ ملا تو حد سے مبالغہ کیا حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ آیا ایک شخص پر تم حکم ٹھہرانے سے راضی ہو عرض کیا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ سعد معاذ
سب نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں اسی وقت سعد معاذ رضی اللہ عنہ زخمی تھے بلائے گئے اثناء راہ میں اوسیوں نے
بہت کچھ عرض معروض سعد سے کی مگر سعد نے جواب نہ دیا اور جواب بالآخر دیا تو یہ کہا کہ وقت وہ نہیں کہ خدا کی راہ میں
سعد کو ملامت گروں کی سرزنش پہونچے تو اوسی جان گئے کہ سعد رعایت نہ کریں گے فریاد انہیں سے بعض کرنے لگے جبکہ
سعد رضی اللہ عنہ مجلس مبارک میں پہونچے تو ارشاد ہوا کہ اپنے سردار کے آنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو اوسیوں نے سعد سے
عرض کیا کہ رعایت انکے حال پر ہمارا سب ہے تو سعد نے کہا کہ تمہیں عہد کیا ہے جو کچھ میں حکم کروں تم راضی ہو سب نے
جواب دیا کہ ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ جو کوئی یہاں ہے وہ میرے حکم پر راضی ہے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم راضی ہیں جو تو کرے تو سعد نے حکم کیا کہ مردوں کی انکی گردن ماری جاویں
اور اونکی عورتیں و بچے کنیزک اور غلام بنائے جاویں اور اونکا مال مسلمانوں میں تقسیم کیا جاوے تو حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش سے یہی حکم ہے جسکی صداقت فصل ۲۰ استثنا میں مفصل ہے پس سعد کے حکم کی بنا پر یہود
بنی قریظہ مدینہ میں لائے گئے اور اسامہ کے گھر میں مقید کئے گئے اور عورتیں ریحہ رملہ بنت حارث صحابیہ کے
کے گھر میں محفوظ رکھی گئیں اور انکو چھوہارا کھانے کو دئے گئے اور چونکہ مسکین بندی ہوئی تھیں اپنے موضع سے بسنے اور چھوہارا
کھانے لگے اور موضع مناسب میں خندق کھود کر انکی گردنیں ماری گئیں اور کعب اسید حاضر کیا گیا اور عرض کیا کہ
اے ابو القاسم توریت کی قسم کہ اگر یہود مجھکو سرزنش نکرتے کہ قتل کے خوف سے ایمان لایا تو میں آپکی تصدیق کرتا تو حکم
ہوا کہ اوسکو یاروں کے ساتھ ملا دیا جاوے یہ بطور خلاصہ کے بیان کیا اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَاَنْزَلَ
الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ
تَطَئُوْهَا ۝ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ اور اتارا ان اہل کتاب کو جنھوں نے مدد دی کفار کو

ع

انکے قلعوں سے اور ڈالا انکے دلوں میں رعب ایک فریق کو تمنے قتل کیا جو اوس میں بالغ تھے اور ایک فریق عورتوں
بچوں کو تمنے قید کیا اور وارث کیا تمکو انکی زمین و گھروں و مالوں کا اور زمین کا کہ تم اوسپر نہ چلے اور ہے اللہ ہر چیز پر
قدرت والا اور وہ زمین جسپر نہیں چلے وہ زمین زبولون و نفتال اہل قموص ہے اور ممکن ہے کہ مراد اوس سے
مکہ و خیبر و فارس و روم ہو اور جو زمین تا قیامت فتح ہو یہ اول امر لشکر کے متعلق ہے اس مقام پر وہ شخص سرزنش کے
قابل ہے جو اسلام کا دعوی کرکے یہ لکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھا نکیا کہ بنی قریظہ کو قتل کیا معاذ اللہ
من ذلک القول من الجاہلین اب دوسرے لف کے امور کی نسبت تفسیر میں جو متعلق بزوج و زوجہ ہے تو چونکہ
اور ظہار کے تفسیر کی حاجت نہیں کہ وہ دوسری سورت میں مفصل ہے یعنی سورۂ طلاق میں اور ایلا ظہار کے قریب ہے
جسکو طلاق پہلے سمجھتے تو اسکا ذکر ہے کہ جب اسلام میں شوکت پیدا ہوئی تو بمقتضائے بشریت ازواج مطہرات نے زیور
و عمدہ لباس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نتھا کیونکہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس جو کچھ آتا کار خیر میں صرف ہوتا نہ انکی بادشاہوں کی طرح سے عورتوں کے سامان بنائے جاتے پس
انکی طلب سے آزردہ ہو کر ایک جائے خاص میں بیٹھے اور قسم کھائی کہ ایک ماہ تک کسی سے خلوت نکرونگا پھر شہرت یہ ہوئی کہ طلاق
دیدی گئی پر طلاق اور نہی ہوا وہ ایلا اور تھی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گھر ورتہا اس سبب سے ایک روز خدمت میں

آپ حاضر ہوتی اور دوسرے روز اونکا ایک پڑوسی خدمت مبارک مین آتا اور خبر لیجاتے اور اُسی روز پڑوسی آئی
ماری تہی وہ جبر لیگئے کہ آج یہ گذرا تو فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور دیکہا کہ مسجد مین اصحاب جمع ہین اور لوگ چرچہ
کررہے ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ازواج کو طلاق دی ہے اور کسی کو اجازت اندر جانے کی نہین سوا
اسکے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اذن دیکر گئے ہین اور فاروق رضی اللہ عنہ نے اذن چاہا بالآخر اونکو اذن ملا تو
دیکہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ادہر ادہر ازواج مطہرات سب سکوت مین بیٹہی ہین تو فاروق نے چاہا کہ حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہنسا دین تو عرض کیا کہ اگر مین دیکہون بنت خارجہ یعنی اپنی زوجہ کی بیٹی حفصہ کو کہ
وہ نفقہ طلب کرتی ہے تو بہت کہڑا ہون اُسکی گردن ماردون تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ وہ
میرے گرد ہین جیسے تو دیکہے تو ابو بکرؓ نے عائشہؓ کو ڈانٹا اور عمرؓ نے حفصہ کو کہ تم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
وہ مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جبکہ علیحدہ ہوئے ایک ماہ بیٹہے رہے تو فاروقؓ
نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے طلاق دینے کی نسبت جو چرچہ ہوئی تہی دریافت کیا اور دراصل نہ دی تہی
تو ارشاد ہوا کہ نہین پس حضور صلعم سے اجازت لیکر مسجد مین آنکر زور سے ندا کی کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
طلاق نہین دی اور آیت اذا جاءھم امر من الامن والخوف اذاعوا بہ پڑہی گئی اور انتیس روز بعد
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قسم پوری ہوئی کہ وہ ماہ انتیس روز کا تہا اور جبرئیل آیت خیر لائے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ
سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اے نبی اپنی ازواج کے لئے فرما کہ اگر تم ارادہ کرو حیات دنیا اور اُسکی زینت کا
پس تو آؤ تمکو مین برخوردار کردون اور بناؤ سنگار کردون تمکو اچہا سنگار اور اگر تم ارادہ کرو اللہ و اُسکے رسول اور
دار آخرت کا تو اللہ نے تیار کیا ہے محسنات کے لئے تم مین سے اجر عظیم پس اول اس آیت کی تعمیل کے لئے صدیقہ سے
ارشاد ہوا کہ وہ نو عمر تہین کہ اپنی ماں باپ سے مشورت کرکے اُسکا جواب مطابق آنکے کہنے کی دے اور جلدی نکرے تو
صدیقہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے تو یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پڑہی صدیقہ نے عرض کیا کہ اسمین
ماں باپ سے مشورہ کی کیا بات ہے مینے اختیار کیا اللہ و اُسکے رسول و دار آخرت کو لیکن بوجہ غیرت عرض کیا کہ

دوسری عورتوں سے میری ہدایت نفرمائیے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں سختی کرنیوالا
کرکے نہیں بھیجا گیا اور نہ بخل والا لیکن بھیجا گیا ہوں تعلیم کرنیوالا بشارت دینیوالا اور اختیار کی مسئلہ کی
تحقیق کہ آیا طلاق ہوتی ہے یا نہیں کتب تفاسیر وفقہ میں مفصل لکھی ہے پس اسکے بعد ساری ازواج مطہرات نے
اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دار آخرت کو پسند کیا اور بنظر مزید تاکید ارشاد ہوا یٰنِسَآءَ
النَّبِيِّ مَنْ يَّأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

الجزء ۲۲

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ اے نبی کی بیبیوں جو کوئی تم میں سے کرتوت
ظاہر مقابل قنوت کی دگنا کیا جاویگا اسکو عذاب دو حصہ اور ہے یہ اللہ پر آسان اور جو قنوت کریگی تم میں سے
اللہ اور اسکے رسول کے لئے اور کام کرے نیک دینگے ہم اسکو اسکا اجر دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہم نے اسکے لئے بزرگ
رزق آخرت میں اس مقام سے امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہمکو دو عزتیں ہیں اور ہمکو دو اجر
ہے نزدیک خدا عزوجل بود حیرانی ہو اب فحش ظاہر و قنوت کی تفسیر فرماتا ہے یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ
النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى اے نبی کی ازواج
تم عورتوں کے ایک کی مثال نہیں ہو اگر تم تقوی کرو جو عبارت قنوت سے ہے اور تم چونکہ امہات المومنین ہو تو نہ
نرم کرو بات لوگوں پر اپنا شرف رکھو تا کہ نرم بات کر نہیں طمع کرے وہ جسکے دل میں مرض نفاق ہے اور کہو
اچھی بات اور باوقار رہو اپنے گھروں میں اور نہ سنگار کرو پہلی جاہلیت کا خواہ قبل زمانۂ اسلام سے خواہ پہلے زمانہ
کی جاہلیت کا سا جو زمانہ نوح و لوط وغیرہ میں تھا نوح و لوط کی عورتیں مشہور بکفر ہیں اس علاقہ سے ازواج کو
نصیحت ہے اور لوط کے قبیلہ کا اہل یعنی اہل بیت سے ہونا خود قرآن مجید سے ثابت ہے جیسے ہر ایک کی جورو گھر والی
کہلاتی ہے اور نوح کی زوجہ شریرہ بھی ہے مگر اہل سے تھی پر اسکا بیٹا خاوندی سے بیٹا نوح کے اہل بیت سے نہ تھا وہ اپنے باپ کا
بیٹا نوح کا ورثہ یافتہ تھا پس ازواج مطہرات کی اہل بیت ہونے پر ذیل میں ترتیب قرآنی صریح دال ہے وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور بپا رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت

کرو اللہ اور اسکے رسول کی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ ترجمہ نہیں ارادہ کرے اللہ کہ لیجاوے تم سے رجس اے گھر والو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا پہلے جو گھروالوں
تبرج جاہلیت میں ہمیشہ ہوتا تہا جو رجس سے تہا وہ تم سے دور کیا جاوے گا اور علی مرتضیٰ وحضور زہرہ وامام حسنین
یہ وصف تبرج رجس کا کبہی حاصل نہیں ہوا تہا اور اس کو یہ ہر آل عبا کی بڑہکر عظمت حاصل ہو گئی یہاں اخرج انکی ہے
اور تاویلات کو گنجایش نکالنا دوسری بات ہے جو صراحت کے خلاف ہے اس مقام ہی روایات ضعیفہ کا اس تصریح
متواتر قرآنی کے خلاف اعتبار نہیں اور چونکہ لفظ اہلبیت مذکر ہے دوسرے گھروالوں میں دوسرے تبعدار مثل غلام بہی
داخل ہو تو مذکر ضمیر کہنا اسکو منافی نہیں جیسے جلد دوم بخاری میں صدر نکاح زینب میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چلے حجرہ عائشہ تک اور فرمایا السلام علیکم اہل البیت اور بی بی نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہ یہ صحیح
مذکر ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اہل بیت کہتے ہیں جنہیں صدیقہ رضی اللہ عنہا تہیں اور آیت کے پہلے صریح
ازواج کا ذکر ہے اور آیت کے بعد بہی پس مقابل ترتیب متواتر قرآن کی کیسی اعتبار روایات ضعیفہ کا کیا جاوے وَاذْكُرْنَ
مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اور یاد کرو وہ آیات ع
اللہ جو پڑہی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں تحقیق ہے اللہ لطیف خبردار پس گہروالی وہی اہلبیت ہیں اور بالفرض روایات
ضعیفہ سے نزول اس آیت کا حق آل عبا مانا جاوے لیکن وصل آیات حسب آیت ولقد وصلنا لہم القول ورتلناہ
ہو تلاوت کے جو ترتیب بحکم خدا ہو شمول حضرات ازواج مطہرات اس وصل سے ظاہر ہے اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ تحقیق مسلمان مرد و مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد و ایمان والی عورتیں اور نماز پڑہنے والے مرد و نماز پڑہنے والی
عورتیں اور سچے مرد بالاتفاق و سچی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد بالخصوص جہاد میں اور صبر کرنیوالی عورتیں اور خشوع
کرنیوالے مرد اور خشوع کرنیوالی عورتیں بالخصوص حج میں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں بالخصوص
زکاۃ سے اور روزہ رکہنے والے مرد بالخصوص رمضان میں اور روزہ رکہنے والی عورتیں اور نگاہ رکہنے والے مرد اپنی فرجوں کو

غیر سنکو حرام ہے اور نگاہ رکھنے والی عورتیں غیر مردوں سے اور ذکر کرنیوالے مرد اللہ کا بہت اور ذکر کرنیوالی
عورتیں اونکے لئے اللہ نے تیار کی ہے مغفرت و اجر بزرگ - اب تیسرے امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ تبنیت موقوف کی گئی
اور نبی سے جو کوئی نکاح کرے وہ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی اور زینب امہات المومنین میں سے ہیں پہلے اونکا
نکاح پہلے زید سے ہوا زید جو متبنی تھے اور رسم تبنیت کی جڑ اکھاڑنے سے وہ متبنی نہ رہے اور عبداللہ و زینب کو حکم
فرمایا گیا تھا کہ زینب کا نکاح پہلے زید سے کیا جاوے اور انہوں نے نہ مانا اسلئے کہ زید اگر متبنی ہوئے تو مضائقہ نہ تھا
اور زینب کی امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں اور زید اپنی قوم میں اگرچہ عمدہ تھے اور نیکو کار پسندیدہ اشخاص سے تھے
جو ہمکفوی کی لائق تھے کہ علم و فضل موجب ہمکفوی اعلی قوم سے ہے گو قریش کی قوم سے نہ تھے تو ارشاد ہوا وَمَا كَانَ
لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ اور نہیں جائز کسی مومن اور مومنہ کو جبکہ حکم کرے
اللہ اور اسکا رسول کسی امر کا کہ ہو انکو کام میں انکا اختیار اور جو عصیان کرے اللہ اور اسکے رسول کا تو گمراہی ظاہر
گمراہ ہوا پس جب سنا زینب و عبداللہ انکے بھائی نے اس حکم کو تو وہ نکاح سے زینب کے زید کے ساتھ راضی ہوگئی اور
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور دس دینار و ساٹھ درم و خمار و درع و ازار و ملحفہ و
پچاس مد طعام و تیس صاع تمر زینب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے روانہ کئے اور زید و زینب میں نزاع
ہوئی تو زید نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو زید کے نکاح کرنے سے
پہلے حق کی خبر سے معلوم تھا کہ زید کے طلاق کے بعد زینب ازواج مطہرات میں داخل ہونگی تو بھی حضور صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم نے زید کو فرمایا کہ تو طلاق دے بلکہ یہ فرمایا کہ آیا تو نے دیکھا اس سے کچھ عرض کیا نہیں لیکن عظیم جانے
وہ اپنے نفس کو تو ارشاد ہوا کہ رکھ اپنی بی بی کو تو حق تعالی کا خطاب ہوا جیسے فرماتا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ اور یاد کر جبکہ تو نے کہا اس زید کو کہ
جسپر اللہ نے انعام کیا اور تو نے انعام کیا کہ رکھ اپنے پاس اپنی عورت کو اور ڈر خدا سے اور پوشیدہ رکھتا تو نے
اپنی جان میں جسکو اللہ ظاہر کرنیوالا تھا اور تو ڈرتا آدمیوں منافقین یہود وغیرہ سے اور اللہ لائق تر ہے کہ اس

توڑ دی پس اس آیت کے بعد زید و زینب میں توحش پیدا ہوا اور زید نے طلاق دی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ
مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ
اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پس جب زید نے اپنی عورت سے پورا کیا
کار حاجت تو زید بسبب ارشاد زینب پاس گئے اور زینب کی ہیبت زید پر پڑی یہانتک کہ اونکی طرف
نہ دیکھ سکے پیٹھ پھیر کے زید نے پیغام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پہنچایا تو زینب نے کہا میں کچھ کرنیوالی نہیں
یہانتک کہ مشورہ کر لون اپنے رب سے اور نماز کی طرف کھڑی ہو گئیں تو اترا قرآن کہ ہمنے نکاح کیا تیرا زینب سے تاکہ نہو
مومنین پر روک ٹوک اپنے متبنی کی بیبیان کے ہونکی عورتون مین جب وہ پورا کرین اپنی حاجتون سے عدت طلاق کو اور ہے
حکم خدا کیا گیا پس تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زینب پاس بلا اذن اس نکاح سے اور ولیمہ کیا
موٹی بکری سے کہ گوشت سے کہ سب نے کہا لیا اور چلے گئے پر دو آدمی بعد کھانا کھا چکنے کے باتون مین لگے رہے پس نکلے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور زید آپکے پیچھے پیچھے تہے اپنی ازواج کے حجرون تک اور انپر سلام کیا تو وہ دریافت
کرنے لگین کیسے پایا آپنے اپنے اہل کو فرمایا کہ مین نے نہ جانا پہر زید نے خبر دی کہ آدمی چلے گئے پس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم زینب کے گہر تشریف لائے اور زید نے جانیکا قصد کیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پردہ ڈال دیا اس
طریق سے جو قرآن مجید مین قصہ بیان ہوا سوائے ملحد مردود کے جو خلاف طور پر بیان کرکے اعتراض کرے اہل بصیرت
اعتراض نہین کر سکتا کہ پہلے سے تبنیت کی رسم کو توڑا اور مزید اسپر یہ کیا کہ باوجود خدائی اطلاع کے کہ زینب
آپکی ازواج مین داخل ہونگی اونکا نکاح زید سے کیا اور اونکی طلاق و عدت کے بعد حق تعالی نے نکاح کیا اور ولیمہ
کرکے جسمین عامہ شہرت ہو گئی اونکے پاس گئے مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ۝ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ نہین ہے
نبی پر حرج اسمین کہ حلال کیا ہو اللہ نے اسکے لئے طریقہ خدا کا ہے ان انبیا مین جو پہلے گذر گئے کہ انپر حرج نہین
ہوتا اسمین کہ حلال کیا ہو اللہ نے اونکے اوپر اور ہے حکم خدا اندازہ مقدور ان لوگون کو جو پہنچاتے ہین اللہ کی
رسالات کو اور اس سے ڈرتے ہین اور نہ ڈرتے کسی سے سوائے خدا کے اور کافی ہے اللہ از راہ حساب لینے کے ۱۲ الکتا

اعداد کو کہ موسیٰ نے کوشی عورت سے نکاح کیا اور وہ کسی سے نہ ڈرے تا آنکہ مریم انکی بہن کو جو معترض ہوئی تھیں
سزا ملی اور دیکھو کتاب اعمال کو کہ بہت سی حرام اشیا دین موسوی کی دین عیسوی میں حلال ہو گئیں اور حواریون
نے کہا ہیں اور دیکھو رومیوں ۱۴ باب و دوم نامہ دوم پطرس کو وہ ایسے معتقدات کی نسبت یہود کو سرزنش فرماتے ہیں
کہ وہ لوگ جو شہوت پرست ہیں وہ صاحب جلال کو بدنام کرتے ہیں نہیں ڈرتے کہ صاحب جلال عبارت حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے پس اس مقام کے منافقین یہود مدینہ کا آگاہ دیکھا نہ معاملات جو تھے قرآن شریف
مین صریح ہے معترض ہوئے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا تو اوسکا جواب آیا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ نہیں ہے محمد تمہارے ع ۵
مردوں میں سے کسی کا بلحاظ نسب باپ ولیکن رسول اللہ کا ہے و خاتم انبیا اور ہے اللہ ہر شے کے ساتھ دانا جیسے دانیال
دسم ۹ فصل نہم و اقبال سے ختم رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہے علی ہذا انجیل سے بھی جیسے ختم الانبیا ہونا
واضح ہے جیسے فصل ۱۲ یوحنا انجیل میں مسیح نے پچھلے دن والا کہکے فصل ۱۰ استثنی کے نبی کو جو اسماعیلیوں میں
پیدا ہونا فرمایا ہے اور باپ ہونا بنظر عظمت اور ازواج مطہرات کا مادر مومنین ہونا بنظر عظمت یہ دوسری
بات ہے اور یہ مقام جو اسکے شکر کا ہے کہ حق تعالیٰ نے جنبیت کی جہالت سے تمکو پاک کیا جیسے ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سی
یاد یعنی دن میں ظہر و عصر کی نماز میں بالخصوص تاکہ تمہارے سینے فراخ ہوں اور حقیقت جہالت جنبیت سے انشا ہو اور
تسبیح کرو اوسکی صبح و شام نماز فجر و مغرب و عشا کی بالخصوص هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم
مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ خدا وہ ہے جو جزا دیتا نماز کی تمکو اور ملائکہ رحمت
بھیجتے ہیں تاکہ نماز کی برکت سے نکالے تمکو جہالت کی اندھیریوں سے نور علم کی طرف اور ہے اللہ مومنوں کے ساتھ رحم والا
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝ انکی تحیت اس روز کہ ملیں
بعد مرگ یا قیامت میں سلام ہوا اور تیار کیا ہے اونکے لیے بڑا اجر يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اے نبی بھیجے تجکو ہیں شاید تیری امت پر اور بشارت دینے والا اہل ایمان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے اور ڈرانے والا کفار کو انکی ہلاکت و عذاب قیامت سے اور بلانے والا اللہ کی طرف اسکے اذن سے مومن و کفار کو اور سراج نورانی بشارت دہندہ مومنین کو اسکے ساتھ کہ انکو انکی اللہ کی جانب سے بڑا فضل ہے اور نہ اطاعت کر کافرون و منافقون کی جو تجھسے برگشتہ ہون اور ترک کر اونکے دکہ دینے کو اور بہروسا کر خدا پر اور کافی ہے اللہ وکالت کے لئے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نور دہندہ اور مسیح نور کے رتبہ والے کا درجہ دریافت کرنا چاہئے یہان تک نشر ہوئی لف کی جسمین بیان تہا کہ کفار و منافقون کی اطاعت نچاہئے پہر پانچوین مسئلہ کا اس سورت مین ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مومنات سے پہر اونکو طلاق دو پہلے اسکے کہ تم اونکو مس کر دیں تو نہین ہے تمہارے لئے اونپر کوئی عدت کہ وہ کاٹین اسکو پس برخوردار کرو اونکو اگر مہر مقرر کیا ہو تو نصف مہر سے ورنہ تحفہ وغیرہ سے جسکی تفصیل فقہ و حدیث میں ہے اور رخصت کرو اچھی رخصت نہ بطور جاہلیت کے کہ اونکو کچھ نہ دو یہ مومنات کے ساتھ خاص ہے اور چھٹا حکم ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اے نبی ہمنے حلال کین تجکو تیری وہ ازواج جنکو تونے اونکی مہر دی یا وہ جسکا مالک ہوا تیرا داہنا ہاتھ اوس شے سے کہ دیا ہے اللہ نے تجکو اور تیرے چچا کی بیٹی اور تیری پہوپہی کی بیٹی اور تیرے ماموں کی بیٹی اور تیری خالا کی بیٹی وہ جنہون نے ہجرت کی ہو تیرے ساتھ اور وہ عورت مومنہ جو بخشے اپنی جان کو بلا مہر نبی کے لئے اگر ارادہ کرے نبی اوس سے نکاح کا خالص تیرے لئے سوا مومنین کے ان بعض باتون میں خصوصیت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ہے کہ نو ازواج موجود ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خصوصیت ہے اور رشتہ داران مذکورہ میں شرط ہجرت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ہے اور بلا مہر کے نفس بخشی کسی عورت کی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے

مخصوص ہی جبکہ نبی اوس سی نکاح کا ارادہ کرین اور ملک یمین کے ساتہہ بہی مخصوص ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین پس کتابیات سی ام المومنین نہین ہو سکتی وہ مخصوص بمومنین ہین علی ہذا وہ مومنات جنہون نے
ہجرت نہ کی ہو مخصوص بمومنین ہین قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ جانا ہم نے وہ جو مقرر کیا مومنین پر
اونکی ازواج مین کہ مثل کتابیہ اور غیر مہاجرات ہی اونکو درست ہین تاکہ نہو تیرے اوپر حرج اور ہی اللہ غفور رحیم
پہر دیکہو درس ۵ نور ۱۰ کہ جسمین یتیمون کا والی اور بیوون کا شوہر کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
لکہا کہ انکی رعایت اہم اشیا سی ہے علی ہذا اوسائر فارسیون مین کثرت مناکحت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان سے ہے ارشاد ہی تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ
بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ درنگ کر اوس
عورت سی جسکو تو چاہی اونمین سی اور جگہ دی اپنی طرف جسکو تو چاہی اور جسکو تو خواہش کری اونمین سی جنکو تو نے علیحدہ کیا ہو
نہیں ہی گناہ تیرے اوپر یہ قریب ہی اسکے کہ ٹہنڈی رہین اونکی آنکہین اور نہ رنجیدہ ہون اور راضی ہون اسکی ساتہہ جو
تو نے اونکو دیا ہی اون کل کو اور اللہ جانتا ہی اسکو جو تمہارے دلون مین ہے اور ہی اللہ دانا حکمت والا پس مومنین کو عقیدہ
خالص کرنا شک شبہ سی چاہیے اور آپکو برابر نبی کی یہ سمجہنا چاہیے کہ موسیٰ پر رحیم و نادر ون تو کوشی عورت کے نکاح پر اعتراض
کیا تہا دیکہو کیسے عتاب ہوئی نبی کا مقام ازبس عالی ہی انمین سی بالخصوص رسل کا اونمین سی اولوالعزم کا انمین کی خاتم الرسل
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کا فران ... البشر ان ... کان شق القمر یہ امر بہی مثلیت موسیٰ کی خواہش
کرتا ہی کہ موسیٰ پر کوشی عورت پر عیب لگایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نکاح زینب سی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ
مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝ اور نہیں جائز تیرے لیے عورتین سوای انکے جو جائز ہو چکین کہ اہل اسلام سے
فلان قسم جرائمین سی ہون کہ کتابیہ نہون اور جبکہ اونکو حکم امہات المومنین کا ہے کہ دوسرے سے نکاح اونکا درست
نہین تو نہین جائز کہ اونکو مدالجا وی کہ اونکو طلاق دیجاوی کہ اور دوسری سی اونکی عوض نکاح کیا جاوی قسم کتابیہ سے

ع ۱۲

ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا ۝ تحقیق یہ اللہ کے نزدیک بزرگ اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْہُ فَاِنَّ
اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر ظاہر کرو کچھ یا پوشیدہ کرو اسکو تو ہے اللہ ہر شی کے ساتھ دانا اور چونکہ نسبت
امہات المومنین کے ہر اہل اسلام کے لئے یہ حکم شامل ہے کہ وراء حجاب سے طلب کرو تو اقارب کا کیا حال ہے ارشاد ہے
لَا جُنَاحَ عَلَیْہِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِہِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِہِنَّ وَلَآ اِخْوَانِہِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِہِنَّ وَلَا
اَبْنَآءِ اَخَوٰتِہِنَّ وَلَا نِسَآئِہِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا ۝ نہیں ہے گناہ اُپر اُنکے باپون میں نہ اونکی بیٹون میں نہ اونکے بھائیون میں نہ اُنکے
بھتیجون میں اور نہ اونکے بھانجون میں نہ اُنکی عورتون میں کہ مومنات حرائر و لونڈیان ہون غلامون میں اور
ڈرین ازواج اللہ سے تحقیق اللہ ہر شی پر حاضر ہے تو ان حکم اس صورت سے ارشاد فرماتا ہے جس سے اہل اسلام کو
اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ربط پیدا ہو اور متخلق باخلاق رسول ہنین کہ جس کو ترقی ملی ہے اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۭ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ تحقیق اللہ
وا اسکے ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو صلوٰۃ بھیجو اسپر اور سلام بھیجو بزرگ سلام تا آنکہ یہین تو بہین خلق
کر کے صلوٰۃ و سلام کا انشا کرو جیسے کتب فقہیہ مثل در مختار وغیرہ مین ہے کہ طحاوی مین اسکی شرح مین بہت سی کتب کا
حوالہ ہے اور درود کی فوائد پر شیخ دہلوی نے بہت بہین جو لاتحصی ہین تفاسیر و احادیث و کتب اولیاء و صالحین اسے
مشحون ہین جس سے عظمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہے اور سوائے حصول حب کے جسکو کثرت ازواج
حسنت مین مطلوب ہون وہ یہی درود درود شریف سے حاصل ہے کہ جبلہ اس حقیقت سے آشنا نہین کہ مرد صفت
رب پر مخارق ہے اُسکے ساتھ حق متجلی ہوتا ہے اور عورت صفت مرد پر مخلوق ہے تو مرد کی عنایت اُسکے حق پرورکار ہے
کہ متخلق باخلاق خدا ہونا کمال ہے اس مقام سے حدیث مین حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء
قرۃ عینی الصلوٰۃ وارد ہے فصوص الحکم مین فص فردی مین اسکو غور کرنا چاہیے پس اس وجہ سے اس آیت کا ذکر
عورتون کے احکام کے بیان مین لایا گیا مخفی نہ ہے کہ مدینہ مین منافقون کی تین گروہ تہے ایک صرف منافق دوسرے
نفاق کے ساتھ کرنیوالے تیسرے شہر مین زلزلہ اپنی شرارت سے ڈالنے والے تو علی العموم منافقون کی دلمین
نفاق سے وہ باتین ہوتین جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکنی ہوتی اونمین سے مثلاً نکاح زینب ہی ہے

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اے پیغمبر کہہ اپنی بیبیوں کو
جو باہر نکلیں ضرورت کو جاویں اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ لٹکا دیں اپنے سروں پر اپنی چادروں سے
یہ قریب ہے اسکے کہ وہ پہچانی جاویں کہ وہ آزاد ہیں تو نہ دکھ دی جاویں اور ہے اللہ غفور رحیم جو پہلے اس سے
اس حالت پر ہوئے ہیں تہمین انس نے کہا ہے کہ ایک لونڈی مقنعہ ڈالی ہوئی فاروق رضی اللہ عنہ پر گذری تو
اُسکی درّے سے خبر لیگئی کہ تشبیہ آزاد عورتوں کے ساتھ کرتی ہے اور مقنعہ اتار لیا الحاصل یہانتک منافقوں کی
تین قوموں کی مع بیان پردہ عورتوں کے ایذا ہوئی انکا ذکر تھا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۛ
مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ اگر باز نہ رہے منافق علی العموم اور وہ جنکے دلوں میں مرض ہے کہ نسبت
زینب میں اعتراض کریں اور خوض کرنیوالے شہر میں البتہ ہم پیچھے لگاوینگے تجکو انکے پھر نہ مجاورت کرینگے تیرے
شہر میں مگر کم اس حالت میں کہ پھٹکارے پڑے ہونگے جہاں پائے جاویں پکڑے جاویں اور سخت قتل سے قتل کیے جاویں
خدا کا طریقہ ہے ان انبیا میں جو گذرے پہلے بالخصوص موسیٰ میں کہ انکے ساتھ بھی اس قسم کے لوگ منافق ہوئے اور ایذا دی
اور خوار ہوئے جیسا دیکھو موسیٰ کے ساتھ نکاح حبشیہ میں اور تو نہ پاویگا طریق خدا کی تبدیل اپنی نسبت کہ مثل
موسیٰ فصل ۸ اسفر تثنیہ میں کہا گیا ہے افسوس ہے ان شیعوں پر جو اس آیت کو بحق صدیق و فاروق و عثمان تہمت
کرتے ہیں کہ وہ وفات تک مدینہ میں مجاور حضور کے رہے اور بعد نزول اس آیت کے منافقین کو حکم حضور صلی اللہ علیہ
وسلم ہوا کہ نکل جا اے فلانے منافق اور نکل گئے یہ منافقین کا حال فرمایا ہے يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ
دریافت کرتے ہیں تجسے آدمی منافق قیامت سے کہ کب آویگی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ فرما دیں نسبت اُسکا علم اللہ کو پاس ہے اور کس چیز نے جتلایا تجکو امید ہے کہ
ساعت ہو قریب جیسی آیت اقتربت الساعۃ میں مراد ساعت بدر ہے جسکا ذکر آتا ہے اور ممکن ہے کہ اقترب
الساعۃ میں مراد قریب ہو مطلب قرب عقلی ہے کہ عقل کے نزدیک قریب ہے دلیل شق قمر ہے اور پھر قیامت میں
منافقوں کی کوئی خوشی کی بات نہیں جیسے ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ

حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ تحقیق تجھ بہشت کی امانت درخت حیات یعنی محمد الّا
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مع صورتی ہم شناہ کر رہے کہ اہل آسمان و زمین وپہاڑوں پر جسکی برداشت کی نسبت
وچونکہ انہیں لیاقت نہ تھی کیونکہ اسکا حال ظاہر جامع ورکا ہے یعنی ملائکہ سفلی پر بعد اسکے کہ انکو اعتراض کا
جواب خدا تعالی نے دیا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے پس پیش کیا امانت مذکور کو کہ انسے بیان اسکا کرتے
نہ ہوسکا انہوں نے انکار کیا اور ڈر گئے اس سے اور اٹھایا اسکو انسان نے کہ مراد اس سے آدم ہیں اور تھا ظالم
یعنی امانت کی قدر نا واقف پس بسبب علی امانت سے روشنی اسکی اندر آئی لیکن درخت نیک وبد کی پہچان
یعنی شریعت سے مخالفت ہوئی تو آدم سے حسب سورۂ طٰہٰ کے عہد لیا گیا کہ درخت حیات ساتویں ہزار میں اگیگا
اور تجھکو نہ ملیگا اور تو محتاج بالطبع ہو اور درخت نیک بد سے قربت نکر تو پہلے عہد کو فراموش کر گئے تو شیطان نے
وسوسہ ڈالا کہ درخت نیک وبد کی پہچان سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ تم درخت حیات کو نہ پہنچو اور شیطان کا
وسوسہ اُنپر چل گیا اور جنت عدن کا اور ہلکی امانت کے رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ کروبیوں کی شمشیر سے درخت حیات
کی راہ کی حفاظت حسب پیدایش ۲۴:۳ فصل میں کرتین کے کیا کہ جو اسکو نہ کرتا تو وہ تباہ کیا جاوے یہی ہے وہ جو ارشاد
فرمایا کہ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تاکہ عذاب دے اللہ منافقین مرد و منافق
عورتوں اور مشرکین مرد اور مشرکات عورتوں کو اور رجوع کرے اللہ مومنین و مومنات کے اوپر اور ہے اللہ غفور رحیم
اور مشہور ہے تو لیجو ہو چکی جو علت بیان کی گئی کہ عذاب دے منافقین و منافقات تا آخر آیت چنانچہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اس سورت میں لیجزی اللہ الصادقین بصدقہم سے پہلے گذری مفسرین کی اس
امانت کے بیان میں بہت سے اقوال ہیں پر مطابق تورات اور وجہ ترتیب کی وہ ہے جو لکھا گیا اور حدیث میں ہے کہ
خدا تعالی نے پیدا کیا مخلوق کو ظلمت میں پھر اسپر اپنا نور چھڑکا وہ اس مقام سے ظاہر ہے کہ وہ نور اول حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درخت حیات ہی تھے اور چھڑکنا نور کا اُنپر اشارہ مبارکہ کے چھڑنے سے عبارت ہے ۝

سورۂ سبا مکیہ ہے چون آیات و چھ رکوع کی ہے

اس سورہ میں بڑی پیشین گوئی فتح بدر و فتح مکہ کی ہے اور پہلی سورت کے آخر میں امانت حق یعنی حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہے جنکی بادشاہت بادشاہت خدا کے فصل ۷ دانیال میں ہے جنکے بشیر مسیح گذرے اور دیکھو فصل ۳۳ استثنا موسیٰ و فصل اول حزقیل و فصل ۲ مکاشفات کو جنمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنظر اتحاد خلیفہ و مستخلف کے بلفظ خداوند خالق ارض وسما کر کے لکھا ہے یہ اہل کتاب اس حقیقت سے آشنا اکثر ہوئے تا آنکہ بعض ان اہل کتاب سے اہل عالم تھے جنمیں آٹھ شخص بہت کچھ ہی واقف توراۃ و زبور و انجیل سے تھے وہ حبشہ و شام وغیرہ سے اجبار کے یہاں آئے اور دلنشین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ دریافت کی تو راہ کے بتلانیوالے وہ کافرشتے جبرائیل نبی عظیم الشان کی بجو صاحب رویا قدیم کر کے فصل ۷ دانیال میں مذکور ہیں اور نیز قیامت کو منکر تھے تو ان اشقیا میں سے انہوں نے کہا کہ ہم تمکو بتلادیں اس شخص کو جو تمکو خبر دیکہ جب تم پارہ پارہ ہوگے تو پھر پیدا ہوگے اور وہ مفتری ہے اور جھوٹا ہے اور یہ کہنا کا قول ہے کہ کوئی مرکر پھر نہیں جیتا کہ معدوم میں تمیز نہیں رہتی حالانکہ حسب مزبور [illegible] و انجیل کے مسیح مرکر زندہ ہوے کہ اصلی جز انکی [illegible] تو باقی رہتا ہے اور روح کو بھی فنا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اعظم الشان نبی ہیں کہ عالم آسمان یعنی روح کے عالم میں جاکر واپس آئے اور قیامت کی خبر دی پس انکار کفار بے اصل ہے پس مثل ایسے کفار کی تردید میں بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ارشاد ہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ط وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ٭ ہر ایک حمد ہے اللہ کو جسکے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہے اور اسی کے لئے ہے حمد آخرت میں اور وہی حکمت والا خبردار ہے کہ اپنی حکمت کاملہ سے اعیان کو بصورت ارواح متمثل کیا و ارواح کو بصورت مثال اور مثال کو بصورت شہادت پھر شہادت کو دوسرے عالم مثال میں لیجاتا ہے اور پھر آخرت میں عالم حیوان میں لادیگا کہ اسکے علم میں تمیز رہتی ہے کہ عالم معدوم محض نہیں ہوتا یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ٭ وہ جانتا ہے اسکو جو داخل ہو زمین میں مثل دانہ و مثل مسیح کی اور وہ جو نکلے زندہ ہوکر اس سے مثل گھانس و مثل مسیح کی اور وہ جو اترے آسمان سے مثل پانی کی اور وہ جو عروج کرے آسمان میں جیسے ابخرے کہ اوپر چڑھتے ہیں اور نیز وہ جو اترے آسمان یعنی عالم ارواح سے مثل خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور وہ جو عروج کرے اسمیں شب معراج میں مثل ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور وہ رحیم غفور ہے بالخصوص اس وقت میں حسب [illegible] ۱۱ فصل ۲ [illegible] کے جو [illegible]

رحمت خاص کا ہی اور جیسکہ قدرت ہے اس درجہ کی ہی پس قول عام کا غلط ہی جو منقول ہی وَقَالَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ اور کہا کافروں نے نہ آوے ہمکو قیامت کہ اللہ میں عیب کہاں ہو قُلْ بَلٰی
وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَیْبِ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ
وہاں قسم ہے اپنے رب کی البتہ آوے تمکو عالم غیب جس سے نہ غائب ہو ذرہ کی برابر آسمان میں اور زمین میں اور
ذرہ کا ذکر واسطے بالخصوص ہے کہ پشت آدم میں جیسے ذرات اولاد [illegible] عالم [illegible] بعد ہو کر اور پھر انکو
مارا اور پھر انہیں ذرات سے جلا دے کہ اصلی اجزا انکو باقی رکھے جاتے ہیں [illegible] قیامت میں ہونگے پس اگر ایک
شخص کو شیر نے کھا لیا اور اس شیر کو دوسرے کیڑوں نے کھایا ہوگا تو زندہ کرنا اصلی اجزا کی بقا سے ہو کچھ حرج کی
بات نہیں دیکھو کتاب احیاء العلوم کو قیامت کے مقدمہ میں وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ
مُّبِیْنٍ اور نہ کم اس سے اور نہ بڑا مگر کتاب روشن میں ہی جو عالم علیین یا عالم تعیین ہیں کہ اسمیں سب لکھا ہے
یعنی عالم مثال [illegible] لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ
رِّجْزٍ اَلِیْمٌ تاکہ جزا دے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے نیک کہ ایمان پر برقرار رہے اونکو لیے مغفرت
اور رزق بزرگ ہے اور اُن لوگوں نے جو سعی کی ہماری آیات میں اپنے خیال میں عاجز کرنے والے اونکو لئے عذاب ہے سخت
درد دہندہ بروز فتح بدر بالخصوص جنہوں نے [illegible] وَیَرَى الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْٓ
اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَیَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اور یقین کریں وہ جو
ہیں کہ علم کتاب توریت [illegible] اُس شے کو جو نازل کی گئی ہے تیرے رب سے وہ حق ہے اور راہ بتاوے گی خداوند غالب کی
راہ کیونکہ [illegible] سچائی ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ اِذَا
مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اور کہا اُن لوگوں نے کہ کفر کیا اونکو بتاویں ہم تمکو بتلاوے
ایک مرد کو کہ وہ خبر دے تمکو جب تم پارہ پارہ کئے جاؤ پورا پارہ پارہ ہونا تحقیق تم البتہ نئی پیدائش میں ہو اَفْتَرٰی
عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ افترا کیا اسنے خدا پر دروغ بابت نزول قرآن کی یا اسکو جنون ہے جو قیامت کا
معتقد ہے و حقیقت اُنمیں سے کوئی بات نہیں بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ

بلکہ وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ہیں آخرت کو ساتھ یعنی انکار قیامت و قرآن کے بروز قیامت ہون عذاب میں
اور ابھی دنیا میں گمراہی میں ہیں دور حق بات سے کیونکہ آسمان و زمین اور انکا بیان کی پیدایش کے موجبات کو
دور منظم سے اس زمانہ ہزار ہفتم اسلامی کی خبر ہے جیسے ارشاد ہوا أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا پس وہ نہیں دیکھتے اُس ہزار ہفتم کے کارخانہ نبوت کی طرف جو انکے روبرو ہے اور
اس آسمان و زمین کی طرف جو پیٹھ پیچھے پیدا ہوئے ہیں کہ بعد خلق زمین و آسمان وغیرہ کے ساتوین روز کو مبارک کیا
جسمین اشارہ ہزار ہفتم اسلامی کی طرف کیا جسمین اہل حق پر توبہ و رجوع ہوا اور کافر و منافقین تباہ ہون جیسے
ارشاد ہوا إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ اگر ہم چاہیں دھنسا دیں
انکو زمین میں جیسا بدر و حنین کہ جس جگہ کھیت ہوئے اور لشکر لے کر دیں یا گرا دیں انپر آسمان کا ٹکڑا کہ دس ہزار فوج سے مکہ گھیرا جاوے۔
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ تحقیق اس مذکور میں جو انکو روبرو ہوتا ہے اور جسمین جو انکی
پیٹھ پیچھے ہے ہزار ہفتم کا وعدہ وحی کو نزول کی نسبت ہے اور نیز ہماری خسف کرنے اور گرانے آسمان کے ٹکڑے میں البتہ نشانی ہے
تحقیق قرآن کی نزول و آمد قیامت میں ہر بندہ رجوع لانیوالے کے لئے کہ حسب وعدہ ہزار ہفتم میں نزول پایہ پایا ہے اور
وعدہ بدر و فتح مکہ میں وعدہ قیامت پر دلیل ہے لیکن اہل اسلام کی ضعیف حالت دیکھکر کیسے ان فتوحات پر خیال
گذر سکتا ہے کہ وقوع میں یہ واقعات آوینگے تو اسپر قصہ داؤد ذکر کیا جاتا ہے جو بکری چرانے والوں سے تھے جسکا خدا تعالی نے
حسب پیشنگوئی بانعام کے کیسی عظیم بادشاہت عطا کی اور انہوں نے اسلام کی فتوحات کی بکثرت پیشنگوئی کی بنا پر اول عرب
وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ اور تحقیق
دیا ہمنے داؤد پیغمبر کو جو سب میں چھوٹے بھائی اپنے بھائیوں میں تھے اور بکریاں چراتے تھے فضل اور حکم ارادی سے
ہمنے فرمایا پہاڑوں کو اے پہاڑو یعنی بادشاہو رجوع کرو اسکے ساتھ اور باوقار لوگوں کو اور نرم کیا ہمنے اسکو
واسطے سرکشوں کی سزا کے لئے کہ اس سے ہتیار بنا أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا
إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ کہ بنا اس سے زرہیں اور اندازہ نگاہ رکھ حلقوں میں اور کام کرو اے آل داؤد نیک
تحقیق میں اسکے ساتھ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہوں پس داؤد کے کفار پر بڑی بڑی فتوحات ہوئیں اور داؤد نے لشکر میں
مکان مقدس صندوق کے لئے بنانا چاہا پر جب سات گز پڑا تو داؤد نے عرض کیا کہ اے حق ایسا کیوں ہوتا ہے تو

ورس سو فصل ۲۸ کتاب اول تاریخ کے حکم ہوا کہ تو خونریزی تیز کر تاہے سو تیرا بیٹا کہ تو ہی نہ بیٹے کے ہاتھ سے یہ کام ہوگا
تو سوا ہے دوسری اسباب کی تین ہزار قنطار اوفیر کا سونا اور سات ہزار قنطار چاندی تمام تدوکر رکھے کہ گئے ہمکان
مقدس کے سلیمان کو داؤد نے سونپا جیسے فصل ۲۹ تاریخ مذکور مین ہے اور قنطار کے وزن مین چند قول ہین چالیس
اوقیہ یا ایکہزار دو سو دینار کا وزن یا سو رطل سونا اور سوا اسکے اور قول بھی ہین پھر سلیمان کے حال کو
غور کرنا چاہیے کہ سب برادرون مین خرد تھے اور کو وہ شوکت دی جو ارشاد ہے وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ج اور تابع کی سلیمان کو ٹھٹے ریح جسکے صبح ایک ماہ کی راہ اور شام ایک ماہ کی
راہ تھی کہ نہر فرات سے فلسطین تک اور مصر کی حد تک سلیمان کی ہوا یعنی بادشاہت تھی کہ ریح کیسکی چلنی عبارت
اسکی شوکت سے ہے اور تخت کا اڑنا ایک ماہ کی راہ پر جو مفسرین نقل کرتے ہین اگر ثبوت اسکا حدیث سے ہے تو
بسر و چشم کہ بطریق بوان وغیرہ کے ہو جو بالفعل یورپ مین جاری ہوا ہی مگر مجکو حدیث سے سند اسکی معلوم نہین
البتہ روی زمین کی بادشاہ جسنے مراد حوالی بیت المقدس کی تھی حسب ورس ۲۳ فصل نہم تواریخ دوم کے سلیمان
مشتاق تھے کہ اونکی حکمت کو سنین پس سلیمان مقام مملکت مورہ مین جو نسل حام سے تھی جنکو عربی ترجمہ مین تل کہتے ہین
آئے اور قوم مذکور جتنی اونٹ کی مانند تھی توی اُنسے خوف کہا تو فَآسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ط اور جاری کیا ہمنے
سلیمان کے لئے تانبے کا چشمہ جیسے داؤد کے لئے لوہے کا نرم کر دینا کیا تہا سلیمان کے لئے تانبے کی کان سے پگھل کر
نکلتا تہا جیسے حسب ورس اول فصل ۴ تاریخ دوم کے مذبح بنایا لمبائی جسکی بیس ہاتھ اور چوڑائی اسکی بیس ہاتھ
اور اونچائی اسکی دس ہاتھ کی تھی علی ہذا بحر اُس حوض کی مانند بنایا وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِإِذْنِ رَبِّهِ ط اور معظین انسان سے وہ تہا جو کام کر کر آسکے ر بر وا اسکو اون سے مثل شاہ صور و فلسطین کے
و سارہ کی حیرم تہا جو بڑا صناع تہا جیسے فصل دوم ایام دوم تاریخ سے ظاہر ہے وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ اور جو پھرے ہمارے حکم سے چکہاوین اُسکو آگ کی عذاب سے مخفی نرہے کہ مجکو
جنون کے وجود مین ہرگز انکار نہین لیکن بوجہ تغلیب جنے جنسے مراد حسب اللغۃ مظہر انسان بھی ہیں یَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ
مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ط اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا ط
وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝ بناتے سلیمان کے لئے وہ محرابین و کرسیہ کی تمثیل اور پیالہ مثل حوض اور

بڑی دیگیں کہ مثل خواجہ بزرگ اجمیر کی ہونگی جنکا ذکر فصل دوم تاریخ ایام دوم مین ہی اور فرمایا کہ عمل کرو ای آل داؤد شکر کا اور کم ہین میری بندون سی شکر گذار تو شکرانہ مین سلیمان نے مقام مقدس کی تعمیر کی اور جبکہ سنہ ۲۴ جلوس ہوا تو ادوم بن اسحاق کے ملک مین آئی اور وہان پر ہدد بن بدد کو نیا پایا اور زمانہ داؤد مین بہی اوسکا باپ کیش تہا او مصر کو بہاگ گیا تہا اور طیر کے معنی عرب کے لغت مین مرد باوقار کے بہی آئے ہین الحاصل وہ ملا اور حیرم فلسطی نے جہاز طلب کر کے اونبر وغیرہ سی سامان طلب کیا جیسے سورہ قصص کی تفسیر مین گذرا تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یا ہدد اپنی عدم حضوری کی وجہ بیان کر یہ یا اوسکو ذبح کرونگا کہ لفظ ذبح کا استعمال قتل انسان پر بہی حسب آیت یذبحون ابناءھم کے آیا ہی پہر دیر نگ زیادہ اس عرصہ مین نہ گذری تہی کہ ہدد آگیا اوسنی اپنا میل ملاپ سبا کی بیگم مسماۃ بلقیس سی بیان کیا کہ جو شخص سلطنت کے وقت سلیمان اوس سی واقف نہ تہی جیسا کا قصہ سورہ قصص مین مذکور ہوا بالآخر سلیمان علیہ السلام کی توجہ عالم کثرت مین وحدت کے مشاہدہ مین زیادہ ہوئی اور خصوصیت روحی تجلی مین کم ہوئی تو حسب فصل اسلاطین اول کے عورتونکی طرف زیادہ میلان ہوا تا آنکہ مختلف قومونکی بادشاہونکی بیٹیان آپکی نکاح مین آئین جو بت پرست تہین تو انہون نے بتخانے بنوائے اور حضرت سلیمان نے اونکی مخالفت نہ کی اس وجہ سے فصل مذکور مین بری نسبت اونکی طرف کی گئی کہ حسنات الابرار سیآت المقربین مشہور ہے اور ہرچند ۵ کا فران سجدہ کہ بیرونی بتان میکردند سجدہ وسوی تو بود سجدہ وسوئی تو بود نکی مطابق سب اوسکی ہی بندگی مین مصروف لیکن راہ بصیرت پر پرستش بت خبیثہ مفسدہ ہی تو اس وجہ سی خدا تعالی کا غضب سلیمان پر پڑا کہ اونکی تخت پر جسد ڈالا گیا یعنی یاربعام بن بنت غلام سلیمان جو کہ مثل جسد بلا روح کی تہا مقرر کیا گیا اور حکم ہوا کہ اگر سلیمان توبہ کرین تو اونکی وقت مین سلطنت بچا لیگی پر اوسکی عصا یعنی اونکی بیٹے رجعام کے وقت مین بارہ حصونمین سی دس حصے نکل جاوینگی پس سلیمان نے حسب قرآن انابت کی تو اونکی وقت مین اونکی سلطنت بدستور بنی رہی اور عدل وداد کے ساتہہ چالیس سال سلطنت کر کے وفات پائی اور اونکی عصا رجعام ایک سال تک قائم رہا اور ایک سال کے بعد وہ گرا کہ رعیت نے خراج مین تخفیف چاہی اور اچہی مشیرون نے تخفیف کی صلاح دی اور کم فطرت اونکی برخلاف ہوئی پس یاربعام کی بن آئی اور دس حصہ پر بارہ حصون مین سی رجعام کی سلطنت پر غالب آیا نظر بران ارشاد ہے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا

خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ پس جبکہ
جب سلیمان پر موت کا حکم کیا اور رہے جام خلافت کے طور پر بدستور سلیمان جو انکا عصا تھا سلطنت پر دوام
رہا اور نہ دلالت کی موت سلیمان پر مگر بار بعام دیک متال نے کہ کہا یا سلیمان کے عصا کو یعنی اس سے وہ سلطنت
سلطنت چھین لی پس جب گرا سلیمان یعنی عصاء سلیمان یعنی سلطنت سلیمان اوس سے گری ظاہر کیا حوالی کے
سرداروں نے کاش جانتے ہم غیب تو نہ رہتے عذاب ذلت دینے والے میں جو سلیمان کے ہم تابع رہے یہ قصہ اصل احل
سمجھے لکھا گو مفسرین کچھ لکھیں پر اصل مطابق منقول کی یہ لکھا گیا گو نادرست اعتراض کریں جیسے مفسد نمل میں
کہ صریح مطابق تورات کے نمل کی نسبت ادخلوا مساکنکم میں ضمائر ذوی العقول مستعمل ہیں کہ مراد وہ ہے
قوم مورہ نسل حام ہے بخلاف نحل کے کہ اسکے لئے لفظ ان اتخذی واسلکی صیغہ مونث الاگئی ہیں یہ قصے
سند ہوئی اسلام کی قوت پر چڑھ ہونیوالی تھی اب مشرکوں کی تباہی کی نسبت سبا کا قصہ فرماتا ہے جو دلیل ہو کا
کی خسف وگرنے آسمان پر کہ عبارت اونکی تباہی سے ہے چنانچہ شہر سبا مشہور ہمارب سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان
میں شہر نیسا تھیں دو پہاڑونکے بیچ میں کہ اٹھارہ فرسنگ کے احاطہ میں تھیں اونکے مشرب اعلی جادی میں تھا بائیں
پہاڑ کے چشمہ سے اور کبھی ہوتا کہ فاضل پانی سے خرابی آتی تو بلقیس نے دہانہ کا سبر باندھا جسکے تین دہانے اوپر نیچے
کہ اول اوپر کے دہانہ سے پانی لیتے پھر کم ہوتا تو دوسرے سے اس سے کم ہوتا تو نیچے کے دہانہ سے لیتے لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ
فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ البتہ سبا کے مسکن میں سبا اور انکے لئے نشان قدرت حق
تھا دو باغ داہنے و بائیں اونمیں تیرہ پیغمبر بھیجے گئے اونکی معرفت خداتعالی نے فرمایا كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ
وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ کہا کہ اپنے رب کے رزق سے اور اسکا شکر کرو کہ تو جیکہ
البلدہ پاک ہے اور رب ہے بخشنے والا بالآخر زمان ذوالاعواد حمیری میں بخت نصر کے زمانہ سے پہلے ان تیرہ
پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے کہنے پر بھی نہ چلے جیسے فرماتا ہے فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
پس اعراض کیا انہوں نے تو موش دشتی نے نیچے سوراخ کر دیا اور بند دریا ٹوٹا پس بھیجا ہم نے ان پر سیل پس
تباہ کر دیا اونکے دونوں باغوں کو وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ
مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝ اور بدلی انکے لئے انکے دو باغوں کی مقابل دو باغ میوہ تلخ درخت اور کچھ بیری کے

لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ
مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيرٍ ﴿۲۲﴾ وہ قیامت میں پکارے اونکو جنکو تم شریک خیال کرتے ہو مثل ملائکہ وغیرہ کے کہ وہ
نہ مالک ہوں ذرہ کی برابر آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہیں ہے انکے لئے ان آسمان وزمین میں شرک خدا کے ساتھ
اور نہیں ہے اونمیں سے اوسکے لئے کوئی مددگار یہ بات خدا نے کافی ہے مگر بعض کافر ہیں کہ ہم اونکو مالک نہیں سمجھتے بلکہ شفیع
سمجھکر پوجتے ہیں تو اسکا جواب ارشاد ہے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهٗ ط اور نہ نفع دیگی
شفاعت خدا کے پاس مگر جسکو اللہ اجازت دے اور جو دوسروں کو پوجتے ہو بنظر شفاعت یہ صحیح ہے اسکے لئے شفاعت کا اذن
نہو اور عدم ملکیت وعدم اذن یہانتک اہل کمال و فرشتوں کو ہے جیسے اثبات کرتا ہے حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ
قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۲۳﴾ جبکہ حق جل جلالہ قیامت میں عدالت
کے لئے جلوہ گر ہو اور لمن الملک الیوم کہے تو سب بیہوش ہوں تو جب دور کیا جاوے گا انکے دلوں سے خوف تو کہیں
اہل کمال باہم کہ کیا فرمایا تمہارے رب نے تو کہیں حق بات کہ کسی کو ملکیت ثابت نہیں اور وہی عالی بزرگ ہے اور نوبت
دعا کے تو اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں جاویں اور درخواست اذن کریں اور طلب اذن شفاعت
کریں سے اور جو غیر کو پوجتے ہیں اونکی نسبت ارشاد ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط
ذرا کون رزق دیتا ہے تمکو آسمانوں سے اور زمین سے پس اگر وہ کہیں اللہ تو پھر دوسرے کو کیوں پوجتے ہیں وگر وہ نہ کہیں
تو ارشاد ہے قُلِ اللّٰهُ تو فرما اللہ ہے تو اس صورت میں انسے دریافت کرنا چاہئے وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾ اور بتحقیق آیا ہم یا تم البتہ ہدایت پر ہیں یا گمراہی ظاہر میں ہیں تو ظاہر ہے کہ جو پوجنے والا خدا کا
وہی ہدایت پر ہے اور غیروں کا پوجنے والا گمراہی پر ہے مگر اسپر بھی یہ جاہل یہ کہیں کہ دین آبا ترک کرکے مسلمان
گمراہی پر ہیں تو ارشاد ہے قُلْ لَّا تُسْئَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۵﴾ تم نہ سوال کیے جاؤ گے روز قیامت
ہمارے اس جرم خدا پرستی سے جو تمہارے خیال میں جرم ہے اور ہم نہ سوال کیے جاویں تمہارے عملوں شرک سے روز قیامت
اور دنیا میں یہ بات ایسے کیلئے تو ارشاد ہے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ
الْعَلِيمُ ﴿۲۶﴾ تو فرما جمع کریگا ہمارے درمیان و تمہارے ہمارا رب روز بدر یا روز قیامت پھر فتح دیگی ہمارے درمیان پھر فیصلہ کریگا ہمارے درمیان
حق کے ساتھ روز فتح مکہ اور وہی فتاح دانا ہے مگر کہیں کہ ہمارے معبود فتح دینگے تو ارشاد ہے قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ

أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ فرما دکھلاؤ مجھکو اونکو تم نے کہ ساتھ ملا رکھا ہے
شریک کر کے اُس اور برگزیدہ کہا اسکو بلکہ وہ پارہ پارہ کئے جاویں اور اللہ وہی غالب باحکمت فتح دینے والا ہے
و کار دین موقوف کفار مکہ کے اسلام پر نہیں ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور نہیں بھیجا ہے تجھکو مگر ساری آدمیوں کے لئے بشارت دینے والا اہل حق کو اور ڈرانے والا کافروں کو
ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے پھر انشی ن اہل کتاب جو کہ بین آنکر ایمان لائے اسکو جانتے ہیں وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ فتح کا اگر ہو تم سچے قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ
عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝ فرما تمہارے لئے میعاد ہے ایک دن کی نہ دیر لگا کر اوس سے ایک ساعت اور
نہ سبقت کرو جیسے فصل ۱۲ اشعیا کتاب سابق میں لکھا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ
وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ اور کہا کفار مکہ نے ہرگز ایمان نہ لاویں اس قرآن پر اور نہ اس پر جو اسکے روبرو ہے
عہد عتیق توریت و عہد متوسط انجیل ہے جنکو انشی ن مانتے ہیں اور ضعیف لوگ اونکا کہا دین آگئے وَلَوْ تَرَىٰ
إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝ اور کاش تو دیکھے جبکہ ٹھہرے ہوں اپنے رب کے پاس
ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں کہیں وہ جو ضعیف ہیں اُن لوگوں کے جو زور آور متکبر ہیں دنیا میں اگر
تم نہوتے تو ہم ہوتے مومنین قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ
بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ۝ کہیں تکبر کرنیوالے ضعیفوں کو کیا ہمنے تمکو روکا ہدایت سے بعد اسکے کہ تمہارے
پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۝ اور کہیں ضعیف تکبر کرنیوالوں کو ہم مجرم نہ تھے بلکہ
تمہارا رات دن کا مکر نے ہمکو مجرم کیا جبکہ تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم کفر کریں اللہ کے ساتھ اور کریں ہم اسکے لئے ہمتا
وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۝ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ
يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور پشیمانی اوٹھاویں جبکہ دیکھیں عذاب اور ہم طوق ڈالیں کافروں کی گردنوں میں
نہ جزا دئے جاویں مگر وہی جو کرتے تھے کہ اعمال انکے متمثل جزا کی صورت پر ہوں اور کچھ اہل مکہ کا ہی یہ حال نہیں بلکہ اگلے

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا قف مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ ۝ ترجمہ فرما بجز این نیست میں تمکو ایک نصیحت کرون کہ قائم ہو اللہ کیلئے دو دو اور ایک ایک پہر فکر
کرو تو ظاہر ہو کہ نہیں ہے تمہارے صاحب کو جنون نہیں ہے وہ مگر ڈرانیوالا تمکو عذاب سخت سے ربط و مشتمل بر ترجیح تکذیب
اگر تمہارے انکار کی یہ وجہ ہے کہ میں تمسے میرا مطلب ہو وہ ہرگز نہیں چنانچہ فرماتا ہے قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ
أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ط إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ج وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ فرما وہ جو مانگوں میں تمسے
کچھ اجر پس وہ تمہارے لئے ہو نہیں ہے میرا اجر مگر خدا پر اور وہی ہر شئے پر حاضر ہے تو فتح مکان قریب مکہ و بعید بدر
بھی حاضر ہے وہ عطا کریگا قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ج عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ فرما تحقیق میرا رب
علام الغیوب لاتا ہے حق بات فتح قریب کی وعید کی جس سے تمکو ڈرایا جاتا ہے اور اسکو سمجھو کہ آہی گئی جیسے
ارشاد ہے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ فرما آیا حق اسلام اور نہ ظہور کرے
باطل کفر مقابلہ حق میں اور نہ لوٹا وے باطل حق کو اور اگر اہل مکہ اس وعید کو گمراہی سمجھیں تو ارشاد ہے قُلْ إِن
ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ج وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ط إِنَّهُ سَمِيعٌ
قَرِيبٌ ۝ فرما اگر میں گمراہ ہوا تو بجز این نیست گمراہ ہوں اپنے نفس کے اوپر و اگر راہ پایا ہوں پس بسبب اسکے
جو وحی کی ہے میری طرف میرے رب نے کہ وہ شنوا ہے قریب ہے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا
مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ ج اور اگر تو دیکھے جبکہ لشکر اسلام سے فتح مکہ کے وقت کا خوف کریں
پس فوت نہو یعنی بچنے کی وقت نہو اور پکڑے جاوین وہ مکان قریب مکہ سے اور کہیں ہم ایمان لائے چنانچہ اکثر
اہل مکہ اسوقت ایمان لائے وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ج وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ج
اور کہاں ہے انکے لئے رہبری مکان بعید بدر سے اور کفر کیا اسکے ساتھ پہلے سے وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ
بَعِيدٍ ۝ اور گرائے جاوین غیب کے ساتھ مکان بعید بدر سے اچانک وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ
كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ط إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝ اور حائل کیگئی ہے یعنی پردہ
ڈالا گیا ہے درمیان انکے اور درمیان اسکی جو خواہش کرتے ہیں کہ پہر پلٹا آوے جیسے کیا گیا انکی نظیروں کے ساتھ
پہلے سے کہ وہ تھے شک میں جو ریب میں ڈالنے والا تھا خدا کے عذاب سے۔

ع ٦

سورۂ فاطر مکیہ ہے پینتالیس آیت و پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورہ مین بہی پیشین گوئی فتوحات اہل اسلام کی بدر و مکہ وغیرہ مین ہی پہر فصل اول حزقیل و فصل چہار مکاشفات مین جیسے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو صاحب عرش کہا ہی ویسے چار خلفا کو چار جاندار کرکے کہا گیا ہی جنکے بہ بقیہ عشرہ مبشرہ
حسب فصل چار مکاشفات کے بارہ تہے چونکہ طلحہ و زبیر سے مرتضی کی ساتہہ خلاف ہوا انہا تو فصل اول حزقیل مین چار چار پر
کرکے اونکو لکہا ہی جنکے چار چار احکام ہی ماتحت عمدہ تہے اور عالم مثال مین جیسے حد عرش چار ہین ویسے اس عالم شہادت مین
عرش یعنی کار دین اسلام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ چار خلفا حامل ہین اور حبش سے اسی تن نصاری واقف
کتب سابقہ مکہ مین آکر اسلام لائے تہے جنکا ذکر سورت سبا کی تاویل سے ظاہر ہوا اور کتاب حزقیل کی فصل اول و چار و پانچ
و چہہ مکاشفات مین حضرت خلفاء اربعہ کا ذکر خیر نام بنام ہی اور اس سورت فاطر مین ان حضرت کی طرف اشارہ ہی پس
اس وجہ سے یہ سورت پہلی سورت کی بعد لکہی گئی اور چونکہ حضرت حسنین کی صورت کو دو کروبیہ کفارہ کے دو پر والون کا ذکر
فصل ۶ ۳۱ خروج مین لکہا ہی اور شہدا ان کی چہہ شاخون سے بقیہ عشرہ مبشرہ کی نسبت تبین مین بیان لکہے ہین وہ نشان
تیرہ تب بر ان سے عالم ارواح مین جنکو متلون ہین اور خلفاء اربعہ فصل اول حزقیل مین چار چار پر والا اور مکاشفات
کی فصل ۴ مین چہہ چہہ پر والے لکہے ہین جنسے اہل کتاب اسی تن واقف معلوم ہوتے ہین پس ظہور انکا بتی قید ارمین یہ بڑی نعمت ہے
پر اسکو مثل ابی جہل نے جہالت سے انکار کیا اور عزت ظاہری سے وہ اسلام نہ لایا تو اس بنا کی مثل پر ارشاد ہے ۞ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾

ہر ایک حمد ہو اللہ پیدا کرنیوالی عالم سماوات عالم ارواح و عالم شہادت فی المثل زمین کو کرنیوالا ہی ملائکہ کو جو
عالم ارواح مین ہین رسول یعنی تابع رسول کے عالم شہادت مین جہان دو دو بازو اور تین تین اور چار چار بازو کرکے لکہا ہی
اور زیادہ کرتی عالم خلق مین مثل خلفاء اربعہ کی وہ جو چاہی کہ چہہ چہہ بازو کرے بتحقیق اللہ ہر شی پر جسپر مشیت لگی قدرت والا
اور یہ بڑی رحمت کی صورت ہی پس ایمان لاتی ہین اسپر مثل ۸۰ تن اہل کتاب کی اور انکار کرین مثل ابی جہل کی اسکا
سبب یہ ہی جو ارشاد ہی ﴿ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ ﴾

مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وہ رحمت جو بہیجا چاہے اللہ تعالیٰ سو کوئی نہیں اُسکا روکنیوالا
نہیں جیسے انشی تن وسلام لائی اور اُس رحمت کو جس آدمی سی اللہ روکی تو نہیں کوئی چہوڑنیوالا اُسکو اُسکے پیچہی کوئی نہیں
جیسے ابی جہل شاکی ہوا اور وہی غالب باحکمت ہے کہ مشیت کی مطابق کام کو کرنیوالا ہے جیسے حسن زبیر بلال حبشی
صہیب از روم ۔ خاک مکہ ابو لہب اینجہ لو العجب سبحت ۔ اور یہ رحمت بڑی نعمت ہے اُسپر جو تسلیم کری اور اُس بندہ
یگانہ کا شکر ادا کری يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ اے مکہ کے آدمیوں یاد کرو
خدا کی نعمت کو اپنے اوپر جو خبر دینے والی توحید کی ہے آیا کوئی خالق ہے غیر خدا کے کہ تمکو رزق دے آسمان اور زمین سے
نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا پس تم کہاں بہٹکے ہو جو ایسے رسول عظیم الشان کی فرمان کو ٹالتے ہو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ
فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ اگر تکذیب کریں اہل مکہ تیری تو تکذیب
کئے گئے رسول سب پہلے تجہ سے تیری جیسی کی گئی تہی اور خدا کی طرف رجوع کریں کل امور بروز قیامت اور تم فقط دنیا کی
فانی کے واسطے جو جس ہے قیامت کا انکار کرتے ہو بدان نظر ڈالتے ہو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ اے آدمیوں اہل مکہ تحقیق خدا کا
وعدہ سچا ہے پس تم دہوکا نہ دے تمکو دنیا کی زندگانی کہ عزت دنیاوی سے نبی کے پیرو نہ ہو اور نہ فریب دے تمکو اللہ
کے ساتھ شیطان اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ تحقیق شیطان تمہارے لئے دشمن ہے تو تم اُسکو دشمن پکڑو نہ دوست جز این نیست
اسکا ست کہ تمکو بلاوے تاکہ تم ہو آتش والوں سے کہ ہوا و سوختہ سے بنا ہے وہ اپنی طرف تمکو کہینچتا ہے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ○ جنہوں نے
کفر کیا ہے ان کو واسطے عذاب ہے سخت اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ایمان پر قائم رہے انکو بخشش ہے
بعوض ایمان کے اور اجر کبیر ہے بنظر نیک اعمال کے اور جو کفر کریں ان کو اجر نیک کی امید محال ہے جیسے ارشاد ہے
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ آیا پس وہ کون ہے جسکے بد عمل مزین کیا گیا ہے دنیا میں
پس دیکہا اوسکو قیامت میں نیک ہرگز نہیں بلکہ وہ گمراہ ہے کہ گمراہی سے اُسکو یہ خیال ہے فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ اسلیے کہ اللہ ہی گمراہ کرے جسکو چاہے اُسکے امکان کی مطابق اور ہدایت کرے جسکو چاہے اوسکے
امکان کی مطابق پس نجاوے تیرا نفس اُنپر از حسرت تحقیق اللہ دانا ہے اُسکے ساتھ جو وہ کرین انکار قیامت مین
جیسے تید کی تخم ہے بہت سی تنبیہات مین اوسین کو رفع تعجب کی نسبت ارشاد ہے کہ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ
اور اللہ وہ ہے جو بھیجے ریاح کو پس اوٹھاوین بادل پس چلادین اسکو شہر خشک مردہ مثال پر پس ڈالین مینہ
تو زندہ کرین اُسکے ساتھ زمین کو اُسکی خشکی کے بعد جو مردہ مثال تہی ایسے ہی آدمیون کا نشر ہے کہ زمین کو انکا
جزو سینے کو لیئے ہوا ہے کہ بعد از مرگ آدمیونکے آسمان سے منی کا باران ڈالکر سب کو اُگا دین گے جو ایک وقت خاص مین
وگروہ ایمان و عزت دنیاوی کو سبب تنزلا و کہ جیسے ایک قسم تعجب کا جاکر مثال ہو جاوے تو ارشاد ہے مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۝
جو ارادہ کرے عزت دنیاوی کا مثل ابی جہل کی تو اللہ کے لیے عزت پوری ہے اُس عزت کی یہ صورت ہے کہ خدا کی
طرف صعود کرین کلمات طیبہ کلمات اللہ کہ عبارت اہل کمال سے ہے جیسے کلمۂ عیسیٰ اور عمل صالح کو مقبول بلند
کرتا ہے جیسے کلمات خبیثہ کو جہنم مین بصورت عذاب لاوینگے اور کفر کو اللہ پامال کرتا ہے جیسے ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ
السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ اور وہ لوگ جو بدیون کا مکر کرین یعنی
قتل نبی و رخصت حیات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرین کہ راس السیئات ہے اونکے لئے عذاب سخت ہے اور اونکا
مکر برباد ہوگا کہ خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کے نشان سے ہے کہ وہ مار نجادین گے بلکہ مقابل تباہ ہونگے
جیسے فصل ۲ اسفر مین سے ظاہر ہے و گر کوئی اسکو بعید سمجھے تو اسکی نسبت ارشاد ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ اور اللہ نے
پیدا کیا تمہارے دادی آدم کو مٹی سے پھر تمکو پیدا کیا نطفے سے پھر کیا تمکو جوڑا اور نہ حامل ہو کوئی مادہ اور نہ کوئی
جنے مگر اُسکے علم کے ساتھ اور کوئی عمر دراز عمر دراز نہیں کیا جاتا ہے اور نہ اُسکی آخر عمر سے کم کیا جاتا ہے مگر کتاب

ثلث

شرک کرتے ہیں کہ ہمکو نہ پوجتے تھے بلکہ شیطان و خیال اپنے کو پوجتے تھے اور نہ خبردار کرے تجھکو مثل خبردار کی یعنی الحقیقۃ یا سچ
اسکی لائق ہے کہ جو سائل کے سوال کا جواب دے اس مقام پر مضمون شعر مولانا کا ہے الله الله گفتت لبیک ماست
این نیاز و سوز و دردت پیک ماست ۔ یاد رکھنا ہے کہ کافر کہتے ہیں کہ ہم اب تو مالدار اور مسلمان غریب ہیں تو فرمایا ہے
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۔ اے لوگو تم آدمیوں ہو فقیر ہو
خدا کی طرف اور اللہ ہی وہ غنی حمد والا ہے کہ اپنے فضل سے نبی کو غنی کر دیا اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِیْدٍ ۙ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۔ اگر چاہے خدا تمکو لیجاوے اور لاوے خلق جدید اور نہیں ہے
یہ اللہ پر غالب بھاری بلکہ خدا سب پر غالب ہے اور جبکہ بعضے اہل مکہ نصیحت قرآن کی سنکر ایمان لائے [illegible]
تو انسے سرداران مکہ نے کہا کہ کفر کرو بروقت سختی کے تو ہم تمہارا بوجھ اوٹھا لیوینگے تو ارشاد ہوا کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۔ اور نہ اوٹھاوے کوئی نفس بوجھ اوٹھانیوالا دوسرے نفس کا یعنی ہر ایک اپنی اپنی آفت میں گرفتار
ہوں جیسے بروز بدر شرح مکہ واقع ہوا وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى
اگر کوئی نفس بوجھل بلاوے اسکے اوٹھانے کی طرف نہ اوٹھایا جاوے اوس سے کچھ اگرچہ وہ ہو صاحب قرابت اِنَّمَا
تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۔ جز این نیست تو ڈراوے اون لوگون سے اہل کتاب یعنی ان کو جو خوف کریں اپنے رب کا
اور برپا رکھیں نماز اور وہ جو پاک کریں اپنے نفس کو شرک سے پس جز این نیست وہ پاک کرے اپنے نفس کو فائدے
کے لئے اور خدا کی طرف ہے بازگشت پس چاہئے کہ انسان اوسکی طرف توجہ کرے اور کافر اسکو نہ سمجھے اندھا [illegible]
کہ اور ہرگز ایسی بات نہیں جیسے ارشاد ہے وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۙ
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۚ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۔ اور نہ برابر ہے اندھا کافر اور
مسلمان بینا اور نہ ظلمات کفر اور نور اسلام اور نہ سایہ و دہوپ اور نہ برابر ہوں زندہ اہل اسلام اور مردہ کافر
اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۔ تحقیق اللہ سناوے جسکو چاہے سو ارشاد ہے
تو سنانیوالا اسکو جو قبروں میں ہے کہ شنوائی ظاہر ہے وہ نہیں سنتے پس مومنوں کی قبروں پہ سلام و التحیات میں سلام
وہ دوسرے عالم کے جو ہاتف کیا جاتا ہے کہ وہ دریافت کریں کہ کہنے والا ہمارا کون ہے اور علیحدہ [illegible]

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا

نَذِیْرٌ تجھکو نہیں ہو تو مگر ڈرانیوالا اس وقت میں جسکو ایمان لانا نصیب ہو وہ لاویگا تحقیق بھیجا تجھکو ہمنے ساتھ

دین راست کے ساتھ بشارت دینیوالا جدید سے خلق جدید اہل اسلام کو فتوحات سے اور ڈرانیوالا کافروں کو

انکی شکست سے اور نہیں ہو کوئی امت مگر گذرا ہے اوسمیں ڈرانیوالا اور پہلوں نے تکذیب کی اور تباہ ہوئے وَاِنْ

یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَ

بِالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ اور اگر یہ لوگ تیری تکذیب کریں تو تکذیب کی ہے ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے آئے انکے

پاس انکے رسول دلائل اور زبور لیکر اور روشن کتاب ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ

پھر میں نے پکڑا انکو جو منکر ہوئے پس کیسا ہوا میرا انکار دیگر کا وہم کہ انسان سب حقیقت میں برابر ہیں پھر

ایک نبی کیوں ہوا ارشاد ہوا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا

بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ

سُوْدٌ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے اسکے ساتھ پھل مختلف رنگ اور پہاڑوں میں

گھاٹیاں سفید ہیں اور سرخ مختلف انکی رنگتیں کوئی کم سرخ کوئی زیادہ اور بہت ہی سیاہ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ

وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ کَذٰلِکَ اور آدمیوں اور زمین پر چلنے والوں اور چوپایوں میں بھی مختلف رنگ ہیں

اسیطرح پس ایک کا نبی ہونا اور دوسرے کا نبی نہ ہونا یہ بھی اختلاف نوع کلی انسان کے منشا سے بحکم رب ہوا پھر کافر

حاصل نہ کیا جنہوں حیا ہی ... سے ڈر کے اسلام لاوینگے اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ سوا اسکے نہیں ڈرتے ہیں اللہ سے اسکے بندوں میں اہل علم صاحب کتاب کہ اپنی کتابوں کی پیشگوئی

دیکھکر ایمان لاوینگے تحقیق اللہ غالب ہے فنا کرنیوالا غیر قوم ... اور انکے دشمنوں کو بخشش والا ہے ...

خروج ... سفر ... میں لکھا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ بیشک وہ جو تلاوت کریں خدا کی کتاب توریت کو اور برپا رکھیں

اسکی ... حسب ... سفر ... کے اور خرچ کریں اس سے جو انکو نصیب کیا ہے پوشیدہ وظاہر امید کریں اوس

تجارت کی کہ تباہ ہو لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ تاکہ

ع ۱۱

اللہ اونکو اجر اونکو پوری کرے اور زیادہ کرے اونکو اپنے فضل سے کہ اہل کتاب کو دوگنا اجر ہے تحقیق وہ بخشنے والا

قدردان ہے وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ۭ

اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝ اور کتاب قرآن جو بہیجی وحی کی تیری طرف وہ راست درست ہے

تصدیق کرنیوالی اوسکی جو اوسکے روبرو ہے تحقیق اللہ اپنے بندون کے ساتھہ البتہ خبردار ہے جیسے اہلکتاب جو توراۃ میں

پیشینگوئی اسلام کی موجود ہے تو قرآن اوسکو مصدق ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ

عِبَادِنَا ۚ فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ۚ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۭ

ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ۝ پہر بعد وحی کے وارث کیا ہمنے کتاب قرآن کا اونکو جنکو ہمنے برگزیدہ کیا اپنے

بندون سے اسلام کے لئے پس بعض انمین سے ظلم کرنیوالی ہین اپنے نفس پر کہ دراصل دوسرون پر ظلم کرنا اپنی جان کو ہی

وہ ظلم ہے جنہون نے اہل بیت کو ستایا کر مطابق آیت کے وہ بہی وارثین کتاب سے ہین جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہے

پہر مطابق حدیث کی اونکو مظلومون کو حصہ زیادہ ملیگا پہر بخشے ہوے سب ہین اور بعض درمیانہ ہین کہ دوسرون پر ظلم

تو نہین کرتے پر خیرات مین بہی سبقت نہین لیجاتے اور بعض انمین سے مثل خلفاء اربعہ کے سبقت لیجانیوالی ہین خیرات کے

ساتھہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھہ یہ وہ فضل بزرگ ہے مولانا جامی کہتے ہین ؎ برین نازم کہ ہستم است تونی

گنہگارم ولیکن خوش نصیبم ؎ اس آیت کی تفصیل کتب تفاسیر و فصوص الحکم مین دیکہنی چاہئے کہ وہ دراز ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ

یَّدْخُلُوْنَھَا یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ ۝ داخل ہونگے

جنتون عدن مین وہ سابق بالخیرات حسب حدیث کی بلاحساب جنت مین جانیوالے وہ ستر ہزار ہونگے ہر ایک کے

ساتہہ ستر ستر ہزار ہونگے اور مقتصدین کا حساب آسان ہوکر جنت مین جاوینگے اور ظالم توقف مین کہہ مدت تک

رہینگے اور پہر فضل الٰہی اونکے حال پر شامل ہو اور جنت مین جاوینگے پس سب جنتون مین کنگن پہنائے جاوینگے اور موتی اور لباس

اونکا اوسمین حریر ہے ہوگا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرُۨ ۝

الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ مِنْ فَضْلِہٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْھَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْھَا لُغُوْبٌ ۝

اور کہینگے سب تعریفین اللہ کیلئے ہین جو لیگیا ہم سے رنج تحقیق ہمارا رب البتہ بخشش والا قدردان ہے جسنے ہمکو

اوتارا رہنے کے گہر مین اپنے فضل سے جسمین نہ لگیگی ہمکو دکہہ اور نہ لگے ہمکو اوسمین ماندگی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَھُمْ

نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ اور جنہوں نے کفر کیا اونکے لئے آتش دوزخ ہے نہ حکم کیا جاوے تا کہ وہ مریں اور نہ تخفیف کیا جاوے
اونسے دوزخ کے عذاب سے ایسے ہی جزا دیوینگے ہر سرکش کافر کو وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ اور وہ فریاد کرینگے دوزخ میں اور کہینگے اے ہمارے رب نکال ہمکو
دوزخ سے کہ جاویں دنیا میں اور نیک کام کریں غیر اسکے جو ہم عمل کرتے تھے تو ارشاد ہوا أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا
يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾
کیا اور ہمنے تمکو عمر ندی تھی اسقدر کہ نصیحت پکڑے جو اوسمیں نصیحت پکڑنے والا اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی
پیغمبر پس چکھو عذاب دوزخ کہ نہیں ہے کافر ظالموں کے لئے کوئی مددگار اور جو نابالغ بچہ کہ مطبوع کفر ہوں وہ اگرچہ
ماں باپ کے تابع ہوں لیکن اونکو عقل دیجاویگی اور اونکے ساتھ کہ بہیجا دیں جنکے پاس نذیر نہیں پہونچا اور
قیامت میں اونکے پاس نذیر بہیجا جاویگا اور کہا جاویگا کہ اگر تمکو عذر ہو تو اس نذیر کی پیروی کرو پس وہ سب مکلف ہوں
اور وہ نذیر کہیگا کہ آگ میں جاؤ پس جو اونکی پیروی کرینگے اہل جنت سے ہوں اور جو انکار کرینگے وہ اہل نار سے ہوں
تو اونکے حق میں بھی اس آیت کا مضمون ثابت ہے چنانچہ ارشاد ہے إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ بتحقیق اللہ عالم ہے غیب آسمانوں و زمین کا اور بتحقیق وہ دانا ہے
دلوں کے بہیدوں کے ساتھ پس اس مقام سے فیصلہ اون حادث کا دریافت کرنا چاہئے جو بابت اطفال مشرکین وارد ہیں کہ
مکلف کو ایسی عمر بھی درکار ہے جسمیں وہ فکر کرسکے پس اگر عمر نپاویں مثل اطفال کی اونکے لئے بھی قیامت میں
نذیر اوٹھایا جاویگا پس اس مقام سے کوئی نہیں کہسکتا کہ کافر کا طفل مثل اہل جنت کے ہے یا دوزخ کے ہاں اگر کسیکا
حال وحی سے معلوم ہو جاوے تو کہسکتے ہیں کہ وہ اہل جنت سے ہے اور چونکہ توحید کی تعلیم بدرجہ غایت پہونچائی ہے تو
خدا کی صفت اور اونکے معبودوں کی صفت فرماتا ہے جس سے ظاہر ہو کہ خدا ہی تعالیٰ لائق پرستش ہے نہ اونکے معبود تو ارشاد ہے
هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ
كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ اور خدا تو وہی ہے جسنے کیا
تمکو اپنا خلیفہ زمین میں پس جو کفر کریگا پس اوسیکے کفر کا وبال اوسپر ہے اور نہ زیادہ کریگا کافروں کو اونکا کفر اونکے رب کے پاس

اور ہرگز نپاوے سنت خدا کو تبدیل أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي

الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۴۵ کیا وہ سیر نکرتے زمین کی تجروں میں پس دیکھیں کیسے ہوا انجام اُن لوگوں کا

جو اونکے پہلے تھے اور تھے وہ سخت تر اونسے قوت میں اور نہیں ہے اللہ کہ اوسکو کوئی عاجز کرے آسمانوں میں اور زمین میں تحقیق کہ

وہ دانا قوت والا اور جبکہ وہ ظالم ہیں تو اونکو درنگ کیوں ہے ارشاد ہے کہ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا

مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۴۶ اگر پکڑتا اللہ آدمیوں اہل مکہ کو نسبت اونکے کفر کے جو انہوں نے حاصل کیا ہے

نہ چھوڑتا پشت زمین پر کوئی چلنے والا کافر و لیکن دیر کرتا ہے اوسکو ایک میعاد مقرر تک پس ناگہاں آوے گا اونکی اجل اسلئے کہ

ہے اللہ اپنے بندوں مظلوموں کے ساتھ بینا اونکی مدد ضرور کریگا۔

سورۂ یٰس مکیہ ہے تراسی آیات اور پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں بھی فتح بدر کا ذکر ہے اور تاویل سورت سبا سے ظاہر ہوا کہ اہل علم یعنی اہل کتاب مکہ میں آکر ایمان لائے تھے اور وہ
واقعہ فصل سوم کتاب اعمال حواریوں مسیح سے معلوم ہوتا ہے جسمیں بڑی گواہی صاف صاف حواریوں کی بابت رسالت ختم رسالت کے
جنہوں نے موسی و ساری انبیا کی گواہی کی طرف بابت ختم الانبیا کی فصل ہو کتاب اعمال میں تصریح کی ہے اور کافروں کا مقولہ نسبت
پیغمبر کی مجنون و افترا کا تھا چنانچہ اسی قوم اہل کتاب ہی حسب سورت سبا کہا تھا اور قیامت کی نسبت انکار تھا اور بعض تناسخ
قائل تھے تو اس سورۃ میں ثبوت نبوت اور ابطال تناسخ و اثبات قیامت وغیرہ سے بوجہ اکمل جواب دیا ہے اور یہ امور عمدہ
مطالب اہل اسلام سے ہیں اور اکملیت اس سورت کی نسبت مرفوعًا انس سے روایت ہے کہ ہر شے کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب
یٰسین ہے اور ایکبار اسکی قرأت بارہ بارہ قرآن کے پڑھنے والے کا ثواب رکھتی ہے اور اسی سے اسکا نام معمّہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی مراد
پورا کرتی ہے اور دافعہ بھی اسکا نام ہے کہ دفع کرتی ہے وہم و شکوک کو اور قاضیہ بھی اسکا نام ہے کہ حاجات کو پورا کرتی ہے اور یٰس
حرف مقطع میں ہے وہ ایسا کامل حرف ہے جسکے زبر و بینہ کے عدد برابر ہیں اور وہ ۱۰ ہے بطور جفر کے لفظ رسول سے جسکی تحقیق
اس سورۃ میں منظور ہے براں نظر براعت آس کے کہہ کر فرماتا ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ اور رسول قسم ہی قرآن محکم کی جسکی ہر ایک بات کی مثل تیری تحقیق
ممکن نہین تحقیق تو البتہ رسولون سے ہے صراط مستقیم پر یس تیری رسالت کا دعوی بدیہی ہی تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝
لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ عزیز رحیم الوہ نے اسکو نازل کیا ہی نازل کرنا کہ آخر وقت
ہزار ہفتم مین رحمت خاص کا نزول حسب فصل ۹ سفر شنی کے مقرر ہوا ہی تاکہ تو ڈرا دی پہلے ایسی قوم سینا و الابل کو کہ حسب
فصل ۳۳ سفر شنی کے جنکے باپ دادی نہین ڈرای گئے کہ وہ غافل ہین اور غافل مثل غلام ہونے مین اپنی ہوا و ہوس
کے قیدار مین مقام سی فصل ۹ سفر گلتیون مین فصل ۲۱ و ۲۰ تاریخ عجیب اولاد اسماعیل کو غلام کرکے لکہا ہی جیسے بنی اسرائیل کو فصل ۲ خروج
موسی فصل ۵ اکوین کی درس ۱۲ مین فرعون کا غلام لکہا ہی اور بعد کو شرافت ابدی کی اولاد اسماعیل کو موصوف ہونا فصل ۴
گلتیون مین لکہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب جنکی حسب فصل ۳۳ سفر شنی کی ولادت مکہ مین ہی جسکو سینا کرکے لکہا ہی اور فصل ۴
مذکور مین اوس سینا کو اوس مقام پر کہا ہی جہان وہ مقام مقدس عرب مین ہی اور اولاد ہاجرہ وہان بستی ہی اور فصل ۳۳ سفر شنی مین
سینا مکہ سے ہجرت کرنیکا فاران کے صحرا مین یعنی مدینہ مین اشارہ لکہا ہی اور اسکی تفصیل فصل ۲۱ یشعیاہ مین لکہی ہی کہ نبوت عرب
سے قیدار مین اور کبھی ہوئی تلواروں سے ہجرت تیما یعنی طیبہ مین ہوگی اور بعد ایک سال ہجرت کے بنی قیدار کے اکثر سردار مارے جاوینگے
اور یہ سارہ کہ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ البتہ ثابت ہوا ہی قول خدا تعالی اونکے اکثر
کی نسبت جو اُمّت کا ہی سو وہ ایمان نہ لاوینگے إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم
مُّقْمَحُونَ ۝ تحقیق انکی گردنون مین طوق کیا ہی پس وہ انکی ٹھوڑیون تک جکڑ رہی ہین کہ دیکہنے کو سر نہین
اٹھا سکتے وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝
وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور کیا ہمنے اونکے روبرو پردہ دیوار
مثال منصب پیغمبری کی تاکہ غور کرین اور سمجہے انکی نسبت امور آیندہ کی پردہ پس ڈہانک دیا ہمنے انکو پس نہ دیکہیں آثار نبوت
کو اور اس کو برابر ہی اونپر کہ تو اونکو ڈراوی یا نہ ڈراوی وہ ایمان نہ لاوینگے کہ تقدیر اونکی نسبت ایسی ہوئی ہی چنانچہ فصل ۲۱ یشعیا
مین بعد ایک سال ہجرت کے اکثر سردارون بنی قیدار کی تباہی لکہی ہوئی ہی إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ
خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ جز این نیست تو ڈراوی مثل اس گروہ کی
جو اہل کتاب کو جو پیروی ذکر سابق تورات و انجیل کی کرتے ہین جو انبیاء سابق پر منزل ہین اور اس امی کو جو حق کہ کر غیب

غیب کے ساتھ مثل حضرات صحابہ کے تو قرآن اونکو بشارت دیگا بخشش کی آخرت میں اور اجر بزرگ کی ساتھ دنیا میں
بھی فتوحات سے اور اہل مکہ کو قیامت میں مردوں کے زندہ ہونیکی نسبت محض انکار تھا اور بنی اسرائیل مردہ ہونا قوم کا زمانہ
حزقیل میں جانتے تھے جیسے فصل ۳۷ کتاب حزقیل سے اور الیاس کے سبب سے ایک لڑکے مردہ کا زندہ ہونا ظاہر ہے اور الیسع
کا بذریعہ مسیح زندہ ہونا انجیل سے جانتے تھے تو ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی یعنی ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو و اہل مکہ
کو اس سے انکار مقصود نہیں جو بذریعہ انبیا زندہ کئے گئے جیسے تورات و انجیل میں مذکور ہے تو فرمایا وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَاٰثَارَهُمْ اور ہم لکھتے ہیں وہ جو رسولوں نے مقدم کیا ہے یعنی مجموعہ عہد عتیق تورات میں اور اسکو جو اونکے آثار ہے
یعنی عہد متوسط انجیل میں وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ اور ہر شی عظیم کو اونکی ہمنے احصا کیا ہے
پہلے کتاب روشن عہد عتیق تورات کے مجموعہ اور عہد متوسط انجیل کے مجموعہ میں تحقیق نسخ ثریبہ مسعود نیسہ ہے پس یہ آیت
بھی مکیہ ہے کہ ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے بنی سلمہ نے جبکہ دوری کے سبب مسجد
بنانیکے لئے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس آیت کو پڑھا عنانی اسکے نزول کا حاجت نہیں کہ ساتھ اوسکے
آپ پر نازل ہوئی اور بعض اہل مکہ کا یہ خیال تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیم کرنیکی ضرورت نہیں قیامت ہوگی
تو ہمارے شفیع شفاعت کرینگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ذلیل ہے کہ قوم موسیٰ جنکے بزرگ بہت ہیں گذرے ہیں اور
وہ خلاف حکم خدا کے جو بذریعہ مسیح آیا تھا اپنی عدم تسلیم سے تباہ ہو گئے اور اونکے بزرگونکی شفاعت نہوئی تو ختم المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت جو احکام آئے اور اونکو جو نہ مانیگا تو دین و دنیا میں تباہی کے سوا اور کیا متصور ہے
چنانچہ اسکی مثل ارشاد ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ اور بیان کر
انکے لئے مثل یعنی اصحاب قریہ بیت مقدس جبکہ آئے وہیں رسول مسیح جیسے فصل ۱۷ کتاب اعمال سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام
بغیر اسکے کہ مصلوب یعنی استخوان شکستہ ہوں دار پر بیہوش ہو کر قبر میں گئے اور بعد تین دن کے قبر سے اوٹھکر جانا اپنا زندہ اوٹھنا
ظاہر ہو کر اپنے زندہ ہونیکی دلائل بیان کئے کہ خدا کی بادشاہت یعنی دولت اسلامیہ کا بیان کیا اور یہ بھی کہا تم
یروشلم سے باہر نجاؤ بلکہ باپ خدا کے اس وعدہ کو جسکا ذکر پہلے سے کیا تہا یعنی نزول فارقلیط روح قدس کا انتظار کرو
وہ وعدہ ۱۶ یوحنا انجیل کی مطابق مسیح نے ذکر کیا ہے انتظار کرو کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا پر تم تہوڑے دنوں کے بعد
روح قدس سے بپتسمہ پاؤگے پر وہ نزول فارقلیط سے اسرائیلی بادشاہت سمجھے جو مسیح سے کہ اہل اسلام میں قائم ہوگی

پھر مسیح نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ نزول روح قدس سے میرا مطلب ہے اور دیکھتے ہی سب کے روبرو آسمان کو
مسیح اوٹھائے گئے اور گیارہ حواری کوہ زیتون سے جو بیت عینا کے ہے یروشلم میں آئے جنمیں پطرس و یعقوب و
یوحنا و اندریاس و فیلبوس و تھوما و برتھولما و متی و حلفا کا بیٹا یعقوب و شمعون زیلوتیس اور یہودا برادر یعقوب تھے
اور یہودا اسکریوطی مسیح کے دار پر چڑھنے سے پہلے پھانسی پا گیا تھا جسنے مسیح کو پکڑوایا تھا تو تعداد بارہ کرنیکے واسطے
یوسف مشہور برسبا و متیاس کو قرعہ ڈالنے پر مقرر کیا اور قرعہ متیاس کے نام پر آیا تب پھر بارہ رسول ہو گئے اور جب پنتکست
یعنی پچاسواں روز رفع مسیح کو ہوا تو سب یروشلم میں وہ اکٹھے ہوئے تو انپر روح قدس نازل ہوا جسکے سبب سے حواری طرح طرح کی
زبانیں بولنے لگے کہ ہر ایک قوم و ملک کے یہودیوں کو انکی زبان میں جواب دیتے تھے اور یہود تعجب کرنے لگے اور خیال
انکو شراب کے نشہ کا اثر ہوا تو پطرس نے کہا کہ یہ نشہ سے نہیں بلکہ یہ وہی نزول روح القدس ہے جسکی خبر درس ۲ فصل ۲
یوئیل میں دی ہے کہ آخری دنوں میں روز عظیم خداوند یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں اپنی روح تمپر ڈالونگا کہ
تمہارے بیٹے و بیٹیاں نبوت کرینگے یعنی پیشنگوئی کرینگے اور آسمان میں اچنبے اور زمین میں لہو و آگ و دہوین کا بادل دکھلاؤنگا
اور سورج سیاہ و چاند لہو ہو جاویگا یعنی سخت آفات اہل یورپ سے نصاریٰ و یہود پر آوینگی پہلے اس سے کہ خداوند یعنی حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کا بزرگ و نادر دن آوے اور یوں ہوگا کہ جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا اور یہ آفات سب کچھ زمانہ
رفع مسیح کے بعد میں زمانہ بادشاہان روم میں آئیں اور سوجہ سے تین ہزار یہودی اُس دن مسلمان ہوئے کہ اُس وقت دین اسلام
دین نصرانیت تھا اور حسب فصل ۳ کتاب اعمال کے پطرس و یوحنا ہیکل کو چلے اور ایک جنم کے لنگڑے کو چنگا کیا اور لوگ تعجب
کرنے لگے تو پطرس نے کہا کہ مسیح کی برکت سے چنگا ہوا ہے جسکو تمنے دار پر چڑھایا اور حسب درس ۱۹ کے فرمایا پس اب تم توبہ کرو
تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں یعنی زمانہ اسلام پیغمبر خاتم مبارک اور یسوع مسیح
پھر آوے لیکن مسیح کا بار دگر آنا موقوف ہے ان باتوں انبیا پر جسکی نسبت ہر پیغمبر نے خبر دی ہے کہ آئین میں موسیٰ نے کہا تھا
پیدا ہووینگے یعنی نہ آنکی اولاد میں ایک نبی موسیٰ کی مثل ہوگا الخ تو پانچ ہزار کے قریب یہودی اُس روز ایمان لائے اور
دوسرے دن کاہن و صدوقی ہیکل پر چڑھ آئے حسب فصل ۴ کتاب اعمال کے جسکی طرف اشارہ فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَا
اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْهُمَا یاد کرو جبکہ بھیجے ہمنے قوم یہود کی طرف پطرس و یوحنا کو تو انہوں نے تکذیب کی پس
پطرس و یوحنا نے کہا کہ تم ہی انصاف کرو کہ جو کچھ ہمنے دیکھا ہے اُس سے ہم انکار کریں تو انہوں نے انکو چھوڑ دیا لیکن بغرض

اُنکو انہوں نے دعا کی کہ خدا ایا ہم علی الاعلان دعوت کریں اور بیماروں کا اثر ہجوم ہوا اور دعوت علی الاعلان کی خبر
کاہن سرداروں نے اونکو مقید کیا اور وہ قید خانہ سے بحکم خدا باہر نکل گئے کہ اونکو کسی نے نہ دیکھا اور دعوت علی الاعلان ہونے لگی
پھر حیلہ و حوالہ سے کاہنوں کے سرداروں نے اونکو مقید کیا اور کہا کہ پھر کیوں تم دعوت سے باز نہیں آتے تو پطرس نے کہا کہ ہم
خدا کے حکم کو تمہارے حکم پر ترجیح دیتے ہیں اسوقت بہت انکے قتل کا قصد کیا تو اوسوقت میں مطابق درس ۴۳ فصل ۹
کتاب اعمال کے کملئیل عزت دار قوم فریسی نے جو یہود کا معلم تھا رسولوں کو اجازت دی اور یہودیوں کو نصیحت کی
کہ کیوں انسے متعرض ہوتے ہو جیسے فرماتا ہے فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ پس عزت کیا ہمنے ان دو کو تیسرے کے ساتھ جو کملئیل
تھا اور اسنے کہا کہ ہم پہلے اس سے تہوا درس اوٹھا تھا اور اُسکے ساتھی تباہ ہو چکے اُسکے بعد یہودا جلیلی اوٹھا تھا وہ اور اوسکے
ساتھی تباہ ہو چکے اگر مسیح بھی دروغگو ہوگا تو اوسکے ساتھی بھی خود تباہ ہو جاوینگے ورنہ خدا سے لڑائی ٹھہریگی تو انہوں نے رسولوں کو
پاس بلایا جیسے درس ۳۵ فصل ۵ کتاب اعمال میں ہے تو اُنسے دریافت کیا تو کہا کہ تم کون ہو فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْکُمْ
مُّرْسَلُوْنَ ۝ پس یوحنا نے کہا بتحقیق ہم تمہاری طرف رسول ہیں قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ
اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ ۝ جواب دیا کہ نہیں ہو تم مگر بشر ہماری شکل اور نہیں نازل
کی رحمٰن نے کوئی شے نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولتے جیسے مالک بن ضیف نے مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا
کہ خدا نے بشر پر کچھ نازل نہیں کیا کہ حقیقت نزول سے وہ ناآشنا تھے یا بدمعاشی سے یہ قول تھا قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ
اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ حواریوں نے جوابدیا کہ ہمارا رب جانتا ہے تحقیق ہم ہیں تمہاری طرف
البتہ بھیجے ہوئے میں اور نہیں ہے ہمپر مگر پہونچانا ظاہر اور عقل کی ایسی بزرگوارونکی گواہی وہ خدا کی گواہی ہے پس یوں نہیں کہہ سکتا
کہ ہر ایک دعویٰ کرسکتا ہے قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّکُمْ وَلَیَمَسَّنَّکُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝ سرداروں کاہنوں نے کہا کہ تحقیق ہمنے بدفالی کی تمہارے ساتھ اگر تم نہ باز آئے علی الاعلان تبلیغ سے تو البتہ تمکو سنگسار
کرینگے اور البتہ لگیگا تمکو دردناک العذاب قَالُوْا طَآئِرُکُمْ مَّعَکُمْ اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ حواریوں نے جوابدیا کہ بدفالی تمہاری تمہارے ساتھ ہے کیا نصیحت نہیں پاتے ہو بلکہ تم قوم ہو حد سے
گذری ہوئی تو اس بات پر اونکو کوڑے مارے اور چھوڑ دیا جیسے درس ۴۰ فصل ۵ کتاب اعمال میں ہے پس وہ خوشی سے مجلس سے
چلے گئے اور خوش ہوئے کہ ہم اس لائق ٹھہرے کہ مسیح کے نام پر ہمارے کوڑے لگیں اور ہر روز ہیکل میں آکر سکھلاتے تھے اور

یسوع کے حال بیان کرنیسے باز نہ آئے اُن دنون مین شاگردون کی کثرت ہوئی جو یونانی یہودی وغیرہ تھے اور
بیوائون کی خبرگیری مین غفلت ہوئی تو بارہ حوارئون نے سات اشخاص کو جو روح قدس سے بہرے تھے خدمت کیلئے مقرر
کیا اور بسبب مقدمہ اسلامی کے سبب سات اشخاص مین رعایت رکہی وہ استیفان وفیلبوس و پرکرس و نقانور وتیمون
و پارمناس و نقلاوس تہے جو انطاکی تہے کہ شہر انطاکیہ مقدس سے کچہ فاصلہ پر حوارئون نے ہاتہ رکہا کہ روح قدس سے بہر گئے پہر استیفان سے
بڑی بڑی کرامات و نشانات ظاہر ہوئے اور پہر لیبرتینون اور قیرنیون اور سکندریون کی عبادت خانون والون سے
حسب درس نہم فصل ۶ کتاب اعمال کے بحث ہوئی جو موسیٰ کی شریعت منسوخہ کو ابدی کہتے تہے اور جو خدا کا حکم تہو اور اسکو کوئی
خدا کا حکم کہے تو یہ ہی عبادت غیر اللہ مین حسب اشارہ کلمۂ دوم و سوم دس کلمات موسیٰ کے شمار مین ہے اور موسیٰ کو وہ شفیع
سمجہے ہوئے تہے اگرچہ خلاف مسیح کے وہ کام کرتے حالانکہ کلمۂ دوم مین دس کلمات سے یہ ہی لکہا ہوا ہے کہ جو میری حکم نمانیگا
یعنی وہ جو بعد مسیح بہیجونگا تو اونکی تین چار پشت تک خبر لونگا اور پہر زمانہ رحم کا آویگا یعنی زمانہ ختم المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو اوسمین ماننے والون پر رحم کرونگا اسپر اطلاع فرماتا ہے وَجَاۤءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ
رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور آیا
انطاکیہ انتہا کمالک بیت مقدس سے یہ مقدس مرد استیفان دوڑتا ہوا کہا اے قوم پیروی کرو رسولونکی پیروی کرو اونکی جو نہ طلب کرین تمسے
اجر اور وہ راہ یاب ہون یہ وہی بات ہے جو درس ۸ فصل ۶ کتاب اعمال مین ہے کہ اُس سے بڑی بڑی کرامات و نشانات ظاہر ہوئے
جو بالا مرقوم ہوئے وَمَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور کیا ہے
سردست لئے کہ نہ پوجون اُسکو جسنے مجھکو پیدا کیا ہے اور اُسکی طرف تم رجوع کروگے ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ کیا مین پکڑون سوای خدا کی بہت سے
معبود جنکو خلاف حکم کے وہ شفیع جانتے تہے کہ اگر ارادہ کرے میرا رحمن ضرر کا نہ بے پروا کرے مجہسے اونکی شفاعت کچہ
اور نہ وہ بچاوین اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ تحقیق من اسوقت
البتہ گمراہی ظاہر مین ہون تحقیق مین ایمان لایا تمہارے رب کے ساتہ سو تم سنو مجہسے سو اس تقریر کو سنکر حسب درس ۱۹
فصل ۶ کتاب اعمال کے مقابلون نے بعض کو گانٹہا کہ موسیٰ و خدا پر کفر بکتے ہمنے استیفان کو سنا اور صدر مجلس مین لیگئے
اور نفسمن کی گواہ ... اُسکا چہرہ فرشتون کا سا دیکہا ، در سردار کاہن نے کہا کہ آیا تو استفہام نہین کرتا ہے

زمان ابراہیم سے لیکر اونکو وعظ کرنا شروع کیا جسمین ابراہیم کی ختنہ کا بہی ذکر کیا جو عہد دائمی اسلامی کی نشانی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ مختون پیدا ہوئی کہتے تو یہ سنت ابراہیم نے بہی خود ادا کی جو وجود اسحاق سے پہلے ہو چکی تہی اور اسحق سے بہی وہ صفت ادا ہوئی اور یوسف کا بہی ذکر کیا اور موسیٰ کی پیشینگوئی بہی فصل ۱۸ سفر تثنیہ کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کی اور یہودیون کی شرارت کا ذکر کیا جو موسیٰ سے کی اور صنعت عجل کا بہی ذکر کیا جو دولت اسلامی کا نقشہ تہا اور یہود کی برائیان بیان کین جو زمانہ مسیح تک اُنسے صادر ہوئین جسپر سنکر وے دل مین یہود بہت گہٹے اور استیفان روح قدس سے بہرا ہوا کہنے لگا کہ مین خدا کو اور اوسکے داہنے ہاتھ کے پاس مسیح کو دیکہہ رہا ہون یعنی مہدی خدا کی ساتھ تو اوسوقت یہودیون نے اپنی کان بند کئے اور یکبارگی لپکے اور استیفان کو پکڑ لیا اور شہر کے باہر لیجا کر سنگسار کیا جن سنگسار کرنیوالون مین پولوس بہی تہی کہ اُسوقت سخت انکو نصاری سے ضد تہی بس یہود نے استیفان کو شہید کیا اور مطابق فصل ہشتم کتاب اعمال کے دفن کیا اور حکم خدا استیفان کو ہوا جیسے ارشاد فرماتا ہے قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ کہا گیا قرینی استیفان کو کہ داخل ہو جنت مین استیفان نے جنت کو دیکہکر کہا ای کاش میری قوم جانتی اُسکے ساتھ کہ بخشا مجہکو میرے رب نے اور کیا مجہکو عزت والون سے اس مقام سے احادیث مین اہل جنت کا حال ہے الحاصل پولوس جنکا نام سولوس تہا سخت تکلیف نصاری کو دینے لگے اس سبب سے نصاری رسولون کو چہوڑکر دوسری ملکون کو نکل گئے اور جابجا دین نصاری کا جو اُس زمانہ مین وہ اسلام تہا جاری ہوا اور مطابق فصل نہم اعمال کے پولوس دو سال رفع مسیح کے بعد ایمان لائے جنکے نامجات مین اسلام کی نسبت انبیائی پیشین گوئیون کی شرح بالخصوص نامہ عبرانیان مین کس خوبی سے ہے اور فصل دہم اعمال مین طیبات کی حلت کا حکم ہے اور فصل ۱۱ اعمال مین پطرس و دوسری حواریون کی بحث کا بیان ہے جو بابت جواز طیبات کے ہوئی جسکو یہودی حرام جانتے تہے اور فصل ۱۲ مین اُسکی ہیرودوس کا ذکر ہے جسنے یعقوب برادر یوحنا کو قتل کیا اور پطرس کو مقید کیا لیکن ملائکہ نے پطرس کے پاؤن کی زنجیر کہولدی اور گہر مین آئے اور جبکہ ہیرودوس نے تلاش کیا پطرس نہ ملے اور ہیرودوس صور و صیدا سے بہت ناراض تہا تو اُنہون نے صلح چاہی تو تجمل سے تخت پر بیٹہا تہا اُسوقت خدا کے فرشتہ نے چیخ ماری آدمیون نے کہا کہ [illegible] اور [illegible] مارا اُسکو بعد ازان نہایت ہی سے حواریون کی تعلیم شروع ہوئی جیسے ارشاد ہوتا ہے کہ وَمَا أَنْزَلْنَا

عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ اور نہ اتارا ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے بعد آسمان سے اوسکی مقابلہ کو

لشکر اور نہ تھے ہم اوتارنے والے لشکر کہ کچھ بڑا کام نہ تھا مگر ایک ہی چیخ ملک پس ناگہاں مردہ تھے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ای حسرت بندوں پر کہ نہ آیا اونکے پاس کوئی رسول

مگر اوسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے کہ امکان اوسکا دوسری طرح سے نہ تھا اور بعض اہل مکہ قیامت کا انکار کرتے تھے اور جسم کے معتقد تھے

کی نسبت ارشاد ہے اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ کیا وہ

نہ دیکھیں کہ کتنے قرن اونکے پہلے ہمنے ہلاک کئے کہ تحقیق وہ اونکی طرف رجوع نکریں اگر ایسا ہوتا تو لکہاس سے ایک دو کو تو

انسانی جسم والا ملتا کہ اپنا پہلا حال کہتا ملکہ مرنیکے بعد انکی ارواح جدا کی رو برو حاضر رہتی ہیں یعنی نطفوں میں اور دوسرے

مقام پر ارشاد ہے کہ جب تک یاجوج ماجوج کی ستوک ہو اوسوقت تک بار دگر رجوع نکریں تو کیسے پیدا مر ایۂ ثبوت کو

ہو سکے اور اب اس بچہ میں ایک بچہ سی میں ہزاروں حصہ انسان کا کیثر ارادہ معلوم ہوتا ہے پشت آدم میں حسب آیت

و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم کے ساری انسان روح کی ساتھ موجود معلوم ہوئی کہ پشت آدم میں

ذی روح تھے اور اہل تناسخ دختم روح کا آنا رحم میں مانتے ہیں پس اونکی خیالات بیہودہ ہیں وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا

جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ اور نہیں ہے کوئی مگر تمام ہمارے پاس عالم ارواح و مثال میں حاضر ہیں عالم اجسام بطور تناسخ

اونکو تعلق نہیں ہوتا اور باختلاف قرات ترجمہ دوسرا یہ ہے اور تحقیق ہر ایک البتہ ہمارے پاس حاضر ہیں اور بعض کو

قیامت کا اسمیں تعجب تھا کہ کیسے ہم مرکر اوٹھیں گے اور اہل جنت کو حور کہ ملیں گے تو ارشاد ہے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ

الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ اور نشان ہے اونکو لئے قیامت کی بات

مردہ زمین کہ ہمنے زندہ کیا اسکو اور نکالا ہمنے اس سے دانہ پس اوس سے وہ کہائیں وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور کئے ہمنے اسمیں باغ کہجور اور انگور کے اور نکالے اوسمیں چشمے تاکہ ایسے درخت سرسبز ہوں

اور اونسے میوے نکلیں تاکہ وہ کہاویں اوسکے پہل اور نکیا ہر ایک اونکو اونکے ہاتھوں نے کیا وہ فکر نکریں کہ ہمارے

فرمان کے بموجب اوسوں کہ شرک نکریں سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ

ع ۲

السِّنَةِ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝ پاک ہے وہ ذات کہ جس نے طرح طرح اصناف زمین کے اگنے والوں سے
اگائے اور اونکی جانوں سے اور اس سے جو [illegible] پیدا کئے اور دوسری طرح سے اونکی استعداد کو [illegible] کرلیتے
وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝ اور نشان ہے اونکے لئے رات جس سے ہم
سلخ کرتے ہیں دن کو پس ناگہاں وہ تاریکی کرنے والے ہوں یہ مثل ہے جو حال ہے روز قیامت اور پھر پیدا ہونے تاریکی کی صورت
ملتا ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ اور آفتاب چلتے ایک
مستقر کے لئے جو اوسکا ہے یہ اندازہ ہے غالب دانا کا [illegible] اور جو [illegible] ہر سال ہے حرکت آفتابی کا
ہے دورہ [illegible] تین سو [illegible] دن میں [illegible] حرکت آفتاب کی گرد پوری ہوتی ہے
پھر وہی [illegible] وہ سمت ہے جو [illegible] سمت کہتے ہیں تو آفتاب کا طلوع و غروب بھی عرش کے
نیچے سے ہے جو [illegible] حرکت [illegible] تو اس مقام سے حدیث میں وارد ہے کہ ہر روز طلوع کے لئے آفتاب
[illegible] عرش کے نیچے سے [illegible] طلوع شمس [illegible] اور اوسکو اجازت ہوجاتا طلوع اوسکا [illegible] سے اس
[illegible] ہو کر واپس آوے تو [illegible] کی جگہ دو دن تک کسی مقام پر طلوع دریافت رہے اور ایک [illegible] کی جگہ [illegible]
دریافت ہوں جو [illegible] تاریک اسکے لئے [illegible] ہو کر [illegible] دن بھر اسکو معاملہ [illegible] اور شام کو غروب
ہونے وقت طلوع معلوم ہو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ اور [illegible]
قیامت ہے اونکے لئے ماہتاب کہ مقدر کی ہیں اوسکے لئے منزلیں یہاں تک کہ ہو گیا مثل شاخ کہنہ کی اور اگر کوئی اسکے
قیامت کیوں نہیں آجاتی تو [illegible] ہے کہ قبل از وقت کوئی شے نہیں ہوسکتی جیسے فرماتا ہے لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن
تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ نہ آفتاب کو لائق ہے کہ پکڑ لے
ماہتاب کو اور نہ رات سبقت کرنے والی ہو دن کو اور ہر ایک اپنے فلک میں جو مقامات گردش ہے [illegible] سیر کرتے ہیں
اونکی تسبیح ہے کہ وہ حکم کے مسخر ہیں اسطرح [illegible] قیامت [illegible] اپنے وقت میں پیدا ہونے والی ہے [illegible] قیامت پر دلیل
فرماتا ہے وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ
مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا
وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ اور نشان قیامت ہے اونکے لئے ہم نے بتحقیق اوٹھایا ہے اونکی اولاد کو بھری کشتی میں اور باقی کو

ڈال دیا اور پیدا کیا ہمنے اونکے لئے مثل اُس کشتی کی وہ جو اُسپر سوار ہوتے ہیں اگر چاہیں اونکی بداعمالی سے اونکو غرق کریں

پس نہو اونکے لئے فریاد رس اور نہ وہ نجات پائیگے ہوں مگر ہماری رحمت کے سبب اور ایک وقت تک برخورداری کرنے

اور اس رحمت و متاع کی تحقیق یہ ہے کہ حسب ورس ۱۰ فصل ۹ تکوین کے نوح سے وعدہ ہوا تھا کہ اپنا عہد تجھسے قائم کرونگا

یعنی وہ عہد جو آدم سے درخت حیات کے لئے حسب ورس نہم فصل دوم تکوین کے اور ورس ۲۴ فصل دوم تکوین میں ہوا

اور ادریس کو حسب نامہ یہودا کے عہد ہوا کہ سزا دہندہ تشریف لاویگا اور حسب فصل نہم تکوین کے جب کہ نوح کی اولاد پر طوفان کا

خوف کہانے لگی تو حسب ورس ۹ فصل نہم تکوین کے عہد ہوا کہ وہ حسب ورس ۱۳ وغیرہ فصل مذکور کے کمان کا عہد ہوا تھا

کہ جب تک کمان آوے اُسوقت تک دنیا مستانہ والی نہین کہ مراد اس کمان سے کمان خداوندی چار قلنا حسب فصل ۱۲ انجیل

مکاشفات و اول حزقیل کے ہے کہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب کہا گیا اونکو کہ تم تقوی کرو اُس عذاب بدر و فتح مکہ سے جو تمہارے روبرو ہے اور اُس سے جو تمہارے پیچھے ہے یعنی قیامت

سے شاید تم رحم کیئے جاؤ تو وہ اعراض کریں جیسے اس جواب پر آیت ذیل دلیل ہے وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○ اور نہ آتی ہے اونکے پاس کوئی آیت آیات اونکے رب سے مگر اُس سے اعراض

کرنیوالے ہیں کہ اور طالب فتح اہل اسلام ہوتے جیسے جواب سے ظاہر ہے اور نسبت فقرا کو دینے کے وہ ایسے بچاریوں کو کھلاوین

حالانکہ غریب کو صدقہ دینا رد بلا کا باعث ہے بالخصوص اونکو جو مشرف باسلام ہوے جیسے ارشاد ہے وَإِذَا قِيلَ

لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ

أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ اور جب کہا جاوے اونکو نفع کے لئے کہ خرچ کرو اس سے جو تمکو اللہ نے

دیا ہے فقرا پر کہیں کہ مسلمانون کو کیا ہم کہلاوین ہم اُسکو جسکو چاہے اللہ کہلا دے نہ تمہارے فقرا کو کہ نہین ہو تم مگر

گمراہی ظاہر میں اور جبکہ اونکو وعید شکست بدر و قیامت ہوا تو وہ کہنے لگے جو ارشاد ہے وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ اور کہیں کب ہو وہ وعدہ بدر و قیامت اگر تم سچے ہو تو بنظر یہ سزا آتی ہے مَا يَنظُرُونَ

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ○ نہ انتظار کریں مگر ایک ہلاکت عظیم کا کہ وہ اونکو پکڑلے اس حالت میں کہ وہ خصومت

کرتے ہوں کہ پیغمبر پر چیرہ کرادیں پس نہ طاقت رکھیں اونکو سوجھ دستار وصیت کی اور نہ اپنے اہل کی طرف رجوع

ع

کرین بلکہ وہ مقتول ہون اور یہ نسبت قیامت فرماتا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ
إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝
اور نفخ کیا جاوے صور مین بار دگر ناگہان وہ اپنے رب کی طرف نکل پڑین اور چونکہ مرنیکے بعد آدمی عالم باطن مین
جاتا ہے کیا جاتا ہے کہ وہ مثل بجھ ہوا اور وہان سے تربین واپس جانا عالم مثال مین معلوم ہوتا ہے تو اوس سے
سوال وجواب ہوتا ہے اور اوسکے بعد تا قیام قیامت کافر کے اوپر ایک ساعت رہایت ہوگی تو کافر کہین گے
اوٹھتے وقت ای ہمکو افسوس کسنے ہمکو اوٹھایا ہماری قبرون سے فرمایا جاوے یہ ہے وہ جو وعدہ کیا تھا رحمٰن نے اور سچے
ہوے رسول پس ناگہان سب ہمارے پاس حاضر ہون کہ بصورت تمثل روح اعظم جلوہ گر ہوا اور فرمایا جاوے فَالْيَوْمَ
لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ پس آجکے روز نہ ظلم کیا جاوے
کوئی نفس اور نہ جزا دیجاوین مگر وہی جو کرتے تھے کہ عقائد و اعمال و عبادت صورت جزا پکڑین إِنَّ أَصْحَابَ
الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ۝
لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ۝ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ۝ تحقیق اصحاب جنت
اوس روز مشغولی مین ہون میوون مین تفکہ کرتے ہون وہ اور اونکی عورتین تختون پر تکیہ لگاے ہون اونکے لئے جنت مین
میوے ہون اور اونکے لئے وہ ہو جو چاہین سلام فرمادے رب العلمین اونکے اوپر سے جبکہ وہ حال مذکور مین ہون کہ وہ
اونکی طرف دیکھے اور بندہ اپنے مالک کی طرف پس نہ التفات کرین کسی نعمت کی طرف جب تک اسکی طرف دیکھتے رہینگے
یہانتک کہ حجاب کرے اونسے اور اسکا نور باقی رہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ اور جدا ہو جاؤ آجکے دن
ای مجرمون مشرک جدا گانہ یہود جدا گانہ نصاری جدا گانہ مجوس جدا گانہ اپنے اپنے دوزخ کے مقام پر کہ منافق درک اسفل
مین ہون أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۙ
کیا مینے عہد نکیا تھا روز الست تمہاری طرف کہ ای بنی آدم نہ پوجو شیطان کو کہ وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے اور انبیا کی
معرفت اوس عہد کو یاد دلایا تھا وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ اور عبادت کیجو میری یہ راہ مستقیم ہے
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

اور البتہ گمراہ کیا شیطان نے تم میں سے بہت جماعت کو کیا تم نہ سمجھتے تھے اور یہ وہ جہنم ہے جسکے ساتھ تم وعید
کئے گئے تھے اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ داخل ہو اوسمیں آجکے روز بسبب اسکے جو کفر کرتے تھے
دیگر کفار وعید انبیا کا انکار کریں تو ارشاد ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اسی روز مہر کریں منہوں پر کہ خاموش ہوں جس منہ سے سافردکو
بہکاتے تھے اور کلام کریں ہم سے انکے ہاتھ اور گواہی دیں اونکے پاؤں اونکی اسکے ساتھ جو تم کسب کرتے تھے
کہ اسی قوت سے جو راہ دریافت کیا تو کہنے لگے جیسے سورۂ سبا میں گذرا کہ آیا بتلاویں اُس مرد کی طرف راہ جو کہے
کہ بعد پارہ پارہ ہونیکے خلق جدید میں ہوگی افترا کیا اسنے خدا پر یا اوسکو جنون ہے تو اونکی اس بیجا کہنے پر اونکی
آنکھیں پھوٹیں اور دوسرے پردہ مسخ ہو جاویں جیسے ارشاد ہے وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں البتہ اونکی آنکھوں پر طمس کردیں کہ سپاٹ ہوجاویں
نشان تک نہ رہے پہر چاہیں پس تلاش کریں راہ پس کہاں سے دوسرے کو دکھلاویں وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں البتہ اونکو مسخ کریں اونکی
جگہ پر پس نہ طاقت رکہیں دوسرے کی نسبت خطا کریں گے کہ اس سے راہ بتلاویں اور نہ خود رجوع ہوں اُس
انجام سے بعض کفار کو خواہ اُمیہ بن خلف ہو یا ولید یا دوسرا جو پاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
یہ قول تھا کہ وہ شاعر ہیں تو ارشاد ہے وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور جسکو عمر
دیں کارزل عمر کو پہنچے ضعیف القویٰ ہو اوندھا کریں خلق میں آیا پس وہ بچا ہیں پس اوسکا قول قابل اعتبار
نہیں ہوتا پس قرآن کی نسبت اسکا شعر کہنا جیسے ولید نے کہا تھا کہ ای محمد اپنا شعر سنا کہ پیغمبر ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نسبت شاعر ہونیکا قول سستی رائے ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۝ اور نہ تعلیم کیا
ہمنے اسکو شعر اور نہیں ہے شعر اوسکو سزاوار کہ اکثر اونکے خیال کی پیروی میں سرگردان ہوتے ہیں اور بعض آیات
میں جو وزن شعر ہے چونکہ اسمیں نیت شرط شعر ہے تو وہ شعر نہیں اگرچہ وزن شعر ہے اور صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
کسی نے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعر کا تمثل کیا ہے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نزدیک شعر ابغض حدیث تھے یعنی اپنی ذات سے بنانیکے واسطے ورنہ حسان کیلئے منبر مسجد میں رکھا جاتا تھا جو کفار کو

ع ۴ ۱۷

ہجو مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین وہ پڑھتے اور ارشاد ہوتا کہ یہ کافرون کو تیر کی بھال سے سخت
لگتا ہی پر خود جو دوسرے کے شعر ہی کبھی نقل فرماتے تو وزن درست نرہتا جیسے شعر کفی الشیب والاسلام کی
نقل مشہور ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ نہین ہے وہ جو سکھایا پیغمبر کو سکھلایا ہی مگر نصیحت اور قرآن ظاہر تاکہ ڈراوے اوسکو جو زندہ دل ہو اور
ثابت کرے قول کو کفارون پر چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک روز ابی بن خلف نے تھوکا تھا تو ارشاد
فرمایا تھا کہ مین جب تجھکو مکہ کے باہر پاؤن گا قتل کرون گا تو بروز بدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے
اوسکی گردن پر تلوار ایسی ہلکی سی لگی کہ ایک سچ کا سا ہوگیا پر اوسنے ایسی دہاڑ کی کہ فریاد کرتے کرتے رابغ کے پاس
جہنم رسید ہوگیا اور کفار مین رسم ہے کہ جیسے مورتوں کو پوجتے ہین ایسے انعام کو مثل بحیرہ وسائبہ کو پوجتے ہین
اونمین سے بعض ابی بن خلف بھی تھا تو فرمایا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ آیا اور وہ نہ دیکھین کہ بنائی ہی اونکے لیئے اپنے ہاتھون سے بنائے انعام پس وہ
اونکے مالک ہین اور تابع کر دیا ہمنے اونکو اونکے لیے پس بعض اونمین سے اونکی سواری ہے اور بعض کو کھاتے ہین اور اونکو
اونمین منفعتین ہین مثل دودھ پینے کے کیا وہ اسکا شکر نکرین کہ جسنے اونکو انکا ذلیل کیا ہے اور اونکو ان حیوانات کا
متصرف کر دیا ہے یعنی نہ اونکا انسان سا شریف اونکے روبرو ذلیل ہے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ اور پکڑا انہون نے سوا خدا کے
اونکو معبود امید کرو وہ مدد کیجاوین حالانکہ نہ طاقت رکھین وہ معبود اونکی مدد کی اور وہ اونکے لیے لشکر ہون پکڑے ہوئے
اور جب تک بت پرستی پر قیامت ہو ڈرائے جاوین تو انکار قیامت کرین جس سے نبی کو رنج ہو تو اشارہ ہے کہ فلا یحزنک
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ پس نہ رنج مین ڈالے تجکو اونکا قول تحقیق ہم جانتے ہین جو وہ
پوشیدہ کرین تیری عداوت اور وہ جو ظاہر کرین اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ آیا
اور نہ دیکھا انسان نے کو رکہ بنایا ہمنے اوسکو پیدا کیا نطفہ سے پس ناگہان وہ جھگڑالو ظاہر ہے اور عظم رمیم لاکر بیان کرنے

وقف لازم

ہماری تو مثل اور بہولا اپنی پیدائش کو کہا کون زندہ کریگا ان ہڈیوں کو حالانکہ وہ بوسیدہ ہیں اور معدوم میں تمیز
کہاں رہتی ہے حالانکہ معدوم مطلق کوئی شے نہیں ہوتی تبدیل صورت ہو جب معدوم محض ہونگی نہیں دیکہو آگ کو
سبز درخت کے اندر کہ جب اوسکو جلاؤ اوسکے اندر سے آگ پہر بروز کری تو آگ اوس میں معدوم محض نہیں ہوتی جب
ارشاد ہے قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ الَّذِي جَعَلَ لَكُم
مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ۝ فرما زندہ کریگا انکو وہ جسنے پیدا کیا
اول بار اور وہ ہر شے کو ساتھ پیدا دانا ہے ایسا کہ سبز درخت میں آگ بہی نکالا اوس سے تم اوسکو جلاتے ہو تو اللہ کے
بارے میں تو علم ہو اللہ تعالی کو کوئی شے غائب نہیں ہے أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ
مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ آیا اور نہیں ہے وہ جسنے پیدا کئی آسمان و زمین قادر ہے اوسپر کہ پیدا کرے
مثل اونکی ہاں اور وہ بڑا پیدا کرنیوالا دانا ہے علم سے اوسکے کوئی شی نہیں ضائع ہوتی اُس کے عین ثابت تمام رہتی
اس مقام پر فائدہ نہایت مفید ہے اول غور طلب ہے إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ
جز ایں نیست امر اسکا ایسا ہے جب ارادہ کرے کسی چاہی ہوئی شے کا فرماوے اسکو ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے جبکہ تصرف
اسکی تمام ہوت اور ضائع ہو کر بلا حکمت و مصلحت کوئی بات نہیں ہوتی پس جب تب قیامت ہر عالم حیوان کا ہو اسکا
حکم ہوا در بالعوا ہیکے وہ واقعات ہیں جو قرآن و حدیث میں ہیں جب وہ ہو جاویں قیامت ہو فَسُبْحَانَ الَّذِي
بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ پس پاک ہے وہ ذات پاک شرک و عجز سے جسکے ہاتھ میں اوراح
ہر شی ہے اور اسکی طرف تم رجوع کیجاؤگے بروز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص یہ سورت
پڑہے بعض متعقد بر الحدیث کہ جسکا پانچواں الاثمت پاتا ہے اور سکرات موت میں آسانی ہوتی ہے۔

سورۂ صافات مکیہ ہے مشتمل ہے بیاسی آیات و پانچ رکوع پر

اس سورت میں بہی فتح اسلام کا ذکر ہے اور پہلی سورت میں اوسکا ذکر تہا اور درس ۵ فصل ہیں پہلی میں اہل
اسلام کو مجاہدین کی صفت لکہی ہے کہ وہ نور آور قوم کی طرح صف بستہ مستعد ہیں اور فصل دوم میں کمال ستایش اہل اسلام
اور مومنوں اہل اسلام کی صفت لکہی ہے کہ وہ اوسکو نہیں توڑا اور درس ۲ میں ہے کہ اونکا ربر و لوگ تہے ترتیب دیا

چہرون کا رنگ فق ہو جاتا اور آینده فصل میں غیر قوم رومیہ کی تباہی اہل اسلام سے لکھی ہے اور درس الہین ۶۹ کھا
خداوند اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سنائیگا یعنی احکام قرآنی اور درس ۳۳ فصل مذکور مین قوم یہود کو حکم ہے کہ خداوند
اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو اور اہل مکہ قوم یہود سے یہ احوال اہل اسلام سنتے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کے ارشاد ہے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
قسم ہے صف باندھنے والوں اہل اسلام کی بحکم صف پس جھڑکنے والوں کی بڑی جھڑکی سے کفار کو پس تلاوت
کرنیوالے یاد خدا کی تحقیق الٰہ تمہارا ایک ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ
وہ رب ہے آسمانوں اور زمین وا ونکے مابین اور مسارق کا پس صورت شرک کیسے کہ تم اہل اسلام سے جنکی صفت مذکور ہوئی تباہ ہوسکے
دور ہے اور غور کرو وہ جو تمکو سبب رفع کہانت دریافت نہیں وہ بوجہ نزول کلام خدا کے ہے نبی پر جسکو تم مشاہدہ کرو گے
اور مشاہدہ دلیل قوی شے سبب کا ہے گو علت اوسکی تفصیلی دریافت نہو جیسے ارشاد ہے اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ ہمنے مزین کیا ہے آسمان نزدیک بلندی پائین کو
کواکب کی زینت کے ساتھ اور نگاہ رکھا اسکے اخبار کو اس عرصے میں ہر شیطان سرکش سے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى
الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ شیطان نہ سنسکیں ملاء اعلی تک کہ یہان پر عبارت عالم شہادت سے
سیارون سے ہے اور گرائے جاوین ہر جانب سے ہانکنے والی شے کہ عبارت شہاب سے ہے اور ترکیب جسم شیاطین مادہ سے ہے جسکی
خدمت اون میں دریافت ہوئی اور شیاطین کو لئے عذاب لازم ہے تو قیامت ہزار سال جاری تک اور درس ۲ سکی کوئی شیطان
مگر وہ جو اچکے اچکنا تو پیچھے لگے اسکے شہاب روشن اور ہلاک کو آگ کے شعلے کے بنانیکی نسبت مدبر ہیں اور بعض
اول تا عبرانیوں میں جو خبر تھی وہ اس شہب کی نسبت خبر تھی جو زمانہ نبوت میں کثرت سے پیدا ہوئے اور جبکہ ہزار سال
شیطان کی قید زمان نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے فصل ۴ درس ۲۰ مکاشفات میں خبر دی گئی تھی پھر ظاہر
پائی تو گو شہاب کی اسباب فاعلی کچھ کیوں نہوں پر علت غائی اُسکی کہ اُس سے رجم شیاطین منظور ہے اسکو کوئی عقل سلیم
بھی رد نہیں کرسکتا مگر کور دل جسکو آثار ہزار سال کے دریافت نہوں پس ثبوت ختم نبوت اس مقصد سے ہوا شیطان
جو کتب مقدسہ سابقہ میں مثلاً تا ابید ہے ظاہر ہوا جس سے قیامت کی خبر دی گئی پر کفار کی جو حدیث میں اپنے ہیں اپنے

آیا گذشتہ میں جو خلق عظیم ہو گئے تعجب ہوا تو ارشاد ہے فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا
إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ پس دریافت کر آیا کافر اشد ہیں خلق جدید میں یا وہ جو اونکے آبا ہیں
جنکو ہمنے پہلے اسنے پیدا کیا یعنی مردوں کی خلق جدید ہماری اوپر عظام رمیم کے بار دگر پیدا کرنیمے مشکل نہیں اس
دلیل تمثیل سے کہ تحقیق ہمنے ان مردوں کو پیدا کیا مٹی باریک ہاتھ پر لگنے والی سے جو تمام زمین کے سطح سے لیگئی تھی
اور سستی ہماری کیا تمہارے نزدیک امر مشکل نہیں تھا بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ بلکہ میں تعجب کروں یا تو تعجب
کرے اس مثل کے سمجھنے سے کہ کفار ٹھٹھا کریں بعث پر اس مقام پر دو قرأت تحیت میں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے رو سی جیسے ربی خدا کی ویسے تعجب حضور منسوب ہو وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ اور جب نصیحت
دیجاتی ہیں کفار تو نصیحت منکر ہیں وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝
أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور جب وہ
دیکھیں دلیل کو کثرت شبہات نزول قرآن میں زیادہ ہوئی جو دلیل تجدید قیامت کی تو ہر نوع کو ہنسنے کیلئے طلب کریں اور کہیں وہ دوسرے
کہ نہیں ہے یہ مگر سحر ظاہر آیا جب ہم مرگئے اور ہو گئے خاک اور استخوان یعنی بوسیدہ آیا پھر ہم اوٹھائے جاوینگے آیا اور
ہمارے پہلے باپ دادے گذشتہ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فرما ہاں اور تم جو ٹھٹھا کرتے ہو ذلیل ہو گے
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ کہ جز این نیست وہ ایک جھڑکی ہے کہ ناگہاں وہ
دریافت کریں اگرچہ وہ اندھے ہوا اوٹھیں وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي
كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ اور کہیں ای ہمکو افسوس یہ وہ دن ہے دین کا یہ دن ہے اس فیصلہ کا جسکے ساتھ تم تکذیب
کرتے تھے احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ
إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ اور حکم ہو ملائک کو کہ اوٹھاؤ ان لوگوں کو جنہوں نے
شرک کیا ہے اور انکی ہمسکلوں کو ساتھ ان کے اور بتوں کو جنکی وہ عبادت کرتے تھے سوائے خدا کے پس راہ بتلاؤ انکو دوزخ
کی راہ اور ٹھہراؤ انکو موقف میں کہ وہ سوال کئے جاوینگے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ٹھہرے رہینگے ابن آدم کے
دونوں قدم تا کہ سوال کیا جاوے چار چیز سے جوانی سے کہ کس چیز میں گذاری اور عمر سے کہ کس میں تمام کی اور مال سے
مال ہے کہ کہاں سے حاصل کیا اور کس میں صرف کیا اور علم سے کہ اوسکے ساتھ کیا عمل کیا اور توبیخ سے کہا جاوے

وَمَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ اور کیا ہوا ہے تمہارے لئے کہ باہم مدد نہیں کرتے جیسے توابع چاہتے تھے کی طلب ہوا تھی
متبوعوں سے دنیا میں چاہتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝ بلکہ وہ اس روز اہل اسلام سے مقابل اسکے کہ طلب
نصرت کرتے تھے صلح کے طالب ہونگے وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ اور متوجہ ہو بعض انکا جو دنیا میں
غریب تھے بعض امرا پر کہ سوال کریں قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ کہیں کہ تم بتحقیق آتے تھے
ہمارے پاس قوت سے کہ ایمان سے ہمکو روکتے تھے قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم
مِّن سُلْطَانٍ ۚ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ وہ سا جواب دیں کہ تمہارا الزام ہم پر غلط ہے بلکہ تم بذات ایمان
لانیوالے تھے اور نہ تھا ہمکو تمہارے اوپر غلبہ بلکہ تم تھے قوم سرکش فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝
فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ پس ثابت ہوا ہمارے اوپر قول ہمارے رب کا کہ جو شرک کریگا وہ دوزخ کا عذاب
چکھے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب دوزخ پس بہکایا ہمنے تمکو کہ تحقیق ہم تھے بہکنے والے فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ
فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ پس تحقیق وہ قریب اُس روز عذاب میں شریک ہونیوالے ہیں إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تحقیق ہم اسطرح سے جزا دیتے
مجرموں کو تحقیق جب انسے کہا جاتا تھا کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا تو نہ مانتے اور تکبر کرتے تھے وَيَقُولُونَ أَئِنَّا
لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ اور کہتے آیا ہم البتہ چھوڑیں اپنے معبودوں کو شاعر دیوانہ کے کہنے سے
وہ احمق روزگار ہے جو شعر اوسکو نادی بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ بلکہ لایا وہ حق ہو
اور سچا کیا اوسنے رسولوں کو جو باتیں قرآن کی فرمائی تھی وہ گزشتہ کتابوں میں موجود تھیں کہ دوزخ ہوجا
إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ تحقیق اے منکرو تم البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک وَمَا تُجْزَوْنَ
إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور نہ جزا دیجاؤگے مگر وہی جو تم کرتے تھے کہ وہی متمثل بصورت عذاب الیم ہوجاوے
إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ۝ فِي
جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ مگر اللہ کے خالص کئے بندوں کیلئے رزق معلوم ہے کہ میوہ ہیں
اور وہ عزت والے ہیں نعمت والی جنتوں میں بیٹھے ہوں تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل ہوں بات چیت
کرنیکے لئے يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ

عَنْهَا يُنزَفُونَ ۝ دور پھرایا جاوے گا اونپر پیالہ جو بھرا ہو شراب سفید سے مزہ دینے والوں کی لذت کے لئے کہ نہو
اوسمین عقل کا فساد اور نہ سبب کوئی جاوے شراب سے چنانچہ شراب معرفت کی نسبت حضور غوث الاعظم کا ارشاد ہے
شربت الحب کاسا بعد کاس فما نفد الشراب وما رویت ۝ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ
عِينٌ ۝ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝ اور اہل جنت کے نزدیک انکے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی خوب چشم ہوں گویا سفید انڈے
ہین شترمرغ کی حفاظت کی گئی دوسرونکی تصرف سے فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ
مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ پس متوجہ ہو بعض انکا بعض پر کہ باتیں کریں کہے انمین سے کہنے والا کہ میرا
ایک دوست کہتا تہا کہ آیا تو تصدیق کرنیوالا ہے قیامت کی آیا جب ہم مرجاوینگے اور ہو گئے خاک اور عظام بوسیدہ آیا ہم
حساب کئے جائینگے جیسے روسا کفار کا معمول ساتھ فقرا کے قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ
فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ اللہ فرماوے گا کیا تم مطلع ہو گئے اسکے حال پر تو کہے مسلمان ہاں پس اللہ اسکو دکھلاوے
تو دیکھے اوسکو دوزخ کے وسط مین قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ
مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ کہے اہل جنت قسم ہے خدا کی کہ قریب تہا تو کہ البتہ ہلاک کرتا مجھکو دین حق سے اگر نہوتی میرے
رب کی نعمت البتہ ہوتا مین حاضر کئے گئے دوزخ سے تیرے ساتھ پس ملائکہ موت کو جو صورت کبش میں متمثل ہو ذبح
کرین پس اہل جنت کہین أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ آیا پس ہم نہونگے مرنیوالے مگر
پہلی موت سے اور ملائکہ جو اہل جنت کو اونکا وہ مقام دکھلاوین کہ اگر وہ شرک کرتے تو اوسمین وہ ہوتے
پر خدا کے فضل سے انہون نے شرک نکیا اور عذاب ندئے گئے تو کہیں وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ اور نہون ہم عذاب
دئے گئے تو ملائک کہین کہ نہ مرو اور نہ عذاب دئے جاؤ تو خدا کی نعمت کا شکر کرین کہین إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ۝ تحقیق البتہ وہ فوز یابی بزرگ ہے لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝ اس مثل کے لئے چاہئے کہ
کام کرین کام کرنیوالے أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۝ آیا یہ نعم بہتر ہے مہمانی مین یا درخت زقوم
نا گہیں اور زقوم لغت بربر مین مکھن و خرما کو بھی کہتے ہین جیسے شرارت سے زبعری نے صنادید قریش کو کہا کہ محمد
ہمکو ڈراتے ہیں زقوم سے پس وہ اکل کیا ابوجہل نے اونکو اپنے گھر مین کہا ہو جاریہ زقوم کر ہمکو پس لائی اونکو زبد

دمتر پس کہا زقیعہ تو یہ وہی ہے جو وعید کرتے ہیں تمکو محمد تو فرمایا اللہ نے إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ۝
تحقیق ہمنے زقوم کو کیا ہے آزمایش ظالمون کے لئے کہ وہ کہا کہیں اور زقوم سے مطلب زبد و تمر ہین جیسے
ارشاد ہے إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۝ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ۝ تحقیق وہ
درخت ہے جسکا پتا آگ کا سا ہین ہوتا ہے وہ نکلے دوزخ کی جڑ میں خوشہ اوسکا گویا سانپون کا سر ہے جیسے
درخت ناگپھن وا وسکو خوشے کے مشابہ ہے یہ امر مشاہد ہے جو پتھرون میں اکثر جمتا ہے اور جبکہ اوسکا بیج جہنم مین
کیا بعید ہے کہ وہ عالم حیوان ہے خدا اس قسم کی اوسمین آگ ہے جو اس جہان میں جلا کر کوئلہ کر دیتی ہے بلکہ وہ
ایسی بلا کی آگ ہے کہ نہ جل چکے اوسمین کہ کام تمام ہو نہ آرام دے سوا ہے کہ کہہ سکے فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا
فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ۝ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى
الْجَحِيمِ ۝ پس وہ اُس زقوم سے کہائینگے تو بھرنیوالے ہون اُس سے پیٹون کو پھر تحقیق اونکے لئے اسپر البتہ
ملاوٹ ہو گرم کھولتے پانی سے پس پانی کھولتا ہوا پینے کو ملے کہ وہ سخت تکلیف دے پھر جہنم کے مقام کو مرجع
اونکا ہو آگ کی طرف اللہ کی پناہ اور جب انسے دنیا مین کہا گیا کہ بت پرستی ترک کرو تو کہیں کہ ہمنے اپنے
باپ دادون کو اس طریق پر پایا ہے تو ارشاد ہے إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ۝ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ
يُهْرَعُونَ ۝ تحقیق انہون نے پایا اپنے باپ دادون کو گمراہ پس وہ اونکے قدمون پر دوڑتے ہوئے ہیں تو یہ
کچھ کمال کی بات نہیں جیسے دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ کیا اور اگرچہ اونکے باپ دادے جیسے
نصیحت ہو وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ۝ فَانظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ اور البتہ گمراہ ہوئے اونکے پہلے
اکثر اور البتہ تحقیق بھیجے اونمین ڈرانیوالے پس دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے ہوؤن کا مگر اللہ کے بندے خالص
کئے گئے کہ وہ سرافراز دین و دنیا مین ہوئے تو یہی بیان ہے حال کا عموما کہ کفار ابتک تباہ ہوئے سو اہل ایمان
نجات پاوین چنانچہ البتہ یہی ہوا اور جو رسولون کی رسالت و احکام کا انکار کرین اونکی تنبیہ کے لئے فرماتا ہے
کہ است نوح کو نوح نے فرمایا پس وہ غرق ہوئے اور تباہ ہوئے وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ۝
وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ۝ وَتَرَكْنَا

عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝ اور پکارا ہمکو نوح نے کہ میری قوم نے میری
تکذیب کی پس البتہ ہم اچھے جواب دینے والے ہین کہ اوسکے لئے جہاز بنوایا اور اوسمین اوسکو بٹھایا اور نجات
دی ہمنے نوح کو اور اوسکے اہل کو بڑے کرب سے اور رکہی ہمنے اوسی کی ذریت باقی اور رکہی ہمنے اسپر پچھلون مین یعنی آل سام
مین ثنا سلام ہے نوح پر عالمین مین تحقیق ہم ایسی ہی جزا دین نیکوکارون کو تحقیق وہ ہمارے بندون مومنین سے تہا پہر غرق
کیا ہمنے دوسرون کو جو نوح کی نبوت کے منکر تھے اور آبا کی تقلید کی نادرستی پر سند لاتا ہے ابراہیم کے قصہ سے
جیسے ارشاد ہے وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اور تحقیق نوح کی
اہل طریق سے ہے البتہ ابراہیم یاد کر جبکہ لایا اپنے رب کو دل سلیم إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝
أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ جبکہ کہا اپنے باپ
اور اپنی قوم کو کسکی تم عبادت کرتے ہو آیا تم بہتمت ارادہ کرتے ہو معبودون کا سواے خدا کے تو کیا حال ہے
تمہارا رب العالمین کے ساتھہ کہ وہ تمسے راضی ہوگا ہرگز نہین اور اتفاق ایسا ہوا کہ اونکی عید آئی تو قوم نے
مصلحت دیکہی کہ ابراہیم کو شریک عید کرین تو انکا دل بتونکی تماشے مین لگ جاویگا اور قوم سواے بت پرستی کے
نجوم کو مانتی تہی کہ اوسکو وہ یقینی سمجھتے تہے حالانکہ یقینی شے کبہی غلط نہین ہوتی اور مسائل نجومی کبہی غلط اور کبہی صحیح ہوتے
ہین تو وہ یقین کا فائدہ نہین دیتے پس ابراہیم نے ایہام کیا فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ دیکہا ابراہیم نے
ایک نظر نجوم مین پس کہا کہ بیشک بیمار ہون یعنی جاتا نہین تمہارے ساتھہ عید مین دل میرا طبعی مین نہین اور بت پرستون کا
دستور ہے کہ بروز نوروز وغیرہ بہوگ اپنے بتون کے روبرو رکہتے ہین اور واپس آنکر بطور تبرک خود کہاتے و کہلاتے ہین تو کہانے
ابراہیم سے کہا کہ تم بہوگ لگا رکہیو اور ہم عید مین جاتے ہین فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ پس پیٹھ پہیر کر قوم
ابراہیم سے عید مین جانے کو چلے گئے ابراہیم بتونکے پاس او نکا بہوگ تا صفا دیکہین اور کہا کہ کہا و پر بتون یہ
یہ جو اس کہانے ہین فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ پس میلان کیا
ابراہیم نے اونکے معبودونکی طرف پس فرمایا کیون نہین کہاتے اور جواب جو نہ پایا تو فرمایا کیا ہے تمہارے لئے کہ نہ بولو
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ پس لگائی اونپر مار داہنی ہاتہہ سے کہ چہوٹون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بیل کی

نگاہ کر اور ستاروں کو گن اگر تو گن سکے تو تیری اولاد ایسی ہوگی یعنی انبیا مثل ستارہ ہونگے اور وہ خدا پر ایمان لایا کہ
ابراہیم کے لئے یہ صداقت محسوب ہوئی اور حسب ورس ۷ فصل مذکور کے ملک کنعان کی وراثت کا وعدہ ہوا یہ
وراثت بطور وعدہ ہے نہ بطور مقرری جیسے انجیل سے ظاہر ہے اور یہ وعدہ بدولت اسحاق ہوا جیسے بعد اس دعا کے
ارشاد ہوا فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ٥ پس بشارت دی ہم نے لڑکے بردبار کی پس یہ تو جواب ولد کی دعا کی
ثابت ہوا پر اس وعدہ کی تکمیل میں ابراہیم کو اگرچہ ایمان تو ہوا پر تسلی نہ ہوئی تو چار جانوروں سے آزمایش کی
توجہ اکا عید اونکی نسبت ہوا کہ تیری اولاد موعود چار سو سال تک یعنی ولادت اسحاق سے غیر ملک میں غلام رہیگی
پھر خلاصی ہوگی کہ موسیٰ علیہ السلام مدین کو ولادت اسحاق سے چار سو سال بعد گئے تو شروع آزادی کا تھی گو پوری
آزادی خواب ابراہیم سے چار سو تیس میں فرعون غرق ہو جیسے کتاب خروج میں ہے اور حسب فصل ۱۶ تکوین کے اسمٰعیل
پیدا ہوئے جو بڑی پیشین گوئی سے ہوا تھا اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہوئے تھے تو اس سنت
کے ادا کرنے میں ننانوے سال کی عمر میں حسب فصل ۱۷ تکوین کے ختنہ کے ساتھ ابراہیم آزمائے گئے اور اسمٰعیل کی جبکہ
تیرہ سال کی عمر ہوئی تو ختنہ ہوئی اس مقام سے اولاد اسمٰعیل مختون کرنے فصل ۵ یسعیا میں مذکور ہے اور سارہ کو بھی
وعدہ اسحاق کی ولادت کا ہوا اور حسب فصل ۱۸ تکوین کے ملائک نے دولت اسمٰعیلی کا اہل کیا اور بشارت اسحاق کی دی اور
ملائک نے کہا کہ چونکہ ابراہیم کو وعدہ ہے کہ ساری خاندان اوسے برکت پاویں گے یعنی زمانہ اسلام میں تو ابراہیم سے
کیوں راز چھپاویں جو امت لوط کو ہلاک کرنے کو ہم آئے ہیں اور حسب فصل ۱۹ تکوین کے امت لوط تباہ ہوئی اور حسب
فصل ۲۰ تکوین کے قصہ دوسرے بادشاہ کا سارہ کی بابت پھر واقع ہوا اور حسب فصل ۲۱ تکوین کے سارہ حاملہ ہوئیں
اور اسحاق کو جنے اور انکے فطام کے وقت اسمٰعیل گھر میں نکالے گئے اور امت عظیم اہل اسلام کا وعدہ ہوا اور
فصل ۲۲ تکوین میں ہے کہ ابراہام کو خدا نے آزمایا اور اس سے کہا کہ اے ابراہام وہ بولا کہ دیکھ میں حاضر ہوں (۲)
تب اوسنے کہا کہ تو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے اسحاق کو لے جسے تو پیار کرتا ہے اور زمین موریا میں جا اور اوسے وہاں
پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا (۳) تب ابراہیم نے صبح سویرے اوٹھا اور
اپنے گدھے پر چار جامہ کسا اور اپنے ساتھ دو جوان اور اپنے بیٹے اسحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کی لکڑیاں چیر کر
۱۰ اوٹھکر اوس جگہ جو خدا نے اوسے فرمایا تھا چلا (۴) تیسرے دن جب ابراہام نے اپنی آنکھ اوٹھا کے اوس جگہ کو دیکھے

دیکھا (۵) تب ابراہام نے اپنے جوانون سے کہا تم یہان گدہے پاس رہو مین اس لڑکے کے ساتھہ وہان جاونگا اور سجدہ کرکے پہر تمہارے پاس آؤنگا (۶) اور ابراہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیان لیکے اپنے بیٹے اسحاق پر رکہین اور آگ و چہری اپنے ہاتہہ مین لی اور دونون ساتھہ ساتھہ چلے (۷) تب اسحاق نے اپنے باپ ابراہام سے کہا کہ ای میرے باپ اوسنے جواب دیا ای میرے بیٹے مین حاضر ہون اوسنے کہا کہ دیکہہ آگ و لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہان (۸) ابراہام نے کہا کہ ای میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کریگا سو دونون ساتھہ چلے جیسے فرماتا ہے فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ○

پس جب پہونچا وہ غلام ابراہیم کے ساتھہ دوڑنے کو سات سال کا ہوا ابراہیم نے کہا ای میرے پیارے بیٹے مین بتحقیق دیکہون خواب مین کہ مین تجہکو ذبح کرتا ہون پس غور کر جو تیری رای ہو اسحاق نے کہا ای میرے باپ کر جو تو حکم کیا گیا ہے جلد تو مجہکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا ہے صابرین سے تب ابراہیم نے حسب درس نہم فصل ۲۲ تکوین کے ایک قربانگاہ بنائی اور لکڑیان چنین اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہا اور اسی قربانگاہ مین لکڑی کے اوپر دہر دیا جیسے ارشاد ہے فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ○ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ج

پس جب وہ دونون فرمان بردار ہوے اور گرایا ابراہیم نے اسحاق کو جبین پر قربانگاہ کی لکڑی پر اور پکارا ہمنے اوسکو ای ابراہیم ای ابراہیم وہ بولا مین حاضر ہون تو فرمایا کہ تو نے سچا کیا خواب کو اس طریق سے جیسے درس ۱۲ فصل ۲۲ مذکور کے ارشاد فرمایا کہ تو اپنا ہاتہہ لڑکے پر مت بڑہا اور اوسے کچہہ مت کر کہ اب مینے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے اسلئے کہ تو نے اپنے بیٹے ہان اپنے اکلوتے کو مجہسے دریغ نہ کی تو اسحاق کے ذبح عظیم کے بدلے خدا نے کبش بہیجی جیسے ارشاد ہے إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ○ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ○

بتحقیق ہم ایسی ہی جزا دین نیکو کارون کو تحقیق یہ البتہ آزمایش ظاہر ہے اور فدیہ یا ہمنے ابراہیم کو اسحاق کے ذبح عظیم کی بدلے یعنی ایک کبش سے چنانچہ جب درس ۱۳ فصل ۲۲ مذکور کے ابراہیم نے اپنی آنکہین اوٹہائین اور اپنے پیچہے ایک مینڈہا دیکہا جسکے سینگ جہاڑی مین اٹکے تہے تب ابراہیم نے جاکر مینڈہے کو لیا اور اوسکو اپنے بیٹے کی بدلے سوختنی قربانی کے لئے چڑہایا دیکہو اس درس کی مطابق ترجمہ بذبح عظیم کا کہ بالمعنی عوض ہے ۱۴ اور ابراہام نے اس مقام کا

نام یہوواہ یری رکھا کہ خداوند نے دکھلایا چنانچہ یہ آجتک کہا جاتا ہے کہ خداوند کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا وَتَرَكْنَا

عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ ۵ اور باقی رکھی ہمنے ابراہیم پر آخرین اہل اسلام میں ثنا سَلَامٌ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۵ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۵ سلام ہے ابراہیم پر اس طرح سے
جزا دیتے اسلام کی نیکوکاروں کو کہ وہ تحقیق ہمارے بندوں مومنین سے تھا اور درس ۱۵ فصل ۲۲ سفر تکوین میں ہے
تب خداوند کے فرشتے نے دوبارہ آسمان پر ابراہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام
کیا اور اپنا بیٹا ہاں اپنا اکلوتا ہی بیٹا دریغ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں برکت دیتے ہوئے تجھے برکت دونگا
یعنی تجھ سے بہت سے انبیا پیدا ہونگے جیسے ارشاد ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۵ اور بشارت دی
اسکو اسحاق کے نبی ہونے کی نیکوکاروں سے مخفی نہ ہے کہ یہ مطابق تکوین کے دونوں بشارت اسحاق کی ہے دیکھو
اس مقام پر خبر شاذ ہے کم مغدسہ موہوم کو اور مذہب امام اعظم میں ذبیح اسحاق ہیں نہ جیسے بعض بالخصوص صاحب
بیضاوی نے خلاف کہا ہے کہ وہ دونوں کی مغائرت سے اس آیت کو دلیل ذبح اسماعیل سمجھتے ہیں اور نہیں خیال کرتے ہیں
کہ پہلی بشارت اسحاق کی ولادت کی ہے پھر ذبح کا قصہ ہے اور پھر بشارت انکی نبوت کی ہے چنانچہ حسب مرقوم
فصل ۲۲ مذکور کے فرمایا اور بڑھاؤنگا تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑھاؤنگا
اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہوگی چنانچہ یوشع کے زمانہ سے یہ پیشنگوئی درست آئی کہ مقابل انبیا
اکثر تباہ ہوتے رہے ہیں ارشاد ہے وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ۵ اور برکت دی ہمنے ابراہیم اور اسحاق پر
یعنی نبوت انکی خاندان میں ہمیشہ رہی اس مقام سے ظاہر ہے کہ اگر پہلا قصہ یعنی ذبح کا متعلق باسماعیل ہوتا تو لیوکنا علیہ وعلی
اسحق فرمانا مناسب تھا اور درس ۱۸ فصل مذکور میں ہے کہ تیری نسل سے زمین کی کل قومیں یعنی بدوقت مسیح
برکت پاوینگی جیسے درس ۱۰ و ۹ فصل ۳ نامہ گلتیوں سے ظاہر ہے کیونکہ تو نے میری بات مانی یعنی جبکہ مسیح

ع ۴

یہودی بدمعاشی کرینگے تو غیر قومیں یعنی نصاری ہونگی جیسے ارشاد ہے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ

لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۵ اور بعض ابراہیم و اسحاق کی اولاد سے نیکوکار ہیں مثل موسی و ہارون کے و بعض ظالم ہیں اپنی
نفس کے لئے ظاہر مثل منکران مسیح جو تباہ ہوئے تو اس قصہ سے یہ تخویف اہل مکہ کو نکلی کہ باوجود ان احسانوں کے
اولاد اسحاق انکار مسیح سے تباہ ہوئی اور اولاد کو تباہ کرنیوالے پر اہل اسلام سے تباہی لکھی ہے جنسے سارے خاندان

برکت پاوینگے اور فرق ہے ساری خاندانون کی برکت پانے مین جو نبی ختم المرسلین سے برکت پاوینگے کافۃ للناس
کے بہیجے رسول ہون اور غیر قومون کو برکت پانے مین جنہون نے مسیح سے برکت پائی اب اجنی محسنین اولاد اسحاق کا ذکر
نہایت مناسب ہوا جو بشارت مین مذکور ہوئے فرماتا ہے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ
الْمُسْتَبِيْنَ ۝ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ
عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور البتہ احسان کیا ہمنے موسی وہارون پر اور نجات دی ہمنے اُن دونون کو اور اونکی قوم کو کرب بزرگ سے جو فرعون
و فرعونیون سے غلامی اونکو حاصل تہی اور مدد دی ہمنے اونکو پس ہوئے وہ غالب اور دی ہمنے اُن دونون کو کتاب
توارات روشن اور راہ بتائی ہمنے اُن دونون کو راہ درست کی کہ وہ توحید ہے اور باقی رکہی اونپر پچہلی امت مین
ثنا سلام ہے موسی وہارون پر تحقیق ہم ایسی ہی جزا دین اسلام کے نیکو کارون کو کہ وہ دونون ہمارے بندون
مومنین سے تہے اور موسی کے بعد یوشع ہوئے جو ممالک مقدس پر غالب ہوئے اونکے بعد بہت سے انبیا گذرے اور چوتہی
صدی موسی مین داؤد و سلیمان گذرے اور سلیمان کا بعدہ سے بیٹا رحبعام وارث ہوا اوسکی سلطنت بارہ اسباط
بنی اسرائیل کے دو حصہ پر رہگئی یعنی بنی یہودا اور ایک فرقہ بنیامین پر اور دس حصہ پر یاربعام بن نبات
غلام زادہ سلیمان کی بادشاہت ہوئی اور اوسکے زمانہ مین قصہ اوس نبی کا گذرا جو آیت اوکالذی مرا
علی قریۃ الآیت سورہ بقر مین مذکور ہے اور فوائد مقدمہ اول مین لکہا گیا ہے کہ ایک تناسخ ہے کہ تحلل اول کے
روح کے علاقہ دور ہونیکے بعد دوسری جگہ اپنا تعلق پکڑنے سے عبارت ہے اور ایک تمثل ہے کہ باوجود اپنے قیام سے
دوسری جگہ صورت پکڑنے سے عبارت ہے اور بروز وہ تمثل خاص ہے کہ پائدار فی الجملہ ہے اس مقام سے ایک اور یقین
دوسرے اور لیسین ہیکہ وہ بروز ادریس ہین اور الیاس علیہ السلام ادریسین کے ہین علی ہذا ایک الیاس ہین
دوسرے الیاسین ہین اونمین سے یحیی علیہ السلام ہین اس تحقیق سے کمتر اہل علم آشنا ہین جیسے مفصل فائدہ سے وفہم مقدمہ
اول مین گذر گیا اور بوجہ عدم تحقیق کے الیاس کے حال کے جو مفصل کتاب اول السلاطین مین مندرج ہے طرح طرح کے
کلام مفسرین لکہتے ہین کوئی الیاس کو بعد حزقیل کے اور کوئی کچہ اور کوئی کچہ لکہتا ہے حالانکہ حزقیل اواخر جہٹی

صدی قبل مسیح میں تہی اور الیاس اونسے بہت پہلے گذرے ہیں کہ رحبعام بن سلیمان کے بعد ابیام ہوا اوسکے
آسا اوسکے بعد شافاط بادشاہ بیت مقدس ہوا اور اسرائیل کی دس قوموں کی سلطنت پر یربعام اوسکے بعد
اوسکا بیٹا ناداب ہوا اوسکے بعد ایک بعشا یساکار کی خاندان سے بادشاہ ہوا اوسکے زمانہ میں یاہو حنانی
بن مبعوث ہوئی تہی اور بعشا کے بعد اوسکا بیٹا ایلہ اوسکے بعد ایلہ کا غلام زمری ساتہہ روز اوسکے بادشاہ ہوا
اوسکے بعد بنی اسرائیل کا سپہ سالار عمری نام بادشاہ ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اخی آب بادشاہ ہوا
پہر بعل بت کو پوجنے پر اخاب سخت ناپاک بت پرستی میں تہا پس مطابق فصل ۱۷ کتاب مذکور کے الیاس
نبی یعنی گلعاد کے رہنے والے مبعوث ہوئے جیسے ارشاد ہے وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ و تحقیق الیاس
البتہ رسولوں سے ہیں چنانچہ اخی آب سے بوجہ اوسکی بت پرستی کے نہ ترک کرنے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا
جسکے سامنے میں کہڑا ہوں زندہ ہے ان برسوں میں نہ اوس پڑیگا نہ مینہ برسیگا مگر میرے کلام کی مطابق اور اوسکے
خوف سے بحکم خدا اوسی کریت میں یردن کے پاس جا چھپے کہ کوے اونکو صبح و شام گوشت روٹی لاتے اور وہ کہاکر
جنت کی کو دن سے پانی پیتے پہر نالی کو دن کا پانی بہی مینہ کے نہ برسنے سے خشک ہو گیا تو بحکم خدا صارپت صیدا کو
چلے گئے کہ بحکم خدا شہر کے دروازہ پر بیوہ لکڑیاں چنتی ہی تہی اوس سے پانی مانگا وہ جبکہ پانی لینے کو چلی جاتی
تہی اوس سے الیاس نے کہا کہ براہ خدا روٹی کا ٹکڑا میرے لئے لیتی آیو اوسنے قسم کہائی کہ میرے یہاں روٹی تو نہیں پر
مٹہی بہر آٹا میری مشکی میں ہے اور تہوڑا تیل کپی میں ہے میں لکڑیاں چنکر جاونگی اور اوسے پکا کر اپنے بیٹے کو کہلاونگی
پہر مرینگے تو الیاس نے کہا کہ پہلے ٹکیا اوسکی پکا کر میرے پاس لا کہ خدا کا حکم ہے کہ جبتک مینہ نہ برسیگا اوسی وقت تک
تیری مشکی کا آٹا اور کپی کا تیل تمام نہوگا چنانچہ ایسے ہی ہوا اتفاق سے بیوہ کا لڑکا بیمار ہو کر مر گیا اور بیوہ نے
الیاس سے فریاد کی الیاس اوسکی لاش کو کوٹہی پر لیگئے اور دعا کی وہ زندہ ہو گیا اور حسب فصل ۱۸ سفر سلاطین کے
نزو الکفل سے عبدیاہ جو دیوان اخی آب ہے جب پیغمبروں کی کفیل بطور مخفی تہے جبکہ ایزبل اخی آب کی عورت نے اونکو قتل کا
حکم دیا تہا پس جبکہ تین سال کا قحط پڑا تو اخی آب نے اوسسے کہا کہ اپنے ملک کی سیر کرنی چاہئے کہ جہاں پانی ہو
تاکہ چارپایوں کی قیام کا بندوبست ہو تو نصف حصہ میں خود سیر کرو اور نصف حصہ میں اخاب سیر کو گیا اور تین سال
کے بعد خدا کا کلام الیاس کو پہونچا کہ اخاب سے کہہ کہ میں مینہ برساؤنگا اور عبدیاہ کو راہ میں تہے الیاس نے اوسسے کہا کہ

اخاب سے کہو کہ ایلیا حاضر ہے تو عبدیاہو نے کہا کہ تین سال تک تلاش آپکی اخاب نے کی مگر آپکا پتہ نہ لگا
اب اگر مین اوسکو آپکی خبر کرونگا اور آپ غائب ہو جائینگے تو میری مشکل ہوگی اسپر ایلیا نے فرمایا کہ خلاف نہوگا
تو عبدیاہو نے اخاب کو الیاس کی خبر کی اور اخاب الیاس کی ملاقات کو نکلا اور الیاس سے کہا کہ ای اسرائیل کے
ایذا دہندہ الیاس نے کہا مین ایذا دہندہ اسرائیل نہین بلکہ تو ہی کہ خدا کو چہوڑکر بعل کو پوجتا ہی اور دیکہ بعل کی مندک
ساڑہے چار سو ہین اور مین خدا کا ایک نبی ہون دو بیل مین سے ایک کو وہ لین اور آگ پر رکہین دوسرا مین
ذبح کرکے بدون آگ کے قربانی کرتا ہون اگر آگ سے میری قربانی منظور ہو تو خدا کی پرستش لازم ہی اور مین سچا ہون اور
وہ سچے ہونگے پس ان پنڈتون سے کچہ نہو سکا یہانتک کہ آپکو انہون نے گہائل بہی کر ڈالا پہر الیاس کے مذبح کو کافرون نے
جو خراب کر دیا تہا بنایا اور اوسپر رفع شبہ کے لیے تین مرتبہ پانی اونسے ڈلوایا کہ مذبح کے گرد پانی پہیل گیا اور
بیل کو ذبح کرکے چڑہایا اور خدا سے دعا کی تو آتش اودود آئی اور قربانی منظور ہوئی اور چار سو پچاس پنڈتونکو الیاس نے
قتل کیا اور اخی آب کو کہا کہ کوہ پر چڑہ دیکہ کہین بادل ہی تو اوسکو سات بار بسبب مقدس کے لحاظ سے چڑہایا
کہین بادل کا پتہ نہ تہا اور الیاس نے کہا جلد جا کہ پانی آیا تہوڑا اخی آب مکان تک نہ پہونچا تہا کہ پانی برسنا
شروع ہوا اور اخی آب نے اپنی جورو ایزبیل سے قصہ کہا اوس شریر نے الیاس کو کہلا بہیجا کہ میرا نام ایزبیل ہی تو
کل تیرا خون بہی بہایا جاویگا تو الیاس حسب فصل ۱۹ سلاطین اول کے مقامات مختلفہ مین گئے اور کوہ حوریب مین گئے
جہان حسب فصل ۱۸ سفر مثنی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موسیٰ کو خبر دی گئی تہی اور وہان پر خدا تعالی سے بنی اسرائیل
کی شکایت کی کہ انہون نے تیرے نام کے مذبح توڑے اور سچے نبیون کو قتل کیا تو خدا کا حکم ہوا کہ حزائیل کو مسح کر کہ
آرام کا شاہ ہو اور نمسی کے بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کے شاہ ہو اور الیسع بن سفط کو مسح کر کہ تیری جگہ
نبی ہو اور مینے سات ہزار بنی اسرائیل ایسے رکہی ہین کہ انہون نے بعل کو سجدہ نہین کیا اور سات ہزار کی مقدس
ہونیمین اشارہ سات ہزار آدم کے مقدس ہونیکا کیا جو اسلام کا زمانہ ہی بعد الیسع کو دوبارہ جاری ہیل ہوتے ہی کہ
مسح کیا کہ دو نبی ہو کر اور بن ہدد جو نسل ہدد بن ہدد سے غالبًا تہا اخی آب سے شکست کہائی پہر دوسری مرتبہ
چڑہا دوسری مرتبہ شکست کہائی بالآخر عاجز ہوا اور اخی آب کے پاس آیا اوسنے اوسکو قتل نکیا بلکہ اوسکی عزت کی
اس سبب سے خدا کا غضب اخی آب پر آیا کہ تونے اوسکو کیون چہوڑا جسکا قصہ فصول سلاطین اول مین مفصل ہی اور اخاب سے

بنات مہر عنی کا باغ دغا سے چھینا اور اوسکو قتل کر ڈالا تو الیاس کو حکم ہوا کہ اخاب سے کہو کہ تو نے ظلم کیا تو
وہ مارے تیرے گنہگار اور تیری عورت مقتول ہونگے پر اخاب نے خدا کی درگاہ میں عاجزی کی اور اوسکو حکم ہوا کہ
تین سال تک بدستور رہیگا پہر بعد اسکے شاہ ہو سقط اور اخاب میں مشورت ہوئی کہ رامات جلعاد پر چڑھو
اور چار سو نبیوں سے دریافت کیجئے اور وہ دروغگو تھے انہوں نے کہا چڑھو لیکن میکایاہ نبی کی صلاح نہی تھی
اخاب اوس جنگ میں مارا گیا اور اوسکا بیٹا اخزیاہ بادشاہ ہوا وہ بیمار پڑا اسی مطابق فصل اول سلاطین دوم کے
اوس کم بخت نے بعل زبوب کے پاس قاصد بھیجے جو عقرون کا دیوتا تھا پر راہ میں اونسے الیاس ملے اور فرمایا کہ کیا
خدا اسرائیل میں نہیں ہے جو دوسرے معبودوں کی طرف شاہ نے توجہ کی دیکھو پلنگ سے اترنے نہ پاویگا کہ وہ مر جائیگا پس قاصدوں نے
اخزیاہ سے حال دریافت کرکے کہ وہ الیاس ہیں پچاس آدمی مع جمعدار کے بھیجے کہ الیاس کو لاویں اور الیاس ایک
ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے الیاس کو بلایا پر الیاس نہ آئے اور آسمان سے آگ اتری اور وہ انکو کہا گئی پہر دوسرے
پچاس آدمی مع جمعدار کے آئے اونکا بہی یہی حال ہوا پہر تیسرے پچاس آدمی آئے اور وہ الیاس پر ایمان لائے اسکا
تمام ہی خلاصہ ارشاد ہوتا ہے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ یاد کر جبکہ کہا اپنی قوم
کا صدر بن بعل کے تم کیوں نہ تقویٰ کرو شرک سے کہ پکارو بعل زبوب کو اور چھوڑو احسن الخالقین کو کہ اللہ رب تمہارا
اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا ہے پس اوسکی تکذیب کی کہ پچاس آدمی طلب میں بھیجے اور تباہ ہوے پہر دوسرے پچاس آدمی
مع جمعدار کے بھیجے اونپر بہی وہی واقعہ گذرا پس تحقیق وہ محضر ہیں کہ ذلت موت آئی اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ
مگر بندہ اللہ کے خالص کہ پہر تیسرے پچاس جو بہیجے گئے اور اونکے جمعدار نے عاجزی کی پس حکم خدا سے الیاس اخزیاہ کے
پاس آئے اور وہی ارشاد کیا کہ پلنگ پر سے اترنے نہ پایا کہ مرا اور یہورام بن یہوسفط یہوداہ کی شاہ کو دوسرے سال
یہورام اپنے باپ کی شرکت میں کام کرتا تہا پہر یہورام بہی آخر بادشاہ ہوا اور الیاس آسمان کو اوٹہا لئے گئے اور الیسع
اونکی جگہ نبی ہوئے چنانچہ حال فصل دوسری سلاطین دوم میں بہی مذکور ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ
عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اور باقی رکہی ہمنے الیاس پر پچھلے لوگوں میں سلام ہو الیاس کی برکت پر جیسے کچہہ جانتے
خود الیاس پر کہ وہ اور یسین سے مراد ہیں اس مقام سے بعض قرأت میں سلام علی آل یسین بہی وارد ہے جیسے

ال ادر یاسین ملن المرسلین عبد اللہ بن مسعود کے قرآن میں ہے جیسے مراد عبد اللہ بن مسعود الیاس کہتے ہیں
جیسے بخاری میں ہے کیونکہ بعل کرامت ادریس پرستش کرتے تھے اگرچہ بطور اختصار کے ہے لکہا پر قصہ بہت
طویل ہو گیا تفصیل سے الیاس کے حالات سلاطین اول باب ہجدہ تورات میں ہیں اور الیاس علیہ السلام
ہادی ہو لوگوں سے ہیں چنانچہ ارشاد ہے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
تحقیق ہم ایسی جزا دیتے اسلام کے نیکوکاروں کو تحقیق وہ ہمارے مومنین بندوں سے تہا تو اہل مکہ کو اس قصہ
نصیحت پکڑنی تہی کہ نبی کے برخلاف ہو کر نہ چلنا چاہیے پہر اور مثل لوط کی فرماتا ہے کہ مقابل اونکی تباہ ہو کر وَاِنَّ

لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ۝ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ع ۵
اور تحقیق لوط البتہ رسولوں میں سے ہے یاد کر جبکہ اوسکو ہمنے نجات دی اور اوسکے سب اہل کو مگر اوسکی عورت کہ جو
رہنے والوں سے عذاب میں تہی پہر ہلاک کیا ہمنے دوسروں کو اور تحقیق تم اے اہل مکہ البتہ گذرتے ہو اونپر
صبح کرتے ہوئے اور رات میں کیا تم عقل نہیں کرتے وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق یونس
بن متی رسولوں سے ہیں جو نینوا میں بہیجے گئے وہ اللہ کو کثیر الرحمت جانتے تہے یہی خیال کیا کہ جیسا اونکو وعید کرونگا
اور امت کی لوگ گڑگڑاوینگے اور اللہ تعالی درگذر کریگا زمین اونکی نزدیک رد عذاب سے ضعیف ہونگی پہر ان
گئی اور دم کا قصد کیا جیسے ارشاد ہے اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ یاد کر جبکہ بہاگ گئے کشتی کی طرف یعنی
اپنی قبیلے کو کشتی میں بٹہا کر گئے پہر جو آئی اونکی قبیلہ کو بہا لیگئی پہر بڑے بیٹے کو بہیڑیا اوٹہا لیگیا اور بیوی بہی جاتی رہی حالت
گذری اور چہوٹے بیٹے کو کنارہ پر کہڑا تہا کہ بڑے بیٹے و عورت کو بٹہا کر آپ اوسکے بلانے گئے پہر اکیلا جو کنارہ پر تہا
بہیڑیا اوسکو اوٹہا لیگیا اور کشتی چلتی ہوئی آپ تنہا رہگئے بعد دوسری کشتی آئی اوسمیں وہ بیٹہے وہ جبکہ سمندر کے
بیچ میں پہونچے کشتی چکر کہانے لگی تو خیال کیا گیا کہ اسمیں کوئی سخت گنہگار ہے اور غلام کو بہاگنا بہی مالک سے
سخت گناہوں سے ہے فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ پس قرعہ ڈالا کہ اسمیں گنہگار کون ہے کہ اپنے مالک سے
بہاگا ہے پس قرعہ اونکے نام آیا تو ہوا قرعہ والوں سے تو اونکو دریا میں ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝
پس نگلا اوسکو مچھلی نے اور حالت تہی کہ ملامت کیا گیا تہا یعنی یونس نے کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت

من الظلمین کی تسبیح پڑہی فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
پس اگر وہ ہوتا تسبیح کرنیوالوں سے البتہ ٹہرتا مچہلی کے پیٹ میں اُس روز تک کہ اوٹہین یعنی شکم ماہی اوسکی قبر
ہوتی اور زندہ نرہتے نہ اسکو مچہلی قیامت تک زندہ رہتی گو گرچہ یہ بات بہی بقدرت خدا ممکن ہے فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ
وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ پس ڈالا اوسکو ہمنے زمین پر تین روز کے بعد جیسے قول مقاتل ابن حیان کے مطابق ہے اس حالت مین کہ وہ
بیمار تہا اور بعد قوت پانے کے اپنی قوم نینوہ پر بہیجے گئے اور قوم بت پرستی سے باز نہ آئی تو عذاب کا وعدہ کیا اور عذاب کی
صورت اگرچہ مطابق فرمودہ ظاہر ہوئی پر قوم نے توبہ و زاری کی اور قائل توحید ہوئی اور یونس کی تلاش کی وہ اگرچہ
نرہے لیکن اللہ تعالیٰ نے عذاب اوس قوم سے دور کیا یونس کو گمان ہوا کہ میرے کہنے کے مطابق وعدہ نہ آیا تو عرض کیا کہ
کیون اونکو تونے ہلاک نکیا تو اسواسطے وہ ہوا جو ارشاد ہے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور
جایا ہمنے اوسکے پاس درخت کدو اور وہ خوب سرسبز ہوا اور یونس کو بہلا لگا تو جبرئیل نے کہا کہ درخت تو خوب
جاہے پر جڑ سے اکہاڑ ڈال یونس نے کہا کہ درخت سرسبز کو کیسے اکہاڑون حق تعالیٰ نے جواب دیا کہ پھر کیسے اسقدر مخلوق
کو مین تباہ کرتا جسکی بڑی تعداد تہی جیسے ارشاد ہے وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ اور بہیجا
ہمنے اوسکو ایک لاکہ مکلف کی طرف بلکہ زیادہ تہی بنظر اطفال فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ پس وہ
ایمان لائے تو برخوردار کیا ہمنے اونکو ایک مدت تک اگر اہل مکہ بہی ایمان لاوین تو اونکی نسبت صلاح و فلاح مثل قوم
یونس متصور ہو اور یہاں تک رسولونکے ذکر سے ثبوت رسالت ہو گیا اور اہل مکہ ان قصص سے نصیحت کی گئی اور وہ پہر بہی
ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہنے سے باز نہ آئے جیسے بنی ملیح کا مقولہ تہا اور وہ اپنے لیے بیٹیون کو برا جانتے تہے تو اونکے
مقررات پر گفتگو ہے کہ کلموا الناس علی قدر عقولهم مقرر ہے تو ارشاد ہے فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ
وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ پس فتویٰ دریافت کر اونسے کہ آیا میرے رب کی لڑکیان ہین اور اونکے لیے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا
الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ کیا ہمنے پیدا کیے فرشتے مادہ اور وہ اوسکے شاہد ہین اَلَآ اِنَّهُمْ
مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ آگاہ ہو وہ اپنے بہتان سے البتہ کہتے ہین کہ اونکو
جنا ہے اللہ نے اور بتحقیق وہ دروغگو ہین اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ برگزیدہ کیا خدا نے بیٹیون کو بیٹون پر تمہیں کیا ہوا تم کافر لوگ بیٹیون کو اپنے بیٹون کی نسبت

برا جانتے ہو ارشاد کیا ہے تمہارے لئے کیسی اپنے مالک پر تم حکم کرتے ہو آیا تم نصیحت نہ پکڑو اَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ
مُّبِينٌ ۙ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ آیا ہے تمہارے پاس دلیل روشن خدا کی طرف سے پس لاؤ اپنی
کتاب اگر تم سچے ہو بخلاف ارشاد قرآن کے کہ دلیل عقلی و نقلی دونوں رکھتا ہے وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ
نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۙ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۙ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝ اور کیا کفار عرب نے خدا و ملائک کے درمیان نسب کہ ملائک پوشیدہ ہیں نظروں سے اور
جن پوشیدہ کو کہتے ہیں اور البتہ جانتا ہے ملائکہ نے کہ کفار البتہ موت کے لئے حاضر کئے جاوینگے فتح اسلام کو نبی پاکی ہے
اللہ کو اس سے کہ وہ وصف کریں مگر بندہ خالص جو فتحیاب ہونگے فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۙ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ
بِفَاتِنِينَ ۙ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝ پس تحقیق تم اور وہ بت جنکو تم پوجو اسیر فوت و غائب ہونے والی
نہیں مگر اونکو خدا داخل کرنے والا ہے جہنم میں وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۙ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۙ
وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝ اور تحقیق جنہ یعنی ملائکہ نے جو نظروں سے پوشیدہ ہیں جانا ہے کہ نہیں ہے ہم سے
مگر واسطے اسکے مقام معلوم ہے اور تحقیق ہم البتہ صف باندھے کھڑے ہیں اپنے مالک کے روبرو اور تحقیق ہم البتہ تسبیح
کرنے والے ہیں وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۙ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وگرچہ اہل مکہ البتہ کہتے تھے اگر تحقیق ہمارے پاس یادداشت نصف
ہوتی پہلوں سے کہ ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام آئے البتہ ہوتے ہم اللہ کے بندے خالص کئے گئے حالانکہ بہتر ذریعہ
اونسے قرآن آیا پس کفر کیا اسکے ساتھ پس اسکی سزا جانینگے کہ بدر میں کام آوینگے وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۚ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۝ اور البتہ گذرا فضل ہمارا تکوین وہ امتی دار شعیا
وغیرہ میں اپنے بندوں رسولوں کے لئے کہ تحقیق وہ فتحیاب ہونگے یعنی سردار رسولوں کے پیرو غالب ہونگے وَإِنَّ جُندَنَا
لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۙ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ اور تحقیق
لشکر جو خدا کی بادشاہت کرتے ہیں البتہ غالب ہی ہونے والا ہے پس اعراض کر اونسے ایک وقت تک یعنی ہجرت تک
کہ فتح بدر ہو اور اونکو خبردار کر پس جلد خبردار ہونگے اسپر کافرون نے کہا کہ کسلئے عذاب جلد نہیں آوے فرماتا ہے أَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُونَ ۝ آیا پس ہمارے عذاب کو جلد کرتے تھے وہ جلدی کریں فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ پس جب آویگا عذاب انکے حضور میں بموجب انکے گمان کی سو برا ہوگا صبح وہ ڈرائے گئے لوگون کی وَتَوَلَّ عَنْهُمْ

حَتَّىٰ حِينٍ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ اور اعراض کر ان سے ایک وقت مقرر تک اور

دیکھتا رہ پس وہ بھی دیکھینگے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پاک ہے تیرا رب عزت والا اوس سے جو وہ بیان

کرتے ہیں اور سلام ہے رسولون پر اور ساری تعریف اللہ عالمون کے پروردگار کے لئے ہیں جناب مرتضی کرم اللہ وجہہ نے

فرمایا کہ جو شخص [illegible] کہ پورا پیمانہ [illegible] روز قیامت [illegible] آخر کلام اوسکا ہو مجلس سے یہ آیت

سورۂ صٓ مکیہ اٹھاسی آیت کے پانچ رکوع بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس پہلی سورۃ میں فتح مکہ کی اور قیامت کی پیشین گوئی ہوئی اور اس سورت میں بھی اونکی پیشین گوئی ہے اور دسکے

متصل کی گئی پھر بیان ہوا ہے کہ جب پہلی آیت فانکم وما تعبدون تا صال الجحیم کفارون کے معبودونکی

نسبت نازل ہوئی اور اہل اسلام کو غلبہ کا ذکر ہوا تو کفار مکہ نے کمر کی وقیعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ایذا دہی میں باقی نہ رکھا یہانتک کہ کوہ صفا کے کنارہ میں ابوجہل نے بہت کچھ حضور صلعم کو سخت سست کہا پر حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل کیا اس بات کو عبد اللہ ابن جدعان کی کنیز دیکھ رہی تھی امیر حمزہ جو شکار سے آکر

تو طواف خانہ کعبہ میں حسب عادت مشغول ہوئے تو اس کنیز مذکور نے قصہ کہا پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاس چلے گئے کہ بھتیجے [illegible] اور امیر حمزہ نے کہا تھا اے بھتیجے آیا ہوں کہ آپکے دشمن سے عوض لے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ میرا کون قرابت دار ہے تو امیر حمزہ نے لات و عزی کی قسم کی کہ میں آپ کا مددگار ہوں حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیرا یار ہے تو [illegible] سے مقابلہ کرو پر جب تک تم مسلمان نہو حضرت امیر حمزہ

اسی وقت مسلمان ہوئے اور جا کر ابوجہل کا سر پھوڑا لیکن باوجود اس استظہار کے اہل اسلام کی نسبت کفار نے

کوئی دقیقہ ایذا رسانی میں نہ چھوڑا یہانتک کہ بالآخر حضور صلعم کے قتل کا قصد کیا چنانچہ راس الکفار فرعون

اس امت اشقی ابوجہل نے سو اونٹ یا ہزار اوقیہ چاندی کی شرط اوسکو کی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل

کرے لیکن کسی میں یہ قوت نہ ہوئی کہ [illegible] اور [illegible] جو ابوجہل کے پاس تھے درپے اسلام کی

علیہ وآلہ وسلم کی کل کی دعا تیرے حق مین مقبول ہوئی پس خباب کو ساتھ در دولت پر حاضر ہوئے اور دروازہ
کہٹکہٹایا شگاف در سے دیکھنے دیکہا کہ عمر شمشیر حمائل کئے ہوئے کہڑے ہین جلیسوں مین سے کسی کو دروازہ کہولنے کی مجال
ہوئی پر امیر حمزہ شیردل نے عرض کیا کہ فرمائیے دروازہ کہولا جاوے اگر عمر بخیر آئے ہین فبہا ورنہ اوسکی
تلوار سے اوسکا سرتن سے جدا کردون اصحاب نے دروازہ کہولا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے استقبال کو
آئے اور فاروق کے بازو پکڑکے دبائے اور فرمایا اے عمر اگر صلح کو آیا ہے کہہ کہ مین تیرا نا ہتہ چہوڑدون اگر
جنگ کے لئے آیا ہے تو تیری بہا دسے تلوار بر لاؤن عمر نے عرض کیا کہ مین مسلمان ہوتا ہون ارشاد ہوا کہ کلمہ پڑہ
عمر نے کلمہ پڑہا اصحابہ نے ایسے زور سے تکبیر کہی جسکی آواز قریش کی محفل مین گئی اور اہل اسلام خانہ کعبہ کے طواف
کو علی الاعلان گئے اور کفار کو ادہر امیر حمزہ کا اسلام ادہر عمر فاروق کا ایمان سخت ناگوار ہوا کہ قضیہ
برعکس ہوا تو ولید وغیرہ نے جو سب مین بڑا تہا پچیس صنادید قریش سے کہا کہ ابوطالب پاس چلو تو وہ آئے
اور کہا کہ تو ہمارا سردار ہے تو جانتا ہے کہ ان نادانون نے جو کیا ہم تیرے پاس آئے ہین تاکہ تو ہمارا پنچ ہو کر فیصلہ
کرادے کہ اہل اسلام ہمارے بتون کو برا نہ کہین۔ ہم اہل اسلام کی تکلیف سے ہاتہ اوٹہاوین گے کہ وہ اپنے خدا کی
پرستش کرین پس ابوطالب کی درخواست کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ابوطالب نے
کہا کہ اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکی قوم آئی ہے پورا انسے اعراض نکجائیے ارشاد ہوا کہ وہ کیا چاہتے ہین انہون نے
جواب دیا کہ ہمارے معبودون کا ذکر چہوڑدیجئے ہم آپکو و آپکے معبود کو چہوڑدینگے اور ارشاد ہوا کہ ایک بات میری مان لو
کہ مالک ہو اوس سے عرب کے اور پیروی کرین تمہاری عجم تو ابوجہل نے کہا کہ وہ اور اوسکے ساتہ دس تو ارشاد ہوا
لا الہ الا اللہ کہو پس سردار کہڑے ہوگئے اور متفرق ہوگئے اور آئندہ قرآن سے ظاہر ہے کہ کفار کے تابعین بعض
بیٹہے ہی رہے پس اونکی سرداری کے لئے یہ سورت نازل ہوئی کہ جو اونہون نے کہا اوسمین اوسکا بیان ہے اور اونکو طرح
بطرح سے نصیحت ہے اور چونکہ کلمہ طیبہ کا اقرار قابل صاد ہے جس سے اونکو اوسکے بغیر ہلاکت ہے اور جسکا انہین تو
بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بطور براعت فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝
جسکا ہے تسلیم قرآن مین قسم ہے قرآن صاحب ذکر کی اور اوسکے انکار مین مناص نہین جیسے بظاہر کفار کرین
در حقیقت انکار نکرین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ بلکہ وہ جو کفر کرین عزت دنیاوی

عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝ اور کہنے لگا سردار اونکین سی کہ چلو اور صبر کرو اپنے

معبودون پر تحقیق یہی کام ہے البتہ ارادہ کیا گیا ہے کہ سارے معبود ایک اله ہے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ

الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ ہمنے نہ سنی یہ بات دوسری ملت یہود و نصاری مین

کہ سارے معبود ایک معبود ہو اور نہین ہے یہ بات مگر نکالی ہوئی مدعی نبوت کی کہ گو یہود اونکی کتاب مین

کلمہ لا اله الا الله ہے جسکو وہ نہین سمجھتے لیکن اسلام مین مدار توحید یہ کلمہ ہے اور تمام یہود روح اعظم

کی پرستش کرتے ہین اور نصاری بھی اوسی کی پرستش کرتے ہین گو اوسکو منحصر مسیح بن مریم مین جانتے ہین

کلمہ کے معنی کی تحقیق کلمة الحق مولنا عبد الرحمن لکھنوی مرحوم مین مطالعہ کیجاوے اور کچھ ایک حقیر کے رسالہ سے

دریافت کرلی جاوے اور بعض ترجمہ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ یون کرتے ہین کہ ہمنے یہ بات نہ سنی دین

نصاری مین مگر جیسے مذاہب یہان پر اوسی ایک ہی مراد ہے اور باوجودیکہ ایک نبی عظیم الشان کی خبر اہل مکہ کے ہان

مقرر تھی اور ارہاصات آبا و اجداد سے صادر ہوتی چلی آتی تھی اور انہون نے معجزات بھی مشاہدہ کئے اور فصل ۴۲

یشعیا مین ابن عبد الله و پور شیب کر کے صفت بھی بنی قیدار مین لکھی ہے مگر اونکے سردارون کی بربادی بھی بدر مین

فصل ۲۱ یسعیا وغیرہ مین لکھی ہوئی بعد ایک سال ہجرت کے ہے کہ اونکی تکلیف دینے سے نبی اکرم ہجرت مدینہ مین

کرین تو کہنے لگے ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۝ کیا اوتارا گیا اوسپر ہی خدا کا ذکر ہمارے

درمیان مین سے اور پہلے امور کو خیال نکیا جو انکے ہان مذکور ہوئے کہ ارہاصات کو خیال کرتے بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ

مِّنْ ذِكْرِیْ ج بلکہ وہ شک مین ہین میری یادداشت سی جو اونکے ہان موعود ختم نبوت اسمٰعیلیوں مین ہے

بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ بلکہ یہ کہنا انکا اس وجہ سے ہے کہ ہرگز نہین چکھا میرا عذاب بدر موعود

فصل ۴۲ یشعیا ہان اگر اونکے اختیار مین رحمت کے خزانے ہوتے یا آسمان و زمین وغیرہ کا مالک ہوتا تو دلکی جیسے

ارشاد ہے اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَا بَیْنَهُمَا قف کیا اونکے پاس ہین تیرے رب کی رحمت کے خزانے یا اونکے لئے ملک ہے آسمانون و زمینون کا اور جو اونکے مابین ہے

تو روکتے فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝ پس چاہئے کہ چڑھین نبوت کی اسباب مین اور اوسکو کارخانہ دیکھین اور منکرین کو

فرماتا ہے جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ الله لشکر ہے عظیم گروہون کا وہان یعنی [illegible]

ہزیمت کہا یا ہوا سی چنانچہ اوسیر تمثیل فرماتا ہی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ
وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ ۝ تکذیب کی اونکے پہلے قوم نوح اور عاد وفرعون صاحب میخون نے اور ثمود اور قوم لوط اور اصحاب
ایکہ نے یہ گروہ ہین ہر ایک نے رسولونکی تکذیب کی پس ثابت ہوا میرا عذاب بسبب [illegible] سوا اسکے
پر افسوس کہ اوسکے خواستگار ہوتے وَمَا يَنْظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝
اور یہ انتظار کرتے ہین یہ لوگ اہل مکہ مگر ایک چنگہاڑ کا جسکے واسطے عود نہین یعنی لابدی ہوگی وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا
قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور مثل نضر بن حارث کفار نے کہا اے ہمارے پروردگار جلدی کر ہمارے لئے ہمارا
نصیب پہلے روز قیامت کے کہ اس دن کچھ نہو سکے اور عذاب کے دیکھنے سے ہم تماشائی ہوتے ہون اِصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
صبر کر اوسپر جو کہتے ہین اور یہ جو کہا کہ تعجیل کر حساب اوسکو وہ معتقد نہ تھے کہ وہ ہوگا لہذا جب بطور تمسخر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہا کیونکہ اونکا قول تہا کہ صرف حیات دنیا ہی ہے اور قیامت آنیوالی نہین اگر ہمارے باپ دادے
کہتے چلے آئے ہین ویسے ہم اور ہمارے باپ دادے وعدہ کئے گئے ہین اور جواب اونکے اس قول کا جو کہتے ہین کہ ہمارے
درمیان مین سے محمد ابن عبد اللہ ہی کیون مخصوص بہ نبوت ہوکر کہاتا کہاتے ہین اور بازارون مین پہرتے ہین تو
اوسکی مثل کے جواب مین احوال انبیا فرماتا ہی جو آدمی وعورتون وحیوان والے تہے اور اونکے حال سے دریافت ہوا کہ
خدا کا معاملہ حساب کا سا ہے پس دیکہا انہون سے داؤد کا قصہ فرماتا ہی سو ابن ایشی بن عبید بن بوعز بن سلمان
بن نحشون بن عمیناداب بن آرام بن حصرون بن فارس تین سو دابن یعقوب ہین اور ایشی کی ورمین ۱۳ فصل دوم
تاریخ ایام اول کی مطابق سات بیٹے تھے الیاب ابیناداب سمعہ نتنئیل ردی اوصم داؤد کہ داؤد سب سے چھوٹے تھے اور
جالوت نے کہا تہا کون مرد ہے جو مقابلے میرے مقابلہ کرے اور وہ بڑا زبردست تہا اور کوئی بنی اسرائیل سے اوسکے
مقابلہ کا نہ تہا تو حسب فصل ۱۷ اشموئیل اول کی طالوت جسکو ساؤل نے جالوت کے مقابلہ پر اپنی بیٹی دینی داؤد کو کہی تہی جو
بکریان چرانے پر اپنے باپ کی مقرر تہے اور بہائیکو روٹی دینے آئے تہے کہنے لگے کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا یہ بات سنکر اونکے بہائی
الیاب نے داؤد کو حقیر سمجہکر جہڑکا جسکا مفصل قصہ کتاب [illegible] مین ہے پہر وہ ایسے زبردست بادشاہ ہوتی ہوئی جنکی نسبت فرماتا ہی
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور یاد کر ہمارے بندہ داؤد صاحب قوتون کو کہ وہ بہت رجوع لانیوالا تہا

کر فتحیابی کے بعد فلسطی پر شاؤل سے بہت جنگیں کیں اور شاؤل کے مرنے کے بعد آپکے ملک میں بڑی وسعت ہوئی تو اونکے
ہمسایوں کو لالچ ہوا کہ وہ کبھی ہم میں سے داؤد ہی کیون ملک و نبوت سے مخصوص ہوئے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ
مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ ہمنے مسخر کیا اوسکے لئے پہاڑ یعنی بادشاہ کہ وہ تسبیح کرین ساتھ اوسکے
دن بھی دوپہر و اشراق میں کہ امت موسوی میں اشراق اور چاشت و دوپہر کی نماز فرض تھی پس اشراق سے
مراد نماز اشراق متعارف ظاہری و نماز چاشت بھی داخل جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے
معنی ہم نہیں سمجھتے تھے تا آنکہ حدیث کی ام ہانی نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کرکے نماز ضحی پڑھی اور فرمایا کہ
یہ نماز اشراق ہے یا خود پہاڑ جیسے زبور ۱۴۸ فقرہ ۹ کے مطابق پہاڑون کا ہلنا ثابت ہے وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ط
كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور مسخر کیا طائرون کو یعنی اہل وقار کو کہ وہ جمع کئے گئے جیسے فصل ۵ شموئیل سے ظاہر ہے کہ ایک
باوقار اوسکے لئے بہت بوجہ کرنیوالا تہا وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور
محکم کیا ہمنے اوسکا ملک بعد مسخر ہونے بادشاہون اور جمعیت اہل وقار شامل لشکر اشبوست بن ساؤل متوفی کے اور
دی ہمنے داؤد کو حکمت مقدمہ صندوق وغیرہ میں اور خطاب فیصل جیسے فصل اول شموئیل دوم میں شاؤل کے قاتل کو کس
خوبی سے دریافت کیا اور عرض کیا جو آپکو وہ اسرائیلی بتلاتا تہا اور شاؤل پر روتا تہا حالانکہ وہ عمالیق سے تہا اور وہی
قاتل تہا اور جبکہ اس سے بڑی سے دریافت کیا تو اوسنے آپکو عمالیق سے بتلایا اور کہا کہ مین نے اوسکو قتل کیا اور نیز کلام
داؤد سے ہی کہ جنہ ومی پر اور قسم ہو لشکر پر اور جو خود اقرار کرے اوسپر جنایت لازم ہو پس اوسکو قتل کیا اور قصہ و عدہ نوکی
فیصلہ کا جو نقل کرتے ہیں اور سلیمان کی نسبت کتاب سلاطین اول میں لکھا ہے اوسکی تادہ سی گذر گئی اب کفار کے شبہ کے دفع
کے لئے جو پیغمبر کے کاروبار کرتے داؤد کا حال بیان کیا جاتا ہے جو مطابق فصل ۱۱ و ۱۲ کتاب شموئیل دوم میں ہے کہ
ایک روز داؤد علیہ السلام چہت پر چڑہے اور آپکی نشانہ نہ تھیں تھین اور اوریا حتی کی عورت کو نہاتے دیکھا کہ
نہایت حسین وجمیل تھی اور داؤد کا دل اوسپر مائل ہو گیا اور اوسکو حمل رہ گیا تو داؤد نے اخفا کے لئے اوریا کو
لشکر سے جو مقابل کفار تہا طلب کیا پر وہ اپنے گہر نہ گیا تو اوسکو جہاد میں بہیجا اور یواب سردار لشکر کو
لکہا بہیجا کہ ایسے مقام پر اسکو بہیجو کہ بچکر نہ آوے تو سردار نے اوسکو ایسی جگہ بہیجا کہ وہ شہید ہو گیا
اور حمل مذکور سے جو لڑکا ہوا وہ مرگیا لیکن بتشبع محلوں شاہی میں داخل ہوئی تھیا بعید ہے کہ

اسکا نکاح بعد عدت کے داؤد نے کیا ہوا اور بقول مورخین اپنی اوقات سے ایک روز عورتون کے ساتھہ اور ایک

روز عبادت کے لئے و ایک روز فیصلہ کے لئے مقرر کیا تہا اور داؤد اگرچہ نبی تہی جنکو عصمت فی النبوت لازم

ہو کیونکہ عصمت علی العموم از عصیان و از غوایت حسب آیت عصیٰ آدم ربہ فغوی لازم نہیں پس مطابق

فصول مذکورہ کے تا تن بنی آپکے بیٹہین گو قوم لادی سے تہے پس حق تعالی نے انکو داؤد پاس بہیجا ہیئۃ دو

فرشتون کے ساتہہ جیسے قرآن مجید سے ظاہر ہے چنانچہ ارشاد ہے وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ

تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ کیا آیا آئی تیرے پاس خصومت کنندون کی خبر داؤد کے مقدمہ مین جبکہ وہ چڑہے محراب پر

خلاف عادت روز معہود کے جبکہ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ناگہان داخل ہوے داؤد پر

پس ڈر گیا وہ داؤد انسے قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ

وَلَا تُشْطِطْ کہا ایک فریادی نے تو نہ خوف کر دو خصم ہین باغی ہوا بعض ہمارا بعض پر پس تو حکم کر ہمارے

درمیان حق کے ساتھہ اور نہ ظلم کر وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ اور راہ بتا ہمکو درست راہ

کی طرف إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا

وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ٥ تحقیق اس بہائی کی ننانوین بکریان یعنی عورتین ہین اور میرے لئے ایک بکری ہو تو کہا

اسنے دیدے اسکو مجہے اور غلبہ کرتا ہے مجہپر جوابمین قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ

وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ۗ داؤد نے کہا البتہ ظلم کیا تجہپر تیری بکری کے طلب مین اپنی بکریون کی طرف اور بہت سی

شریک البتہ تعدی کرتے ہیں انکو بعض پر مگر اہل ایمان و نیکوکار اور وہ کم ہین جب تا تن نے کہا کہ ایسا مرد تو وہ

تو ہی ہی کہ اوریا کی عورت کو تو نے لیا وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ٥

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یقین کیا داؤد نے کہ ہمنے اسکو آزمایا پس طلب مغفرت کی اپنے رب سے اور گرا رکوع کرتا ہوا

اور رجوع ہوا فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ٥ پس بخشا ہمنے اسکو

یہ جرم اور تحقیق اس کے لئے ہمارے پاس البتہ قرب ہی اور نیک بازگشت یَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ

خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ؕ ای داؤد ہمنے کیا تجکو خلیفہ زمین میں پس تو حکم کر آدمیوں میں حق کیساتھ
اور نہ پیروی کر خواہش کی کہ گمراہ کرے تجکو راہ خدا سے اس تعلیم اس قصہ کی مدعا شاد اہل مکہ کو ہے اِنَّ الَّذِينَ
يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ تحقیق انکو جو گمراہ
کرین راہ خدا سے سخت عذاب ہے بسبب اوسکے جو بہولے روز حساب کو مگر کافر لوگ روز حساب کے منکر ہیں
کچھ اثر اس تخویف سے متصور نہیں تو اوسکے ثبوت کے لئے تنبیہ بدیہی ارشاد کرتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ
وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ
النَّارِ ۝ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝ اور نہ پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین و اونکے بیچ کو باطل بلا حکمت یہ ظن ہے ان لوگونکا
جنہوں نے کفر کیا کہ کچھ حساب کتاب نہیں پس ویل ہے ان لوگونکے لئے جنہوں نے کفر کیا آگ سے آیا کرین
درصورت عدم حساب اونکو جنہوں نے ایمان قبول کیا اور کام نیک کئے مثل اونکے جو مفسدین زمین میں کیا کرین
کر دیں شرک سے پرہیزگاروں کو مثل کافر فاجر ونکی اور وجود قیامت موعود پر دلیل نزول قرآن سو عود ہے
ہزار ہفتم میں وجود آدم سے جیسے ارشاد ہے كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ
وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ کتاب عظیم الشان ہے کہ ہمنے اسکو نازل کیا برکت والی سبق
تاکہ فکر کرین فکر کرنیوالے اوسکی آیات کو اور چاہئے کہ نصیحت پکڑین اوس سے اصحاب لب اہل کتاب
اور یتیم ابن عبداللہ کی نبوت کی لئے قصہ سلیمان کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ داؤد کی حسب فصل ۱۳ تاریخ
ایام اول کے آخر دانیال ابی سلوم او دنیاہ سفطیاہ اترعام سمعیا سوباب ناتن سلیمان ایجار الیسمع
الیفلط نجہ نفج یفیع الیسمع دوم الیدع الیفلط جنی ہی بیسوا اونکے ہیں جو حرمونسی تہی پر خلیفہ انہیں سے
حسب وعدہ نہ بطور شریعت کے سلیمان ہی ہی کہ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ
اور بخشا ہمنے داؤد کو سلیمان اچہا بندہ ہے سلیمان تحقیق وہ رجوع کنندہ ہے پس اس مقام سے اہل مکہ کا اعتراض کہ
ہمارے بیچ میں سے یتیم ابن عبداللہ ہی کیون نبی ہوئے لغو ہوا کہ تخصیص جاعلی کی طرف ہے حسب آنکی تعیین
امکانی کی ہے کہ باوجود جہہ بہائی ہونیکے سلیمان ہی خلیفہ حسب وعدہ ہوئے پر اگر نبوت حضرت ابن عبداللہ

بوجہ اسکے کہ سوداگری کرتے تھے یہ خیال ہو کہ نبی کو گوشہ نشینی درکار ہے جیسے عوام کا خیال گوشہ نشین
پیر بادہ جتا ہے تو قصہ سلیمان کا ذکر کرنا مناسب ہے۔ تاکہ معلوم کرین کہ کارخانہ دنیاوی نبوت کا مانع نہین
دیکھو فصل اسلاطین اول کو کہ سلیمان کی طبیعت گھوڑون کی طرف متوجہ ہوئے جو مصر مین جمع ہوتے تھے
ان مین سے جو انکے روبرو لائے گئے انکی اطلاع فرماتا ہے إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوهَا
عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝ یاد کر جبکہ پیش کی گئی اسپر آخر دن مین گھوڑے کھڑی ہونے
والی تین پاؤن پر تو مشاہدہ وحدت فی الکثرت مین سلیمان نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون گھوڑون جہادی کی
دوستی اپنی رب کے ذکر سے یہانتک کہ پوشیدہ ہوئی وہ گھوڑے حجاب مین کہا انکو لاؤ انکو مجھ پر پس لگی چھونے پاؤن
دگردن مین یہانتک مشاہدہ وحدت فی الکثرت مین واقع ہوئے بقول اہل کتاب جو آگر شوق صرف وحدت جاتا رہا اور
عورتون مین زیادہ مشغول ہوئے تاآنکہ انکی عورتون نے اپنے اپنے بتخانون کی تعمیر کی اجازت چاہی
اور بت خانہ انہون نے بنوائے کہ منسوب کتاب مذکور مین سلیمان کی طرف بسبب عدم ممانعت کے کی گئی پس
اس وقت مین مطابق فصل اسلاطین اول کے خداتعالی نے فرمایا کہ جب تیرے عہد پر قائم نہ رہا تیری سلطنت
کو پارہ پارہ کرونگا پر ایک ملک بارہ حصون مین سے تجھکو دونگا پس خداتعالی نے سلیمان کے لئے مقابل پر انگیختہ
کیا آنکہ یاربعام پسر نباط غلام سلیمان کو ابھارا اور سلیمان کا دشمن بنایا اور اخیا سیلانی نبی کو حکم ہوا وہ راہ
مین یاربعام سے ملے اور اپنی چادر کو بارہ ٹکڑے پھاڑ ڈالا اور یاربعام سے کہا کہ دس ٹکڑے تو لے دس حصہ
سلطنت سلیمان پر بارہ حصون سے تو مالک ہوگا غایت یہ ہے کہ اگر سلیمان انابت کرے تو ان کی زندگی مین سلطنت آپسے
نکل جاویگی مگر اسکے بعد ضرور چھین لی گئی اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ
جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ اور البتہ ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈالا ہمنے انکی کرسی پر جسد یاربعام کو کہ گویا اسمین روح ایمان نہ تھی
پھر سلیمان نے انابت کی قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۖ إِنَّكَ
أَنتَ الْوَهَّابُ ۝ کہا اے میرے پروردگار بخش میرے گناہ اور بخش مجھکو ایسا ملک کہ نہ سزاوار ہو کسیکو میرے
بعد تحقیق تو بڑا بخشش والا ہے گو سلیمان کا ایک احسان اخیا پر ہوا کہ وہ نہ آزمائے جاوین نہ آنکہ انہون نے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور بخشے
اُسکے لئے اُسکی اہل اور اونکے ساتھ انکی مثل اپنی رحمت سے اور یادگاری عقل والون کو اور چونکہ اونکی بی بی پاک
تہی اسکی نسبت فرمایا وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ اور لے اپنے ہاتہہ مین جہاڑو جسمین سو تنکے ہون اُس سے مار اُسکو تو اپنی عورت کو کر
قسم تیری پوری ہو ورنہ حانث ہو تحقیق پایا ہمنے اُسکو صابر اچہا بندہ ہے ایوب کہ وہ رجوع لانیوالا ہے چونکہ انکی
کتاب کے ترجمے اکثر زبانون مین موجود ہین اس وجہ سے نقل قصہ کی ضرورت بخوف طوالت کے نہ سمجھی گئی وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝
اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم و اسحق و یعقوب صاحبان قوت و بینائیون کو کہ اونکو ہمنے برگزیدگی کے ساتہہ برگزیدہ
کیا تہا دار آخرت کی یاد کر لئے کہ ہر ایک اپنی قوم مین برادر و باپ والے تہے پیر آخر الزمان علیہ السلام کی نسبت
یہ کہنا کہ ہمارے درمیان مین سے یہی کیون مخصوص بہ نبوت ہوے کافرون کا خیال غلط ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ اور تحقیق وہ ہمارے پاس البتہ برگزیدون نیکوکارون سے تہے وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ
وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝ اور یاد کر اسماعیل پیغمبر داود کو اور یسع و ذا الکفل کو کہ ہر ایک اچہا
ہے تہے اسمعیل کا حال مفصل گذرا کہ مکہ مین کس تکلیف کے ساتہہ اول وہ رہے اور یسع علیہ السلام الیاس کے شاگرد تہے
ایک شخص کہیتی کرنیوالے جنکا قصہ مفصل رسوے سلاطین دوم مین مفصل ہے اور ذو الکفل عبدیاہ ہین وزیر شاہی جنکا
حال الیاس کے حال مین سورۂ صافات مین گذر گیا یہ سب آدمی تہے کوئی غریب کوئی امیر اور پیرزادے ہی تہے
هٰذَا ذِكْرٌ ؕ یہ ہی شرف زدہ جو اہل مکہ کا قیاس ہے کہ نبی بیچارہ آدمی محتاج ہے وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝
جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ
شَرَابٍ ۝ اور تحقیق متقیون کے لئے جو شرک سے بچین البتہ نیک انجام ہے جنت عدن کہولے گئے اونکے لئے دروازے
تکیہ لگائے ہو کر میوون اونمین بہا ہین اونمین میوہ شراب نفیس وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝ هٰذَا ؕ اور اونکے پاس
نیچی نگاہ والی ہمسن عورتین ہون اور کہا جاوے یہ ہے وہ جو وعدہ تم کئے گئے تہے روز حساب کے لئے کہ ہر ایک مین عرفان

حق حاصل ہو تو وہ کہیں تحقیق یہ ہمارا البتہ نصیب ہے جسکے لئے انقطاع نہیں یہ ہو لازم وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ
مَاٰبٍ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ
مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝ اور تحقیق کافر سرکشوں کو ہے البتہ بد انجام جہنم کہ اوسمیں داخل ہونگے پس بہت برا ہے جہنم
کہا جاویگا یہی لازم ہے پس چاہئے کہ چکھو اسکو کھولتا ہوا پانی اور زرداب جو اونکے جسم کی پیپ اور درد سے اوسکی
سرزنش کے لئے تابع اور کئی طرح طرح کے اور کہا جاویگا هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ
اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ یہ تمہارے ساتھ تمہارا لشکر ہے داخل ہونیوالا تو کہینگے نہیں ہے خوشی اونکو ساتھ کہ وہ
داخل ہونیوالے دوزخ کے ہیں قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ
الْقَرَارُ ۝ جواب دیں تابع بلکہ تمکو نا خوشی ہو کہ تمنے مقدم کیا اوسکو ہمارے لئے پس بری ہے دار قرار جہنم۔
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ کہینگے تابعین اے ہمارے
پروردگار جسنے ہمارے لئے مقدم کیا یہ دوزخ تو اوسکو زیادہ دے عذاب دگنا آگ میں وَقَالُوْا مَا لَنَا
لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ
الْاَبْصَارُ ۝ اور کہینگے کیا ہوا ہے ہمکو کہ نہ دیکھتے ہیں ان مسلمان مردوں کو جنکو ہم گنتے تھے اشرار سے کیا ٹھٹھا کیا تھا
اونکو ہم نے آیا وہ داخل نہیں ہوئے یا داخل ہوئے لیکن پھر گئیں اونسے ہماری بینائیاں تو اونکے سردار لوگ جواب
دینگے کہ تمہاری اور ہماری کب کیا تھا تم خود گمراہ تھے جیسے دوسری آیات میں ہے لیکن سرداروں کا خود نکو تابعین
تھا ہم کہ جیسے انکار کریں جیسے آخر وہ آتا ہے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝ تحقیق یہ اہل نار
کا جھگڑا سچی بات ہے کہ شک نہیں اسمیں دونوں کو تنبیہ ہے کہ خوف کریں جبکہ حضرت انبیا کا ذکر بیان کیا گیا
تو متوجہ اصل مطلب کی طرف ہوتا ہے جو نسبت نبی کے ہے کہ جلدی چاہتے اور قیامت کا انکار کرتے ہیں پہلی نسبت
ارشاد کرتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ڰ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ فرما جز این نیست میں ڈرانیوالا ہوں تمکو ہیجکہ
پہلے اور نہیں ہے کوئی معبود اللہ واحد قہار کے غیر جو رب ہے آسمانوں و زمین و دونوں کا بیچ غالب گناہ
بخشنے والا اہل اسلام کا اور جواب امر دوم کا فرماتا ہے قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ

زیادہ اندازِ قیامت بڑی کا خبر ہے اور تم اُس سے اعراض کرنے والے ہو اور نبأ عظیم کے قبل عذاب قریب بیرنگ
جو صورت میں خوف دلایا گیا ہے جسمیں ملائک جھگڑا کریں وہ کیسے ہونے والا ہے تو ارشاد ہے مَا كَانَ لِيَ
مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝
نہیں ہے مجکو علم ملاء اعلیٰ کا جبکہ وہ جھگڑتے ہیں یعنی بدر میں کہ کب ہو نہیں وحی کی گئی ہے میری طرف
تمہارے مقدمہ میں مگر حق یہ نسبت میں ڈرانیوالا ظاہر ہوں صحیح سے اور ملاء اعلیٰ کی خصومت مقدمات
کفارات وغیرہ میں جو احادیث میں ہے یہاں پر علاقہ نہیں رکہتے مگر بشان اشارہ سے وہ جو احادیث میں ہے
پس اے کفار تم تکبر نکرو جیسے اسکا سابقہ سے گذرا ہے تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد
اور شیاطین مت ہو کہ اپنے کو نبی سے افضل سمجھو جیسے اونکی تنبیہ کیلئے قصہ نبی و شیطان کا فرمایا ہے إِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي
فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ یاد کر جبکہ کہا تیرے رب نے ملائک کو کہ میں پیدا کرنیوالا ہوں بشر کو گلا سے پس
جب درست کیا اوسکو اور نفخ کی اوسمیں اپنی روح کو لغت لسان عرب روح اعظم سے عبارت ہے اور رحمت
حیات و کرم سے خبردار آدم تو کیا پس گر گئے اوسکے لئے سجدہ کرتے ہوئے تو سجدہ کیا کل سب ملائکہ نے مگر ابلیس نے
تکبر کیا اور تہا کافر ہی علم خدا میں قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ
أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ اللہ نے بصورت رد و صوت فرمایا اے ابلیس کسنے تجکو منع کیا
سجدہ کرنے سے اسکے لئے جسکو میں نے پیدا کیا اپنے دونوں ہاتھ جلالی و جمالی سے کیا تونے تکبر کیا کہ بزرگ نہ تہا اور تو نے آپ کو
بزرگ جانا یا تو عالین سے ہے جو محکوم بہ سجدہ نہ تہے اوسنے تیسری شق بتلائی قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي
مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ کہا کہ میں اس سے در اصل بہتر ہوں کہ پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے جو بلند
رہتی ہے اور اسکو پیدا کیا گلا سے پس بلندی والا کیسے پستی والے کو جہکے پس نہ تکبر ہے نہ میں عالین سے ہوں حالانکہ
نا معلوم ہے جسکی پیدائش ہے جو سفل کو جا رہتی ہے تو اس سبب سے ارشاد ہوا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝
اللہ نے کہا پس تو نکل درجہ آگ سے کہ تو راندہ گیا ہے آگ سے وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اور

تحقیق تجھپر میری لعنت ہے روز قیامت تک قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ
مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ کہا اے میرے رب مہلت دے مجھکو اُس روز تک کہ وہ مردے پھر
زندہ ہونگے فرمایا اللہ نے کہ تحقیق تو مہلت پایا ہوا ہے اُس وقت معلوم کے روز تک کہ وہ قیامت ہے قَالَ
فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ شیطان نے کہا پس تیری
عزت کی قسم ہے کہ میں اولاد آدم کو سب کو بہکا دونگا مگر تیرے بندے خالص کئے گئوں کو بالخصوص انہیں میں
قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا پس حق ہے وہ جو تو نے کہا اور حق ہے وہ جو میں کہوں البتہ پر کروں جہنم کو تجھسے اور اُس سے
جو تیری تابعداری کرے اُن میں سے سب سے جس پر تیرا سلطان ہو کہ وہ کافر ہوا سب جوالوں کو بھی اگر کوئی نہیں تو
ارشاد ہے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۝ فرما اُن تابعین کے سرداروں کو کہ طلب کروں تمسے آپ اجر جس سے
کم لعنت کردو نہیں ہے قرآن مگر نصیحت عالموں کیلئے اور البتہ جانو اُسکی خبر جو قرآن میں ہے بعد ایک وقت کے قتل
فتح بدر و احزاب و کہ قیامت کے احوال حسب درجات وقت کے بعد۔

رکوع ۵

سورۂ زمر مکیہ ہے پچہتر آیات کی سات رکوع پر مشتمل ہے

اس سورۃ میں بھی پیشین گوئی بدر کی فتح کی ہے اور طائفہ اہل اخبار و تفاسیر اپنی مصنفات میں بیان
کرتے ہیں کہ جب مشرکوں مکہ نے اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز بروز زیادت پر دیکھا اور جیسے
مرتبہ سورۂ ص میں مذکور ہوا اور جو حیلہ کیا تھا وہ پورا نہوا آل ابو طالب کے پاس جمع ہوئے تھے تو اتفاق کیا کہ قوم
میں سے کوئی شخص جو علم مشہور فن کہانت و سحر میں دانا ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جاوے تاکہ
آپکو ایسی حسن مقال سے جس طرح سے ہو سکے تبلیغ دعوت سے باز رکھیں عتبہ بن ربیعہ اس کام کے لئے مخصوص ہوا جو علما
قریش سے تھا پس وہ مسجد حرام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جا پہنچا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم آپنے امر عظیم قریش میں احداث کیا کہ انکے معبودوں کو باطل کے ساتھ موسوم کیا اور قوم کے آباء و اجداد

کو کفر کی طرف منسوب کیا اور ہمکو ساری عرب مین فضیحت کیا ہمارے عاقلون کو سفیہا کہا اگر اس سے تیرا مقصد
سلطنت ہی تو ہم اختیار کی زمام آپکو سونپین اگر خواہش ہو جمیلہ عورت کی تو آپکا نکاح کرین اگر فقر و فاقہ
اسکا باعث ہو ہم اسقدر مال دین کہ مالدارون مین آپکی نظیر نہو اگر کوئی بیماری اسکا باعث طبیب بلادین اور
امید یہ ہی کہ یہ آپکی اقوال شعر ہین جو آپکے سینے کے جوش سے پیدا ہوئے ہین کہ اولاد عبد المطلب وہ قدرت ایسی
رکہے کہ دوسرے کو نہین پس جب عتبہ نے یہ بات تمام کی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسپر حم تنزیل السجدہ
پڑہی تو عتبہ مجلس مبارک سے اوٹھکر اپنے گہر مین گوشہ مین جا بیٹھا تو ابو جہل اسکے پاس گیا اور کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی روٹی تجہے خوش آئی اس سے تو ہم سے علیحدہ ہو کر صابی ہو گیا اگر تجہکو حاجت ہے تو ہم تیرے لئے
جمع کرین اسقدر مال کہ تو بے پروا ہو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طعام سے پس غصہ ہوا عتبہ اور قسم کہائی
کہ نکلام کرے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور کہا واللہ تم جانتے ہو کہ مین زیادہ مال والا قریش مین ہون
لیکن مین پاس آپکے گیا اور مینے قصد کیا تو مینے ایک سخن سنا کہ واللہ اوسکو کچہہ مناسبت سحر و کہانت سے
نہین ای میری قوم میری نصیحت سنو کہ اونسے کچہہ تعرض نکرو کہ اونکے کلام کی شان عالی ہے اگر عرب کے قبائل
اونپر غالب آئے ہمارا مطلب نکلا دیگر وہ غالب آئے اونکا ملک تمہارا ملک ہوگا اور اسعد خلائق ہو گے قریش نے کہا
کہ بخدا سوگند کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تجہکو سحر کیا عتبہ نے کہا میری رای یہ ہی جو مینے کہی آگے تمہارا اختیار
ہے اسکی تحقیق سورۂ حم سجدہ سے ظاہر ہوگی اور سورۂ زمر کی مفسرین کے کلام سے ظاہر ہی کہ عتبہ بیمار پڑا اور تکلیف
کے باعث چونکہ توحید کی حقانیت سے واقف تہا اوسنے خدا ای یگانہ کو پکارا اور وہ اچہا ہو گیا لیکن بعد صحت
یعنی جبکہ ابو جہل نے اوسکو اوسکا یار تو لات و عزی کو پکارنے لگا اور توحید سے پہر گیا اور لات سونت کو اللہ سے
اور عزی مونث کو اسم عزیز سے اخذ کرکے دختران خدا انکا رکہتے اور جبکہ مثل عتبہ سے دریافت کیا گیا کہ خدای واحد کو
چہوڑ کے بتون کو کیون پوجتے ہو تو کہنے لگا کہ ہمکو خدا سے وہ قریب کرین گے کہ وہ خدا کی بیٹیان ہین نہ انکو
ہم خدا کا شریک خدای مین کرتے ہین اور اپنے معبودون سے ڈرانے لگا کہ انجام اوسکا اچہا نہوگا جبکہ انکی
عبادت نکیجاویگی اور یہی پیغمبری کو کیا ہوا ہے کہ سادات قوم ہمارے آبا و اجداد انکو پوجتے چلے آئے ہین وہی
ایسے ہی کرین اگر بالفرض قیامت آئی اور انکے پوجنے سے کچہہ سختی کسی کو ہو تو اوسکا بوجہہ ہم اوٹہا لین گے

اور کافرون نے اہل اسلام پر تشدد کرنا شروع کیا اور اس سورۃ مین غیبہ کی ان باتون کا جواب جنکو منقول
ہے پس پہلی تمہید ہے بطور قصیدہ کی یہ جواب ہے اور اس سے اس سورۃ کو ص کے بعد رکھنے کی وجہ بھی ظاہر ہے
واللہ اعلم بالصواب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۝ نزول پارہ پارہ کتاب قرآن کا اللہ غالب
باحکمت سے ہے تحقیق ہمنے نازل کی تیری طرف کتاب بوعدہ راست فصل ۱۸ سفر تثنی وغیرہ کہ اسماعیلیون میں
ہزار ہفتم وجود آدم مین موعود ہے نہ ساختہ و فواحدات مدعی نبوت سے جیسے عقل عقد کا خیال ہے اور فصل ۱۸ استثنی
نشان نبی موعود کا ہے کہ شرک سے منع فرماویگا اس سورت مین ارشاد ہے فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۝ پس عبادت کر اللہ کی خالص کرنیوالا اسکے لئے دین آگاہ ہو خدا کو ہی ہے
دین خالص نہ جیسے کفار جو اللہ کو ایک جان کر بتون کی بھی عبادت کرتے ہین وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۝ اور جن کفار نے کہ پکڑے
خدا کے سوا معبود کہین بعضے اونکی کہ ہم نہ عبادت کرین اونکی مگر تاکہ ہمکو بڑی قربت سے قریب کرین اللہ سے
حالانکہ بت پرست مرگئے اور کوئی خدا کے قریب نہوا اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
تحقیق اللہ حکم کریگا جسمین کہ وہ اختلاف کرتے ہین کہ عبادت خاص خدا کی ہی لازم ہے جو شہ رگ سے قریب ہے
جس سے قربت خدا شہودا حاصل ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ اللہ تعالی راہ یاب
نا کریگا سے عشبہ مثال کو جو کاذب ہے کفر کرنیوالا کہ ہرگز بتون کی عبادت کنندون کو اس قربت خدا کا خیال بھی نہین
آگیا اور پردہ الیسے قریب نہین جو خدا کی بیٹیان ہوسکین چنانچہ ارشاد ہے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ
وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اگر
اللہ ارادہ کرتا ولد کے پکڑنیکا تو البتہ برگزیدہ کرتا اپنی مخلوق سے جسکو چاہتا تا کہ ازلی کو جو مادہ ہے ولد قبول
کرتا وہ پاک ہے ولد سے وہی اللہ یکا قہر کرنیوالا ہے کثرت کو کہ وجود مطلق ہے پس کیسے اوسکے ولد متصور ہوسکے
اور دلیل وعدہ درست کی ساتھ نزول پارہ پارہ کی یہ ہے جو ارشاد ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ
پیدا کئے اللہ نے آسمان و زمین بوجہ حق عقل اول کے ساتھ اور بعد تمامی کارخانہ کے جو زمین و آسمان ہین

سبت کو مقدس کیا کہ تقدیس اسکی نزول پارہ پارہ قرآن سے ہزار ہفتم وجود آدم مین مقرر کی کہ رات ودن
گردش کرتی چلی آئی تا آنکہ وجود آدم سے زمان ہزار ہفتم آیا اور خاتم المرسلین پیدا ہوئے اور نبوت ختم ہوئی اور
فصل نہم دانیال میں ستر ہفتے موت بادشاہ شین برباد کنند و بیت مقدس سے جو مسیح میں ہوئی ولادت
ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے بنائی گئی جیسے ارشاد ہے یُکَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّھَارِ وَیُکَوِّرُ النَّھَارَ
عَلَی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط اَلَا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ
لپیٹے رات کو دن پر اور لپیٹے دن کو رات پر کہ مسخر کیا سورج و چاند کو ہر ایک جاری ہو میعاد مقرر کے لئے
آگاہ ہو کہ وہی غالب غفار ہے جو بروز رحمت للعالمین لایا جسمین سے تمکو پیدا کیا جیسے ارشاد ہے خَلَقَکُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَا پیدا کیا تمکو ایک جان آدم سے کہ آدم کو اول پیدا کیا
پھر آدم کے پہلوی چپ سے اسکی زوج حوا کی پس جیسے مرد بنایا اوسی نے اوسکی زوجہ بنائی پس عتبہ کا یہ خیال کہ
ہم آپکے لئے زوجہ کا بندوبست کریں نادانی ہے اور متمول کردینے کا جو عتبہ کا مقولہ تھا اوسکا جواب ہے
وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ ط یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ خَلْقًا
مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط اور خدا نے پیدا کئے تمہارے چوپایوں سے آٹھ نر و مادہ جوڑے اونٹ
نر و مادہ گاؤ نر و مادہ بھیڑ نر و مادہ و بکری نر و مادہ پیدا کرتا ہے تمکو تمہاری ماؤں کے رحموں میں پیدایش بعد
پیدایش کے تین ظلمت یعنی پردہ شکم و رحم و مشیمہ میں اور پیدایش بعد پیدایش کے یوں کی کہ نطفہ سے علقہ کیا
و علقہ سے مضغہ و مضغہ سے استخوان و گوشت و پوست بنایا پس خدا کو ہی لائق ہے کہ مالدار کردے نہ تم جیسے
ارشاد ہے ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ یہ اللہ ہے تمہارا رب اور وہ جو مثل عتبہ کا خیال ہے کہ ہم قصد سلطنت پر
اپنی زمام اختیار تجکو سونپیں یعنی تا کہ سلطنت و ملک حاصل ہو اسکا جواب ہے لَہُ الْمُلْکُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ہ اللہ کے لئے ملک خاص ہے زمانہ ہزار ہفتم میں نہیں ہے کوئی معبود اسکے غیر پس کہاں بہکے جاتے ہو
جو سمجھتے ہو کہ ہم اپنی زمام اختیار سلطنت کے حصول میں تجکو سونپیں بلکہ اللہ پاک کو ہی اختیار ہے اِنْ تَکْفُرُوْا
فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ قف اگر تم کفر کرو تو اللہ غنی ہے تم سے وہ جسطرح سے چاہے اہل اسلام کو قوت دے
وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ ج اور نہیں راضی حکم شرعی سے اپنے بندوں کے لئے کفر سے وگرچہ بحکم ارادی ہو

مطلب مراد ہین کہ اِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَہُ لَکُمْ ۔ وگر تم شکر کرو کہ ایمان لاؤ اوسکو پسند کرے
تمہارے لئے اور مثل عتبہ کا یہ قول کہ بت پرستی کرو وگر بروز قیامت عذاب ہوگا ہم بوجہ اوسکا اوٹھالینگے
وہ محض غلط ہے جیسے ارشاد ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۭ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ مَّرْجِعُکُمْ
فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ اور نہ اوٹھاوے قیامت
اوٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ بلکہ ہر ایک اپنی گردن پر بوجھ اوٹھاوے ہے قیامت مین اوسکے پہر تمہارے پروردگار
کی طرف تمہارا مرجع ہے تو خبردار کرے تمکو اوسکے ساتھ جو تم کسب کرتے بتحقیق وہ دانا ہے سینہ والونکے ساتھ اور
چونکہ عتبہ کفار مین لائق آدمی تہا اور آپکے تعلیم کا اثر بھی ہوا تہا اور بیمار پڑا اور خدا سے بیگانہ کو اوسنے پکارا
اور اچہا ہوگیا پہر بحیثیت جاہلیت زائیان سے رہ گیا تو بدر مین اول وہ و اسکا مادری بہائی شیبہ مارے گئے جنکے
ہوئی تو ارشاد ہے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّہٗ مُنِیْبًا اِلَیْہِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ نِعْمَةً مِّنْہُ
نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا اِلَیْہِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰہِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۭ اور جب
مس کیا عتبہ مثالی انسان کو دکہہ نے پکارا اپنے رب کو رجوع ہونیوالا اوسکی طرف پہر جب دی اللہ نے
اپنی طرف سے صحت کی نعمت بہول گیا جسکو پکارتا تہا اور کئے اللہ کے شریک عبادت مین تاکہ گمراہ کرے لوگون کو
کہ ایمان مین اوسنے کچہہ قصور کیا تو پہر ارشاد ہے قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِكَ قَلِیْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۔ فائدہ اوٹھالے
اپنے کفر کے ساتھ تہوڑی سی بتحقیق تو اصحاب نار سے ہے کہ بدر مین مارا جاوے گا اور تو چوڑتا تہا اہل حق کو بتون کی
عبادت کی ترغیب کے سبب کیونکہ اقرار انجام اسکا اچہا ہو جیسے زید وہ اسکا ذکر آتا ہے تو ارشاد فرمایا اَمَّنْ هُوَ
قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّہٖ ۭ ایسا ہے کہ وہ تمام
خوف ہو جو شرک کرے اور خدا سے نڈر ہے یا وہ جو خدا سے خوف کرے اور انکی بتون سے خوف نکرے اور فرمانبردار
خدا ہو رات کے کنارون مین سجدہ کرنیوالا دائم ہو کر ڈرے آخرت سے اور امید رکہے اپنے رب کی رحمت کی قُلْ
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔
فرما آیا برابر ہوں علم والے عامل توحید اور وہ کافر جو سمجھ نہین ہرگز نہین جز این نیست نصیحت پکڑتے ہین عقل والے
اور کفار کی شرارت سے اہل اسلام کی پریشانی کا جواب ارشاد ہے قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ
أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ فرما اے میرے وہ بندو مثل جعفر جو ایمان لائے ہو پرہیز کرو شرک کرنے سے اپنے رب کے
ساتھ کہ تکلیف پاکر مشرکوں کے ساتھ نہو جاؤ جن لوگوں نے نیکی کری اس دنیا میں کہ ایمان لائے اونکو
نیکی کی جزا ہے آخرت میں اور خدا کی زمین وسعت والی ہے ہجرت میں نیست ہو رہی کئی جاوین صابر اپنا اجر بغیر حساب کے
کہ نہ اونکے لیے ترازو ہو نہ حساب یہاں تک کہ جنہوں نے ظلم وستم نہ کیا ہوگا وہ آرزو کرینگے کہ کاش ہمارے تن
مقراض سے دنیا میں کاٹا جاتا اور صبر سے ہمکو ان صابرین کا سا اجر ملتا اور یہ جو بعض کفار نے مثل عتبہ کی کہا کہ
سادات قریش کی طرح سے آپ بھی لات وعزیٰ کی عبادت کیجئے تو اوسکا جواب ارشاد ہے قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ فرما تحقیق میں حکم
کیا گیا ہوں کہ عبادت کروں اللہ کی خالص کرنیوالا اوسکے لئے دین کو اور حکم کیا گیا ہوں اسکے لئے کہ ہوؤں
اول مسلمانوں کا اس امت میں یا روز ازل سے اول مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں و اگر کوئی کہے کہ کیا نقصان
ہوجاویگا اونکی عبادت سے تو ارشاد ہے قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ
فرما تحقیق میں خوف کروں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی عذاب روز بزرگ قیامت سے جو بتوں کو پوجوں کہ غرق
پردہ عدم میں ہے ناحق اوسکو جنا ہے اور حق پرستی موجب آزادی ہے دگر کافر کہے کہ خدا کے ساتھ غیر پرستی بھی کیجئے
ارشاد ہے قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ فرما اللہ ہی کی
میں عبادت کروں خالص کرنیوالا اوسکے لئے اپنا دین جس سے مقام فنا وبقا حاصل ہو سو تم عبادت کرو جسکی
چاہو اوسکے سوا کہ تمکو تمہارے اوپر ہنوز حکم جہاد نہیں منقول ہے کہ بعض کفار مثل عتبہ نے کہا کہ تو نے زیان کیا
ہمارے آباء کے دین کی مخالفت میں تو ارشاد ہوا قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ فرما کہ تحقیق زیان کار ہیں وہ لوگ جنہوں نے
زیان کیا اپنی جانوں و اپنے اہل پر کفر کے ساتھ روز قیامت آگاہ ہو وہ زیان کاری ظاہر ہے لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ
ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝ اون
کفاروں کے لیے اوپر سے سائبان ہوں آگ کے اور نیچے سے آگ کے سائبان ہوں اسکے ساتھ ڈراوے اللہ اپنے بندوں کو

شرک ہو کہ اے میرے بندو پس تم مجھ سے ہی ڈرو اور شرک نہ کرو کہ شرک موجب دوری کا ہے اور موجب دوزخ کا ہے

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ

عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ

هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ اور وہ لوگ جو پرہیز کرین بتون کی عبادت سے اور رجوع لاوین خدا کی طرف بشارت ہے

پس بشارت دے میرے ان بندون کو جو سنین کلام تو پیروی کرین اوسکی احسن حدیث کی جو قرآن ہے جسکا ذکر آتا ہے

وہ لوگ اللہ نے ہدایت کی اور وہی صاحب عقل ہین ۝ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ترجمہ آیا پس جسکا

جس پر ثابت ہوا عذاب کا کلمہ جو ازل مین ارشاد ہے تو اوسکو ہدایت کر سکتا ہے ہرگز نہین کر سکتا أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن

فِي النَّارِ ۝ آیا پس تو نکالیگا اوس کافر کو جو آتش دوزخ مین ہو لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ

لیکن اونکے لیے جنھون نے تقوی کیا اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے سے حجرے ہین جنکے اوپر سے حجرے بنائے گئے ہون جاری

ہون اونکے حجرون کے نیچے نہرین خدا کا وعدہ ہے کہ اللہ نہ خلاف کرے وعدہ کو اگر وعید شکست کفار پر جسین عتبہ

راجا کی تردد ہو کہ وہ عتبہ مالدار دن کا تھا اور کفار کو بھی مال اوسکا بہت تھا خلاف اہل اسلام کے تھی جو غریب تھے پر کفار تو کا خیال کر

تو اوسپر مثل فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ

فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس چھپایا اوسکو

زمین کے چشمون میں پھر نکالی اوسکے ساتھ سبز کھیتی طرح طرح کی مختلف پھر خشک کرے تو دیکھے اوسکو زرد پھر کرے

اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اسمین البتہ نصیحت ہے اصحاب عقل کو پورے کرنے وعید کا کفار پر اگر اسوقت مین وہ ناز

ونعمت میں ہین مگر اونکی ہلاکت کا زمانہ دوڑتا ہوا چلا آتا ہے کہ بعد ہجرت کے بدر مین اونکے بڑے بڑے سردار مارے جاوین گے

اونمین اول عتبہ بن ربیعہ ہے جو بڑا مالدار ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ

عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ترجمہ آیا پس وہ شخص جسکا سینہ کھلا ہوا اسلام کے لیے پس وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے مانند

اوسکے جسکا سینہ تنگ ہو اسلام سے نہ شگفتہ اسلام والا کہ نور پر ہے مشرک فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ پس افسوس ہے اُن سخت دلوں کیلئے ذکر خدا سے یہ لوگ گمراہی
ظاہر میں ہیں اور شرح صدر نور والوں کا لشکر پرستش حق سے ہے کہ حسب اونکے اوسکا کلام یعنی قرآن
بڑا اچھا ہے تو اونکا وہ حال ہے جو فرماتا ہے اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۝ اللہ نے اوتاری نیک حدیث و نیک قول کتاب قرآن
کہ موافق ایک دوسرے کو ہیں مکرر شاید کہ ہلیں اوس سے اُن لوگوں کی جلدیں کہ ترستے ہیں اپنے رب سے پھر نرم پڑیں
اونکی جلدیں اور اونکے دل یاد خدا کی طرف ہوں یہ ہدایت خدا کی ہے راہ دکھلاوے جسکو چاہے اوسکو ایمان کی سعادت ملک
کسی کے ساتھ ظلم کرتا ہے کہ اوسکو ایمان کے خلاف کرے اس مقام سے جو قائل اضلال تاسہ طلب ہے کہ اوسکو گمراہ کرتا ہے
جیسے ارشاد ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور جسکو گمراہ کرے مثل تمہ کی اللہ اپنے ارادہ سے اوسکو اسکا کوئی
مطابق نہیں ہے اوسکو کوئی ہدایت کرنیوالا حکم شرعی ہے اور جو کہ عقد ایمان لاکر پھر گیا تھا اور کہتا تھا کہ کفر کرو اور اسکا
روح میں پھنساویں گا تو اوسکا حال فرماتا ہے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ
لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ آیا پس وہ بچاوے اپنے منھ کو عذاب سے بروز قیامت برابر ہے اُسکے
تو دوسرے کا بوجھ کیسے اوٹھا سکتا ہے اور کہا جاوے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا کہ چکھو اوسکی سزا جو حاصل
کرتے تھے اگر اونکو شک ہے تو دریافت کریں پہلے لوگوں کا حال جیسے ارشاد ہے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

وقف لازم

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ تکذیب کی اون لوگوں نے جو اونکے پہلے تھے انبیا کے
پس آیا اونکو عذاب اس طریق سے کہ وہ شعور نہ رکھتے تھے پس چکھائی اونکو اللہ نے ذلت دنیا میں اور البتہ
عذاب آخرت بزرگ ہے کاش وہ جانتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور ہمنے تحقیق بیان کی
کہیں اس قرآن میں ہر ایک مثل شاید وہ نصیحت پکڑیں پڑھنے عربی صاحب کجی جیسے دجال کے لئے موجود ہے
ناامید اور شک کرتے شرک سے بچیں اور اونکا دوسرا شرک کی تقسیم کرتا ہے کہ خدا کی بندگی کے ساتھ دوسروں کی بھی عبادت کرو

اوسکے لیے مثل فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا
لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ بیان فرماوے اللہ مثل ایک
مرد غلام ہے جسمین شریک ہوں بدخو کہ ہر ایک اپنی طرف کہینچے یہ مثل کافر کی ہے جو مختلف طور کے بت پوجتا ہے اور خیال
اوسکا کبھی کسی طرف وکبھی کسی طرف جاتا ہے اور ایک مرد ہے غلام سالم ایک مرد کا جسکے پاس اس طرح کے ساتھ نہین
یہ مرد مسلمان کی مثل ہے کیا برابر ہوں حال مین ہرگز برابر نہوں ساری حمدین ہین اللہ کو لیے بخلاف بتوں کے وہ اونکے
ساختہ وپرداختہ ہین اور آفتاب وماہتاب وستارے سب اللہ کی مخلوق ہین پر کافر ایمان نہ لاوین بلکہ اکثر اونکے
سوا ای مثل عتبہ کی بجانتے نہین اور وہ جو بعض کفار مثل عتبہ کہین کہ یہ کیون نیا پیغمبر انکے دین کا پہیلایا ہے تم
مرجاؤگے سارا دھندا جاتا رہیگا ارشاد ہے إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝ **فَمَنْ أَظْلَمُ** مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝ اور تحقیق تو مرنیوالا ہے وتحقیق وہ بھی مرنیوالے ہین
لیکن فرق ہے بعد ازمرگ کہ تحقیق تم بروز قیامت اپنے رب کے پاس مخاصمت کروگے پس کون ظالم تر ہے اوس سے کہ
جہوٹ بولے خدا پر جو ملائک کو خدا کی بیٹیاں ٹہراوین اور تکذیب کرے سچ قرآن کی ساتھ جبکہ اوسکو آیا کیا نہین ہے
جہنم کافروں کے لیے جگہ بلکہ ضرور ہے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝
لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي
عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور وہ جو لایا صدق یعنی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ لایا قرآن اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی متقی ہین اونکے لیے وہ ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ جزا ہے
نیکوکاروں کی تاکہ کفارہ کرے اللہ اونسے مثل ہجرت اوس بدی کا جو اونہوں نے پہلے ایمان سے کی اور جزا دے اونکو اونکی
اجر کی نیک اوس سے جو کرتے تھے اور وہ جو بعض کفار مثل عتبہ بتوں سے تخویف کی پہلے اوسکا جواب گذر گیا اور
اگر پہر کہیو تو ارشاد ہے أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَن يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ
ذِي انْتِقَامٍ ۝ کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور وہ تخویف دیتے ہین ان اسکے

معبودون سے جو سوای اوسکے عالم کثرت مین ہین اور جسکو گمراہ کرے اللہ حکم ارادی سے پس اوسکے لئے نہین
کوئی حکم شرعی سے ہدایت کرنیوالا اور جسکو حکم ارادی سے ہدایت کرے اللہ اوسکے لئے کوئی گمراہ کرنیوالا نہین
کیا نہین ہے اللہ غالب صاحب عوض کا اونسے جو سرکش ہین وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ اور اگر تو دریافت کرے اون کفار سے جنمین کلام ہے کہ کسنے پیدا کئے آسمان و زمین تو کہین اللہ نے
پھر اونکی تخویف بتون سے بیجا ہے کہ وہی متصرف مطلق ہے قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ؀ فرمایا پس تم خبر دو وہ جنکو تم سوای
خدا کے پکارو اگر خدا میرے ساتھ نقصان کا ارادہ کرے آیا وہ دور کرین اوسکی ضرر کو یا ارادہ کرے میرے ساتھ
اللہ بہتری کا تو وہ اوسکی رحمت کو روکین تو قائل خدا نے کہی کہ وہ ایسا کر سکین تو اس صورت مین کہ کافی ہے
مجکو اللہ اوسی پر توکل کرنیوالے بہروسہ کرین وگر پہر بہی وہ نمانین فرماتا ہے قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ
اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ
فرمای میری قوم کام کرو اپنی جگہ پر مین عامل ہون اپنی جگہ پس تم جانو کسکو آئیگا عذاب بدر کہ ذلیل کرے اوسکو
اور آوے اوسپر عذاب پائدار قیامت اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ تحقیق ہم نے نازل کی
تیرے اوپر کتاب آدمیونکو نفع کے لئے ہو رہ راست پس جو ہدایت پاوے پس وہ اپنی نفس کے لئے ہے اور جو گمراہ ہو پس
جز این نیست گمراہ ہوا اپنی نفس کے وبال پر اور تم نہین ہو اونپر وکیل کہ گمراہی سے پہیر سکے اگر تم بر رہینگے اور نفس ہوا اونکے لئے
عذاب ذلت دہندہ آنیوالا ہے یعنی بدر کا اور عذاب مقیم قیامت لیکن قیامت کے وہ منکر تہے جیسے کہ دیوانی کا ہو نیکا
قول ہے کہ معدوم نہین ہوتا کہ اوسمین تمیز نہین ہے حتی ارشاد ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؀ اللہ تعالیٰ لیتا ہے نفسونکو اونکی موت کے وقت کہ نفوس بعد
مرگ رویت غیب حق مین چلی جاوین اس مقام سے کہتے ہین کہ فلانے کا وصال ہوا اور وہ جو نہین مرے اونکو بند نہین لیے

ع ۴

پس روک رکھی اونکو جنپر موت کا حکم کیا ہے اور بہیجے دوسری بندون کو ایک میعاد مقرر تک اسمین تحقیق نشانیان ہین
اوس قوم کے لئے جو فکر کرین کہ خدا اکے نزدیک سب ارواح حاضر ہین نیست محض نہین ہوئی وہ قیامت مین مجتمع
ہونگے اس صورت مین آیا خدا اکی ہی پرستش لائق ہے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ یا انکار پکڑین سواے خدا کے شفیع فرما اگرچہ نہ مالک ہون کسی شی کے
مثل موت وبندگی اور نہ سمجھتے ہون قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور جبکہ وہ نہ مالک ہین موت ونیند وجگنے کے فرما اللہ کے لئے ہی کہ وجود مطلق ہے سب
شفاعت ہے اوسکے لئے ملک ہے آسمانون وزمین کا جسنے تمکو پیدا کیا پہر اوسکی طرف رجوع کروگے پہر ایسے مالک کے
ذکر کو چہوڑکر دوسری شی کو یاد کرنا سخت نادانی ہے پہر عجوبہ اوسپر یہ ہوکر باوجود حق کی عدم ملکیت و بیعقلی کے
کافرون کا وہ حال ہو جیسے ارشاد ہے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور جس وقت ذکر کیا جاوے
اللہ کا نفرت کرین اون لوگون کے دل کہ آخرت پر ایمان نہ لائے اور جسوقت یاد کئے جاوین وہ جو سوا اوسکے
ہین ناگاہ وہ خوش ہون جیسے اس عرصہ مین بہت سے حیدرآباد وغیرہ مین دیکھتا ہون کہ اللہ کے اولیاؤن کا جب
ذکر ہو تو خوش ہون اور اللہ پاک کے نام سے دل اونکا چندان خوش نہو حالانکہ اولیاء اللہ کو عزت اللہ کے نام سے
حاصل ہوئی قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ فرما اے اللہ آسمانون وزمین کے پیدا کرنیوالے غیب وشہادت کے جاننے والے تو
بندون کے درمیان حکم کرے یعنی حاکم ہے جسمین وہ اختلاف کرین رد وبدل مین وکر کافر مالدار مثل عتبہ کو یہ خیال ہو
کہ دو صورت عذاب روز قیامت مال صرف کرینگے تو ارشاد ہوا وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ اگر تحقیق ان لوگونکے لئے ہو جنہون نے شرک کیا کہ ظلم عظیم ہے وہ جو کچھ زمین
مین ہے سب اور اسکی مثل اوسکے ساتھ تو البتہ عذاب کے سبب فدا کرین اوسکو روز قیامت کے بیشبہ ہو کر ظاہر
ہوا اونکے لئے اللہ سے وہ جو گمان نہ رکہتے تھے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوا اونکے لئے برائیاں اوسکی جو حاصل کیا اور گھیر لئے اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا
کرتے تھے اور اُس کا ذکر عتبہ کی شناخت کا بیان ہوتا ہی جو سوائے بیماری کے پہلے بیان ہوئی فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۭ پس جب مس کرے
انسان مثل عتبہ کو مفلسی بیماری ہمکو پھر جب اوسکو ہم مالدار کریں اپنی عنایت سے کہے کہ مین دیا گیا ہوں وہ مال اپنے
علم کے سبب سوداگری وغیرہ سے یہ اوسکا کہنا غلط ہی بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
بلکہ یہ نعمت آزمائش ہی واسطے تمہارے لیکن اکثر اونکی نجانتی ہین قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ کہا اس کلمہ کو مثل قارون کے جو پہلے
اونسے تھے پس نہ بے پروائی کری اونسی اونسے جو حاصل کرتے تھے پس پہنچین اونکو برائیان اوسکی جو حاصل کین
وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اور جنہوں نے
اِن اہل مکہ سے ظلم کیا جلد اونکو برائیان پہنچینگی وہ جو حاصل کیا اور نہین ہین عاجز کرنیوالے اللہ کو ایسا ہی عتبہ پر گذرا
کہ بدر مین مارا گیا اور تماشہ قدرت کا عجیب ہی کہ حضرت حذیفہ اونکے بیٹے مسلمان تھے اور مسلمانون کو تنگی معاش
گھیر رہی تھی تو کفار معترض ہوتے تو ارشاد ہوا اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ
يَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اور کفار اپنی مالداری و صحابہ کی تنگی رزق پر خیال
نکرین اللہ اونکو عزت سے نوازا ہی کیا اور وہ نجانین کہ اللہ فراخ کرے دنیا مین رزق جسکو چاہی اور تنگ کرے
جسکو چاہی یہ نشانیاں ہین اوس قوم کے لئے کہ ایمان لاوین کہ دنیا کی تنگی سے وہ تنگ نہین ہوتے
اس مقام پر حذیفہ کی عزت کو خیال کرو کہ جب ہرقل کے ہان پکڑے گئے تو عمر فاروق رض نے بعوض غلامی ان ایک
تن کی خاطر نذر اہند کردی کہ تبعات پر فتوحات حاصل ہوتی چلی جاتی تہین اور جبکہ آیت کفارہ نازل ہوئی تو
بعض مشرکین مکہ نے دریافت کیا کہ ہم سے قتل و زنا و طرح بطرح کے گناہ ہوئے ہین ہم اسلام لاوین تو ہمارے
گناہ سب بخشے جاوینگے امید یہ ہی کہ دریافت کنندہ عتبہ کے قریب ہونگے جیسے اوسکے بیٹے ایمان لائے یا اوسکے ساتھی
تو آیت نازل ہوئی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فرما اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا

ع ۵

ناامید نہوؤ خدا کی رحمت سے بعد ایمان کے تحقیق اللہ بخشے سب گناہ کہ ایمان سے شرک و کفر و دوسرے گناہ
سب محو ہوجاتے ہیں تحقیق وہ غفور رحیم ہے واضح رہے کہ یہ آیت مکی سورت مکیہ میں ہے وحشی کے ایمان کے بعد نازل
نہیں ہوئی گو ہر ایک کے اوپر پڑھی گئی یہ دوسری بات ہے وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن
يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ○ اور رجوع کرو اپنے پروردگار کی طرف اور اسلام لاؤ
اوسکے لئے پہلے اوسکے کہ آوے تمکو عذاب بدر وغیرہ پھر تم نہ مدد دئے جاؤ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم
مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○ اور پیروی
کرو نیک اوسکی جو نازل کی گئی ہے تمہارے رب کی طرف سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب فتح مکہ ناگہاں اور
تم شعور نرکہو مخفی نرہے کہ اگرچہ سارا قرآن احسن القول ہے لیکن بعض آیات بہ نسبت بعض حسب حال مناسب
ایک دوسرے کو پس کافر کے لئے آیت توحید والی احسن ہے اور زانی کے لئے آیت مثلاً وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا
احسن ہے وعلی ہذا أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ
السَّاخِرِينَ ○ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ أَوْ تَقُولَ حِينَ
تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ اس سے کہ کہے نفس کافر مثل عتبہ وغیرہ کے
ہائے ای حسرت اوپر جو میں نے افراط کی خدا کے حق میں اور تحقیق تہا میں ٹھٹھا کرنیوالوں میں سے پیغمبر و مومنین
قرآن کا یا کہے اگر تحقیق ہدایت کرتا اللہ مجکو البتہ ہوتا میں متقیوں سے یا کہے جبکہ دیکھے عذاب کاش مجکو لوٹنا
ہوتا تو ہوتا میں نیکوکاروں سے چنانچہ عتبہ نے بدر میں لوٹنا بہت چاہا میسر نہوا کہ ابوجہل لعین اوسکے درپیش
آیا اوسکے ایسے وقت میں العذر والا بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ○ ہاں آئیں تیرے پاس میری آیات تو تو نے تکذیب کی اونکی اور تکبر کیا اور ہوا تو
کافروں سے یہ اوسکو دنیا کی خرابی کا حال ہے وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم
مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ○ اور روز قیامت دیکھے اونکو جنہوں نے
کفر کیا منہ اونکے سیاہ ہونگے کیا نہیں ہے جہنم میں تکبر کرنیوالوں کی جگہ بلکہ ضرور ہے وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ اور نجات دیگا اللہ ان لوگوں مثل حذیفہ کو

قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ اور نفخ کیا جاوے صور مین فنا کے لئے پس بیہوش ہو وے جو آسمانون مین ہو اور

وہ جو زمین مین ہے مگر جسکو چاہے اللہ پھر نفخ کیا جاوے صور مین دوسرا پس ناگہان وہ کھڑے ہون گے

دیکھین اور بصورت سوح الحق حق تعالی تخت عدالت پر متمثل ہو وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ

لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور روشن ہو زمین اپنے رب کے نور کے ساتھ جبکہ متمثل ہو کر بصورت سوح حق عدالت فرماوے

اور رکھی جاوین نامہ اعمال اور لائے جاوین انبیاء و شہدا اور حکم کیا جاوے انکے درمیان حق کے ساتھ اور وہ

نہ ظلم کیے جاوین وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور پورا کیا جاوے

ہر نفس کو جو اوس نے کچھ کیا اور وہ تعالی دانا ہے اوسکے ساتھ جو کرین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ

زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اور چلائے جاوین وہ جنہوں نے کفر کیا جہنم مین گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوین

دوزخ مین یعنی پاس کھولے جاوین اوسکے دروازے اور کہین یاد رکھو جسکو جو کہ دار کیا نا آئے تھے تمہارے پاس رسول

تم میں سے کہ پڑھتے تمہارے اوپر تمہارے رب کی آیات اور ڈراتے تمکو تمہارے دن کی ملاقات سے سو وہ دوزخی

کہین وہ ہان بیشک آئے ولیکن ثابت ہوا عذاب کا کلمہ کافرون پر کہا جاوے کہ داخل ہو جہنم کے دروازون مین

ہمیشہ رہنے والے اوس مین پس اوس مین بری ہے جگہ تکبر کرنے والونکی وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ

فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ اور روانہ کیے جاوین جنہوں نے شرک سے پرہیز رب کے ساتھ کیا جنت کی

طرف اور کھولے جاوین اوسکے دروازے اور کہین اوسکے نگہبان سلام ہے تمہارے اوپر سلامت رہو پس داخل ہو

اوس مین ہمیشہ رہنے والے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ اور اہل جنت کہین سب تعریفین ہین اللہ کو

جنے سچا کیا اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا ہم رہیں جنت میں جہاں ہم چاہیں پس اچھا ہے
عاملوں کا اجر جسنے روح حق جل جلالہ تخت پر متمثل ہوکر جلوہ گری کریگا تب جسکو اٹھاویں فرشتے اونکے سوا اوس روز جاملی
ہوں ارشاد ہے وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تو دیکھے ملائکہ کو گھیرے ہوئے گرد عرش کے
تسبیح کرتے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھہ اور حکم کیا جاویگا اونکے درمیان حق کے ساتھہ اور کہا جاویگا ہر ایک
حمد ہے اللہ رب العالمین کے لئے۔

سورۂ مومن مکیہ ہے اوسمین پچاسی آیت و نو رکوع ہیں

اس سورۃ میں بھی ہیتین یعنی کوئی عذاب بدر کی کفار مکہ کے لئے ہے اور پہلی سورت میں عتبہ بن ربیعہ کا حال تہا اور
شرک کی شناعت کی تہی جو بطور زلفی کے عبادت بتونکی کرتا تہا اور اس سورت میں اور حوامیم میں غالباً اون
اشقیٰ رہبان کا حال ہے جو جگہ جگہ میں پہرتے اور مکہ میں آنکر بعد بحث کے اسلام لائے اور دوسری آبا و اجداد کے کہنے کو
احکام خدا مانتے اور فصل ۲۰ خروج اور ۵ سفر تثنیہ میں دس احکام سے دوسرا حکم یہ ہے کہ میرے ساتھہ دوسری کی
عبادت نکرو اور میں غیور خدا ہوں کہ جو مجھسے دشمنی رکھتے ہیں یعنی جو بمعرفت مسیح احکام جو بھیجے ہیں اونکو تسلیم
نکریں تو میں تمہاری تین پشت تک عوض لینے والا ہوں چنانچہ مسیح کی عدم تسلیم سے نسل یہود کی تین پشت تک
یہود برباد ہوتے رہے اور پہر فصول مذکورہ میں ہے اور جو مجھے پیار کرتے ہیں یعنی حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام میں اونپر میں رحم کرونگا اور درس ۱۹ فصل ۱۸ سفر تثنیہ میں ہے کہ جو بنی اسماعیل کے وقت تسلیم احکام
خدا انکر یگا تو اوس سے تفتیش ہوگی یعنی دنیا میں بجلاد قتل آخرت میں دوزخ ہے جیسے رکوع اول سورۂ بنی اسرائیل
ظاہر ہے اور بعض یہود سیر و سیاحت کرتے مکہ میں آئے جو نجاس ولک نیت کے تہے جسکا قصہ ذیل آیت اذ قالوا
ما انزل اللہ علی بشر من شیء سورۂ انعام کی تفسیر میں لکھا گیا بلکہ یہ وہ ہیں جو بلاد میں پہرتے تہے اور
حضور کے پاس آئے تو اسوجہ سے الواح موسیٰ کی مطابق اونکو جواب دینا مناسب ہوا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد ہے کہ عطا ہوا مجھے بدلے الواح موسیٰ کے مجکو عنایت ہوئی ہیں کہ حم کی جا ماخوذ جای الواح سے ہے

اور سیم ماخوذ میم موسیٰ سے ہی مطلب اوس سے یہ ہی کہ اس سورت ودوسری سورتون حوامیم مین الواح
موسیٰ کی مطابق منزل ہی کیونکہ انمین یہود سے بحث ہی جو مکہ مین آ کے بہر اہل مکہ سے جنکے یہود قرین تہے
اور اسفار موسیٰ بنظر اشتمال الواح کے مشہور بالواح موسیٰ سے عرب مین ہی تو اس وجہ سے الواح موسیٰ
کہا گیا جسکے مطلب اسفار موسیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو بہشت کی باغون مین
چرنا چاہے وہ حوامیمون کو پڑہے اور عبد اللہ بن مسعود نے کہا ہی کہ جس وقت مین حم کو پڑہتا ہون گویا
چمن بہشت مین پڑتا ہون اور بعض یہود نے مکہ مین آ کر نبوت ختم المرسلین نبی اسماعیلی سے انکار کیا اور
کہا کہ ہمارے ہان نسل داؤد مین مسیح کا ہونا لکہا ہی جسکی بادشاہت مدام ہو اور بحر و بر کا مالک ہو اور
مسیح کی دو حالتین ہین ایک بار اول تشریف آوری کہ اور جیتک مسیح علیہ السلام کی نسبت نسل داؤد سے
ہونا بنظر اسکے کہ یوسف نجار کے متبنی تہے ضرور لکہا ہوا ہی کہ یوسف مذکور نسل یہودا سے تہے اور ویسے ہی مسیح
تشریف لائی مگر اکثر یہود نے اونکو تسلیم نکیا اور مسیح کی عدم تسلیم اونکی بربادی کی باعث ہوئی اور دوسری مرتبہ
اونکا بادشاہت حدیث ۱۳ فصل اعمال نیال وہ کتاب اعمال کے موقوف ہی وجود ختم المرسلین علیہ السلام پر جیسے
یہود کے دشمن غیر قومین ممالک مقدس سے نکالی جاوین کہ سیف اللہ خالد تلوار خدا کا نکلنا فصل ۲۳ سفر ثنی
مین موعود ہی کہ یہود پر رحم ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم مین ارشاد ہی حم تنزیل الکتاب
من اللہ العزیز العلیم الواح موسیٰ کی مطابق جو فصل ۱۸ سفر ثنی مین بارہ یا نزول کلام خدا کی
خبر پیغمبر اسماعیلی پر ہی وہ نزول یا [illegible] کتاب قرآن ہی اللہ نام اسم اعلم اسلئے لیس تمہارے لیے شایان
کرتے ای یہود جبل خدا پر لازم نہین تہی کہ اوسی بازل اپنے کلام کے ساتہہ قرآن کیا ہی اور جیسے یہود کی بربادی کی
تہی وجہ الکمال رومیہ غیر قومون کے زمانہ مین توجہت پرستی لکہی ہے کہ دوسرے کے احکام خدا کے احکام
قدیم یہود نے زمانہ مسیح مین مانی اور احکام خدا جو بدلیہ مسیح آئے تہے خدا کی احکام سمجہے گئے تو تیس ۱۲ فصل
تثنی مین اس وجہ کی فرمایا گیا ہی کہ انہون نے اپنی معبودون سے غیرت مجکو دلائی ہو دوس ۱۲ فصل مذکور
مین ہی کہ تو مینبہی غیر قومون سے غیرت دلائی چنانچہ مسیح کے زمانہ سے حبیب فصل ۲۳ مذکور مین لکہا ہوا ہی
یہہ وعدہ پورا ہی سو برباد ہو [illegible] مثال [illegible] فصل مکہ سے خدا تعالی ہیرا اور یہود کی توبہ کی قبول ہوگی

خبر دی اور درس ۲۹ سے فرمایا کہ مین ہی وہ ہون اور کوئی معبود میرے سوا نہین مین ہی مارتا ہون اور
مین ہی جلاتا ہون اور مین ہی زخمی کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون اور ایسا کوئی نہین جو میرے
ہاتھ سے چھڑا دے جبکہ مین اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھاتا ہون اور کہتا ہون کہ مین ہمیشہ زندہ ہون ۴۱
اگر مین اپنی تلوار تیز کرون اور میرا ہاتھ عدالت کو پکڑ رکھے تو مین اپنے دشمنون سے انتقام لونگا اور اونکو جو میرا
کینہ رکھتے ہین سزا دونگا ۴۲ - مین اپنے تیرون کو خون سے مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کھائیگی
مقتولون کے لہو سے اور اسیرونکو اور دشمنونکے سردارونکے سرون پر سے ۴۳ - اے گروہو اوسکی قوم کے ساتھ خوشی کے
گاؤ اسلیے کہ وہ اپنے دشمنون کے خون کا بدلا اور اپنے دشمنون سے انتقام لیگا اور اپنی سرزمین پر اور اپنی قوم پر رحم
کریگا۔ بر آن بیان پر اللہ کی وہی صفت فرماتا ہی غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ
ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ بخشنے والا گناہ کا و توبہ کا قبول کرنیوالا بالخصوص قوم
یہود کو سخت عذاب کرنیوالا غیر قوم رومیہ کا صاحب بخشش زمانہ اسلام مین نہین ہی کوئی معبود اوسکے غیر اوسکی
طرف بازگشت ہی بالخصوص قوم یہود کو اس ہزار ہفتم مین مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ نہ جھگڑا کرین آیات خدا تورات مین مگر وہ اہل کتاب جنہون نے
کفر کیا پس نہ فریب دے تجکو یعنی طالب اونکا پھرنا بلاد مین یعنی قوم یہود شہرون کے پھرنیوالی حال کے دریافت
کرنیوالے جبکہ نبی اسماعیلی کی نبوت کا انکار کرین اول شبہات سے جو سورۂ حم فصلت مین مذکور ہونگے و ثانی
شبہات سے اہل مکہ کو مقام شک ہوا اس نبی کی نبوت کی تصدیق نہ ہو تو جواب اسکا یہ ہی کہ کار نبوت دریافت
کرو جو نبی موعود مین پائی جاتی ہین اور جو جھگڑا کرین نبی سے منکر ہو کر تو تباہ ہونگے جیسے پہلی قومین اوسکے
نبی کے انکار سے تباہ ہوئین جو ارشاد ہی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِن بَعْدِهِمْ
وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ تکذیب کی اونکی پہلی قوم نوح نے نوح کی اور احزاب نے اپنی انبیا کی اونکے بعد اور
ہر ایک گروہ نے قصد کیا اپنے رسول کے ساتھ کہ اوسکو پکڑین اور مجادلہ کیا باطل کے ساتھ تا کہ گرا دین باطل
کے ساتھ حق کو پس مین نے اونکو پکڑا پس کیسے ہوا عذاب آگے فرماتا ہی وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

على الذين كفروا انهم اصحب النار ۝ اور اسی طرح سے ثابت ہوا کہ تیرے رب کا کلمہ بیان
موسی پر فصل ۱ سفر ثنی میں و یشعیاہ پر مثل فصل ۱۳ سے اکثر اون سرداران بنی قریظہ اہل مکہ پر جنھوں نے
کفر کیا کہ وہ اصحاب نار ہیں بدر میں مارے جاویں گے رہا ثبوت نبوت نبی موعود بقول حق تعالی جو فصل ۱۸-۲۰
سفر ثنی میں اوسپر حملہ وحش وغیرہ گواہی دیتی ہیں کہ اوسمیں لکھا ہے کہ خداوند سینا میں رحمتی مکہ میں آیا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے اور سعیر کی سیر کو گیا کہ دو مرتبہ بصری کو جاتے سعیر بن اسحاق کی
مملکت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور صحرای فاران یعنی مدینہ میں مقیم ہو ۱ اور اوسکے ساتھ
ہزاروں ہزار مقدس تھے جیسے تفسیر مسلم فی التوراۃ میں ۲۱ ہے اور تفسیر فصل ۱۳ سے سطر ۳ میں
من گذر گیا اور اوسکی تفسیر فصل اول حزقیل و ۴ مکاشفات میں ہے کہ خداوند کے عرش کے چار حامل جیسے علم اسد و گاو
و نسر الور و عقاب ہیں وہی متمثل ہو کر زیر پا سلطنت حسبیہ فصل ۵ مکاشفات کے رسالے میں توارث اور سے

الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستغفرون
للذين امنوا ربنا وسعت كل شيء رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا
سبيلك وقهم عذاب الجحيم ۝ وہ جو اوٹھاتے ہیں عرش کو اور اوسکے گرد والے تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی
حمد کے ساتھ اور ایمان لاتے ہیں اس نبی یا قرآن یا ہر دو اوسپر اور استغفار کرتے ہیں اونکے لئے جو ایمان لائے اے ہمارے رب
سمائی ہے تو نے ہر شے کو رحمت و علم پس بخش ان لوگوں کے لئے جنہوں نے توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی
اور بچا اونکو آگ کے عذاب سے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرور دو جہاں ہیں اور مستوی علی العرش کے اوپر
چار پایہ روزمین حملہ چار عرش کے اور ستر ہزار اہل اسلام ہر روز ہیں ستر ہزار لسانات جو روح اعظم اپنی اکیلے
کے ساتھ ستر ستر ہزار لغات ہر لسان کے ہمراہ اس سے جو ہونیوالی ہیں جنہیں جیسے عشرہ مبشرہ ان کے
سمیہ میں اور جو دس سلطنت ہزار سالی میں ہو جاویں جیسے تفسیر فصل ۴ مکاشفات میں بیان کیا گیا پس اون کی
جنت کی ہیں جیسے اونکی نسبت فرمایا ہے وادخلهم جنت عدن التي وعدتهم ومن صلح
من ابائهم وازواجهم وذريتهم انك انت العزيز الحكيم ۝ اور لے
اونکو داخل کر ان جنتوں عدن میں کہ تو نے اونکو وعدہ کیا ہے اور اونکے آبا و ازواج و اولاد کو جو صالح ہوں با

مثل صدیق کے جنکے باپ دادا اسلام لائے تحقیق تو غالب با حکمت ہے وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ
تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اور بچا اونکو برائیوں سے
اور جسکو تو بچاوے برائیوں سے اسدن تو تو نے اوسکو رحم کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے کیونکہ اسکی پادشاہت حق الیقین
ہوتی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ
اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ تحقیق جنہوں نے کفر کیا دنیا میں ندا کیجاویگی آخرت میں البتہ اللہ کا غصہ
بڑا ہے تمہارے غصہ سے اپنی جانوں پر جبکہ پکارے جاتے ایمان کی طرف تو تم کفر کرتے آج اونکی یہ سزا ہے
تمہارے اوپر قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہیں اے رب ہمارے تو نے دو بار ہمکو مارا
ایکبار دنیا میں دوسری مرتبہ قبر میں بعد سوال وجواب کے اور جلایا تو نے ہمکو دو مرتبہ ایکبار قبر میں اور دوسری مرتبہ
قیامت میں اور جبکہ حیات وممات بار بار ممکن ہے فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝
پس اقرار کیا ہمنے اپنے گناہوں کا ساتھ پس آیا اب کوئی نکلنے کی راہ ہے پس فرشتے کہینگے کہ اب کوئی نکلنے کی راہ ۰
نہیں ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ
الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝ یہ اسلئے کہ جب پکارا گیا اللہ اکیلا تمنے کفر کیا اور اگر شرک کیا جاوے اوسکے ساتھ تو اوسکو سچ
جانتے اور شرک تمہارے خلود کا پس حکم اللہ بزرگ برتر کا ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ اور خدا وہ ہے جو تمکو
دکھلاتا ہے اپنی آیات توحید وقیامت ورسالت جو مذکور ہوئیں اور اوتارتا ہے تمکو آسمان سے رزق کہ خزانہ دولت
آسمانی اسلامی لاتا ہے اور نصیحت پکڑتے مگر وہ جو رجوع لاوے فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ
كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پس اے مسلمانوں پکارو تم خالص کرنیوالے اوسکے لئے دین کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافرین اور
اونکو اس قول کا کہ نسل داؤد میں نبی ہونا چاہئے یہ جواب ارشاد ہے رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ
بٰرِزُوْنَ ۝ وہ رفیع مرتبہ والا ہے صاحب عرش کا جسکی ہر روز کا آنا فصل ہے سفر عشق میں کئی منزلیں لکھا ہے کہ
القا کرتا روح کو اپنے امر سے جسپر چاہے اپنے بندوں میں سے تاکہ ڈراوے روز ملاقات سے [illegible] جسدن کہ وہ باہر

کرین قبرون سے لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝
الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ نہ پوشیدہ
خدا پر بالخصوص بروز قیامت اونمین سے کچھ ارشاد ہوگا کہ آج کے دن کسکی طاقت ہو کہ جواب
دیسکے خود ہی ارشاد فرماویگا اللہ واحد قہار کے لئے ہے آجکے روز جزا دیا جاویگا ہر نفس کو اوسکے ساتھ جو حاصل کیا
نہ ظلم ہوگا آجکے روز کسی کی نسبت تحقیق اللہ سرعت کے ساتھ حساب کرنیوالا ہے اور اوسکے سوا اونکی نسبت
ارشاد ہوتا ہے وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ اور ڈراؤ اونکو
نزدیک دن روز بد سے جبکہ دل اونکے مجرمون کے پاس آنیوالے ہیں مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا
شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝ نہوگا ظالمون کے لئے حمایت
کرنیوالا اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ قبول کیجاوے اوسکی شفاعت جانتا ہے آنکھون کی خیانت کو اور وہ جو پوشیدہ کرتے
دل وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ اور

ع ۱۱

جنکو قوم بیہودہ پکارتی ہے سواے خدا کے نہ حکم کرین کچھ کیونکہ خدا ہی ہے وہ شنوا بینا ہے اور قریب عذاب پرست فرماتا ہے
أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا
هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ ۝ آیا وہ سیر نکرین زمین میں تا دیکھیں کیسا ہوا انجام کار اونکا جو اونکے پہلے تھے
وہ سخت اونسے قوت و آثار میں زمین میں پس پکڑا اونکو خدا نے وہ گناہونکے سبب اور نتہا اللہ سے اونکو
کوئی نگاہ رکھنیوالا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۚ
إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ یہ اسلئے کہ تحقیق لاتے اونکے پاس اونکے رسول دلائل تو انہون نے کفر کیا
پس پکڑا اونکو اللہ نے کیونکہ وہ قوی سخت عذاب والا ہے چنانچہ اوسپر مثل موسیٰ کی سند لاتا ہے کہ موسیٰ
وقت قوم بنی اسرائیل پاس پہنچے مطابق خروج کی آواز دینا اونکو کلام خدا کا یا بنی اسرائیل ایمان لائے پھر خدا کے
حکم سے فرعون پاس آئے اور کہا بنی اسرائیل کو باہر جانیکی اجازت دی اوسنے اجازت نہ دی اور بنی اسرائیل
جو ذلیل کامون پر مقرر کئے تھے جیسے اینٹ بنانے اور کیا نیکے کامون مین لیکن اپنے بتوں کے پکارنے کو

کہا میں یوسف سرکار سے ملتا تھا موسیٰ کی درخواست پر کہ بنی اسرائیل کو باہر جانے دے فرعون سے
کہا اس کی نسبت حکم دیا کہ خود بنی اسرائیل لادیں اور داروغوں نے شکایت کی تو فرعون سے شاکی ہو کر
اوسے کچھ ساعت کی راہ میں موسیٰ ملے اونسے قصہ کہا اور موسیٰ سے بنی اسرائیل پھر گئے مگر چھوٹی اولاد تو
موسیٰ نے خدا سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل مجھ سے پھر گئے فرعون میری کب سنے گا اور بنی اسرائیل میں سردار تھا
قارون بھی تھا جن سرداروں کا ذکر فصل ۲ خروج میں ہے تو موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے تسلی دی کہ تم معجزہ جا
دیکھا فرعون کو دکھلاؤ تو موسیٰ نے اپنے برادر کو دکھلایا تو اونکو فرعون و قارون سحر سمجھے جیسے ارشاد ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا
سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۵ اور تحقیق بھیجا ہے موسیٰ کو دلائل اور غلبہ ظاہر کے ساتھ فرعون و ہامان و قارون کی
طرف پس انہوں نے کہا کہ موسیٰ ساحر ہے دروغ گو مدت میں ہماری تقریر سے قارون کی شرکت کی وجہ دریافت
ہوئی پھر موسیٰ نے ساتھ معجزے دکھلائے اور فرعون کا دل سخت ہی رہا اور قصد فرعون کا بنی اسرائیل کے
بچوں کے مارنے کا ہوا جیسے اوسکے باپ نے قتل کرائے تھے کہ مطابق ورس (فصل ۱ خروج کے اوسے کہا کہ خون کو
تمہارے جانے دوں گا اس سے اوسکا یہی مطلب تھا اوسکی نسبت ارشاد ہے فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا

قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ
إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۵ پس جب لایا موسیٰ اوسکے امر ہمارے پاس کے معجزات باہرہ دکھلائے تو فرعونیوں نے
کہا کہ قتل کرواؤ لوگوں کے لڑکوں کو جو موسیٰ پر ایمان لائے ہیں اور زندہ رکھو اونکی لڑکیوں کو
جیسے تیرے باپ حماقس نے اور فرعون سامنے پہلے وقت ولادت موسیٰ یہیں کیا تھا تاکہ زور
نہ پکڑیں اور نہ تھا کید کافروں کا مگر گمراہی میں کہ خود ہی غرق ہوئے۔ اسلئے تھے وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ
الْفَسَادَ ۵ اور فرعون نے کہا چھوڑو مجھکو میں قتل کروں موسیٰ کو اور وہ چاہے پکارے اپنے رب کو میں خوف کرتا ہوں
اوسکے رہ رہنے میں کہ بدل دے تمہارا دین یا ظاہر کرے زمین میں فساد مثلا ملک ہمارا ایسا لیکن قوم کی بھی سی صلاح ہوئی
اور فرعون نے موسیٰ کو بلایا کہ تم جاؤ اسرائیل اولاد کو بھی چھوڑ جاؤ پر موسیٰ نے انکار کیا وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور موسیٰ نے کہا کہ میں پناہ مانگوں اپنے رب اور تمہارے رب کے ساتھ ہر متکبر سے کہ ایمان
نہ لاوے روز حساب کے ساتھ پس مطابق درس ۔ فصل ۔ اور بیچ کے فرعون کے نوکر نے فرعون کو سمجھایا کہ
ملک تمام ہو گیا اوسکی تفصیل فرماتا ہے وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا
فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ اور کہا ایک مرد مومن آل فرعون سے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا تم قتل کرو
مرد عظیم کو جو کہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ لایا تمکو معجزات تمہارے رب سے اگر ہے وہ جھوٹا پس اوپر اوسکے
دروغ ہے اوسکا اگر ہے سچا پہنچے تمکو بعض اوسکا جو وعید کرتے ہو دنیا میں ٹڈی وغیرہ کے لانے میں اور بعض دوسرا
آخرت میں تحقیق اللہ نہ راہ بتلاوے اوسکو جو اسراف کرنیوالا اور دروغگو ہو يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ اے میری قوم اگر تمہارے
ملک ہے آج کے روز اوس سے غلبہ کرنیوالے ہو زمین پر لیکن پس کون مدد کرے ہمارے خدا کے عذاب سے اگر ہمارے
آوے قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝
اور کہا فرعون نے نہ دکھلاؤں تمکو مگر وہ جو میں دیکھوں اور نہ بتلاؤں تمکو مگر درست راہ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ
يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا اے میری قوم میں
خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر مثل روز دوسرے گروہوں کی جو مقابل انبیا ہوے مثل قوم نوح و عاد و ثمود اور ان لوگوں کی
جو انکے بعد مثل قوم لوط وغیرہ ہوے اور نہ ارادہ کرے اللہ ظلم کا بندوں پر کہ انکو بیگناہ عذاب دے پس تم
موسیٰ کو اگر مار ڈالوگے تو عذاب الٰہی آویگی وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور اے
قوم میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر روز پکار کا جو قیامت ہے اوس دن کہ تم پھیرو گے پیٹھ بھاگتے ہوے نہ ہوگا تمکو اللہ سے
کوئی نگہبان اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں اوسکو کوئی راہ بتانیوالا اور قیامت کا حال تقریر موسیٰ ...

بینات سے فرعون پر ظاہر ہو چکا تہا پہر اوس مرد نے نصیحت استدلالی زمانہ یوسف سے کی وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۔ اور البتہ لا چکا تہا یوسف
پہلے اس سے معجزات مثل گویا ہونے طفل شیرخوار کے اپنی پاکیزگی کی گواہی پر اور تعبیر خواب ساقی و خباز کی و تعبیر خواب
بادشاہ کی سرسبزی سات سال وغیرہ ہے اور یوسف نے خبر دی تہی کہ بنی اسرائیل کے نکلنے وقت میری استخوان
مصر سے لیجائیو اور وہ وقت آگیا جیسے ورس ۱۹ فصل ۱۳ خروج کی مطابق ہمراہ اونکی استخوان یوسف تہین
پس ہمیشہ تم شک ہی میں رہے اوسکے ساتہ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا
یہاں تک جبکہ مر گئے یوسف تم نے کہا ہرگز نہ بہیجے گا اللہ اوسکے بعد رسول جسکی خبر یوسف نے دی تہی اور مطابق اول
خروج کے یوسف کو اہل مصر بہول گئے تہے كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ الَّذِينَ
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۔ اسی طرح سے گمراہ کرتا ہے اللہ جو حد سے گذرنے والا شک
کرنیوالا ہو وہ جو جہگڑا کریں آیات خدا میں بغیر دلیل کے جو اونکے پاس آئی ہو كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۵ بڑا ہی جدال انبیا کی سخن
گناہ میں اللہ کے نزدیک اور اونکے نزدیک جو ایمان لائے ایسے ہی مہر کرتا ہے اللہ ہر ایک دل تکبر کرنیوالے جبر
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۵ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ
إِلَى إِلَٰهِ مُوسَى وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۵ اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لئے کوشک رصدی کہ
پہونچون اسباب کو کہ وہ اسباب ہے سماوات میں پس مطلع ہون معبود موسی کی طرف و تحقیق میں اوسکو جانتا ہون
جہوٹا وَكَذَلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا
فِي تَبَابٍ ۵ اور اسی طرح سے مزین کی گئی فرعون کے لئے اوسکے عمل کی بدی اور باز رکہا گیا راہ درست سے
اور نہوا فرعون کا کید مگر ہلاکت میں کہ جو مقابل موسی اوسنے کیا کچہ کارگر نہوا وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ
اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۵ اور کہا اوس شخص نے جو ایمان لایا قوم فرعون سے اے میری
قوم تم میری پیروی کرو دکہلاؤنگا تمکو درست راہ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ
الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۵ اے میری قوم جز این نیست یہ دنیا کی زندگانی تہوڑی برتنی ہے اور

تحقیق دار آخرت وہ قرار والا گھر ہے مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ
أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ جو کوئی بدی   نصف
بجا لاوے نہ جزا دیا جاوے مگر اوسکی مثل اور کفر ایسی بدی ہے کہ اوسکی سزا ابد ہے اور جو مرد و عورت کرے نیکی اور وہ مومن ہو
پس داخل ہوں جنت میں رزق دیے جاوینگے اوسمیں بغیر حساب کے اور جب کہ قوم نے دیکھا کہ فرعون کے
مخالفت میں ہے یہ شخص تو اوسکو خوف دلایا تو اوسنے کہا وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي
إِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ
إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝ اور اے میری قوم کیا ہے مجھے کہ میں پکاروں تمکو نجات کی طرف اور تم پکارو مجھکو
آگ کی طرف تم پکارو کہ میں کفر کروں اللہ کے ساتھ اور شرک کروں کہ اپنا معبود فرعون کو کہوں کہ نہیں ہے مجھکو علم
اور میں تمکو پکاروں اللہ غالب غفار کی طرف لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا
وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ بیشک تحقیق وہ
جسکی طرف تم مجھکو بلاؤ جائز نہیں ہے اوسکی عبادت کرنا دنیا و آخرت میں اور تحقیق مرجع ہمارا خدا کی طرف ہے اور
حد سے گذرنیوالے اصحاب دوزخ ہیں اور جو مجھکو تم فرعون سے خوف دلاتے ہو اوسکو سنو فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ
وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ تم جلد جانوگے وہ جو میں کہتا ہوں تمکو اور سونپتا ہوں میں اپنے
کام کو خدا کی طرف کہ تحقیق اللہ بینا ہے بندوں کے ساتھ پس موسیٰ کو فرعون نے بلایا اور کہا کہ تم جاؤ
اور اولاد کو چھوڑ جاؤ مگر موسیٰ اسکو نہ مانے اور ٹڈیوں کا دل آیا اور جو اوس سے بچا تھا اوس
سب کو تباہ کیا اور پھر فرعون نے وعدہ خلافی بعد رفع ٹڈیوں کے کی پھر موسیٰ کی دعا سے سیاہی
سہ شبانہ روز ایسی چھائی جسکی حد نہیں کہ فرعون نے جب موسیٰ سے درخواست کی تو وہ گئے پھر فرعون نے
کہا کہ تم جاؤ اور اپنی مواشی مت لیجاؤ مگر موسیٰ نے بحکم خدا نہ مانا اور کہا کہ مواشی کے سوا تو خود بھی
ہمکو دے اوس وقت فرعون نے کہا کہ نکل جاؤ پھر منہ اپنا مت دکھلاؤ تو موسیٰ نے کہا اچھا
اور بعد دعا موسیٰ کے اول زادے فرعونیوں کے مر گئے اوس وقت اجازت ہوئی
اور موسیٰ معہ ساری قوم و اسباب کے ستار کے شہر سے نکلے اور کیچڑ میں پھنسے اور فرعون نے تعاقب کیا

اور دریا میں ڈوبا جیسے ارشاد ہے فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۵ اور اللہ نے نگاہ رکھا اوس برائی سے جو انہوں نے اوسکے ساتھ مکر کیا تھا اور
گھیرا آل فرعون کو بد عذاب غرق نے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۵ پیش کیے جاتے ہیں آتش پر اوس عالم کے صبح
وشام میں اور جس روز کہ قایم ہوگی قیامت کہا جاویگا داخل ہو آل فرعون سخت عذاب میں اور موسیٰ وانکی قوم
سمندر مصر سے جبکہ نکلے اور دیوتا کی کمال عزت ہوئی تو قارون نے کہا کہ ہمارے درمیان میں موسیٰ ہے
کیوں مشرف بنبوت ہوا تو اوسکو خدا تعالیٰ نے خسف کر دیا جیسے فصل ۱۶ کتاب شمار میں ہے جاننا چاہیے کہ
اکثر مفسرین کہتے ہیں وہ فرعون جو غرق ہوا اوسکو ہی فرعون جانا ہے جو ولادت موسیٰ کے وقت تھا
جسنے پرورش موسیٰ کی کی تھی اور بعض مفسرین نے فرعون ساسٹریس کو ہی فرعون زمانہ یوسفؑ والا
کہا ہے اور بعض اس قصہ میں پسندیدہ مرد کو وہی مرد استیفان سمجھے ہیں جو حواریوں کی مدد کو حسب کتاب
وکتاب اعمال کے آئے تھے پر کجا استیفان ہمعصر حواریین مسیح اور کجا زمان موسیٰ اس قصہ کے بعد متوجہ
بابل یا مکہ ہوتا ہے بالخصوص اونکی طرف جو سرداروں کے سبب سے ایمان نہ لاتے تھے تو فرماتا ہے وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ
فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ
عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ
اور یاد کر جبکہ جھگڑینگے کفار دوزخ میں پس کہیں ضعیف اُن لوگوں کو جنہوں نے تکبر کیا تحقیق ہم تھے تمہارے
تابع پس آیا تم بے پرواہ کر سکتے ہو ہم سے آگ کے حصہ کو تکبر کرنے والے کہیں تحقیق ہم بھی ہیں اوسمیں
سب کہ اللہ نے حکم کیا ہے بندوں کے درمیان ہم کیا کر سکتے ہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۵ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۵ اور دوزخ والے کہیں
جہنم کے داروغوں کو جبکہ اپنے سرداروں سے مایوس ہوں دعا کرو اپنے پروردگار سے کہ تخفیف کرے ہم سے
ایک روز عذاب سے وہ کہیں کیا اور نہ لائے تھے تمکو تمہارے رسول دلائل کہیں ہاں تو جواب دیں

لائق ہین اونکی نبوت کی خبر موسیٰ نے نسل یہود امین بقول پولوس نہین دی گو بقول مسیح اشارہ دی گئی
تھی جسکو یہود نہ سمجھتے تھے چنانچہ درس ۱۹ فصل ۱۸ استثنا مین اشارہ اسقدر ہی کہ نبی اعظم اسماعیلی کی
سب باتین مانیو ورنہ تباہ ہوگے اور نبی اعظم کی اون باتون سے تسلیم مسیح موعود کی ہی جسکے نمانیوسے
وہ منافق و کافر ہوکر تباہ ہوئے اور مسیح کی بادشاہت دوسری مرتبہ موقوف ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت پر جسکی تصریح فصل ۷ دانیال اور فصل ۴ کتاب اعمال مین ہی پس نبی اسماعیلی کی نبوت کی بعض
ناحق شناس یہود متکبر ہوئے تو ارشاد ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ
اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
تحقیق وہ یہود جو مجادلہ کرین آیات خدا مین بغیر سلطان کے جو آئے ہون اونکے پاس نہین ہی اونکے دلونمین مگر کبر کہ
نبی اسماعیلی کو ہم اسحاقی ہوکر کیسے تسلیم کرین پس نہین اوسکو پہونچنے والے پس پناہ مانگ اونکی شر سے کہ وہ شنوا
بینا ہی لیکن یہودی اگر مسیح کے بے باپ ہونے پر تعجب کرین کہ کیسے وہ بلا پدر پیدا ہوکر خدا ہو تو ارشاد ہی لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ البتہ آسمان و زمین کی پیدایش
بلا مادہ سابق کے بہت بزرگتر ہے آدمیون کی پیدایش سے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے پس اگر اندھے ہین دل اونکے یہودی مسیح
گذشتہ کو نجانین حرج نہین اور جبکہ پیدایش عالم اور اوسکا فنا ہونا خدا کے اختیار مین ہی پس پیدایش
بلا پدر کے مسیح کی کیا بڑی بات ہی اللہ کے نزدیک بالخصوص جبکہ انتر [illegible] ہود کے بعد ہوئی جو فصل ۴ دانیال
مین مذکور ہین اور جبکہ یہود کے کہنے سے اہل مکہ کو شک پیدا ہوا تو ارشاد ہی وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ط قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور برابر نہین اندھا
یہودی اور بینا انکا مسلمان اہل کتاب جو اقرار رسالت نبی اسماعیلی کرتے جیسے انشی تن وادرین مکہ اور
برابر نہین وہ جو ایمان لائے اور انہون نے کام کئے نیک اور وہ جو بدکار ہین کم نصیحت پکڑتے ہین اوسپر تنبیہ
فرماتا ہی اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق
ساعت قیامت آنیوالی ہی جسمین شک نہین اوسوقت اونکو انکار نہو ولیکن اکثر آدمی یہود ایمان نہ لاوے
اور وہ روحیہ سی سخت تباہ ہوچکے ہین اب اونکا وقت دعا کا ہی کہ زمانہ رحمۃ للعالمین کا ہی جیسے فصل ۲ [illegible]

سفر تثنی مین بیان کیا گیا اور تمہاری توبہ کی مقبولیت کا زمانہ مطابق اوسکی ہے تو ارشاد ہے وَقَالَ

رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ

دَاخِرِينَ ۝ اور فرمایا فصل ۲۳ سفر تثنی مین تمہارے رب نے کہ مجھکو پکارو مین قبول کرون تحقیق

وہ کافر جو تکبر کرین میری عبادت سے جو نبی اسماعیلی کو نہ مانین جلد لاؤنگا اونکو جہنم مین ذلیل اسیا اونکی

سب کا دفع وباکے متوجہ اہل مکہ کی طرف ہوتا ہے پس ورتا ہے اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے

جسنے کی تمہاری نفع کے لئے رات تاکہ تم آرام کرو اوسمین اور دن کو بینا کیا تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے

آدمیون پر ولیکن اکثر آدمی شکر نکرین یہ ہے تمہارا رب پیدا کرنے والا ہر شے کا نہین ہے کوئی معبود اوسکے

غیر پس کہان تم پہرجاتے ہو كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ اسطرح سے

پہرائے جاتے ہین وہ قوم یہود جو آیات خدا کے ساتھ عناد سے انکار کرین نبوت رسول اکرم صلے اللہ علیہ

وسلم کا جنکا زمانہ فصل بدرحمت کا اونکی کتاب کی مطابق ہے اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ

فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ اللہ وہ ہے جسنے کیا تمہارے نفع کے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو

ایک عمارت حسین طرح طرح کے نفع ہین اور مصور کیا تمکو پس اچھی بنائین تمہاری صورتین اور رزق

دیا تمکو طیبات سے یہ ہے اللہ تمہارا رب پس بابرکت ہے اللہ عالمون کا پالنے والا کہ اوسکی برکت سے

پیدا ہوا نبی اسماعیلی کا آباجو موعود تہا هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور وہ زندہ ہے کہ نہین ہے کوئی معبود اوسکے غیر پس خالص اوسی کو

پکارو خالص کرنیوالے اوسکے لئے دین کو ہر ایک حمد اللہ پروردگار عالمون کو ہے جس سے محمد نام نکالا اگر وہ کہین کہ

ہمارے طریق پر چلو تو ارشاد ہے قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ

اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ع ۱۰

وقف لازم

کہ مین منع کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اونکی جنکو تم پکارو سواے خدا کے جبکہ آچکی میرے پاس بینات میرے
رب سے اور حکم کیا گیا ہون کہ تابع ہون رب العالمین کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ
مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا
شُيُوخًا وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
خدا وہی ہے جسنے تمہارے جد اعلیٰ آدم کو پیدا کیا خاک سے پھر تمکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر نکالا تمکو لڑکا پھر تم
بڑہو تو اپنی سمجھ کو پہونچو پھر چاہے کہ تم ہو بوڑھے اور بعض تم مین سے وہ ہے کہ مر جاوے پہلے سے اور چاہتا ہے کہ بعض پہونچین
اجل مقرری کو اور امید ہے کہ تم تعقل کرو اور اوسکے زبان سے نہ پہرو هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا
قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ خدا وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پس جب حکم کرے کسی شی کا
پس چیزین نیست و نابود کی بعد تیاری اسباب وغیرہ فرماتا ہے اوسکو کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى
الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ
رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ
ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝ کیا تو نے دیکھا اون لوگوں کی طرف جو جھگڑا کرتے ہین آیات مذکورہ خدا تعالیٰ مین کہان
بہکتے ہین کہ مسیح کے منکر ہوتے ہین اور ختم المرسلین نبی اسمٰعیلی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تکبر کرتے ہین وہ جنہون نے
تکذیب کی کتاب توریت کے ساتھ اور اوسکے ساتھ جو بھیجے اونکو ہمنے اپنے رسولون کو پس جلد جانینگے
جبکہ طوق اونکی گردنون مین ہونگے اور زنجیرون سے کھینچے جاوینگے کہولتے پانی مین پھر آگ مین عذاب کیے جاوینگے
ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو
مِن قَبْلُ شَيْئًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝ پھر کہا جاویگا اونکو کہان ہین وہ جنکے ساتھ سوا
خدا کے شرک کرتے تھے کہ اونکے احکام کو احکام خدا جانتے تھے کہین وہ جاتے رہے بلکہ ہم نہ پکارتے تھے پہلے سے
کسی کو ایسے ہی گمراہ کرتا ہے اللہ کافرون کو چنانچہ کوئی یہود اسوقت مین شرک کا اقرار نہ کرے گا اگرچہ
شرک کیا ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ۝ ادْخُلُوا
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ یہ اسلئے کہ تم خوش ہوتے تھے زمین مین بغیر حق کے

کہتے عربی ہی کیوں ہوا جو ترجمہ کے بغیر کافی تہا اور فصل ۱۸ سفر ثنی مین قوم اسرائیل کے بہائیون
یعنی اسماعیلیون مین سے اونکی اولاد مین ایک نبی مثل موسیٰ کی معرفت پارہ پارہ کلام خدا کا منزل ہونا
لکہا ہے اوسکی تفسیر فصل ۴۲ اشعیا مین نبوت عرب ربیع قیدار مین وہجرت مدینہ مین ہونی لکہی ہے اور فصل ۳۳
سفر ثنی مین ہے کہ خداوند یعنی خلیفہ و رسول خداوند سینا یعنی مکہ مین آویگا اور سعیر یعنی بصری میں
رعوائیل بن ضارہ بن سعیر بن اسحاق مین سیر کریگا اور فاران مین جسمین تہا ہی یعنی مدینہ مین ظاہر ہوگا
اور بعض یہود جیسے اس وقت کی نصاری فصل ۱۸ سفر ثنی کے پیغمبر موعود کو اولاد اسرائیل مین سمجہے ہوئے تہے
ویسے ناواقف نصاری ابتک مراد اوس سے مسیح سمجہے ہوئے ہین حالانکہ موسیٰ نے بقول پولس حسب
درس ۲۴ فصل ۷ نامہ عبرانیہ کے گیارہ قوم اسرائیل کو نسل یہودا مین مسیح کی خبر نہین دی اور خود مسیح
علیہ السلام سے ہی نبی احمد یعنی حکومت کنندہ کو حسب فصل ۱۶ یوحنا مذکور کے پیشین گوئی فصل ۱۸ سفر ثنی
کو مانا ہے اور آپ سے نفی کی ہے دیکہو درس ۴۸ فصل ۱۲ یوحنا کو جسمین پچہلے روز یعنی ہزار ہفتم مین اون
نبی کی تشریف آوری لکہی ہے اور وہ نبی جو فرماوے اوسکے فرمان کی تسلیم کو ضروریات سے فصل ۱۸ مذکور مین
فرمایا ہے اور مسیح حسب فصل ۱۳ یوحنا کی انجیل کے فرماتے ہین کہ وہ ہی مجکو تسلیم کرینگے تو اس ضمن مین
مسیح کی خبر بیان موسیٰ مین آگئی جو مسیح فرماتے ہین کہ موسیٰ نے خبر تو دی ہے پر تم اوسکو یہود نہین سمجہتے
یا تباہی یہود سے جو غیر قومون یعنی رومیہ سے ہوئی اشارہ مسیح کا نکلتا ہے جسکو یہود نہ سمجہے تہے علی ہذا اور امثال
اس قسم کے ہین پر خبر نبوت مسیح کی اولاد یہودا مین ہونیکی جو گیارہ بنی اسرائیل کے بہائی تہے نہین دی لیکن
بارہ اقوام برادران اسرائیل مین یعنی تارہ اونکی اولاد مین جو نبی ہونیوالے تہے وہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہو ہین اور یہی فصل ۴۲ سفر ثنی کے نبی ہین جنکو خداوند کر کے لکہا ہے تو قوم یہود کو یہ ہی شبہ گذرا کہ
خدا ہی آویگا جس سے مطلب رسول خدا کی تشریف لانیسے تہا تو یہ اونکو دہوکا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم بشر ہین اور یہان خدا کا آنا لکہا ہے اور نہ سمجہے جیسے یہ لکہا ہے ویسے برادران اسرائیل مین ہی ہونا
لکہا ہے اور کسی رسول یا نبی کو جائز نہین کہ وہ کہے مجکو غیر خدا کے پوجو اور یہود ان باتون کو نہ سمجہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی سچے ہین تو اونہون نے دریافت کیا کہ تم یہ دنیا یعنی زمانہ مین خدا تعالی

کیا گیا ناقدر و منزلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امی کی دریافت کرین کہ آیا قرآن کا مطابق ہے
توراۃ کے ہے یا مخالف اوسکا جواب اس طریق سے اوسکی مطابق آیا کہ طبیعت کی موافق ہو بیان
فصل اول تکوین مین سبزہ و قوت کی خلق لکھی ہے قبل اسکے کہ زمین کا سوا چہرہ چاند و سورج سے ہو کہ خلاف
طبیعت کی ہے تو ارشاد ہوا کہ خلق سے مراد وہان براندازہ ہے تو دلائل اس سورت کا بحال قوم اسرائیل یہ ان
ہوا جو الواح موسیٰ کو مطابق ہے یہ ان نظر جا ہوا الواح دمیم موسیٰ بیکر حصہ ۲ سے براشت کی اور ایفاء ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ حٰمٓ ۚ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۚ كِتٰبٌ
فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ مطابق الواح
موسیٰ مثل فصل ۱۰ سفر مثنی کے پارہ پارہ نزول ہو درس ۱۳ فصل ۲ خروج کی مطابق جانب رحمٰن رحیم کے
یہ کتاب جسکی آیات پارہ پارہ تفصیل کی گئی ہے قرآن عربی جیسے فصل ۳۳ سفر مثنی مفسرہ فصل ۲ اشعیا اور
قوم یہود کے لئے جو جانین و علم رکھین بشارت دینے والا قوم یہود کو فتح بیت المقدس سے اہل اسلام کے ذریعہ سے
ڈرانیوالا اور مبشر قوم کو جیسے فصل ۳۴ سفر مثنی وغیرہ مین مذکور ہے فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ
پس اعراض کیا اونکے اکثر نے پس وہ سمع قبول سے نہ سنین جیسے فصل ۱۰ سفر مثنی سے ظاہر ہوا کہ قوم اسرائیل مین
ایسے ہی زمانہ اسلام مین ہونی لازم کردہ قرآن کو نہ سنین اور ہلاک ہون جنکو فصل ۴۲ اشعیا مین گونگا و بہرا اونکا
لکہا ہے جنکے دلون پر پردے ہون جیسے مدینہ مین بہی حسب سورہ بقر کے ایسی قوم یہود اسرائیل مین تہی جنکو دلون پر
مہر و ختم تہی اور سمع و بصر پر پردہ تہا جیسے فنحاس و کعب بن اشرف کہ مین آنکہ سے اس صفت کے تھے اور وجہ اونکے
دلون کے پردہ ہونیکی غالباً یہ ہوئی کہ مطلب فصل ۳۴ سفر مثنی کا نہ سمجھے جو اوسمین خدا کا نام لکہا ہے اور فصل ۱۱
سفر مثنی ہے وہ اولاد اسرائیل مین نبی موعود کا ہونا سمجھے نہ اونکی برادر اسماعیلیون مین تو کتاب پارہ پارہ کو کہ
مین کیسے ستائین اور قرآن عربی کو کیسے دیکہین سو مراد ان اونکا مقولہ ہوا جو نقل فرماتا ہے وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا
فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ
اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ۔ اور کہا انہون نے ہماری دل پردہ مین ہین اوس قرآن سے جسکی طرف تو ہمکو بلاتا ہے کہ وہ رحمٰن
ورحیم کی طرف سے ہے اور کہا ہماری کانون مین بہراپن ہے کہ اسماعیلیون مین مکہ مین نبی ہو اور ہمارے درمیان اور

در اصل اپنے دشمن ہیں آتش دوزخ کی طرف پس وہ ٹالے جاوینگے تو وہ انکار کرینگے خلاف سے یہانتک جب
اوس نار میں آوینگے گواہی دینگے اونکی سمع و بینائیاں اور اونکی جلدیں اوسکے ساتھ جو عمل کرتے تہے یہ بوجہ
اوسکے ہوا کہ سمع قلبی نے اونہوں نے دیکھا اور اونکے اعضا کی جلدوں نے خلاف اسلام کے عمل کیا اور
کہا کہ تو عمل کیا ہم عمل کرنیوالے اسلام میں اور چونکہ سمع و بصر کو سوختگی سے علاقہ نہیں جلنے سے تکلیف جلدوں ہی کو ہے
اس سبب سے جلدیں مخصوص ہوئیں تو اونکو کہا گیا ہوں ہے جبکہ وہ گواہی دینگی تو کہیں جیسے ارشاد ہے وَقَالُوا
لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور کہیں کافر اپنی جلدوں کو تمنے کیوں گواہی دی ہمارے اوپر کہیں
جلدیں کہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر شی کو مثل تمہاری سمع و بصر کو اور اللہ نے تمکو پیدا کیا اور اوسیکی
طرف تم رجوع ہو جسکا تمکو خیال نہ تہا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور تم نہ ظن کرتے تہے کہ
گواہی دینگے تمہارے اوپر تمہاری سمع و بصریں و جلدیں اور لیکن تم ظن کرتے تہے کہ اللہ نہیں جانتا بہت کچھ جو تم عمل
کرتے تہے وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اور
اس تمہارے ظن نے جو تمنے اپنے رب کے ساتھ ظن کیا ہلاک کیا تمکو پس ہوگئے تم زیانکار فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝ پس اگر وہ صبر کریں تو آگ اونکی جگہ ہے
اور چاہیں عذر تو عذر قبول کئے گئے نہیں وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا
خَاسِرِينَ ۝ اور مقرر کئے ہمنے اونکے لئے قرین و مصاحب اور انسی زینت دی انہوں نے اونکو جو اونکے روبرو
زمانہ حاضر زمانہ نبوت ہیں اور جو اونکے پیچہے ہے قیامت میں اور ثابت ہوا اونپر وہ قول جو جن و انس کی امتوں
گذشتہ میں اونکے پہلے گذرا بتحقیق تہے وہ زیانکار اور وہ قول لاملئن جہنم من الجنۃ والناس
ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝ اور
کہا اونکے لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ نہ سنو اس کتاب کے آنیوالوں کی مدد سے کہ نہ سنو اس قرآن کو جبکہ

سنو مت اور بیہودہ گو کرو اوس میں قرآن کے پڑھنے کے وقت شاید تم غالب رہو بلکہ بحق تسکو کرو اور تم

پس متنبہ ہو کے پس ارشاد ہو فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور چاہیے کہ چکھاویں ہم اونکو جنہوں نے کفر کیا ہے عذاب سخت

دنیا میں بروز بدر اور چاہیے سزا دیں ہم اونکو بروز قیامت بدتر اوسکا جو عمل کرتے تھے ذٰلِكَ جَزَاءُ

أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝

یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے جزا آتش دوزخ ہے اونکے لیے اوس میں ہمیشگی ہو سزا اوسکی جو ہماری آیات کے ساتھ انکار

کرتے تھے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ اور کہیں گے کافر ان کو ما بیں جنہوں نے اونکی تبعیت

میں کفر کیا اے رب دکھلا ہمکو اون جن و انس کو جنہوں نے ہمکو گمراہ کیا دنیا میں کہ رکھیں ہم اونکو

اپنے قدموں کے نیچے تاکہ ہوں وہ اسفلین سے یعنی ہمارے برابر بلکہ بدتر ہیں اونکو بھی ذلت ہو إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا

رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ تحقیق جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہی ہے پھر قائم رہے اوسپر یعنی

نہ عبادت غیرہ دنیا سے عمل کیا ہر چند دوسری آیات میں ایمان کے ساتھ لائی جاتی ہے اوترتے ہیں اونپر ملائکہ

کہتے ہیں کہ نہ خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور بشارت دیے جاؤ اوس جنت کی ساتھ کہ وعدہ دیے گئے تھے چنانچہ

اگر [illegible] سے لیکوئی نیک عمل ہو سوا تو برائی کے تو اوسکے عذاب اپنی طرف کھینچیں تو حکم ہو کہ ایک

پرچہ جسپر لا الٰہ الا اللہ ہو وہ اوسکی بدی اعمال کے مقابلہ میں ڈالا جاوے پس وہ سب پر

غالب ہو کیونکہ اسمیں ساری اشیا سو مغائرت حق کی نفی ہے پس کون شی اوسکے مقابلہ میں آسکتی ہے۔

نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝ ہم تمہارے دوست ہیں حیات دنیا میں

اور آخرت میں اور تمہارے لیے اوسمیں وہ جو خواہش کرتے ہیں تمہارے جی اور تمہارے لیے اوسمیں وہ ہے جو مانگو مہمانی

اللہ غفور رحیم سے [illegible] تفسیر استقامت دریافت کرو [illegible] کہ صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ

استقامت از روئے فعل کے ہو قول کے ساتھ جیسے اسکو ایک کہنا دینے ہی لازم ہو یعنی کہ شد ہو جب
اور فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر مستقیم ہو یعنی نہ پھرے روش روباہ کی اور عثمان نے فرمایا کہ
عمل کو خالص کیا ہو یعنی نفاق سے کلمہ توحید کہا ہو اور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہو کہ ادائے فرائض
کرے یا سے فارق ہو کہ جانے کہ کہاں ہے اوسکی بازگشت اور اچھے لوگوں کے پاس بیٹھے والوں کا جو بتلاوے

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا
تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا

ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ اور کون نیک تر قول میں ہے اوس نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو بندوں کو
خدا کی طرف بلاوے اور کام کرے نیک علی العموم کچھ خصوصیت صلوٰۃ ما بین الاذان نہیں ہے کیونکہ موذن
دوان کا رواج نہ ہوا تھا کہ یہ آیت مکی ہے اور کہے کہ تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں اور نہیں برابر ہے حلم کے نیکی
غضب کی برائی کے ساتھ اور جبکہ یہ قاعدہ مقرر ہے تو جواب دے اوس کلمہ سے کہ وہ نیک ہو یہاں تک کہ ناگہان
وہ شخص ہے تیرے درمیان اور اوسکی عداوت ہو گویا تیرے نیک جواب سے دوست قریب ہو گا اور اوس خصلت کو
کوئی نہیں سکتا مگر جو صبر کریں اور نکوئی اوس خصلت کو مگر بڑے نصیب والا منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس تسلیم کی روش اسلوبی سے وہ لوگ جو کہتے تھے ہمارے کان بہرے ہیں انہیں سے دو سرکردہ مشرف بایمان لائے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا کہ کل تو کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر تیرے کلام کے سننے سے غلاف ہے اور ہمارے
کان بہرے ہیں اور آج صبح کو مسلمان ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ سچ ہے جو بات کہا تھا
ورنہ ہم کیسے ہدایت پاتے اب مناسب ہوا کہ بعض اُن وسواس کو دفع کیا جاوے جو مسلم کو وارد ہوں تو فرمایا

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اور اگر
آوے تیری امت کو شیطان سے وسواس تو اللہ کی پناہ چاہ تحقیق وہ سننے والا ہے چنانچہ ایک روز ایک شخص
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تعجب کرتے تھے جب اوس نے زیادہ برا کہا تو بعضی
بات کا جواب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو کر اوٹھ کھڑے ہوئے صدیق نے

سبب دریافت کیا کہ وہ مجکو بد کہتا تہا اور حضور آپ بیٹھے تہے جب تم نے جواب دیا تو حضور ناخوش ہوئے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا کہ تیرے ساتھ فرشتہ تہا کہ وہ جواب دیتا تہا پس جب جواب
تو نے دیا تو آیا شیطان اور ارشاد ہوا کہ کوئی مظلوم جو بخشدے اور اسکی عذر کرے اللہ اور جو کوئی بخشش کا
دروازہ کہولے جو اور باتوں کی پرورش کے لئے تو زیادہ ہو اوسکو اور مانگنے والے کو قلت مال حاصل ہو
الحدیث اور بعضے وسواس یہ ہے کہ گرمی ساخت و پرداخت انسان کے ... کی ہیں مگر رات کا ہونا اور
دن کا ہونا سورج ہی کی بڑی شان ہے بیان میں انکا بڑا دخل ہے ارشاد ہوتا ہے وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي
خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ اسکی آیات سے ہیں رات و دن اور سورج و چاند نہ مستحق
عبادت تو تم نہ سجدہ کرو سورج کو دن کا دینے والا اگر تو نہ جانے تو رات کا دینا کرتے اور سجدہ کرو اللہ کو جسنے ان کو
پیدا کیا اگر ہو اوسکی عبادت کرنے والے یعنی ایمان لانے والے ہو فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ
يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝ پس اگر قوم یہود اسماعیل ہی کی تعلیم سے تکبر
کریں جنکو اللہ نے نبی و رسول کیا ہے پس جانو کہ وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں یعنی ستر ہزار وجوہات جیسے
کہ ہر وجہ کے تئیں ستر ہزار لسان اتنی کروبیہ ہر لسان کے ستر ہزار لغات اور ہر لغت کی ستر ہزار کلمات ہیں
تسبیح کرتے اوسکے لئے رات و دن اور وہ نہ تہکیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روح اعظم کے ہیں زمین اور
ستر ہزار کروبیہ کے ستر ہزار اہل اسلام اس شب کے ہر وقت جنکی ہر ایک کو ساتھ ستر ستر ہزار لغات کے ہر تہولت
جیسے کلمات مثل ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ قیامت کو روز ضبط کریں جنکو جنت میں بلا حساب و کتاب جاویں
کہ کلمات ایک اوسکی ہم موئے اور بعض وسواس ہے کفار پر انکار قیامت ہو تو اوسکی تمثیل ارشاد ہوتی وَمِنْ آيَاتِهِ
أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي
أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اور آیت خدا سے ہے کہ تو دیکھے زمین کو خشک پس
جب ہم نازل کریں اوس پر پانی حرکت کرے اور بڑھے دانوں کے ساتھ جو اوس میں ڈالے جاویں تحقیق جسنے
اوسکو پیدا کیا ہے البتہ زندہ کرنیوالا ہے مردوں کو وہ ہر شے پر قادر ہے پس قیامت میں زندہ کرنے انسانوں پر ہے

علم غیب کو منسوب کرتے تھے اور قیامت کے منکر تھے تو اس مقام پر اونکو تنبیہ مناسب ہوئی جو ارشاد ہوئی ویوم
ینادیهم این شرکاءی قالوا آذنٰک ما منا من شهید ۝ اور جس دن اللہ اونکو پکار کر کہیگا
کہاں ہیں میرے شریک کہینگے ہم تجکو خبر دے چکے کہ ہم میں نہیں کوئی تیرے شریکون کے شاہد وضل عنهم ما کانوا یدعون
من قبل وظنوا ما لهم من محیص ۝ اور گم ہوا ونسے وہ جنکو پکارتے تھے پہلے اور ظن کرینگے کہ نہیں ہے
اونکے لئے خلاص خاص وہ کافر جنکا ذکر فرماتا ہے لا یسئم الانسان من دعاء الخیر وان مسه الشر
فیئوس قنوط ۝ نہ ملول ہوا انسان کافر مثل عتبہ مطلب مال سے اور اگر لگے اوسکو شر پس مایوس ہونا امید
ولئن اذقنٰه رحمة منا من بعد ضراء مسته لیقولن هٰذا لی وما اظن الساعة قائمة
ولئن رجعت الی ربی ان لی عنده للحسنٰی فلننبئن الذین کفروا بما عملوا ولنذیقنهم
من عذاب غلیظ ۝ اگر اوسکو ہم چکہادیں اپنی عنایت سے رحمت بعد اوس برائی کے کہ لگی اوسکو تو البتہ کہے کہ
یہ میرے علم و کسب سے ہے اور نہ گمان کرے کہ ساعت آنیوالی ہے اور اگر بالفرض لوٹا جاؤن اپنے رب کی طرف تحقیق
میرے لئے البتہ اوسکے پاس خوبی ہو پس جلد تنبیہ کرین اونکو جنہون نے کفر کیا دنیا میں اوسکے ساتھہ جو کام کیا اور
البتہ اونکو چکہادیں عذاب غلیظ سو روز قیامت کو واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبه ۝
واذا مسه الشر فذو دعاء عریض ۝ اور جب ہم انعام کرین انسان مثل ولید بن مغیرہ مخزومی
یا عتبہ کو اعراض کرے اور رجوع ہو اپنی بت پرستی کی طرف اور جب لگے اوسکو شر تو زیادہ دعا والا ہوتا ہے
قل ارءیتم ان کان من عند الله ثم کفرتم به من اضل ممن هو فی شقاق بعید
فرما خبر دو اگر ہو قرآن خدا کے پاس سے پہر تم کفر کرو اوسکے ساتھہ کون گمراہ تر ہے اوس سے جو خلاف بعید میں ہے اور چونکہ
اہل مکہ اس وقت میں بسبب شرکت سود مجادل تھے جیسے کہ ان فتوحات عامہ اسلامیہ کی خبر ہے اور قرآن میں بہی فتوحات
کے بیانات ہیں تو ارشاد ہو سنریهم اٰیٰتنا فی الاٰفاق وفی انفسهم حتی یتبین لهم
انه الحق ۝ اولم یکف بربک انه علی کل شیء شهید ۝ اور جلد ہم اونکو دکہلاوینگے اپنی
فتوحات کی آیات جہانوں میں اور اونکی جانوں میں بدر و احزاب و فتح مکہ میں کیا اور کافی نہیں ہے تیرا رب کہ
ہر شی پر شاہد ہے اس آیت کی تاویل حضرات صوفیہ کرام عجیب ہے جو لسان اشارہ سے ہے الا انهم فی مریة

ع ۱۰

مِنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ آگاہ ہو کافر شک میں ہیں اپنے رب کی لقا سے یعنی روز قیامت
آگاہ ہو کہ وہ ہر شے کے ساتھ محیط ہے اور یقین سے اونکا احاطہ کرنا اونکی نسبت قیامت میں ہو۔

سورۂ شوریٰ مکیہ ہے جسمیں پانچ رکوع ترپن آیات ہیں

پہلی سورت میں فتوحات اسلامیہ کا بیان ہے اور اس سورت میں بالتفصیل فتح بدر و شکست احد و فتح
غزوۂ خندق و فتح مکہ کا ذکر ہے اور یہود کے اوپر فتحیابی کی خبر ہے اور پہلی سورت میں باوجود سخت تہدیدات کے
جو فتوحات اسلامیہ کی پیشین گوئی ہے فرمائی گئی کفار مکہ بت پرستی سے نہ ہٹے اور پرستش غیر خدا ایسا بدکام ہے کہ بطور
محاورہ کہا جاتا ہے کہ آسمان اوپر ٹوٹ پڑے اور کفار اہل مکہ کا مقولہ تہا کہ ہمارے پاس متاع حیات دنیا ہے جو اہل
اسلام پاس نہیں پس اہل اسلام کی فتوحات کیسے متصور ہو سکے اور یہ بہی اونکا مقولہ تہا کہ بعد وفات پیغمبر کے ساری
کارروائی اہل اسلام کی جاتی رہیگی حالانکہ فتوحات اہل اسلام کی خبر پہلی کتب مقدسہ میں ہے چنانچہ فصل ۲۱ یشعیاہ میں
بعد ایک سال ہجرت کے اکثر سرداران بنی قیدار کا مارا جانا لکہا ہے تو اس کاہے کے سبب سے آیۂ ہلاکت مدینہ ہوئی ہے
نہیں ہو سکتے پر نذیر مرادی سکی خبر دی تہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت صدیق رض و فاروق رض و ذی النورین
و مرتضیٰ رض کا ذکر خیر حبقوق فصل ۳ سفر مثنیٰ و ۵ متی انجیل میں موجود اب تک مذکور ہے بالخصوص فصل اول آخر قبل فصل
چہارم مکاشفات مرحمت میں خلفاء اربعہ کے نام اور فصل ششم مکاشفات یوحنا میں چار خلفا کی خلافت کا ذکر ہے
جنگ ابن سلام میں [illegible] قوم کی بادشاہت ہے ہو اور فصل ۶۰ یشعیاہ میں ترکوں بنی عباس میں [illegible] آخر
بادشاہت کا ذکر ہے جو نسل ابراہیم سے ہیں کہ سلطنت سے ناجر رہیگی اگرچہ اونکو سر خلافت ہو کر اونکی بادشاہت سے
کچھ کمی نہ ہوگی اور وہ بہی کعبہ کی خدمت کرینگے اونکی بروم ایلی کی سلطنت لکہی ہے جیسے فصل ۱۲ مکاشفات سے ظاہر ہے کہ وہ
امام مہدی علیہ السلام سے برباد ہو اور مسیح کو سلطنت مہدی علیہ السلام سے سب بد س ۱۳ اور ۱۴ فصل ۷
دانیال کے ملیگی اور اس سورت میں وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت صدیق رض و فاروق رض و ذی النورین
و مرتضیٰ رض و جنگ سعد بن و طلحہ و زبیر و جنگ معاویہ رض با مرتضیٰ رض و خلافت و ترک خلافت امام حسن رض و بادشاہت
معاویہ رض و شہادت امام حسین رض و بادشاہت مروانیہ و عباسیہ و سادات اسماعیلیہ و سلطنت ترکان آل عثمان

وسلطنت بنی امیہ وخلافت امام مہدی ومسیح وقیامت کا ہے سوانکہ کار اسلام تتر بتر ہونا ہے اور حروف
مقطعات اس سورت مین سب واقعات کے سنہ ہین اس جگہ سے جتنا سب مرتضی ہے واقعات کے سنہ ان حروف سے

ومایارتے ہین پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۚ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ
اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۵ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۵ برعت ہے حٰمٓ عٓسٓقٓ کے اعداد سے ایسے ہی وحی کرتی ہے تیری طرف اور ان
انبیا کی طرف جو تجھسے پہلے تہے اللہ غالب باحکمت اوسکے لئے ہے وہ جو آسمانون مین ہے اور وہ جو زمین مین ہے اور وہ
برتر عظمت والا ہے اور اس سورت کے نزول کے بعد رنج کے آثار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ظاہر ہوے
اور ارشاد ہوا کہ میری امت پر خسف ومسخ وفسخ یعنی واقعات سخت آنیوالے ہین تا آمد مسیح اوس سے مجکو اطلاع
دی گئی ہے پس اس سورت کی تاویل اس طریق سے درکار ہے کہ اوس سے واقعات آئندہ ظاہر ہون جو سورت مین
مذکور ہین اور واقعات کے بعد قیامت کبری کا آنا ہے اور حٰمٓ عٓسٓقٓ مین اونکے سنہ کی طرف اشارہ ہے کہ حٰمٓ
کی حا مین الف مخفی ہے پس عدد حا آٹھ سے ایک کو مخفی کرنیسے سات بچرا رہے اور میم کے چار عدد جمل صغیر سے چار خلفا
کی طرف اشارہ ہے اور غالبا یہ سورت سنہ بارہ نبوت مین نازل ہوئی ہے اور تح کی وفق سے جو دو مین موافقت کا
زمانہ ہجرت ہے اور وفق حم بھی دو ہین اور سنہ دوسری ہجرت مین فتح بدر ہے اسی طرح کے دوسرے واقعات حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے جو اس سورت مین مذکور ہین اور حٰمٓ کے جمل صغیر سے بارہ عدد ہوئے پس بارہ عدد وبارہ سے
بارہ سال بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسمین اشارہ ہے اور ح کے آٹھ جمل کبیر کے ہیں اور م چار جمل صغیر کے ہو کر
اور دو وفق اونکا دو ہین اور صدیق کی خلافت موافق موت کے دو سال قریب ہے پس عدد وفق دو سے صدیق رضی اللہ
عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور عدد بارہ حٰمٓ کے جبکہ منتظر خلیفہ دوم کے دو مین ضرب دین جو بیس ہے تو تین
تو اسمین خلیفہ دوم کی خلافت کے سنہ کی طرف اشارہ ہے اور جبکہ بارہ کو منتظر خلیفہ سوم کے تین مین ضرب دیجئے
تو ۳۶ ہوتے ہین اسمین تیسرے خلیفہ کی خلافت کے سنہ کی طرف اشارہ ہے اور جبکہ چار مین منتظر خلافت کے حکومت
تھا جسکے ضرب دیتے ہین تو ۴۸ ہوتے ہین لیکن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ مین کار دو قسم پر منقسم ہوگیا خلافت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ وبادشاہت معاویہ مین تو بارہ چار کو جبکہ دو پر منقسم کرین چہ رہتے ہین یہی سنہ ۴۰ قرول

سورت ہین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا ختم ہے کیونکہ ۱۵ اونکی فرزند دلبند امام حسن پر تمام
ہوئی وحسب حدیث صحیح خلافت تیس سال تک ہے بلا شبہ منصوص ہوا جسمین ا میں تنبیہ ہو کہ وہ قصہ ۶۲ ہجری
مین تمام ہوا کہ سنہ نزول سورت سے ۲۲ ہوئی جسمین دوسری قسم کی سلطنت تھی تو عدد حم کے ۴۸ ہوے
اور عدد جمل عین سین قاف کے چار ہوتے ہین اوسکو دوسری بار یعنی مین آٹھ ہوے تو عدد حم آٹھ کو اون آٹھ
مین ضرب دینے سے ۶۴ ہوتی ہین اور اس مدت کے بعد سلطنت جبریہ بارہ اشخاص مروان واولاد مروان
ہوئی مطابق عدد حمعسق کی اور ۱۳۲ نزول سورت سے عباسیہ کے خلاف بادشاہ ہوئی جسمین مہدی عباسی
لیا سی حسب حدیث ہوا اسکا بجای مقدمۃ الجیش منصور اوسکا باپ تہا اور جمل عین سین قاف کے ۲۳۰
و بعد تریخ کے ۸۰ حم کے جمل کبیر کے چالیس الا نیہ اونکی خلافت طبعی ہے علی ہذا دوسری ادوار کے
اسرار کا علم واقف جفر کے نزدیک مخفی نہین جس سے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہر واقعہ کی نسبت ان
حروف سے ارشاد کرتے تہے یا الاخرۃ عین سین سے اشارہ ہے جسکے تیرہ سو برس خلافت حقہ کی مراد
ہو سکتی ہین سق کے عدد بسط تریخ کے ہزار ہوتے ہین اور خروج ثانی یاجوج ماجوج ولی اوس دجال کا
ہزار سال بعد فصل ۴۷ و ۴۸ مکاشفات مین لکہا ہے تو سے اوسکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے جیسے
عہد عتیق مین ہے کہ ہزار سال بعد میری قیامت ہے کہ شیطان ہزار سال بعد قید سے خلاص ہوا اور یاجوج
و ماجوج کو دستی بہکایا اور اطراف ممالک اہل اسلام پر مسلط ہونگے وگرچہ قدیم سے قوم یاجوج ماجوج
زور آور تہی مگر اہل اسلام سے شکست کہاتی تہی جیسے چنگیز کی اولاد نے امیر تیمور سے شکست کہائی تہی
جیسے حالات تیمور مین روضۃ الصفا مین ظاہر ہے اور وہ دونوں مسیح سے تباہ ہونگی اور مسیح کے زمانہ کے بعد بارہ
سو برس تک بادشاہت ہوگی اونکے بعد زمانہ خراب ہوگا کہ اللہ کا نام کوئی نہ لیگا پہر قیامت کبری آویگی
غالباً وجود آدم سے ہزار ہشتم کی تمامی پر جیسے ہم بعرض سو خیال گذرا ہے تو ارشاد ہے

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قریب ہے کہ کفار کی بت پرستی کے سبب
سے بوسعت تہدید اسکے پہٹ پڑین آسمان اپنے اوپر سے اور تسبیح کرین ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور

استغفار کرین اون اپنی برورات اہل اسلام کے لئے جو زمین مین ہین آگاہ ہو کہ اللہ ہی تو غفور رحیم ہو کہ اہل کو تباہ ہونے نہین دیتا

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور

جو اہل مکہ پکڑتے ہین سوا خدا کے معبود اللہ اونپر نگہبان ہو اور نہیں ہے تو اونپر مختار کہ اونسے بالجبر اسلام قبول

کرا دے اور وہ جو یہود کہتے تھے کہ قرآن کے عربی ہونے پر اعتراض کرتے ہین جواب فرماتا ہی وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ

فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ۝ اور جیسے وحی کی دوسرے انبیا کی طرف اونکی زبان مین ویسی ہی

وحی کی ہمنے تیری طرف قرآن عربی کی یعنی جیسے انبیاء سابق کی معرفت تیرا عربی ہونا لکہا ہو تاکہ ڈراوے

اہل مکہ کو بدر و فتح مکہ سے اور اونکو جو اونکے گرد ہین جہاد عظیم و فتح اسلام سے اور تو ڈراوے روز جمعیت بد

جسمین شک نہین ایک فریق جنت مین ہو جو اسلام لاوے اور دوسرا جو ایمان نہ لاوے دوزخ مین ہو عبد اللہ

بن عمرو سے مروی ہی کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مٹھی باندہے ہوے اور آپکے ہاتہ مین

دو کتابین تہین پس فرمایا آیا جانتے ہو کہ کیا ہین یہ کتابین ہمنے عرض کیا نہین یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم مگر یہ کہ اطلاع فرماوین فرمایا اوسکو جو آپکے داہنے ہاتہ مین تہی یہ کتاب رب العالمین کی ہی اسمین

اہل جنت کے نام اور اونکے باپون اور کنبونکے ساتہہ ہین پہر اجمال کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیا جاوے

اوسمین اور نہ کم کیا جاوے اوسمین کبہی فرمایا اوسکے لئے جو بائین ہاتہ مین آپکے تہی یہ کتاب رب العالمین سے ہے

اسمین نام ہین اہل نار کے اور اونکے باپون کے اور اونکے قبائل کے پہر اجمال کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ

کیا جاوے اوسمین اور نہ کم کیا جاوے اوسمین کبہی پس عرض کیا آپکے اصحاب نے پس کیا ہی عمل اس صورت مین

پس فرمایا عمل کرو اور سیدہے رہو اور قریب رہو کہ صاحب جنت ختم کیا جاوے اہل جنت کی عمل کے ساتہ

اگرچہ عمل کرے کوئی سا اور صاحب نار ختم کیا جاوے دوزخ والون کے کام کے ساتہ اگرچہ عمل کرے کوئی

عمل پہر پڑہی یہ آیت فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ اگر کوئی کہے کہ سب کو ایک ہی است کیون

نہ بنایا تو ارشاد ہو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ

رَحْمَتِهٖ ۝ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ کرتا اونکو ایک امت اسلام و لیکن داخل کرے اللہ جسکو چاہے

خاص ہوگی فصل ۲ خروج کی سابق زمانہ اسلام مین کہ مشیت امکان عالم کی مطابق ہوتی ہے اونکی
کافرون کے امکان کی یہی صورت تھی اسلئے وہ ہدایت یافتہ نہوے جیسے ارشاد ہو وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ
مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور ظلم کرنیوالون کیلئے کوئی دوست و مددگار نہین اسپر آیا انہون نے توبہ کی
شرک کرنیسے اور قیامت کبری کے معتقد ہوگے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ یا منکر قیامت ہوکر
بلکہ اونہون نے سوا اللہ کے دوست لیے ہین اونکی بڑی غلطی ہے اور ضعف اہل اسلام جو تم خیال کرو کہ
اونکی کیسے فتوحات مقدس ہونگی تو اسکا جواب ارشاد ہو فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ ع ۱
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پس اللہ ہی ولی ہے اور وہ زندہ کرتے موتی کو اور وہی ہرشے پر قادر ہے پس وہ
فتح دیگا اہل اسلام کو ہے اور قیامت کبری کے مقدمہ مین جو تم اختلاف کرو ارشاد ہو وَمَا اخْتَلَفْتُمْ
فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور جسمین تم اختلاف کرو پس اوسکا حکم خدا کی طرف ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ یہ اللہ میرا رب ہے اوسیپر مینے توکل کیا اور اوسکی طرف رجوع
کرون اوسکے رد پر فتح اسلام کیا بڑی بات ہے فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۝ پیدا کرنیوالا آسمانون و زمین کا کہ
ایک کو مانند دوسرے کے پیست کری کی تمکو تمہاری جانون سے زوج کہ ایک کو مرد دوسرے کو مادہ اور چوپایون مین
زوج بنادی پراگندہ کرتا ہے تمکو اوسمین جسمین تم اختلاف کرو لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝
اوسکی مثل کوئی شے نہین جو اوسکو دوسرے پر قیاس کرو اور وہ سنتا دیکھتا ہے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اوسکے ہاتھ مین آسمانون و زمین
کی کنجیاں ہین فراخ کرے رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے جسکو چاہے تحقیق وہ ہرشی کے ساتھ دانا ہے
پس جب چاہے فراخ کرے اور جب چاہے تنگ کرے اپنے علم کی مطابق اور اسی دین کو اپنے وقت پر فراخ
[illegible] وہ دین جسکی صفت فرماتا ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى
بِهٖ نُوْحًا [illegible] نوح سے وصیت کی جسمین جہاد کا نشان [illegible]
چنانچہ [illegible]

اُورِثُوا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ اور تحقیق بعض وہ جو وارث کئے گئے
کتاب توراۃ کی نقل صحائف ۱۱ کسی صفت کی بعد اہل مکہ کے انکار کے البتہ شک مین ہین اوس دین سے
تردد کرنیوالے اس مقام سے ظاہر ہے کہ توراۃ بجنسہ موجود اونکے پاس اوسوقت مین تھی بلکہ تحریف کی اور جبکہ دین اسلام
وہ دین ہے جسکی وصیت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کو ہوئی تو ارشاد ہے فَلِذٰلِكَ فَادْعُ
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ
وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ تو اسلئے پس تو دعوت کر اوس
دین کی اور مستقیم رہ اوسپر جیسے تو حکم کیا گیا ہے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشونکی اور فرما کہ مین ایمان
لایا اوس کتاب کے ساتھ جو اللہ نے نازل کی اور مین حکم کیا گیا ہون کہ عدالت کرون تمہارے درمیان
کہ اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا کہ ترک ظلم عظیم ہے وگرنہ تو ہمارے لئے ہین ہمارے اعمال اور تمہارے لئے ہین تمہارے
اعمال نہین حجت ہمارے درمیان و تمہارے درمیان اوس زمانہ تک کہ اللہ جمع کرے ہمارے درمیان بروز
بدر وغیرہ اور اوسکی طرف بازگشت ہے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ
اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ط اور وہ اہل کتاب جو حجت کرین مقدمہ خدا مین اور کہین کہ اللہ
نے دعوۂ راست کے ساتھ یہ کتاب نازل نہین کی جو میزان ہزار ہفتم وہ ہین کسقدر ہین بعد اوسکے کہ مانا گیا
تھا اوسکے لئے حجت اونکی باطل ہے اونکے رب کے پاس اور اونپر خدا کا غضب ہے اور اونکے لئے سخت عذاب ہے جیسے
قتل و اسیر شدنی وغیرہ سے ظاہر ہوا اور بعض کہتے ہیں ہزار ہفتم مقدس اسلامی قیامت مقدس کو قیامت کبریٰ
سمجھے اسلئے وہ کہتے کہ وہ قریب ہے تو ارشاد ہے وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ اور کس نے تجھ کو
جتلایا آجکل یہ مطلب کہ قیامت کبریٰ کی ساعت قریب ہے البتہ واقعات اسلامیہ کا زمانہ بھی ہے جو موجود
تھا اور اقترب الساعۃ مین ساعت سے مراد اگر قیامت کبریٰ لیجاوے مطلب قریب زمانہ سے نہین بلکہ
قرب الشیء سے يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا لا

ویعلمون انها الحق الا ان الذین یمارون فی الساعة لفی ضلل بعید ۵
جلدی کرین اوسکے لئے بے ایمان کافر یہ کہکر اور ایماندار خوف کرین اوس سے کہ مبادا ہم بے ایمان مرکر
اوٹھین روز قیامت اور جانتے ہین کہ وہ حق ہے یہ اوسکے قریب ہونیکے معنی ہین آگاہ ہو وہ جو شک کرین
ساعت مین البتہ وہ گمراہی دور از مین ہین وگر کوئی کہے کہ جب وہ گمراہی ظاہر مین ہین پہر انکو کیون

۲ ع ۱۰

رزق دیتا ہے ارشاد ہوا اللّٰه لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز ۵
اللہ لطف والا ہے اپنے بندونکے ساتھہ رزق دے جسکو چاہے دنیا مین اور وہی قوت والا غالب ہے
کافرون پر اوسکی لطافت ہے اوسکا ظہور ہر ایک شی مین ہے من کان یرید الاخرة نزد له
فی حرثه جو ارادہ کرے کسب آخرت کا زیادہ کرین اوسکی کسب مین دس حصے سے سات سو تک ومن کان
یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الاخرة من نصیب ۵ اور جو ارادہ کرے کسب دنیا کا
ہم دین اوسکو اوس سے دنیا مین اور نہین ہے واسطے اوسکے آخرت مین حصہ تو دنیا مین مالدار ہونا کافرون کا
عذاب دینے سے غفلت مین نہین تو ظاہر ہوا کہ وہ گمراہی ظاہر ہے اور اونکی گمراہی یا غرارہے جو اپنے خیالات
تراشین ام لهم شرکؤا شرعوا لهم من الدین ما لم یأذن به الله بت پرستی اونکی
بنائی ہے تو نوشتہ دکہلا دین یا اونکے لئے پجاری ہین جنہون نے مشروع کیا ہے اونکے لئے وہ دین جسکا اذن
خدا نے نہین دیا اور جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے قابل سزا ہے وگر کوئی کہے کہ سزا کیون نہین واقع ہوتی تو ارشاد ہوا
ولولا کلمة الفصل لقضی بینهم وان الظلمین لهم عذاب الیم ۵ وگر نہوتا کلمہ فصل کا
بعد ایک سال مدت کے مقرر البتہ حکم کیا جاتا اونکے درمیان اور ہر وقت معین ہونیوالا ہے اور قیامت مین
ظالمون کے لئے عذاب ہے دردناک تری الظلمین مشفقین مما کسبوا وھو واقع بهم تو دیکہے
ظالمون کو اوس روز خوف کہانیوالے اوس سے جو اونہون نے حاصل کیا اور وہ ہونیوالا ہے اونکو ساتھ والذین
امنوا وعملوا الصلحت فی روضات الجنت لهم ما یشاءون عند ربهم ذلک هو
الفضل الکبیر ۵ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کرے کہ توحید پر قایم رہے وہ جنت کی روضون مین
اونکے لئے ہے وہ جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ وہ فضل بزرگ ہے ذلک الذی یبشر الله عباده الذین

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ یہ وہ ہی جسکی بشارت دی اللہ نے اون بندون کو جو ایمان لائی اور کام
کئے نیک پر غور کا مقام ہی کہ یہ تعلیم اونکی نفع کے لئے ہی جسمین کوئی مطلب نبی کا نہین جیسے وہ اوسکو آزما چکے
اور بے عوض راحج کی بات قابل تسلیم ہوتی ہی بنابران ارشاد ہی قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا
الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۔ فرمامین نہین چاہتا ہون تمسے اسپر اجر مگر محبت قرابت داری کرده بار بار متقضی خیرخواہی ہی
یہ استثنا منقطع ہی اور یہ آیت قبل از پیدایش امام حسن وامام حسین علیہما السلام مکہ ہی کہ مکہ مین نازل ہوئی ہی
گو بعد واقعہ زیادت کرنے مخارج کے پڑھی گئی ہو یہ دوسری بات تھی اور مودت قربیٰ سے یہ کوئی نتیجہ کہ دوسرے کو
اجر حاصل ہوگا چنانچہ ارشاد ہی وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ
او جو حاصل کرے ایک نیکی زیادہ کرین ہم اوسکے لئے دس نیکی ساتھ سو تک جزا مین کہ اللہ بخشش والا قدردان ہی
اب وہ ایمان لاوین أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ یا کہین کہ افترا کیا مدعی نبوت نے خدا پر دروغ
کا تو اونکو قرین یہود کی مسلم فصل ۵ اسفر ثنی کتاب مین لکھا ہی کہ ختم نبوت کے دعوی کے بعد جو دعوی دوسرا
یہ دروغ کریگا اوسکی خبر برعکس ہوگی اور دوسرا مدعی رسالت مارا جاویگا اور سچا نبی سرسبز ہوگا لہذا ارشاد
فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ۔ پس اگر چاہے مہر کرے یعنی ختم کرے نبوت کو تیرے دل پر کہ دوسرا اسکا سا دعوی نکر سکے اور محو کرے
اللہ باطل کو کہ دوسرا مدعی نبوت مارا جاوے اور ثابت کرے حق بات کو اپنے پارہ پارہ کلمات سے یعنی اسکی پیشین گوئی کے
موافق ہو کیونکہ اللہ دانا ہے دلوں والی کے ساتھ اور یہان پر روز بروز ترقی ہی اور قتل نبی خاتم محال ہی اسکے بعد
بعض ایمان لانیوالون نے دریافت کیا بابت اون گناہون کے جو پہلے اونسے ہوئے تھے ارشاد ہی کہ جیسا کہ
سیئات میں ایک اندا پیدا ہوا تھا اوسکی ساتھ بہ احسان سی پیش آوے جبکہ وہ تائب ہو چنانچہ فرماتا ہی وَهُوَ الَّذِي
يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۔ اور خدا وہ ہی جو قبول
توبہ کرتا اپنے بندوں سے گو کہ انہوں نے کتنا ہی شرک و کفر کیا ہو اور بخشتی برائیوں سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو کفار کا جو
مقولہ تھا کہ ہم بالمدارین اور اہل اسلام محتاج میں تو حق ہماری جانب ہی جواب اونکا ارشاد ہی وَيَسْتَجِيبُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ

شَدِيْدٌ ۝ اور قبول کرے اون لوگون سے جو ایمان لائے اور کام کئے نیک۔ اونکا ایمان و نیک کام
اور زیادہ کرے اونکو اپنے فضل سے عزت اور کافرونکے لئے ہے دین عذاب سخت ہے لیکن جبکہ خدا اہل اسلام
کے ساتھ ایسا مہربان ہے پھر تنگ کیون رکھا ارشاد ہے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا
فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اور اگر فراخ
کرے اللہ رزق کو اپنے بندون اہل اسلام کے لئے تو بغاوت کرین زمین مین جیسے معاویہ و یزید وغیرہ سے
واقع ہوا لیکن اوتارے اندازے کے ساتھ وہ جو چاہے تحقیق وہ اپنے بندونکے ساتھ خبردار بینا ہے اہل اسلام کے
حال پر لیکن قبل از ہجرت سخت اہل اسلام پر تکلیف ہے اسمین امید فتوحات کہان ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِيْ
يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اور وہ مالک ہے
جو اوتارے پانی بعد اوسکے کہ نا امید ہون اور پھیلاوے اپنی رحمت اور وہ اہل اسلام کا دوست ہے حمد والا
جب ایک سال ہجرت کے نوبت یاس کو اہل اسلام کا حال پہونچے تو اوسکے بعد فراخی پیدا ہو کیونکہ عدد حم
عسق کے عدد مین تو دو سال بعد زمانہ موافق آوے اور ہجرت ہو اور چوتھے سال نزول سورت مین کہ عدد
میم کے عدد کے مین فتح بدر ہو جسمین اہل مکہ کے سردار جمع ہوکر اور مارے گئے تو ارشاد ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝
اور اوسکی آیات سے ہے آسمانون و زمین کی پیدایش اور جو اونمین ہین چلنے والے اور نہین پہلاتی اور وہ اونکی
جمعیت پر یعنی مرد و زن جب چاہے قادر ہے اور جبکہ دونون اونکی مسلمان و کافر کا بیان ہوا تو دونون حاضر
ہوئے تو اہل اسلام کی نسبت ارشاد ہے وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا
عَنْ كَثِيْرٍ ۝ اور اے اہل اسلام جو مصیبت بالخصوص احد کی جو تمکو پہونچی پس بسبب اوسکے ہے جو حاصل
کرین تمہارے ہاتھ کہ خلاف مرضی رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اپنے افسر کی کہا تمکو چھوڑا اور بخشتے بہت سے
مثل عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کو لیکن بروقت جمعیت دس ہزار فوج ابوسفیان کے جبکہ غزوہ احزاب
مین تو مسلمان کیا کرسکتے ہین فرماتا ہے اونکو خطاب کرکے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور نہین ہو تم عاجز کرنیوالے زمین مین غزوہ احزاب

سرایع ۱۱ ۳

مین اہل اسلام کو اور نہین ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا فتح مکہ مین دوست و نہ مددگار کوئی دلیل پہلے مدعا پر

ہے وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ

عَلٰی ظَهْرِهٖ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۝ اور اوسکی نشان قدرت سے بابت فتح کے

احزاب کی کشتیین وجہاز ہین دریا مین مثل پہاڑ کی اگر چاہے ٹہرا دے ہوا کو تو ہو جاوین ٹہری ہوے اوسکی

پشت پر بیشک اسمین نشانیین ہین احزاب مین ہر صبر کرنیوالے شکرگذار اہل اسلام کے لئے کہ ہوا کو وقت

اہل مکہ بمقابل مجاہدین اہل اسلام ٹہرگئے اور فتح مکہ کی دلیل کی نسبت ارشاد ہے اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا کَسَبُوْا

وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ ۝ یا ہلاک کرے کشتیون کو بسبب اوسکے جو اونکی اہل نے بدی کسب کئے اور بہت کو بخشے

جیسے یہ حالت فتح مکہ مین ہوئی اور شکست یہود حوالی مدینہ کی نسبت ارشاد ہے وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ

فِیْ اٰیٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ اور جانین وہ یہود و نصاریٰ جو مجادلہ کرین ہماری آیات مین نہین ہے

اسلام کی کمان سے اونکو چھٹکارا اور بعض کافر کہتے کہ ہم مالدار ہین اور اس مدعی نبوت پاس کنگلے جمع ہوگئے ہین

اور اس پیغمبر کے اولاد نہین تو یہ مرجاینگے قصہ تمام ہوجاویگا تو ارشاد ہے فَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝

پس وہ جو کچھ تم دئے گئے ہوا ای کفار مکہ پس وہ دنیا کی حیات کی پونجی ہے اور وہ جو رسول خدا کے پاس بعد

وفات کے ہے بہتر و پایدار ہے اُن گروہ صدیق کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرین اس مقام پر

زیر آیت اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا کے سنی و شیعہ کی تفاسیر مین بالاتفاق لکہا ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہونگے اونکے بعد عمرؓ اور توکل صدیق رضی اللہ عنہ

مشہور ہے چنانچہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر اسامہ کو توکل کرکے بنی اصفر سے بادشاہ ہرقل

کے مقابل مین بہیجا کہ رای فاروق رضی اللہ عنہ و علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے شجاعونکی اونکے برخلاف تہی کہ

عرب مین جسقدر اسد او کا گردان ہو رہا تہا پس صدیق رضی اللہ عنہ کے توکل کو دیکھئے کہ مرتدون کو بہی تہ تیغ کیا

اور ہرقل پر فتح پائی اس مقام پر واضح ہو کہ اسامہ کے لشکر کی تیاری کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

اپنی وفات کا تیقن تہا پہر ابوبکرؓ کو اگر خلیفہ کرنا منظور تہا تو لشکر اسامہ مین کیون داخل کردیا تہا اور

ابوبکرؓ کا تخلف کرنا بعد وفات سردار انبیا علیہ السلام کو صریح عدول حکمی ہی جیسے شیعہ کا قول ہی جواب
اسکا یہ ہی کہ اسامہ نوشتہ پر عمر دراز والون کا اعتراض ہوا کہ چھوٹی عمر بزرگونکو اسامہ نوجوان کو سردار لشکر
کرنا کیا معنے اور ابوبکرؓ و عمرؓ کمال تعداد تھی تو انکو اس اعتراض کے دفع کے لئے اونکو بہی داخل لشکر اولا کردیا
تاکہ دوسرون کو جائی گفتگو نہو وجبکہ مرض مین شدت ہوئی تو ابوبکرؓ کو امامت کے لئے حکم ہوا اور پہلا حکم کہ
لشکر اسامہ مین داخل کردیا تہا منسوخ ہوگیا کیونکہ بحسب اتفاق سنی و شیعہ کی تفاسیر کے خود حضور صلی اللہ
علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہونگے اور اخبار مین انبیا معصوم ہوتے ہین ورنہ خبر مین کذب
لازم آتا لیکن خلافت کے وقت مین انصار سے ابوبکرؓ نے یہ حدیث کیون نہ پڑہی وجہ اسکی یہ ہی کہ خلافت
ابوبکرؓ تعین اون کو کلام تہا کلام اس مین تہا کہ ایک انصار مین سے بہی شاہ ہو تو اوسکا جواب دیا تہا کہ خلافت
جو مشتمل سلطنت پر ہی اوسپر قریش کا ہونا حسب حدیث لازم ہی اور عمرؓ کو جبکہ اجازت اسامہ نے دی پہر
تخلف کیسے متصور ہوسکے وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ
يَغْفِرُوْنَ اور اوس گروہ کو جو بچتے ہین کبائر گناہ اور فواحش سے اور جبکہ غصہ ہون بخشتے ہین چنانچہ اہل تشیع بہی اس
امر کے قائل ہین کہ کبائر و فواحش سے بچنے والا عمر رضی اللہ عنہ کی مثال کوئی نہ تہا گروہ خدا کی واسطہ بخاطرین پر اللہ
تعالی اونکو اپنی نظر سے فرماتا ہی اور بخشش فاروق رضی اللہ عنہ و غضب آپکا معروف و مشہور ہی دیکہو بوستان کی
حکایت بابت ایک شخص کہ اوس کے پاؤن پر پاؤن فاروق رضی اللہ عنہ کا پڑا اور اوسنے سخت کہا اور باوجودیکہ
خلیفہ تھے آپنے اوسکو بخشا وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اوس گروہ عثمان کو جنہون نے اپنے رب کے لئے قبول دین کیا نہ دنیا کے لئے کیونکہ
مالدار و غنی تھے اور برپا رکہا اونہون نے قرآن کو اور کار خلافت اونکا مشورے پر ہوا انکے درمیان اور اسسے
جو ہمنے نصیب کیا ہی صرف کرین ان ساری صفتون مین سنی شیعہ کا اتفاق ہی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسبت
سے جو بہت قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تہی کہ حضرت عبد اللہ ولد عثمان رضی اللہ عنہ تو امان
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ اور اون گروہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو جبکہ پہونچی
اونکو بغاوت خوارج ہوری طلحہ و زبیر و صدیقہ ام المومنین طیبہ سے وہ اون سے جنگ دینا بدلیون پر غضب جتلانا

سخت کام ہی تو رسا ہر کو وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور بدی
بالخصوص بغاوت کی جزا بدی ہے اوسکی مثل پس جو گروہ علی کرم اللہ وجہہ بخشے طلحہ و زبیر کو اور اصلاح کرے
حال صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حسب ارشاد حدیث مرفوع کے لیے اوسکا اجر خدا پر ہے اس مقام سے دونوں کی
شہادت بیعت مرتضی کرم اللہ وجہہ پر ہوئی اور صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مدح علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کی ہے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بتحقیق وہ دوست نرکھے گروہ ظلم کرنیوالے شامیوں کو ظلم سے مراد کفر نہیں
جو فصل و شیعیان ملک سے دور کیا گیا ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝
اور جو علی مثال غلبہ حبلادے بعد اپنی مظلوم ہونیکے تو اونپر گرفت کی راہ نہیں اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ جز این نیست
گرفت کی راہ ہے اون شامیوں پر جو ظلم کریں آدمیوں علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مثال پر اور بغاوت کریں
زمین میں بغیر از حق کہ قتل کریں حسب حدیث متفق سنی و شیعہ کو ۔ بلا ہر کو کہ بلاوے گروہ اونکو جنت کی طرف
اور وہ بلاویں اوسکو آتش دوزخ کی طرف اونکے لئے عذاب ہے دردناک یہ اونکی جزا ہے لیکن چونکہ امیر معاویہ کی
سلطنت اول سلطنت اسلامیہ ہے جیسی سلطنتوں فصل ہم سکا شتہ [illegible] اور بحر خضر پر اول جہاز بیڑے والوں
زمین جنہوں نے حسب حدیث صحیح بخاری کے واجب کرلی یعنی جنت جنکی شرکت میں ام حرام گھوڑے سے گر کر شہید
ہوئین تو اونکی بخشش کی صورت فرماتا ہے جسمین امام حسن علیہ السلام کی مدح ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ
ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ البتہ جو حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ جو صبر کرے خلافت سے اور امامت پر ہی
قناعت کرے اور بخشدے ملک معاویہ کو تحقیق یہ البتہ بڑا اوسکی کاموں سے ہے پس معاویہ اس بخشش کے سبب
بخشے گئے اگرچہ اونکی بادشاہت [illegible] کی عشر [illegible] سکا بیٹا یزید ہوا برا [illegible] نظر فرماتا ہے
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۝ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس اوسکو کوئی دوست
نہیں بعد اوسکی مثل یزید پلید وغیرہ کے کہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے اور بنی ہاشم پر ظلم کرے اور حدیث میں
بعد بادشاہت عضوض مذکورہ کی بادشاہت جبریہ یعنی مراد یہ کی فرمائی ہے تو ارشاد ہے وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اور تو دیکھے ظالموں مردانیہ کو جبکہ دیکھیں

عذاب عباسیہ سے تو کہیں آیا کوئی روکے بھی راہ ہے وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ
يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ اور تو اونکو دیکھے پیش کئے جاویں عذاب عباسیہ سے عاجزی کرنیوالے
ذلت سے دیکھیں چھپی نگاہ سے وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؕ کہیں وہ جو عباسیہ اشقیا ایمان لائے جنکی علامت باخرین حدیث میں وارد ہے کہ تحقیق ہارنیکا
ہیں وہ لوگ جنہوں نے زیان کیا اپنی جانوں اور اپنے اہلوں پر بروز قیامت کہ حصہ اونکو کم ملے آیگا
أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ؕ آگاہ ہو کہ ظالم لوگ مروانیہ عذاب با مدار میں ہیں یعنی دنیا میں ذلت کے
عذاب آخرت میں ہمیشہ رہیں گے وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ اور نہوں اونکے
دوست کہ مدد کریں اونکی سوا اللہ کے اور عباسیہ بھی گمراہ ہوجاویں تو اونکی نسبت فرمایا ہے وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
مِنْ سَبِيلٍ ؕ اور جسکو گمراہ کرے اللہ کہ قدریہ وغیرہ عباسیہ ہو جاویں پس نہیں ہے واسطے اونکے راہ فلاح شوکت
سادات اسماعیلیہ سے اور پیکار اہل اسلام کی بدولت اس صورت سے ہونیوالی ہے تو ارشاد ہے اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ؕ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ
قبول کرو اے اہل اسلام اپنے رب کو ایسے پہلے اسکی کہ آوے ترکوں کا روز جسکے لئے پھرنا نہیں اللہ کی جناب سے نہیں
تمہارے لئے کوئی ملجا اور نہ ہوجاوے انکار کہ تم تباہ ہو فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ؕ إِنْ
عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ؕ پس اگر وہ بھی اعراض کریں حق امر کے استجابت نکریں پس نہیں بھیجا ہمنے تجکو اوپر انکے نگہبان
نہیں ہے تیرے ذمہ مگر پہنچا دینا سے ہی اصغر کو شوکت پیدا ہو تو ارشاد ہے وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا
رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ؕ
اور ہم جب چکھاویں انسان کو اپنی رحمت خوش ہو اوسکی ساتھ اور اگر پہنچے اونکو برائی مثلا ابی بصفر سے
بسبب اونکے اعمال کے کہ پہلے کیا ہے اونکے ہاتھوں نے پس انسان کفور ناشکرا ہے لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ؕ
أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ؕ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ؕ خدا کیلئے
ہے آسمانوں و زمین کا ملک پیدا کرے جو چاہے کہ خلافت مہدی و مسیح کی ہو بخشے جسکو چاہے مادہ اور بخشے جسکو چاہے

یا ملا دے نر و مادہ اور کرے جسکو چاہے بے اولاد کہ خاتم الاولاد جیسین مین پیدا کرکے قیامت برپا کرے تحقیق وہ دانا
قدرت والا ہے اور یہود کے جدال کا جواب جو تثلیث موسیٰ پر بابت نزول کلام خدا کے کرتے کہ موسیٰ سے خود اللہ نے کلام کیا اور
پیغمبر سے بواسطہ جبرئیل آتا ہے تو تثلیث کہان ہے ارشاد ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا
وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ
اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اور نہین ہے کسی بشر کے لئے کہ کلام کرے اللہ اوس سے مگر بطور وحی کے
کہ وہ پیغمبر ہو کہ روح قدس اوسکے دل پر نزول کرے کہ فانی فی اللہ و باقی تجسد ہوا خواہ حالت بیداری
مین یا خواب مین یا پرے پردہ کے مثل پردہ آتش کے موسیٰ کے لئے یا بھیجے رسول کو کہ وحی کرے اللہ کی اذن کو
ساتھ اور وہ رسول فرشتہ ہو یا دوسرا رسول انسان فرشتہ جیسے جبرئیل یا دوسرا مقدس اور انسان جیسے موسیٰ
و عیسیٰ وغیرہ حضرات انبیاء و تجلیات صوری حق تھے شب معراج مین کلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تحقیق اوسکا سبب یہ ہے
کہ مطلق وجود بلا پردہ ہوا تحقیق اللہ باحکمت ہے کہ موسیٰ سے پس پردہ آتش مین کلام کیا اور نبی اکرم عربی کی
نسبت فصل ۱۸ سفر تثنیہ مین کہا کہ اسکے مونہ سے ہم کلام کرینگے کیونکہ وہ بروز روح اعظم ہین جیسے ارشاد ہے
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور ایسی ہی بھیجے او تاری تیری طرف روح عظیم اپنی اور روح اعظم سے تو بصورت انسانی
تو نجانتا تھا کیا ہے کتاب اور نہ ایمان کو لیکن کیا ہمنے اوس روح منزل نور کہ ہدایت کرین اوسکے ساتھ جسکو ہم
اپنے بندون کو چاہین اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرے راہ درست کی طرف صِرَاطِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ اور وہ اللہ کی راہ ہے جسکے لئے ہے وہ جو آسمانون و
زمین مین ہے آگاہ ہو کہ خدا کی طرف رجوع ہون کام زمانہ مسیح مین کہ اوسکی سلطنت اسلامیہ جو حدیث مین
آیا ہے جیسا کہ گروہ ہوجائیگی میری امت تہتر فرقہ ہر ایک نار مین ہو مگر ایک فرقہ صحابی نے عرض کیا کہ وہ
کون سا ہے فرمایا جو کوئی ہوا اون راہ پر کہ مین ہون اور میرے صحابہ ہون یعنی سنت نبی و صحابہ پر ہو پس اہل سنت
یہان سے یہ فرقہ عظیمہ ہوا اہل جماعت ہونا ہی ظاہر ہوا کہ مجمع صحابہ کے طریق پر وہ ہین اور حال خلفاء اربعہ

صحابہ کا جو بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرا دریافت ہوا ہیں یعنی خروج و رفض کی تطبیق ہو گئی
اور ابن مسعودؓ سے مروی ہو کر کھینچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا خط اور فرمایا کہ یہ میری راہ ہے اور
اوسکی دونوں طرف سات سات خط آڑے کھینچے اور فرمایا کہ یہ شیاطین ہیں یعنی اون خطوں میں ایک طرف
کا ایک امر باافراط دوسرا اوسکے مقابل میں تفریط ہے مثلاً ایک خط خروج کا جسکے پندرہ فرقے ہیں دوسرا
دوسری طرف رفض کا جسکے اول تین فرقے ہوکر تیس کو پہونچے ہیں دوسرے مثلاً ایک مرجا والے ہیں
مرجیہ تو دوسرا اوسکے مقابلہ میں بارہ فرقے معتزلہ ہیں جو کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا جنت میں نجاوے
تیسرے اہل قدر ہیں جو بندہ سے اختیار کو سلب کرتے ہیں اون کے مقابل میں وہ ہیں جو بندہ کو خالق خیر و شر
جانتے ہیں چوتھے مشبہ معطلہ منزہ ہیں اوسکے مقابل مشبہین ہیں پانچویں ماولین محض ہیں اونکے مقابل
ہیں ظاہر کا عرفیہ ہیں علی ہذا چھٹے و ساتویں ہیں پر اسلم وہ جو ہر ایک امر میں اعتدال کا درجہ رکھتے ہیں
جنپر خدا کا انعام ہے یعنی بڑا گروہ اہل سنت وجماعت کا گو اونمیں فروعات کی بابت اختلاف ہے جبکہ مت ہو
پر اصل میں سب متفق ہیں بخلاف دوسرے فرقوں کے مثلاً شیعوں میں بہت سے فرقے ہیں کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں

تفسیر سورۂ زخرف مکیہ ہے نواسی آیات و سات رکوع اسمیں ہیں

اس سورت میں پہلے پیشین گوئی کی گئی اون وعدوں کی جو سورتوں میں گذرے گویا تاکید ہے اور اس سورت میں
قوم ہی طرح کے مجادلہ کا ذکر ہے کہ یہود کے بہکانے سے اونہوں نے کیا اور وہ ملائکہ کو پوجتے ہیں اور اونکو خدا کی
بیٹیاں سمجھے اور فیصل ہوا سفر شفی ہیں و مانگوں ہیں زمانہ اسلام میں ہزاروں ہزار مقدس ملائکہ کا اترنا کہ جنہیں
لکھا ہے جو بصورت حضرات صحابہ وغیرہ ستر ہزار گروہ کا بروز ہونا تھا جنکے بارہ [illegible] کے ساتھ ستر ہزار
پر یہود بغض ملائکہ کا آنا خداوند کے ساتھ سمجھے ہوئے تھے تو انکو یہود شیطان مثال اونکو قریش نے بہکایا اور
نے مجادلہ کیا اور علی ہذا اور اعتراض کیے اور اپنے خیالوں کی موافق مبالغہ کرکے کہا کیا کہ کیا ہوا ہے
ایسی بول کو کہا تھا ہے اور جیسے بارہ [illegible] اور قرآن کا انکار کیا جیسے مضمون سورت سے ظاہر ہے لو سورہ نازل
ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ یہ الواح موسیٰ کی مطابق قسم ہے کتاب روشن توریت کی کہ جسنے اوس موعود کو کیا قرآن
عربی اس امید سے کہ تم سمجھو جیسے فصل ۱۸ استثنا میں خدا کا کلام نازل ہونا زبان نبی امی قیداری آل اسمٰعیل کے
موعود ہے جو حسب فصل ۴۲ مذکور کے ملک عرب میں وہ نبی موعود ہے نہیں کہ بنی اسرائیل کا یہ اعتراض کہ عربی زبان میں
قرآن کیوں ہوا محض غلط ہے کیونکہ قرآن کے نبی علیہ السلام موعود عربی ہیں تا آپ سمجھیں اور دوسروں کو سمجھا دیں

وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝ اور تحقیق ہے وہ ہمارے پاس یہ قرآن توریت ام الکتاب میں ہے
جیسے وہ قائم ہیں البتہ بلند رتبہ والا محکم ہے وگر وہ کہیں کہ ہر قرآن ام الکتاب ہے تو انکی یہ بات لا تشاد
أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ۝ آیا باز رکھیں تم سے قرآن کے ذکر کو اگرچہ
ہو تم قوم اسراف کرنیوالی نہیں ہو سکتا کہ حکمت خدا کی خلاف ہے کہ اسراف کرنیوالوں کو تعلیم بنظر حکمت اونکی
حال کے مناسب لازم ہے تو قرآن کا نزول لازم ہے کہ حق تعالیٰ اگرچہ بنفسہ غنی ہے اور بہیر کوئی شے دوسرے کے حکم کو
فرض نہیں پر لازم ہے اوسکو ہدایت بمعنی ارادت وطریق کے اور قرآن کے وعدہ وعید پر جو تمسخر کرتے ہیں اونکا جواب
ارشاد ہے وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اور بہت سے بھیجے ہمنے نبی پہلی قوموں میں اور نہ آیا کوئی اونکو نبی مگر اونکو وعید کے ساتھ تمسخر ہی کیا کرتے تھے فَأَهْلَكْنَا
أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ۝ پس ہلاک کئے سخت تر اونسے اور گذر چکا ہے حال پچھلوں کا یہی قرینہ
اور سبب ہے کہ نبی کو تسلیم نکرکے غیر پرستی میں گرفتار ہیں وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ اور البتہ اگر تو اونسے دریافت کرے کہ کسنے پیدا کیا آسمانوں و زمین کو
البتہ کہیں پیدا کیا اونکو غالب علم والے نے پس شرک کیوں کرتے ہیں اور خدا کو کسی کی ضرورت نہیں ہے وہ تنہا اوسکی
یہ ہے الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وہ وہ ہے جسنے
کیا تمہارے لئے زمین کو بساط بچھونا اور بنائیں اوسمیں تمہارے لئے راہ شاید تم راہ پاؤ خاص اوسکے پوجنے کی طرف
کہ غیر اللہ کے پوجنے میں ٹھوکر لگتی ہے وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً
مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ اور وہ جسنے اوتارا بلندی سے پانی اندازہ کے ساتھ پس زندہ کیا ہمنے اوسکے
ساتھ شہر مردہ کو اسیطرح وہ قدرت رکھتا ہے قیامت کو کیسے منکر ہیں اور جیسے پانی سے زمین مردہ کو

زندہ کیا ویسے ہی پہنچکر مردہ زمین کو زندہ کیا پس جیسے تم یہ اعتراض نہین کرتے کہ مینہ پہنچکر زمین مردہ کو
کیون زندہ کیا اوسی طرح سے ہمکو بھی تسلیم کرو کہ مردہ دلونکی زندگی کے باعث ہین اور اونکی خبر قیامت
کو وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا اور خدا وہ ہے جسنے کل چیزین بہانت بہانت پیدا کین اور کسی
دوسرے مین یہ طاقت نہین جو اونکو پیدا کرے وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ
لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ
الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؀ اور کئے
تمہارے نفع کے لئے وہ جہاز وچوپائے کہ تم اوپر سوار ہو تاکہ بیٹھو اوس ہر ایک شی کی پشتون پر پہر یاد کرو اپنے
رب کی نعمت کو جب تم سوار ہو اوس پر ایک بار گشت مین اور کہو کہ پاک ہے وہ ذات پاک کہ مسخر کیا اوسنے
ہمارے لئے اوسکو اور نہین تھے ہم اوسکے لئے قابو مین لانیوالے یعنی اگر وہ قابل پرستش نہین اور تحقیق ہم اپنے رب کی
طرف رجوع ہونیوالے ہین جیسے کشتی وسواری اپنی جگہ مین واپس آتی ہے نہ آنکہ جاہلونکی طرح کہ کشتی وچوپائے
کو پوجا اور بعد وقت قیامت کے تو دوبارہ انکار کردو اور جبکہ ہر ایک شی صانع کی مصنوع ہے اور بہانت بہانت
پیدایش مین فرشتے بہی آگئے پس وہ بہی قابل پرستش نہین ہین باوجود نبی کی ممانعت کی بہی طرح اونکو
بیٹیان خدا کرکے پوجین بڑے تعجب ہے جیسے ارشاد ہے وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ؀ؕ اور کرین خدا کیلئے اوسکے بندون سے یعنی ملائکہ کی جز کہ یہ بیٹیان خدا کی ہیں تحقیق
انسان البتہ ناشکرا ہے ظاہر ہے کہ معبود ملائک ہوکر اونکی صورت بناکر پوجا اب اس تحقیق کو بعد یاد رکھ کرے
بت پرستی یا کہو جو فرمایا ہے اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ؀ وَاِذَا بُشِّرَ
اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ؀ کیا اللہ نے
اپنی مخلوق سے بیٹیاں پسند کین جنکا تم ادنی درجہ جانو اور برگزیدہ کیا تمکو بیٹون کے ساتہ اور جب
بشارت دیا جاوے ایک اونکا اوسکے ساتہ جو بیان کرے رحمن کے لئے مثل کہ اوسکے لئے لڑکیان ثابت کریگا
ہو جاوے منہ اوسکا سیاہ اس حالت مین کہ وہ غمگین ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ
غَيْرُ مُبِيْنٍ ؀ یا وہ دختر جو پالی گئی ہے زیور مین اوسکی شریک اور وہ جھگڑے مین ظاہر ہونیوالی نہین

ربع

اونکو خدا کا حکم ہوا کہ اپنے باپ کو سمجھا ؤ جو آفتاب و ماہتاب و زہرہ وغیرہ
بت پرست تہا تو اون سے اوسکو ابراہیم نے سمجہایا کہ یہ پرستش کی لائق نہین اور کہا جیسے ارشاد ہے
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي
فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝ اور یاد کر جبکہ کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ مین بری ہون عبادت کرنی
اون شے سے کہ تم عبادت کرو مگر اوس ذات پاک کی جسنے مجکو پیدا کیا کہ وہی مجکو ہدایت کریگی تو اونکے باپ نے
کہا کہ ہم تجکو سنگسار کرینگے اور یہ مقدمہ بتوحید تو حسب فصل ۱۲ اکوین کے اونکو ہجرت کا حکم ہوا وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً
فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور کیا مقولہ ابراہیم کو کلمہ باقیہ اوسکے عقب مین امید کہ اونکی اولاد
رجوع کرین پس ابراہیم یا اون کے ہجرت کی پہر کا ہجرت کی اور اللہ تعالی کا برکت کے ساتہ کثرت اولاد کا وعدہ ہوا
جو بعد ہ اسماعیل ہونیوالی تہی پہر برکت کا اسحاق کے سبب وعدہ ہوا اور پہر اونکی اولاد کی تباہی کا
ذکر ہے جو بخت نصر نے کی اور برکات پانیکا کیا نیہ کے سبب وعدہ ہوا جو اونکو برکت ذوالقرنین کیقباد ملک
نسل مادی بن یافث سے اونکو ہوئی جو زمان دارا تک اونکی سلطنت رہی اور سکندری سلطنت آئی
سکندری کی بعد رومیہ کے سبب بھیہ اونکو بربادی کا وعید ہوا تو پہر اونکیلئے برکت کا وعدہ بدولت اسلام
ہوا جیسے سارے خاندان برکت پادین تو نوبت ہوبت حسب وعدہ اسحاق کی اولاد اپنی وعدہ دولت وغیرہ کو
پہونچی اور اولاد اسماعیل مین وہ ی ہلاکئے گئے اور اسماعیلی کسی کے تابع نہوی بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ
وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ بلکہ برخوردار ہونے کیا ان اہل مکہ والون کے
آبا کو حسب وعدہ زبور اور توریت یہانتک کہ آیا اونکو حق یعنی قرآن اور رسول ظاہر جس سے سارے خاندان برکت پادین
پر افسوس کہ انہون نے انکار کیا جیسے ارشاد ہے وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ
كَافِرُونَ ۝ اور جبکہ آیا اونکو حق موعود جو برکت کے فصلون مین ابراہیم کو اولاد اسماعیل مین موعود تہا
اور پارہ پارہ کرکے فصیل و اسفر شنی مین اور بتدریج نازل ہونا اوسکا ثابت ہوا تو انہون نے کہا کہ یہ شعبدہ ہی اور تحقیق
ہم اوسکے ساتہ انکار کرنیوالے ہین کیونکہ اونکا خیال یہود کی تعلیم سے حسب مفہوم فصل ۳۱ سفر شنی کے خدا کی آگ کا
اور اوسکے ساتہ فرشتے ہونیکا تہا جو ہزارون ہزار مقدس کرکے لکہی ہوی ہین حالانکہ مطلب اوسکا وہ نہ تہے

کہ مطالب خدا کو آپسے روح اعظم کا آنا بصورت حضوری ہے علی ہذا الاک کے آپسے مطالب حاصل کرتے ہیں
وغیرہ ستے ہی بہادونکا مقولہ ہوا کہ اگر قرآن آیا ہی تہا تو کسی بڑے آدمی پر آیا ہوتا نہ یتیم پر وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اور کہا اونہوں نے کیوں نہ نازل
کیا گیا یہ قرآن ان دو قریوں یعنی مکہ وطائف کے مرد عظیم فالدا مرجہ مکہ میں ولید اور طائف میں عروہ بن
مسعود ثقفی تہا تو اوسکے چند جواب دئیے جاتے ہیں اول استفہام ہے اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ
قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ آیا وہ تقسیم کرتے ہیں ائے حبیب تیرے
رب کی رحمت کو کہ دنیا کا مال یہی ہوا اور نبوت بہی ہو سکے تقسیم کی اونکے درمیان اونکی معیشت حیات دنیا
مین کہ کفار ونکو دی اور بلند کیا اونکی بعض کے بعض پر درجات کہ نبوت دی گئی یوسف شیبہ عبد اللہ کو
کہ انجام کار یہ ہو کہ پکڑیں بعض اونکے جو دنیا داری میں بعض درجات والوں کو تمسخرا کہ یہ غریب یتیم نبی کیوں ہو
حالانکہ تیرے رب کی رحمت نبوت بہتر ہے اونکے اوس مال سے کہ جمع کرین شاہ ولایت مرتضی کرم اللہ وجہہ کا شعر
اس مقام پر ہے رضینا قسمة الجبار فینا لنا علم وللجهال مال ۝ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ
مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ اور اگر نہوتی یہ بات کہ سب دنیا کے ہوجاوین آدمی ایک گروہ کفار تو البتہ ہم کر
دیتے لئے جو کفر کرین رحمن کے ساتھ اونکے گہروں کی چہتین چاندی کی اور سیڑہیان کہ اونپر چڑہین وہ اور
چہتوں پر چاندی کے وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـــُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ اور اونکے گہروں کو
دروازہ و تخت جنپر وہ بیٹہکر تکیہ لگاوین کہ وہ بہی مخلوق خدا میں ایسے اور میں تو لذت پاویں وَاِنْ
كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور نہیں ہر یہ جو
دیئے گئے ہیں کفار مگر دنیا فانیہ کی زندگانی اور آخرت تیرے رب کے پاس متقین یعنی شرکسے بچنے والوں کیلئے ہے
جو سورہ شوری میں مذکور ہوئی وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُـقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ۝ اور جو غافل ہو ذکر رحمن سے مقرر کرین اوسکو شیطان جنی و انسی پس وہ اوسکا قرین ہو جیسے

ع

فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ اور تحقیق وہ
یعنی شیاطین البتہ روکتے ہیں اہل مکہ کو راہ درست ایمان سے اور ظن کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں حَتّٰى
إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ تا آنکہ جبکہ
آوے ہمارے پاس اور دوزخ کا حکم ہو تو وہ غافل کہے اے کاش میرے اور تیرے درمیان ہوتے مشرق و مغرب کے
دوری پس برا ہے قرین وہ شیطان اور فرمایا جاوے گا وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُونَ ۝ اور ہرگز نہ نفع دیگی تمکو یہ تمنا آج کے روز جبکہ تمنے کفر کیا تحقیق تم عذاب میں شریک ہو أَفَأَنْتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ آیا پس تو سناوے آواز بہرے کو یا راہ
دکھلاوے اندھے کو جو حسب فصل ۴۳ یسعیاہ کے وہ بہرے اندھے ہیں جو ہر ذکر کے بیان ہوئے ہیں جیسے سورہ یٰس میں انکا
حال مذکور ہوا اور جو گمراہی ظاہر میں ہیں انکا رسول کی مثال انکو فرماتا ہے فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ
مُنْتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ ۝ پس اگر ہم تجکو لیجاویں
ہجرت کرا کے مدینہ میں پس ہم انسے عوض لینے والے ہیں تا آنکہ دکھلاویں ہم تجکو وہ جو ہمنے تجسے وعدہ
کیا ہے پس ہم اونپر قدرت رکھنے والے ہیں فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ۝ پس محکم پکڑ رہ وہ جو وحی کی گئی ہے تیری طرف کہ تو راہ درست پر ہے وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ
وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝ اور تحقیق قرآن البتہ یادداشت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور
عنقریب سوال کیا جاوے گا اے اہل اسلام کہ اوسکی ہدایت پر چلے یا نہیں قانون کی طرف اشارہ ہے جو سورہ شوریٰ
میں مذکور ہوئی اور وہ جو کفار بنی مدلج کا مقولہ تھا کہ ہم دین اسلام اختیار کریں اگر ہمارے بتوں کی عظمت
ایک مرتبہ بھی لیجاوے تو ہم اہل اسلام کے خدا کی عبادت دوسرے سال کریں تو ارشاد ہے وَاسْأَلْ مَنْ
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝ اور دریافت
کر تو اہل کتاب سے جو قرین کار مذکورہ ہیں ان ہمارے رسولوں کا حال جنکو ہمنے تجسے پہلے بھیجا آیا کیے ہمنے انکو
سوائے رحمٰن کے معبود کہ انکی وہ عبادت کرتے ہرگز نہیں دوسرا جواب ارشاد ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ
بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور ہمنے بھیجا موسیٰ کو

ع ۴ ۱۱

اہل ایمان تھے جو ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونکی محبت سالم رہی اور فرعون کا قصد موسیٰ کو قتل کا ہوا اور
فرعونیوں نے صلاح دی کہ اونکے بیٹے نذرون کو قتل کرو فرعون نے موسیٰ سے کہا کہ تم باہر جاؤ اور عبادت کرو
موسیٰ نے کہا کہ ہم جوان و بڈہے اور لڑکے و لڑکیوں کو ساتھ جائینگے اوسنے سوا مردونکے اور کی اجازت
ندی اور موسیٰ نے یہ تسلیم نکیا اور تیرہ صدمے موسیٰ و ہارون کو کھلوادیا اور قوم فرعون سے جو ایمان پوشیدہ
کرتا تہا اوسنے سمجہایا کہ کسقدر آفات تمپر پہونچی ہیں تو موسیٰ کی دعا سے ٹڈی آئی اور فرعون نے کہا کہ میرا گناہ
اس وقت معاف کرو تو موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی اور پہر فرعون کا دل سخت ہوگیا تو دعا سے موسیٰ سے
تین شبانہ روز تاریکی چہاگئی تو فرعون نے موسیٰ پر تشدد کیا اور کہا کہ مر تیرا منہ نہ دیکھونگا تو اوسی رات کی
فرعون و فرعونیوں پر مری پڑی تو اوسنے اجازت دی اور دسوین محرم کو موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے پر راہ سے
دو طرف کیطرف چلے تھے تو فرعون اونے لشکر لیکر چڑہ دوڑا کہ موسیٰ و اونکے ساتھیوں کو قتل کرے فلما
اسفونا انتقمنا منہم یعنی پس جبکہ وہ ہمکو غصب مین لائے کہ موسیٰ کے ساتھ تشدد سے فرعون پیش آیا
تو عوض لیا ہمنے اوس سے فاغرقناہم اجمعین ۝ فجعلناہم سلفا ومثلا للآخرین ۝ پس غرق کیا
ہمنے اونکو پس کیا ہمنے اونکو پیشوا کہ کفار دستہ دو مردونکے لیئے یہ قصہ موسیٰ کا تمام ہوا اور دیکھو اس وقت فرعون
کے ساتھ موسیٰ نے دو سرکہ خدا کہلانا تہا لیکن بنی اسرائیل نے مسیح کی نسبت افراط کیا ہے ارشاد ہے
ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون ۝ اور جب ہی مریم کے بیٹے عیسیٰ کا
ذکر بیان کیا گیا مثل ہے کہ جبکہ ذکر آتا ہے تو عیسیٰ کو نصاری خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہی ملائکہ کو خدا کی
بیٹیاں کہتے ہیں ناگہاں تیری قوم اوس سے چلانے لگتی ہے وقالوا ءالہتنا خیر ام ہو ۝ اور کہا انہوں نے کہ
ہمارے معبود بہتر ہیں یا یہ [illegible] اچھے ہیں ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون ۝
نہ بیان کیا انہوں نے اوسکو مگر براہ جدل کیونکہ وہ عیسیٰ کے معتقد تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح کی
الوہیت کے معتقد نہ تھے بلکہ وہ قوم ہیں خصومت کرنیوالی مسیح کی الوہیت کا جو کر کے تردید کرتے اوس پر اونکو حجت کرنی
نہیں [illegible] کو عبد اللہ کہتے ہیں کہ پرستش کی وہ لائق نہیں جیسے ارشاد ہے ان ہو الا عبد انعمنا
علیہ وجعلناہ مثلا لبنی اسرائیل ۝ نہیں ہے وہ مگر عبد [illegible] انعام کیا اور کیا ہمنے اوسکو

منسوخ ہے کہ مسیح نے فصل ۵ متی کی مطابق فرمایا کہ مین توراۃ کو رد کرنے نہین آیا بلکہ کامل کرنے آیا ہون
جب نسخ کرنے نہین آیا پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو کہ اللہ پروردگار میرا اور تمہارا ایک ہے پس
اوسکی بندگی کرو یہی راہ درست ہے جبکہ مسیح نے کبھی آپ کو پوجنے کا حکم نہین فرمایا فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
مِنْۢ بَيْنِهِمْ ج فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ پس اختلاف کیا گروہون نے
اونکے درمیان سے کہ یہودی مسیح کو نبی دروغگو سمجھے اور نصاریٰ اونکو پوجنے لگے پس افسوس ہے اون لوگون کو
جنہون نے مسیح پر ظلم کیا عذاب دردناک قیامت سے اور مسیح پہلی بار آنے سے سو گئے اب هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ نہ انتظار کرین مگر ساعت کا کہ آوے
اونکو ناگہان اور وہ شعور نرکھین جیسے مسیح نے فرمایا ہے کہ بادو کہ میرے آنیکے وقت سے کوئی اطلاع نہین رکھتا
جیسے باب اول اعمال مین ہے۔ اور نصاریٰ جو مسیح کو پوجتا اونکا حال فرماتا ہے اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ دوست اوس روز بعض مثل مسیح بعض نصاریٰ کے دشمن ہون گر متقی کہ
باہم گر شفاعت کرا دین جہ کہیں اپنی دوست مسلمانون کو جنہون نے اونکی کہنے کی مطابق ایمان حاصل کیا
يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ج اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
مُسْلِمِيْنَ ۝ کہ اے خدا کی بندو نہین ہے خوف تمہارے اوپر آج کے روز اور نہ تم رنجیدہ ہوگے وے بندے جو
ایمان لائے ہماری آیات پر اور تھے مسلمان اونکو کہا جاوے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُوْنَ ۝ داخل ہو جنت مین تم اور تمہاری ازواج خوش ہو يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ
ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ج وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
پھرایا جاوین اونپر سونے کے طباق پر از میوہ و پیالہ شراب سے بھر کر ہوئے اور اوس مین وہ ہو جو خواہش کرین
نفس اور لذت پاوین آنکھین اور تم اوسمین ہمیشہ رہنے والے ہو وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور وہ جنت مین وارث
ہوئے تم بسبب اوسکے کہ تم عمل کرتے تھے تمہارے لئے اوسمین میوہ بہت سے ہین اور اوسے کھاؤ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بدرستی مجرم لوگ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنیگے ہلکا نہوگا اونسے عذاب اور وہ
اوسمین ناامید ہونگے اور ہمنے نہ کمی کی اونکے ساتھ لیکن تھے وہی کمی کرنیوالے وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ
لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور وہ دوزخی ندا کرینگے کہ اے مالک خازن
دوزخ چاہیے کہ حکم کرے موت کا ہمارے اوپر تیرا رب مالک کہیگا کہ تم ٹہرے والے ہو لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ اور البتہ لائے ہم تمہارے پاس حق یعنی قرآن لیکن اکثر تمہارے
حق کے لیے کراہت کرنیوالے ہو اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ آیا وہ قصد کرینگے امر یعنی قتل پیغمبر کا
پس ہم قصد کرنیوالے ہین اوسکے بچاؤ کا یا گمان کرتے ہین کہ ہم نہ سنینگے اونکا سر اور سرگوشی کو ہان اور
رسول ہمارے فرشتے اونکے پاس لکہتے ہین اور جبکہ اونکو کامل طرح سے تعلیم ہوچکی تو ارشاد ہوا قُلْ اِنْ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ فرما ای محمد کہ اگر ممکن ہو کہ رحمن کے لیے ولد ہو تو میں ہی
اول عبادت کرنیوالوں سے ہوں لیکن ولد اوسکے لیے ممکن نہین جیسا ارشاد ہے سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پاک جانتا ہون رب سماوات وارض وعرش کو
اوس سے کہ وہ وصف کرین فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝
پس چھوڑ اونکو کہ بحث کرین اور لعب یہانتک کہ ملین اپنے اوس دن سے کہ وعدہ کیے گئے ہیں کہ وہ روز بدر ہے
کہ اوس عرصہ تک اپنے باطل کفر و شرک مین گرفتار رہین ولیکن وعید ہونے نہین آتا آیا کوئی دوسرا خدا ہے
جو ہو کتا ہے ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝
اور خدا وہ ہے جو آسمانوں میں الہ ہے اور زمین مین الہ ہے اور یعنی بحیثیت الوہیت ہے اور وہی حکمت والا دانا ہے کوئی دوسرا نہیں جو
اوسکا شریک ہوگا وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ
عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور بابرکت ہے وہ ذات پاک جسکے لیے ملک آسمانون وزمین
کا ہے اور جو اونکے مابین ہے اور اوسکے پاس علم ساعت ہے اور اوسکی طرف رجوع کروگے اور ہنوز وہ
وقت نہین آیا جو وعدہ کیا گیا ہے وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ٥ اور نہ مالک ہوں وہ جنکو پکارتے ہیں سوای اللہ کی شفاعت کے مگر
اوسکی جو شہادت دے لا الہ الا اللہ کی اور وہ دل سے جانیں مثل عیسیٰ و عزیر و ملائکہ اور کفار پر مقام تعجب ہے
جیسے ارشاد ہو وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ٥ وگر تو اونسے پوچھے
کسنے اونکو پیدا کیا البتہ کہیں اللہ نے پس کہاں بہکتے ہیں کہ دوسروں کو پوجتے ہیں وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ
هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ٥ اور قسم ہے نبی کے قول کی کہ اے رب یہ قوم ہے کہ ایمان نہ لاوین فَاصْفَحْ عَنْهُمْ
وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ٥ پس اعراض کر اونسے اور کہہ سلام رخصت پس جانینگے وہ وعید جو بتانے والا ہے

یا ۱۷ ع

سورۂ دخان مکیہ ہے انسٹھ آیت تین رکوع ہیں

اس سورت میں پیشین گوئی ہے فتح بدر کی اور جیسے پہلی سورت میں اہل مکہ کو فتح بدر سے وعید ہے ویسی اس
سورت میں ہے اور اسمیں بیان ہے ابی جہل و اوسکی مثل کا جو آپ کو بہتر جانتے اور وعید قرآنی کی طرف توجہ
نکرتے اور قرآن کو منزل نہ کہتے اور نبی کو مجنون جانتے تو آپ کو برا دعوا بدر میں نجانتے اور جیسے فرعون موسیٰ
کی نسبت بدفالی کا خیال کرتا ویسے اہل مکہ قرآن کی نسبت بدفالی کا خیال کرتے اور جیسے فرعون موسیٰ کی وعید کو
نسمجھا اور برباد ہوا ویسے اہل مکہ وعید قرآنی کا یقین نکرتے و برباد ہوئے اور جیسے تبع کی قوم والے اوسکی مخالفت کی
برباد ہونا جانتے اور برباد ہوئے ویسے اہل مکہ کا حال ہوا اور تبع کا قصہ اہل مکہ کو مسلّم تھا جسکا ذکر کیا جائیگا اور قرآن مجید
وہ مبارک کتاب ہے جو زمان آدم سے قبل بعثت اوسکی سبب سے برکت کیا گیا کہ ہزار ہا قسم وجود آدم میں شب تاریں
نازل ہوا اور ابراہیم نے مطابق فصل ۲ انکوین کے برکت اوسکو کہا اور شب قدر اکیسوین تاریخ رمضان کو
فتح بدر کا فیصلہ ہوا ہے اور اکثر طاق راتوں میں عشرہ اخیر رمضان میں شب قدر ہوتی ہے تو اس مقام سے روایت
ابو ذر میں غرابت ہے کہ صحف ابراہیم تیسری رمضان میں اور توراۃ چھٹی اور زبور اٹھارویں میں اور قرآن
چوبیسوین رمضان میں نازل ہوا ہے پس بعد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ کے ارشاد ہے حم
وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ٥ الواح موسیٰ
بالخصوص فصل ۲۰ استثنیٰ کی مطابق قسم ہے قرآن کتاب ظاہر کی تحقیق ہمنے ہی اوسکو نازل کیا شب مبارکہ

لیلۃ القدر میں یعنی بطور اجمال کے جیسا وعدہ کر رکھے تحقیق ہم ہیں اسکے ساتھ منکرین کے لیے ڈرانیوالے
کہ منکرین سے حسب فصل ۱۸ سفر ثنی کی تفتیش ہوگی اور کفار مکہ پر اس شب قدر میں بروز بدر فیصلہ ہوگا
جیسا ارشاد ہے فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۚ رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۙ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۘ
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝ اوس شب قدر میں فیصلہ پاوے ہر امر حکم بڑا ہماری طرف سے تحقیق ہم ہی ہیں
رسول کے بھیجنے والے ہزار ہفتم وجود آدم میں بنظر رحمت تیرے رب سے جو فصل بستم خروج وہ سفر ثنی میں رحمت
خاص ہو وہ ہے رب آسمانوں و زمین اور اونکے مابین سے جنکو عرصہ چھ زمانہ میں پیدا کرکے سبت کو مبارک
کیا جسمیں اشارہ ہزار ہفتم وجود آدم میں نبوت کے ختم کا ہوا اگر ہو تم ایقان کرنیوالے اور فصل ۹ سفر ثنی میں
قرآن کی تعریف میں تعلیم خدای یگانہ کی طرف کلی ہے تو ارشاد ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ
وَ رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ۝ نہیں ہے کوئی معبود اوسکے غیر وہی جلاوے
اور وہی مارے تمہارا رب اور تمہارے باپ دادوں پہلون کا رب اور جو مکہ فصل ۱۲ سفر ثنی میں ہجرت کا وعدہ
مکہ سے مدینہ یعنی طیبہ میں ہوا ہے جو بباعث انکار اہل مکہ نبی فرماوین تو مکہ والے اوس پر ایمان ۔ لاوین بلکہ
وہ شک میں ہوئے فیصلہ کی بابت کھیل کریں مگر جیسے اونکو یقین ہو کہ بدر میں وہ مارے جاوین گے تو ارشاد ہے
فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۙ یَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝
پس انتظار کر اوس دن قحط سالی کا کہ لاوے آسمان ظاہر دھوان کہ ڈھانپے آدمیوں کو دعا کی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے سے یہ عذاب ہے دردناک پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اوپر یوسف کے برس کے ہو پس سال
خشکی کا پڑا کہ کافر کتے اور مردار تک کھانے لگے اور آنکھوں کے آگے دھوان مثال ابر آنے لگا رہا وہ دھوان
جو آثار قیامت سے ہے وہ دوسری بات ہے وہ ترتیب آیات کو بیان مناسبت نہیں گو بلسان اشارہ اوس کی
طرف کیا گیا ہو پر وہ دوسری بات ہے جو منافق کی سمع و بصر دین کو پکڑے اور اہل اسلام کو مثل زکام دریافت ہو
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کفار لاچار ہو کر اور کہا اے ہمارے رب دور کر
ہم سے عذاب قحط سالی تحقیق ہم ایمان لاتے ہیں تو شکایت کی قحط سالی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے

اور کھیتیں اور اچھے مقام اور نعمت اونمین تھے چھوڑی جنمین وہ خوش تھے کَذٰلِکَ ایسے ہی ہم اہل مکہ کے ساتھ
کرنیوالے ہین جنکے پاس طائف کے باغ وغیرہ ہین جیسے عتبہ و ولید کے وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ٥
اور وارث کیا ہمنے اونکا دوسری قوم کو کہ بنی اسرائیل کے سوا دوسرے تھے جنمین تیسرا فرعون بانی بربان ہوا پس
فَمَا بَکَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا کَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ٥ پس نہ روئے اونپر آسمان و زمین اور نہ تھے
وہ مہلت پانیوالے انس بن مالک سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہین ہے کوئی بندہ مگر اوسکے لئے دو دروازے ہین آسمان مین
غیب سے ایک دروازہ ہے کہ آتا ہے اوس سے اوسکا رزق اور ایک دروازہ ہے جس سے جاتا ہے اوسکا عمل جبکہ وہ
مرتا ہے اور اہل ایمان اوسکو نہین پاتے دریافت کرتے ہین کہ فلان شخص کہان ہے مرد مومن کہتا ہے کہ وہ تو
مرگیا تو کہتے ہین وہ ہمارے پاس نہین آیا دوزخ مین گیا الحدیث اور مومن پر چالیس روز آسمان و زمین
روتے ہین جیسے معالم مین ہے یہ بیان ہے چالیس کی اصل دریافت کرو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ کَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ٥ اور نجات دی ہمنے
بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلیل کرنیوالے عذاب سے کہ وہ تھا متکبر اسراف کرنیوالون سے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ
عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ٥ اور ہمنے پسند کیا
بنی اسرائیل کو جان کر عالمون سے اور دین تھے اونکو وہ آیات جنمین آزمائش ظاہر ہے کہ اونپر قائم رہین یا نہین
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ٥ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ٥ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ تحقیق یہ لوگ مشرکین مکہ اور بعث سے منکر یہی کہتے ہین کہ نہین کوئی موت و حیات
مگر پہلے اور ہم اوٹھائے جاوینگے نہین اور کہا اگر تم سچے ہو تو لاؤ ہمارے باپ دادون کو کہ وہ گواہی دین اور یہ صفت
دجال کی ہوگی کہ طریق سحر یہ ہم ہو اونکے آبا و اجداد کو دکھلا دیگا نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ لوگ مخالفت
نبی کے سبب اپنی تباہی سے غافل ہین جیسے قوم تبع تو ارشاد ہوا اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ٥ آیا وہ بہتر ہین یا قوم تبع اور وہ لوگ جو پہلے تھے کہ اونکو ہمنے ہلاک
کیا اور تھے وہ گنہگار اور خصوصیت تبع کی اس جگہ یہ ہے کہ اہل مکہ کو وہ مسلم ہے کہ تبع نے کعبہ کی تعظیم کی اور
بقول ابن عباس یہ آخر تبع ہے مسمی اسعد ابوکرب اور تبع والا اصحاب یمن تھا اور اوسکا بیٹا لشکر کے ساتھ جدا ہوگیا تھا

ع

القافانی اہل مدینہ کے ہاتہ سے جو اوسوقت مین تہا بن اسماعیل کی اولاد آباد تہا مارا گیا تہا کہ اوسکے فرزند
کے آبا بیت پیچہے قوم آ اوسنے وہان آنکر آباد ہوے تہے پس تبع نے ثمہ کی نسل والے بعض انصار کے اجداد کے
تباہ کرنیکا ارادہ کیا اور اہل تہا مقابل اسطرح سے اوسکے ہوتے کہ رات کو چہاپا مارتے اور دن کو بہاگ جاتے
آل اولاد اسماعیل کی بہادری اور مروت ہی تو تبع کو خوش آیا اور کہا کہ البتہ یہ بڑے لوگ ہین اور چونکہ متصل ہر سو فتحی تہین
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اوسمین لکہی ہوئی ہے اشعیاء نے جسکی فصل ۱۲ کتاب مین مدینہ تہا کو ہجرت گاہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم لکہا ہے تو کعب اسد احبار جو بنی قریظہ نے حوالی مدینہ مین قیام کیا تہا جو دونون چچیرے
بہائی تہے تو کہا اے بادشاہ ایسا نکر کہ تہا ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے جنکی ولادت مکہ مین ہوگی
اور یہ مقام مقابلہ کا اونکے اصحاب اور اونکے دشمنون کا ہوگا اور تبع نے دریافت کیا کہ کوئی نبی سے مقاتلہ
کریگا تو اونہون نے کہا کہ مقابلہ کرینگے اونکی قوم تو یہان قتل کئی جاوینگے پس باز رہا تباہی مدینہ سے اور اُن
دونون کو مع چند نفر یہود کے ہمراہ لیچلا اور آتش پرستی سے توبہ کی اور دین یہودی اختیار کیا اور آئی اوسکے پاس
قوم ہذیل اور اونہون نے موتی و زبرجد و چاندی کا خزانہ کعبہ کے نیچے بتلایا تو تبع نے احبار مذکور سے دریافت
کیا تو اونہون نے کہا کہ اس بیت کا قصد برائی کی نسبت کوئی نکرے مگر وہ سپرد ہلاکی آوی پس یہ سنکر قوم ہذیل کو ہاتہ پاون
کاٹے اور اندہا کر کے سولی پر چڑہایا اور مکہ مین آنکر کعبہ پر غلاف اور چہ ہزار بدنہ قربانی کی اور چہ دن ٹہرا گویا چہ ہزار
سال کی اوسنے عبادت ساتون ہزار نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے انتظار مین اوتاری اور طواف کعبہ کیا اور سر
منڈوایا اور لوٹ گیا یمن کی طرف تاکہ یمن مین داخل ہو تو آڑی آئے اوسکی قوم حمیر کہ تو ہمین منادیگا کیونکہ تو نے
اپنا دین آبا ترک کیا پس بلایا تبع نے اونکو یہودی دین کی طرف کہ اوسوقت مین وہ اسلام تہا اور یمن والے
آتش پرست تہے اور اسفل جبل مین آگ تہی تو قوم نے کہا کہ چلو آگ کے پاس حاکم لیچلو تبع نے کہا کہ تمنے انصاف کیا
پس قوم کو اور اونکے بتون کو وہ کہا گئی اور دونون احبار مع تورات کے اوسمین سلامت رہے پس اس مقام سے حدیث
مین اس تبع کی مدح آئی ہے اور قوم کی اوسکی ملامت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مین نہین جانتا کہ
تبع نبی تہا یا نہین ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین اور جو انکے درمیان ہین کو لعب کرنیوالی اور نہ پیدا کیا ہمنے اون

دونوں کو مگر حق مخلوق ہے کہ ساتھ جو قیامت میں متمثل ہوگا ولیکن اکثر لوگ اونکو نہ جانین لیس جب کوئی
سرکشی زیادہ کرتا ہے سرکوب اوسکا پیدا ہوتا ہے ہر سب کی جزا کے لئے روز فصل قیامت مقرر ہے جیسے ارشاد ہے
إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝
إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ تحقیق روز فصل اون سب کی میقات ہے اوس دن
نہ بے پرواہ کرے گا کوئی قریب دوسرے قریب کو اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے مگر جسپر اللہ رحم کرے کہ ختم المرسلین بروز
روح اکبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسلیم کرے تحقیق وہ رحیم والا ہے إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ
يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝ اور تحقیق درخت تھوہر مثل ابی جہل گنہگار کا کھانا ہو زیتون کی تلچھٹ کی
طرح سے کہ جوش مارے پیٹوں میں کھولتے پانی کی مثال خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ
رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ
تَمْتَرُونَ ۝ اور زبانیہ کو حکم ہوگا کہ اسکو پکڑو پس روانہ کرو اوسکو دوزخ کے وسط کی طرف ڈالو اوسکے سر پر
گرم پانی کا عذاب اور کہا جاویگا چکھ کہ تو غالب بزرگ دار ہے تحقیق یہ جزا اوسکی ہے جسکے ساتھ تم شک کرتے تھے
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
مُّتَقَابِلِينَ ۝ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۝ تحقیق متقی مقام امن میں ہوں جنتوں اور چشموں
میں پہنیں سندس اور استبرق متقابل ہوں اور نکاح کریں اونکا حورعین سے يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
آمِنِينَ ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝
فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ چاہیں جاوینگے ہر میوہ امن والے نہ چکھیں وہاں
موت مگر دنیا کے پہلی موت اور نگاہ رکھی اللہ نے اونکو عذاب کھولتے پانی سے تیرے رب کے فضل سے یہی ہے
مراد بزرگ جو بدولت قرآن حاصل ہوگی فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ فَارْتَقِبْ
إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ۝ پس جز این نیست ہم نے آسان کیا ہے اوسکو تیری زبان کے ساتھ شاید وہ نصیحت پکڑیں
پس انتظار کر فتح کا کہ وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں حدیث میں ہے کہ جو رات کو پڑھے حٰمٓ الدخان استغفار
کریں اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے ۔

سورۂ جاثیہ مکیہ ہے سینتیس آیت چار رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں نضر بن حارث ملحد کے مارے جانیکی پیشین گوئی ہے اور نیز اس سورت میں نضر بن حارث کی
دہریت کی تردید ہے جو اختلاف عالم کو منسوب بدہر موسوم کرتا ہے بت پرست اور قیامت کا منکر تھا اور کہتا
کہ حیات دنیا کے سوا کچھ جزا و سزا نہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۵ الواح موسیٰ کی مطابق نزول پارہ پارہ کتاب ہے اللہ غالب باحکمت سے
جسکی دلیل تطبیق پیشین گوئی ہے جس سے الحاد کی بیخ برکندہ ہو جو نزول کلام کے معتقد نہوں بالکہ خدا کی پاکی کو بھی
بیجا نہیں اور پہر ملحدین کی نسبت تعلیم ہے اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۵
تحقیق آسمانوں و زمین کی پیدائش میں البتہ آیات ہیں مومنین کے لئے کہ ایک خالق ہے گو ملحد اوسکو نہ سمجھے
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۵ اور تمہاری پیدائش میں اور اون جانورون میں
جو پہیلائے گئے آیات ہیں ثبوت حق پر اوس قوم کے لئے کہ ایمان کرتے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
اور اختلاف رات و دن میں اور اوس باعث رزق میں جو نازل کیا ہے آسمان سے اور زندہ کیا اوس سے زمین کو
اوسکی موت کے بعد اور ریاح کی گردش میں آیتیں ہیں وجود حق پر اوس قوم کے لئے جو تعقل کریں کہ یہ تغیرات
بغیر اثر تغیر کرنیوالے کے نہیں ہو سکتے اور وہ سوای وجود خلق کے دوسرا شئے مصنوع نہیں اور وہی موجود قدیم بالذات
ہے وہ موجود ہے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهِ
يُؤْمِنُوْنَ ۵ ان آیات خدا کو ہم پڑہتے ہیں تیرے اوپر راستی کے ساتھ پس کس حدیث کے ساتھ بعد رسول خدا
و خدا کی آیات کے ایمان لاوینگے وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۵ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ
يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۵ افسوس ہے جہوٹے گنہگار مثل نضر
بن حارث کے لئے جو سنتے آیات خدا کو کہ پڑہی جاتی ہیں اوسپر پہر اصرار کرے کفر پر تکبر کرنیوالا ہو کر گویا اوسنے اونکو
نہیں سنا پس اوسکو بشارت دے دردناک عذاب کی ساتھ کہ وہ دنیا میں ذلت سے مارا جاوے اور آخرت میں

جہنم میں جا دے جیسے ارشاد ہو وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئَا اِتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ه اور جب جانے ہماری آیات میں کچھ مثل اسکی کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے دریافت کرو اور اہل کتاب مثل عیجاس والکس دصیحت نی جوکہ میں آگے نبوت نبی اسماعیلی سے انکار کیا پکڑے آیات خدا کو ٹھٹا اونکے لئے عذاب ہو ذلت دہندہ کہ برکیا دنکو جہنم ہے اور نہ بے پرواہ کرے اونسے کچھ جو حاصل کیا ہی اور نہ وہ جو پکڑے سواے خدا کے دوست اور اونکو عذاب ہی بزرگ بروز قیامت هٰذَا هُدًى وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ه یہ قرآن ہدایت ہی اور جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کی آیات کا اونکے لئے عذاب ہی ہلاکت دردناک سے کہ صریح حق تعالیٰ کی توحید و تصرف کو انکار کرتے ہیں اور اللہ کی وہ صفت ہی جو ارشاد اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ه اللہ وہ ذات ہی جسنے مسخر کیا تمہارے فائدہ کے لئے دریا کو تاکہ جاری ہو جہاز اوسمیں اوسکے امر اور چلیے کہ تم خواہش کرو اوسکے فضل سے کہ سوداگری کا مال لیجاؤ اور امید کہ تم شکر کرو کہ بیسا ہستی مطلق ذات خدا کے اور سی یہ بندوبست ہو بغیر ایجاد کے خود بخود ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ه اور مسخر کیا تمہارے لئے اوسکو جو آسمانوں میں ہو اور جو زمین میں ہی سب کو اپنی طرف سے تحقیق اسمیں البتہ نشانات ہیں اوس قوم کے لئے جو فکر کریں کہ اوسمیں تصرف بے متصرف کے نہیں ہو سکتا اور جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہی مسخر ہیں تو وہ اگر اہل اسلام کو تکلیف دیں تو کیا جای شکایت ہی قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ه فرما اون لوگون کے لئے جو ایمان لائے درگذریں اون لوگونکی تکلیف دہی سے جو نہ امید رکھیں خدا کی بادشاہت آسمانی اسلامی کے دنوں کی تاکہ جزا دے ایک قوم کو بسبب اوس گناہ کے جو انہوں نے حاصل کیا تھا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ه جو نیک کام کرے بس اپنے نفس کے فائدہ

کے لیئے ہے اور جو بری کرے وبال اوسکا اوسپر ہے جیسی دنیا مین برا کیا پہر تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو
اگر بعض اہل کتاب کا انکار جسکے سبب سے کافر ہیں تا قرآن پر کرین تو اوسکا جواب ارشاد ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا
بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ
عَلَى الْعَالَمِينَ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اور البتہ دی
ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب وحکم نبوت اور نصیب کیا اونکو طیبات سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالمون پر
اور دے ہمنے اونکو نشانات امر اسلام کی نسبت مثل نزار مقیم وجود آدم مریخ لموت حضور صلی اللہ علیہ وسلم
پس نہ اختلاف کیا اونہون نے مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم براہ بغاوت باہم دگر حرام کہانے کے سبب سے تحقیق
تیرا رب حکم کریگا اونکے درمیان بروز قیامت جسمین وہ اختلاف کرتے تہے جیسے بعض بینات اسلامیہ توراۃ کے
اسلام کے مقدمہ مین مقدمہ سوم مین مفصل ہوئی ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا پہر کیا ہمنے تجکو
شریعت پر امر حق سے جو موعود کی مطابق ہے پس تو اوسکی پیروی کر اور نہ پیروی کر اون اہل مکہ کی خواہشون کی
مطابق کہ نہ جانتے ہین جو کہتے ہین کہ اگر عذاب ہوا تو ہم بچالینگے کہ وہ ہرگز نہ بے پرواہ کرین تجہسے اللہ سے کچہ بلکہ وہ
سر و بدر خود بحث بلا مین ہون کہ إِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝ اور تحقیق
بعض ظالم بعض کے دوست ہین جیسے یہود اہل مکہ کے اس مقام سے الکفر ملۃ واحدۃ مشہور ہوا اور اللہ
دوست ہے متقیون کا جو شرک سے بچین هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝
یہ آیات بینائیان ہین آدمیون کے لئے اور ہدایت ہے مومنین کے لئے اور رحمت موعود ہے حسب فصل ۲ خروج وغیرہ
کے امت مقتصدہ قوم یہود کے لئے جو ایمان لاوینگے بعض اہل کتاب مستحق اسی تن کے جو ایمان لائے مکہ مین
اور کافرین یہود سخت متعصب کا اعتبار نہین تو ارشاد ہے أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ
كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ آیا گمان کرین
وہ یہود منکر جنہون نے حاصل کین برائیان کہ کرین ہم اونکو اون متقیون کی مثل جو ایمان لائے اور کام کئے نیک برابر ہی

ع ۲

اونکا زندہ اور مردہ کہ ظالمون کے ساتھہ مین بد ہے وہ جو حکم کرتے وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور پیدا کیے اللہ نے آسمان و زمین
ساتھ الحق کے ساتھ اور قیامت آوے تاکہ جزا دیا جاوے ہر نفس اوسکو ساتھ جو اوسنے حاصل کیا ہے اور وہ
ظلم نکیے جاوینگے جیسے آنا ظاہر مین پس ملحدین کا سقول لغو بے سروپا ہے گو بظاہر اہل علم سے ہو جیسے ارشاد ہے

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ آیا پس
تونے دیکھا اوس کو مثال کہ جسنے پکڑا اپنا الٰہ اپنی خواہش کو وہ جو چاہے سو کرے گمراہ کیا اوسکو اللہ نے علم پر
اور مہر کی اوسکے سمع و دل پر اور کیا اوسکی بینائی پر پردہ پس کون اوسکو ہدایت کرے بعد خدا کے آیا پس
نہیں سمجھتے - یکر دیکھو اونہوں نے آیات اور اصرار کیا تکبر کرکے انکار پر گویا اوسنے نہیں سنا اور شرع جانتے تھے
آپکو اہل علم سے سمجھتا تہا اور جب اونسے کہا گیا کہ اللہ حکم کرے اونکے درمیان بروز قیامت اور امام الملحدین
حد اونکو تباہ کرے تو وہ کہتے جو ارشاد ہے وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا
يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور قیامت کی بابت
منکر ہوئے کہ کہیں نہین ہے حیات مگر حیات دنیا کہ مریں اور جیویں اور نہ ہلاک کرے ہمکو سوا امر موہومی دہر کے
اور خدا کوئی شے نہیں اونکے لیے اسکے ساتھ علم نہین ہے وہ مگر گمان کرین کہ جسکی طرف ہلاکت کی نسبت کرتے
اوسکو وہ موجود نہین جانتے حالانکہ وہی دہر یعنی قدیم جسکی طرف نسبت کرتے ہین وہ ہے ذات خدا کی

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ اور جب پڑہی جاوین اوپر ہماری آیات واضح خدا کی توحید و وجود قیامت پر تہا اونکی
حجت مگر کہنے لگے کہ لاؤ ہمارے باپ دادون کو کہ بعد مرگ کے زندہ ہوتے دیکھین اگر تم سچے ہو حالانکہ اونکے
باپ دادون کے زندہ کرکے دکھلا دینا مسمریزم سے صفت دجال ہے یون زندہ کر لانے سے سچائی مین کچھ
بہتری نہین لگتا بلکہ دلیل صحت نبوت ہے اور وجود خدا پر دلیل بندون کی زندگانی و اونکی موت ہے جیسے ارشاد ہو

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ فرما اللہ جلاوے تمکو پھر مارے تمکو پھر تمکو جمع کرے بروز قیامت زندہ کرکے
جسمیں شک نہیں ولیکن اکثر آدمی نجانیں کہ زندہ ہونا آپکا دوسری مرتبہ بروز قیامت مقرر ہے جیسے
تمہارا اور ہماران پر دجال کی مشبہ ہ یار کی [illegible] وَلِلّٰهِ
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ اور اللہ
کے لئے ہے آسمانوں و زمین کا ملک اور جس روز کہ قائم ہو قیامت اوس روز زیاں کار ہونگے باطل [illegible] واسطے
قیامت کے کہا ہے کیسے ہے اس آنیوالی کا انکار کیا تو نے کل وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى
اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور تو دیکھے ہر گروہ کو بروز قیامت گھٹنے ٹیکے ہوئے ہر امت
پکاری جاویگی اپنی کتاب کی طرف اور فرمایا جاویگا کہ آجکے روز جزا دیجاوگے اوسکی جو تم کرتے تھے هٰذَا
كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ یہ کتاب ہماری گویا ہے تمہارے
اوپر حق کے ساتھ تحقیق ہم لکھتے تھے وہ جو تم عمل کرتے تھے کراما کاتبین کے ہاتھ سے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ پس وہ جو ایمان لائے
اور کام کئے نیک پس داخل کریگا اونکو اللہ اونکا رب اپنی رحمت میں یہ وہ فیروزی ظاہر ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پس لیکن
جنہوں نے کفر کیا تو اونکو کہا جاویگا کیا پس نہ پڑھی جاتی تہیں ہماری آیات تمہارے اوپر پس تمنے تکبر کیا اور تم تھے
قوم گنہگار وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ
اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ اور جب کہا گیا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ قیامت میں شک
نہیں تمنے کہا ہم نجانیں کیا ہے ساعت نہ ظن کریں ہم مگر ایک ظن اور نہیں ہیں ہم یقین کرنیوالے وَبَدَا لَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوا اونکے لئے اوس عمل کی برائیاں
جو کرتے تھے اور گہیرا اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور کہا جاویگا کہ آجکے روز فراموش
کرینگے ہم تمکو جیسے تم بہولے اپنے اس آجکے روز کی لقا کو اور جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے اور نہیں ہے تمہارا مددگار

کوئی مددگار ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ یہ باین سبب کہ تمنے پکڑا ہماری آیات کو ٹھٹا اور فریب دیا تمکو حیات دنیا نے پس آج کے روز نہ نکلین اوس سے اور نہ طلب تکلیف کی جاوینگی دوسری دین کے لئے جیسے آخرت کے لئے دنیا مین مکلف باحکام ہین اور جب وجود صانع ظاہر ہے جسمین شک نہین اور وعدہ وعید اوسکے راست ہین تو ارشاد ہو فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پس خدا کے لئے حمد ہے رب آسمانون ورب زمین رب العلمین کو اور اوسکے لئے بزرگی ہے آسمانون وزمین مین اور وہی غالب باحکمت ہے کہ وقت مقرر پر قیامت مین جزا وسزا دیگا۔

ع

سورۃ الاحقاف مکیہ ہے اسمین پینتیس آیت کے چار رکوع ہین

اس سورت مین طالب بن ابی طالب کی سرکشی کا ذکر ہے جو بدر سے بھاگ کر ڈوبا اور اوسکی نسبت پیشین گوئی ہے اور اس سورت کا اوائل اوائل اسلام مین نازل ہوا ہے جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر یمن مین گئے اور قافلے سے ایک یہودی مقدس سخت متعصب سے ملے اور اونہون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دی اور کہا کہ جلد مکہ کو والیس جاکر مشرف باسلام ہو پس ابوبکر مکہ مین آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ اوس وقت مین نبوت کے اظہار کا حکم ہو اتہا اور ایمان لانیکی بابت حکم ہوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دلیل دریافت کی ارشاد ہوا کہ یمنی یہودی کی شہادت دلیل ہے تو اوسیوقت ابوبکر ایمان لائے کہ کسی دوسرے کو اوس گواہی کی خبر نہ تہی جنکی اولاد وماں باپ ہی مسلمان ہوئے اور دو سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر خورد تہے تو چالیس سال کی عمر والا ایسا شخص جسکی اولاد بہی مشرف باسلام ہوئی ہون اور ماں باپ بہی اسلام لائے ہون صحابہ مین کوئی نہین ہوا کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آخر وقت وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک چالیس کو نہین پہونچے اور چونکہ پہلی سورت مین یمن کے بادشاہ تبع کا ذکر تہا جو بدولت یہود مشرف باسلام قبل از صد ہا سال زمانۂ اسلام سے ہوا تہا اور

اہل مدینہ و مکہ کی رعایت کی تہی اور آیات ابوبکرؓ بہی ہدایت یہودی مسلمان کے سبب ہوا تو یہ سورت سورت سابق کے پاس رکہی گئی اور معنی نزرہے کہ ایسا شخص جسکو ماں باپ کی تعلیم کے بعد ایمان نصیب نہوا اور پیدرین وہ شریک ہوکر بے ایمان مرا وہ طالب بن ابی طالب دریافت ہوتا ہے جو بدر سے بہاگ کر بدریا مین ڈوبا تو جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف ہے جو اپنی ماں باپ کو بہی موجب ہدایت ہوئے ویسے مثل طالب ابن ابی طالب کی مذمت ہے کہ ابوطالب و فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا اپنی ماں باپ کی کہنے پر بہی کہ اجرا اسلام مین مددگار تہی اسلام نہ لایا اور چونکہ ابوطالب ایسے مددگار تہے کہ اپنی اولاد و دوسرون کو شرکت اسلام مین تاکید کرتے اور بعد وفات ابیطالب کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تکلیفین کہینچین اور طائف تشریف لے گئے اور جنون کے واقعات واقع ہوئے تو اس وجہ سے جنون کو اتفاقات کا آخر سورت مین ذکر کیا گیا پر مخفی نرہے کہ جسکو طالب بن ابیطالب شامل کو اونکی ماں باپ نے اسلام کی تعلیم کی او رجماعت سے ڈرایا تو اوسنے اپنی ماں باپ کو اف کہا کہ بہت سی قرنین گذر گئین کہ کوئی نہ پہرا اور قرآن کو پہلے لوگون کی کہانی کہا تو ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○ الواح موسیٰ کی مطابق یہ پارہ کتاب قرآن کا نزول ہے اللہ غالب حکمت والے سے نہ انکو پہلونکی کہانیین ہین نہ پیدا کیا ہمنے آسمانون و زمین وا ونکی مابین کو مگر روح حق کے ساتہہ اور میعاد مقرر بزار برس کے ساتہ جیسی یوم ربع ہوا اور وہ جنہون نے کفر کیا اوس سے کہ ڈرائے گئے ہین اعراض کرنے والے ہین قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَہُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ہٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ فرما تم خبر دو جنکو تم پکارو سوا خدا کے انہون نے کیا پیدا کیا زمین مین یا اونکی شرکت ہے آسمانون کی پیدائش مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے یا علم کا اثر اگر تم سچے ہو بت پرستی کو حق سمجہہ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ ہُمْ عَنْ دُعَآئِہِمْ غٰفِلُوْنَ ○ اور کون گمراہ تر ہے اوس سے جو پکارے سوا خدا کے اوسکو جو جواب نہ دے اوسکو قیامت تک اور وہ اونکی پکارنے سے غافل ہون وَ اِذَا

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ اور جب قیامت مین اوٹھائے جاوین
آدمی سون اونکے لئے معبود اونکے دشمن اور اونکی عبادت کے ساتہہ منکر وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اور جب پڑہی جاوین اونپر
ہماری روشن آیات کہین وہ جنہون نے کفر کیا ہے حق موعود کے لئے جب آ اونکو آیا کہ یہ شعبدہ ظاہر ہے
بیٹے بہائی بہن باپ بیٹے اور نیز یہ قرآن باہم جدائی ڈالتا ہے کہ اوسکو سنکر کافر ایمان لاکر خویش و اقربا سے
جدا ہو جاتے ہین پس قرآن کو علو سبین سے خلو یا سحر کہین یا افترا کہین جیسا ارشاد ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ
فِيْهِ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ یا کہین کہ اسکو
افترا کیا ہے مدعی نبوت نے فرما اگر اسکو مینے افترا کیا ہے تو تم مالک نہو میرے لئے اللہ سے کچہہ کہ تم مجکو بچا سکو
اوسکے فصل ۱ اسفرشتی کے وہ خود ہر روز نگو کو فلاح ندیکہ وہ دانا تر ہے اوسکو ساتہہ جیسے اوسمین تم فکر کرو
کافی ہے اللہ گواہ میرے درمیان و تمہارے درمیان کہ ہدایت عقل خدا کی گواہی ہے اور وہی غفور رحیم ہے کہ
جیسے خاص اپنی رحمت کا وعدہ فصل ۲ خروج وشتی مین بدولت ختم المرسلین کیا ہے ویسے ہی لایا اور شعبدہ کا
جواب فرماتا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ○
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ فرما نہین ہون مین نیا رسول بغیر
از وعدہ کیا ہوا اور نہ جانون اپنی طرف سے وہ جو کرے میرے ساتہہ اور نہ تمہارے ساتہہ بغیر از وحی کہ
نہ پیروی کرون مگر اوسکی جو وحی کیجاوے میری طرف پر وحی سے ہے کہ نہین ہون مین کافرونکی نسبت مگر
ظاہر ڈرانیوالا عذاب بدر و عذاب قیامت سے یہ معنی آیت کے صاف صاف ہین وقت معنی آیت اعنی
ما ادری ما یفعل بی و لا بکم مین بلا ملانے دوسری آیت کے ہے جو مفسرین کو ڈر گیا کہ اور سند
اوسپر کہ پہلے رسولون کے فرمانیکی مطابق یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ
ع ۱۰
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فرما تم دیکہو اگر ہو خدا کی پاس سے اور تم

اوسکو ساتھ کفر کروا اور گواہی دی بڑے گواہ بنی اسرائیل یعنی نے اور موسیٰ کی یہی شہادت آیندہ مذکور ہوتی ہے
پس وہ ایمان لایا اور تمنے تکبر کیا بتحقیق اللہ ہدایت ہو وصل تکرے قوم ظالمون کو وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ اور کہا اون طالب شالل نے جنہون نے کفر کیا اون لوگونکے لئے جو ایمان لائے
اگر ہوتا دین اسلام بہتر نہ سبقت کرتے وہ مسلمان ہمپر اسکی طرف کہ ہم چہار دین وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ
هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۞ اور جبکہ نہ ہدایت پائی انہون نے اوسکے ساتھ پس جلدی کہینگے یہ بہتان قدیم ہے کہ پہلے بہی دروغ سے
نبوت کا دعوی کرتے آئے ہیں لیکن بہتان باہم گرخلاف ہوتا ہے اور یہ بیان پہلی کتاب کی مطابق ہے جیسے ارشاد ہے وَمِنْ قَبْلِهٖ
كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اور پہلے اسکے اوتری ہے کتاب موسیٰ پیشین گو اور بیان رحمت جو منزل اسوقت میں ہے جیسے
فصل ۲ خروج ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ استغرشی میں ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى
لِلْمُحْسِنِيْنَ ۞ اور کتاب ہے تصدیق کرنیوالی کتاب موسیٰ کی بالخصوص فصل ۱۸ استغرشی کو جسمین تعیین نبی و شکست کفار
لکہی ہے اور یہ کتاب توراۃ کی مصدق حسب وعدہ زبان عربی میں ہے جیسے فصل ۳۳ استغرشی میں رسول خداوند کا آنا سینا
یعنی مکہ میں لکہا ہے اور فصل ۱۸ مذکورہ میں برادران اسرائیل یعنی اسماعیلیون سے جو عرب میں بستے تاکہ ڈراوے
اونکو جنہون نے کفر کیا اور بشارت ہے مومنین کے لئے پس کیسے بہتان قرآن پا افتراءات ہوسکے اِنَّ الَّذِيْنَ
قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ بتحقیق جنہون نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پہر محکم رہے اسپر
تا دم مرگ پس نہیں ہے خوف انپر اور نہ رنجیدہ ہونگے پس وہ اصحاب جنت میں ہمیشہ رہنے والے اونہیں جزا
اوسکی جسکے ساتھ عمل کرتے تھے اونہیں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنکا حال فرماتا ہے جنکے باپ ابوقحافہ
تا فتح مکہ ایمان لائے تھے اور بعد فتح مکے کے ایمان لائے ہیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اونکے ساتھ کیا کرنا چاہیے
تو ارشاد ہو وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ
وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ اور وصیت کی ہمنے انسان مثل ابوبکر کو اوسکے والدین کے ساتھ
نکوئی کی کہ اوٹہایا اوسکی مان نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور اوسکا حمل و ترک شیر تیس ماہ میں ہوا
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي
تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

تاآنکہ جب وہ پہونچا اپنی محلے کو کہ بائیس سال کا ہوکر ہمراہ نبی شام کو گیا جبکہ نبی کی عمر بیس سال کی تہی
اور پہر وہ پہونچا چالیس سال کو اور یمن کو گیا اور شاہ اسرائیلی نے اوس قافلہ کو نبی کی نبوت کی خبر دی جسکہ
مکہ میں لوٹا کہا اے میرے رب الہام کر مجہکو کہ میں شکر کروں تیری اوس نعمت کا جو تونے مجہکو انعام کی اور میرے
باپ پر اور یہ کہ کروں نیک عمل کہ تو اوس سے راضی ہو اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد میں تحقیق میں نے توبہ کی تیری
طرف اور تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں اون لوگوں سے قبول کریں بہتر اوسکا جو کریں اور تجاوز کریں اوسکے
سئیات سے اصحاب جنت میں وعدہ سچا وہ جسکے ساتہہ وعدہ کئے گئے ہیں یہ آیت صریح صدیق میں اہل صدق کو
پوری پوری ہے اور کجا زمانہ ہجرت اور اوس مومن کے چالیس سال کی عمر اور کجا زمانہ ولادت امام حسین علیہ السلام
جنمیں وہ چالیس کے ہوکر شکر کرنے لگے ہوں بلکہ ابتداء عمر سے ہی وہ اہل اسلام سے ہیں دیکہو تفسیر صافی اسکے کدر
مضامین کو جنکا سرچشمہ یاؤن ہے اور طالب مثال کا جنکی ماں فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا و باپ ابو طالب
مددگار نبی تہے فرماتا ہے وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور وہ جسنے کہا اپنے ماباپ کو کہ اف ہے تمہارے لئے
آیا تم وعدہ کرو مجہکو کہ نکالا جاؤں میں مرنیکے بعد قبر سے اور گذرے قرون میرے پہلے کہ آجتک نہیں پہرا اور وہ
دونوں فریاد کریں اللہ سے کہ افسوس تجہپر ایمان لا تحقیق خدا کا وعدہ حق ہے پس وہ کہے کہ نہیں ہے یہ قصہ مگر
گذشتہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ ان لوگوں پر ثابت ہوا قول عذاب بیچ اون جن و انس
لوگوں میں سے جو اوس سے پہلے گذرے کہ وہ زیانکار ہیں چنانچہ اس مقام میں طالب غزوہ بدر میں کافروں کے
ساتہہ آیا اور شکست کہا کر دریا میں ڈوبا پس ہرگز یہ آیت بہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نہیں

ہو سکتی ۔ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور ہر ایک
کے لئے مومن وکافر سے درجات ہیں اوس سے کہ عمل کیا اور تاکہ پورا کرے اللہ اونکی اعمال اور وہ نہ ظلم کیے
کے جاوین ۔ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ۝ اور یاد کر اوس دن کو کہ پیش کئے جاوین جنہوں نے کفر کیا
آگ پر فرمایا جاوے تم لے گئے اپنی طیبات کو اپنی زندگانی دنیا مین اور تمتع پکڑی تمنے اوسکی ساتہہ کہ دنیا تمہاری
جنت تہی پس آجکے روز جزا دئے جاؤ عذاب ذلت کا اوس سبب سے کہ تم تکبر کرتے تہے زمین مین بغیر از حق
اور بسبب اوسکے کہ تم کفر کرتے تہے اور دلیل کفار کی تباہی پر تمثیل قوم عاد ہے بنا بر آن اوس سے اطلاع فرمائی
وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ ۝ اور یاد کر عاد کے بہائی ہود کا جبکہ ڈرایا اپنی
قوم کو احقاف وادی مین جہان بابل تہا کوفہ کے پاس جیسے فصل انکوین سے ظاہر ہے ۔ وَقَدْ
خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ۝ اور گذر گئے ڈرانیوالے ہود کے پہلے جیسے نوح اور
اوسکے بعد طریق ڈرانیکا ارشاد فرماتا ہوا ۔ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی تحقیق مین خوف کرون تمہارے اوپر عذاب دن بزرگ ہلاکت سے
قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
انہوں نے کہا کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ روکے ہمکو ہماری معبودون سے اور اونہوں نے عذاب نا چاہا پس کہا
ہمارے پاس لا وہ جسکا وعدہ کرتا ہے اگر تو سچون سے ہے ۔ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ
بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ جواب دیا جز این نیست علم خدا کے پاس ہے اور پہونچاؤن تمکو وہ جسکے ساتہ
بہیجا گیا ہون ولیکن دیکہون مین تمکو قوم کہ جہالت کرتے ہیں پس پہلے قحط سالی اونپر سخت آئی اور مکہ مین دعا
کرنے گئے اور بادل آئے ۔ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ پس
جب دیکہا اونہون نے ہود کو بادل برسا متوجہ ہونیوالا اپنی جنگلونکی طرف انہوں نے کہا یہ بادل ہے کہ ہمپر برسائیگا
اللہ نے فرمایا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ نہ برسانیوالا بادل ہے بلکہ وہ ہے

جیسے ساتھ اوسکے جلدی کی ہے تم نے جسمین عذاب دردناک ہے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ
إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ہلاک کریگی ہر شے کو اپنے رب کے حکم کے ساتھ
پس ہوگئے کہ نہ دیکھتے تھے مگر اونکے مساکن ایسے ہی جزا دیتے ہیں قوم گنہگار کو وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ
فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ
وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ اور تحقیق قدرت دی تھی اونکو اوس شے مین کہ نہ قدرت دی تھی ہمنے تمکو اوسمیں اور
کئے تھے ہمنے اونکے لئے سمع و بصر اور دل جنسے صنعت پیدا ہو کہ جبل بیلی کا اونچا ہی قدر احاطہ مین حکمت سے
مکان کی تعمیر چاہی پس نہ بے پرواہ کیا اونسے اونکی سمع نے نہ اونکی بینائیوں نے اور نہ اونکے دلون نے کچھ
جبکہ انکار کرتے تھے خدا کی آیات کو اور گھیر لیا اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ
مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور البتہ ہلاک کیا ہمنے اون سدوم وعمورہ قریوں کو
جو تمہارے گرد تھے وبیان کئے گئے آیات شاید وہ رجوع کرین پس نہ رجوع کی اور اونپر ہمارا عذاب آیا فَلَوْلَا
نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ پس کیون نہ مدد کی اونکی اونہون نے جنکو سوا خدا کے پکڑا اونہون نے قریب کرنیوالے
معبود بلکہ جاتے رہے وہ اونسے اور وہ اونکا دروغ ہے جو مقرب کہتے ہیں اور وہ جو افترا کرتے تھے اسیطرح کے
اہل مکہ بھی تباہ و برباد ہونیوالے ہین کہ سرکشی اونکی ماری جاوینگی اور کچھ پراگندہ ہونگے جیسے احقاف والے ہوئے
الحاصل جناب ابوطالب اوسوقت تک ایمان نہ لایا کہ ابوطالب کا انتقال ہوگیا اور اونکی نصیحت کا اثر اوسپر نہوا اور جب
ابوطالب کا انتقال ہوگیا اور مددگار ظاہری دنیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نرہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
طائف کو تشریف لیگئے تاکہ وہ مدد کرین پر اونہون نے سخت شرارت کی اور لاچار ہوکر ایک احاطہ مین گئے جو عتبہ
شیبہ کا تہا اور قصہ عداس وغیرہ مشہور و معروف ہے پس وہان سے نخلہ مین آگئے اور رات کے اندر نماز پڑھی
تو گذر کر نصیبین مین کے چند جن تو اونہون نے قرآن سنا جیسے ارشاد ہے وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا
مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ

قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ۵ اور یاد کر جبکہ پھیرا ہمنے تیری طرف جنون سے کے نفر کو کہ سنین قرآن پس جب وہ حاضر ہوئے اوسکو کہا چپکے رہو پس جب پورا کیا گیا قرآن لوٹے اپنی قوم کی طرف ڈرانیوالے قَالُوا يَا قَوْمَنَا

إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۵ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۵ کہا اونہوں نے اے ہماری قوم تحقیق ہمنے سنی کتاب کہ نازل کی گئی ہے موسیٰ کے بعد تصدیق کرنیوالی اوسکی جو اوسکے روبرو ہے راہ بتانیوالی حق کی طرف اے ہماری قوم قبول کرو اللہ کے بلانیوالے کو اور ایمان لاؤ اوسکے ساتھ کہ بخشے تمکو تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو عذاب دردناک سے اور بنی حنیفہ قوم تھی مملکت یمن مین جو جن کرکے مشہور ہین کہ وہ زبردست ہین چنانچہ مادر محمد بن حنفیہ اسی جنبہ سے مشہور ہین اور موسیٰ کی کتاب کی وہان چرچا تھی یہودی یمنی کے قصہ سے بھی مناسب ہے لیکن حدیث

احاد اس تاویل کو مانع ہے الحاصل جنکا جو مقولہ تہا وہ ارشاد ہے وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ

بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۵ اور جو نہ قبول کرے خدا کے داعی کو پس نہین ہے کوئی اوسکو عاجز کرنیوالا زمین مین اور نہین ہے اوسکے سوا اوسکے لئے دوست یہ لوگ گمراہی ظاہر مین ہین اور بابت اعتراض قیامت کے جواب ہے أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۵

کیا اونہون نے نہیں دیکھا کہ تحقیق اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے پیدا کرنے سے قادر ہے اسپر کہ زندہ کرے مردہ کو ہان تحقیق وہ ہر شی پر قدرت والا ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ

أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۵

اور جس روز پیش کیے جاوینگے وہ جنہوں نے کفر کیا آگ پر کہا جاویگا کیا یہ نہین ہے درست کہین ہان قسم ہے اپنے رب کی فرمادیگا پس چکھو عذاب اوس سے کہ تم کفر کرتے تھے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ

بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۵ پس صبر کر جیسے صبر کیا

ع ۹

رسولوں اولوالعزم نے اور نہ جلدی کرا ونکے لئے جس دن وہ دیکھینگے بدر مین وہ جو وعدہ کئے گئے ہین گویا
وہ نہ ٹھہرے مگر دن کی ساعت پہ بڑی رسانیدنی ہے پس نہ ہلاک ہونگے مگر قوم کافر

سورۂ محمد مدنیہ ہے چوالیس آیت پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین اہل اسلام کی فتح کی پیشین گوئی ہے اور پہلی سورت مین شاہد عظیم یہودی دمومنی کی بابت قرآن شریف کی نسبت شہادت مذکور ہوئی اور مدینہ منورہ مین بعض ناحق شناس یہود نے نبوت کا انکار کیا تو پہلی سورت کی پاس اس سورت کا رکھنا مناسب ہوا اور نزول اسکا سال دوم ہجرت مین بعد عبداللہ بن جحش کے غزوہ کی ہے جبکہ عمرو حضرمی مارا گیا و حکم کیسان و عثمان بن عبداللہ پکڑ کر آئے پس حکم ایمان لائے اور عثمان کو اسلام کی حقانیت کا یقین نہوا اور اسکو انتظار فتح عظیم یعنی بدر کا ہوا کہ اوس وقت ایمان لاوے پر وہ اون لوگون مین سے مقرر تہا جو مارا جاوے اور ایمان کے لئے مہلت نہ ملی اور جب حکم جہاد کو ہوا تو اہل تقوی کو اوس سے ہدایت زیادہ ہوئی اور بعض کفار مکہ کی آمد و رفت منافقین و یہود کے پاس رہتی تو وہ اس حکم سے ناراض ہوے اور بعض مسلمان مالدار مثل عمرو بن جموح نے اہل مکہ سے جہاد پر کراہت ظاہر کی اور بعض یہود اپنی کتاب کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ظاہر کرتے نبی پر مسیح کی تعریف اہل اسلام سے سنکر مرتد ہو گئی کہ اونکو مسیح علیہ السلام سے سخت ضد تہی تو اس سبب سے یہود نے نکرہ الوان مدد کا اقرار کیا اور اہل مکہ سخاوت و سقایت حاج مین معروف و مشہور تہے پس اس حالت مین اونکا اور جہاد مین معاملہ تردد مین بعض بڑے دوسرے اونکی شوکت اور اہل اسلام کی کمزوری خیال کرکے صلح کے خواہان ہوے تو سورت ان سب کے جواب مین نازل ہوئی جیسے اس قسم کے امور کے جواب سورۂ بقر مین ہی دئے گئے ہین کہ کفر اہل مکہ اور اونکی دست درازی اہل اسلام پر بابت اخراج سخت تر ہے ماہ حرام کی جنگ سے تو ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ وہ

اہل کہ جنہون نے کفر کیا اور روکا خدا کی راہ سے گم کئے اللہ نے اونکے اعمال اور وہ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک اور ایمان لائے اوس قرآن کے ساتھ جو نازل کیا گیا ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہی حق ہے موعود فصل ۵ استفرشی ہے اونکے رب کی طرف سے کفارہ کرے اللہ
اونسے اونکی سیئات کا اور اصلاح کرے اونکے اعمال کی مثل عمر کی ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا
الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ
أَمْثَالَهُمْ ۝ یہ تفصیح کافرونکی اعمال اور کفارہ اصلاح مسلمانون کے حال کی بابت وجہ ہے کہ جنہون نے
کفر کیا اونہون نے پیروی کی باطل کی اور جو ایمان لائے اونہون نے پیروی کی حق کی اپنے رب سے تو اونکی
اصلاح ضرور ہے ایسے بیان کرتا اللہ آدمیون کے لئے مثلین فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً
حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَٰلِكَ ۝ پس جب تم ملو ان لوگون سے جنہون نے کفر کیا وقت غزا
کرنے جہاد کی بالخصوص بدر مین پس گردنین مارو اون مین نہ صلح یہانتک کہ جب خوب خونریزی کرو اونکی پس سخت
کرو قید پس اوسکے بعد یا احسان کرنا ہے کہ اونکو چھوڑ دو تاکہ وہ دکھ وسکھ کی قدر پہچانین یا فدیہ لیکر چھوڑ دو
یہانتک کہ رکھے لڑائی اپنے ہتھیار یہی لازم ہے پس یہ آیت محل اجتہاد ہوئی کہ فتح بدر مین خونریزی بعض خوب سمجھے
اور بعض خوب نہ سمجھے کہ اوقتح کرتے تھے تو قید لیکر کفار کو قبل فتح مکہ چھوڑا ۝ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلَٰكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ
أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ وگر چاہے اللہ تو
اہل اسلام کو غلبہ دے کفار سے بغیر از غزا پر مسلمانون کو صفت شہادت کیسے حاصل ہو اسلئے ارشاد ہے
ولیکن البتہ آزمادے تمہارے بعض کو بعض کے ساتھ اور جو قتل کئے گئے راہ خدا مین قبل وحیت جہاد پس
نہ ضائع ہون اونکے اعمال جلد پہنچا دے اونکو بالا درجین اور اصلاح کرے اونکے حال کی وبات اور داخل
کرے اللہ اونکو اوس جنت مین جسکو بیان کیا ہے اونکے لئے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ
يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ ای مسلمانو اگر تم مدد کرو اللہ کے رسول کی مدد کرے اللہ تمہاری
اور ثابت رکھے تمہارے قدم قتال مین وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ جنہون نے کفر کیا ہے پس ہلاکت ہے اونکے

اور ضائع کرے اونکو دنیاوی اعمال قیامت مین یہ اسلئے کہ مکروہ رکھا انہون نے جو نازل کیا اللہ نے پس ضائع کئے

اللہ نے اونکے اعمال اور فتح اسلام پر دلیل ارشاد کی اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۔ کیا پس وہ سیر نکرین زمین مین تو دیکھین کیا ہوا انجام

اون لوگونکا جو اونکے پہلے تہے اور تباہی لایا اللہ اونپر اور مکہ کے کافرونکے لئے اونکی مثل عذاب ہونیوالا ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ

مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۔ یہ اسلئے کہ اللہ مولی ہے اون لوگونکا جو ایمان لائے اور تحقیق کافرونکے

مولی کوئی نہین إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۔ تحقیق اللہ

داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ایمان پر رہے جنتون مین کہ جاری ہین اونکے فرشونکے نیچے نہرین جنکا بیان آتا ہے

و اگر اہل مکہ کی مالداری وغیرہ کا خیال کسی کو ہو تو اوسکا جواب ارشاد کی وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ

كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۔ اور وہ جنہون نے کفر کیا متع پکڑتے ہین اور کہاتے ہین جیسے کہاتے ہین

چوپائے اور آتش دوزخ اونکی جگہ ہے وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ

أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۔ اور بہت سی قریے ہین کہ وہ سخت تر ہین قوت مین تیرے اوس قریہ سے کہ

اوس سے اوسکے ساکنین نے نکالا پس نہین ہے اونکا کوئی مددگار پس اونکی رعایت بوجہ یہ کہ اونسے جنگ

نکیجاوے کہ وہ مفتوح نہون أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ

وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ۔ آیا پس وہ مسلمان جو دلیل پر ہو اپنے رب سے مثل اوس کافر ابوجہل کی ہے جسکے لئے

زینت دی گئی ہو اوسکی بدعملی کی اور پیروی کی ہو انہون نے اپنی خواہشونکی مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي

وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ

وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ

مثل اوس جنت کی جسکے وعدے کئے گئے ہین متقیونسے اوسمین نہرین ہین پانی غیر متغیر کی اور نہرین ہین دودہ کی

کہ متغیر نہوا اوسکا لذت اور نہرین ہین شراب کی پینے والون کے لئے اور نہرین ہین شہد صاف کی

اور واسطے اونکے ہے ہر ایک قسم کے پہل ہین اور مغفرت ہے اونکے رب سے کیا مثل اوس دوزخی کی ہے جسمین ہو وہ کافر ہمیشہ

وسقوا الآگ مین پیوین وہ کھولتا پانی پس قطع کی جاوین اونکی آنتین ہرگز نہین ومنہم من یستمع

الیک حتی اذا خرجوا من عندک قالوا للذین اوتوا العلم ماذا قال آنفا اولٰئک

الذین طبع اللہ علی قلوبہم واتبعوا اھواءھم والذین اھتدوا زادھم ھدی

وآتٰھم تقوٰھم اور بعض کفار وہ گروہ ہے جو کان لگاوے تیری طرف مثل عثمان بن عبد اللہ ابی کی

پس جب اوسکی تعلیم توحید ہو شکست میں ڈرایا جاوے تو سمجھے کہ ہنگام فتح اسلام دیکھا جاویگا پس جب نکلتے ہین

تیرے پاس سے کہتے ہین اون لوگون کو جو دئے گئے ہین علم مثل عبد اللہ بن مسعود کی کہ مدعی نبوت نے کیا کہا وہ لوگ ہین

جنکے دلون پر اللہ نے مہر کی اور پیروی کی اپنی خواہشون کی اور مثل حکم کی جنہون نے ہدایت پائی زیادہ کی اللہ نے

اونکو ہدایت اور دیا اونکو اونکا تقوی فھل ینظرون الا الساعۃ ان تأتیہم بغتۃ فقد جاء

اشراطھا فانی لھم اذا جاءتھم ذکرٰھم فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر

لذنبک وللمؤمنین والمؤمنٰت واللہ یعلم متقلبکم ومثوٰکم پس انتظار نہین

کافر مگر قیامت کا کہ آوے اونکے ساعت ہو جانا کہان پس آگئین اوسکی شرطین اور نہین ہے حکم فرضیت جہاد وامن و

قوت اہل اسلام کے لئے ہے جس میں مثل حکم وعثمان کے گرفتار ہوئی وخفرجی مارا گیا پس کہان ہون ایمان

اونکے لئے جبکہ آوے اونکے لئے یاد داشت پس جان اے مخاطب کہ نہین ہے کوئی معبود اللہ کے غیر اور استغفار کر

اپنی امت کے گناہ کے لئے یعنی مومنین و مومنات کے لئے اے مخاطب اللہ جانتا ہے تمہارا منقلب اور تمہاری جگہ

اور چونکہ مراد گناہ سے امت کو گناہ ہے پس کوئی دقت تاویل کی نہین اس مقام میں اللھم اغفر للمؤمنین

والمؤمنات بعد نماز فجر کے ستائیس مرتبہ پڑھے اوسکو ثواب مستغفرین بالاسحار کا درجہ ملے ویقول الذین

آمنوا لولا نزلت سورۃ فاذا انزلت سورۃ محکمۃ وذکر فیہا القتال رأیت الذین فی قلوبہم مرض

ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولی لہم طاعۃ وقول معروف

اور کہتے ہین وہ جو ایمان لائے کہ کیون نہ نازل ہو سورت محکمہ معدہ جہاد مین پس جب نازل ہوئی آیت محکم اور

ذکر کیا گیا اوسمین قتال کا جیسے فاقتلوا المشرکین حیث ثقفتموھم تو دیکھے اون لوگون کو جنکے

دلون مین مرض ہے نفاق کا مثل عبد اللہ بن ابی بن سلول کی دیکھتے ہین تیری طرف موت کے مغشی علیہ کے

دیکھنے کی طرح سے پس اولی اونکے لئے طاعت وقول معروف ہے فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ پس جب لازم ہوا امر جہاد پس اگر تصدیق کرتے اللہ کی البتہ ہوتا بہتر اونکے لئے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ پس تحقیق قریب ہے
اگر تم پھرو جہاد کفار سے فساد ڈالو زمین میں اور قطع کرو رحمون کو کہ باہم دگر لڑو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ○ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
اونپر اللہ نے لعنت کی ہے پس بہرا کیا حق بات سے اور اندھا کیا اونکے دلونکی بینائیوں کو کہ نہ غور کریں قرآن
کے معنی کو بلکہ اونکے دلوں پر قفل ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ تحقیق وہ یہودی جو مرتد ہوئے بعد اوسکے کہ
ظاہر ہوئی اونکے لئے ہدایت شیطان نے اونکے لئے زینت دی ارتداد کی اور بڑھائیں اونکی امیدیں ذٰلک الخ اوسکے سبب کا
بیان فرماتا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ یہ اس طور کہ اونہوں نے پوشیدہ طور پر کہا اون لوگوں کافروں اہل مکہ کو
جنہوں نے مکروہ رکھا اوس قرآن کو جو اللہ نے نازل کیا کہ ہم بمقابل نبی اطاعت کریں تمہاری بعض امر میں اور اللہ
جانے اونکا بھید فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ
اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○ پس کیسے ہوں گے جبکہ روح بدن سے لیں
اونکے فرشتے کہ ماریں اہل مکہ کے مونہوں کو اور اونکی پیٹھوں کو یہ اس وجہ کہ انہوں نے پیروی کی اوسکی جسنے
غصہ میں ڈالا اللہ کو اور مکروہ رکھا اونہوں نے اوسکی رضا کو پس جاتی رہی اونکی اعمال سقایت حاج وغیرہ
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ آیا گمان کریں وہ لوگ جنکے دلوں میں
مرض نفاق ہے کہ نہ نکالے اللہ اونکے کینے وگر چاہیں ہم اونکو دکھلاویں تجکو پس جانے تو اونکو پہچانے
اونکی پیشانی سے اور جانے تو اونکو بیچ لحن قول سے کہ وہ بد قول ہیں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ○
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ○

اور اللہ جانے تمہاری اعمال اور چاہیے کہ ہم تمکو آزمائیں تاکہ ہم جانیں بصورت محسوس تمہارے مجاہدین کو
تم میں سے اور صابرین کو اور آزمائیں تمہاری خبریں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا ط وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ
تحقیق جسنے کفر کیا اور روکا خدا کی راہ سے آدمیوں کو اور نفاق کیا رسول خدا سے اور اسکے کہ ظاہر ہوئی
اونکے لیے ہدایت نہ ضرر دینگے رسول اللہ کو کچھ جنگ موعود میں اور جاتے رہیں اونکی اعمال یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ ط ای ایمان دارو مثل عمرو بن تمیم
اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور نہ باطل کرو اپنے عمل خلاف کرنیسے کہ مکہ والوں سے تم جہاد کو برا
جانو اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ
لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ ۝ تحقیق جن اہل مکہ نے کفر کیا اور روکا لوگوں کو راہ خدا سے پھر وہ مرے اس حالت میں کہ
وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشے اللہ انکو پس نہ سستی کرو اور چاہو صلح اور تم برتر ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے
اور نہ ناقص کریگا تمہارے اعمال لیکن وہ مالدار ہیں اور مسلمان فقیر تو جواب ارشاد ہوا اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْـَٔلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ ۝ اِنْ
یَّسْـَٔلْکُمُوْهَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ اَضْغَانَکُمْ ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ
وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ آگاہ ہو تم کہ بلائے جاؤ تاکہ تم صرف کرو راہ خدا میں پس تمہارا بعض
وہ ہے جو بخل کرے اور جو بخل کرے پس جز این نیست بخل کرے اپنے نفس سے اور اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو اسکے
عمرو جموع نے دریافت کیا کیا صرف کریں جیسے سورۂ بقرہ میں ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْۤا اَمْثَالَکُمْ ۝ اور اگر تم پھر جاؤ اسلام سے بدلے دوسری قوم غیر تمہارے
پھر نہوں وہ مثل تمہاری اللہ کو پورا کرنا کام اسلام کا ہے۔

سورۂ فتح مدنیہ ہے انتیس آیت پانچ رکوع اسمیں ہیں

اور پہلی سورت مین فتح مکہ کا وعدہ تہا اور اس سورت مین بہی فتح مکہ کا وعدہ ہے تو یہ وجہ اتصال کی کہ
محل ترتیب کی فصل ہوئی نہیا مین سوای اوسکے کہ فصل اولا نہیا مین مکہ کے سردارون کا مقتول ہونا بدر مین
موعود تہا مکہ کی نسبت کمال خوشخبری ہے کہ رحمت ابدی تک مشرف ہوگا اور پہر عتاب اوسپر نہوگا تو چہٹے
سال ہجری مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکہا کہ مکہ مین ہم عمرہ کے لئے گئے ہین اور حلق کیا ہے اور صحابہ
فرمایا کہ تم داخل ہوگے کعبہ مین اگرچہ نہ جانا کہ اسی برس سے ہوکر سر منڈوانے اور تر شوانے والے لیکن تہا یہ
قدرات تہا جو متعلق اس برس تہی نہ سمجہے اور حضور صلعم نے چند اقوام عرب کو طلب کیا اونہون نے عذر معذرت کی
پس چودہ سو صحابہ کے ساتہ سوای شمشیر کے دوسرے ہتیار کے بغیر مکہ کو روانہ ہوے اور اثنای راہ مین عجائبات
پیش آے جب ثنیۃ الوداع پر پہونچے ناقہ مبارک عادت کے خلاف مکہ کے جانے سے بیٹھ گئی ہر چند ہانکا مفید
نہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مالک ملک نے راہ مکہ سے روکا ہے جیسے فیل اصحاب فیل کو کہ قید
شہوت اس وقت مین اس سے متعلق ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ ہر طرح سے قریش سے
اس بارہ مین صلح کرونگا پس اس نیت کے بعد ناقہ کہڑی ہوگئی مگر حدیبیہ کی راہ لی کہ آٹہہ کوس کے ہے پس حدیبیہ
مین آئے اور وہان پانی کمتر تہا کہ آدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضلہ وضو اور ترکش سے تیر کو نکال کر
کوئے مین ڈالا جسکی حکمت خدا جانتا ہے پس اسقدر پانی اوبل ہوا کہ اہل اسلام سے بعض ورنگ خوب سیر ہوکر
پیا اور اہل مکہ کے کہ چندرہ سو آدمی یہ خبر سنکر مسلح ہوگئی اور اونہون نے عروہ بن مسعود کو حال کے دریافت کی لئے
بہیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ کے قصد پر آیا ہون نہ جنگ کے لئے لیکن اونہون نے مکہ مین آنیکی
اجازت ندی پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابہ کو بہیجا کہ اونکے ساتہ اہل مکہ گستاخی سے پیش آئے
پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو بہیجا جنکو مکہ والون نے واپس آنے نہ دیا تو خبر لگی کہ مکہ والون نے شہید اونکو کرڈالا مع اون
دس تنون صحابی کے جو اجازت دیکر مکہ کو گئے ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ببول کے درخت کے نیچے
صحابہ سے بیعت کی کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ و صحابہ کو شہید کیا ہو تو ہم عوض لینگے تو سب نے بیعت کی مگر جد
بن قیس منافق نے اور ارشاد ہوا کہ اگر جنگ ہوئی اور عثمان زندہ ہین تو دست چپ مبارک کو عثمان رضی اللہ
عنہ کا ہاتہ قرار دیکر بیعت کی پس اہل مکہ اس خبر کو سنکر مشوش ہوے اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چہوڑ دیا تو

باوجودیکہ مسلمان صلح نہ چاہتے تھے یہ فتح ظاہر ہوئی اور چونکہ مکہ پر رحمت ابدی کا اس وقت میں وعدہ فضل
پوشیدہ تھا پس جب اہل مکہ نے سہیل بن عمرو کو صلح کے لئے بھیجا اور صلح دس سال کو ٹھیری کہ اگلے سال عمرہ
کی اجازت نبی کو ہوگی جو تعبیر خواب کا منشا تھا اور صلح نامہ میں یہ لکھا گیا کہ جو کوئی مرد اہل اسلام سے ملحق ہوں
وہ واپس اہل مکہ کو کئے جاویں اگر اہل اسلام کا مرد اہل مکہ سے ملحق ہو وہ واپس نکیا جاوے کہ برعایت حرم محترم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور کیا جسکی جزا اللہ نے یہ دی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے صلحنامہ میں یوں
لکھا کہ یہ صلحنامہ ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے تو سہیل نے کہا کہ اگر ہم رسول جانتے تو عمرہ سے مانع نہ آتے تو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی لفظ رسول کو فک کر علی نے ادب سے عرض کیا کہ یہ میں نکرونگا
لیکن خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چاک کیا اور باوجودیکہ نبی امی تھے یہ محمد بن عبد اللہ کر کے لکھدیا
پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کے لئے حکم دیا پر صحابہ کی طبیعت پر کمال ملال ہوا کہ بجا آوری میں بہت سے
تساہل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ سے تذکرہ فرمایا اونہوں نے عرض کیا کہ حضور خود
تعمیل کریں تو سب تبعیت کریں گے پس ایسے ہی ہوا اور عمر فاروق رض نے جوش اسلام سے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ آپ نبی ہیں کیا آپ نے فرمایا تھا کہ اس سال مکہ میں ہم داخل ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد کیا یہی یہ فرمایا تھا تو عمر نے صدیق رض کے پاس اس سوال کو لوٹا تو صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مکہ میں اس سال داخل ہوں گے تو اس جرات کا افسوس فاروق
رضی اللہ عنہ کو آخر عمر تک رہا اور جو کہ بعض اہل مکہ مقابلہ کو آئے تھے انمیں سے بہت سے آدمی پکڑے آئے اور اہل
اسلام کو فتح ظاہر ہوئی تو تسلی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سورت نازل ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ تحقیق ہمنے فتح دی تجکو
فتح صلح حدیبیہ ظاہر کہ پچاس تن اہل مکہ کے پکڑے آئے اور عثمان رض کو ضابطہ سے خلاص کیا اور پھر نبی نے حرم محترم کی رعایت
کی اور صلح حسب خواہش ظالم اہل مکہ کے منظور کی تا اوسکی عوض ہیں کہ اللہ کے حرم کے ظالموں کو اور مظلوموں کی
نبی نے رعایت کی بخشے اللہ تیری امت کو وہ گناہ جو درجہ تقدم کا رکہے یعنی مظالم اور جو درجہ تاخر کا رکہے یعنی غیر مظالم
جیسے حج الوداع میں جابر سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد کیا کہ میں نے امت کی بخشش کے لئے عرض کیا تو حکم

ہوا کہ غیر مظالم کو بھی تیری امت کے گناہ بخشے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ مظالم کو بھی زیادہ
عطا کر تو حکم ہوا کہ تیری امت کے ظالموں کو بھی میں نے بخشا اور ظاہر ہے کہ ظلم کا رتبہ گناہوں میں بڑا ہے بخلاف
دوسرے گناہ کے پس یہ وجہ لیغفر لک کی ہے اور وعدہ فتح مکہ کا اس روایت پر ہوا جیسے ارشاد ہے
وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا
اور پوری کرے اپنی نعمت تیرے اوپر کہ اشارہ فتح مکہ ہے جیسا کہ ہوا اور وہ راہ بتاوے تجکو راہ درست اور مدد کرے
اللہ تجکو مدد غالب خیبر کی اب کلام مناسب ہے اہل بیعت رضوان سے اور اس صلحنامہ سے جو حسب خاطر اہل حرم کیا
اور سرزد ہوئے عمرہ اہل اسلام سے جس سے عدم طمانیت بعض اہل اسلام کے دلوں میں تھی اوسکو خدا نے سکینت
بدلا جیسے قصہ عرض فاروق رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے اوسکی نسبت ارشاد ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اللہ وہ ہے جسنے نازل کی سکینت مثل ابوبکر و علی مومنین کے دلوں میں تاکہ
زیادہ کریں ایمان کو پیغمبر کے درسودہ پر کہ دخول مکہ بعد حصول امن کے ہوگا اپنی ایمان کے ساتھ جو انکو حاصل
تھا اور اللہ کے لیے ہیں آسمانوں و زمین کا لشکر کہ کار دین موقوف خاص اشخاص پر نہیں اور ہے اللہ دانا
حکمت والا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ تاکہ داخل کرے اللہ
مومنین و مومنات کو جنتوں میں کہ جاری ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے اوسمیں اور کفارہ کرے اونسے اونکی
سیئات کا بالخصوص اونسے جو عرض معروض پر اونسے صادر ہوا اور ہے یہ اللہ کے نزدیک بڑی فوز جیسے پہلے
ایمان لائے جیسے سورہ فرقان میں ہے فاروق کا قصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا تہا اور اوسکو ایمان کے
ساتہ بدلا ویسے اس سیئہ کو فتوحات عامہ اہل اسلام سے فوز لیے فاروق بدلا کہ بڑی فوز یابی ہوئی وَيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ
دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اور عذاب کرے منافقین

مثل جد بن قیس کو جو بیعت سے ایسے وقت میں اونٹ کی تلاش مین محروم رہا جس شوم نے کہا کہ بیعت سے مجھے
مجھ اونٹ خوش معلوم ہوتا ہے منافقین اور منافقات کو اور مشرکین اور مشرکات کو جو ظن کرنیوالے اللہ کے
ساتھ ہین بد ظن اور اونپر برائی کا دائرہ ہے اور خدا کا غضب اونپر ہے اور لعنت کی اللہ نے اور تیار کیا ہے
اونکے لیے جہنم اور جہنم بد جگہ ہے اور اللہ کے لیے ہے آسمانوں و زمین کا لشکر کا جو ہین منافقوں و مشرکوں کے
دیان پر موقوف نہین اور ہے اللہ غالب کافرین پر حکمت والا ہے مجال منافقین کہ لشکر اہل اسلام کی صورت
زیادہ ہوا اس مقام سے ظاہر ہے کہ وہ امانت جو آدم نے اوٹھائی تھی وہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ تحقیق بھیجا تجکو سچا ہے گواہ اور بشارت دینے والا اہل ایمان کو فتوحات کی اور ڈرانیوالا
کافرون کو تاکہ اوسکی رسالت سے تم ایمان لاؤ اللہ کی توحید و اوسکے رسول کی رسالت پر و بمقابل شاہد ہونیکے
تم اوسکی عزت کرو و بمقابلہ بشارت کے اوسکو باوقار سمجھو اور بمقابل نذیر ہونیکے اوسکو منظم سمجھو صبح و شام یعنی
ہر وقت ذاکر تم ہو رنگ کرو اوسکے احکام کی تعمیل مین اور طریق تعظیم و تبجیل کی تفصیل سورۂ حجرات مین بہت کچھ
مذکور ہوئی ہے اہل اسلام کو نصیحت فرمائی اوس بات پر کہ حلق وغیرہ مین جو اوٹھے ہو کر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بدوی ہین نہ تنگی سے نیات مخالف ہین پر اس کلمے کے سبب سے جو کہا کہ آپ نبی ہین یہ بنظر اطمینان کہا تھا اوسکی
طرف یہ ایہام ہوا اس ظن کو یاد کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوتا جیسے ابراہیم نے چار جانور سے
بابت ولادت اسحاق کی جانا تو چار سو سال تک اونکی اولاد مصر مین مقید رہی عوض اس اطمینان کی طلب مین
یہ ایہام ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بلکہ رسول ہین بشارت دینے والے اہل اسلام کو فتوحات دنیاوی کی
اور فوز یابی آخرت کی و ڈرانیوالے شکست کے کفار کو اور خرابی آخرت کی پس اونکی عزت و وقار و تعظیم و تکریم
اب متوجہ ہوتا ہے بیعت کے بیان کی طرف پہلے علی العموم اور بعد کو بیعت رضوان والوں کی طرف کہ وہ حضرات
ایسے ہین جنسے راضی ہو گیا ہے خدا اور بالخصوص اون مین سے خلفاء اربعہ والا مین سے اگرچہ وہ اوس آخر صدیث
مین بخشیش فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ تحقیق وہ جو تجھسے بیعت کرتے ہین وہ تو خدا سے ہی بیعت کرتے ہین خدا کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر ہے
پس جو پھرے پس جز این نیست پھرتا ہے اپنے نفس کے وبال پر کہ پھرنا خدا سے پھرنا اپنے نفس سے ہے جیسے مخلفون
اعراب پھرے اور اسی طرح سے جد بن قیس منافق کا حال ہے اور جسنے پورا کیا اوس عہد کے ساتھ جو کہ اوسنے
اللہ سے معاہدہ کیا جیسے بیعت رضوان والی پس جلد ہی دیگا اللہ اونکو اجر عظیم اس آیت کے نزول کو بخصوصہ
بیعت حدیبیہ سے بالخصوص علاقہ نہین اور جبکہ مسئلہ بیعت بیان فرمایا تو مخلفون اعراب کی طرف متوجہ
ہوتا ہے جنہون نے اسلام کے واسطے بیعت کی تہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان طلب پر نہ آئے سَيَقُولُ
لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ جلد کہین گے اعراب خلاف حکم رسول
کرنیوالے جبکہ اونکو طلب کیا مکہ کے عمرہ ادا کرنیکے واسطے اور بلایا کہ مشغول کیا ہمکو ہماری مالون اور ہماری
ازواج و اولاد نے تو آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے کہین اپنی زبانون سے وہ جو نہو اونکے دلون مین فرماؤ کون مالک
تمہارے لئے اللہ سے کسی شے کا اگر ارادہ کرے اللہ تمہارے ساتھ ضرر کا یا ارادہ کرے تمہارے ساتھ نفع کا ہرگز کوئی
نہین کہ تمکو نفع و ضرر دے سکے بلکہ ہے اللہ اوسکے ساتھ جو تم عمل کرو خبردار وہی نفع دے اور وہی ضرر اور یہ تمہارا
عذر جھوٹا ہے بلکہ تمہارا ظن رسول کے ساتھ برا تہا جیسے ارشاد ہے بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝ بلکہ تمنے گمان کیا کہ ہرگز نہ لوٹینگے رسول و مومنین اس سفر مکہ سے اپنے اہل کی طرف
ہمیشہ کو اور اونکو تباہ کرینگے اور مزین کیا گیا یہ اونکے دلون مین اور ظن کیا تمنے بدظن اور ہوئے تم قوم تباہ کہ
صلاح کی لائق نہین وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝ اور جو
نہ ایمان لاوے اللہ و اوسکے رسول کے ساتھ تو تیار کیا ہے ہمنے اون کافرونکے لئے آتش دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا
اور اللہ کے لئے ہے آسمانون و زمین کا ملک بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے بعد الت نہ بطور جزاف کے

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان واسطے کافروں پر بھی اگر وہ توبہ کفر سے کریں سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ
إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ
قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ
كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ جلد کہیں گے خلاف حکم کرنیوالے جب تم جاؤ غنیمتوں کی طرف قلعات
خیبر کے تاکہ تم اونکو لو کہ چھوڑ دو ہمکو کہ پیروی کریں ہم تمہاری ارادہ کریں کہ بدلیں کلام خدا کو جو حکم ہوا ہے کہ
منافقین تمہارے ساتھ اس غنیمت میں شریک نہونے پاویں فرما کہ ہرگز پیروی نکروگے تم ہماری ایسی ہی
فرمایا ہے اللہ نے پہلے سے پس جلد کہیں گے بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمسے تو یہ بات نہیں بلکہ وہ نہیں سمجھتے قرآن کو مگر تھوڑا کہ
وعدہ کے لیے خلاف کیا ہے قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي
بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ
وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ فرما اعراب خلاف کرنیوالوں کو
جلد تم بلائے جاؤ گے قوم سخت لڑائی والوں کی طرف کہ تم مقابلہ کرو ان سے یہاں تک کہ وہ اسلام لاویں پس
اگر اطاعت کرو گے تو دیگا تمکو اللہ نیک اجر اور اگر تم اطاعت سے پھرو گے جیسے پہلے پھر گئے تھے عذاب دیگا اللہ درد والا عذاب
اور اولی باس اہل مکہ و ہوازن و ثقیف ہیں اس آیت کے اترنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پس عرب متعین اور چونکہ عاجزوں کی
معذرت جہاد سے متوقع ہیں تو اونکو مستثنی کیا جیسے ارشاد ہے لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ نہیں ہے اندھے پر حرج اور نہ لنگڑے پر ع
حرج اور نہ مریض پر حرج اور جو اطاعت کریگا اللہ اور اوسکے رسول کی داخل کریگا اوسکو جنتوں میں کہ جاری
ہیں اونکے نیچے نہریں اور جو پھریگا اطاعت سے عذاب دیگا اوسکو اللہ عذاب دردناک اب متوجہ ہوتا ہے بیعت رضوان والوں کی
طرف جنکو فتح خیبر کی دینی منظور ہوا اور خاص کر فاروق رضی اللہ عنہ کی نسبت تاکہ اونکی تسلی ہو جو جھگڑ کر چکے
غنیمت والا اس مسئلہ میں پس فرماتا ہے لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا

قَرِیْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا ۝ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝ البتہ تحقیق راضی ہوا
اللہ مومنین سے جبکہ بیعت کی تجھسے درخت کیکر کے نیچے پس جانا اوسکو جو انکے دلون مین ہے ناخوش صلح سے
پس نازل کی تسلی اونپر اور عوض دیا انکو فتح قریب خیبر سے اور بہت سی غنیمتین کہ اوکو لین جیسے بفضلہ
تعالی عمر رضی اللہ عنہ کو لین اور ہے اللہ غالب حکمت والا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَهْدِیَكُمْ
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ وعدہ کیا تمکو اللہ نے بہت سی غنیمتون کا کہ تم اونکو لو پس جلد کر دی تمہارے لئے یہ فتح خیبر
اور باز رکھے آدمیون کے ہاتھ تم سے کہ غطفان و بنی اسد غارت تمہارے عقب مین نکرنے پاوین جبکہ خیبر کا
قصد کر رہے اور تاکہ ہوں یہ غنیمت نشان مومنین کے لئے فتح مکہ اور فتوحات فاروق کا اور راہ بتاوے تمکو راہ درست
پس اللہ تعالی نے ویسا ہی کیا وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۝ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ اور وعدہ کیا دوسری فتح کا کہ وہ فتح مکہ ہے کہ ترتیب آیات سے ظاہر ہے کہ نہ قدرت
رکھتے تم اوسپر احاطہ کیا ہے اللہ نے اوسکو ساتھ اور ہے اللہ ہر شے پر قدرت والا وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ اگر جنگ کرتے تم سے وہ کفار البتہ پھیرتے پیٹھین
پھر نہ پاتے کوئی ولی اور نہ مددگار سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِیْلًا ۝ خدا کا بیان ہے جو گذر چکا پہلے از قسم ہم دشمنان فرمایا ہے کہ غالب مکذبین پر رہینگے
اور نہ پاوے گا بیان خدا کے لئے تبدیل اور شاہد اسپر غور کرو جو ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ
وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرًا ۝ اور اللہ وہ ہے جسنے روکا انکے ہاتھون کو تم سے جبکہ ستر یا اسی تن ناگہان اہل مکہ سے آئے اور روکا
تمہارے ہاتھون کو اون سے بطن مکہ مین بعد اسکے کہ غالب کیا اللہ نے تمکو اونپر اور ہے اللہ اوسکو ساتھ جو تم
کرتے ہو دیکھنے والا کہ اسکا چھوڑ دیا جانا انکا بہتر ہے مسلمانون کے ساتھ فتح کی جیسے ارشاد ہے هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ اور وہ وہ ہین
جنہون نے کفر کیا اور روکا تمکو مسجد حرام سے اور ہدی کو جبکہ رکی ہوئی اپنی جگہ کو نہ پہونچنے پاوے معکوفا

وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ

لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

عَذَابًا أَلِيمًا ○ اور اگر نہوتے مرد مومنین اور عورتین مومنات کہ نہین تم جانتے اونکو کہ پامال کرو

اونکو پس پہنچتی تمسے اونکو تکلیف بغیر از علم تاکہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین جسکو چاہے اگر جدا ہوتے

مومنین و مومنات کافرون سے البتہ ہم عذاب دیتے اونکو جنہون نے کفر کیا ہے اونمین سے عذاب دردناک

لیکن اونکی رعایت اس درجہ ہوئی کہ کفار سے بھی تعرض نلیا گیا جیسے ارشاد ہے إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ یاد کرو جبکہ کیا اون لوگون نے جنہون نے کفر کیا اپنے دلون مین حمیت کو حمیت جاہلیت

بسم اللہ کے ساتھ رحمن و رحیم نلکہا پس نازل کی اللہ نے سکینت اپنے رسول اور مومنین پر اور لازم

کیا اونکو کلمہ تقوی بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ہین اہل اسلام اوسکی لائق اور لائق اوسکی اہل اور ہے اللہ

ہر شے کے ساتھ دانا اب متوجہ ہوتا ہے اوس خواب کی طرف جو دیکھی گئی تھی بابت دخول مکہ کی کہ اوسمین

اس معاملہ سے کچھ فرق نہین پڑا تھا لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ج

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ

البتہ سچی کی اللہ نے اپنے رسول کی رویا راستی کے ساتھ کہ پیغمبر نے کہا تہا کہ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اگر چاہا ہے

اللہ نے امن والے ہوکر منڈواتے ہوے اپنے سرون کو اور ترشواتے ہوے نہین ڈرتے اول تو یہ ہے کہ

اور وہ حاصل ہوا دخول کا باقی ہے کہ وہ ہونیوالا ہے اور تم اوسکو نہ سمجھے جیسے ارشاد ہے فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا

فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ○ پس جانا خدا نے اس خواب مین وہ جو تم نے نہین جانا پس

کیا سوائے اسکے فتح خیبر کو قریب اور رسالت کی اسکے اور نیز دین حق کا ظاہر فرمانا ارشاد ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ

رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

وہ ایسا ہے کہ بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ ہر دین پر اول و بعد کو سب پر غالب کرے

اوسکو کل دین پر اور کافی ہے اللہ گواہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط محمد رسول خدا کا ہے اور وہ جو اوسکے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر رحم دل ہیں آپس میں تو اونکو دیکھے رکوع وسجود کرتا ہوا چاہیں فضل خدا کا اور رضا کو اونکے نشان ہیں اونکے چہروں میں اثر سجدے سے پس بلسان اشارہ سے الذین معہ میں اشارت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے اور اشداء علی الکفار میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف رحماء بینہم میں ذی النورین رضی اللہ عنہ کی طرف اور تراہم رکعا سجدا میں علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی طرف یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا میں امام حسن علیہ السلام کی طرف سیماہم میں امام حسین علیہ السلام کی طرف یہ در صورت وصف ہے جو لفظ انجیل پر ختم ہے اور در صورت ترکیب دوسری کے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

یہ مثل ہے اونکی توراۃ میں جیسے کہ اوپر فصل ہوا مفسرین متصل جنھوں نے لکھی ہے وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج اور اونکی مثل ہے انجیل میں جیسے فصل میں سے ظاہر ہوئی اور جبکہ یہ بلسان اشارہ نہ بطور منطوق تو نہیں وارد ہوتا جواب الی تسلیم کیجئے ہیں کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ جب والذین معہ صدیق ہوئے اور اشداء سے عمر ہوئے تو ابوبکر عمر ہوئے وعلی ہذا القیاس کا عالم ہے دوسری مثل انجیل میں ہے دو جو ارشاد ہے كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ع مثل کھیتی کی ہے جسنے نکالا اپنی سبزی ایسی تو قوی کیا اوسکو پس گاڑھا کیا اوسکو پس سیدھا کیا اوسکو اوپر ساق پر خوش آتی ہے کھیتی کرنیوالوں کو تاکہ غصہ میں لاوے اونکے ساتھ کفار کو وعدہ اللہ کا ہے اون لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اور کام کئے نیک اونمیں سے مغفرت اور اجر عظیم کا اور یہ مثل انجیل سے اسرعت ہے جیسے فصل ہوا ہمنے انجیل سے مثل رائی کے دانہ کی یعنی اسلامی حادثہ کی مثل بیان کی ہے۔

سورۂ حجرات مدنیہ ہے مشتمل اٹھارہ آیات کے دو رکوع پر

واضح ہو کہ اس سورت میں دو چیزیں قابل بیان ہیں ایک تو یہ کہ توقیر و عزت و تسبیح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کس صورت سے کرنی چاہئے دوسرے کافرین کہ نے جو سب جرائم سے مسلمانوں کو روکا تو وہ قیامت کے معتقد نہ تھے پس اس سورت میں اسکی تحقیق ہے پس اس وجہ سے یہ سورت پہلی سورت کے متصل کی گئی پس فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اے ایمان والو پیشدستی نکرو روبرو اللہ یعنی رسول اللہ کے اور تقوی کرو اللہ سے کہ وہ سننے والا ہے جیسے قربانی کرنا قبل اسکے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کریں کہ نماز عید سے پہلے بعض صحابہ نے کی تھی درست نہیں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اے مسلمانو نہ بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے زیادہ اور نہ شور کرو اسکے لئے مثل شور بعض تمہارے کے بعض کے لئے کہ جاتے رہیں تمہارے اعمال اور تم نہ شعور کرو جیسے قوم بنی تمیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ مدح ہماری زینت ہے اور ذم ہمارا شین اور لائق ہیں ہم خطیب و شاعر تاکہ مشاعرہ کریں و مفاخرت کریں پس ثابت بن قیس جنکی آواز بلند تھی و حسان اونکے شاعروں پر غالب ہوئے اور وہ آخر اسلام لائے تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قعقاع کو اونپر امیر کیجئے اور عمر نے کہا اقرع بن حابس کو اور عمر کو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو میری مخالفت کرتا ہے پس اسمین شور ہوا پس اس آیت سے دو حکم فرمائے گئے کہ نہ آواز بلند کیجاوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر جیسے ثابت کی آواز اور نہ شور کیا جاوے کسی امر میں پس دربار میں ثابت نے آنا چھوڑ دیا کہ مبادا میری آواز حضور کی سے کہیں نکل جاوے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلب کیا اور بشارت اونکو شہادت کی دی اور عیش دنیا میں پسندیدہ کی تو وہ کبھی آواز بلند سے نہ بولے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ میں راضی ہوا کہ دنیا میں عیش سے گذران کی اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعد شہادت کے ایک شخص سے خواب میں آکر کہا کہ فلان شخص زرہ میری لے گیا ہے جو لشکر کے کنارہ پر ہے خالد کو خبر کرو کہ وہ لیوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لیجاوے تاکہ میرا قرض ادا کریں اور فلان غلام آزاد ہے پس زرہ بدستور ملی اور خواب کی وصیت کی مطابق تعمیل کی گئی مالک بن انس

کہتے ہیں کہ ہمیں تجاوز کہ مرگ کی بعد کی وصیت سوائے اسکے جائز کہی گئی ہے اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہم
اس طرح سے کلام دربار میں کرتے کہ دریافت کی حاجت ہوتی اس مقام پر ایک سوال ہے کہ اصحاب بدر
کی نسبت اعملوا ما شئتم کا حکم ہے پھر ان تحبط اعمالکم کیسے کہی صدیق و فاروق کے درست ہوا جواب
اوسکا یہ ہے کہ دوسروں کی نسبت وعید ہے اور اونکی نسبت تہدید ہے نہ وعید جیسے آیت آیندہ سے ظاہر ہے جو
ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ
قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔ تحقیق وہ جو مثل صدیق و فاروق و ثابت کے
پست کریں اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے پاس یہ اون لوگوں کے دل اللہ نے امتحان کئے تقوی کے لئے اونکو
مغفرت و اجر عظیم ہے اور جملہ توقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ہے کہ حجروں کے پیچھے سے پکارنا بیجا ہے جیسے
عیینہ بن فزاری ایک مرتبہ لشکر کے سردار ہو کر بنی عنبر کی طرف بھیجے گئے تو وہ بھاگ گئے اور اونکی اولاد کو پکڑ لائے
اونکے باپ ہنگام قیلولہ میں آ کر حجروں کے پیچھے فریاد کرنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ سے اوٹھے اور اونکی فریاد سنی اور
اور جبرئیل آئے اور نصف اونکی اولاد آزاد کی گئی ورنہ سب غلام کر دی جاتی تو ارشاد ہوا اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ
مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ وَلَوْ اَنَّہُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْہِمْ لَکَانَ
خَیْرًا لَّہُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ تحقیق وہ جو تجکو پکارتے ہیں حجروں کے پیچھے سے اکثر اونکی عقل نہیں
برخلاف آداب ہے اور اگر وہ صبر کرتے اوس وقت تک کہ تو اونکی طرف نکلے البتہ ہوتا اونکے لئے بہتر اور اللہ غفور رحیم ہے
کہ نصف اونکی اولاد واپس کی ورنہ مستحق سخت سزا کے تھے اور توقیر سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
جھوٹی خبر نہ کہے جیسے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو بنی مصطلق کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکات کے لئے
بھیجا قوم کو جو خبر ہوئی تو تعظیم کے لئے قاصد کی پیشوائی کو نکلے اور پہلے ولید و اوس قوم میں نزاع تھی پس قوم سے
ہیبت کھا کر دربار میں عرض کیا کہ قوم نے زکات سے انکار کیا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ ظاہر فرمایا
قوم نے معلوم کر کے عذر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اوس قوم کے حال کی تجسس میں بھیجا
کہ اگر وہ سچے ہیں تو اونسے صدقات لیجاویں ورنہ اونکے حال کے مناسب عمل کریں خالد بن ولید پوشیدہ طور پر گئے
اور اذان مغرب و عشاء کی سنی تو صدقات لیکر آئے جیسے ارشاد ہے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ

فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نٰدمین ۵
ای ایمان دارو اگر لاوے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر پس دریافت کرو کہ پہونچو تم قوم کو جہالت سے
ساتھ پس ہو جاؤ اپنے کئے پر ندامت کرنے والے واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم
فی کثیر من الامر لعنتم ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم
وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون فضلا
من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم ۵ اور جانو کہ تم مین اللہ کا رسول ہے اگر اطاعت کرے
تمہاری بات مین بہت سی بر آئینہ گنہگار رہو لیکن اللہ نے دوست رکھا تمہاری طرف ایمان اور زینت
دی اوسکی تمہارے دلون مین اور مکروہ رکھا تمہاری طرف کفر و فسق و عصیان کو پس وہ لوگ ہدایت یافتہ
ہین بسبب اللہ کے فضل اور اسکی نعمت سے اور اللہ دانا حکمت والا ہے اور تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب نزاع
ہو تو اوسکا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرانا چاہئے نہ اگر جو کوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو تو اوس سے
لڑنا چاہئے جیسے ایک شخص انصار اور ابی ابن سلول مین نزاع واقع ہوئی تو ایک نے کہا کہ مین اپنا حق لینا چاہتا ہون
اور ایک نے کہا اسکا امر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجو تو ایک نے انکار کیا اور نزاع تا بہ جدال
ہوئی تو ارشاد ہوا وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت
احدٰہما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا
بینہما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین ۵ اگر دو گروہ مسلمانون کے قتال
کرین پس انکے درمیان مین اصلاح کرو پس اگر بغاوت کرے ایک دوسرے پر پس قتال کرو اوس طائفہ کو
کہ بغاوت کرے یہانتک کہ رجوع کرے خدا کے حکم کی طرف پس اگر رجوع کرے دوسرا پس انمین اصلاح کرو عدالت
کے ساتھ اور انصاف کرو کہ اللہ دوست رکھے انصاف کرنے والون کو اور منافق بظاہر حکم اہل اسلام مین ہے
اس سے اس تعبد کو مسلمانون کی طرف نسبت کیا انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم ربع ثلث
واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۵ جزین نیست مومن باہم بھائی ہین پس اصلاح کرو اپنے بھائیون کے
درمیان اور تقوی کرو اللہ سے البتہ تم رحم کئے جاؤ اس مقام سے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد بابت

تماشہ ہوگئی ہے کہ یہاں تک ہمارے کرتے ہیں جنہوں نے بغاوت کی اور امام حسن علیہ السلام نے صلح کی اور آداب تقریر تحریر
کہ آپکی امت والی بالخصوص صحابہ ایک دوسرے کی سخریہ نکریں جیسے قوم بنی تمیم عمار و بلال وغیرہ سے کرتے جیسے ارشاد ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ اے مسلمانون سخری
کرے ایک قوم دوسری قوم سے قریب ہے کہ ہوں وہ دوسری بہتر اون سے اور بعض ازواج حضرت ام سلمہ کی نسبت
فرماتی تھیں جیسے تو ارشاد ہوا وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ اور عورتین
عورتون سے قریب ہے کہ دوسری بہتر ہوں اون سے اور آداب تو قریب ہے کہ بالخصوص صحابہ کے لئے کہ نہ عیب پکڑیں
کسیکا کہ وہ غیبت ہے اور نہ برے لقب سے یاد کریں جیسے ارشاد ہوا وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور نہ عیب پکڑو باہم اپنی نفسوں کو اور نہ غیر لقبوں سے ملقب کرو برا ہے اسم فسق بعد ایمان کے
مثلاً کوئی مسلمان کو یہودی کہے جیسے بعض نے حضرت صفیہ ام المومنین کو کہا اے یہودیہ اور جو توبہ نکرے تو وہ ظالم
ہیں کہ مسلمان کو ایسا کہا اور آداب تو قریب ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بدظنی نکرے بالخصوص حضرات صحابہ
اور عیب کی تفصیل سے بدظنی کے فرماتا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ غزوہ کو جاتے تو ایک ایک غریب کو
دو دو آسودون کے ساتھ خدمت کے لئے کر دیتے پس ایک مرتبہ سلمان کو دو صحابی کے ساتھ کیا اور سلمان کو
نیند غالب ہو گئی اور کھانے پکانے کا بندوبست نہو سکا تو دونوں نے سبب دریافت کیا تو سلمان نے عذر کیا
اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت کی طلب میں سلمان کو بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسامہ سے کہا اونہون نے گوشت کی نبوتگی کا عذر کیا پس سلمان واپس آئے اور جواب دیا تو اون دونوں نے بدظنی
ہو کر کہا کہ سلمان گیا نہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بخل نفرماتے اور دونوں خدمت مبارک میں حاضر
ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تمہارے منہ میں گوشت کی بو آتی ہے تو اونہوں نے قصہ بیان کیا
کہ گوشت ہمکو نہیں ملا تھا تو سلمان کو آپکی خدمت میں بھیجا تھا تو ارشاد ہوا کہ تم نے سلمان کی غیبت کی ہے
اور اسکی بو آتی ہے تو ارشاد ہوا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ

مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ؀ اے مسلمانو بچو بہت ظن سے کہ
بعض ظن گناہ ہے اور نہ تلاش کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھے ایک تمہارا کہ کھاوے
اپنے بھائی کا گوشت اس حالت میں کہ وہ مردہ ہو مکروہ رکھو تم اسکو اور تقوی کرو اللہ سے کہ اللہ توبہ کا قبول
کرنیوالا رحیم ہے اور بدظنی کی صورت کی تفصیل فرماتے ہیں جسکی تحقیق یہ ہے کہ ثابت بن قیس گران سمع ہو گئے تھے
اسواسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے ایک روز نماز فجر کی ایک رکعت ناتمام لگی تو انکو ادا کر کے انکی
سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دوسرے صحابی بیٹھ گئے تو دوسروں کو پھاند کر جبکہ پاس آگئے وہ صحابی
اپنی جگہ بیٹھے تھے وہ وہیں بیٹھے رہے تو انکی عقب میں بیٹھ گئے بعد فراغ مجلس کے دریافت کیا تو کون ہے تو
انہوں نے اپنا نام لیا تو ثابت نے کہا ابن فلانہ پس وہ سرنگون ہوئے تو آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ؀ اے لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو مرد اور عورت سے اور کیا تمکو
شاخیں اور قبائل تاکہ تعارف کرو تحقیق اکرم تمہارا اللہ کے نزدیک تمہارا اتقی ہے تحقیق اللہ دانا خبردار ہے پس
اہل مکہ کا بروز فتح مکہ بلال کو ہنگام اذان کے یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی غراب سیاہ میسر آیا ہے نخوت کی
کرہ اللہ کے نزدیک بنظر اتقی ہی نیکی اکرم ہے پس اس آیت سے مومن صاحب النساب کو نسب کی عزت بدستور
قائم ہے جیسے آیت وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ سے ظاہر ہے اور وہ خدا تعالی کا وعدہ ہے
جسمیں خلاف نہیں ہو سکتا اور آیت وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى میں مراد اتقی سے ابوبکر ہیں پس ابوبکر کے مرتبہ
مقام غور ہے اور آنحضرت باتقیر ہے کہ زبان ہی روبرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کہیں تبدیل میں ہونا جیسے کسی اسنے
گرانی غلہ کے تنبیہ ایمان کا اظہار کیا اور بطور احسان کے کہ کہ عرب آئے ہیں اپنی جانوں سے اور ہم آئے ہیں
اپنے رواحل کے ساتھ علی ہذا اعراب مختلفین حدیبیہ قوم جہینہ و اسلم و اشجع و غفار نے بخوف جان و مال کے کہا کہ
ہم ایمان لائے پس حدیبیہ کے سفر میں شریک ہوکر ارشاد ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا
وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀ کہا اعرابیوں نے کہ ہم ایمان لائے فرما کہ

ایمان نہین لائے ولیکن کہو کہ ہم صلح مین داخل ہوئے اور ہرگز نہ داخل ہوا ایمان تمہارے دلون مین وگر اطاعت
کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی ایمان لاکر نہ کم کریگا تمکو تمہارے اعمال سے کچھ کہ اللہ غفور رحیم ہے۔ انما المؤمنون الذین
یؤمنون باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل
اللہ اولئک ھم الصدقون ۝ جز این نیست مومن وہی ہین جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسول کے
ساتھ پھر نہ شک کیا دین مین اور جہاد کیا انہون نے اپنے مالون وجانون سے خدا کی راہ مین کہہ کیا تم بتلاتے
قل اتعلمون اللہ بدینکم واللہ یعلم ما فی السموت وما فی الارض واللہ بکل
شیء علیم ۝ فرما تم جتلاؤ گے اللہ کو اپنے دین کے ساتھ اور اللہ جانتا ہے وہ جو کچھ جو آسمانون مین ہے اور وہ جو
زمین مین ہے اور اللہ ہر شے کے ساتھ دانا ہے۔ یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم
بل اللہ یمن علیکم ان ھدکم للایمان ان کنتم صدقین ۝ احسان جتلاتے ہین تجھپر کہ وہ اسلام
لائے فرما احسان جتلاؤ مجھپر اپنے اسلام کا بلکہ اللہ نے احسان کیا تمہارے اوپر کہ ہدایت کی تمکو ایمان کے لیئے
اگر تم سچے ہو مخفی نرہے کہ لفظ اسلام چند معنی مین مستعمل ہے جیسے ان آیات سے ظاہر ہے ایک یعنی صلح دوسرا مراد
ایمان مجمل ہے گو تفصیلی ایمان و تفصیلی اسلام وہ ہے جو حدیث جبرئیل کے سوال وجواب مین ہے۔ ان اللہ یعلم
غیب السموت والارض واللہ بصیر بما تعملون ۝ اللہ جانتا ہے غیب آسمانون و زمین کو اور اللہ بینا ہے اسکے
ساتھ جو تم عمل کرتے ہو۔

سورۂ ق مکیہ ہے پینتالیس آیت تین رکوع پر مشتمل ہے

اور بعد سورت سابقہ کے وجہ اسکی یہی گئی ہے کہ سورۂ فتح مدنیہ مین دو امر قابل بیان تھے ایک توقیر و تعظیم کی
تفصیل وہ تو سورۂ سابقہ مین جو مدنیہ ہے بیان ہوگئی دوسرے اہل مکہ سے جو زیارت کعبہ سے اہل اسلام کو روکا تو وہ
معتقد قیامت کے نتھے ورنہ خوف کرکے ایمان لاتے جیسے پہلے ہجرت سے سوائے بہت سے مقام کے سورۂ ق مین
اوسکا بہت کچھ ذکر ہے اور قاف پہاڑ بھی ہے جو ہزار فرسخ کا طویل مابین ایشیا و یورپ مین ہے کہ ایشیا کو
شمال سے جیسے کوہ یسال و نہر یال و بحر اصغر کچھ محیط ہے کوہ قاف و بحر اسود بھی محیط ہے پس اس کو عوام مین

مشہور ہوا کہ محیط روی زمین ہی اور اسمین کانین زمرد جواہر کی بہت ہین باقی مفسرین یاد اتفین ذکر کہدیا
کہ وہ زمرد سبز کا ہی جسکی سبزی سے آسمان کی سبزی دریافت ہوتی ہی اور بعض روایات ضعیفہ مین بالفرض
ثابت بھی ہو تو وہان کلام عالم مثال مین دیا ہی نہ اسمین جو ہیں جزائر اسیل منطقہ والی ہی کہ گرد کوئی ایسا
زمرد کا پہاڑ ہی جس سے آسمان کی سبزی اوسکے عکس سے ہی ان لوگون نے آیت خسیہ وحی الا کلا دقت
کو طاق ہی رکہدیا ہی کچھ معائنہ پر خیال نہین کرتے اور علم اس عرصہ مین اکثر مسلمانون مین اسکا نام ہی کہ خیالات
سکا وین بعض غلط ہوں اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ق سے یہان پر کچھ خاص نہین بلکہ قیامت کی بطور مراعت کے
جیسے اونکی انکار کا جواب سورۂ ق مین ہی اوسکے اقرار بعینہا مین نہین ویسے اس صورت مین قیامت کے انکار کا جواب دیا
کا مقرر ہے پس فرماتا ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ قیامت کا نزول
قسم ہے قرآن مجید کی اور مکہ کے کافرون نے اوسکو تسلیم نکیا بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ
بلکہ اونھون نے تعجب کیا اسکا کہ آیا اونکو اونھین سے ڈرانیوالا قیامت سے تو کہا کافرون نے کہ یہ شی عجیب ہی جبکہ
ہم مر گئے اور ہو گئے خاک یہ رجعت بعید ہی کہ اعادہ معدوم لازم آتا ہی کہ تمیز اسمین نہ ہو جسکو ناواقف محال
سمجھا تو جواب ارشاد فرماتا ہی قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ
سمجھتے ہیں حالانکہ وہ حکم کہ کہ زمین اونکے اور ہمارے اصلی اونکی باقی رہتی ہین اور ہمارے پاس کتاب حفاظت کرنیوالی
موجود ہے جسکو ایک علم ... عبارت ہے پس سب تغیر کی نہین بلکہ اوسکو اصلی
پہلے سے قائم ہی اور فقط اونھون نے قیامت کا ہی انکار کیا بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ
فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ بلکہ تکذیب کی اونھون نے قرآن موعود کی جبکہ آیا اونکو پس وہ امر مختلط مین
ہین کہ کوئی اوسکو شعر کہے اور کوئی سحر کہے اور رسول کو جنون سے اور کوئی کچھ کہے اور جبکہ نبوت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئی جس سے قیامت کا انکا بیان کیا جاتا ہے پس اوسکی تصدیق مین کیا
تردد ہی اور بعد جو سمجھے ہو کر ہین اوسکا رفع فرمایا جاتا ہی اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ
كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ آیا پس نہ دیکھا آسمان کی طرف اپنے اوپر کیسے

اوسکو بنایا اور زینت دی اوسکو ستارون سے اور نہین ہوا اوسکے لئے اوسکو سوراخ رخنہ کی

کثرت سے کشادگی جو دوربین سے دیکھیں کیا وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا

فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۙ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝ اور زمین کو پھیلایا اوسکا

حرکت سے اوسمین جوش پیدا ہوا اور ڈالے اوسمین پہاڑ کہ سبب تموج سمندر کے پانی سے اونچی ہو گئی تاکہ سکون ہو

اور کمالات نبات وحیوانات وآناسی کا اوسمین منظور ہوا اور نکالے ہمنے اوسمین ہر قسم کے صاحب بہجت

بینائی ویادداشت ہر ایک بندہ رجوع کرنیوالے کے لئے پس جو قادر اسپر ہے وہ قدرت قیامت کی لانیکی

رکھتا ہے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۙ وَالنَّخْلَ

بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ ۙ رِزْقًا لِلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ

الْخُرُوجُ ۝ اور اوتارا ہمنے بلندی سے پانی مبارک تو نکالے اوس سے باغ اور کھیتی کے درخت ہو دانے درو

کئے ہوے وخرما دراز اونکے لئے ثمرہ مین غنچہ تہ بتہ بندون کے لئے رزق اور زندہ کیا ہمنے اوس سے ملک مردہ کو

اسی طرح سے خروج مردون کا بروز قیامت آب مثل منی سے ہوگا اور سے گروہ گروہ انکار کریگا تو مانند ہوجانیگی

توجانو اونکی ہلاکت آن پہونچی جیسے انکار سے دوسری قومون کے جیسے ارشاد ہے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ۝ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ

وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ۝ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ

تکذیب کی اہل مکہ کی پہلے انہین سے اول قوم نوح ہوئی اور اصحاب چاہ یعنی جنکے پیغمبر حیوس ہے جو اونکے

شاگرد تھے اور وسط میں ثمود وقوم عاد وقوم فرعون اور اخوان لوط نبی اور اصحاب ایکہ وقوم تبع نے

تکذیب کی رسولوں کی پس ثابت ہوا وعید کہ ہر ایک کا حال سابقًا گذر گیا کیا ہم عاجز ہوئے پہلی خلق

کے ساتھ تو قیامت کی لانیمین ہم عاجز ہون اور قیامت کے منکر ہماری قدرت سے واقف نہیں

بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ بلکہ وہ خلق جدید یعنی تجدد امثال سے اشتباہ مین ہین

ع ۱۵

کہ ہر آن مین عالم عدم مین جاتا ہے اور اوسکی مثل آتا ہے پر نا واقف کو چراغ کی لو مین خیال قیام کا گذرتا ہے

حالانکہ جہان حرکت ہے وہان اوسکا سکون سبب لی ہوتا چلا جاتا ہے پس اشیاء ہر آن مین بطون عدم سے

ظہور میں آنا ہی نہیں کہا جاتا ہے نزدوسے بالخصوص جبکہ نبی کی زبانی اوسکا وجود ثابت کیا جاوے اور تحقیق
یہ ہے کہ وجود مطلق اپنی صفت آن سبال سے ہر اجسام میں ہر وقت نئی شان میں ظہور فرماتا ہے دلیل
اوسپر آیت کل یوم ھو فی شان ہے دوسرے طرفہ ہے تحت باتیں وغیرہ کا عالم انکی طلب سے کہ جیسے ایک
آئینہ میں معدوم ہوا اور اوسکی مثل اپنی جگہ پر مثلا ظہور کرتا ہے ویسے عمل سے دوسری جگہ اوسکا ظہور کرلیا
اب قیامت پر رہا اوسکا خیال کو معدوم مین تمیز کیسے ہوگی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ
مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ٥ اور تحقیق ہمنے پیدا کیا
انسان کو اور جانتے ہیں ہم وہ جسکی ساتھ وسوسہ کرے اوسکا نفس مثل اقرار قیامت یا انکار قیامت
اور ہم قریب تر ہیں اوسکی طرف شہ رگ سے کہ وجود مطلق حقیقی ہر ایک صورت سے قریب ہے کہ شہ رگ ایک حصہ
آدمی کے جسم کا ہے اور وجود ہر ایک صورت سے قریب ہے پھر قیامت مین حفظ کی صورت فرماتا ہے إِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ٥ یاد کر جسکی لین ملنے والے کراما کاتبین داہنے بائیں سے
ایک ایک بیٹھے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ٥ نہ بولے بولنے والا کوئی قول مگر اوسکے
پاس نگہبان ہے حاضر رہتا ہے اور اوسکے اعمال کا حال یہ ہے حالت ہے کہ کاتب یمین کاتب یسار کو سات ساعت تک
روکتا ہے کہ شاید اوس وقت تک توبہ یا استغفار کرے اس مقام سے آواز کی نسبت اگرچہ حکماء قدیم عذر فرماتے تھے
لیکن اس عہد میں ان کی حفاظت میں اوسکی لفظون کا محفوظ رہنا ثابت ہوا جیسے شیخ اکبر کا قول پہلے سے ظاہر ہے
مدعا کو کرتا تھا اسپر قیاس کراما کاتبین کا کرنا چاہئے اور صورت احوال واعمال کی حفاظت کی بیان کی گئی
جب تک آدمی زندہ ہے وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ٥ اور آوے
موت کی سکرات تحقیق یہ وہ ہے اے مخاطب کہ تو اوس سے بھاگتا تھا پر بھاگنا کیسے ہو سکتا ہے اور بعد اوسکے آدمی
قبر میں جاوے یا جنت یا دوزخ میں یا پانی وغیرہ مین فرو اوسکے اعمال کی بصورت عالم مثال میں دکھلائی جاوے جنت والے کو
جنت کی دوزخ والے کو دوزخ کی اور میعاد مقرر ہے جو خدا کے نزدیک ہے قیامت آوے کہ اول صور تو بمانند موت سے
ہر ایک شخص سے ہو نکالا جاتا ہے کہ بالآخر سب تمام اہل زمین فنا ہوں پھر قیام کے لئے نفخ صور ہو جیسے ارشاد ہے
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ٥ اور نفخ کیا جاوے صور زندہ کرنیوالے میں جسمین تمہاری عالم حیوانی کو

کہ آسمان سے زمین پر حسب حدیث منی کا مارا ن پڑیگا پس ناگہان سب کہڑی ہو جاوینگی یہ دن ہی وعدہ وعید کا
وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ اور آویگا ہر نفس کہ اوسکے ساتہ چلانیوالا ہو جنت
یا دوزخ کی طرف اور ایک شاہد ہوا اوسکے اعمال خیر یا بد کا کراماً کاتبین سے اور کہا جاویگا لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ
مِنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ البتہ تو تہا اس سے
غفلت میں پس کہولا ہمنے تجہسے تیرا پردہ پس تیری بصر آجکے روز تیز ہے کہ عالم حیوان میں آیا وَقَالَ قَرِينُهُ
هَذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ اور کہیگا قرین ہر نفس کہ وہ شیطان ہی یہ ہے وہ جو میرے پاس ہے حاضر کہ
اسکے کام کی سرکشی کا پس حکم ہو سایق وشہید کو أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝
ڈالو دو سایق وشہید جہنم میں ہر اوسکو جو کفر کرنیوالے مثل دہریہ ملحد و دوسرے مشرک عناد کرنیوالے منع کرنیوالے
خیر سے سرکش شک کرنیوالے قیامت کو جسنے خدا کے ساتہ دوسرا معبود کیا ہے پس ڈالو اوسکو سخت عذاب
میں کہ تو نہ سہی کہ جب کہا شیطان نے قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝
جواب دیگا اوسکا شیطان ای ہمارے رب نہ سرکشی کی مینے اسکی لیکن تہا یہ گمراہی البعید میں حق سے قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝ اللہ فرماویگا مت جہگڑو ای قرینون
و کافرو باہم دیگر میرے پاس اور مقدم کیا تہا مینے تمہاری طرف وعید دوزخ جبکہ پشت آدم سے نکالا اوسکو
کہا کہ یہ دوزخ کے لئے ہے جیسے ارشاد ہے کہ ہم بہرینگے جہنم کو جن و انس سے کافرون سے مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝ تبدیل قول میرے پاس نہیں اور نہیں ہون میں ظلم کرنیوالا بندون پر
کہ بندون سے بغیر کئے کام کئے ہون اونکو دوزخ کا حکم کرون يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ
وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ۝ اوس روز ہم فرماوینگے جہنم کو جبکہ وہ اپنے جوش میں بہرا ہوا آیا تو بہرا
اور کہے جہنم آیا کچہہ زیادتی ہے کہ اوس میں سے اور بیرون تو روح اعظم متمثل اوسمین اپنا قدم رکہی تو وہ
بس بس کرے اور سب کفر ومین جونکہ جادینگی وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ
هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ

ربع

بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ٥ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيدٌ ٥ اور تیار کی جاوے گی جنت متقیوں کے لئے پاس نہیں فرمایا جاوے گا یہ وہ ہے جو تم وعدہ کئے گئے ہو ہر ایک
رجوع لانیوالے حفاظت ایمان کرنیوالے کے لئے وہ جو خوف کرے رحمٰن سے بغیب ہوتے اور لاوے دل
انابت کا سو اسکو داخل ہو جنت میں سلام کے ساتھ یہ دن ہے ہمیشگی کا اونکے لئے ہے وہ جو چاہیں اوسمیں اور اونکے لئے زیادہ ہو
دیدار اللہ اور دلیل قیامت کے وجود پر جو زبانی نبی پر فرمائی جاتی ہے اہل مکہ کے سرداروں کی ہلاکت سے
ہوتی ہیں اگر وہ اسکو بعید سمجھیں ارشاد ہے وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ
مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ٥ اور بہت سے اہل زمانہ کو ہلاک کیا
کہ وہ سخت تھے اہل مکہ سے گرفت میں پس چلے وہ ہر طریق سے شہروں سے آیا ہو اونکو چھٹکارا إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ٥ تحقیق اس میں البتہ
یادداشت ہے اوسکو جسکے لئے قلب ہو یا سنے اور وہ شاہد ہو پس اوسکے نزدیک قیامت ضرور آنے والی ہے
اور اوسکے لانے میں ہمکو کچھ تکلیف نہ ہو جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ٥ اور البتہ ہمنے پیدا کئے آسمان و زمین اور
اونکے درمیان کو عرصہ چھ زمانہ یوم میں اور نہ پہونچا ہمکو تعب اور اوسکے بعد عالم انسان کو پیدا کیا
پس کافروں کا قول قیامت کے انکار میں لغو ہے فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ٥ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ٥
اور تو صبر کر اوسپر جو وہ کہیں تا ہنگام ہجرت اور تسبیح کر یعنی نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ بالخصوص
سورۂ فاتحہ پہلے طلوع آفتاب اور قبل غروب کے ظہر عصر کی اور رات سے مغرب و عشا کی پس تسبیح کر اوسکی
اور ان تمام کے پیچھے وتر کی مخفی نہ رہے کہ طلوع شمس اوس کے نکلنے سے ہے اور اسکے کہتے ہیں اور غروب اسوقت
کہیں گے جبکہ کل غروب ہو جاوے پس اس مقام سے یعنی احادیث کے معنی میں اجتہاد مجتہد کی ضرورت ہے
اور دلیل وجود قیامت پر فتح ہو ہے جیسے ارشاد ہے کہ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ
يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ٥ اور سن اے مخاطب اوس دن کہ

پکاری پکارنے والا ابوسفیان کا قاصد مکان قریب سے اوس دن سنیں کفار منادی کی آواز حق کے ساتھ یہ ہی روز خروج کفار مکہ مقتول ہونے کے لئے بدر میں اور جبکہ یہ دیکھو تو قیامت پر یقین لازم ہے إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝ تحقیق ہم جلاتے ہیں اور ہم مارتے ہیں اور ہماری طرف بعد موت کے بازگشت ہے اوس روز کہ پھٹے زمین اون سے سرعت کنندہ اوس روز حشر ہوگا ہمارے اوپر آسان نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ۝ اور ہم دانا تر ہیں اوسکے ساتھ جو وہ کہیں بالخصوص وعدہ وعید اور اونکے انکار قیامت پر اور نہیں ہے تو اونپر جبر کرنیوالا تا زمان ہجرت پس نصیحت کر قرآن کے ساتھ اوسکو جو خوف کرے میری وعید کا اس طریق سے جو ذیل میں سورۂ ذاریات میں مذکور ہے۔

ع ۱۶

سورۂ ذاریات مکیہ ہے اسمیں ساٹھ آیات تین رکوع ہیں

اس سورت میں بڑی بڑی دلائل حقانیت اسلام و پیشین گوئی خلفاء اربعہ و تباہی کفار کا بیان ہے واضح ہو کہ جب تک دانیال کی کتاب سے آشنائی نہو اس سورت کا اوائل سمجھ میں نہیں آتا وجہ کہ حقیقت چار ہواؤں فصل ۷ دانیال سے آشنائی پیدا ہوجاوے جسمیں بخت نصر کا دکیانہ و سکندر کی و رومیہ کی ہواؤں کا ذکر ہے پھر رومیہ کی دس بادشاہتوں کا ذکر ہے جو الارک گاتھی سے الومین لبارڈ تک ہوئیں جو سنہ ۴۷۶ عیسوی سے شروع ہوئیں اور سنہ ۵۶۶ تک پہنچیں پھر سلطنت ہرقلی کا ذکر ہے جو سنہ ۶۱۰ عیسوی میں قائم ہوئی اور اسکے زمانہ میں اہل اسلام سے خدا کی بادشاہت قائم ہونی لکھی ہے تو اوسکے بعد مطلب سورت ظاہر ہے کہ جب وہ امور واقع ہوگئے اور زمان سلطنت شیخین زمرہ رومیہ یعنی ہرقل کا آگیا پس اسلام کا آنا حسب ذاریات سے حسب وعدہ ہوا اور اسکے زمانہ میں علیہ السلام فصل ۱۲ دانیال میں مہدی و مسیح کی آمد کا ذکر ہے کہ روز دین یعنی قیامت کے نشان ہیں بدان نظر بعد از بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو فرماتا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝

ہین ہو کہ ایک روز جبریل نے ولید کی ساق کو دیکھا اوسکی ساق مین تیرگر کی دوکان پر تیر چبھا وہ مرا اور
ابن وائل کے پاون کو دیکھا کہ اوسکے پاون مین کانٹا چبھا وہ اوس سے جہنم رسید ہوا اور حارث
کی ناک کو دیکھا کہ خون جاری ہو کر دوزخ مین چلا اور اسود مطلب کے سر کو دیکھا جو خاک مین سر کو ملکر مرا اور اسود
بن یغوث کی آنکھ کو دیکھا کہ اوسکے درد سے تباہ ہوا یسئلون ایان یوم الدین یوم
ہم علی النار یفتنون ذوقوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون ٥ قران مجید کا انکار کرکے
دریافت کرین کب ہو روز دین وہ دن ہے جو وہ آگ پر عذاب دیے جاوین اور کہا جاوے چکھو اپنے
فتنہ کو یہ وہ ہے جسکے ساتھ جلدی کرتے تھے ان المتقین فی جنت وعیون اخذین ما اتٰھم ربھم
کانوا قبل ذلک محسنین ٥ بہشتی نیکو کار پرہیزگار ظاہر کو بیچ جو ہزار ہا ہزار کرکے فصل دانیال مین لکھی ہین جنکو کرو
فصل ہود ستکوین مین کہا گیا ہے فصل ۳۳ سفر ثنی مین مقدسین کرکے موعود ہین باغون چشمونمین ہونگے لینے والے
اوس شے کے جو دیا ہو اونکو اونکے رب نے کیونکہ وہی تھے پہلے روز دین سے نیکو کار مثل علی کے کانوا قلیلا
من الیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون ٥ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم
تھے وہ محسنین مثل ابوبکر رضی اللہ عنہ کم رات کو سوتے اور وہ مثل عمر سحر و نکو استغفار کرتے ملفوظات فوائد الفوادین
حضرت شیخ شکر محمد عارف شطاری برہانپوری سے منقول ہو جو شخص صبح کی نماز کے بعد ستائیس مرتبہ اللھم اغفر
للمومنین والمومنات کہے وہ مستغفرین بالاسحار مین شمار کیا جاویگا اور تھے مثل عثمان اونکے مالو مین حق تھا سائل
ومحروم کا یہانتک تفصیل ہوئی اوسکا خلاصہ تاکید کے لئے فرماتا ہے وفی الارض ایت
للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ٥ اور زمین مقدس کی چار بادشاہتو مین جو مذکور ہوئین آیات صدق
وصدق اسلام ہے اہل ایقان والونکے لئے اور تمہاری جانو مین کہ پیغمبر موعود تمہاری قوم مین پیدا ہوئے
کیا تم نہ دیکھو اون علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ تھا لغت مین اونکی خواصون تباہ ہوگئے لیکن یہانپر یہ کلام ہوا کہ آسمانی
سلطنت فصل دوم ہفتم دانیال وغیرہ کی ہزارون ہزار مقدسون کیساتھ آئی ہے اور اب تک آثار اوسکے
ظاہر تھے وگرچہ مسیح نے انجیل متی مین فرمایا ہے کہ ابتدا مین وہ غریب ہونگے جیسے فصل ۵ متی مین
محمد رسول اللہ کی تفسیر مین موجود ہے نظر بر آن فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون

اور آسمان یعنی عالم ارواح میں حصہ ہے ہمارا ساتھ اوسکے جو وعدہ کیے گئے ہو کہ آسمانی بادشاہت
تمہاری موعود ہے جس میں شک نہیں فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون ۰
پس قسم ہے آسمان کے پروردگار کی جسکی بادشاہت اسلام سے موعود ہے اور زمین کی جسپر وہ
بادشاہت ہونے والی ہے درستی دو وعدہ البتہ راست ہے جیسے تم کہتے ہو کہ اوسکے ساتھ
ہزاروں ہزار مقدس ہونگے اور اوسکی فتح ہوگی پس ضعف حالی کا خیال کرو نابوں سال کی عمر ابراہیم میں
اسحق کی پیدائش ہوئی جبکہ نوے سال میں سارہ نے ہیں کرنے ماس کی پس خدا قادر ہے کہ اسلام کو شوکت دیوے

توسو هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين ۰ اذ دخلوا عليه فقالوا سلاما قال سلم قوم
منكرون ۰ آیا آئے تیرے پاس ملائکہ بزرگ ابراہیم کے مہمانوں کی بات جب داخل ہوئے ابراہیم پر پس کہا سلام
کہا ابراہیم نے سلام اور دل سے کہا قوم ہو نا شناختہ فراغ الی اهله فجاء بعجل سمين ۰ فقربه
اليهم قال الا تاكلون ۰ پس ابراہیم گیا اپنے گھر پس لایا گوسالہ پلا ہوا پس قریب کیا ابراہیم نے
اوسکو اونکی طرف کہا کیوں نہیں کہاتے لیکن اونہوں نے نہ کہایا فاوجس منهم خيفة ۰
پس دریافت کیا اپنے دل میں خوف اون سے لیکن جب توریت کے اونہوں نے کہایا یعنے صورت
کہانے والوں کی بنائی جیسے فرمایا ہے قالوا لا تخف وبشروه بغلام حليم ۰ اونہوں نے
کہا مت خوف کر اور بشارت دی اونکو لڑکے دانا اسحق کی کہ سارہ سے پیدا ہوگا فاقبلت
امرأته في صرة فصكت وجهها وقالت عجوز عقيم ۰ پس متوجہ ہوئی اوسکی
عورت سارہ نوے سال کی در بچہ سے پس حسب دستور عورتوں کے تعجب کے وقت مسکرا کر پیٹنے لگی اپنے منہ پر
اور کہا کہ کیا جنے گی بڑہیا بانجھ قالوا كذلك قال ربك انه هو الحكيم العليم ۰ فرشتوں نے کہا
اسی طرح فرمایا ہے تیرے رب نے کیونکہ وہ دانا باحکمت ہے اور چونکہ تعجب سارہ کو ہوا اور ہنسی تہی فرشتوں نے کہا
اوسکا نام ضحک ہوگا جو اصل نام اسحق کا ہے اور دین و دنیا کی دولت سے مشرف ہوگی یہی حال اسلام کی
ترقی کا ہوتا جاتا ہے تعجب نہیں اور انکار کرنا بڑی بے ادبی کا بڑا جرم ہے اوسکو بھی سنو اور اسلام کی فتح کو یقین کرو قال فما خطبكم
ايها المرسلون ۰ قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين ۰ لنرسل عليهم حجارة من طين ۰ مسومة عند ربك للمسرفين ۰

ابراہیمؑ نے کہا پس کیا بڑا امر ہے تمہارا جسپر بھیجے گئے ہو اے رسولو جواب دیا کہ ہم بھیجے گئے ہین قوم مجرم لوط کیطرف
تاکہ بھیجو بجا وین اوپر انکے پتھر گارے کے نشاندار کئے گئے تیرے رب کے پاس حد سے گذرنے والے مسرفون کی بربادی کیلئے پس ابراہیمؑ نے کہا
کہ کیسے اونکو ہلاکت کروگے حالانکہ اوسمین مومن ہونگے فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین ۝
پس جدا ہم نے کیا نکالین ہم اوس شخص کو جو اوس قریہ مین مومن ہو پس ملائک گئے پس نکالا انہنے اوسکو جو
اوسمین مومن تہا اونکا قصہ مشہور ہے فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین ۝ پس نپایا ہمنے
ایک گہر کے سوا مسلمانونکا جسمین لوطؑ و اونکی سات بیٹیون مین سے دو بیٹیان کنواری تہین ایک اونکی عورت تہی
کسشیں کرکہ ہمراہ لوطؑ کو نکلی مگر خلاف حکم کے اوسنے عقب کو دیکہا اور نمک کا ستون ہوگئی و ترکنا فیہا
آیۃ للذین یخافون العذاب الالیم ۝ اور باقی رکہے ہمنے اوس قریہ مین نشان اون لوگون کیلئے
جو خوف کرین عذاب دردناک سے کہ اہل مکہ وہان سے گذرتے ہین پس وہی حال اس زمانہ کے منکرین کا ہوگا نبی کی
ہجرت ہوگی اوسوقت اونپر تباہی بدر وغیرہ مین آویگی اور ساحر و مجنون ہونیکا جواب حال موسیٰؑ سے
دریافت کرو وفی موسیٰ اذ ارسلناہ الی فرعون بسلطٰن مبین ۝ فتولی برکنہ وقال ساحر
او مجنون ۝ فاخذنٰہ وجنودہ فنبذنٰہم فی الیم وہو ملیم ۝ اور باقی رکہی موسیٰ مین
نشانی بالخصوص منکرین کے لئے جبکہ موسیٰ کو ہمنے بہیجا فرعون کی طرف ظاہر غلبہ کے ساتہہ پس پہرگیا
فرعون اپنی جماعت کیساتہہ اور کہا کہ موسیٰ شعبدہ باز ہے یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو
تو ڈالا اونکو دریا مین درحالیکہ فرعون ملامت کیا ہوا تہا وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ۝
ما تذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم ۝ اور باقی رکہی آیت قوم عاد مین جبکہ ہمنے بہیجا اونپر
بھیجتے ہے اونپر بانجہ کرنیوالی نہ چہوڑتی کسی شے کو جسپر وہ آتی مگر کردیتی اوسکو مثل استخوان بوسیدہ اور
باقی [illegible] کردیا وفی ثمود اذ قیل لہم تمتعوا حتی حین ۝ فعتوا عن امر ربہم
فاخذتہم الصعقۃ وہم ینظرون ۝ اور ہے ثمود مین بہی نشانی جبکہ کہا گیا اونکے لئے
برخوردار ہو ایک وقت تک پس اونہون نے سرکشی کی پروردگار اپنے سے پس پکڑا
اونکو صاعقہ نے اور وہ تاکتے دیکہتے تہے فما استطاعوا من قیام وما کانوا

ہین گنہگار حق تبلیغ ہوچکے وذکر فان الذکری تنفع المومنین ہ اور خاص نصیحت پانے والون کو نصیحت کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنین کو لیکن وہ غریب ہین کیا وہ مصرف کر سکتے ہین فرماتا ہے

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ہ اور نہین بنے پیدا کیا جن وانس مومنین کو جیسے قرآن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مین ہے مگر تا کہ خالص میری بندگی کرین وحالات احتیاج مین اونکے فرماتا ہے

وما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ہ اور نہین چاہتا ہون اون سے رزق مثل زکوۃ کے اور نہین چاہتا ہون اون سے کہ رزق مجھکو دین یعنے میرے رسول کو اور جواب ہے اون لوگون کا جو کہتے کہ فتوحات والے جبکہ اہل اسلام قبل ہجرت نہوے جو موعود ہین پھر کیا اون کی سند رضا چہ فرماتا ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین ہ بدرستی اللہ وہ رزاق ہے صاحب قوت محکم کا کہ فتوحات عام اہل اسلام کو حاصل ہونیوالی ہین وگر ظالم ان باتون پر کفر وانکار فتوحات مثل بدر کا کرین تو فرماتا ہے فان للذین ظلموا ذنوبا مثل ذنوب اصحابہم فلا یستعجلون ہ پس اون لوگون کے لئے جو ظلم کرین ڈول ہین مثل اونکے اصحاب کے جنکے قصے بیان ہوئے پس نہ جلدی کئے جاوین

وقت مقرر ہے کہ مین قبل از ہجرت ورنہ مطابق آیۃ سورۂ روم کے ارشاد ہے ولو جئتہم بایۃ لیقولن الذین کفروا ان انتم الا مبطلون ہ وگر تو لاوے اونکے لئے فتح قبل از ہجرت کا فر اہل کتاب کہین کہ نہین ہو تم مگر باطل کرنیوالے ہماری کتاب کے جو فصل ۱۲ شعیا مین فتح اسلامی بعد ایک سال ہجرت کے لکھی ہے

فویل للذین کفروا من یومہم الذی یوعدون ہ پس افسوس ہے اون مکے کے کافرون کے لئے اوس دن بدر سے کہ وعید کئے گئے ہین اور اللہ پاک نے حسب وعدہ آیتہ بدر حسب آیت قد کان لکم ایۃ کے بعد ایک سال ہجرت کے دکھلائے۔

سورۂ طور مکیہ ہے اسمین انچاس آیتے دو رکوع ہین

پہلی سورت کے آخر مین فتح بدر کی پیشگوئی ہے اور اس سورت کے اول مین فتوحات اسلامیہ بدر کا بیان ہے اور پہلی سورت کے مطابق اسمین بھی قیامت قرآن کی تحقیق ہو اور عجب تحقیق کیساتھ

اس سورت کے مسائل ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ والطور وکتب مسطور ہ فی رق منشور ہ

والبیت المعمور ۴ والسقف المرفوع ۵ والبحر المسجور ۶ ان عذاب ربک لواقع ۷ ما لہ من دافع ۸
قسم ہے کوہ حوریب سینی کی جیسے فصل ۱۸ استثنا میں پیشگوئی فرمائی گئی کہ جو نبی اکرم اسمعیلی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا منکر ہوگا وہ تباہ کیا جاویگا اور قسم ہے کتاب بزرگ توراۃ کی جو ورقون منتشرہ میں لکھی گئی ہے
جس میں بہت سے مقامات پر فتوحات بنی قیدار کے نبی کی مذکور ہے اور قسم ہے بیت اللہ سمندری مکہ کی جو اہل حج سے
بسنے والا ہے جس میں فتوحات اسلامیہ کا وعدہ ہوا ہے جیسے فصل ۶۰ ۵ و ۷ یشعیا سے ظاہر ہے اور
قسم ہے بلند آسمان کی یعنی عالم ارواح کی جسکی بادشاہت ہونیوالی ہے جس میں کا قرب آیا ہے جیسے فصل ۳
و ۱۰ انجیل سے ظاہر ہے اور قسم ہے دریا بہتے ہو قرآن کی جیسے فصل ۴ مکاشفات میں اوسکو
سمندر بلور کی مانند کہا گیا ہے تحقیق تیرے رب کا عذاب ہے البتہ مخالفین اہل اسلام پر ہونیوالا ہے نہیں ہے
اوسکے لئے کوئی دفع کرنیوالا جبیر بن مطعم بدر کے مقیدون کے ساتھ میں آئے تھے مغرب کی نماز میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے یہ آیت پڑھی پس خوف سے عذاب کے اونکا دل ایسا ہوا کہ گویا پارہ پارہ ہو
پس مسلمان ہوگئے کیونکہ آنکھ سے عذاب بدر معائنہ کر چکے تھے اور زور و شوکت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
فصل دوم یوئیل وغیرہ میں ہوا ہولناک کرکے لکھا ہے جیسے ارشاد ہے یوم تمور السماء مورا وتسیر الجبال
سیرا جس دن کہ حرکت کرے سخت حرکت سے آسمان اور پہاڑ چلیں کہ ستارے آسمان کے گر جاویں یہ محاورہ
سخت واقعے سے ہے دیکھو فصل دوم یوئیل پیغمبر کو اور فتح مکہ و دیگر فتوحات اسلامیہ حسب وعدہ وعید
دلائل قیامت سے ہیں پس جو منکر قیامت ہوا وسپر بعد دیکھنے ایسے واقعات بر بائیہ کے مقام سخت
افسوس ہے اوس روز اون تکذیب کرنے والوں کو جو قیامت کی فکر میں لعب کریں کہ کیسی قیامت ہو کہ
جب ہم ہوگئے استخوان بوسیدہ پھر جنت بعید ہے یوم یدعون الی نار جہنم دعا ھذہ النار التی
کنتم بہا تکذبون جس روز کہ وہ بڑی دفع سے دفع کئے جاویں نار جہنم کی طرف کہا جاویگا یہ ہے
وہ آگ جسکے ساتھ تم تکذیب کرتے تھے افسحر ھذا ام انتم لا تبصرون اصلوھا فاصبروا
او لا تصبروا سواء علیکم انما تجزون ما کنتم تعملون پس آیا یہ سحر ہے یا تم اندھے ہو داخل ہو اسمیں تم صبر کرو یا نہ کرو

کونہیں پہونچی گویا وہ موتی تھا دبکے گئے ہوں جیسے اون جہلا کا خیال ہے کہ اسے اوپر قیاس کیکے منصرم عالم پیدا
ہوتے ہیں اور وہ جو عبداللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ ہونگا اہل جنت سے لڑکے بار امرد آمد و رفت اونکے پاس
رکھتے ہونگے اسمیں کوئی عیب کی بات نہیں کہ دمکے دم میں اولاد پیدا ہوگی اور سب نوجوان جنت میں
ہونگے واقبل بعضهم علی بعض یتساءلون ۔ قالوا انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین فمن الله علینا
ووقانا عذاب السموم انا کنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم ۝ اور متوجہ ہو بعض انکا
بعض پر کہ سوال کریں کہیں تحقیق ہم پہلے اپنے اہل میں ڈرتے تھے پس احسان کیا اللہ نے ہمارے اوپر اور بچایا
ہمکو عذاب آتش سے تحقیق ہم پہلے اوسکو پکارتے تھے کیونکہ وہ نیکوکار مہربان ہے فذکر فما انت بنعمت
ربك بكاهن ولا مجنون ۝ ام يقولون شاعر نتربص به ريب المنون ۝ پس نصیحت کر
کہ تو اپنے رب کی نعمت قرآن کیساتھ کاہن ہے نہ مجنون یا کہیں ساحر ہے کہ ہم امید رکھیں ویکھے نفس کا
کہ اتفاق زمانہ سے ایسے امور ہوتے ہیں مدعی نبوت کے اب جوان مرگئے یہ بھی مرجاتے نگے قصہ تمام ہو جائیگا
بقول بعضے یہ قول تھا جو کہتا کہ اگر خدا نے نبی کیا ہوتا تو امیر طائف یا امیر مکہ پر اونکا پیغام آتا
ارشاد ہے قل تربصوا فانی معکم من المتربصین ۝ فرما تم انتظار کرو میری موت تحقیق میں بھی تمہارے ساتھ
تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہوں اور وہ ہر طرف جو نسبت کرتے ہیں اوسے مقام سوال ہے ام تأمرهم
احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون ۝ آیا اونکو حکم کریں اونکی عقلیں اس امر کیساتھ کہ قرآن کو کہانت
یا حکایت مجنون یا شعر کہیں جیسے ولید نے حسب سورۂ مدثر کے کہا کہ اسمیں سے ہر گز کوئی بات نہیں
جسکا سورۂ مدثر کی تفسیر میں بیان آتا ہے یا سرکشی کرنیوالے ہیں یہ تیسرا قول قرآن کی نسبت ہے کوئی جو تھا
قول تھا اون لوگونکا جو معتقد آل پیغمبر کے تھے جیسے ارشاد ہے ام يقولون تقوله بل لا يؤمنون ۝ یا کہیں کہ باندہ لیا ہے
اوسکو مدعی نبوت نے اور یہ قول اہل مکہ کا شنیدہ آبا سابقین تھا اور یہ قول یہود کی سوا نہیں تھا کہ وجود نبوت
ختم المرسلین ساتوین ہزار آدم میں مقرر ہے کیونکہ یہود کی خبر انکو بعض باتیں تھے تو ارشاد ہے فلیأتوا بحدیث
مثله ان كانوا صادقين ۝ ویسے دلا دین قرآن کی مثل اگر وہ سچے ہیں کہ یہ قرآن مرسل اللہ نہیں تو یہ حدیث کی مانند
کہ پیغمبر امی کے موہنہ میں حسب فصل خدا سے غرض کسے خدا کا کلام ہوگا ایسے پارہ یا رہ نہ کہ ایک آیت سے

چوتھی وہ معراج ہی جو جسم مبارک سی بیت مقدس پر تشریف لیگئے جو سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے **ساتوین**
وہ معراج ہی جو چوتھی معراج کے دن مین ہوا کہ مسجد اقصی کا نقشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو جبرئیل لاسئے
آٹھوین وہ معراج ہے جو شریک بن جندب سے بخاری مین روایت کیا گیا ہے **نوان** معراج وہ ہی جو مسلم نے
ابن عباس سے وادی ازرق کی بابت روایت کیا **دسوان** وہ معراج ہی جو مسلم مین چند احادیث نقل کین
جسمین کعبہ مین انبیا کا مجمع ہوا **گیارہوان** وہ معراج ہی جو طبری مین مقدمہ یاجوج و ماجوج و جابلقا
و جابلسا مین ہی کہ اونکا معائنہ ہوا کہ یاجوج بن سمعیا بن یوائیل بن روس بن یعقوب کی نسل ہی والی روس
و ماجوج بن یافث کی نسل سے ایمان نلائی اور جابلقا مملکت ملقان اہل قسطنطنیہ و مملکت بلنسیا اہل اسپین
یعنی ممالک یورپ سے ایماندار ہوئے **بارہوان** یہ معراج عظیم الشان ہی جو اس سورت مین مذکور ہے
اور چونکہ آخر سورت گذشتہ مین نجم کا ذکر ہے اور اس سورت کا اول نجم سے ہی تو مناسب ہوا کہ اوسکے
پاس یہ سورت رکھی جاوے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہین روح اعظم کی جسکے ستر ہزار وجہ ہین کہ ہر
نجم مین جو بڑہکر صاحب کمال ہی درحقیقت وہ محمد ہے اور عتبہ بن ربیعہ کو اہل مکہ اہل علم سمجھتے جیسے مطابق
سورۂ زمر کی کہا تہا کہ ہم اپنے معبودونکو مقرب سمجھتے ہین تحریک تو اس سورت سن مثل اوسکے مباحث کی مذکور ہے
اوسکے بعد تعریف ہی متعلق عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جو ایمان لائے اور مذمت ہی ولید بن مغیرہ کی جو مرتد ہوگیا
اور حضرات انبیا کو مثل ستارے کرکے اولاد اسحق مین درس ۷ فصل ۲۲ تکوین مین گنا ہی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرات صحابہ کو نجوم تمثالی فرمایا ہی اور نجم محمدی سے جو مشتبہ بزہرہ ہے کہ جمعہ اوسکی طرف منسوب ہے جسکو
ہندی مین شکر کہتے ہین ہدایت ہوتی ہی بدان نظر ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والنجم اذا ھوی ۔
ماضل صاحبکم وما غوی ۔ وما ینطق عن الھوی ۔ ان ھو الا وحی یوحی ۔ علمہ شدید القوی ۔ ذو
مرۃ فاستوی ۔ وھو بالافق الاعلی ۔ قسم ہے نجم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو موجب ہدایت ہے
نہ ضلالت جسکا ذکر درس ۱۹ فصل اول نامہ دوم پطرس کے مطابق پطرس نے ستارۂ صبح کرکے کیا ہی جیسے سبج لو
چراغ سحری اور درس ۱۶ فصل دوم مکاشفات یوحنا میں ہے یوحنا نے نقل کیا ہی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو
ستارۂ صبح کرکے فرمایا جبکہ شب معراج مین اترا ۔ گم ہوا تمہارا رفیق اور نہ کجی کی اوسنے بیان معراج مین اور نہ بولی خواہش

طبعی سے مقدس منزل میں گر وحی سب ہے کہ وحی کیگئی ہے تعلیم کیا سخت قوت والے نیک منظر روح اعظم نے
جو امر ونہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو متمثل ہوا پس مستوی ہوا محمدؐ اعلیٰ کیطرف اور روح اعظم
افق اعلیٰ کے ساتھ متمثل تھا جاننا چاہیے کہ اس عالم کثرت میں ایک افق مبین ہے مقام عالم شہادت
جسکا حاکم جبرئیل ہے دوسرا افق اعلیٰ عالم روح میں ہے اوسکا حاکم روح اعظم ہے اور اس مقام پر افق اعلیٰ کا
ذکر ہے جو مقام روح ہے نہ افق مبین جبرئیل کا اور ان دونوں میں فرق نکرکے جبرئیل کے مقام سے مراد
بعض مقدسین سمجھے ثم دنی فتدلی ۵ پھر قریب ہوا محمدؐ بترقی پس تنزل ہوا روح بصورت امرد
فکان قاب قوسین او ادنی ۵ پس ہوا محمدؐ روح کیساتھ قدر دو کمان یا ایک کہ قریب تر اوس سے
کہ محو ہوگیا دستمین اور عرب میں ہنگام صلح میں جب ... کا ارادہ کرتے صلح کی عقد میں دو شخص دو کمان لاتے
پس آپس میں باہم اونکو ملاتے تو اوس سے بھی زیادہ قریب وہ محویت ہے کہ سر وزبان میں ... ہوجاوے
فاوحی الی عبدہ ما اوحی ۵ ما کذب الفؤاد ما رای ۵ پس عالم کثرت میں لاکر وحی کی اپنی
بندے کیطرف وہ جو وحی کی نہ جھوٹ بولا دل محمدؐ نے اوسکی نسبت جو دیکھا جیسے حدیث میں ہے کہ دیکھا
میں نے اپنے رب کو بصورت امرد کو مقام روح میں یہ رویت انسانی متصور نہیں مگر چونکہ روح متمثل ہو
اوسکے دیکھنے میں کیا عجب ہے جیسے ... کے لیے تجلی و تمثل روح اعظم پر وہ آتش بے دود ہیں طور پر ہوا اور
موسے کو رویت کے سوال کا مزہ ہوا پس رویت کی بابت صدیقہ کا انکار مقام روح میں ہے بلا تمثل کے
اور عبداللہ بن عباس کا اقرار روح کے مقام تمثل میں ہے کہنا واقعی مسئلہ تمثل ہے جسکے سبب سے نزاع لفظی کا
باعث ہوا اس مقام سے آیت لا تدرکہ الابصار بنظر اصلی روح ہے کو آیت وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ بنظر
تمثل کے منافی نہیں اور اسی مقام پر تمثل حدیث روایت ہے بھی مصدوقہ عائشہ کو قیاس کرنا چاہیے افتمارونہ
علی ما یری ۵ ولقد راہ نزلۃ اخری ۵ عند سدرۃ المنتہی ۵ عندہا جنۃ الماوی ۵ اذ یغشی السدرۃ
ما یغشی ۵ ما زاغ البصر وما طغی ۵ لقد رای من ایات ربہ الکبری ۵ کیا پس تم شک کروگے اوسپر جو محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو بار دگر
سدرۃ المنتہی کے پاس اوسکے پاس جنت ماوی ہے جب ڈھانپا سدرہ کو اون انوار نے کہ ڈھانپا نہ پھری چونکی
نگاہ محمدؐ دہشت ہوکر رویت حق میں اور ان کیطرف نکر توجہ رب کیطرف سے رہی البتہ دیکھیں

قاب قوسین سے اشارہ دو قوس ... امکان کیطرف ہے اور او ادنی کا اشارہ مقام احدیت ۱۲

اپنے رب کی آیات کبرے سے جو موعود سورۂ معراج میں ہیں نہیں شکل اصلی صورت سے تمثل جبرئیل اور دوسرے
ملائکہ کے نہ وہم دہیں نہ غور ہیں کہ اعلے کی رویت ہیں ادمنے دست بستہ ہوتا ہو اور اہل مکہ بعض تو
لات وعزے ومنات کو صفات خدا کی تصویریں بناتے اور اونکو خدا کی بیٹیان کہتے اور بعض ملائکہ کو
دختران خدا کہتے تو بعد بہمہ رویت حق وملائکہ کی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ارشاد ہے کہ پیغمبر
تو خدا کو دیکھا تم نے کیا دیکھا افرایتم اللات والعزی ۵ ومناۃ الثالثۃ الاخری ۵ آیا تم معتقد
صفتون کے بنات اللہ ہونیکے ساتھ دیکھا لات وعزی ومنات صنم کو کہ سب ذلیل ہیں اور لفظ ثالثہ
تنبیہاً دل تم ہو اور دوسرے لوگ بقول کلبی بتون وملائکہ کو اللہ کی بیٹیان قرار دیکر پوجتے ہیں لات
تا خود اللہ سے اللہ کے بیٹے اور عزیز سے عزی عزیز کے بیٹے اور منات کو دختر منان آم حق کو سمجھتے ہو جیسے
آیت آئندہ اسپر دال ہے اور کوئی نبی نہیں گذرا ہے جنہون نے آرزو اپنی امت کی نسبت اچھی ہونیکی کی ہو
مگر اونکی آرزو برآری میں شیطان نے خلل ڈالا ہے جیسے تاویل سورۂ حج میں مذکور ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم
بطور استفہام بحذف حرف استفہام اس مقام پر بطور تعلیم فرمایا جو منقول ہے کہ آیا یہ سردار بزرگ ہیں اور
اونکی شفاعت مقبول ہوگی تا کہ اہل مکہ ان آیات کو سمجھیں جیسے سابق ولاحق کلام اس استفہام کی دلیل
ظاہر ہے پر شیطان نے آپکی آرزو برآری میں یہ خلل ڈالا کہ کفار کو القا کیا کہ پیغمبر کا یہ کلام قرآن وخبر ہے
تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو سجدہ میں تمام آیات پڑھ گئے سب کفار نے سجدہ کیا اور کہا کہ ہمارے اور پیغمبر کے بتونکے
مقدمہ میں نزاع تھی وہ جاتی رہی اور جبرئیل علیہ السلام آتے اور کہا کہ کیا آپنے قرآن میں کچھ ملایا تو
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا جیسے سورۂ حج کی تاویل میں گذرا نا واقفین اس استفہام میں بتعلیم
قصہ کی سخت پریشان ہیں اور یون جانتے ہیں کہ پیغمبر کے دل میں شیطان خلل ڈالتا ہو اور امنیت کے معنے
دل کے لیتے ہیں اور مشکل میں پڑتے ہیں بالحاصل ارشاد ہے الکم الذکر ولہ الانثی ۵ تلک اذاً قسمۃ ضیزی ۵

آیا تمہارے لیے نر پسند ہوں اور خدا کے لیے مادہ یہ اس وقت میں کہ تم نر کو اچھا سمجھو ظلم کی تقسیم ہے ان ھی
الا اسماء سمیتموھا انتم واباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطن ۵ نہیں ہیں یہ مگر نام کہ مقرر کیے
ہیں تمنے اور تمہارے باپ دادون نے جس کے ساتھ اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی مجھکو

اور واسطے اسکے ہے وہ جو کچھ آسمانوں مین ہے اور وہ جو کچھ زمین مین ہے تاکہ سزا دے اونکو جو آخرکار
بدی کرین اونکے عملون کے ساتھہ اور جزا دے اونکو جو نیکی کرین آخرکار خوبی کے ساتھہ اور سمجھو کہ اعتبار
خاتمہ کا ہے دیکھو حمزہ کی نسبت جو ارشاد ہے کہ مسلمان ہوے دیکھو اس مقام پر سورۃ شوریٰ کو فاروق کی

تعریف مین الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ ھو
اعلم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھاتکم فلا تزکوا

انفسکم ھو اعلم بمن اتقی ۃ اور وہ جو مثل عمر فاروق کی بچین گا یعنی شرک سے اور فواحش سے
یعنی خباثت سے کہ قصد قتل حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر آوین اور برعکس اوسکے ایمان لاوین تحقیق تیرا رب
وسیع المغفرت ہے وہ دانا تر ہے تمہاری حالتونکو جب انشا کیا تمکو زمین سے اور پشت آدم مین رکھا اور دست مبارک
اوسپر پھیرا لگا کر آدم سے مومنین کو بصورت سرخ مورچہ نکالکر فرمایا کہ یہ جنت کیلئے ہین اور اوسنے
کفار کو شب کے بر آوینگے اور کافرونکو سیاہ مورچون کی مانند نکالا اور فرمایا کہ اونکے کام دوزخ کے استعمال
ہونگے اور جبکہ تم جنین تھے اپنی ماؤن کے پیٹ مین بعض عمر کے ایمان لائے پر پاک جانو
اپنے نفسون کو کیونکہ وہ دانا ہے اوسکے ساتھہ جو تقوے کرے شرک سے

شان نزول پس جد سے ڈرتے رہو افرایت الذی تولی واعطی قلیلا واکدی
اعندہ علم الغیب فھو یری ۔ آیا پس تو نے معائنہ کیا اوس ولید کو
جو پہلے مسلمان ہوا اور اوسکو ایک کافر نے عیب کیا کہ بزرگون کے
دین سے تو پھر گیا اوس نے کہا دوزخ کے خیال سے تو اوسنے کہا
کچھ مال مجھکو دے مین تیری عوض اوسکو بھگتونگا پس ایمان سے پھرا
اور دیا تھوڑا مال اور بخیلی کیا آیا اوسکے پاس علم غیب ہے پس وہ دیکھے
کہ اوس مال سے اوسکی عوض دوسرا شخص بچتا ہے ہرگز نہین
ایسی کرنی اپنی بھرنی ہے

پیدا ہونیکا وعدہ ہوا کہ تیری نسل اسحاق سے گنی جاویگی پر ابراہیم نے کہا کہ کاش اسماعیل ہی زندہ
رہے تو خدا تعالے نے فرمایا کہ سارے کی اولاد سے تو ابھی عہد شروع ہوگا پس اولاد اسحاق مین تو مادہ
دونون آگئی اور حکم ہوا ہمارے اوپر عہد اسماعیلی لازم ہے کہ اس سے ماد ماد یعنی بڑے سے بڑے کو پیدا
کرون یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بارہ سردار اس سے پیدا ہون یہ دوسری نشاء ہے آسمانی بادشاہت
اسماعیل کی اولاد سے جو ہوا جیسے ارشاد ہے وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ه اور تحقیق خدا پر لازم ہے
دوسری پیدایش کہ دولت آسمانی اسلامی ہے یہ مطلب تطبیق تورات سے اس آیت کا ظاہر ہے وگر
قیامت سے مطلب لیا جاوے تو تکرار لازم آتا ہے کہ وہ پہلے صحف ابراہیم و موسیٰ سے گذر گیا
وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ه اور تحقیق خدا غنی تر ہے جسنے اسماعیل کو برکت دی ہے اور بڑا پیدا کرنے والا ہے کہ اسماعیل
کو بارہ بیٹے دیے اور امت عظیم اہل اسلام کا وعدہ فصل ۱۷ تکوین کی مطابق کیا وانہ ھو رب الشعری
اور تحقیق وہ رب شعری ہے جو بڑا تارہ ہے کو دوری سے چھوٹا دکھتا ہے جیسے ورس ۲۰ فصل ۱۷ تکوین
مین اولاد اسماعیل مین ماد ماد کا ذکر ہے کہ ماد ماد یعنی بزرگ از بزرگ کو ہم اس سے پیدا کرونگا یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قوم خزاعہ شعرے کو پوجتے تھے جنکو ابو کبشہ نے بتلایا تھا اس مقام سے
کفار کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وانہ اھلک عادا الاولی وثمود فما ابقی
وقوم نوح من قبل ه انھم کانوا ھم اظلم واطغی ه والمؤتفکۃ اھوی ه فغشھا ما غشی ه
اور تحقیق اوس نے ہلاک کیا عاد پہلی قوم ہود پیغمبر کو حسب فصل ۱۱ تکوین کے اور ثمود کو پس نہ باقی رکھا جو قوم
ملک سالم بلکہ صدق صالح کی حسب فصل ۱۴ تکوین کے تھی اور قوم نوح کو پہلے اون سے کہ وہ ظالم تر و سرکش تر
تھے جیسے فصل ۶ تکوین سے اونکا حال مذکور ہے اور گری ہوئی بستیین لوط کی سدوم وعمورہ کا ڈھانپنا
اون کو ان پتھرون نے کہ ڈھانپا جیسے فصل ۱۸ تکوین مین ہے پس معنی طب ولیک ظاہر ہوتا ہے فبای
الاء ربک تتماری ه پس اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کریگا۔ اے وہ سید جو نسل اسماعیل سے منتظر
نبوت سے موعود ہوئے ہین اور تو اون سے مرتد ہوگیا ھذا نذیر من النذر الاولی ه یہ پیغمبر ڈرانیوالا ہے
اوس عذاب سے کہ پہلے پیغمبرون نے ڈرایا مثل فتح بدر وغیرہ سے جیسے ارشاد ہے اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ قریب ہونے قریب ہونے والے ہلاک ہو رہیں نہیں کر دیسکے لئے
سواے خدا اسکے دور کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ

وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۝ آیا بس اس حدیث سے تعجب کرو ہنسو ہو روو اور تم ہو مین غافل
جو کہ بت پرستی کرو اور وہ باطل ہو فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ بس سجدہ کرو اسکے لئے خاص اور
اوسیکو عبادت کرو نہ غیر کو یہ اول سورت ہو نزول میں جس مین سجدہ واقع ہو جو سجدہ کیا اور سارے مسلمانون نے بھی
جو حاضر تھے اور کافرین مذکورین نے بھی سجدہ کیا سواے اسکے کہ امیہ نے کبرسنی سے جو نہ جھک سکا تو اوس نے
زمین کو مس کر کے ماتھے کو لگایا۔ مخفی نہ رہے کہ صحف ابراہیم اور تورات مین مفقود ہیں پر خلاصہ اوسکا فصل
۱۱ تکوین سے تا ۲۵ مین موجود ہے اور کافر یہ طریقہ چلانے والا گو اپنے گناہ ذاتی اور دوسری کے
گناہ کی پاداش پائیگا وہ دوسرے کے بوجھ کو ہلکا کرنے والا نہیں اور دس کلمات موسیٰ مین دوسرے کلمہ مین
تین پشت تک سزا ملنی زنا تک ہین جو ہے وہ بھی تین پشت کی شرارت کرنے کے سبب سے ہے نہ
آنکہ کرے کوئی اور بھرے کوئی اور اطفال کفرہ کا امتحان قیامت مین ہوگا جو پورا اتریگا وہ محکوم بدوزخ ہوگا

سورۃ قمر مکیہ ہے اسمین پچپن آیات تین رکوع ہین

پہلی سورت مین مخالفون اسلام کی ہلاکت قریب فرمائی گئی ہے جو سنکر ون کو سخت بعید دریافت ہوتے
تھے اور درس ۱۲ فصل ۳ حبقوق مین صحراے فاران کے تیا شہر مین یعنی طیبہ مین تشریف آوری
اوس خداوند کی لکھی ہے بکہ اختیار آفتاب وماہتاب پر ہے تو کفار مکہ نے نشان ساعت مذکور طلب کیا
تو شق قمر کر دکھایا جسکا ثبوت خود قرآن متواتر سے ظاہر ہے گو کفار مکہ کے سردارون کی تباہی چونکہ
بدر مین بعد ایک سال ہجرت کے موعود تھی اونہون نے شعبدہ سمجھا کہ شاید نظر مین ہماری ہیر پھیر
کر دیا ہے بیرون سے جو اونہون نے دریافت کیا اونہون نے بھی ویسی بیان کیا یہ وہ وقت برلند
نیزہ کی تھا تو ملک کے مغرب والون کو بالخصوص اہل یورپ کو دریافت نہ ہوا پر اہل مشرق مین سے
راجہ ملیبار کے ہان لکھا ہوا تھا دیکھو تاریخ فرشتہ کو اور مہابھارت کا اکثر حصہ چونکہ اہل اسلام
کے زمانہ کا ہے تو اوس مین شق قمر کا ذکر ہے گو غلطی سے منسوب بسوامتر کیطرف کیا گیا ہے اور منقد

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ جیسے ٹڈی پکارنے والے کیطرف اس حالت میں کہ خشوع کرنے والے ہونگی آنکھیں ان کی بس نکلیں گی گھروں سے جو قبروں کی مثال ہے یا دخمہ ہیں گویا ٹڈی ہوں پراگندہ سرعت کرنے والے بلانے والے کیطرف کہیں گے کافر یہ دن مشکل ہے چنانچہ دلیل اون کے قریب ساعت بدر بابت ہلاکت اون اہل مکہ پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتے تھے قرار دی ہے فرماتا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ تکذیب کی اون کے پہلے قوم نوح نے تکذیب کی ہمارے بندہ کی اور کہا دیوانہ ہے جو ہلاکت کی خبر غرق ہونے سے دیتا ہے اور جھڑکا گیا فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ پس پکارا اوسنے اپنے رب کو کہ میں مغلوب ہوں پس مدد کر فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ عَلٰٓي اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ پس ہم نے کھولے آسمان کے دروازہ پانی شدید الانصباب سے اور جاری کئے ہم نے تنور زمین یعنی زمین جس سے پانی اوبلا پس ملا اوپر اور نیچے کا پانی اوس امر پر کہ مقرر کیا گیا تھا۔ جاننا چاہیے کہ دنیا عورت بڑھی کا یہ زمین تنور سال ہے پس اصل اوسکی جو مشہور ہے کہ بڑھیا کے تنور سے پانی نکلا تھا وہ یہ ہے جو بالا مذکور ہوا

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَاۗءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ اور چڑھایا ہم نے نوح کو کشتی صاحب تختیوں اور میخوں پر کہ جاری ہو ہمارے روبرو واسطے جزا اوس نوح کے جو انکار کیا گیا تھا وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور البتہ رکھا ہم نے اوس ارض جزیرہ میں پس آیا ہے کوئی یاد رکھنے والا فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ پس کیسے ہوا میرا عذاب اور میری نذیر وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور البتہ آسان کیا ہے ہم نے قرآن یادداشت کے لئے پس آیا ہے کوئی یاد کرنے والا بالخصوص عذاب آنیوالے کی نسبت

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ تکذیب کی قوم عاد نے رسول کی پس کیسے ہوا میرا عذاب اور میرے ڈرانے والے واقف ہو کہ قوم عاد قوی ہیکل تھی

تباہی کا خیال اون کو نہ تھا اور اہل مکہ پہلے کبھی برباد نہ ہوئے تھے اور بہادری میں یکتا تھے اونکو
زعم بربادی کا نہ تھا تو اس وجہ سے اس قوم کیواسطے یہ جملہ بار بار لایا گیا تاکہ اہل مکہ کو سرزنش
کامل ہو اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۵ تحقیق ہمنے بھیجی باد صرصر
روز نحس میں جو روز بدھ ہے سخت تلخ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۵ اوڑا لیجاتی تھی
آدمیوں کو گویا آدمی جڑیں خرما کی ہیں اُکھڑی ہوئی کہ بہولی ہونے سے پڑا اون کو اوڑا دیے
پہر پہونچا اون کو ممالک مختلفہ میں اوڑا لیگئی کہ تباہ ہونیوالے تباہ ہوئے اور بقیہ سے
جس جس مقام پر گئے زبانیں مختلف ہوئیں اور اون سے نسل چلی فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي
وَنُذُرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کیسا ہوا میرا عذاب
اور میرے رسول ڈرانیوالے اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآن کو یاد کے لئے پس آیا ہے
کوئی یاد کرنیوالا بالخصوص مقدمہ عذاب اکثر سرداران ہی قید ار میں كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ
فَقَالُوْا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ اِنَّا اِذًا لَّفِي ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۵ تکذیب کی ثمود نے صالح
علیہ السلام کے ساتھ پس کہا آیا ایک بشر کی اپنے سے ہم پیروی کریں تحقیق اسوقت میں البتہ
ہم گمراہی و جنون ظاہر میں ہیں ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۵
آیا اوتارا گیا ذکر اوسپر ہمارے درمیان میں سے ہرگز نہیں بلکہ وہ جہوٹا ہے شریر تر
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۵ جلد وہ جانینگے کل کو کون جہوٹا شریر ہے الحاصل صالح اور
ٹھہری کہ اعجاز دکھلایا جاوے پس ناقہ کا اعجاز دکھلایا گیا اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ۵ تحقیق ہم بھیجنے والے ناقہ کے ہیں اون کی آزمایش کے لئے پس امید کر اے صالح
اون کے ساتھ اون کی ہلاکت کی نسبت اور صبر کر پس بعض قوم صالح ناقہ کے نکلنے سے پہلے ایمان
لائی پر متکبروں کے کہنے سے دوست رکہا اندلاین کو ہدایت پر اور مرتد ہوگئے اور وہ اونٹنی
سارا پانی اون کا پی جاتی تو صلح ایک روز ٹہہری جو ارشاد ہے وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ
بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۵ اور خبردار کر اون کو اے صالح کہ پانی بٹا ہوا اون کے درمیان

ہے اون کو مدت واسطے خلاصی کی ہرگز اَکُفَّارُکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِکُمْ اَمْ لَکُمْ بَرَآءَۃٌ فِی
الزُّبُرِ ۞ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۞ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۞ بَلِ السَّاعَۃُ
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ ۞ آیا تمہارے کافر اہل مکہ بہتر ہیں ان برباد ہونے
والوں سے کیا تمہارے لئے براءت ہے ہلاکت سے مزبوروں میں کیا کہیں کہ ہم فتح مند ہیں اسکا
جواب یہ ہے کہ جلد شکست کھاوے جماعت کفار اور پھیریں پیٹھ بلکہ ساعت بدر اونکا وقت ہے
اور وہ ساعت ہلاک کنندہ ہے اور تلخ ہے اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۞ تحقیق کفار گنہگار گمراہی
وآگ میں ہیں یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۞ اوس روز کہ کھینچے
جاوینگے آگ میں اپنے موہنوں پر بعد ذبح فرمایا جاوے چکھو آگ کی لذت جیسے ابوجہل کو حضور علیہ
وسلم نے فرمایا جبکہ وہ اوندھے منہ لایا گیا کہ مجکو اللہ نے جو وعدہ کیا تھا پورا کیا الحمد للہ اور وہ ساعت
شروع اور تلخ ہو جانے کی تھی کہ ہنگام موت سے آخرت شروع ہے اگر کفار کہیں کہ کب ساعت فتح
ہوگی ارشاد ہے اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۞ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَۃٌ کَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۞ تحقیق
ہمنے ہر شیٔ کو پیدا کیا اندازہ کے ساتھ پس وہ نہ پہلے ہو نہ بعد کو پس فتح اسلام وہ اپنے اندازہ کی مطابق
بروقت آنے والی ہے اور نہیں ہے کلمہ ہمارا مگر ایک مقرر دو طرفہ نہیں مثل پلک مارنے کے کہ بعد اسباب
کی طیاری کے وہ ہو جاتا ہے پس شیٔ دفعتاً ہو جاتی ہے - وَلَقَدْ اَهْلَکْنَآ اَشْیَاعَکُمْ فَهَلْ
مِنْ مُّدَّکِرٍ ۞ اور ہمنے ہلاک کئے تمہارے ہم مثل پس آیا ان کو یاد کرنے والا ہے تم میں کوئی
وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ۞ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۞ اور ہر شئے جو پیغمبروں کے
ساتھ تمہارے ہم مثلوں نے کی وہ کتب سابقہ میں لکھی ہوئی ہے اور حال ہر صغیر و کبیر تمہاری مدتوں کا
لکھا ہوا ہے اگر شک ہو تو دریافت کرو اہل کتاب سے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۞
فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ۞ تحقیق شرک سے بچنے والے باغوں و نہروں
میں ہوں صدق و یقین کی جاء نشست میں قدرت والے بادشاہ کے پاس ویسی وعدہ دنیا
میں اہل اسلام کو ادراج ہوا ۔ قدرتا ہیں بے دستور وعدہ ہونیوالا ہے

ربع

ع ۳ ۵

سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اوس میں اٹھتر آیتیں تین رکوع ہیں

اسکے مثل بہا سعنا ہیں عجیبہ دلائل یقینیہ سے مستحکم ہیں مگر چونکہ اون کی نظر پر خوب طرح سے
تہ جیون میں ظاہر نہیں کی گئی خود محل اعتراض ہو گئی ہے اسی وجہ سے رسالے جزوی دال طرح طرح سے
اوسپر معترض ہوتے ہیں اور مفسرین کے اقوال پر طرح بطرح کے اعتراض ہوتے ہیں جو ہم بیان کرینگے
اور اصل تقریر سے مطلع کرینگے جس سے غرض ہونا اس سورت کا دریافت ہو پس مخفی نرہے کہ
مفسرین کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول قرآن کے دعوے پر کہ اللہ کیطرف سے ہے
کفار کا مقولہ سورہ نحل میں منقول ہے کہ جز این نیست محمد کو تعلیم کرتے بشر مثل یسار وغیرہ تو جواب
آیا کہ وہ لسان جسکی طرف نسبت کرتے ہیں کفار وہ اعجمی غیر فصیح ہے اور یہ قرآن زبان عربی روشن
ہے اور بشر کی نسبت اختلاف ہے بقول ابن عباس بلعام نصرانی اعجمی لسان تھا جسکو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تعلیم فرماتے اور مشرک لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس کو آتے جاتے
دیکھتے اور عکرمہ کا قول ہے کہ وہ بشر یعیش نام بنی مغیرہ کا غلام تھا کتب مقدسہ سابقہ
کو پڑھا ہوا جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن تعلیم فرماتے اور فرا کا قول ہے کہ وہ مسمی عائش حویطب
بن عزی کا غلام اعجمی زبان کتب سابقہ کا واقف تھا جو اسلام لایا تھا اور ابن اسحاق کا قول ہے
کہ مروہ کے متصل جبیر رومی نصرانی واقف کتب سابقہ غلام بنی حضرمی تھا جسکے پاس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیٹھتے و عبد اللہ بن مسلم حضرمی سے کہا ہے کہ ہمارے دو غلام انجیل
کے واقف ایک یسار کنیت ابی فکیہ دوسرا جبیر تلواریں بناتے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بسا اوقات گذرتے جبکہ وہ توریت پڑھتے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر جاتے اور سنتے
اور ضحاک کا قول ہے کہ کافر لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اون
دونوں کے پاس جلوس فرماتے اون کے کلام سے راحت پاتے اور اصل یہ جبہ وعما تین
دو اوس علماے مشارق مدا سنہ چراغ قمل ہم انکا شمات کے ہیں سنکے ہر ایک سے حقیقہ

سکے مرہو دسیے جسکی خلاصہ ہی کہ اللہ تعالی سنے آسمان و زمین و اون کے مابین کو عرصہ چھہ
روز مین بنا کر آدم اول کو جمعہ روز پیدا کیا پھر اون کو ساتوین دن سبت کہ بکلی بیکار ہوا اپنے
کام سے کہ پرستش جو یعنی کا لغت مین آتا ہی وہ بیان پر مراد ہی یہہ سبت یعنی دن کو مبارک کیا
آدم صفی اللہ کو پیدا کیا پس مبارک کی روز سبت مین بقول پولوس مقدس جیسے
نامہ عبرانیون سے مفصل کیا گیا اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ساتوین ہزار
قری مین وجود آدم سے ہی کہ سبت یعنی ہفتہ ہی پس اس مقام سے سارے انبیا اس
روز کی تعظیم کرنے لگے اور ساتوین روز قوم یہود روزہ رکھتی اور ساتوین ماہ رجب کی
عزت کرتی اور ساتوین سال مین کھیتی باڑی نوکری چاکری وغیرہ سب چھوڑ دیتے
اور سات سنے انتہا اس روز و سال مین چونکہ سات کے عدد کو زیادہ دخل ہی تو انکی
خوشی مین عید و جوبلی کرتے اور یہہ روز دراصل یوم جمعہ تہا جیسے حدیث و انجیل سے
گذر گیا اور عرب واسطے اس روز جمعہ کی تعظیم کرنے اور ساتوین ماہ کو بہی جو رجب ہے
مکرم سمجھنے بلکہ بالخصوص عرب کے اکثر جمعہ کے دن کو مکرم کرکے مانتے ہین اور یہود سے
غلطی ہوئی کہ سنیچر کو روز سبت کہا اور نصاری کو غلطی ہوئی کہ اتوار کو روز سبت
کہا پس اہل اسلام مین اصلی روز وہی جمعہ کا روز عید مقرر ہوا کہ اسی نبی کریم کے
ہزار ہفتم کی ہم خوشی مناوین اور مجمع عام مین دو رکعت شکرانہ ادا کرین تا آنکہ
مخصوص روز جمعہ بوجہ عید ہونے کے روزہ کی بہی ممانعت ہوئی اور جبکہ حسب الوعدہ بن
اسلام کی قوم سنے یہہ سبت کی تعظیم کی پابند اسلام لا کر عیسی دین کیا حکم پاکیہ
اب انکی کچھ استقامت نہ رہا سواسے اسکے کہ خدا تعالی قیامت کے دن بادلون مین آوے گا
اور فرمایا کہ آدم ایک امت تہا یعنی سبت کا مشیر ہی گویس نے کہیجے اللہ تعالی نے انبیا
بشارت دینے والے اہل حق کو سبت مقدس ہزار ہفتم سے اور ڈرانے والے کفار
کو شوکت اسلامی جو سبتی سے اور دی کتاب توریت تاکہ حکم کرے جب مین قوم یہود

اختلاف کرین اور نہ اختلاف کیا اوس مین بابت سبت کی مگر اون یہود لوگون نے جن کو کتاب دیگئی
بعد اس کے کہ آئے اون کے پاس بینات اسلامی بغاوت سے پس راہ نمائی مثل عبد اللہ
بن سلام کو اپنے اذن سے اور اختلاف کی یہ صورت واقع ہوئی کہ زمان آدم سے تا ولادت تارخ پدر
ابراہیم علیہ السلام توارت عبریہ کے سنہ بدل دیئے وہ سنین جو توریت یونانیہ مین زمان مذکور کے ہین اور
نصاریٰ کے پاس توریت یونانیہ تھی اوس مین بعد ولادت تارخ زمان مسیح تک سنہ بدل دیئے
تا کہ ہزار ہفتم کی تعداد مین خلل نہ پڑے اور زمانہ شوکت دین مسیح پر ختم کہین مگر بفضل الٰہی حد حسبہ
سبب دستور فصل اول و ۸ و ۳۰ و ۳۹ خرقیل و فصل ۱۲ و ۲۰ مکاشفات مین اب تک موجود
ہے کہ ہزار سال مقدس کے اول مین نبوت خداوند چار خلفاء ہو کہ ہزار سال تک شیطان مقید ہے
جسمین چار خلفاء کا بعد خوبیان سلطنت اسلامی ہون اور ہزار سال کے بعد شیطان قید سے خلاص ہو
اور دجال رہنا اور قوم گوگ مثل انگریز کو بہکا دے کہ مقدسین اہل اسلام کے ممالک کی اطراف
پر تسلط کرنے لگین وہ حسب فرمودہ مشاہدہ سنین یونانیہ زمان آدم علیہ السلام سے تا حضرت
ابراہیم علیہ السلام و عبریہ کے سنہ زمان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا زمان حضور صلی
اللہ علیہ وسلم صحیح ہین جیسے مفصل مذکور ہو چکے پس یہ سورت سنین قمریہ کی نسبت حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی مذکور تھی اور فصل نہم دانیال مین سنہ ہشتادم مسیح موت باشیا ستر ہفتے یعنی چار سو
نوے سال مین ولادت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام موعود تھی اور [illegible] وعدہ پورا ہونے
دیکھا ہفتہ ستر مین حسب وعدہ ولادت با سعادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی ہے اور عرب
مین با جعد من قریش مین جنہ کی تعلیم موجب مذکور تھی اور علم نجوم مین عرب والے خوب
واقف تھے چنانچہ تاجگرہ ہندی نجوم عرب سے ماخوذ ہے پس اس تمہید کے بعد جاننا چاہیئے
کہ اول سورۂ رحمٰن مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے جس مین اللہ کے لفظ کے بعد
جو ذات بحت پر دلالت کرتا ہے اسم رحمٰن و رحیم ہی ہے جو مرحوم کو چاہتے ہین پس اس
مقام میں اس مشرکان کا اعتراض جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئ نزول کلام الٰہی پر ہے رفع کرنا لازم

رد عیسی ہو لستر ردی بیت سے علاوہ نہیں رکھا جاتا رہا کہ جسکا نام اللہ ہے اوسکا نام رحمٰن و رحیم ہے
اسی وجہ سے دعوی بطور پیشارت قائم کیا گیا اور اسم اللہ کی جگہ اسم رحمٰن لایا گیا ہے اور اوسکو دیگر
تسلیمات سے پہلے مقدم کیا گیا ہے فرمایا ہے الرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ رحمٰن نے علاوہ رحمانیت
سے تعلیم کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن جس اسم سے عالم بنایا اور اوس کے سارے لوازم جسے
ہمکاں عالم ظاہر ہو گئے جیسے فرمایا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے جب امکان کل شی کو اوسکی امداد
کہ چاہا تو اوس میں سامنے چلا ہونا ضروری ہے اور جیہ کو سامنے جب پھر اوسکو ہدایت کی کہ مطابق
اوس کے ایجاد کیا بس اگر خدا تعالیٰ یہ فرض کوئی شی نہیں کہ دوسرا او سیر جا کم ہو لیکن دس کی
ایجاد کے لیے جیہ و جیاد کا ہونا ضروری ہے پس نزول قرآن ہی اس وقت خاص میں اسم رحمٰن کو
لازم ہے پس اختیار اسم رحمٰن کی سے اسم اللہ کے نزدیک دعوے میں یہ وجہ سے کہ یہ
اعتراض کہ اسم اللہ عنی ہے جاتا رہا اور یہ اعتراض بھی جاتا رہا کہ رحمٰن کون ہے اور اس دعوے
پر دلیل نقلی فرمایا ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کامل
کو جن میں بالخصوص آدم و دانیال ہی ہین اور تعلیم کیا اوس کو بیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے حساب سے حسب فصل نہم دانیال کے پانسو ستہ عیسیٰ تھی ولادت نبی ہے اور آدم کے
ساتوین ہزار قمریہ کے شروع میں ولادت نبی اکرم ہے اگر تم کو شک ہو اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ
سورج و چاند حساب کے ساتھ ہین آؤ بیٹھو حساب کر لو جب اون سے حساب کیا جاوے کہ پارہ
پارہ نزول کلام خدا اون پیغمبر اسماعیلی ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام پر فصل ۱۸ سفر ثنی مین
لکھا ہے جسکی درس ۸ ۴ ۔ فصل ۱۲ کتاب انجیل یوحنا مین مسیح نے تصدیق کی کہ یہ میرے حق
مین ہیں بلکہ جو مجکو سامنے کا اوسکو سزا دہندہ یعنی احمد میرے بعد آخر دن یعنی ہزار ہشتم
مین تشریف لاکر سزا دیگا بد اوسکے حق ہے اور احمد یعنی سزا دہندہ لغت مین ہے جیسے قاموس میں حمد کو تا د
ستکر و جزا و قصاص کے معنی مین لکھا ہے اور کلام موعود کے اعتبار سے یہ لکھی ہے کہ نبوت کلام
نزول پر موقوف ہے نفس الامر مین اس راہ سے ساری کتابین منزلہ کلام خدا ہین پر جتنا

صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ختم الانبیا ہین لازم ہے کہ یہ کلام شریف بھی منزل ہو نہیں فصل ۵ استفسار
مین لکھا ہو کہ جو دوسرا نبوت کے دعوے سے کلام موعود کا دعوی کریگا نبوت اوسکی یعنی پیشگوئیان
راست نہ آویگی اور مدعیین نبوت یعنی ابن مسلیمہ وغیرہ پر ایسے ہی گذرا پس ہر ہر آیات قرآنی
بدین وجہ معجزہ ہوی اور رسالت نبوت مین خاص شی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین
ہین پس بعد دعوی ختم المرسلین ہونے کے دعوی رسالت سے نزول کلام کا دعوی یعنی بعد مین کرے مارا جاوے
پس سورہ بقر مین اول مین الواح موسی کی کتاب سے مطابقت ثابت کرکے دلیل خلقت سے ثابت کیا
کہ اگر تم کو مطابقت مین شک ہے تو اپنی کتاب کی تصدیق کے لئے اوس ہی عظیم الشان کا انسان لاوی
کہ اوس امر سے ایک آیت منزل سے آو کیونکہ سنہ معین ہو چکے ہیں اور وہ نہ لاسکے پس
ظاہر ہوا کہ یہ کتاب قرآن وہی موعود ہے اور باوجودیکہ قرآن شریف مین بہت سی آیات ہین
اور دوسرون کی عبارات بھی منقول ہین پر قرآن شریف کے دعوے کے مقابل مین باوجود ہم جنسیت
کلام کے کوئی ایک آیت کی برابر بھی بدعوی تنزیل نہ لاسکا یہ دلیل سمعی ہوئی اور دلیل عقلی فرماتا ہے
کہ یہ کلام منزل من اللہ ہے وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۵ اور گھاس بیلدار و درخت اس پیغمبر پر
جھکتے ہین جیسے باب عشرت النساء مشکوۃ مین صدیقہ سے روایت احمد بابت جھکنے درختون کے
موجود ہے پس جن سے یہ اعجاز ظاہر ہووے وہ تعلیم یافتہ رحمن ہی ہے اور باوجودیکہ فصل ۴۲ یشعیا مین آل
تحلیل اللہ واسطے شیبہ یعنی عبدالمطلب وابستہ کرکے لکھا ہے اور سوای پیشین گوئی دوسرے حضرات کے
آباء و اجداد شیبہ و عبداللہ سے عجائبات ارہاصات اہل مکہ دیکھتے تھے پر تعنت سے کہنے
لگے کہ عبداللہ کے صاحبزادے کیون نبی ہوئے دوسرے سردار مکہ و طائف کے کیون نہ ہوئے
پس اس تعنت و سرکشی کے سبب اون کے بہت سے امورات کی اطلاع نہ پا کر تو اونہین تقریع کے لیے
اللہ بیان کرتا ہے جن مین اون کو وجہ دریافت نہ تھی پس یہ وجہ بار بار ہر ہر امر کے لانے کے بعد
آیت فبای آلاء ربکما تکذبان کی ٹیپ جیسے مزبور ۱۳۶ مین بار بار رحمت تیری ابد تک

کو لوٹایا پس فرمایا وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا اور آسمان کی اشیا کو خدا نے بلند کیا جس کی بلندی کا تم کو اقرار ہے
اور تم اوسکی تسلیم میں تعنت نہیں کرتے کہ کون ہوا خواہ آسمان بطور تخصیص لو یا شیہ کے ہوں یا بحسب آیت
والسماء ذات الحبک کے سبع شداد غیر متغیر النسب تحقیق ہو یہ کے طور پر جال شمال ۰ دن اور جیسے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو واکل کا دین میں درخت حیات کر کے فرمایا ہے جو شمشیر کو فتیون سے یعنی منقلیب صحابہ کے
سبب فصل ہو سفر میں جب آیت وانا له لحافظون کے محافظت کیجاوے اور ظالمین کا قرن پر
اون کی شمشیر چلی پس اس وجہ سے زائچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زحل جو موجب نحوست گنا جاتا ہے
اپنے خانہ شرف میں آنے سے جو میزان ہے شرف یافتہ ہوا کہ اوس کی نحوست زائچہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے جاتی رہی دیکھو مقدمہ تنجیم میں اہل ہنود کی کتب سے زائچہ کو اور میزان ساتواں برج
ہے جس میں اشارہ ساتویں برج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے وجود آدم سے نظر بر آن فرماتا ہے وَوَضَعَ الْمِيزَانَ
أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۵ اور کہا بارہ برجوں آسمان میں ساتواں برج میزان تاکہ ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
مقدمہ نبوت میں میزان کے ساتھ ہو کہ تم کجی نہ کرو میزان ظاہری و باطنی میں چنانچہ دونوں کو تفصیلاً
فرمایا ہے وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ اور برابر رکھو وزن عقائد دلی کو عدالت کے ساتھ
اور نہ کجی کرو ترازو سے عقلی میں کہ ناشایستہ عقائد اختیار کرو یا نہیں سے عدم اقرار تعلیم حق ہے نبی موعود کی
نسبت جسکے آثار یقینی مطالعہ کرتے ہو اور مقدمہ برج میزان میں تم کو تعنت نہیں اس وجہ سے کہ اسکا
ساتویں ہونا عام ہو گیوں ہوا ویسے حال نبوت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے دیکھو وَالْأَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۵ اور زمین کو اللہ نے مخلوقات کے لیے رکہا اور تم تعنت سے یہ کہکر انکار نہیں
کرتے کہ کیوں زمین کو خلقت کے لیے رکہا جیسے نسبت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
باوجود دلائل کے تعنت کرتے ہو پھر دیکھو فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۵ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
وَالرَّيْحَانُ ۵ زمین میں میوے ہیں و کھجور صاحب غلاف اور دانہ خوشہ والے اور ریحان کہ کہیں کچھ
کہیں کچھ اور تم بعد مشاہدہ کے اوس کی وجہ خصوصیت کی عدم دریافت سے بحث دہری نہیں کرتے
حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت بعد مشاہدہ دلائل کے تعنت کرتے ہیں اور کہے

یہ کیون محمد کیون نبی ہوئے فبای الاء ربکما تکذبن پس اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤگے
اے انسان و جن افسوس ہے اے الف اونہ تم شیطان کے بہکانے سے جو انکار نبوت کرتے ہو یہ غور کرو

خلق الانسان من صلصال کالفخار پیدا کیا تمہارے جد آدم کو گل باریک آمیختہ آواز دینے والے اسکے
ٹھیکرے کی مثال سے کہ خدا تعالےٰ نے عزرائیل سے حکم فرمایا جو ایک روح صاحب قوت شاہ
ہے جو کا تفصیل و تحلیل پر غلبت کرادیسنے متاثر ہو ایک قبضہ خاک کا ساری زمین سے لیکر
ترتیب نہیں کی میں ساتوین عرصہ زمانہ ونسیہ کے عرصہ میں جمع کیا اور وہ خمیر چالیس سال بر وزید کی بارش ہوئی
رنج و خوشی کی کر انتالیس سال رنج اور ایک سال خوشی کی بارش ہوئی پس اس مقام سے دریا ہوا کہ ہر ایک
روز یہ مراد اس مقام پر ہزار برس ہے پس اہل اسلام و اہل کتاب پر ظلم و ناروا ہے اسکے تو ان
بست ہزار سالہ کیا بست لکھا ہے اسکے پائے جانے سے اعتراض نہیں ہوتا کیونکہ آدم صفی اللہ
سے قبل چھٹے دن والے بہت سے آدم تھے تو انکو برباد کیا اور ساتوین روز کہ مبارک کیا
اور اسمین اشارہ حسب تصریح نا مشعر ایمون سکے دلادت ختم المرسلین علیہ السلام کا ساتوین ہزار مین ہوا
اسیواسطے ساتوین دن یعنی جمعہ کی تعظیم نکلی کہ متواتر انبیا و امتین کے چلے آئے جیسے گذر گیا
الحاصل ساتوین روز کے عصر کے وقت مین آدم صفی اللہ کا خمیر کیا کہ سفال کہنکہنانی مثال ہو گئین
کی استخوان آدم نہین اور انکو تم و تخم وغیرہ سے مرتب کیا و خلق الجان من مارج من نار اور پیدا کیا ابو الجنات سے
جان کو شعلہ آگ سے ہری سے جسکو وہ تسلیم کرتے تھے پس اسکے لئے دلیل کی حاجت جنون کے وجود مین
نہین اور جیسے اونکے وجود کی تحقیق مقدمات تفسیر ہذا مین کی ہے کہ وہ اجسام مین آتشی اجزا اسکے
غالب ہیں جنکا وبا مین زیادہ ظہور ہوتا ہے جسکا سبب ظاہری اہل نیچر کو ابتک دریافت نہ تھا
اور قبل وجود بخاری آرخاطت آواز کی جو اہل حکمت جدید نے ایجاد کیا ہے ذیل آیتہ بالفظ

من قول الالملہ یہ منیب منہ دعین تفسیر شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ جسم
آواز کو قائم بدستور رہنے کی ہفتہ مین پاتے ہین کہ بعد تلفظ کے قائم رہتی ہے پس اس عرصہ مین
وہ مشاہدہ حالانکہ موجود ہو جسکو غیر فارمکہنا اور قائم ہے پس موجودات غلبہ آتشی پایا ہو اسکا

بطور انعام کے یہ وہ لڑکیان ہین کہ کفار کی غالباً ہون جو منظور ایمان پر ہون اور قبل از بلوغت مر گئی ہون اور جو
مطبوع کفر پر ہو جاوین وہ اہل امتحان سے ہون کانھن الیاقوت والمرجان ۔ فبای الاء
ربکما تکذبن ۔ گویا وہ یاقوت ہون یا مرجان خوبی مین پس وہان بھی انکار کروگے اہل ایمان کو
بدلا نعمت کیون ہو جیسے ارشاد ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ فبای الاء ربکما
تکذبن ۔ آیا جزا نیکی کی نہین ہے نیکی پس اسپر بھی انکار کیجئیو ومن دونھما جنتان ۔
فبای الاء ربکما تکذبن ۔ اور سوا جنت عدن و جنت نعیم کے اور دو جنتین ہونگی
پس کس کس اپنے رب کی نعمتونکا انکار کروگے مدھامتان ۔ فبای الاء ربکما تکذبن ۔
گہرے سبز پس کس کس اپنے رب کی نعمتونکا تم انکار کروگے فیھما عینان نضاختان ۔ فبای
الاء ربکما تکذبن ۔ اون دونون مین دو چشمے ہون جوش مارنے والے پس وہان بھی انکار کیجئیو
فیھما فاکھۃ ونخل ورمان ۔ اون دونون بہشتون مین میوے اور خرما اور انار ہین فیھن خیرات حسان ۔
فبای الاء ربکما تکذبن ۔ اون خرما و میوے و انار کے باغون مین بھی
عورتین نیک اخلاق ہونگی حور مقصورات فی الخیام ۔ حورین ہون ہوئی خیمون مین
فبای الاء ربکما تکذبن ۔ لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ۔ اونسے صحبت
کی ہو اونکے پہلے کسی انسان و جن نے فبای الاء ربکما تکذبن ۔
متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ۔ تکیہ لگائے ہوئے بستر سبز و عمدہ فاخرہ پر
فبای الاء ربکما تکذبن ۔ تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۔

بابرکت ہے تیرے رب کا نام صاحب جلال و بزرگی کا ؛

سورہ واقعہ مکیہ ہے چھیانوے آیتین تین رکوع پر مشتمل ہین ؛

اور پہلی سورت مین پہلے ثبوت نزول قرآن پھر قیامت کا حال ہے اور اس سورت مین پہلے قیامت
کا حال ہے جسکو کفار نے انکار کیا پھر ثبوت قرآن ہے بدان منظر اوسکے بعد لائے اور اس سورت مین
پہلے کفار کے انکار کی تردید ہے جو قیامت کی نسبت کرتے وہ ... وہ لوگ مشرک اپنی

ہون اور کیلون مین ہون اور سایہ بڑا مین ہون اور پانی جاری مین اور کثرت سے میوہ جن
مین کہ نہ قطع کیے جاوین اور نہ اون سے باز رکھے جاوین اور منکوحہ بلند مرتبہ مین تحقیق ہم پیدا
کرین اونکو دوسری پیدائش پس کرین ہم اونکو باکرہ عاشقہ انار پستان لاصحب الیمین
ع
ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین ۔ اصحاب یمین کیلیے بڑی جماعت ہو اولین یعنی قبل
اہل اسلام سے اور بڑی جماعت ہو آخرین سے یعنی اہل اسلام سے کہ ستر در ستر ہون ۔ واصحب
الشمال ما اصحب الشمال ۔ فی سموم وحمیم ۔ وظل من یحموم ۔ لا بارد ولا کریم ۔
انہم کانوا قبل ذلک مترفین ۔ اور اصحاب شمال کون ہین اصحاب شمال جو لوگ گرم
و پانی کہولتے ہوئے مین ہون اور سایہ دھوئین سے یحموم مین ہون نہ سرد ہو وہ منزل اور نہ کریم
منظر کیونکہ وہ پہلے اس سے دنیا مین اترانے والے تھے وکانوا یصرون علی الحنث
العظیم ۔ وکانوا یقولون ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون ۔ اوا
اباؤنا الاولون ۔ اور اصرار کرتے تھے گناہ بزرگ پر کہ وہ شرک ہے اور کہتے تھے آیا جب ہم مرے
اور ہوگئے خاک واستخوان آیا ہم البتہ مبعوث ہونگے اور ہمارے پہلے باپ دادے قل
ان الاولین والآخرین لمجموعون الی میقات یوم معلوم ۔ فرما کہ اولین و آخرین البتہ
جمع کیے جاوین روز معلوم کے وقت تک ثم انکم ایہا الضالون المکذبون ۔ لاکلون
من شجر من زقوم ۔ فمالؤن منہا البطون ۔ فشاربون علیہ من الحمیم ۔ فشاربون
شرب الہیم ۔ ہذا نزلہم یوم الدین ۔ اے گمراہو جھٹلانے والے قیامت
کے البتہ کہانیوالے ہوگے درخت تہوڑ سے پس بہرنے والے ہونگے پیٹون کو پس
پینے والے ہونگے اوسپر کہولتا پانی پس پینے والے ہونگے پیاسے اونٹ کی پیاس
کہ سیراب نہونگے یہ اونکی مہمانی ہو بروز قیامت ۔ اور انکار و تکذیب تھی جو سبب
خاک ہوجانے اور عظام بوسیدہ ہونیکے سمجھتے ہین وہ مثل کے معنی نہین سمجھتے کہ عالم قیامت
عالم حیوان دوسرا عالم مثل اس عالم کے ہے جیسے ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش

کے لیئے مقدس ٹھہرایا اور ساتوین ماہ رجب کو مقدس کیا ساتوین سال کو ساتھ سات اونچاس
کے گذرنے سے پچاسوین برس ہر نو سال کی جوبلی مقرر کی پس کیسے ثبوت نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
خود اونکی یاد اونکے دوستون کی مسلم کتاب سے ظاہر ہے یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منہا و
ما ینزل من السماء وما یعرج فیہا وھو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر ۰ جانتا ہے اللہ
جو جاوے زمین مین مثلاً عہد اسحاق تمام ہوا اور وہ جو نکلے اوس سے مثلاً عہد اسماعیلی ظاہر ہوا اور
اور وہ جو نازل ہو عالم روح مشبہ آسمان سے مثل قرآن اور وہ جو عروج کرے اوس مین اور وہ
تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو اور اللہ اوسکے ساتھ جو تم کرو بینا ہے تمکو بھی منافقین کے نفاق سے
بھی آشنا ہے غافل نہین اور وہ جو بہ نسبت شکست احد کے ثبوت تمکو ہو سکتے ہوے غافل نہین
اونکی غلطی سے لہ ملک السموات والارض والی اللہ ترجع الامور ۰ یولج اللیل فی النہار
ویولج النہار فی اللیل وھو علیم بذات الصدور ۰ اور اسکے لئے ہے وہ جو آسمانون مین
ہے اور زمین مین ہے اور خدا کی طرف رجوع کرین کل امور داخل کرے رات کو دن مین کہ روشنی
اسلام کو غلبہ دے اور داخل کرے دن کو رات مین کہ کفر کا غلبہ ہوا اور دانا ہے دلون والون سے
منافقہ کہ کون ایسی حالت مین اسلام پر محکم رہتا ہے جو پہلے کتاب مین پہلے سے بیان بھی کر دیا ہو
جسکا ذکر آتا ہے اور جبکہ نبوت بنی اسماعیل مین بمقام شام نہین ہوا اہل اسلام کی فتح نزول کیا ہے
مثل فتح روم پر ضرور ہو تو بالقرار ہے آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ
فالذین آمنوا منکم وانفقوا لہم اجر کبیر ۰ وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم
لتؤمنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم ان کنتم مؤمنین ۰ اے منافقو جو ظاہر ایمان لائے ہو
ایمان دل سے لاؤ اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ اور نشان تصدیق دل کا یہ کہ صرف کرو اوس سے
جس مین تمکو خلیفہ کیا ہے جہاد دین مین پس اونکے لیے جو ایمان لائے تم مین سے اور صرف کرین اجر بڑا
ہے اور کیا ہے تمہارے لیے جو دل سے ایمان نہ لاؤ اللہ کے ساتھ کہ نبی کی باوجود تصدیق دلکی اور رسول
بلاوے تمکو تاکہ دلی ایمان لاؤ اپنے رب کے ساتھ بصورت پیغمبر اور لیا ہے تمسے عہد کہ بیعت کی ہے

تم نے نبی کی امداد پر اگر تم دلی مومن ہو اور خالص مومن کو قرآن پر ایمان لانا ضرور ہے کیونکہ وہ منزل
من اللہ ہے جیسے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ خدا وہ ہے جو اوتارے اپنے بندہ خاص ترین محمد پر آیات روشن پارہ پارہ
کرکے جو موعود فصل ۱۸ سفر ثلثہ میں ہیں تاکہ نکالے تمکو موت ظلمات کفر سے حیات نور ایمان کی طرف اور
اللہ تمہارے ساتھ البتہ مہربان رحم والا ہے کہ حبیب تمہارے تا غایت تمہاری بدی کی نکہو ہے نہ آنکہ عدم
اخیار سے عالم نہ سمجھو اگر تم سچے ایماندار ہو تو ارشاد ہو وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝
اور کیا ہے تمہارے لئے کہ نہ صرف کرو راہ خدا میں اور اللہ کیلئے میراث آسمانوں کی و زمین کی ہے جو تم چھوڑ دیا کرو اوسکے
پاس اجر موجود ہے نہ برابر ہوں تم میں سے اوس صدیق کی جسنے صرف کیا پہلے فتح مکہ کے اور مقاتلہ کیا وہ لوگ
بڑے درجہ والے ہیں اون سے جنہوں نے صرف کیا بعد کو اور مقاتلہ کیا اور ہر ایک کو وعدہ کیا
اللہ نے نیکی کا اور اللہ اوسکے ساتھ جو عمل کرو خبردار ہے یہہ آیت صریح الدلالت وعدہ نیک کی ہے
ہر صحابہ کی نسبت جنہوں نے قبل الفتح صرف کیا مال کو اور جہاد کیا بالخصوص حضرات عشرہ مبشرہ کی نسبت
پس جسکے رد ہوں خدا کے وعدہ غلط ہوں خدا اوسکے ایمان کا حافظ کیسے ہو مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ ۝ جو قرض دے اللہ کو قرض نیک (دیکھو اس مقام پر فصل ۱۳ سلاکی کو)
یہاں دیوے بلا ربو رعایت اور وہاں باوے پس دگنا کرے اوسکو اللہ اوسکے لئے اپنی طرف سے
اس مقام سے قرض مقدار اگر اپنی خوشی سے زیادہ دیوے تو مباح ہے اوسکی صلوٰۃ فرماتا ہے وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ يَوْمَ
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اوسکیلئے اجر بزرگ ہے اوس روز کہ
تو دیکھے مومنین و مومنات کو کہ دوڑے ہے اونکا ایمان کا نور اونکے روبرو اور اونکے داہنے بشارت ہے تمہارے لئے
آج کے روز اون جنتوں کی کہ جاری ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والی اونمیں یہہ فوز بزرگ ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاۤءَكُمْ
فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

جس روز کہینگے بسبب بے نوری اپنی کے منافقین مرد و منافقات عورتین اون لوگونسے
جو ایمان لائے تہے ٹہیرو کہ چلیں ہم تمہارے نور سے کہا جاوے کہ لوٹو اپنے پر سے کہ تلاش
کرو نور کو پس کہیجاوے اونکے بیچ مین دیوار جسکا دروازہ ایسا ہو کہ اندر اوسکے اہل اسلام کیطرف
رحمت ہو اور اوسکے ظاہر کیطرف منافقون کے لئے عذاب ہو یہ جزا ہوا اونکے نفاق کی کہ ظاہر اونکے
ایمان تہا اور باطن مین کفر يُنَادُونَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۤءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ
فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَاْوٰىكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰىكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ پکارینگے منافقین
مرد و عورتین اہل اسلام کو اور کہین کہ کیا ہم نہ تہے تمہارے ساتہ اہل اسلام کہین کہ ہان تہے و لیکن تمنے فتنے
مین ڈالا اپنی جانونکو اور امید برائی کی رکہی تہے مومنین کے ساتہ اور شک کیا تہے دین مین
اور فریب مین ڈالا تمکو تمہاری لاحاصل آرزوؤن نے یہانتک کہ آیا امر خدا کہ وہ دن موت ہے
و فریب دیا تمکو اللہ کیساتہ شیطان نے پس آج نہ لیا جاوے تمسے فدیہ اور نہ اون سے جو ظاہر
کے کافر ہین مثل یہود کے اور ٹہکانا تمہارا آتش دوزخ ہے وہی تمکو ولی ہے اور بد جاے
گشت ہے اور اسلام و ایمان کی حقانیت مین شک کا موقع کب رہا جبکہ حسب وعدہ ہزار ہفتم
شروع مین وجود آدم سے نبی ہوئے جیسے ارشاد ہے اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوْا
اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا نہ آیا وقت اون لوگون کے لئے
جو ایمان لائے اسکا کہ عاجزی کرین اونکے دل یادداشت خدا کے لئے اور اوسکے لئے جو حق امر
نازل ہوا ہزار ہفتم مین وجود آدم سے بلکہ بالتحقیق آگیا پس مقام شک نہ رہا جو منافق کرتے ہین
وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُونَ ۵ اور نہوا اون یہود و نصاریٰ کی مثل کہ دیے گئے کتاب پہلے جسمین مقصد اسلام کو آنکی میعاد تک

ساتھ یہ ہے کہ اللہ کا فضل دے اوسکو جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ ہے اور راہ مغفرت
سے صرف موضع جہاد مین ہے جسکی نسبت ورود اکثر سورتون مین ہے جیسے شہدا کی اسی بیان مین گذرا ہیں
تکلیف مثل تکلیف احد پہونچی جسکو پہلی کتابون مین لکھا ہے جیسے فصل ۴۲ یسعیاہ مین ہے کہ خداوند صاحب
شجاعت رسول خدا ایسی ٹھنڈے سانس بھی لیگا تو ٹھنڈی سانس لینا و جرح احد کی طرف اشارہ
ہے اور فصل ۱۸ سفر تثنیہ مین بھی اشارہ ہے کہ نبی موعود مقتول ہونگے پس تکلیف ثانی حدیبیہ کا اشارہ نکلا
نوارشاد ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتٰب من قبل ان
نبرأها ان ذلك على الله يسير ۙ لكيلا تأسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما اتكم
والله لا يحب كل مختال فخور ۙ الذين يبخلون ويأمرون الناس بالبخل ومن يتول فان الله
هو الغني الحميد ۞ نہ پہونچی کوئی مصیبت اہل اسلام تمکو زمین مین مثل شکست احد اور نہ تمہاری
جانون مین کہ صحابہ مقتول ہوئے مگر کتاب توراۃ سے مجموعہ مین لکھی ہوئی ہے پہلے اسکے کہ پیدا
کرین ہم اوس مصیبت کو تحقیق یہ خدا پر آسان ہے تاکہ نہ افسوس کرو اوسپر کہ وہ فوت کرے تمکو کہ ہم نے
ہوتے پیغمبر کے جبکہ تمکو مصیبت مقرر پہونچے تو بعد کو اگر سمجھے کم ہمت نہو جاؤ اور نہ خوش ہو اوسکے ساتھ
جو آوے کوئی خوشی تمہارے پاس اور اللہ نہ دوست رکھے ہر حیلہ گر فخر کرنیوالے مثل عبداللہ ابی کو جو
بخل کرے اور حکم کرین آدمیون کو بخل کے ساتھ کہ اللہ ایسون سے غنی ہے حمد والا چنانچہ اوسکا قول
فخریہ تھا کہ شہر سے باہر نکلکر احد کی شکست ہوئی اور ہم اسی سبب سے بچ رہے اور جہاد نبی پر اعتراض
کرتے حالانکہ یہ وعدہ توراۃ و انجیل مین لکھا ہے اور اکثر یہود کو یہ سخت شبہ تھا کہ مسیح ہنوز نہیں
آئے اور یہود پر جو جہاد اہل اسلام ہوا اوس سے رہبانیت نصاریٰ کو اچھا جانتے جیسے اس عصر
مین اکثر ناواقفون بالخصوص اہل یورپ کا خیال ہے حالانکہ اوسمین کمال رحم ہو کہ دوسرونکے جہنم مین
جانیکے سبب اپنی جان دینے کو اہل اسلام موجود ہوتا ہے اس سے کیا بڑھکر رہبانیت ہو سکتی ہے
اور سورۃ بقرہ مین گذر گیا کہ پیغمبرونکو خدا اسطرح بھیجتا ہے کسی سے کلام کیا کسی کے رتبے
اونچے کئے اور عیسیٰ کو معجزات کے ساتھ بھیجا پھر اختلاف کیا تو جہاد ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا

ورسوله كبتوا كما كبت الذين من قبلهم تحقیق وہ یہود مثل ابن نبتل جو دشمنی کرین اللہ

اور اسکے رسول سے ہلاک کیے جاوین جیسے اونکے پہلے ہلاک کیے گئے مثل یہود امنافق کے جو صرف برلفظاً ق سے

ایمان ظاہر کرتا تھا اور رسولی دیا گیا وقد انزلنا ایت بینت ط وللکفرین عذاب مهین ۝ اور تحقیق

اتاری ہین آیات بینات بالخصوص متعلق مظاہرین اور یہود کے کافرون کے لئے عذاب ہے ذلت

دینے والا کہ اونکا نفاق ظاہر ہوجاوے تو ذلیل ہون وگرچہ ایسے ہو وآج شرارت سے نفاق کا پیشہ

کرین اور کفر کو پوشیدہ کرین گر بروز قیامت کیا کرینگے جیسے ارشاد ہے یوم یبعثهم الله جمیعا فینبئهم

بما عملوا احصٰه الله ونسوه والله علی کل شیء شهید ۝ جس روز کہ اوٹھاوے اللہ اونکو زندہ کرکے

پس خبردار کرے اونکو اسکے اوس عمل کے ساتھ جو کرتے تھے نگاہ رکھی اونکے عمل کو اللہ اور وہ بھولین اور اللہ

ہر چیز پر گواہ ہے الم تر ان الله یعلم ما فی السموت وما فی الارض ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم

ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا هو معهم این ما کانوا ثم ینبئهم بما

عملوا یوم القیمة ط ان الله بکل شیء علیم ۝ آیا تو نے دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو آسمانون مین ہے اور وہ جو زمین

مین ہے نہین سرگوشی کرنیوالے تین مگر چوتھا اونکا خدا وجود مطلق ہے اور نہ پانچ مگر چھٹا اللہ اونکا ہے اور

نہ ادنیٰ اس سے نہ زیادہ مگر وہ اونکے ساتھ ہے جہان وہ ہون کیونکہ وہ وجود مطلق ہے پس وہ خبردار

کریگا بروز قیامت تحقیق اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے الم تر الی الذین نهوا عن النجوی ثم

یعودون لما نهوا عنه ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول واذا جاءوک

حیوک بما لم یحیک به الله ویقولون فی انفسهم لولا یعذبنا الله بما نقول حسبهم جهنم

یصلونها فبئس المصیر ۝ کیا تو نے دیکھا اون منافق مثل ابن نبتل یہود کی طرف جو منع کیے گئے ہین سرگوشی سے

جبکہ وہ سرگوشی کرتے اس طریق سے کہ اہل اسلام کو اوس سے رنج ہوتا کہ فلان کو ہم نے کہین

کہین کام آیا یا مرگیا تو اوس سے منع کیے گئے تھے پھر لوٹین اوسکو جس سے منع کیے گئے ہین اور سرگوشی

کرین گناہ و عداوت اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ بمقدمہ ظہارین اور جب وہ تیرے پاس آوین

تحیت کرین تجھکو سام علیکم کی تحیت جسکے معنی ہین کہ موت ہے تمہارے لئے کہ تجھکو اوسکے ساتھ

اللہ تحیت نکرے کیونکہ اہل اسلام کی تحیت السلام علیکم ہے اس مقام سے ظاہر ہوا کہ مراد کافرین
معترضین ظہار سے منافقین یہود ہیں جو مسلمانونکو ایسے لفظ سے یاد کرتے اور کہتے اپنی جانونمین کیون
نہ عذاب کرے ہمکو اللہ اس تحیت سے اگر نبی ہیں کافی ہے اونکو جہنم داخل ہونگے اوسمین پس بد ہے
جاے بازگشت جہنم یایہا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان و معصیت
الرسول وتناجوا بالبر والتقوی واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون ٥ اے ایماندارو جب سرگوشی
کرو تو نہ سرگوشی کرو گناہ وعداوت و رسول کی نافرمانی پر اور سرگوشی کرو نکوئی و تقوی کیساتھہ اور تقوی
کرو اللہ سے جسکی طرف حشر کیے جاؤ انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین امنوا ولیس
بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ٥ جز این نیست سرگوشی و گناہ
وعداوت و نافرمانی رسول پر شیطان سے ہے تاکہ رنج میں ڈالے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نہ ضرر دے اونکو
کچھہ مگر خدا کے اذن کے ساتھہ اور خدا پر ہی چاہیے مومن بہروسہ کریں ترتیب آیات سے وخود روایت سے
ایسا ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس وحی ضرر دینے والے اسلام کے مثل
عبد اللہ بن نبتل واوسکی جماعت بیٹھتے تہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم بقول مقاتل بن حیان کے
مہاجرین واہل بدر وانصار کو دوست رکہتے تہے پس آئے آدمی اونمین سے ایک روز اور سبقت کری تہی
یعنی سرگوشی کرنے والون نے مجلس کیطرف پس متقدمین مہاجرین وانصار کہڑے رہے حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کے گرد اور سلام کیا اونہون نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا اسی طرح مسلمانون نے بہی سلام کیا اونہون نے بہی جواب دیا اور مجلس کو فراخ یعنے
قریب والون سرگوشی کے قصد کرنیوالون نے نکیا پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والے
فرمایا اے فلانے تو کہڑا ہو اور تو بہی فلانے پس وہ کہڑے ہوگئے اور شاق گذرا اونکو اسکے ظاہر
کردہ بہی سرگوشی کرنیوالے مثل ابن نبتل بدی سے تہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے منہ پر
کراہت پہچانی پس اہل اسلام کے لئے جو منافق نہ تہے یہ تعلیم ارشاد ہے یایہا الذین امنوا اذا قیل
لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین امنوا

منکم والذین اوتوا العلم درجٰت والله بما تعملون خبیر ۝ اے ایماندارو جب کہا جاوے
تمہارے کہ فراخی کرو مجلس میں تو فراخی کرو فراخی کرے اللہ تمہارے لئے اور جب کہا جاوے اٹھو
تو اٹھ کھڑے ہو بلاکراہت بلند کرے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے تم میں سے اور انکو جو دیئے گئے
ہیں علم مہاجرین و انصار بدری بالخصوص درجہ بدرجہ ہیں انکے مرتبہ کے موافق اور اللہ اوس سے
کہ تم عمل کرو خبردار ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم
صدقۃ ذٰلک خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان الله غفور رحیم ۝ اے ایمان والو
جب سرگوشی کرو رسول سے تو رکھو اپنی سرگوشی کے روبرو صدقہ تاکہ منافق محتاج لوگوں کو یہ تنبیہ حاصل ہو یہ بہتر
ہے تمہارے لئے اور پاکیزہ تر پس اگر نہ پاؤ تو اللہ اوس پر غفور رحیم ہے واضح ہو کہ جیا ہو سے ہے کہ جب بلا صدقہ
مناجات سے ممانعت ہوئے تو نہ سرگوشی کی مگر علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ایک دینار صدقہ کیا اور علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ قرآن میں اس آیت پر نہ عمل کیا کسی نے پہلے مجھ سے اور نہ عمل کیا مجھ سے بعد اور نیز
سے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ جبکہ اتری یہ آیت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو
بلایا یعنے بار دگر صرف دینار کے بعد کیونکہ نزول آیت صدقہ کے بعد تعمیل آپسے ہو چکی تھی اور منافق
باز رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس دینار ہے عرض کیا نہیں قدرت رکھوں
اسکی فرمایا کسقدر عرض کیا حبہ یا شعیر تو ارشاد ہوا کہ تو زاہد ہے تو آیت ذیل آئی آیت مذکور کی ناسخ
اس آیت کے مطابق فاتحہ اور عرس میں فاتحہ پڑھتے وقت کھانا وغیرہ کہلانا اچھا سمجھتے ہیں ءاشفقتم
ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقٰت فاذ لم تفعلوا وتاب الله علیکم فاقیموا الصلوٰۃ و
اٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الله ورسولہ والله خبیر بما تعملون ۝ کیا تم خوف کرو صدقوں کے
رکہنے کا اپنی سرگوشی کے روبرو منظر افلاس پس جب نکرو اور باز رہا اللہ تم سے اے اہل اسلام سرگوشی کے لئے
صدقات سے تو برپا رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو اللہ و اوسکے رسول کی اور اللہ اوسکے ساتھ
جو کرو خبردار ہے الم تر الی الذین تولوا قوما غضب الله علیہم ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون علی
الکذب وہم یعلمون ۝ کیا تو نے دیکھے اون لوگوں منافقین کی طرف لوٹے اپنی قوم کی طرف جن پر

کرتے تعالی نہ کرنا جن اپنے قبیلے سے تمہاری مدد کو آنا ہوں اور ان کی نسبت پیشنگوئی قرآن میں ہے
کہ وہ مدد نہ دینگے اور دینگے پس ان سے اونکو مدد نہ ملی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا
کہ ان یہ تعالی کرے تو اوسپر انہوں نے کہا کہ ہمکو موت قبول ہے جلا وطنی سے اور خدا نے کہا کہ تمیں شخص اپنا
سے اہل علم بحث کے لئے ہم آتے ہیں آپ بھی تین شخصوں سے ایک مقام میں آجائے کہ اگر وہ اسلام حق
ہے تو ہم قبول کرینگے اور دل میں اونکے فساد تھا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور مقام قرار
میں علماء یہود آئے تو مشورت کی کہ تین آدمیوں پر ہم کیسے غالب آئینگے تو کہلا بھیجا کہ تین تین آدمی میں
کہ اگر ہمارے تین آدمی مغلوب بحث میں ہوئے تو سب ہماری قوم ایمان لاویگی اور ہر ایک کو ہمین خنجر یہود نے
چھپایا اور یہ صورت غدر ایک یہودیہ مومنہ عورت کو جسکے بھائی ایمان لائے تھے دریافت ہو گئی
پس اس طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین صحابہ سے باہر نکلنے کو نکلے اور اس طرف سے یہودی
مسلح قتل پر مستعد ہوکے نکلے تو مسلمان اوس مومنہ نے اپنے بھائی صحابی کی طرف آدمی کو کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر کردے غدر کی پس صحابی مذکور دوڑے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے
فصل ۱۸ اسفر ثانی میں لکھا ہے کہ مقتول ہونگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے پس لشکر جمع کیا
اور اکیس روز محاصرہ کیا اور انکی محبوب کھجور کے درختوں کو حضرات صحابہ نے قطع کیا جیسے فصل ۷ لیشعیاہ میں
لکھا ہے پس انہوں نے صلح کی جلاوطنی پر اور سوا سے سلاح کے جو اونٹ لے چل سکے اونکو لیجانے کی
اجازت ہوئی تاکہ کامل ہو ظہور وعدہ اللہ کا جو فصل ۴۳ یشعیاہ میں ہے پس نکل گئے بطرف شام مگر ابی الحقیق
آل حیی بن اخطب کہ خیبر کو چلے گئے اور ایک طائفہ حیرہ کو اور علماء کی کتاب میں اکثر امور کی طرف
اشارات ہیں بابرآن فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تسبیح کرے اللہ کی وہ جو آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہے کچھ خصوصیت
تسبیح کرنے کی اولاد اسحاق پر ہی نہیں اور خدا غالب با حکمت ہے کہ ایک زمانہ میں اولاد اسرائیل کو شرف
کیا پھر اوسکو دوسرے زمانہ میں بخت نصر قوم نے توحید تباہ کیا اور بخت نصر قوموں کی سلطنت کیا اور غیر قوموں کی تباہی اسرائ
مقصد مصر دوگی تسادی الہی کا یہ ہے کہ قوت سے کہ نبی ای سے وہ طلاح پائے گرسا اشرا وسکے لئے ایمان اونکے تباہ۔

اور کمال ذلیل ہوئے تو سمجھیو۔ اس قصہ سے اسرائیل کی تنبیہ ہوگی جو ہم کر چکے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
جو اس حقیقت کو سمجھیا اور فتوحات اسلامیہ کو سجھا تجھے جنہیں دیکھا قاعدہ ہے کہ اس تفسیر جیسے آئندہ بیان ہوگا
تو فرماتا ہے کہ رسول کی اس بات پر رحم اللہ کریگا وہ اپنے مرتبہ کو بھول گئے تو اصحاب نفاق کو نصیحت
فرماتا ہے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝
نہ برابر ہوں اصحاب النار کے اصحاب جنت و اصحاب جنت بالخصوص اہل بیت جیسے ابوبکر و عمر و عثمان و علی
رضی اللہ عنہم وغیرہ مہاجرین بہت سے انصار داخل ہیں اصحاب جنت ہی فوزیاب ہیں اور بشارت کے
ساتھ بالخصوص جو سابق اس سورت میں مذکور ہوئے **لطیفہ** ایک شیعہ قلعہ بیلے اجمیر شریف آیا
اور ایک حافظ سے کہا جو شہر میں رہتا تھا کہ خلفاء ثلاثہ اگرچہ اصحاب ہیں پر وہ اس آیت سے اصحاب النار
ہیں اور اس بھولے حافظ نے مجھ سے نقل کی ہے اوسکو جواب دیا کہ یہ کلام اوس شیعہ کا ہے جسکی نسبت
قرآن میں ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے
تفریق کی دین میں کہ بہت فرقے ہوگئے اور ہوئے وہ شیعہ تو اے پیغمبر ان میں سے تو کچھ نہیں پس حافظ نے اوس
شیعہ سے یہ کہا اور اوسکو خاموش کیا اسی مسئل اب جواب یہود کے نسیان کا فرماتا ہے جو کہتے کہ نزول قرآن
پہاڑ پر لکھا ہے اور یہاں عبداللہ کے بیٹے و شتول شیعہ کے لوگ مدعی ہوتے ہیں پس کیسے تطبیق ہو تو
ارشاد ہے لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
اگر نازل کریں ہم اس قرآن کو پہاڑ پر البتہ تو دیکھے اوسکو خشوع کرنیوالا خوف خدا سے تو پہاڑ مثال
ہو جانے سے مراد فصل ۲ دانیال میں بنظر عظمت نبی کی ہے جسکی بادشاہت رفتہ رفتہ روے زمین کو گھیر لیگی
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اور یہ مثالیں جیسے فصل ۲ دانیال
میں پہاڑ کی سی فرمائی ہیں وہ خدا کے رسول کی بادشاہت سے مراد ہے اور یہ امثال جبل وغیرہ کی تعبیر
خواب دانیال کی ہم بیان کریں آدمیوں کے لئے تاکہ وہ سمجھیں یہ صورت اونکی بھول کی نسبت صفات
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اب بیان فرماتا ہے کہ اونکی جانیں کیسے بدلائی گئیں کہ وہ اللہ تو کہ
عالم الغیب و شہادت اپنے حال کی نسبت سے اونکو اس وقت میں رحم کرے جیسے ارشاد ہے هُوَ اللَّهُ الَّذِي

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ٭ وہ اللہ ہے جسکے سوا کوئی معبود
نہیں غیب وشہادت کا دانا کہ حسب فصل ۲ وہ سو مرتبے مذکور ہوئے ہیں رحمٰن ورحیم ہے بالخصوص اس
وقت میں قوم یہود کی اس مفسدہ کے لئے اور وہ جو فصل ۳۳ سفر [illegible] میں لکھا ہے کہ خدا آویگا
سینا سے جو لفظ یوں ہیں سینا کے پہاڑ کا نام ہے یہود کا خیال تہا کہ خدا خود آویگا مار ڈالے گا اور یہود کو
بادشاہت کریگا جیسے اکثر مقامات توراۃ وانجیل میں بطور تمثیل وارد ہے تو اوسکا جواب ارشاد ہے
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ٭ وہ اللہ ہے جسکے کوئی معبود غیر نہیں بادشاہ ہے پاک
امن دینے والا غالب اصلاح کنندہ بزرگ پاک ہے اللہ اون سے کہ شریک کریں کہ اوسکے ساتھ
دوسرے کو شریک کریں تو وہ آنے جانے سے پاک ہے بلکہ آنے خدا کے مراد روح اعظم کا آنا بطور
ظہور ہے جو بصورت رسول جلوہ کرے کیونکہ اللہ کی صفات وہ ہیں جو فرمایا ہے هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ ٭ وہ اللہ ہے پیدا کرنیوالا تصویر کرنے والا رحم میں بس وہ مصور بصورت معمول نہیں اسلئے
لئے اسمائے حسنیٰ ہیں تسبیح کرتے اوسکے لئے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اوسکی تسبیح ہمارے
ایمان لانے پر موقوف نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے حدیث میں ہے کہ جو کوئی صبح
کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور تین آیتیں آخر
اس سورت سے پڑھے اوسپر ستر ہزار فرشتے شام تک درود بھیجیں اگر مرے تو شہید مرے اور جو
شام کو پڑھے شام اسکے ساتھ ہو

سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے اسمیں تیرہ آیت ہے دو رکوع ہیں

پہلی سطر میں بیان ہوا اقتداء کی نسبت کہ اسلام [illegible] پر [illegible] جو مومنوں سے وہ ملے اور [illegible]

حاطب بن بلتعہ بدری کا کہ انہون نے اہل مکہ جو یونکو خط لکہا جو اونکو مفید تہا تو اسوجہ سے یہ سورت اونکے پاس رکہی گئی اور اس سورت مین چند امور عظام کا بیان ہے ایک اونمین سے یہ ہے کہ کافر حربی کیساتہ موالات نہ کرنے چاہئے کہ عبارت یک نہ پا قصہ سے جیسے حاطب بن بلتعہ نے کی وہ ایسے ہوا کہ سمانہ سارا موالات بن عمرو بن صیفی بن ہاشم بن عبد مناف کی مکہ سے مدینہ مین آئے ایسے وقت مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد اہل مکہ پر تہا تو اوس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا مسلمان ہو کر آئی کہ اوسنے کہا نہین فرمایا کیا مہاجرہ کہا نہین فرمایا کیا چیز تجھکو لاتی کہا تہے اہل و عشیرہ و موالی مین گروہ مگر چلے گئے اور حاجت شدید ہوئی تاکہ مجھکو دو اور لباس پہناؤ اور سواری مجھکو دو پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد المطلب و مطلب کی اولاد کو برانگیختہ کیا پس اوسکو دیا اور پہنایا اور بار برداری کر دی کہ موالات غیر حربی کافر سے منع نہین لیکن حاطب نے ایک خط لکہا اہل مکہ کو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد تمہارے اوپر ہے اور وہ عورت روانہ ہو گئی تو جبریل آئے اور خط کی اطلاع دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی و عمار و عمر و زبیر و طلحہ و مقداد بن اسود و ابا مرثد کو اوسکی طلب مین بہیجا تاکہ خط لا دین پس وہ اوس مقام پر اوس سے ملے جہان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہا پر اوس سے خط جو طلب کیا اوسنے انکار کیا اور تلاش سے سامان مین نہ ملا تو قصد رجوع کا کیا مگر حضرت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے تلوار کہینچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان غلط نہین اوسوقت سارا نے خط اپنی دو اتب سے نکالا پس وہ خط آیا اور حاطب بلائے گئے عرض کیا جس روز سے مین ایمان لایا ہون مینے کفر نہین کیا اور کوئی مہاجر نہین جسکی مکہ مین قرابت داری نہو کہ منع کرے اپنی عشیرہ کو اور مین اونمین مسافر ہون پس اسنے اہل پر خوف کرتا ہون اس سے مینے چاہا کہ اونپر احسان کرون اور مین جانتا ہون کہ اللہ نازل کرے اونپر خوف اور میری کتاب غنی کرے اون سے کچہ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا عذر منظور کیا پہا مرک کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اجازت مجھکو ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس شے نے تجھکو مطلع کیا اور اللہ تعالیٰ نے مطلع ہو کر اہل بدر پر اوس سبب سے اعملوا ما شئتم فرمایا ہے پس نازل ہوئی حاطب کے حال پر یہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یٰایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم
بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا
باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جھادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی
تسرون الیھم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم
فقد ضل سواء السبیل ۔ اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمن واپنے دشمنونکو دوست کہ
ملاؤ انکی طرف مودت سے حالانکہ کفر کیا انہون نے اوس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آیا کہ اوس کفر کے
سبب نکالتے ہین رسول کو اور تمکو کہ ایمان لاؤ تم اللہ اپنے رب کے ساتھ اگر تم نکلو جہاد کو میری راہ اور
میری رضا کی خواہش مین کہ پوشیدہ کرو انکی طرف مودت کے ساتھ اور مین دانا ہون اوسکا
جو تم پوشیدہ کرو کہ اوس دانائی سے تمہارا خط ظاہر ہوگیا اور وہ جو تم اعلان کرو اور جو کرے تم مین سے
وہ پس اوسنے سیدھی راہ گم کی یہ تہدید ہے سواے اہل بدر کو جنکی نسبت اعملوا ماشئتم کا
حکم ہے جو متفق علیہ اہل سنت وجماعت وشیعہ کے ہے دیکھو مجمع البیان ملا فتح الدین کاشی شیعی
ومنہج الغاریہ (?) وبشر (?) ومجمع البیان شیعی ودوسری کتب شیعہ کو جنمین یہ حدیث مستند لکہی ہوئی ہے اور
صدیق رضی اللہ عنہ وفاروق وعلی رضی اللہ عنہم باتفاق فریقین اہل بدر سے ہین اور ذی النورین رضی بھی
اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل بدر سے ہین پس افسوس ہے اونپر جو ان حضرات رضی سے بغض وعناد
رکھتے ہین ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء
وودوا لو تکفرون ۔ اگر ظفر پاوین کفار تمہارے اوپر ہوون وہ تمہارے لئے دشمن اور دراز
کرین تمہاری طرف اپنے ہاتھہ واپنی زبانین اور دوست رکہین کاش تم کفر کرو لن تنفعکم ارحامکم
ولا اولادکم یوم القیمۃ یفصل بینکم واللہ بما تعملون بصیر ۔ ہرگز نفع
کرین تمکو تمہارے ارحام اور نہ تمہاری اولاد بروز قیامت کہ جدائی کریگا تمہارے درمیان واللہ
اوسکے ساتھ جو عمل کرتے ہو بصیر ہے قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ
اذ قالوا لقومھم انا برءؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا

وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا
أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ہے تمہارے لئے تمکو نیک پیروی
ابراہیم وادنمیں جو لوط و سارا اونکے ساتھ تھے جسکہ کہا اونہوں نے اپنی قوم کے لئے ہم بری ہیں تم سے اور اوس سے کہ تم عبادت کرتے
سوائے خدا کے ہمنے انکار کیا تمہارے دین کے ساتھ اور ظاہر ہوگئے ہمارے درمیاں اور تمہارے عداوت و بغض ہمیشہ کیلئے یہانتک کہ تم
ایمان لاؤ واسطے اللہ اکیلے کے ساتھ مگر قول ابراہیم کا اپنی باپ کے لئے البتہ استغفار کروں میں تیرے لئے اور نہ مالک ہوں میں تیرے لئے اللہ سے کچھ
اے ہمارے رب تیرے پر بھروسہ کیا اور ہم تیری طرف رجوع کی اور تیری طرف ہر کام کی بازگشت ہے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا
وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اے ہمارے رب نکر ہمکو آزمائش اون لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کیا اور بخش ہمکو
اے ہمارے رب تحقیق تو ہی غالب حکمت والا ہے پس اسوقت خصلت سے انکو دیں کر امید ہے ذریعہ لوط و سارا کے ہجرت کی
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ
البتہ ہے تمہارے لئے اونمیں اچھی پیروی اوس شخص کیلئے جو امید رکھے اللہ و روز آخر پر اور جو پھیرے اسلامی کی اور جو پھیرے اس سے
تو اللہ وہی بے پرواہ ستودہ ہے اور جسکہ اہل اسلام نے اسے کنارا قربا سے عداوت ظاہر کی ارشاد ہوا عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ امید ہے کہ اللہ کرے تمہارے اور
لوگوں کے درمیاں جن سے تمنے دشمنی کی مودت فتح مکہ کی بعد اور اللہ قدرت والا ہے فتح دینے پر اور اللہ
غفور رحیم ہے تائبوں پر اور اللہ کا یہ مودت فتح مکہ کے بعد کامل ہوا اور یہ عداوت مخصوص ہے اہل اسلام کو اہل قتال
کے ساتھ پس اس مقام سے جسکہ اسما بنت صدیق کی ماں قتیلہ بنت عبد العزی کہ کافرہ تھی مکہ سے مدینہ میں ہدیہ لیکے
ساتھ آئی پس اسما نے کہا میں قبول نکرونگی تجھ سے یہ ہدیہ اور نہ آنے دے پاس جبتک کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے اذن لوں پس اونکے سوال پر آیت آئی کہ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ
لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ نہ منع کرے اللہ تمکو اون کافروں سے کہ نہ مقاتلہ کیا ہو اونہوں نے تمسے دین میں اور نکالا ہو تمکو دیار سے کہ تم انکو
ساتھ نیکی کرو اور عدالت کرو اونکی طرف تحقیق اللہ دوست رکھے عدالت کرنے والوں کو إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ
قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ حربی مت منع کرے تمکو اللہ موالات اون لوگوں سے
کہ مقاتلہ کریں تمسے دین میں اور نکالیں وہ تمکو تمہارے گہروں سے اور غلبہ کریں وہ تمہاری اخراج میں
اور جو موالات کرے اون حربی سے پس وہ ظالم ہو مگر وہ جو کہتے ہوتے ہیں مثل اہل ہند کی پس
کفار کی مملکت میں مسلمان اگر صلح واسکے ساتھ جائیں اوسکے ساتھ غدر و مکر کیا جاسکے جیسے ہند کی
اس عرصہ میں سرکار انگریزی کی عملداری ہے کہ نہ ہمکو خارج کرتے ہیں اور نہ ہمارے دین سے اونکو
غرض ہے اونسے غدر درست نہیں اور موالات و ریا تو درست ہے اور پادریوں کی طرف سے
طعن کچہہ حکم سرکاری نہیں مسلمانونکو اجازت ہے کہ وہ اونسے طعن کریں یہ بڑا مسئلہ اس مقام پر دریافت
کیا جاتے دوسرا حکم اس سورت میں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۝ اے ایمان دارو جبکہ آویں تمہارے پاس
مومنات ہجرت کرکے تو اونکا امتحان کرو اللہ داناتر ہے اونکے ایمان کے ساتھ ابن عباسؓ سے
مروی ہے کہ وہ قسم کہائیں کہ ہمنے خروج نہیں کیا زوج کے بغض سے اور نہ کسی مسلمان کے عشق سے اور
نہ رغبت ایک زمین سے دوسری زمین کے لئے اور نہ کسی گناہ کیلئے کہ ہمسے کیا ہو اور نہ دنیا کے لئے مگر محبت
اسلام اور اللہ اور اللہ کے رسول کی حب سے اور جو کچہہ قصص واقع حدیبیہ و مقدمہ مہاجرات میں گذرے
تفاسیر میں مذکور ہیں کہ ہم یہاں نقل وہاں داخل نہیں ہیں فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ یعنی
اگر تم جانو اونکو مومنات ہیں نہ لوٹاؤ اونکو کفار کی طرف نہ وہ مومنات حلال ہیں اون کفار کو اور نہ مومن
مرد حلال ہیں کافرات کو اور دو کافرین کو وہ جو اونہوں نے صرف کیا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ
وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے
گناہ تمہارے اوپر کہ تم بعد اسلام اون مومنہ مہاجرات سے نکاح کرو جب دو تم اونکو اونکے مہر اور نہ پکڑو
اون عورتونکو کافرہ کی عصمت کے ساتھ یعنی نہ رکھو اونکے نکاح میں اگر تمہاری عورتیں مشرکہ اونکی طرف

بدلی چاہوین تو مانگو اوسی جو کچھ اوپر صرف کیا ہے اور چاہئے وہ مانگین تم سے جو اونہون نے صرف کیا ہے مسلمان
عورتون پر یہ ہے حکم خدا حکم کرتا ہے تمہارے درمیان اور اللہ دانا با حکمت ہے پس اس حکم سے حضرت عمر فاروق
نے دو عورتون مشرکہ کو جو اونکے نکاح مین تھین طلاق دی اور اسی طرح طلحہ بن عبید اللہ نے اپنی عورت
مشرکہ کو طلاق دی اور زینب بنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین آئین پس جس عورت مومنہ
مہاجرہ نے جب اہل اسلام سے نکاح کیا وہ اوسکے ہی نکاح مین رہی اور جس عورت مہاجرہ نے دوسرے
اہل اسلام سے نکاح نکیا اور شوہر کافر اوسکا اسلام لایا تو وہ اوس شوہر کے پاس رہنے کی قابل رہی اس
مقام سے زینب کے شوہر مسمی ابی العاص جبکہ ایمان لائے تو اونکے نکاح مین رہین اور حکمت اسمین یہ تھی
کہ مسلمانون نے تو مال کافرونکو دیا اور کافرون نے انکار کیا پس مسلمانون کے دل مین غیظ پیدا ہوا کہ
جہاد کو مستعد ہوئے جیسے ارشاد ہے وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ
وگر فوت کر جاوے تم سے کچھ تمہاری ازواج سے کفار کی طرف اور کافر تمکو کچھ نہ دین پس تم عذاب دو یعنی جہاد کرو
پس تم دو اون لوگون کو جنکی عورتین چلی گئی ہین مثل اوس شئے کی کہ اونہون نے صرف کیا ہو اور ڈرو
اللہ سے جسکے ساتھ تم ایمان لائے ہو پس اس سے مسلمانون کے دل مین جوش پیدا ہوا اور چونکہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی فتح کا قصد تھا اور اوس وقت مین جوق جوق مسلمات عورتونکی بیعت ہونی
تھی تو پہلے سے اوسکا بندوبست فرمایا پس تیسرا حکم اس سورت سے یہ ہے جو فرماتا ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا
يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اے نبی جب آوین تیرے پاس مومنات کہ بیعت کرین تجھ سے اس بات پر کہ نہ شرک کرین اللہ کے ساتھ کچھ
اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ قتل کرین اپنی اولاد کو اور نہ لاوین بہتان کہ افترا کرین اوسکو
اپنے روبرو اور نہ پیچھے اپنے اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری اچھی بات مین پس تو اونسے بیعت کرا اور استغفار کر

اونکے لئے تحقیق اللہ غفور رحیم ہی اور بہتان کی صورت یہ ہی کہ کسیکے گری ہوئی بچے کو کہے کہ ہمارے ہاتون و پیرون کے
درمیان مین گرا ہے یعنی تیرا بیٹا ہی اور تصویب مومنات عورتون کا جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بروز فتح مکہ کے
وہ تفاسیر مین مشہور و معروف ہی اور چونکہ فتح مکہ ہونیوالی تہی جسمین مہاجرین غالب ہونیوالے تہے اور بعض غربا سے
مہاجرین یہود کے پاس جاتے اور اسلام کی باتین کہتے جسمین راز فاش ہوتا اور منافقین یہود و دیگر کفار
اہل اسلام کے دلونمین تشکک ڈالنے کی باتین کرتے جیسے صورت آئندہ مین واقع ہی تو ارشاد ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ
مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ اے ایمان دارو نہ موالات کرو ایسی قوم حربی سے جنپر اللہ نے غضب کیا ہو یعنی
یہود حربی سے تحقیق وہ ناامید ہوئے آخرت سے وہ نہ ایمان لائے جیسے ناامید ہوئے کفار آخرت مین اصحاب قبور کے
اوٹھنے سے اور ایمان نہ لائے۔

سورۂ صف مدنیہ ہی اسمین چودہ آیات ہین دو رکوع ہین

پہلی سورت مین بیان ہی مکہ معظمہ کی قصد کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کا تہا اور حاطب بن بلتعہ کے خط بہیجنے کا
ذکر ہے اور اس سورت مین بہی مکہ کے قصد مبارک کا ذکر ہے جسمین بعض منافقین کو تردد تہا وہ ظاہر ہوا اور اس
سورت مین مسیح کی دو عظیم الشان پیشین گوئی کا ذکر ہے ایک حواریون پر نزول فارقلیط روح قدس کا دوسرے
بنی اسرائیل کو حضور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا جسکی تفصیلی تذکرہ ہفتم مقدمہ چہارم مین استدلال کیے
مذکور ہے پس ارشاد ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ تسبیح کری اللہ کے لئے وہ جو آسمانون و زمین مین ہی اور اللہ
غالب باحکمت ہی مکہ کی فتح کا کام موقوف منافقون کی امداد پر نہین جو اکثر یہودی ہین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
اے ایمان دارو کیون بیہودہ بات جو منکر و بزرگ ہے گناہ مین اللہ کے نزدیک کہ بیہودہ جو نکرو کہ مکہ کے جانیکا
وعدہ پہلے کرتے اور پہر سستی کرنے لگے اور اللہ دوست جانتا ہین کو کہتا ہی جیسے ارشاد ہی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے ان لوگون کو
جو مقاتلہ کرین اوسکی راہ مین گویا وہ بنیاد ہی ملی ہوئی دیکہو یوحنا کے اواخر نوشتہ مین اہل اسلام کے مجاہدین کے
ساتہ خدا کی محبت کو علی ہذا کتاب یوئیل کو اور دیکہو فصل ۲۱ سفر تکوین مین اسماعیل کا ذکر خیر ہے اور
جہاد اوس کا ہے جو بحکم خدا و رسول ہو سستی کرنے پر فصل ۱۴ کتاب اعداد موسیٰ کو غور کرنا چاہئے کہ موسیٰ علیہ السلام
نے بارہ جاسوس بہیجے جنمین یوشع و کالیب تہے تو ہشت بندا ئی پروس نے قوم کو خوف دلا کر بزدل کر دیا اور قوم نے
سخت شرارت کی اور کہا کہ تو جا اور تیرا رب یعنی ہارون تیرا بہائی کیونکہ اونہون نے عناقیون کو دیکہا تہا اور عوج بن عنق کا
پلنگ لوہے کا معلوم کیا تہا جیسے ناواقفون کے خیالات مین تو بنی اسرائیل دہشت کہا گئی اور انکو
حکم ہوا کہ مین اس قوم کو ہلاک کرون اور تجکو بڑی قوم سے کرون یعنی اہل اسلام سے تو موسیٰ نے سفارش کی تو حکم ہوا کہ
اگرچہ اس قوم کی ہلاکت سی درگذرا پر چالیس دن سفر جاسوسون کے مقام پر چالیس سال تک اس قوم کو سرگردان
اس تیہ مین رکہونگا اور یہ قوم میری آرام مین داخل نہوگی یعنی زمانہ مسیح مین وہ ایمان نہ لاوینگے جس سے چالیس
سال تیہ مین مبتلا رہے اور اوس وقت کے لوگ سب مرگئے جو بعد کو ان یوشع مین فتحیاب ہوئے جیسے فرماتا ہے ۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا
زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنی قوم
کے لئے اے میری قوم کیون مجکو دکہہ دیتے ہو اور تم جانتے ہو کہ مین رسول خدا کا ہون تمہاری طرف پس جب اونہون نے کجی کی
موسیٰ سے کہ ہم جہاد کو نہ جاوینگے تو کج کر دئیے اللہ نے انکے دل اور چالیس سال تیہ مین گرفتار رہے اور حکم ہوا کہ میری آرام مین
داخل نہوگے کہ ایمان مسیح پر نہ لاوینگے کہ رسالت مسیح کے وقت خدا تعالیٰ نے کجون کو اونکا ہی پیدا کیا کہ مسیح پر ایمان
نہ لائے اور مسیح کی لعنت سے وہ ملعون ہو کر رومیہ نے انکو تباہ کر دیا اور زمانہ بڑی قوم کا آیا جس سے رومیہ ممالک مقدس سے
نکالے جاوین جسکی نسبت موسیٰ کی رسالت سے پیشین گوئی ہوئی جیسے فصل ۱۸ استثنا مین مفصلاً فرمایا گیا ہے کہ تمہارے
بہائیون مین سے یعنی نہ تمہاری اولاد مین سے ایک نبی میری مثل ہوگا اوسکی سب سنیو اور جو اوسکی نہ سنیگا وہ قوم سے
ہلاک کیا جاویگا یعنی وہ نبی احمد ہوگا یعنی سزا دہندہ و حکم کنندہ جیسے احمد کے معنی لغت عبری مین ملتی قاموس این شکر دوشا
وجزا دہندہ حق کے لکہے ہین اوسکو مسیح نے بہی تسلیم فرمایا ہے جیسے ارشاد ہوا کہ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي

اوسکو کل دین پر اگرچہ مکروہ رکہین شرک کرنیوالے مثل اہل مکہ اور جسکا خدا تعالی کا وعدہ پورا ہونیوالا ہے

تو ارشاد ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ اے ایمان والو تحقیق تمکو راہ بتلاوین ایسی تجارت پر کہ نجات دے تمکو عذاب دردناک دنیا و آخرت سے کہ ایمان لاؤ اللہ وادسکے رسول کے ساتھ اور جہاد کرو

راہ خدا مین اپنی مالون وجانون سے یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم جانو یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۙ

بخشیگا تمکو تمہارے گناہ اور داخل کریگا تمکو جنتوں مین کہ جاری ہین نیچے اونکے غرفون سکے نہرین اور مسکن

پاک جنتون پاک مین یہ فوز بزرگ ہے وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور بتاؤن دوسری تجارت حالی جسکو تم دوست رکھتی ہو وہ فتح خدا ہے کہ وہ فتح قریب فتح مکہ ہے اور بشارت

دے مومنین کو پس سستی نکرو یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ

لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ

طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی

عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۠ اے ایمان دارو ہوجاؤ خدا کے مددگار جیسے عیسی بن مریم نے

حواریون کو ہنگام وفات کہا کون ہے میرا مددگار خدا کی طرف حواریون نے مثل پطرس کے کہا ہم مددگار دین

رسول اللہ کے پس ایمان لایا ایک طائفہ حواریون کا بنی اسرائیل سے اور کفر کیا ایک طائفہ نے بالخصوص جس

یہود امرد ود حواری نے پس تائید کی ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے انکے دشمنوں پر نزول فارقلیط سے

پس ہوگئے وہ غالب اسی طرح سے اہل اسلام کے غلبہ کی صورت ہونیوالی ہے اور منافقونکی ذلت کی۔

ع ۲ ۵

سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اسمین گیارہ آیت دو رکوع ہین

پہلی سورت مین یہود کے تذکرے تہے جسکے ضمن رعایت سبت مقدس ہزار ہفتم کی سبب سات کے عدد کی بڑی رعایت تہی اور اس سورت مین اوسکی تحقیق ہے تو اس سورت کو اوسکے بعد رکہنا مناسب ہوا۔

جاننا چاہیے کہ ہفتہ کا اول روز سب جگہ سنیچر ہے اور سبت یعنی سات کا ہے جو اس حساب سے روز جمعہ کی
اور آدم کے وجود کے قبل سے خدا نے سبت کو مبارک کیا کہ ساتوین ہزار مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
مقرر تھی اس جگہ سے جمعہ کے روز کو اکثر اہل زمین معظم سمجھتے ہین بالخصوص اہل عرب اولاد اسمٰعیل اور قوم یہود
ساتوین دن و ساتوین ماہ یعنی ماہ رجب کو معظم سمجھتے اور ساتوین سال کو مقدس کہتے اور سات ستے اونچاس
روز و سال مین چونکہ سات کو زیادہ دخل ہے تو اوسکے بعد جوبلی کرتے اور اگرچہ مسیح نے بابت رعایت سبت کے
قوم کو نصیحت کی تھی کہ کہین تمہارا بھاگنا بروز سبت نہو پر طیطوس کے خوف سے جبکہ بھاگے جسنے لاکھا یہود
قتل کیے روز سبت کو جو عبارت روز مقدس سے ہے وہ بھول گئے پس کسی اپنی بڑی کی یادداشت کو مسلم رکھکر
روز سنیچر کو روز مقدس سمجھنے لگے پر انجیل مین ہے کہ شب سبت کو اور اوسکی دوسری شب کو اور شب سوم اتوار تک
مسیح قبر مین رہے اور آخر شب اتوار مین قبر سے نکل گئے تو اس حساب سے سبت کا روز دراصل ہی جمعہ ہوا پس
نصاریٰ حال اسکو نہین سمجھتے اور روز اتوار کو روز مقدس کہنے لگے اس وجہ سے آخر یہود و نصاریٰ ہدایت اسلامی
ہزار ہفتم سے محروم رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ کو روز مقدس فرمایا اور وہ عید المؤمنین ہے اور جمعہ کا
نام عرب مین عروبہ تھا جسکو اہل مکہ تعظیم کرتے یعنی منسوب بعرب کہ عرب مین اوسکے صاحب رونق افروز ہزار ہفتم میں
ہونیوالے تھے پس بقول ابن سیرین قبل اسکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مدینہ مین فرماوین اہل اسلام مین سے
دو رکعت شکرانہ اسلام اسعد بن زرارہ نے گذرانین اور یہ ابتدا جمعہ کی نماز کی ہوئی پہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
قبا مین تشریف لائے اور مسجد قبا بنائی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے بروز جمعہ اندرون مدینہ مین تشریف
لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا صحابہ کو بنی سالم کے بطن وادی مین جو اوسکے لئے تہا کہ پکڑا اوسکو مسجد پس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور نماز جمعہ ادا کی پس تمام روز روز جمعہ بابرکت ہوا اور یہی وہ برکت ہے جسکو
درس سوم فصل ۱۲ تکوین مین فرمایا کہ ساری خاندان اوس سے برکت پاوینگے جسکا ہونا حسب پطرس ۳ ۲۳ فصل ۳
کتاب اعمال کے جانی مسیح کے بعد اور قبل بار دگر آنے مسیح کے برادران اسرائیل مین نہ اونکی اولاد مین مقرر تہا جیسے
فصل ۱۸ استثنا سے ظاہر ہے جسکو مسیح نے تسلیم کیا اور برادران اسرائیل درس ۱۲ فصل ۱۶ تکوین کی مطابق آدابیا
اسماعیلیون مین مقرر ہوئے تھے جنکا ہاتھ سب کے ساتھ ہے یعنی اونسے وہ برکت حاصل ہو تو اوس امی کو توریت مین مطابق

فصل ۱۲۔ سفر تکوین و ۱۸۔ سفر تثنی کے اور انجیل مین بافصل ۱۲۔ یوحنا وغیرہ کی مطابق اہل کتاب کی جانتے اور اوس
برکت کو پہچانتے جسکو سورہ اعراف مین امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دور کرنے اصر اور اغلال سے
تفسیر کیا ہے اور اس سورت مین اوسکو تلاوت آیات وغیرہ سے بیان کیا ہی پر اون کافرین اسرائیلیون نے
جو مدینہ منورہ کے قرب وجوار مین موجود بکفر تھے جیسے فصل ۱۸۔ سفر تثنی سے مجملاً ظاہر ہے اور اوسکی تفصیل بہت سے
مقام پر دوسری کتابون مقدسہ مین ہی بالخصوص فصل ۴۲۔ یشعیا مین ہی تو اونکی تردید مین یہ سورت نازل
ہوئی کہ زمانہ آدم سے جس سبت مقدس ہزار ہفتم کی تعظیم بروز جمعہ کرتے چلے آتے ہو اوسکے صاحب تشریف
لے آئے اور اونکی نبوت فصل ۲ دانیال مین زمانہ ہرقل مین تو ہوئی ہی کہ سلطنت ہرقل بدولت آپکی ممالک مقدسہ
جاوے جو سنہ ۱۱ مسیحی مین ہوئی تھی پس اس صورت مین تمہارا انکار موجب اسکا ہی کہ خرمست سبت کیا جاوے اور آپکو
محب خدا جو سمجھتے ہو دشمن خدا سمجھو کہ تمہاری تسبیح کرنے پر تسبیح خدا موقوف نہین ہی بلکہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
کے فرماتا ہے یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ
تسبیح کرے وہ جو آسمانون مین ہے اور جو زمین ہی اللہ بادشاہ پاک غالب حکمت والیکو جسکی بادشاہت اس
زمانہ اسلام مین بالخصوص موعود ہی جیسے فصل ۲ و ۷ و ۸ دانیال وغیرہ مین مفصل ہی اور فصل ۱۷ تکوین و ۱۸
سفر تثنی مین اس بادشاہت خدا اوس نبی کا ہونا اولاد اسمٰعیل امی مین لکہا ہی کچھ موقوف ایمان اکثر قوم یہود
نہین بنا بر آن فرماتا ہی هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ وَّاٰخَرِيۡنَ
مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ اللہ وہ ہی جسنے بہیجا امیین عرب مین رسول
عظیم الشان کو اونہین سے کہ پڑہے اونپر اللہ کی آیات اور پاک کرے اونکو اور تعلیم کرے اونکو کتاب وحکمت
تعلیم اگرچہ تہے امیین عرب پہلے اس سے البتہ گمراہی ظاہر مین اور دوسرے ساری خاندانون کو تعلیم کرے جو
کبہی اونسے نہین ملے بالخصوص اہل فارس کو جیسے حدیث مین ہی کیونکہ ساری خاندان کا برکت پانا بدولت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم درس ۳ فصل ۱۲ تکوین مین لکہا ہی بالخصوص ساری خاندان ابرہیم کا جیسے بنی اسرائیل
واسماعیلی و ترکان بنی قنطورا و حرم حضرت ابراہیم مین اور اخراج رومیہ کا ممالک مقدس سے بدولت حضور ہو

اور جیسے ۲ اندر رومیوں میں پولوس کا مقولہ کہ خدا کی حکمت ہے کہ ایک وقت یہود در میں ہی برباد کرے
پھر اونکو تنا دینی زمانہ اسلام میں کرے تو رہا ہے اور یہی حالت با حکمت ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یہ اللہ کا فضل ہے دیوے جسکو چاہے اور اللہ صاحب فضل
بزرگ ہے یہ سبب کچھ کتاب توراۃ میں لکھا ہے کہ یہود کو پہلے سے یہ امور معلوم تھے پس اگر انکار کریں تو ارشاد ہے
مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ مثل ان یہود کی جنہوں نے
اوٹھایا توراۃ کو مانند سبت مقدس دی اسکے پھر بعد دیکھنے دلائل کے نہ اوٹھایا اونہوں نے اوسکو کہ
انکار کر گئے مثل گدہے کی ہے کہ اوٹھاوے اسفار توراۃ کو کہ کچھ اوسکے اوٹھانے سے اوسکو فائدہ نہو بد ہے مثل ان لوگوں کی
جنہوں نے تکذیب کی آیات خدا کی اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ہے قوم ظالموں کو دیگر یہود خلاف فصل ۱۸ استثنا کے
اوس نبی موعود کا ہونا اپنی قوم میں کہیں کہ آپکو ہی اولیاء اللہ سمجھیں تو حکم ہے کہ مباہلہ کرو جیسے ارشاد ہے
قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝
اے یہودیو اگر تم گمان کرو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو سوائے اسماعیلی دوسروں بھائیوں کے تو بطریق مباہلہ
آرزو کرو موت کی کہ اگر تم راست گو ہو اور نہ آرزو کریں اوسکی کبھی بسبب اوسکے جو پیش کیا ہے اونکے ہاتھوں نے
انکار موت سے واللہ دانا ہے ظالموں کے ساتھ وہ مباہلہ سے بھاگیں کیونکہ وہ دل میں نبی کو برحق سمجھتے تھے
اور جانتے تھے کہ اگر ہم نے مقابلہ میں بددعا کی تو موت آجاویگی جیسے فصل ۱۸ استثنا سے مقابلین کی تباہی
ظاہر ہے پس اگر موت کے ڈر سے مباہلہ نہیں کرتے تو ارشاد ہے قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ
فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
فرما دو موت سے کہ بھاگتے ہو تو وہ تمکو ملنے والی ہے پھر دیکھو عالم غیب و شہادت کی طرف تو وہ خبردار کریگا
تمکو اونکے ساتھ جو کیا نبوت کا عمل کرتے ہو کہ ساتویں ہزار کے سہ اب تک ہمارا روز کا ورنہ تسلیم ہوا کہ سبت حق
اور روز جمعہ ہی ہے تو اہل اسلام کو اوسکا شکریہ ادا کرنا ضرور ہے کہ وہ [illegible] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ
ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۵ اے ایمان والو جب ندا کیجاوے نماز کے لئے روز جمعہ کے
خطبہ کی پس سعی کرو ذکر خدا کی طرف اور چھوڑ دو بیع یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانو دگر چہ دوسری نمازوں میں
دوڑنا بہتر نہیں فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ
اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ پس جب پوری کرو نماز جمعہ با جماعت پس منتشر
ہوجاؤ زمین میں اور خواہش کرو فضل خدا سے کہ سوداگری وغیرہ سے تمکو روک اس روز میں یہود کی طرح سے
سوداگری کی نہیں اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ فلاح پاؤ نداے کہ پیغمبر کو قبل از اتمام نماز تجارت و لہو کے سبب سے
چھوڑ جانا جیسے ارشاد ہے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ
مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۵ اور جب دیکھیں
تجارت یا لہو جاویں اوسکی طرف اور چھوڑیں تجکو قایم فرماوے جو رسول اللہ کے نزدیک ہے بہتر ہے لہو تجارت سے
اور اللہ بہتر رزق دہندوں کا ہے اس سے کہ تم تجارت کی طرف بہاگو چنانچہ نبی کے پاس والوں کو کیسی عزت دی
مخفی نرہے کہ جمعہ کی نماز کی بڑی تاکید ہے کہ شکریہ دولت خداوندی ہزار ہفتم میں بمقابل اسکی کہ زمان آدم سے
اوسکا نماز و روزہ میں و نیز عبادت میں انتظار کیا جاتا ہے ہمارے واسطے دو رکعت شکریہ مقرر ہوئین کہ ہمارے لئے
ظہور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار ہفتم میں جمعہ عید المومنین ہوا و چونکہ عید المومنین ہے پس آخر ہر ایک دن میں اہل
اسلام کی عزت کی سبب اسکی تاکید ہے اور عید کی صورت جمعیت سے ہوتی ہے پس کسی نے چالیس آدمیونکی جمعیت وکسی نے
مصر کی قید مقرر کی تو اس ہندوستان و دوسری ممالک کا فرونمیں تین ائمہ کا اتفاق ہے کہ جمعہ کو نماز میں مصر کی شرط
نہیں کرتے اور جو شرط کرتے ہیں تو بسبب اجماع کثیر کے ایک سلطان کی بھی شرط ہے خواہ سلطان اہل اسلام
سے ہو یا کافرون سے جیسے جامع الرموز میں ہے اور مصر کانون سے بڑا ہوتا ہے لیکن علماؤ مصر کی تعریفیں جو کین
وہ چند ہیں ایک جہان بازار و پیشہ اور ہر ایک قسم معتد بہ کا ملتا ہو دوسرے اکثر مساجد اوسکا اہل کو نہ سما سکے اون
تفسیروں سے ہند کے اکثر شہر مصر ہیں جو مطابق ان تفسیروں حنفیہ اور دوسرے حضرات ائمہ کی نماز جمعہ مثل مرو و بہدد
اجمیر کی بلا تکلف ہوتی ہے کہ وہ دوسرے ائمہ ثلثہ بھی اپنے دین و مذہب اہل سنت و جماعت کے ہیں پر ایک مصر کی

تفسیر ہے حنفیہ میں ظاہر الروایت کے خلاف ہے یہ ہے کہ اونمیں قاضی احکام اسلامیہ جاری کرتا ہو اور بادشاہ حاکم
اور اوسوقت امام حنفیہ مرحوم میں ملک اہل اسلام کے مطلب یہی ہوتا تھا کہ اوسمین قاضی جاری کرنیوالا شرع کے
احکام کا اور حکام مسلمان ہوتے تھے تو یہ مصر کی خاص تعریف کی ہے اس روایت خلاف ظاہر کے موجب ملک میں بہت سے
اہل علم اسکو بجای حکم خدا سمجھ بیٹھے ہیں اور ایسی تاکید کے ساتھ حکم جمعہ کو ادا نہیں کرتے اور بہت کرتے ہیں تو بعد
جمعہ کے بعد احتیاطی ظہر فرض وقت ادا کرتے ہیں حالانکہ وقت موسع میں تعیین وقت ضروریات سے ہے کہ بسبب
جب کہ حنفیہ کے نزدیک جمعہ پڑھتے ہیں تو خیال عدم فرضیت عدم وجود شرائط سے اونکا جمعہ نہیں ہوتا اور ظہر اونکا
اس وجہ سے نہیں درست ہوتا کہ شاید جمعہ ہو گیا ہوگا یہ ناواقفی کی بات ہے کہ امام کی دو روایتوں کو چھوڑ کے
خلاف ظاہر روایت پر عمل کیا جاوے۔

سورۂ منافقون مدنیہ ہے گیارہ آیت دو رکوع ہیں

اور پہلی سورت میں یہود کے حال سے اطلاع دی گئی تھی اور اونکی ان سبب کا بیان فرمایا کہ آدم سے بوجہ ولادت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں برس آدم میں چلا آیا تھا اور بعض اونکے منافقون کے اندر یہود کے شبہات سے نفاق آیا تھا
اور اس سورت میں منافقین کا بیان ہے قریب وجہ اونکے قریب کی ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ محمد اسحاق نے کہا ہے
جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بنی المصطلق قوم ام المؤمنین جویریہ جمع ہوئے تھے تو اونکا ذبیحہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے تو ساحل کی طرف ناحیہ قدید سے آب مریسیع پر ملاقی ہوئی اور اونکا مال بچے و عورتیں مدینہ بھجوائی گئیں
اس عرصہ میں آدمیوں کا اژدحام چاہ مذکور پر ہجوم دلیس مقابلہ ہو جہجاہ غفاری مہاجرین میں اور سنان جہنی
بن وبر انصار میں سے تھے سنان نے انصار کو آواز دی اور جہجاہ نے مہاجرین کو تو جھال مہاجر نے جہجاہ کی مدد کی
اسپر عبداللہ بن ابی نے قوم کے اندر جن میں زید بن ارقم تھے مسلمانان مہاجرین و انصار کو برا کہا کہ مہاجرین کو تم نے
ان انصار نے جگہ دی ہے واللہ اگر میں مدینہ جاؤنگا تو اوسکے عزیزوں کو ذلیل کروں اور اونکی تابعون سے
بخل کروں تو زید بن ارقم نے اوسکو سخت سست کہا تو ابی نے کہا کہ میں کسب سے یہ کلام کرتا تھا اور زید نے
جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع کی تو عمر فاروق رض نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو اوسکی گردن ماروں

حکم ہوا کہ مشہور ہوگا کہ پیغمبر اپنے اصحاب کی گردن مارتے ہیں لیکن غیر وقت میں کوچ کا حکم دیا اور منافق
مردود کو بلا کر حکم فرمایا کہ تو نے ایسا کہا تہا اوسنے قسم کہائی کہ دروغ بات ہے اور چونکہ وہ شریف قوم سے تہا
اوسکی قسم کا اعتبار کیا گیا پس زید ارقم کہ نیکوکار صحابہ سے تہے شرمندگی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے
نہ آتے تہے اور انصار نے جانا کہ زید سے غلطی ہوئی پس اثنا سیر میں اسعد بن حضیر نے عرض کیا کہ بغیر وقت
سیر کی کیا وجہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ مذکور بیان کیا اسعد نے عرض کیا کہ نرمی فرمائیے تو عبداللہ
صحابی بن عبداللہ بن ابی منافق کو خبر ہوئی انہوں نے آکر عرض کیا کہ ارشاد ہو تو اپنے باپ کی گردن ابہی مار لاؤں
تا کہ قصہ تمام ہو حکم ہوا کہ نرمی کرو پہر اوس روز منزل ہوئی آب حجاز مسمی النقعاء کے پاس اور ریح سخت چلی تو ارشاد ہوا
کہ رفاعہ بن تابوت بن زید منافق مدینہ میں مرا ہے اوسکے سبب سے ریح کی شدت ہوا اور اوس روز اتفاق یہ ہوا کہ
ناقہ مبارک کہین چلی گئی تہی تو اوسی منافق نے کہا کہ اپنی اونٹنی کی تو خبر نہیں اور غیب کی باتیں مارتے ہیں پس
جبرئیل علیہ السلام آئے اور قول منافق سے اطلاع دی اور اونٹنی کا پتہ بتا دیا کہ فلان مقام پر اوسکی نکیل درخت پر
اٹک گئی ہے پس تلاش سے وہی بات دریافت ہوئی اور مدینہ میں جا کر مطابق ارشاد کی رفاعہ کو اوسی وقت مرا
دریافت کیا پس نازل ہوئی یہ سورت جسمین ابن ابی کے مرنے تک کی واردات کے بعد کی پیشین گوئی ہے ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ جب آویں تیرے پاس
منافق کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو البتہ خدا کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ البتہ تو اوسکا رسول ہے اور اللہ
گواہی دیتا ہے کہ منافق البتہ جہوٹے ہیں اپنی شہادت میں اور نیز اپنے قول میں کہ تجہے نا سزا باتیں نہیں کہیں بعض
اہل معانی جو اصل اس تفصیل سے آشنا نہوے صدق و کذب کی تعریف میں ناحق میں پڑ گئے مختصر مطول کو دیکھو
اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پکڑا انہوں نے
اپنی قسموں کو ڈہال پس روکا انہوں نے آپکو راہ خدا ایمان سے کہ زید بن ارقم کو قسم کہا کر جہٹلایا بہت برا ہے
جو عمل کرتے تہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ یہ بات اس لئے
کہ پہلے وہ ایمان لائے پہر انہوں نے کفر کیا پس مطبوع کیا گیا وہ کفر اونکے دلوں پر پس وہ نہیں سمجہتے اِذَا

تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ

كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ اور جب تو

دیکھے اونکو خوش آویں تجکو اونکے اجسام وگروہ کچھ کہیں تو سنے اونکے قول کو گویا وہ ایسے ہیں باہم

رکھی ہوئی یعنی دیوار کی دیوار گمان کریں ہر آواز کو ہلاکت اپنی اوپر اپنے جھوٹ بولنے سے وہ اہل اسلام کے

دشمن ہیں پس تو اونسے بچ لعنت کی اونکو اللہ نے کہاں بہکے ہیں وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ اور جب کہا جاوے

مثل اونکی ابن ابی کے جاؤ دربار میں کہ استغفار کریں تمہارے لئے اللہ کا رسول تو پھیرتے ہیں اپنے سر اور تو

دیکھے اونکو کہ باز رہیں اور وہ تکبر کرنیوالے ہیں سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ برابر ہے اونپر کہ تو

استغفار کرے اونکو یا نہ استغفار کرے اونکے لئے ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو تحقیق اللہ ہدایت میں صلہ نہ کریگا قوم

حد سے تجاوز کرنیوالے کو هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ

يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ وہ منافقین

وہ ہیں جو کہیں کہ نہ صرف کرو اونپر جو رسول اللہ کے پاس ہیں تاکہ متفرق ہو جاویں پاس والے اور اللہ

کے لئے خزانے آسمان و زمین کے ہیں ولیکن منافق نہ سمجھیں کچھ اونکی مدد پر شوکت اسلام موقوف نہیں

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ

وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ کہیں البتہ اگر ہم لوٹیں مدینہ کی طرف تو البتہ

خارج کریگا اوسکا عزیز ترین ذلیل کو اور عزیز سے مراد اپنے آپ سے لیتا اور ذلیل سے مراد اوسکی معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور خدا کے لئے عزت ہے اور اوسکے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے ولیکن

منافق نجانیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن

يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ مشغول کریں تمہارے مال و نہ اولاد

یاد خدا سے کہ آیا کہ عزیز جانو جیسے ابن ابی کا خیال ہے اور جو ایسا کرے پس وہ زیان کار ہیں وَأَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم

ع

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور صرف کرو اوس سے کہ ہمنے نصیب کیا ہے تمکو پہلے اسکے کہ آوے ایک تمہارے کو موت

یعنی ابن ابی جلدی مرنیوالا ہے پس کہے اے میرے رب کیون نہ دیر کرے مجکو ایک میعاد قریب تک کہ تصدیق

کرون اور ہو جاؤن نیکو کارون سے اور نہ دیر کرے نفس اپنی اجل سے اور ابی کی اجل آگئی ہے اور اللہ خبردار ہے

اوس سے کہ تم عمل کرتے تھے پس حسب ارشاد اس پیشین گوئی کے جبکہ شہر قریب آیا تو عبد اللہ بن ابی کے بیٹے

عبد اللہ نے کہا کہ تو شہر مین نہ داخل ہو سکے گا بلا اذن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوسنے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم پاس شکایت کہلائی پس بحکم حضور صلے اللہ علیہ وسلم شہر مین داخل ہوا اور ظاہر ہوئی اللہ اور اوسکے

رسول کی عزت اور اوسکی اولاد و مال کچھ کام نہ آئی کہ اوس سے اوسکو نفع پہونچتا اور عبد اللہ صحابی نے

اپنے باپ عبد اللہ بن ابی کو کہا کہ تو جا اور استغفار کرا تو اوسنے سر کو پیچ دیا اور کہا کہ تمنے کہا ایمان لا مین

ایمان لایا اور زکات کو کہا زکات دی اب سجدہ کرنا باقی ہے پس قریب زمانہ مین حسب اس پیشین گوئی کے عبد اللہ

بن ابی بیمار ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو تشریف لے گئے اور اوس وقت وہ پیتا تہا اور

کہا استغفار مجکو کیجئے اور وہ مرا تو بخاطر عبد اللہ صحابی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اندرونی

اوسکو پہنایا اور استغفار کیا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چادر پکڑی اور کہا کہ منافق کو استغفار فرماتے ہین تو حضور

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری چادر اوسکو مفید نہو گی یعنی جبکہ اوسپر چادر ڈالنے کا قصد حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے دیکہا کہ بعوض اسکے کہ عباسؓ کو جبکہ بدر مین ننگے کی حالت مین پکڑ لائے تہے اور ابن ابی نے

چادر پہنائی تہی تو اوسکی بیکسی کی حالت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جامہ اوسکو اوڑہایا اور استغفار کی

نسبت فرمایا کہ مین یعنی آیت مذکورہ سے اختیار بابت استغفار و عدم استغفار کے دیا گیا ہون پہر اونکی قبر پر

سورۂ تغابن مشتمل ہے اٹہارہ آیت کے دو رکوع پر

اور قریب زمانہ ہجرت مین نزول اسکا ہے جسمین اہل مکہ کے کفار سے اہل اسلام کو ہجرت کرنیکی تاکید ہے تو ذکر اہل

ہوگئے سے منافقی کی کہاہی اور پہلی سورت مین منافقون کا حال تہا جو بظاہر مومن و دل مین کافر تہے اور اہل اسلام کے ساتہ ہتے تہے اور اس سورت مین اون مسلمانون کا حال ہی جو مومن تہے اور کفار کے ساتہ اہل و عیال کے سامنے مکہ مین رہتے اور ہجرت اون سے نہوسکی تو پہلے رد شبہات سے تمہید ہے اور پہر کفار کی نااہلی سے مسلمانون کو ہجرت کی ترغیب ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تسبیح کرتا اللہ کی وہ جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہی اوسی کے لئے ملک ہی اوسی کے لئے حمد ہی اور وہ ہر شے پر قدرت والا ہی اہل اسلام کو اپنی ضعف حالی کا خیال نکرنا چاہیے کہ اللہ کی بادشاہت خاص کا یہ زمانہ ہی وگر کوئی کہے کہ جب سب ملک اوسکا ہی پس منہ اوسکے مین اور کافر بہی اوسکے ہین آدمی کی سب ساخت ہی پہر ہجرت کی کیا ضرورت ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ امر مسلم کہ سب کو خدا نے بنایا ہی لیکن فرق مراتب ہی جیسے ارشاد ہی ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ وَّاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ اور خدا وہ ہی جسنے حسب امکان عالم تمکو پشت آدم مین مومن و کافر کیا پہر اپنا نور جز کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہلایا تو پیدا کیا اوس فطرت نوری محمدی پر تو اس عالم مین فطرت کے بعد ماں باپ کی تعلیم سے تم مین سے بعض کافر ہین اور بعض تم مین کے مومن ہین پس جیسے تمکو اہل مومنین کا داہنی طرف پشت آدم مین رکہا دیسے ہی کافرون کو آدم کے بائین طرف جدا رکہا پس ہر ایک سے اپنی اپنی اصل کی مطابق کام کرانے ہین تو اہل اسلام کو لازم ہی کہ کفار بالخصوص حربی سے ہجرت کرین اور اللہ اوسکے ساتہ جو عمل کرتے ہو بینا ہی اور فرق مراتب مومن و کافر کا ضرور ہی جیسے ارشاد ہی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کئے آسمان و زمین راستی کے ساتہ اور اوسمین فرق ہی وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ اور صورت کیا تم سب مخلوق کو پس اچہی کین تمہاری صورتین وگو سب کی اوسی واحد کیطرف بازگشت ہی لیکن ارشاد ہی یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وہ جانتا ہی وہ جو آسمانون مین ہی اور وہ جو زمین مین ہی اور جانے وہ جو پوشیدہ کرو اور ظاہر کرو بالخصوص نسبت اسلام اور موے کے ساتہ جسکا بیان فرمانا ہی اور اللہ داناہی دل والونکو ساتہ اور منع اہل اسلام ہی کفار کو انکار نہا تو ارشاد ہی اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ

أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ کیا نہ آئی تمہارے پاس خبر اون لوگونکی جنہون نے کفر کیا پہلے پس چکہا
اپنے کام کا وبال اور اونکو عذاب ہے قیامت مین دردناک ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم
بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ
یہ اسلئے کہ لاتے تہے اونکے پاس اونکے رسول دلائل توحید پس اونہون نے کہا آیا بشر ہمکو ہدایت کرینگے پس کفر کیا
اونہون نے اور پہر گئے اور بے پروائی کی اللہ نے اونسے اور اللہ غنی حمید الٰہ ہے کہ اوسنے اونکی پروانہ کی اپنے اسم غنی کے
اور اپنے اسم حمید سے پسندیدہ کیا اپنے رسولون کو پس کفار کو تباہ کیا اور انبیا کو خلاص کیا اور جو اونکے ساتہ تہے پس
اسطرح سے کفار مکہ بہی تباہ ہونیوالے ہین اور نہ فقط دنیا کا ہی عذاب اونکو ہونیوالا ہے بلکہ آخرت مین مدام معذب
ہون نہ جیسے اونکا گمان ہے چنانچہ ارشاد ہے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي
لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ زعم کرین کافر کہ ہرگز نہ مبعوث ہونگے
فرما مان قسم اپنے رب کی البتہ تم مبعوث ہوگے پہر خبردار کریگا اللہ تمکو تمہارے عملون سے اور یہ خدا پر آسان ہے کہ تمام
کی صورت و سزا کی اپنی ربوبیت سے کردی فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ پس ایمان لاؤ اے کافرو

ثلث

اللہ اور اسکے رسول اور قرآن نور پر جو ہمنے نازل کیا اور اللہ اوسکو جو تم عمل کرو خبردار ہے اوس روز کہ
تمکو جمع کریگا روز جمع کہ وہ روز قیامت ہے وہ روز سزا کی غبن لگانیکا ہے وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور جو ایمان لائے اللہ کے ساتہ اور کام کرے نیک کفارہ کریگا اللہ اوس سے اوسکے گناہ
سابق بعد ایمان لانے کے دنیا مین اور داخل کریگا جنتون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنیوالے
جنتون مین یہ فوز بزرگ ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ
فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور وہ جو کفر کرین اور تکذیب کرین ہماری آیات کی وہ اصحاب دوزخ ہین ہمیشہ
رہنیوالے اوسمین اور بد بازگشت ہے جہنم تو اوسسے مومنین کو ہجرت لازم ہے یہی مصیبت ہجرت کی بالفعل اہل اسلام کو

ع

وہ ضروری ہے جو پہلے سے فصل ۲ یشعیا و ۳ م سفر غنی مین لکہی ہوئی ہے جیسے ارشاد ہے مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ نہیں پہونچتی کوئی
مصیبت بجز اذن اللہ کے اور جو ایمان لاوے اللہ کے ساتھ کھولدے اوسکا دل اس مصیبت کے
سمجھنے سے کہ مادل خدا ہے اور اللہ ہر شے کے ساتھ دانا ہے وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن
تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اور اطاعت کرو ای مومنین تم اللہ کی اور اطاعت
کرو اللہ کے رسول کی پس اگر باز رہو دونوں میں سے ایک کی اطاعت سے تو حرج نہیں ہے کہ رسول پر پہونچا ظاہر ہے
اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ اللہ ہے کہ اوسکے غیر کوئی معبود نہیں پس
چاہئے کہ بھروسہ کریں مومنین خدا پر کہ نیک جزا ہجرت کی دیں دونیا میں اتری ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ
أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ ای ایمان والو تحقیق بعض تمہاری ازواج و تمہاری اولاد سے تمہارے دشمن ہیں
وہ جو کہیں کہ ہمیں تنہا کہ ایمان لاے پر صبر کیا پر ہجرت پر تمہاری ہم صبر کریں گے پس بچو تم اونسے کہ اونکے ساتھ اختلاط
رکھو اور ہجرت نکرو و اگر تم اونکو عفو کرو اور در گذر کرو اور بخشو اگر وہ تمہارے پاس آویں مسلمان ہوکر تو تحقیق اللہ
غفور رحیم ہے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ جز این نیست تمہارے
مال اور اولاد جای آزمایش ہیں اور اللہ کے پاس اجر بزرگ ہے فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَ
أَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾ پس تقوی کرو اللہ سے
جہانتک طاقت رکھو اور سنو اور اطاعت کرو اور صرف کرو بہتر ہے تمہاری جانوں کے لئے اور جو بچے اپنے نفس کے بخل سے
پس وہی فلاح پاے ہیں إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ
حَلِيمٌ ﴿١٧﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ اگر قرض دو اللہ کو نیک وجہ سے کر دیوے کو اونکا دو چند
لگا دو گنا کرے اوسکو تمہارے لئے اور بخشے تمہاری لئے اور اللہ قدردان ہے بردبار ہے دانا ہے غیب و شہادت کا غالب ہے حکمت والا

ع ۲

سورۂ طلاق مدنیہ ہے بارہ آیت دو رکوع پر مشتمل ہے

اور پہلی سورت میں فرمایا تہا کہ بعض ازواج و اولاد تمہاری آزمایش ہیں اور اونسے مومنین اہل مکہ کو جدا ضرور ہے کہ

تھا وہیں مکہ تباہ ہونیوالی ہیں اور اس سورت میں طلاق و اولاد کی ارضاع وغیرہ کا بیان ہے اور اہل مکہ کی تباہی کا
ذکر ہے پس یہ وجہ اس سورت کی قرب کی پہلی سورت سے ہے بلکہ مثل ایک سورت کے یہ دو سورتیں ہیں اور اتفاق ایسا
ہوا تھا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور میں عرض کی
تو حکم ہوا کہ مراجعت کریں اور اوسکو رکھیں تا کہ پاک ہو کر پھر حیض کرے اور پھر پاک ہو اوسکے بعد قبل از مس اسکو طلاق کا
اختیار ہے پھر طلاق کے بعد عدت ہے جیسے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ اے نبی جب تم
طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو انکو انکی عدت میں کہ وہ طہر ہے اور تقویٰ کرو اللہ اپنے رب سے اور معاون اسکے
معنی کہ ہے جو حدیث میں ابن عمر سے گذرا اور قرات ابن عمر میں من قبل عدتہن ہے یعنی اونکی عدت کے قبل اور ظاہر ہے
کہ طلاق گو فعل مباح ہے مگر طریقہ پسندیدہ اوس مباح میں یہ ہے کہ اوس طہر میں ہو کہ مس نہ کیا ہو پس طہر عدت ہے
مطابق مذہب شافعی کے ہے اور لفظ قرء کا اطلاق طہر و حیض دونوں پر آتا ہے اور لفظ ثلث اگرچہ مفسر دلالت عدد
معین پر کرتا ہے لیکن الحج اشہر معلومات کو صیغہ جمع تین ماہ سے کم کو کہتے ہیں ویسے ہی شافعی اس مقام پر
کہہ سکتے ہیں لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ
يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ نہ نکالو مطلقات کو اونکے گھروں سے اور وہ خود بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ لاویں بدی ظاہر
اور یہ خدا کی حدود ہیں اور جو تجاوز کرے خدا کی حدوں سے تو اوسنے ظلم کیا اپنی جانوں پر امید اللہ پیدا کرے بعد اسکے
کوئی امر مثل رجعت وغیرہ کی تفصیل و تحقیق مسائل کتب احادیث و تفاسیر مبسوط و فقہ میں ہے اور اوسکے فوائد معتدبہ
اول میں گذر گئے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ
اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ پس جب مطلقات پہنچیں اپنی میعاد کو پس رکھو انکو طریق معروف سے یا جدا کرو
اونکو پسندیدہ طریق سے اور گواہ کرو دو صاحب عدالت اپنے میں سے اور برپا رکھو شہادت خدا کیلئے اسکے ساتھ نصیحت
فرماتے ہیں اللہ اوسکو جو ایمان لاوے اللہ و روز بعث مقدس سے ہزار سفحہ پر وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ اور جو تقوی کرے اللہ سے کرے اوسکو دنیا میں
جیسے کرے اللہ اوسکے لئے مخرج اور رزق دے اوسکو اوس طرح سے کہ گمان نہ کرے اور جو بھروسہ کرے اللہ پر
پس وہ کافی ہے تحقیق اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے کام کو اور کی اللہ نے ہر شی کی انداز پس طلاق و عدت کے لئے
یہ اندازہ کی جو فرمائی پس اگر طلاق دینے والا ڈرے اللہ سے تو اوسکے لئے مخرج رجعت یا دوسری عورت کی صورت
نکالدے اور اگرچہ آیت مقدمہ عدت میں ہے پر عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو جبکہ کافروں نے گرفتار کرکے
بہت تنگ کیا تو ارشاد اس آیت کی مطابق ہوا کہ تقوی کر اور صبر اختیار کر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ یاد کر
پس اسکی تعمیل کی تو اوسکا بیٹا دشمن کی غفلت میں نکلا دشمن کا اونٹ و چار ہزار اوسکے لایا پس حق تعالی نے
اوسکو عطا یا وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝
اور حمل والی عورتوں کی میعاد اپنے حملوں کو جننا ہے اور جو تقوی کرے اللہ سے کرے اوسکو لئے اپنے امر سے آسانی ذٰلِكَ
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ یہ حکم
خدا ہے اوتارا ہے اللہ نے اوسکو تمہاری طرف اور جو تقوی کرے اللہ سے اللہ کفارہ کرے اوس سے اوسکی برائیں
اور بزرگ کرے اجر اوسکے لئے اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ ٹہراؤ عورتوں کو جہاں
تم ٹہرو اپنی طاقت کی موجب اور ضرر دو اونکو تاکہ تم اوپر تنگی کرو وگر ہو وہ حمل والی تو اوپر خرچ کرو یہاں تک کہ جنیں
اپنا حمل پس اگر وہ دودھ پلاویں تمہاری اولاد کو تو دو اونکو اونکی اجرت اور مشورت کرو باہم اچھی بات کے ساتھ وَاِنْ
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝ و اگر مشکل کرو تم باہم دگر او کے روح و درجہ پس دودھ پلاوے اوسکو لئے دوسری
عورت اوسکی ماں پر جبر نہیں کہ دودھ پلاوے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ

عُسْرٍ يُّسْرًا ۲ ۵ چاہیے کہ صرف کرے صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق اور جسپر رزق کی تنگی ہو پس چاہیے کہ صرف کرے اس سے جو اسکو اللہ نے دیا ہے نہ تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر اسقدر کہ دیا ہے اللہ نے اسکو جلد کرے اللہ بعد مشکل کے آسانی بشرط تقوی واضح ہو کہ بعض مسائل طلاق و عدت و رضاعت کے مخالف تہے اہل عرب کے رواج کے جنکی تعمیل اہل اسلام کو ضرور ہے تو ارشاد ہوا وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۱۵ اور بہت سے قریہ والوں نے نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی اور اوسکے رسولوں کی پس محاسبہ کیا ہمنے اونسے سخت حساب اور عذاب دیا ہمنے اونکو برا عذاب فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۲ ۵ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۱۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۲ ۵ پس چکہا انہوں نے اپنے کام کا وبال اور ہوا اونکے کام کا انجام زیانکاری تیار کیا ہے اللہ نے انکے لیے سخت عذاب قیامت پس تقوی کرو اللہ سے اے عقل والو جو ایمان لائے ہو کہ اہل مکہ کے قواعد پر نہ چلو قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۱۵ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۱ ۵ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۵ نازل کیا ہے اللہ نے تمہاری طرف ذکر کیا گیا کتب مقدسہ میں رسول عظیم الشان قیدار کا جسکی ہجرت مدینہ میں ہو کہ بعد ایک سال ہجرت کے حسب فصل ۲۱ یشعیا کے اکثر سرداران بنی قیدار ناکرہ جاوینگے وہ رسول کہ پڑہتا ہے اوپر اللہ کی آیات روشن تاکہ نکالے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور کام کیے نیک ظلمات کفر سے نور ہدایت کی طرف اور جو ایمان لاوے اللہ کے ساتھ اور کام کرے نیک داخل کرے اللہ اوسکو جنتوں میں کہ جاری ہیں نیچے انکے نہریں ہمیشہ رہنیوالے اوسمیں نیک کیا ہے اللہ نے اوسکے لیے دنیا میں بہی رزق کیونکہ خدا نے ہی ساری مخلوقات پیدا کی ہے اور اوسنے ہی ساتویں ہزار وجود آدم میں اپنی بادشاہت خاص اہل اسلام سے برپا کی ہے جیسے کتب سابقہ میں موجود ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۱ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیے سات آسمان اور زمین سے اونکی مثل اور اونکے مابین میں جو ہے پیدا کیا تا آخر وجود آدم پہر پورا ہوا کام ہر کہ ساتویں ہزار وجود آدم میں نبی اکرم کی نبوت کا اظہار کیا تو حسب وعدہ اوتارے حکم کو اونکے درمیان میں تاکہ

تم جانو کہ اللہ ہر شی یعنی مشا پر قدرت والا ہے اور سات درجے ہین جو خلق سے ہے اور آسمان و زمینونکی تحقیق پہلے مقدمے

فائدہ جلد دوم و سوم مین گذر گئی غور کیا جاوے اور تحقیق اللہ تعالی نے احاطہ کیا ہے ہر شی کو علم سے پس اوسی کی فرمان کی

مطابق چلنا لازم ہے۔

سورہ تحریم مدنیہ ہے بارہ آیت کی دو رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین عورتون کے طلاق کا بیان تہا اور اس سورت مین بہی عورتون کا بیان ہے اس واسطے اوسکے بعد رکہی گئی۔ مخفی نرہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلوا و شہد پسند تہا اور عصر کی نماز کے بعد ازواج پاس تشریف لاتے اور کچھ کہاتے اس مقام پر عام اہل ہند کا جو خیال ہے کہ عصر کے بعد کہانا کہانا اور پانی پینا مکروہ جانتے ہین بلا اصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف لائے اور دیر کی اور شہد پیا اور صدیقہ رضی نے سودہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاوین تو کہیو کہ مغافیر (جو بچا ہوا پس خوردہ ہے کہا دی) آپ نے نوش کیا ہے تو فرماوین گے نہین تو کہنا یہ کیا بو ہے تو فرماوین گے کہ حفصہ کے یہان شہد پیا ہے تو کہنا کہ درخت کا شہد ہوگا اور مین بہی کہونگی اور اے صفیہ تو بہی کہیو پس ایسے ہی کیا گیا پس جب صفیہ پاس تشریف لائے تو عرض کیا گیا کہ شہد حاضر ہے تو فرمایا مجکو حاجت نہین اور اس حیلہ کا سبب یہ تہا کہ زینب کے پاس حضور دیر لگا کرتے اور شہد پیتے پس شہد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کر لیا دوسرے یہ امر واقع ہوا کہ حفصہ کی باری مین حفصہ اجازت لیکر اپنے باپ کے پاس گئین اور ماریہ قبطیہ سے جو مقوقس شاہ اسکندریہ نے حسب فرمودہ کے پیشین گوئی کی پیشکش کی تہین ہم بستر ہوئے اور حفصہ نے شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کی خاطر ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور فرمایا تو کسی سے کہنا نہین اور خبر خلافت صدیق اپنے بعد اور انکے بعد عمر کی خلافت کی طرف سے دی اور یہ امر مخفی رہے اور دونونکی خلافت باتفاق ہے پس انکو سب کرنے والے قابل سب ہین اور حفصہ نے صدیقہ رضی سے کہا یا صدیقہ رضی نے صدیق رضی سے کہا صدیق نے عمر سے کہا اور عمر فاروق رضی نے حفصہ سے دریافت کر لیا اور حفصہ نے صدیقہ سے کہا کہ ایک تو تمنے راحت پائی اور صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور سے ناراض ہوئین کہ مجہسے یہ راز مخفی رکہا یہانتک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماریہ سے قریب نہونگا اوس قصہ و اوس سور سے یہ ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا النبی

لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم

ای نبی کیون حرام کرے جسکو حلال کیا ہے اللہ نے تیرے لئے تو خواہش کرے اپنی ازواج کی مرضی کی اور اللہ غفور رحیم ہے
کفارہ کا مسئلہ پہلے سورہ مائدہ مین مذکور ہو چکا ہے جیسے ارشاد ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ
وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ مقرر کیا ہے اللہ نے تم سب مسلمانوں کے لئے حلال کرنا اپنی قسمون کا
اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہی حکمت والا ہے کہ علی العموم قسم کا کفارہ جیسا سے مقرر کیا ہے اور یہ بخلاف دوسرے کے
ساتھ عہد کی ہے جو باہم مادہ حاوی کہ اوسمین کفارہ کی گنجائش نہین وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا
نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ اور یاد کر جبکہ پوشیدہ کہا نبی نے
اپنی بعض ازواج یعنی حفصہ کی طرف ایک سر وہ خبر خلافت صدیق و فاروق تھی پس جب اُس بی بی نے اُس سر کی
خبر دی عائشہ کو اور ظاہر کیا اوسکو اللہ نے نبی پر بیان کیا بعض حدیث کو حفصہ سے جو بابت حرمت ماریہ کے تھی کہ کیون تو نے
کہا اور اعراض کیا بعض حدیث سے جو بابت خبر خلافت صدیق و فاروق کے تھی تو جبکہ نبی نے خبردار کیا حفصہ کو تو اوسنے
کہا کسنے خبردار کیا تجکو اللہ دانا خبردار نے پس اس مقام سے صحیح بیان سر سے جو سر د حفصہ کے دل ہے باتفاق سنی و شیعہ خلافت
صدیق و فاروق از جانب خدا ظاہر ہوئی جیسے سورہ توبہ مین غزوہ تبوک کی تحریضین ہین جسمین تم تحریص ہے ابو بکر
صدیق کی نسبت خود قرآن مجید مین ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ
اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ الآیۃ
نبی کی نصرت نکرو تو اسکو نصرت دی ہے اللہ نے وہ دو دوسرے سے جب اُسکو نکالا اُن لوگون نے جنہون نے
کفر کیا ہے جبکہ وہ دونون غار مین تھے جبکہ کہتے نبی صلعم اپنے صاحب کے لئے نہ رنج کر کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے پس نازل کی
اللہ نے نبی کی سکینت ابو بکر پر چونکہ نبی کے دل پر سکینت پہلے سے یہان حاصل تھی اس جگہ سے کافی ہین
امام باقر علیہ السلام سے روایت لکھی ہے کہ رسول اللہ صلعم متوجہ ہوئے فرمانے لگے ابو بکر کو تسکین کہ کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے
اور ابو بکر کو غش ہو گیا تھا اور تسکین نپاتا تھا الحدیث پس اللہ کی تسکین جسکے دل پر ہو وہ بڑا ہی نادر الوجود ہے
پس تحریک علی ہو جو امام علی الرضا سے امام باقر یا امام جعفر سے کہ جسنے اس مسئلہ کے خلاف کی اور سوا اسکے
خلافت علی ہی کی ہے اور اسمین کمال درجہ کی تعریف ہے صدیق اکبر کی اور کیون نہو وہ صاحب نبی اس صفت کے ساتھ

موصوف تہے اور قمی سے جو کافی والے کے اوستاد ہیں صافی میں روایت لکھی ہے کہ حدیث کی مجھکو میرے باپ نے
بعض روایت سے کہ وہ مرفوع کرتا ہے ابی عبد اللہ یعنی جعفر صادق تک کہا جبکہ تہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غار میں کہا ابو بکر کے لئے یعنی تسکین کے لئے گویا میں دیکھتا ہوں جعفر کی کشتی کی طرف اوسکے اصحاب میں کہ چلے
دریا میں اور میں دیکھوں انصار کی طرف محتبی والی ابناؤں میں تو کہا ابو بکر نے اور آپ اونکو دیکھتے ہیں
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہاں فرمایا کہیں تجھکو نہیں دکھلاؤں پس لگایا اپنا ہاتھ ابو بکر کی
دونوں آنکھوں پر تو دیکھا ابو بکر نے اونکو پس کہا ابو بکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صدیق ہے انتہی
ترجمہ لیکن کافی میں خلاف روایت اپنے استاد کے اور صافی والے کافی والے سے خلاف قرآن متواتر کے کافی
جو روایت بالا امام باقر سے نقل کی کہ پوشیدہ کیا ابو بکر نے اس ساعت کہ تو ساحر ہے محض افترا اور اسکے استاد کی
روایت کے خلاف ہے اور کب عقل عاقل تجویز کرتی ہے کہ ایسے خوف کے وقت میں جسکو ساحر جانتا ہو مدد کیا اور بالخصوص
جبکہ آپ پر سکینت نہ نازل ہوئی ہو پس ایسی لیاقت پر سوائے اس گروہ کے جسکو شرم خلاف بیانی کی نہیں کون کمر باندھ سکتا ہے
اس مقام پر تحقیق خلافت حقہ حضرات خلفا کی کتب شیعہ سے کرنی مناسب ہے سوا اسکے جو کتب مقدسہ سابقہ و قرآن
و حدیث سے اہل سنت کے نزدیک مقرر ہے حق الیقین کتب شیعہ میں مروی ہے کہ پیغمبر خدا علیہ السلام ایکسو بیس بار معراج کو
گئے اور ہر مرتبہ خدا نے فرائض و واجبات کے سوا امامت کی نصب پر حق تعالی نے تاکید کی مگر آپنے کسی کو نصب نہ کیا تو آیت
فان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل ہوئی اور کتاب تکملہ ہیئت قلوب میں ہے کہ بجائے فما بلغت رسالته
کے عدیلک عدہ نا الیھا نازل ہوئی تو آپ نے من کنت مولاه فعلی مولاه فرمایا لوگو اوسمیں لفظ
بعدی کی تصریح نہیں اور مولی ورب متصل اولی بالتصرف کی معنی میں لغت میں نہیں آیا اور والی من والاہ
و عاد من عاداہ اس معنی کو نہیں چاہتا لیکن روایت ذیل سے تسعہ سوا ارادہ ظاہر ہوتا ہے کہ علی بعد میرے خلیفہ
ہوں لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسے عیاشی نے امام باقر علیہ السلام سے زیر آیت لیس لک من الامر شیئ کی روایت
لکھی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حریص تہے اس پر کہ بعد آپکے آدمیوں پر علی ہوں اور اللہ کے نزدیک اسکے خلاف
تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ ظاہر کیا تب فرمایا آپکے لئے لیس لک من الامر شیئ یا محمد فی علی
کہ امر میری طرف ہے علی و غیر علی میں کیا نہیں نازل کیا اپنی کتاب میں تیری طرف اے محمد الم احسب الناس

ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون الآیات تو سونیا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر
اللہ کی طرف انتہی اس مقام سے اللہ تعالیٰ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ کر کے فرمایا
ابوبکر کے بعد عمرؓ کو جیسے کلام قمی سے زیر آیت نبأنی العلیم الخبیر اس سورت تحریم میں ظاہر ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہونچانیوالا ہوں تیری طرف ایک بھید تو حفصہ نے کہا وہ کیا ہے تو فرمایا کہ
ابوبکرؓ بعد میرے خلیفہ ہوگا پھر اوسکے بعد تیرا باپ انتہی پس یہ سر سرور بخش ہے حفصہ کو جو بخیدہ تھیں پس ابوبکرؓ
و عمرؓ کی خلافت خدا کی جانب سے بطور خلافت آدم حسب آیت انی جاعل فی الارض خلیفہ کے ظاہر ہوئی اور
شیعہ کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں لا ینال عہدی الظلمین وارد ہے اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے علیؓ کے حق کو ظلم و غصب سے چھینا
غلط ہوا اور پھر آدمؑ کی نسبت شیعہ خلافت حقہ کا اقرار کرتے ہیں حالانکہ قرآن میں آدمؑ کی نسبت ہے ولا تقربا
ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین اور بعد اکل شجرہ کے قرآن مجید میں ہے قالا ربنا ظلمنا انفسنا الآیت
اور زیر آیت فتکونا من الظلمین پارۂ اول میں شیعہ کی کتاب عیون سے مروی ہے کہ آدمؑ نے حسد رسول خدا و ائمہ
کیا اور حوا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس سبب سے ان پر شیطان مسلط ہوا اور شجرہ سے کھایا اور نکالے گئے اور اسکی قریب
زیر آیت انا عرضنا الامانت شیعوں کی کتاب معانی میں امام صادق سے مروی ہے پس آدم باوجود ظلم و حسد و حرص
و شرک فی التسمیہ کے جیسے قمی نے زیر آیت حملت حملا خفیفا میں لکھا ہے خلیفہ برحق ہے اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے انمیں سے
کوئی بات بعد ایمان کے نہیں کی خلیفہ برحق کیوں نہوں اس مقام سے ظاہر ہے وہ جو زیر آیت و انذر عشیرتک الاقربین
میں جسنے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو وزیر و وصی کیا اگر مراد وصی سے خلافت بعد آپکے بلا فصل منظور و
مراد تھی تو وہ منسوخ آیت لیس لک من الامر شیء سے ہوئی یہ حصہ پہلا مفصل ہے اور تیسرا قصہ اس مقام پر یہ آیا ہوا
کہ ازواج مطہرات نے نفقہ زیادہ طلب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نہ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ
کے بستر میں ایک ماہ کی جدائی کے قصد پر بیٹھے پر شہرت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدی
اور یہ خبر عمرؓ کو لگی تو مکان سے آ حاضر ہوا باہر ہو کر پھر اذن نملا دوسری بار اذن چاہا بالآخر اذن ملا اور دریافت کیا کہ کیا
آپ نے طلاق دی ہے اپنی بیبیوں کو فرمایا نہیں تو عمرؓ نے کہا کہ ہم گروہ قریش میں لوگ ہماری عورتیں ہم سے دبتی تھیں جبکہ
مدینہ میں آئے تو مدینہ کی عورتوں کی عادت انہوں نے پکڑی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا تو عمرؓ نے کہا کہ پہلے

جیسے کہا تھا کہ اپنی ازواج میں یعنی عائشہ سے بات کہہ دی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور عمر کو نشست کی

اجازت ملی تو عمر نے عرض کیا کہ دعا فرمائیے تاکہ امت کے لئے وسعت ہو جیسے فارس و روم کو ہے ارشاد ہوا کہ تو عمر ابھی بیٹھ

او کئے تھے طیبات کی دنیا میں جلدی کی گئی ہے تو عرض کیا کہ میرے لئے استغفار فرمائیے اور یہ شائق آئی حضور پر عمر نے تو کہ

پس اگر طلاق دیا ہو تو اللہ و ملائکہ و جبرئیل و میکائیل اور میں و ابوبکر و مومنین آپکے ساتھ ہیں اور امیدوار ہے کہ میرے

قول کی تصدیق کرے اللہ پس نازل ہوئی اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝

اگر تم دونوں عائشہ و حفصہ توبہ کرو اللہ کی طرف تو مائل ہو گئے تمہارے دل اور واجب ہو گئی امر حیا کے اور اگر غلبہ کرو تم

دونوں نبی پر تو اللہ ہی کا مولیٰ ہے اور جبرئیل نیک کار مومنین اور ملائکہ بعد اسکے پشت پناہ ہیں پھر عمر نے کہا تو آپ

دل بیٹھ گیا و اسی بیت ذیل اتری ہے عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ قریب ہے پروردگار اسکے کہ

اگر طلاق دے پیغمبر انکو بدلے دے اسکے نئی ازواج بہتر تم سے با اسلام ایمان لانے والی قنوت کرنے والی توبہ کرنے والی عبادت کرنے والی روزہ رکھنے والی

بیاہی ہوئی ثیبہ اور باکرہ پس ان حضرات نے توبہ کی اور بات شہرت طلاق کے خلاف واقع ہو کر آئی جس سے شفقت شان

ازواج بھی ظاہر ہو گئی اطاعت ہوئی ہے پہلے اس سے کے اہل اسلام کی طرف خدا تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ اے مسلمانوں بچاؤ اپنی جان اور اپنی اہل کو آتش

دوزخ سے جسکا ایندھن آدمی کا ہوا اور پتھر ہیں اس پر ملائکہ ہیں سخت عذاب والے کہ نا فرمانی نہ کریں اللہ کی اس امر میں

جو انکو امر کیا ہے اللہ نے اور کریں وہ جو حکم کئے گئے ہیں کیونکہ من کہ تعالیٰ معنا ۲ فلسفی معقول من اللہ

کی مطابق جبرئیل اہل اسلام سے غیر طلاق کی خبر کو اپنی جانب سے طلاق کر کے کہا ہو انکو مقام خوشی ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اے قوم یہود و منافقین جنہوں نے کفر کیا ہے عذر کرو

آج کے روز کہ منع جبر طلاق میں اپنی حرص است خرد کر جاؤ دی جو تم عمل کرتے ہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور وہ جو ایمان لائی ہو توبہ کرو خدا کی طرف کامل توبہ دور نہیں ہے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قریب ہی کہ تمہارا
رب کفارہ کرے تم سے تمہاری گناہ اور داخل کرے تمکو جنتوں میں کہ جاری ہیں نیچے اونکے نہرین یوم لا یخزی
اللّٰہ النبی والذین اٰمنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون
ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر ۝ جس روز قیامت مین
نہ رسوا کرے اللہ نبی کو اور اونکو جو ایمان لائی اوسکے ساتھ اونکا ایمان کا نور سعی کرے اونکے روبرو اور اونکے
داہنی طرف کہیں نا کامل الایمان ای ہمارے رب تمام کر ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش ہمکو جو ہم سے گناہ سرزد ہوے تحقیق
تو ہر ایک شے پر قدرت والا ہے جو گروہ کافر و منافق اعتراض کرتے کہ نبی ہوکر اونکی ایسی شریر عورتیں کہیں ہو سکتی ہیں
کہ نبی کو تنگ کرتی ہیں تو ارشاد ہے یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم
وماواھم جھنم وبئس المصیر ۝ ای نبی جہاد کر کافروں سے ہو اور منافقوں سے جبکہ اونکا کفر ظاہر
ہو جاوے اور غلظ کر اونپر اور جگہ اونکی جہنم ہے اور بری جگہ جہنم اور اونکا اعتراض کا جواب ارشاد ہے ضرب اللّٰہ
مثلا للذین کفروا امرات نوح وامرات لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا
صالحین فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللّٰہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین
بیان کری اللہ مثل اون دو لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا نبی کریم پر عورت نوح اور عورت لوط کی کہ وہ دونوں
تہیں نیچے دو ہماری بندوں نیکوکاروں کے پس خیانت کی انہوں نے کہ خلاف حکم کے ان سے صادر ہوا پس
نہ بے پروائی کی اون نبیوں نے اون دونوں سے اللہ سے کچھ اور فرمایا جاوے کہ تم داخل ہو آتش دوزخ میں داخل
ہونیوالوں کے ساتھ اور مطلب الطیبات للطیبین کا سورہ نور میں گذر گیا مراد طیبات سے باتیں ہیں نہ عورتیں اس آیت
کی مطابق پس اس آیت و آیت مذکورہ میں منافات نہیں پس جبکہ نبی کی عورت کو کافر ہونیسے نبوت کو نقصان نہیں ہوتا
تو نبی کی عورتیں مسلمان اگر نقصہ زیادہ چاہیں تو نبوت نبی میں کیا خلل واقع ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیبیاں مسلمان ہیں نیکوکار ہیں پس اعتراض اونکا لغو ہے اور عورت مسلمان کا کافر کے گھر میں کفر کو اوسکے کچھ نہیں کرتا بیان جواز کا
فرماتا ہے وضرب اللّٰہ مثلا للذین اٰمنوا امرات فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک
بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین ۝ اور بیان کری اللہ

وقف لازم

مثال اون لوگونکے لیے جو ایمان لائے عورت فرعون سے جبکہ کہا اے میرے رب بنا میرے لیے اپنے پاس گھر جنت مین اور نجات دے مجھکو فرعون اور اوسکے بد کام سے اور نجات دے مجھکو قوم ظالمون سے۔ یہ عورت آسیہ غالباً فرعون ساسٹرس کی عورت ہے اور جسنے موسیٰ کو پانی مین پایا وہ پہلے فرعون مسمی فیناقس کی بیٹی ہے پس ذکر کرنے اُن نیک عورت کا ہونا سو سبب اوسکی عزت کا نہین اور ویسی ہی سرکشی یہود مین مریم پارسا کا ہونا سرکشونکی عزت کا باعث نہین تھے جنکا آنا ہے اور قصہ آسیہ بنت مزاحم یہودی کا سورہ ہود ج مین آتا ہے تو مریم کا حال فرماتا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي

أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝

ع ۵

اور مریم عمران کی بیٹی جسنے نگاہ رکہا اپنی فرج کو پس نفخ کیا ہمنے اوسمین اپنی روح سے یعنی نسبت کرو بلی وجہ روح اعظم سے اور تصدیق کی اوسنے اپنے رب کے کلمات کی کہ مراد اوس سے حضرات انبیا لفات کروبیہ ثنیہ روح الاعظم ہین اور خدا کی کتابونکی اور تہی مریم عجز کرنیوالیون سے حدیث صحیح مین ہے کہ کفایت کرتی ہے عورتون سے مریم بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آسیہ زن فرعون۔

سورہ ملک مکیہ ہے تیس آیت کی اور دو رکوع

اوپہلی سورت مین بیان تہا راز کے افشا کرنیکا کہ ام المومنین حفصہ نے بہی صدیقہ سے بطور راز حرمت ماریہ اور خلافت صدیق و فاروق رضی کی نسبت کہا تہا اور وہ افشا ہو گیا اور اس سورت مین کفار کے راز کے افشا کا ذکر ہے جو ہلاکت کی نسبت حضور صلعم کی پوشیدہ کرتے اور خدا اوسکو کہولدیتا اور کافر کہتے کہ بعد قتل نبی کے اسلامیون کا کام درہم برہم ہو جاویگا پس اس سورت مین بیان ہے کفار کی نسبت تخویف کا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر تمہارا کچہ زور نہ چلیگا بلکہ اونکی خبر دینیوالے بروز ہجرت سنگریزون سے مدہوش ہونگے اور تلاش کرنیوالی خبر کے واسطے بیت مین مثل سراقہ کی خسف ہونگے اور آپہر فتح مدینہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوگی تو وہ اوسکے وقت کو دریافت کرتے اور اہل اسلام کے ضعف حالی کے سبب وہ سخت بعید سمجھتے تو اونکی تردید مین یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الجزء ۲۹

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ بابرکت ہے وہ ذات پاک جسکے ہاتھ مین ملک ہے

جسکو چاہے وہ دی وعدہ اوسکا سچا ہے کبھی خلاف نہوگا اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے پس کم وزن کو
زور آور کرنا کیا بڑی بات اوسکے نزدیک ہے وہ وہی ہے جسنے پیدا کی موت و حیات تاکہ تمکو آزماوے بصورت
نبی علیہ السلام مطابق اپنے علم سابق کے کونسا نیک عمل ہے تو اوسکو قیامت میں نیک اجر دے اور پیغمبر اسمٰعیلی کو
ہرا جانا افضل ہ اسفرشتی کے مطابق جائز نہین بلکہ اپنی وفات سے انتقال پا دین اور ابوبکر و عمر وغیرہ خلیفہ ہون
پس کیسے اہل اسلام کا کام درہم برہم ہو جاوے لیکن وہ لوگ جو صدیق و فاروق کو خلیفہ برحق نہ سمجھین اونکا قول انکا قول
قول کی موافق ہوتا ہے کہ وہ قابل اعتبار نہین اور بیرا فسوس ہے۔ مخفی نرہے کہ عالم مثال مین ہر ایک معنی وعرض کیلئے ایک صورت
تو موت کی صورت سیاہ مینڈہے کی ہے کہ اوسکی بو جس شے پہنچے گی اسکو مگر جاوے اور اس عالم مین اوسکی بو کی صورت امراض وغیرہ ہین
جو موجب ممات ہین اور حیات کی صورت مثالی اسپ مادہ ابلق کی ہے جسکی بو جس شے پہونچے کسی شی کو مگر اوسکو زندہ کرے
اس مقام سے درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہو دکلکی اوتار کہتے ہین جنکی سواری گھوڑی کی مقرر کرتے ہین اور
عرب کی گھوڑی کی تعریف بھی گھوڑون مین سب سے زیادہ ہے اس مقام پر تفسیر سورہ نوح کو دیکھنا چاہئے جو اونکی قوم گھوڑی کو
مع چار تصویر خلفاء اربعہ کی پوجتے اور اہل اسلام کی فتوحات خدا کے نزدیک کیا بڑی بات ہے جسنے سات آسمان بنا دئیے
اور آسمانی بادشاہت کا ساتوین ہزار آدم مین وعدہ کیا ہے جیسے ارشاد ہے کہ هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ الَّذِي خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا اور خدا وہ ہے جو غالب بخشش والا ہے جسنے سات آسمان تہ بتہ پیدا کئے کہ سات مین اشارہ
ساتوین ہزار وجود آدم مین دولت آسمانی اسلامی کی طرف ہے اور سات آسمانونکی تحقیق مقدمہ اول اس تفسیر مین گذر گئی ہے

مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ تو دیکھے اندر رحمن مین کچھ فرق کی بستی غور کر
بصیرت دل سے آیا تو دیکھے کہ پچھ شکستگی کا اوسکے اندر مین شق و صدع ہے پھر لوٹا بصیرت دل کو مکرر لوٹ تیری طرف بصیرت دل
ذلیل درماندہ عاجز ہوا اور خدا کی اندا زمین شکستگی نہ پائیگا اور وعدہ ہزار ششم کی نسبت ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
دیکھو فصل چہارم اسینمر مکاشفات مین ہزار مقدس اہل اسلام مین شیطان کو مقید ہونا لکہا ہے اور پیدائش شیطان کی نار سموم سے ہے
اس جگہ سے سموم وبا مین ہلاکت انسانون کو احادیث مین منسوب بہ شیطان فرمایا گیا ہے پس جب سموم اور اوسکی حرارت تو اشتعال
پیدا ہوتا ہے اس مقام سے زبور مین ہے کہ وہ اپنے فرشتون کو آگ کا شعلہ بنا تا ہے اور ہزار ششم وجود آدم [illegible] اس سے کثرت شہب

زمانہ شروع اسلام سے ہوئی ہے کہ نری سے شیطان باز رہے جو بوجہ نزول قرآن کے جنون نے دریافت کیا جیسے اہل علم
سے سنتے تھے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ اور البتہ مزین کیا ہمنے آسمان دنیا کو مصابیح سے اور کیا انکو بعض سے رجم شیاطین اور تیار
کیا ہمنے انکے لئے عذاب آتش اسکی تحقیق کہ شیطان کے اوپر کیسے تکلیف شہاب سے ہوتی ہے مقدمۂ اول میں گذر گئی پس ظاہر ہوا
کہ اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے پس کافروں کو عاقبت میں عذاب کفر کی سزا لازم ہے جیسے ارشاد ہے وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا
بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور اُن لوگوں کے لئے جو کفر کریں اپنے پروردگار کے ساتھ کہ شرک کریں
اور نبوت کا انکار کریں عذاب جہنم ہے اور بد ہے بازگشت جہنم إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ
فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ اور جب ڈالے جاوینگے وہ اوسمین سنینگے اوسکی آواز
مثل خر کی اور وہ جوش مارتی قریب ہے کہ پارہ پارہ کردے غیظ سے جبکہ ڈالی جاویگی کوئی فوج دوزخ میں دریافت کرینگے فرشتے اوسکے
کیا نہ آیا تھا تمہارے پاس ڈرانیوالا کہینگے ہاں آیا تھا ہمکو نذیر تو ہمنے اوسکی تکذیب کی اور ہمنے کہا نہ نازل کی اللہ نے کچھ تو وہ
جواب دیتا نہیں تھے تم مگر گمراہی میں وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا
بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ اور کہیں کفار اگر ہم سننے والے ہوتے نہوتے اصحاب دوزخ سے پس اقرار کرینگے اپنے گناہ کا
پس ہلاکت ہے اصحاب دوزخ کو إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ تحقیق
وہ جو خوف کریں اپنے رب سے غیب کے ساتھ اونکے لئے مغفرت ہے و اجر بزرگ ہے تو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیلئے جو اعلی ترین خشیہ
کرنیوالوں سے ہیں مغفرت آخرت و اجر بزرگ کیوں نہو جنکی نسبت فصل ۲ سفر شعیا میں لکھا ہوا ہے کہ وہ ماری نجاتینگے مگر کفار کے سے
سرگوشی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل پر کی اوسکی نسبت فرماتا ہے کہ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اور پوشیدہ کرو اپنے قول کو بابت ہلاکت نبی کی جسکا ذکر آتا ہے یا ظاہر کرو اوسکو تحقیق خدا دانا ہے دل
والوں کے ساتھ جو مخفی صلاحیں کرتے ہیں أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ کیا نجانیگا وہ جو پیدا کرتا اور وہی
باریک بین خبردار ہے اور اپنے نبی کو ہجرت کرائیگا جیسے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي
مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ خدا وہ ہے جسنے کیا تمہارے لئے زمین کو تابعدار پس چلو اسکے کندھوں پر

اور کھاؤ خدا کی رزق سے اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے پس پیغمبر کی ہجرت ہو کر زمین مکہ سے چلو اور دوسرا شہر آباد ہو نہ چلیں کہ برکت
سکے زور سے تم حیران ہو جاؤ اور نبی بخیریت نکل جاوین اور جب ہجرت ہو تو تلاش مین پیغمبر کی مرا ادھر بھیجین اور وہ خسف
ہو تو اسکی پیشینگوئی ہے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ آیا تم امن
ہو اُس سے جو آسمان مین ہے اسکو کہ خسف کرے تمکو زمین مین پس ناگہان زمین ہلنے لگے اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ
يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ آیا امن ہو اُس سے جو آسمان مین ہے کہ بھیجے تمہارے
اوپر سنگریزے یعنی روز ہجرت کہ ایک مشت خاک سے ہو کہ آنکھون مین پڑے پس جلد جانو کیسے تہا ڈرانا یعنی جب ایسا ہی ہجرت کی فتح ہوئی ہم
دیگر فتح مکہ کا حال دریافت ہو تو فرماتا ہے وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور البتہ تکذیب کی
اُن لوگون نے جو اُنکے پہلے تھے پس کیسے ہوا انکی انکار کا نتیجہ اگر خیال ہو کہ کیسے نکل سکتے ہین ہمارے نرغہ سے ارشاد ہے اَوَلَمْ
يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ کیا
نہ دیکھا انہون نے طیر کی طرف اپنے اوپر صف باندھے ہوئے بازو کشادہ اور قبض کرنیوالے ٹھہرا دیتا انکو مگر رحمٰن تحقیق وہ ہر شی کے ساتھ
بینا ہے اس طرح سے پیغمبر کو تمہارے نرغہ سے نکالا اور تمہارے معبود تمکو نصرت نہین غور کرین اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ
لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ آیا ہے وہ کوئی جو وہ لشکر ہو تمہارا کہ مدد
کرے تمکو سوای رحمٰن کے نصرت سے ہرگز نہین ہین کافر مگر فریب مین اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ
رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ آیا ہے وہ کوئی جو رزق دے تمکو اگر روکے اپنا رزق کہ قحط سالی لاوے اور نہ
کرین بلکہ ضد کرین سرکشی و نفرت مین چنانچہ حسب اس پیشین گوئی کے قحط سالی پہونچی کہ استخوان و کتون کا گوشت تک کھایا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے مخلصی ہوئی اور پھر بھی ایمان اکثر اونکو نہ لائی اور جب یہ بات یقینا ہے تو اب دیکھو یا سمجھو
اور غور کرو اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
آیا پس جو چلے اپنے مونہ کے بل اوندھا زیادہ ہدایت یافتہ ہے کہ وہ کافر ہے یا وہ جو چلے سیدھی راہ درست پر کہ وہ مسلمان ہے
اور کفار نے دریافت کیا کہ رحمٰن کون ہے کہ کفار اسم رحمٰن سے اللہ کو نہ جانتے تھے تو ارشاد ہے قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ فرما وہ ذات ہے جس نے [illegible]
سے [illegible] تمکو پیدا کیا اور کئین تمہارے کان سمیع و بصیرین اور دل کہ تم شکر کرو قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ فرما تو وہی ہے جو پراگندہ کرے زمین میں تمکو بروز بدر اور اسکی طرف حشر کئے جاؤ گے وَ یَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور
دریافت کرین کہ کب یہ پراگندگی کا وعدہ ہے اگر تم سچے ہو فرما علم اسکا خدا کے پاس ہے اور حرج نیست میں ڈرانیوالا ہون
اور حکمت دریافت کے سبب تعیین بیان نکی جیسے دوسرے مقام پر فتح کی نسبت قریب کہا ہے گو اسقدر فرما دیا کہ روز نزول
قرآن ۱۷ رمضان روز فتح ہے فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ
كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ پس جب دیکھیں اوسکو قریب سیاہ ہو جاوین اُن لوگونکے منہ جنہوں نے کفر کیا ہے اور کہا جاوے
یہ ہے وہ جسکی خواستگاری کرتے تھے چنانچہ بروز بدر جبکہ اسلام کے لشکر کی خبر سنی چہرے کفار کے فق ہوگئے تھے اور نکو برے قصد کے
روکنے کے لئے ارشاد ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ فرما تم دیکھو اگر مجکو اللہ ہلاک کرے اور اوسکو جو میرے ساتھ ہے یا رحم کرے ہمکو فتوحات عامہ سے تم کہو
تمہارا کیا حال ہو گا پس کون بچاوے کافرون کو عذاب دردناک موعود سے یعنی کوئی بچانیوالا نہیں قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ فرما دے رحمٰن ہے کہ ہم اُسکے ساتھ ایمان لائے
وہ ایسا ہی کریگا اور اوسکو اوپر ہم بھروسہ کرین پس جلد جانو اوسکو جو ہے گمراہی ظاہر مین قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ
مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝ فرما اونکو اگر ہو جاوے تمہاری عزت کا پانی پست مین
پس کون لاوے تمکو جاری پانی کہ عزت تمکو حاصل ہو یعنی ہرگز نہو۔

ع

سورۂ قلم مکیہ ہے اسمین باون آیت ہے دو رکوع ہین

اور پہلی سورت مین اہل ملک کی تباہی کا ذکر تہا اور اس سورت مین بہی اونکی تباہی کا ذکر ہے اس وجہ سے اوسکو متصل
کی گئی اور سورۂ حجر مین پہلے اُن کفار کا ذکر ہے جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مجنون کہتے تہے اور یہ مستہزئین
مستہزئین برباد ہونیوالون کا ذکر ہے مثل ولید و اخنس و اسود وغیرہ کا اور پہلونکی سزا فرار واقعی دنیا مین ہی ہو چکی
اور عاقبت مین رہ گئی ہے جو مذکور سورۂ حجر مین ہوئی اور اونمین سے ولید بن مغیرہ کا کلام نسبت قرآن کی ان فیہ
لحلاوۃ و ان علیہ لطلاوۃ تہا اور پہلے لوگون سے جو مجنون کہتے نضر بن حارث تہا جو سبب سورۂ انعام کے قرآن کو
اساطیر الاولین کہتا اور نہایت شریر تہا اور بدر مین پکڑا آیا اور مارا ہی گیا وہ اس سورت مین مذکور ہے اور اوسیکا ذکر سورۂ

اسوقت کہ بعد فتح مکہ ہوا اور عاجزی کرین غرض ان والونکی سی عاجزی تو یہان تک کہ سرسبز ہون جیسے ہوا ان لوگون نے
خدا سے زاری کی اور بادشاہ کو خبر ہوئی وہ اوسنے اونکو اچھا باغ دیا كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
اور البتہ آخرت کا عذاب کفار کو بڑا ہے کاش وہ جانتے ہوتے جو ہماری جانو إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ
تحقیق متقیون کیلئے اونکے رب کے پاس باغ نعیم ہے اور وہ جو کفار کا خیال تھا کہ پیغمبر کو اہل اسلام کی فتح پر چھوڑ دینگے تو وہ
کیسے کہ تو بھی مارا جاویگا اور حفاظت کا خدا کا وعدہ سورۂ حجر مین کیا تھا اوسکی مطابق ارشاد ہے أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ
كَالْمُجْرِمِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ
أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ آیا پس کرین ہم
مسلمانون کو مجرمونکی مثال کیا ہے تمہارے لئے اوسکی سند کیسے تم حکم کرتے ہو کہ ہم بچین گے اور پیغمبر مقتول ہونگے آیا تمہارے پاس
کوئی کتاب ہے جسمین تم پڑہتے ہو کہ تمہارے لئے اوسمین البتہ وہ ہے جو تم پسند کرو کیا تمہارے لئے قسمین ہین ہمارے اوپر پہنچنے والی
تا روز قیامت کہ تمہارے لئے البتہ وہ ہے جو حکم کرو سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝ دریافت کر اونسے کہ
کون اونکا اسپر ضامن ہے أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝ آیا ہین
اونکے لئے خدا کے شریک پس لاوین وہ اپنے شریکون کو اگر وہ سچے ہین وہ آن کر گواہی دین يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ
وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا
يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ جسدن کہولا جاوے پردہ ساق یعنی کام مشکل ہو اور بلائے جاوین
سجدہ کی طرف پس وہ نہ طاقت رکہین کہ سجدہ کرین کہ پشت اونکی یکتختہ ہو جاوے اس حالت مین کہ ذلیل ہووین
اونکی بینائیان ڈہنکے اونکو ذلت اور یہ نتیجہ اسکا ہو کہ بلائے جاتے تھے سجدہ کی طرف اور سجدہ خدا کو نکرتے تھے اور وہ
آرام تھے فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ پس چہوڑ مجھکو اسکے ساتھ جو تکذیب کرے اس قرآن کی
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ جلد درجہ بدرجہ بڑہا دین اونکی مالداری مین اس حیثیت سے کہ وہ
نجانین وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ اور مہلت دون اونکو کہ مکر میرا محکم ہے چنانچہ وہ مالدار ہوگئے
اور سوداگری اونکی بڑہی اور زور آور ہوئے اور بدر مین جمع ہو کر آئے اور تباہی اونپر آئی اور ظاہر ہے کہ نصیحت بلا اجرت
ناصح کی قیمت ہے سو ارشاد ہوا أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ

تنزیل ۔ تحقیق وہ قرآن البتہ قول ہی رسول بزرگ جبرئیل کا جو رب سے لایا ہی اور نہیں ہی وہ شاعر کا قول کہ شعر سمجھکر کم تم
ایمان لاؤ اور نہیں ہی کاہن کا قول جس سے کمتر تم نصیحت پکڑو در حقیقت تنزیل ہی روح الاعظم رب العالمین سے ۔ اور
نہیں ہی بنایا ہوا ابن عبد اللہ کا جسکی دلیل فرماتا ہی کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وگر بنالاوے وہ ہمارے اوپر بعض قول
جسکو ہمنے نہین فرمایا جیسے فصل ۱۸ سفر تثنی میں ہمنے لکہا ہی کہ جو دعوی پیغمبری کا یعنی بعد دعوی محمد نبی ختم المرسلین پر افترا کی
کریگا وہ مارا جاویگا البتہ پکڑیں اوسکو اُس سبب داہنے ہاتھ سے یعنی بقوت پہر البتہ کاٹیں ہم اُس سے اُسکی تار پس نہو تم سے کوئی
اُس سے بازدارندہ ۔ چونکہ وہ نبی ہی جو نہ مارا جاوے تو تمہاری یہ طاقت نہو کہ تم اُسکو مارسکو بلکہ اُسکی ہی تمہارے اوپر فتح ہو

وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ
لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ ع ۱۵ اور تحقیق وہ قرآن البتہ نصیحت ہی اور کافی ہی جیسے فصل ۱۸ و ۲۰ لکہی ہی کہ
زمان آدم سے کرو ہیہ کے رہیں جو فصل ۲۰ سفر تثنی کا مستحق کرکے رہیں اور تحقیق ہم جانیں کہ تحقیق تم میں سے اوسکو جھٹلانیوالے ہیں اور
تحقیق وہ حسرت ہی کافرون پر جیسے کہ فصل ۱۸ سفر تثنی میں ہلاکت لکہی ہی اور تحقیق وہ حق الیقین ہی اسمین کسی طرح کا شک نہیں یعنی نبی کے
نام پاک اور اُسکے باپ دادے کا مع سنہ ولادت و سنہ بعثت تک مع دوسرے واقعات کے ذکر ہی پس تسبیح پڑہ اپنے رب عظیم کے نام
ساتھ کہ حکم جہاد بعد ہجرت کے ہونیوالا ہی ۔

سورۂ معارج مکیہ ہی مشتمل ہی چوالیس آیات کے دو رکوع پر

اور ابو جہل عتبہ کے حالات میں اُسکی مار جانے تک کہ جب کفار مکہ عذاب بدر سے ڈرائے گئے جیسے سورۂ فصلت و شوری وغیرہ
ظاہر ہی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راست گوئی اونکو یقین بالخصوص عتبہ کو نعش کا مجرد ہو رہی تہی تو اونسے اس عذاب کا سوال
کیا اُس سے اس سورت میں اُسکا حاصل بیان فرمایا جو اسیر اُسکی قتل تک گذرا تہ بعد بسم الله الرحمن الرحيم فرماتا ہی
سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ دریافت کرنیوالے
مثل عتبہ نے دریافت کیا آنیوالی عذاب سے کافروں کے لیے جسکو کوئی دفع نہیں اللہ صاحب معارج یعنی صاحب مراتب احدیت
و وحدت و واحدیت و اعیان و ارواح و مثال و شہادت و انسان کامل سے جسکا کارخانہ با ترتیب ہی نہ بلا ترتیب و
بے وضع ہی کہ کب ہوگا اور کیونکر ہو پس پہلے تعلیم ، درجہ کو سوچتی پہر کافر تسلیم نکریں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

آتش لگے دریے ہون تو ہجرت ہو اور ہجرت کے بعد پھر بھی کفار سرکشی کرین تو مکہ کے کفار اونکو سردار مارے جاوینگے اور زنگ

چڑہ ذی المعارج پہونچے خداے بزرگ سے سو ارشاد کرتا ہے کہ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ عروج کرین ملائکہ اور جبرئیل اللہ کی طرف اُس دن کہ مقدار اوسکی پچاس ہزار سال ہے

جاننا چاہیے کہ جبرئیل حاکم عالم العناصر ہین اور اونکو ملائکہ کا عروج تا زمان عالم حیوان و تکمیل حساب تا تہ پچاس طرح ہین جو

پچاس ہزار سال مین ہو اور وہ پچاس ہزار سال کفار کو دریافت ہون گو عیش و عشرت سے اہل حق کو تا زمان تکمیل حساب

کچہہ معلوم نہون فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۝ پس صبر کر اچہا صبر تا ہجرت دم لیکے ایک سال کے بعد فتح بدر ہو اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ

بَعِیْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا ۝ تحقیق وہ دیکہتے ہین عذاب بدر کو بعید از قیاس اور ہم دیکہتے ہین اُسکو قریب الوقوع

اور جو کافر مثل عتبہ کی کہتا جیسے سورت فصلت مین ہے کہ اگر مین قیامت مین لوٹون تو میری اُسکے خوبی ہو تو ارشاد ہے یَوْمَ تَكُوْنُ

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ۝ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ

لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىِٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۝ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ۝ وَمَنْ

فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۝ كَلَّا جس دن کہ ہو آسمان مثل زیت کی تلچہٹ کو اور پہاڑ ہون مثل روئی دہنی ہوئی کے

اور نہ سوال کرے کوئی دوست دوست سے کہ دیکہتے ہین اونکو دوست کہے مجرم مثل عتبہ کاش فدا دیکر اوس دن کے عذاب سے اپنے

بیٹے اور اپنی عورت اور اپنے بہائی اور اپنے کنبہ کو کہ جگہ دے اوسکو اور اُس سب کو جو زمین مین ہے پہر نجات دے اوسکو ہرگز نہو

اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ تحقیق عذاب آخرت آگ ہے

کہال کی کہینچنے والی بلاوے اوسکو اپنی طرف اوسکو جو پہرے اور روگردانی کرے حق بات کی اور جمع کرے مال اور نگاہ رکہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۝ تحقیق انسان

پیدا کیا گیا ہے حریص جب مس کرے اوسکو شر جزع کرنیوالا ہے اور جب لگے اوسکو خیر یعنی مال تب لگے بخل کرنے اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ

الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىِٕمُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِیْنَ

یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۝

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝

بیان کرتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝ وَ
يُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ
وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ پس میں نے کہا کہ طلب غفران کرو اپنے رب سے کہ وہ غفار ہے بھیجے تمہارے اوپر
آسمان سے پانی اور مدد کرے تمہاری مال اور اولاد سے اور کرے تمہارے لئے باغ اور کرے تمہارے لئے نہریں کیا ہے تمہارے لئے کہ اعتقاد
نکرو اللہ کی نسبت وقار کا حالانکہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہے طور بطور اور بت پرستی میں کیا رکہا ہے قابل پرستش سوائے ذات
خدا کے دوسرا نہیں اور اعلان اسرار کی تعلیم کا ہے چنانچہ فصل ہشتم تکوین میں ہے کہ طوفان کے بادل یعنی قیامت کی اسوقت تک
نہ آوینگے جبتک کہ ان خداوند یعنی خداوند چار خلفا سے کہیں اور یہ پیشین گوئی خداوند چار خلفا کی بھی ایک سر ہے اسرار
جیسے ارشاد ہے أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ
سِرَاجًا ۝ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ کیا تم
دیکہتے کیسے اللہ نے پیدا کئے سات آسمان درجہ بدرجہ اور کیا چاند کو ان میں نور اور کیا سورج کو چراغ عالم اور اللہ نے
تمکو پیدا کیا زمین سے پیدا کرنا پہر لوٹا دیگا تمکو اوسمیں اور نکالیگا تمکو نکالنا وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝
لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ اور اللہ نے کی تمہارے لئے زمین بستر تا کہ تم چلو اُس سے کشادہ راہ لیکن قوم نے ایک ع ۲۰
بات بہی نوح کی نمانی قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝
نوح نے خدا سے عرض کیا کہ اے میرے رب انہوں نے میری سرکشی کی اور پیروی کی انہوں نے اُس قابیل کی کہ نہ زیادہ کرے مال
و ولد اسکا مگر زیاں کار کہ اولاد شیث نے اولاد قابیل کی لڑکیاں باوجود ممانعت کے بیاہیں جیسے فصل چہارم تکوین
سے ظاہر ہے وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ اور قوم نے مکر کیا بڑا مکر کہ جب نوح نے کہاں خداوند چار یار کا ذکر کیا جیسے
فصل ۶ و فصل ۸ تکوین سے ظاہر ہے اور خداوند موصوف کا عہد ورس ۱۴ نامہ یہودا کی مطابق ادریس سے بہی ہوا تہا اور
قبل اس سے حسب ورس ۲۴ فصل ۳ تکوین کے آدم کو اُس درخت حیات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب
عہد ہوا تہا کہ ہزار ہزار کروبیہ کے ساتہ تشریف لاوینگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری براق کی تعریف مشہور ہے
اور کروبیوں میں چار خلفا مخصوص ہیں اور ود انسان کو کہتے ہیں جسکے معنی بت کے بہی ہیں اور سواع بکر یعنی شتر بچہ کو
کہتے ہیں اور یغوث شیر کو اور نسر عقاب کو اور یعوق گہوڑے کو تو اُن کے ذکر خیر سے یہ قول ہوا کہ جن کروبیہ کو تم

مانتے ہو انہون کی یہ تصویرین تہین جیسے اسماء الہی کی بعض تصویر لات و عزی بناتے جیسے اونکے قول کی نقل ارشاد ہے

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ اور کہا انہون نے نہ چھوڑو اپنے معبودون کو اور خاصکر نہ چھوڑو ود اور نہ سواع و نہ یغوث و یعوق اور نسر کو اور گمراہ کیا امت نوح کو سردارون نے بہتون کو اور نہ زیادہ کر ظالمون کو مگر گمراہی مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝ اپنے خطاؤن سے غرق کئے گئے پس داخل کئے گئے آتش دوزخ مین کہ پانی مین غرق ہونا وہی موجب عذاب نار تہا پس نپایا انہون نے اپنے لئے سوا خدا کے اونکو جو مددگار سمجھے ہوئے تہے مددگار وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ اور کہا نوح نے اے میرے رب مت چھوڑ زمین پر کافرون سے کوئی شہر تحقیق اگر تو اونکو چھوڑیگا گمراہ کرینگے تیرے بندون کو اور نہ جنینگے مگر فاجر سرکش رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ اے میرے رب بخش مجکو اور میرے ماں باپ کو اور اسکو لئے جو داخل ہو سفینہ مین مومن اور دوسرے مومنین اور مومنات کو اور نہ زیادہ کر ظالمونکو مگر تباہی

جاننا چاہئے کہ نوح کے باپ کا نام لمک مشہور ہے اور اونکی ماں کا نام سمحی بنت انوش بن شیث ہے یعنی انوش بن شیث بن آدم یا دوسرے واللہ اعلم اور حضرت شیخ اکبر جو کفار نوح کو اس غرق سے قرب و عزت فرماتے ہین وہ اس وجہ سے کہ قرآن مجید مین ہے کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها کہ اللہ ملتا ہے نفسون سے اونکی موت کے وقت اور جو نہین مرے اونکی منام مین کہ بندہ ظاہر سے بطون مین ان دونون حالتون مین ہوتا ہے اور خدا اکثر بندونکی نظر مین باطن ہوتا ہے تو اس قرب سے اونکی نسبت قول شیخ اکبر ہے انکار ونکو داخل ہونیکا نار مین نہین کیا ملا لوگونکا قول نہین ہوتا کہ اگر آگ اللہ کو وصال کے ساتہ تو بڑا شوق ہے اور عجیب ہے اس مطلب کی نا آشنائی سے نص نوحی کی شرح مین تساہل واقع ہوا ہے -

سورۂ جن مکیہ ہے اٹہائیس آیت کی دو رکوع پر مشتمل ہے

مخفی نرہے کہ سورۂ معارج مین عقبہ اور اسکی مثل کا ذکر ہے جو مقتول بدر مین ہوئے تہے اور سورۂ نوح سے پوری ہو کر وعدوں کی تسلی فرمائی گئی تو مثل ابولہب کا مقتول ہوا کہ نبی کو جب توحید کی تعلیم … جو کرتے اور کوئی ماہین راہ ونکالی جا دیکر اور بابت

ربع

اونکا قول ہی وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا
نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ اور ہمنے تحقیق مس کیا
آسمان کو یعنی بلندی کو پس پایا ہمنے اوسکو کہ بھرا ہی سخت نگاہبانی سی اور تحقیق ہم بیٹھتے تہے آسمان سی موقع سننے کے
پس جو سنے اب پاوے اپنے لئے شہاب نگاہدارندہ کو ۔ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ
اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ اور تحقیق ہم نہیں جانتے کہ شر ارادہ کیا گیا زمین والونکے ساتھ یا ارادہ کیا اونکے رب نے اونکے ساتھ
ہدایت کا پر بعد قرآن کے سننے کے سبب ظاہر ہوا کہ خدا نے ہدایت کا ارادہ کیا ہی ۔ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ
ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝ اور تحقیق بعض ہمارے صالح ہیں اور بعض انکے سوا ایسے ہیں اور ہم ہیں گروہ
مختلف اور مومن صالحون کا حال فرماتا ہی ۔ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ
هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝
اور ہم نے یقین کرلیا کہ ہم نہ عاجز کرینگے اللہ کو زمین میں اور نہ عاجز کرینگے اوسکو بھاگنے میں اگر ایمان نہ لاویں اور ہم
جب سنی ہدایت ہم ایمان لائے اوسکے ساتھ پس جو ایمان لاوے اپنے رب کے ساتھ پس نہ خوف کرے کمی کا اور نہ ستم کا
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ اور تحقیق بعض
ہم میں سے ایمان لانیوالے ہیں اور بعض ہم میں سے تجاوز کرنیوالے ہیں حد سے پس جو اسلام لاوے پس انہوں نے قصد کیا ہدایت کا
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ لیکن تجاوز کرنیوالے پس ہیں وہ جہنم کی ہیزم یہانتک جنون کا
قول ہی جسکی نسبت بخاری میں ہی کہ وہی وحی کیا گیا ہی پس ارشاد فرماتا ہی ۔ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ اور اگر اہل مکہ درست ہوتے طریقہ پر تو پلاتے اونکو آب وافر تاکہ آزماتے
اونکو اوسمین کہ کون اسلام لاتا ہی اور کون بے ایمان رہتا ہی تو تھوڑا سا آگے یہ آتی یہ دوسری دلیل اسکی ہی کہ قرآن جنونکی
تعلیم سی نہین ۔ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ اور جو اہل کو اعراض کرے اپنے رب کے
ذکر سے دنیا و دین میں کرے اوسکو عذاب سخت میں ۔ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ اور
تحقیق مساجد یعنی مسجدیں کہ جو بجای مساجد ہو ہیں اونکے لئے ہیں نہ پکارو عبادت و استعانت کو اللہ کے ساتھ اور کسی کو
بیش حاجت تاویل نہین کہ مساجد مواضع سجود ہیں جنپر سجدہ ہوتا ہی عبادت کا اور وہ سات ہیں جبہہ دو ہاتہ اور دو گہٹنے

واطراف مدین دیجوہ خدا کی لئے خاص ہین وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ
لِبَدًا ۝ اور تحقیق شان یہ ہی کہ جب کہڑا ہوا عبد اللہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسکو پکارے قریب ہوئے تہے قوم
کہ اسپر جہمٹین تاکہ باطل کرین حق کو اور یہین کہ توحید کی تعلیم مین تو نرمی کر جواب ارشاد ہی قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ
اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ فرما جز این نیست پکارون اپنے رب کو اور نہ شرک کرون اوسکے ساتہ کسی کو اور بعد الوطا سکے
کا قد رہے ایذا رسانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے تو بعض کفار مثل ابی لہب نے کہا کہ در صورت نرمی کی کہ توحید
کی تعلیم مین تم کرو تو ہم ضرور ہی بچاؤ تمہارا کرین اور جگہ دین یعنی ہم تم دونون ملکر صاحب قوت ہون تو اپنی قوت
دینی کی نسبت ارشاد ہی قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ فرما تحقیق مین نہ مالک ہون تمہارے لئے ضرر کا
نہ ہدایت کا اور جواب نرمی کا رعیت پرستی مین فرمایا ہی قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ فرما نہ بچاوے مجکو اللہ کی جانب سے کوئی اور نہ پاؤن اوسکے
سوا پناہ مگر پہونچانا اللہ کی جانب سے اور اوسکی رسالت میری بچاؤ اور وہی ملجا ہی وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اوسکے رسول کی تو اوسکے لئے نار جہنم ہی ہمیشہ رہنے والے اوسمین ابد تک تا جبکہ دیکہین
اوسکو جو وعدہ کئے گئے ہین پس جلد جانین کون ضعیف تر ہے مددگار اور کم ہی عدد مین اور ابو جہل نے یہ سب سنا تو کہ لیا اور
اوسکو دیکہکر ڈرا اور جو دریافت کیا گیا کہ آیا کچہ قریب ہی دن فتح یا کچہ میعاد سے ہی ارشاد ہی قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝ فرما مین نہ جانون آیا قریب ہی وہ جو وعدہ کئے گئے ہو یا کرے اوسکے لئے
میرا رب میعاد عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ
بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ میرا رب عالم الغیب ہی پس ظاہر کرے اپنے غیب کو مگر جس رسول سے کہ وہ
راضی ہوا ہی کہ وہ چلاوے اوس رسول کے روبرو اور اوسکے پیچہے حفظہ یعنی جنون کی تعلیم سے قرآن کو خیال کرنا فاسد ہی
تا کہ جانے اللہ کہ پہونچایا حفظہ نے اپنے رب کی رسالات کو اور احاطہ کیا ہی اللہ نے اوس شی کے ساتہ جو اونکے پاس ہے
اور احصا کیا ہی ہر شی کو گنتی کے ساتہ جیسے فصل ۲ اشیا مین بعد ایات الہجرت کی نبی کی فتح لکہی ہے۔

ع ۱۹

ع ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے چالیس آیات کے دو رکوع پر مشتمل ہے

اوپر پہلی سورت میں تہجد وغیرہ کا ذکر ہے اور اسمیں بھی ذکر تہجد وغیرہ ہے اور چونکہ جنوں کا آنا بوقت تہجد ہوا تھا جو پہلی سورت میں بیان ہے تو اس سورت کا اسکے پاس رکھنا مناسب ہوا اور چونکہ مسلمانوں کا ہمیشہ زمانہ آدم سے رخصت حیات یعنی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حفاظت کے لئے جہاد کا بطور پیشین گوئی مذکور ہوا ہے تو اسکیو استعداد درکار ہے تو اول سے تہجد کی تعلیم کا تذکرہ فرمایا ہے تاکہ اہل اسلام جہاد میں مستعد ہوں اس وجہ سے ابتدا میں حکم ساری رات کے جاگنے کا ہوا اگر کم رات کا تو پہلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے رات میں پاؤں ورم کر جاتے اور نماز بھی سے قبل ہوتے اور حضرات صحابہ کا جاو [illegible] وقت میں تعلیل [illegible] یہی حال تھا پس فرماتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یا ایہا المزمل ○ قم اللیل الا قلیلا ○ اے امت کے بار اٹھانے والے کھڑا ہو رات میں نماز کے لئے مگر کم یعنی قبل از فجر کچھ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نماز فجر سوتے مگر سخت گراں ہوا پر تعمیل اسکی کی گئی تو یہ حکم منسوخ ہوا جیسے عالم سے ظاہر ہے ارشاد ہوا نصفہ او انقص منہ قلیلا ○ او زد علیہ کھڑا ہو نصف شب یا کم کر نصف شب سے یعنی ایک ثلث شب یا زیادہ کر یعنی دو ثلث اسمیں اختیار [illegible] شب جس سے کہ نماز عشا ثلث رات گئی محبوب ہے یا دو ثلث کہ ثلث اول و ثلث شب پچھلی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل تھا اور نصف شب پر اس طریق سے عمل رہا ہے کہ ثلث شب اول کی بعد عشا کی نماز ایک ثلث سے زیادہ میں ہوتی اور اوسکا بڑا ایک پچھلی شب میں ہوتا ورتل القرآن ترتیلا ○ اور ترتیب سے قرآن کی اچھی ترتیب چنانچہ ترتیب دیکھو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرآن کی آیات کو ارشاد ہے ترتیلہ ترتیلا ○ کا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا ○ تحقیق ہم ڈالیں گے تم پر بھاری اور ثقیل قول اگرچہ محبت و جہاد ہے جیسے ورقہ بن نوفل نے حسب قول [illegible] کے بعد آپ کے آنے کی خبر دی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنی ہوگی اور اس سورت میں بھی مقابلہ [illegible] کا کفار کے ساتھ اور وجہ ساری رات کی منسوخ کرنیکی ارشاد ہے ان ناشئۃ اللیل ہی اشد وطئا واقوم قیلا ○ تحقیق ساری رات کا قیام وہ سخت موافقت کرنیوالا ہے ذرا جو لکھو اور [illegible] قول ہے [illegible] ان لک فی النہار سبحا طویلا ○ تحقیق تیرے لئے دن میں تعلیم وغیرہ کا مشغلہ بہت کچھ ہے ساری رات کا رہنا اس میں [illegible] منسوخ ہوا اور ارشاد کر واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا ○ اور یاد کر اپنے رب کا اسم مبارک کو دنوں اور [illegible] اسکی طرف [illegible]

کیونکہ رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا ۰ وہ رب مشرق و مغرب کا ہے نہیں ہے کوئی معبود
اسکے غیر پس خاص اسکو ہی پکڑ وکیل کہ تیری امت کی وسعت مشرق سے مغرب تک ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر طرح
پسندیدہ سے کفار کو تعلیم فرمائی اور کفار مکہ کے سرداروں نے طرح بطرح قرآن کی نسبت کہا اور وہ ایمان نہ لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نسبت طرح بطرح کے قول ہوئے اور تکلیف دی تو آخر کار پیشین گوئی قول ثقیل ہجرت و جہاد فرمائی گئی جیسے ارشاد ہے واصبر علی
ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا ۰ اور صبر کر اونکے کہنے پر تا زمان ہجرت اور بعد کو اونسے ہجرت کر اچھی ہجرت جسکے بعد
حکم جہاد ہوا اور وہ سردار نعمت والے بدر میں مقتول ہوں جیسے ارشاد ہے وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومھلھم قلیلا ۰
اور چھوڑ مجھکو مکذبین نعمت والوں کے ساتھ کہ سرداران مکہ ہیں اور مہلت دے اونکو تھوڑی کہ مدت ایک سال بعد ہجرت کے تباہ ہوں
جیسے فصل ۱۴ پیشیاں میں ہے ان لدینا انکالا وجحیما ۰ وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ۰ تحقیق ہمارے پاس
عذاب بدر وغیرہ ہے دنیا میں اور آخرت میں کفار کے لئے جحیم ہے اور کھانا ہے غصہ والا اور عذاب سخت ہے وہ کہ ہو والا اوس
جحیم میں لیکن آخرت کی اونکی صورت کیا ہے ارشاد ہے یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مھیلا ۰
جس روز کہ حرکت کرے زمین و پہاڑ اور ہوں پہاڑ پراگندہ ریگ بریگ اور سرداروں کی عذاب بروز بدر جسکو کالو جحیم سے تعبیر جانا چاہئے [illegible]
فرمایا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ۰ فعصی فرعون
الرسول فاخذنہ اخذا وبیلا ۰ تحقیق ہمنے بھیجا تمہاری طرف بزرگ رسول شہادت دینے والا تمہارے اوپر تمہارے کفر
کی جیسے بھیجا ہمنے فرعون کی طرف بزرگ رسول موسی کو پس سرکشی کی فرعون نے رسول کی پس پکڑا ہمنے اوسکو سخت پکڑنا کہ دریا میں
غرق کیا جبکہ موسی نے ہجرت کی اور پھر بھی فرعون اونپر چڑھا دوڑا یہ حال بیان ہوتا ہے کہ باوجود ہجرت کرنے نبی کے سرداران بنی قیدار
چڑھ کر آدیں اور تباہ ہوں بالخصوص اس امت کا فرعون ابو جہل چنانچہ ایسے ہی ہوا اور اگر تم انکار کرو اپنی شکست کا اپنی آنکھ
کے خیال سے اور بدظلم ہونیوالا ضرور ہے تو ارشاد ہے فکیف تتقون ان کفرتم یوما یجعل الولدان شیبا ۰
ن السماء منفطر بہ کان وعدہ مفعولا ۰ پس کیسے بچوگے اگر تم کفر کروگے اس روز بدر میں کہ کردے اللہ لڑکوں کو
بڈھا آسمان پھٹ پڑے اسکے ساتھ اور ہے وعدہ اللہ کا کیا ہوا اور بچے کا بڈھا ہونا اور آسمان کا پھٹ پڑنا محاورہ ہے سختی
ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا ۰ تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو چاہے پکڑے اپنے رب کی طرف
راہ ایمان الحاصل جبکہ صحابہ کرام تہجد و شب بیداری نماز میں حاضر گئے اور پورے آخر کو اور حکم ہجرت و جہاد کا ہونیوالا ہے

بیان کیا گیا جسمین اسقدر جلنی واندازہ نہیں ہی وقت تصور ہی تو فرضیت کی نسبت حق تعالیٰ نے اوسمیں تخفیف فرمائی مگر
سنت تا ثلث شب بعد نماز عشا کے رہی إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ
وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ تحقیق تیرا رب جانتا ہے کہ تو بر پا کہڑا ہوتا ہے قریب دو ثلث رات کے اور اسکے نصف اور اسکے
ثلث کو مطابق اوسکی کے ارشاد تہا نصف رات سے زیادہ کا یا نصف یا کم نصف سے ثلث کا اور بر پا کہڑی ہوتی وہ طائفہ جو ایماندار ترے ساتھ
اور اللہ اندازہ کرتی رات و دن کا جانا اللہ نے کہ تم اوسکا حساب نکر سکو پس باز رہا تمہاری اوپر گرفت ہونیکا رات نہا کہ اندازہ
خدا سے اس اندازہ میں موجود بکثرت ہیں پس پڑہو قرآن جو تمکو آسان ہو عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ
يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ جانتا ہے کہ ہونگے تم میں سے مریض اور دوسرے
سفر کرینگے زمین میں چاہینگے فضل خدا یعنی تجارت و نفع سوداگری کو اور دوسرے مقاتلہ کرین راہ خدا میں پس پڑہو وہ جو آسان ہو
اوس سے اور بر پا رکہو نماز اور دو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو نیک قرض کر اوسکے مسکینوں کو اور وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ع ۲
اور وہ مال جو پہلے بہیجا ہوگے اپنی جانوں کی لئے پاؤ گے تم اللہ کے پاس وہ بہتر بزرگ ہے اجر میں اور طلب مغفرت کرو اللہ سے کہ
اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

سورۂ مدثر مکیہ ہے چھپن آیات کے دو رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت کی ابتدا میں تزکیہ نفس کا بیان ہے اور اس سورت میں دوسروں کی تزکیہ کی تعلیم کا حال ہے اور پہلی سورت میں کفار
مکہ کے سرداروں کا ذکر تہا بالخصوص ابوجہل کا اور اس سورت میں مکہ کے کفار کے سرداروں کا ذکر ہے بالخصوص ولید کا پس
اس وجہ سے پہلی سورت کے پاس لکہی بنا شک کی پہر جاننا چاہیے کہ نزول میں اول سورۂ اقرا ہے اور بعد اوسکے زمانہ فترت کا
وحی کی نسبت گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز سنی اور کسی کو نہ دیکہا پس خوف سے حضور صلعم نے کپڑا اوڑہا تو بہیجی گئی
ڈرانے کو یہی اس سورت کا اول نازل ہوا ارشاد ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ اے چادر اوڑہنے والے اوٹہ پس خوف دلا مشرکوں کو اور اپنے رب کی ہی پس

تکبیر کہہ اور اپنے کپڑون کو یعنی نفس کو پس پاک کر شرک سے بعض کا قول ہے کہ کپڑا کنایہ نفس سے ہے اور دوسری مدہ تاویل التفاسیر
مین ہے شیخ ابو الحسن شاذلی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید
خلعت ایمان خلعت اسلام ان سب کو پلیدی سے پاک رکہنا چاہئے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ اور جس سے یعنی پلیدی بتون کو
پس چہوڑ کہ خطاب امت کا نبی کو ہے وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ اور نہ احسان کر نبوت کی ساتھ
کہ تو کثرت کرنیوالا ہو مال کی یعنی اجر سے تعلیم مت کر اور اگر وہ تکلیف تجکو دین تو تو زمان ہجرت تک اپنے رب کے لئے
پس صبر کر جاننا چاہئے کہ صوفیہ نے کہا ہے مطلب تہاری عالم مثال مین ہر ایک واقعہ کی ظہور کی ہے خصوص صور اول ثانی پر نہین جو قیامت
مین تیاری ہوئی جیسے کتاب مکاشفات سے ظاہر ہے چنانچہ مفصل یہ کتاب انکو رہین زمانہ تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مین صور کا پہونکنا لکہا ہے وعلی ہذا اور سکرو اقعات کی نسبت مذکور ہے کہ ہجرت کے بعد جہاد اہل اسلام کی نسبت بہی صور مین یعنی عالم مثال
ظہور کی تیاری مین صور کا پہونکنا مقصود ہے تو ارشاد ہے فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿۸﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿۹﴾
عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿۱۰﴾ کہ جب پہونکا جاوے صور مین پس وہ دن سخت روز ہے کافرون پر غیر آسان ہے اسکے بعد وحی مین فترت
واقع ہوئی تا آنکہ حم تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم تا المصیر نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے
مسجد مین اور ولید بن مغیرہ سننے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اوسکا سننا معلوم کیا تو اوسکو لوٹایا پس چلا گیا ولید
اور بنی مخزوم اپنی قوم کی مجلس مین پہونچا پس کہا خدا کی قسم البتہ سنا مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اب جو کلام کہ وہ آدمیون کی کلام سے
نہین اور نہ جن کی کلام سے ہے اوسکی لئے شیرینی ہے اور اسکے لئے خوبی ہے اور اعلا اوسکا البتہ ثمر لانیوالا ہے اور اسفل اوسکا سیراب کرنیوالا ہے
اور وہ بلند ہوگا نہ پست پہر پہرا اپنے گہر کو تو قریش نے کہا کہ ولید کے صابی ہونے سے سب قریش صابی ہو جائینگے جسکو دیکہا تہے قریش
لگتے تہے تو ابو جہل نے کہا کہ مین اوسکو تم سے کفایت کرونگا پس وہ گیا اور ولید کے پہلو مین غمگین بیٹہا تو ولید نے کہا تو کیون رنجیدہ
اے بہتیجے اسنے کہا کیون نہ رنجیدہ ہون اور یہ قریش تیرے لئے جمع ہو رہے ہین اور تیرا عیب کرتے ہین کہ تو نے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اختیار کیا ہے تاکہ محمد و ابن قحافہ کا بچا ہوا کہانا کہاوے تو غصہ ہوا ولید اور اوسنے کہا کہ مین کثیر الاولاد و کثیر المال ہون اور آیا
یہ ہو سکتا ہے کہ محمد اور اصحاب محمد بہوکے ہون کی سیر ہون پہر کہڑا ہوا ابو جہل کے ساتہ اور قوم کی مجلس مین آیا تو کہا اونکو کیا تم
گمان کرتے ہو کہ محمد صلعم مجنون ہین پس کیا تم دیکہتے ہو اونکو خنقا ہوتے ہوئے اونہون نے کہا اے اللہ نہین کہا تم گمان کرتے ہو کہ وہ کاہن ہین
پس کیا گمان کرتے ہو کہ وہ کہانت کرتے کبہی کہا انہون نے اللہم نہین کہا کہ تم جانتے ہو وہ شاعر ہین انہون نے کہا اللہم نہین پہر کہا

تم گمان کرو کہ وہ جھوٹے ہیں پس کبھی تمنے تجربہ کیا اوسنے دروغ کا انہون نے کہا نہین اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
قبل از نبوت بہت ہی سچائی کے سبب سے وہ امین کہتے تھے تو قریش سے کہا تو ہی فکر کر تو فکر کی اپنی جان مین پھر دیکھا اور
ترشرو ہوا پس کہا نہین ہے مگر وہ ساحر ہین کیا تم نہ دیکھو کہ مرد او سکے اہل و اوسکی ولد و موالی مین جدائی ڈالین پس اس سے
ظاہر ہے کہ وہ ساحر ہین اور وہ جو کہین وہ وحید اور نقل کیا گیا ہے کہ ولید کو کثرت اولاد و مال سے وحید کہتے تھے تو ارشاد ہے
ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۙ وَّجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۙ وَّبَنِينَ شُهُودًا ۙ وَّمَهَّدْتُّ
لَهُ تَمْهِيدًا ۙ چھوڑ مجکو اور اسکو جو مینے پیدا کیا اوسکو تنہا کہ نہ اوسکے پاس مال تھا نہ ولد اور کیا مینے اوسکے لئے بہت مال اور
بیٹے حاضر کہ وہ ولید بن ولید و خالد و عمارہ و ہشام و عاص و قیس و عبد شمس اسلم تھے تین انمین سے خالد و ہشام و عمارہ
مسلمان ہوے اور مینے فراخ کیا اوسکے لئے عیش کہ عمر مین فراخی اور مال کی کثرت ہوئی تا آنکہ لاکھ دینار تک اوسکے پاس تھے اور
مکہ و طائف مین اونٹ گھوڑے و چار پایہ تھے اور طائف مین باغ تھا کہ اوسکے میوے گرمی و جاڑے مین تمام ہوتے اور اسکو ہمیشہ
خیال زیادتی کا تھا کہ مال کو مال بڑھاتا ہے جیسے ارشاد ہے ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۙ پھر طمع کرے کہ مین زیادہ کرون ارشاد ہے
كَلَّا ۖ ہرگز ہرگز نہو چنانچہ اس ارشاد کے بعد نقصان ہی اوسکا ہوتا رہا یہانتک کہ زمرہ مستہزئین مین تباہ ہوا إِنَّهُ كَانَ
لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۙ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۙ کہ وہ ہماری آیات کا سخت دکر نیوالا ہے تو جیسے دنیا مین وحید صاحب مال
و بنین و سامان ہوئے اونکی ترقی کی ہے کہ وہ صعود پر او سکو پہونچاؤن جو سب سے مرفوع کے پہاڑ ہے آتش مین تکلیف یا جاوے
کہ چڑھے اوسپر پس جب کہ اپنا ہاتھ گل جاوے لیں جب اوٹھاوے اوسکو تو عود کرے پس کہ پاؤن اپنا تو گل جاوے اور جب اوٹھاوے
تو عود کرے إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ
أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۙ کہ اوسنے فکر کی تھی قرآن مین اور اندازہ کی براہ تعجب وانکار
پس قتل کیا جاوے جیسے زمرہ مستہزئین مین مارا گیا کیسے اسنے بنایا کلام پھر نظر کی کیسے دفع ہو آیت قرآن پھر جبکہ اسپر کام
سونپا گیا تو ترشرو ہوا اور پیشانی کھینچی اور تکبر کیا پس کہا نہین ہے مگر سحر منقول لیا دیغرہ سے إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ
نہین ہے یہ مگر قول بشر سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ جلد داخل کرین اوسکو سقر مین اور کس شئے نے تجکو جتایا کیا ہے سقر آگ ہے کہ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے
جلنے سے سیاہ کرنیوالی ہے بشرہ کافرون کو اسپر انیس ہین ایک مالک ہے انکا افسر اور اٹھارہ اوسکے ماتحت جنکی آنکھین

مثل برق خاطف کے ہین چمکتے اور حالات سخت تر ہین تفاسیر ... اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابو جہل نے کہا کہ تمہاری
مان تمکو روویں کہ مدعی نبوت نے انیس خازن کہے جہنم کے ... تم جماعت ہو کیا عاجز ہو کہ دس دس ملکر ایک ایک کو پکڑ لو جہنم سے
پکڑو تو ابو الاسد اشد بن کلدہ بن خلف جمحی نے کہا کہ مین سات کو تو اونکے کہ دس کو اپنی پیٹھ پر اور سات کو اپنے
پیٹ پر رکھون پس تم کفایت کرو میرے دو کو تب یہ دوسری آیات بہی اسکی مرمت مین نازل ہوئین تو ارشاد ہوا وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ
إِلَّا مَلَائِكَةً اور نہین کیا ہمنے اصحاب آتش کو مگر ملائکہ کہ صاحب قوت والے ہین ایک ملک مثل عزرائیل سے مقابلہ نسل
آدم کو بس ہووے چہ جائیکہ انیس ہون پہر انیس کی تعداد کا حال بیان کرتا ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ
كَفَرُوا اور نہین کیا ہمنے اونکی تعداد کو مگر آزمائش ان لوگون کو جنہون نے کفر کیا اور صورت آزمائش کی تفصیل فرماتا ہے کہ اہل کتاب کے ان
ملائک کا حال لکہا ہوا توارت و انجیل مین ہے مثلا درس ۱ افصل اول حزقیل اور درس اول فصل نہم مکاشفات مین لکہا ہے کہ
ایک فرشتہ کو مینے آسمان سے اوترتے دیکہا جو ایک بدلی اوڑہے ہوا اور اسکے سر پر دہنک تہا اور اوسکا چہرہ آفتاب سا اور اسکے پاؤن آگ کے
ستون کی مانند تہے اور کتب مفقودہ مین تعداد انیس کی ہونا یا احادیث انبیا مین تو کوئی امر بعید نہین تو فرماتا ہے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ تاکہ یقین
کرین اہل کتاب اور زیادہ کرین ایمان کو وہ جو ایمان لائے ہین اور نہ شک کرین وہ جو دئیے گئے ہین کتاب اور ایمان والے وَلِيَقُولَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور چاہیے کہ کہین وہ جنکے دلون مین مرض ہے یعنی منافق
اور کافر کیا ارادہ کیا اللہ نے اوسکے ساتہ مثل کا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ
رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اس طرح سے گمراہ کرتا ہے اللہ جسکو چاہے اور ہدایت کرے جسکو چاہے اور نہین جانتے
تیرے رب کی لشکر کو مگر خدا اور جن صفات سے وہ موصوف ہین اور نہین ہے وہ موعظت مگر نصیحت بشر کے لئے اور خدا تعالی نے ملائکہ کے
چاند جو تجلی ہے رات و دن و صبح و سورج جو اوسکی مخلوقات سے ہین کہ دیکہنے کا مقام ہے کہ ایسا چاند کی روشنی کسقدر پہیلتی ہے اور
رات و صبح کا حال ہے تو دوزخ کی بڑائی اور اوسکے حفظہ کا حال سمجہنے کے لئے ارشاد ہے كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ وَالصُّبْحِ
إِذَا أَسْفَرَ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ تحقیق قسم ہے قمر کی اور رات کی جب پیٹہ پہیرے اور صبح کی جبکہ سفیدی
لاوے تو جیسے اتنی بڑی چیز دیکہنے مین ویسے ہی تحقیق آتش دوزخ البتہ ایک بڑی چیزون کی ہے خوف دلانیوالا کافر بشر کے لئے اور اسیطرح سے اوسکے
حفظہ بڑی وسعت رکہتے ہین اور قمر کی طرح سے اسلام پہیلنے والا ہے اور شب کفر زوال پذیر اور صبح اسلام نکلنے والی ہے کہ آفتاب نکلکر

ع ۱

اور نہ ایمان لاؤں اوسکے ساتھ آیا جمع کرنے کا اللہ ہڈیاں ترتیب آیات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پروس کے سبب نزول وحی کی
وقت حضور علیہ السلام کے ہونٹ ہلانے وہ ملامت کرتا اور ابوجہل نے کہا تھا کہ نماز میں مدعی نبوت کو اگر پاؤں تو ماروں گا تو اترا ذکر
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ قسم ہے روز قیامت کی
اور قسم ہے نفس ملامت کرنے والے کی جو شامل عقبہ و عدی و ولید و ابوجہل کو ملامت کرے جسکا ذکر آتا ہے البتہ ہم جمع کریں انسانوں کی
ہڈیوں کو ساتھ کہ اوسکی پوروں تک اور البتہ وقت ملامت کا کفار کو ہو جواب قسم محذوف ہے جسپر آیت آئندہ دلالت کرتی ہے تو پہلے
عدی بن ربیعہ کے حال کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ کیا گمان کرتا ہے انسان کافر
مثل عدی بن ربیعہ کی کہ ہم نہ جمع کریں اوسکی ہڈیاں بروز قیامت بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ ہاں جمع کرینگے اس حالت میں
کہ ہم قدرت رکھنے والے ہیں اوسپر کہ برابر کریں اوسکے پوروں یعنی ذرا ذرا اوسکے وجود کو ہر بنا ہوا ہیں لیکن کافر مثل عدی بن ربیعہ
ایمان نہ لاوے گا اور نہ فقط اسی پر اکتفا کرے بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ بلکہ ارادہ کرے کافر تاکہ فجور کرے آگے روبرو
جو کہے کہ اگر اوسکو معائنہ بھی کر دوں تو ایمان نہ لاؤں تو بروز قیامت اوسکو ملامت کرنا ہی کا اوسکو یاد آوے اور اوسکو سخت ملامت ہو
يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ پوچھتا ہے سوال کرے کب ہو روز قیامت تو آج کے روز تو اوسنے انکار کیا لیکن بروز قیامت کیسے انکار
کریگا جیسا ارشاد ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝
پس جب متحیر ہو بصر اور گرہن پاوے چاند سیاہی میں کو کافر آدمی اوس روز کہاں ہے فرار کا مقام ہرگز نہیں ہے متنبہ ہو آدمی اون بد
اعمال کے ساتھ جو پہلے کئے اور پیچھے کئے اور اوسکو برا اعمالی پر اطلاع مخصوص بروز قیامت نہیں بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ
وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ بلکہ انسان کافر بالخصوص عدی بن ربیعہ پروس میں رہنے کے سبب رات دن کے اعمال دیکھنے سے اپنی جان پر
بینا ہے کہ خلاف نبی موجب خرابی ہے گو حیلے ڈالے اپنی اور پیش کرے پردے اور حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جبرئیل کے پڑھتے وقت قرآن کو
ساتھ پڑھتے جاتے تاکہ کوئی حرف قرآنی ضائع نہ ہو جاوے اور ہونٹوں کو ہلاتے تو اسبب یہ ہے کہ اس تحریک کو عدی نے قرب پروس کے
سبب اکثر دیکھا معترض ہوا ہو کہ یہ کیا عادت ہے کہ مقابل کی پہلی بات بھی جو خلاف دستور دیکھے قابل ملامت سمجھا ہے تو
ارشاد ہوا لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ مت تحریک کر قرآن کے ساتھ جبرئیل کے پڑھنے کے وقت اپنی زبان کو تاکہ تو اوسکے ساتھ جلدی کی

کریں تحقیق ہمارا ذمہ ہے اوسکی جمعیت اور پڑھنا لازم ہے اور جمع بغیر یاد کئے ہو نہیں سکتا مگر جسکا خدا کو بھلانا منظور ہے جیسے سورہ
اعلیٰ میں ہے پس جب ہم اوسکو بزبان جبرئیل پڑھیں تو تو پیروی کر اوسکے پڑھنے کی پھر ہمارے ذمہ ہے اوسکا بیان لازم ہے احادیث
اور عتبہ نے تعلیم قرآن کے روکنے کی نسبت کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی بلا مہر کے نبی کو دیتا ہوں اور ولید نے کہا تھا کہ مال کا ایک
میں بڑی بخ کو مقرر کئے دیتا ہوں کہ تعلیم سے منع کرے کہ نکریں تو ارشاد ہے كَلَّا ہرگز نہیں بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَ
تَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ بلکہ تم دوست رکھتے ہو دنیای فانیہ عاجلہ کو اور ترک کرتے ہو آخرت کو جیسے اسکا ذکر اگلی
سورت میں بھی آ چکا اور وہ آخرت ایسی ہے جسمیں وہ احوال ذیل واقع ہونگے جو ارشاد ہے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ بہت منہ اوس روز
اہل اسلام کے تر و تازہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہیں دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند ورنہ بیند چہ بود فائدہ بینائی را
اور منہ ہونگے کافروں کا اوس روز ترش سختی سے کہ گمان کرے گا کہ کی جاویگی اونکے ساتھ سخت ہلاکت اور ابوجہل نے بابت نماز کے کہا تھا
کہ اگر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھیں پیر سے روند میں گردن اوتار لونگا تو ارشاد ہوا كَلَّا ہرگز یہ نہ ہو بلکہ مردان اسلام
اوسکے نفس کا حال یہ ہے جو ارشاد ہے إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝ جب ہو گیا نفس ابوجہل جنبیر گردن کو عوذ و معوذ
دو بھائی عفرا کے کہ اوسکو گرا دیں اور ابن مسعود اوسکے سینہ پر چڑھے کہ گردن کاٹے اور کہا جاوے کون چڑھتا ہے اور گمان کرے وہ
کافر یہ فراق ہے دنیا سے اور لپٹے سختی سے ساق سے ساق جو حالت کمال سختی کے وقت ہوتی ہے تو رجوع اوس روز تیرے
رب کی طرف ہو کہ گردن اوسکی کاٹی جاوے اور کہا جاوے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ ثُمَّ ذَهَبَ
إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝ پس تصدیق کی ابوجہل نے قرآن کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جب سورہ اقرا کے مانع آیا و لیکن تکذیب کی
اور پھر اپنے اہل کی طرف گیا اکڑتا ہوا غالباً جبکہ ولید کو بہکا لیا تو ارشاد ہے أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ
فَأَوْلَىٰ ۝ ہلاکت ہو تیرے لئے ای ابوجہل ہلاکت ہے قریب ہے کہ معوذ و معاذ دو بھائی عفرا کے تجھکو زخمی کریں اور تجھکو گرا دیں پھر ہلاکت ہے کہ عبد اللہ
بن مسعود تیری چھاتی پر چڑھے پس ہلاکت ہے کہ وہ تیری گردن کاٹے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے
گلے پکڑ کے أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ کہا اور ابوجہل نے کہا کہ تم مجھکو وعید کرتے ہو اور تم اور تمہارا رب
مجھکو کیا کر سکتے ہیں اور میں البتہ مدد کر کے وہ جو چلے ان دو پہاڑوں میں چنانچہ روز بدر میں کہ گئے لوگوں کو چڑھاتا لایا اور مقتول ہوا

حالت سے ہو جیسے فرمایا تھا اور وہ فرعون اس امت کا تھا بلکہ اس سے بدتر کیونکہ فرعون ہنگام غرق کہنے لگا امنت کہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل

قتل ہونے کے وقت بھی اقرار توحید نہ کیا تو اس کے قول کا جواب ہے اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی ؕ

آیا گمان کرتا ہے ابوجہل انسان کہ چھوڑا جاوے بدوں جزا کے بعد قیامت میں ہرگز نہیں اور آگے جو قیامت کو دور

سمجھے تمثیل بیان فرمائی جس کو ترتیب ہے اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی ۙ ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۙ

فَجَعَلَ مِنۡہُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰی ؕ اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی ٪ کیا نہ تھا

انسان نطفہ منی کا کہ ٹپکایا جاتا رحم میں پھر ہوا علقہ پس پیدا کیا علقہ سے مضغہ پس درست کیا قابل روح کی

نفخ کی پس کیا اوس سے جوڑا نر و مادہ کیا نہیں ہے وہ قادر اس پر کہ زندہ کرے مردہ کو سو تعیین کے بعد بلیٰ انا علی ذلک

من الشاھدین حسب حدیث پڑھے اور اس سورت کے بعد بلی اور مرسلات میں فبای حدیث بعدہ یومنون کے

بعد آمنا باللہ کہے۔

سورۂ دہر مکیہ ہے اکتیس آیت کے دو رکوع پر مشتمل ہے

اور پہلی سورت میں قیامت پر دلیل تمثیل لائی گئی تھی اس سورت میں اس سے اور ترقی کے ساتھ تمثیل کی تحقیق ہو گویا تتمہ

سورت سابقہ کا یا تفصیل ہے اجمال سابق کی اور جواب ہے ابوجہل کا جو نماز سے مانع تھا اور کہتا کہ نماز پڑھتے ہو تو گردن کو

پاؤں سے روندوں گا اور عتبہ منکر قیامت کہنے لگا کہ تعلیم سے باز آؤ میں اپنی بیٹی بلا مہر دوں گا یعنی جیسے اولاد پیدا ہوا اور حضور

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اولاد ذکور صغر سنی میں وفات پا گئی تھی اور تعلیم سے روکنے پر ولید نے کہا کہ میں مالدار کر دوں گا حالانکہ

ابوجہل کی اصل کیا ہے کہ نطفہ سے پیدا ہو اور بمقابل نعمت جو مذکور پہلی سورت میں ہیں ولید کیا مالدار کر سکتا ہے جو خود بخیل مشہور

اور اولاد شغال اہل اسلام جنت میں مشغول ہو اور خوش مسلم ہو نگے پس عتبہ اگر بیٹی بلا مہر دی تو کیا حاصل ہے پس ارشاد ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ ہَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّہۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ۝

تحقیق آیا انسان بالخصوص ابوجہل پر وقت دہر سے کہ نہ تھا کچھ ایسی شے کہ ذکر کیا گیا ہو اور دہر سے وجود مطلق قدیم زوال

کا اور کسی آن پیدا ہونے وقت ہوتا ہے وہ قادر مطلق ہے کہ ایسے نبی کو قتل سے بچا دے جیسے اوس کا وعدہ عصمت اسی سے

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ نَّبۡتَلِیۡہِ فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ۝ تحقیق ہم نے پیدا کیا انسان

ابوجہل کو نطفہ سے جو مخلوط ہے مرد کے اعضا کی ترتیب الٹے ہوا ہے اور پھر رحم میں جا کر منی عورت سے مخلوط ہوتا ہے کہ طرح طرح کی اطوار

مثل چنقد و مصنوعہ کے اوسکو آزماوین پس اوسکو سنتا دیکھتا کیا جیسے اسکی تحقیق سورہ آخر میں آتی ہے اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ
اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ٥ ہمنے اسکو راہ بتلائی معرفت نبی یا وہ شکرگذار ہو کہ معتقد توحید و سنت ہو یا سرکشی کافر
ہوں ونکے لئے روز جزا غور کیا تو اس امر کی نسبت ارشاد ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ٥
تحقیق ہمنے کافروں کے لئے تیار کی ہیں زنجیریں و غل اور آگ کیونکہ سرکش ہے اور دنیا میں بخیل کیا مال ادا کرینگا اہل اسلام تحقیق کہ وہ متقین
ہونگے جنکا ذکر فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ٥ تحقیق ابرار پیوینگے پیالہ
شراب کا کہ ہو مزاج اسکا چشمہ سے کافور کے جیسے ارشاد ہے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ٥
اور کافور سے مراد یہ کافور نہیں بلکہ وہ چشمہ ہے جسکے ساتھ پیوینگے خدا کے بندے جدہر چاہیں اوسکو نکالکر جہان چاہیں اور ان عباد اللہ کا
جو شغل عملی ہونیوالا صفت ذیل سے ہے حال فرماتا ہے يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ٥
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ٥ وفا کریں وہ نذر کو اور خوف کریں اس دن سے قیامت
کہ شر اوسکی ہو ازاتہ ہو اور دیوین کھانا اپنی حاجت پر مسکین یتیم و اسیر کو یہ پیشینگوئی کی ہے حال مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ مدینہ میں کا بیان
ہو کہ سبطین رضی اللہ عنہما بیمار ہوے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو دیکھنے کو تشریف لائے اور فرمایا اے علی نذر کرو
تاکہ انکو اللہ دے صحت پا دین اسپر تین روزہ کی نذر کی اور اللہ پاک نے شفا دی تو روزہ دونوں نے رکھا اور مرتضی کرم اللہ وجہہ
نے یہود کے ہان مزدوری کر کے کچھ بمقدار جو پیدا کئے جسکو زہرہ رضی اللہ عنہا نے پیسا اور روٹی تیار کی تاکہ شام کریں افطار
کریں ایک مسکین آیا اور آواز دی کہ میں مسکین ہوں مسلمان مجھکو کھانا دو کہ خدا تعالی اموائد جنت سے عطا فرماوے پس انہوں نے
وہ کھانا اوسکو دیدیا پھر دوسرے روز روزہ رکھا اور پیاسے رہ روز گذشتہ کھانا پکایا تو یتیم نے آواز دی اوسکو کھانا
دیدیا پھر تیسرے روز روزہ رکھا اور روٹی پکائی ایک کافر قیدی نے آواز دی اوسکو دیدیا اور آپ بھوکے رہے اور
اصحاب عبا کا حال بیان فرماتا ہے کہ وہ دل میں کہیں اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً
وَّلَا شُكُوْرًا ٥ ہم نیت طعام دینے ہم وجہ خدا کی لئے کہ جسپر دیکھو اوسپر ذات خدا ہے نہ ارادہ کریں ہم تم سے جزا کا
اور نہ شکر کا اس مقام سے صدیقہ رضی اللہ عنہا جسکو کچھ دیتیں اور وہ دعا دیتا تو اسکے جواب میں ویسی ہی اسکو
دعا دیتیں اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ٥ تحقیق ہم خوف کریں اپنے رب سے دن ترش سخت
گرم سے فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ٥ پس نگاہ رکھا اللہ نے انکو اس دن کے

عتبہ و ولید یا مشرکین ابوجہل کی جو بار کو منع کرے اور کہے میں نبی کو قتل کرونگا ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مارا جانا

سبب ہی اوسی شقی کے سوال ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ

لَيْلًا طَوِيلًا اور یاد کر اپنے رب کے نام کو صبح و شام اور رات میں بھی پس سجدہ کر اوسکے لئے اور تسبیح کر اوسکی دراز

رات میں یعنی تہجد پڑھ جو اوسکو خوف ابوجہل سے نہیں اِنَّ هٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ

يَوْمًا ثَقِيلًا تحقیق یہ کفار چاہتے ہیں دنیا کو فانیہ عاجلہ کو اور چھوڑتے ہیں اپنے پیچھے ثقیل روز قیامت کو اور وہ جو ابتدا ہو کہا ہی

اسکا جواب دیا ہے نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا یعنی ہم نے اونکو

پیدا کیا ہے اور محکم کی ہے اونکی پیدائش اور جب ہم چاہیں بدل کریں اونکی مثل بدلنا کہ اونکو تباہ کریں جیسے ہم نے

ولید کو اور عتبہ و ابوجہل کو بدر میں اور مومنین کو لادیں اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا

تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو چاہے پکڑے اپنے رب کی طرف راہ لیکن ہر ایک بندہ بندہ ہوا ہے مشیت حق میں جو اونکی امکان کے

ساتھ ہے تو ارشاد ہے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ

فِي رَحْمَتِهٖ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور نہیں چاہتے ہو تم بندے مگر وہ جو چاہے اللہ وجود مطلق سے

کہ اللہ ہی دانا حکمت والا ہے داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت میں کہ وہ اہل اسلام ہیں اور ظلم کرنیوالوں کیلئے تیار کیا ہے اوسنے

عذاب دردناک ۔

سورۂ مرسلٰت مکیہ ہے پچاس آیت اوسکے دو رکوع ہیں تنزیل ۳۳

اس سورت میں اثبات دین اسلام و عذاب یا نار وعید و کفار مکہ کا اثبات قیامت ہی دلائل ساطعہ سے ہے جنکا کا دون کیا سکا ہے اور

جو شخص مضمون فصل ۲ و ۷ دانیال و سورۂ و اربات سے واقف ہے وہ اوسکی دلائل سے خوب مطلع ہے کہ دانیال کی فصل میں

اونکا بیان ہوا ہے اوسکا ذکر ہے ایک بخت نصری کا جو زور سے یہودیوں پر چڑھے اور اونکو تباہ کیا دوسرے ذو القرنین کیقباد کی جو

زور و سختی سے بخت نصریوں کو تباہ کیا اور تیسری ہوا سکندری کی ہے جو یکبارہ چلی اور ذو القرنین کی سلطنت کو تباہ کیا چوتھی

ہوا روم کی ہوئی جنہوں نے کا یہود کو تفریق کر ڈالا پھر پانچویں ہوا دولت اسلامیہ خدا کی بادشاہت کی ہے جو ذکر خدا کی

القا کرنیوالی ہے یعنی قرآن کی جیسے رومیوں کو تباہ ہوت ہر خبر ہے جسکی خبر مسیح کی ہے جو سلطنت بادشاہی کہ اسکو نہ تھا ما مست سے

جیسے فصل ۲ اور ۷ فصل دانیال میں ہے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کے ارشاد ہے وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۝

فالعاصفات عصفا ۝ والناشرات نشرا ۝ فالفارقات فرقا ۝ فالملقیات ذکرا ۝ عذرا

او نذرا ۝ انما توعدون لواقع ۝ قسم ہی ہواؤن بخت نصری چلنے والی کی پھر تیزی سی پس قسم ہی ہواؤن

ذو القرنینی کی یا نیکی جو تیزی سی چلین اور قسم ہی ہواؤن سکندری کی جو ایکبارگی چلین پس قسم ہی ہواؤن مدینہ کی جو

یہود کے لئے تفریق کرنیوالی ہوئین اور قسم ہی ہواؤن اسلامی کی جو ذکر کی القا کرنیوالی ہین کفار کے عذر کے لئے کہ قیامت

کا ذکر نہ کہین کہ ہمارے پاس نذیر نہ ہو یا دو ذکر ڈرانیوالا نہ آیا اور مومن کے لئے کفار کی شکست کا اسی تحقیق تم جو وعدہ کئے گئے ہو

شکست دنیا و روز قیامت سی ہونیوالا ہی پس یہ جواب قسم ہی فاذا النجوم طمست ۝ واذا السماء فرجت ۝

واذا الجبال نسفت ۝ واذا الرسل اقتت ۝ لای یوم اجلت ۝ لیوم الفصل ۝ وما ادرٰک

ما یوم الفصل ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ پس جب ستارے محو کئے جاوین اور جب آسمان کھولا جاوین اور جب

ہوا میں جمع کئے جاوین اس ان کو لئے کہ میعاد کئے گئے ہین یعنی فیصلہ کے دن کے لئے اور کس شی نے جتلایا کیا ہی روز فیصلہ وہ دن ہی تو

افسوس ہی اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے یہان دو وعدہ ہین ایک اہل اسلام کی فتوحات کا دوسرا قیامت کا اور کافرونکو

رومیہ پر فتوحات اسلامیہ مین تردد ہو تو ارشاد ہی الم نہلک الاولین ۝ ثم نتبعہم الاخرین ۝ کذلک

نفعل بالمجرمین ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ کیا ہم نے ہلاک نہ کئے پہلے سرکش تو پھر دوسرونکو انکی بعد ہم لاتی

ایسے ہی ہم کرین گنا ہگارون مکہ کے ساتھ پھر قیامت مین افسوس ہی تکذیب کرنیوالونکی لئے اور اگر انکو دوسرے دعوی مین تردد ہی

تو اوسکا جواب تمثیل سے فرماتا ہی اور سند قدرت پر لاتا ہی الم نخلقکم من ماء مہین ۝ فجعلنٰہ فی قرار مکین

الی قدر معلوم ۝ فقدرنا فنعم القادرون ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ کیا ہم نے تم کو پیدا نہ کیا ذلیل

پانی منی سے کہ اوسکو ہم نے کیا قرارگاہ محکم رحم مین اندازہ معلوم تک پس اندازہ کیا ہم نے جو اوسکی نسبت ہونیوالا ہی پس اچھے ہم

قدرت والے ہین صاحب عظمت کے وعدہ کی حجیت سے تعبیر اسی دال ہی قیامت کو لانا ہمین کیا بعید ہی افسوس ہی اس روز

تکذیب کرنیوالونکے لئے الم نجعل الارض کفاتا ۝ احیاء وامواتا ۝ وجعلنا فیہا رواسی شامخٰت

واسقینٰکم ماء فراتا ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ کیا ہم نے نہ کیا زمین کو مردون و زندونکے لئے کفایت

کہ ایک جاوے دوسرا آوے اور کئے ہم نے زمین مین پہاڑ اونچے سر بلند کہ ابھرے اور پھیلاکر کے پہاڑ و نشیب تک کر کہ پانی شیرین بھی

اور پلایا ہم نے تمکو شیرین پانی افسوس ہی اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے کہ انکو شیرین پانی سے قادر مطلق جبکہ اصل

سے ساتھ متصف ہے بعد از مرگ و قبل انکو دوزخ میں لیجاوینگے جسکی آگ کی تین شاخیں ہونگی ایک دھواں منکرین اسلام کو
گھیر کر دوسرے دخان کی جو منافقون کو گھیرے تیسرے شرارہ کفار کے لئے تو حکم ہوگا انکو اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِيْ
بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ چلو اے کفار اس شے کی طرف جسکے
ساتھ تم تکذیب کرتے تھے چلو سایہ تین شاخ کی طرف کہ نہ سایہ کریگی اور نہ بچاوے گی لو سے کہ وہ ڈالیگی شرارے مثل قصر کی
گویا وہ اونٹ سیاہ زردی مائل ہیں۔ افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا
يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولینگے کافر اور نہ اذن دیا جاوے
اونکے لئے کہ وہ عذر کریں کہ عذر پذیر ہو افسوس ہے اوس دن کافرونکے لئے اور وہ جو فرمایا تھا کہ کس شخص نے جتلایا
کو کیا ہے وہ روز فصل فرماتا ہے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ روز فیصلہ کا ہے جمع کرینگے ہم تمکو اور پہلون کو پس اگر تمکو ہو کوئی مکر ہی کی مقابلہ میں ع
پس مکر کرو میرے ساتھ تمہارا مکر نہ چلیگا افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ تحقیق متقی لوگ سایہ میں چشموں میں اور میوہ میں ہونگے اس سے کہ جس میں حکم ہوگا کہاؤ
پیو کہا اور فرمایا جاوے یہ پانی چشمونکا خوش حال اس سبب سے کہ تم عمل کرتے تھے ایسی ہم جزا دیں نیکوکارونکو افسوس ہے
اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے اور کافرونکو حکم ہوگا كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کہاؤ اور متمتع ہو تھوڑا کہ تم مجرم ہو افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا
لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اور جب کہا جاتا ہے انکو کہ جھکو خدا کیلئے تو وہ نہیں جھکتیں افسوس ہے
اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے پس جبکہ ایسی دلائل روشن سے اسلام کی خوبی کا ثبوت ظاہر ہوا جسے ایسی کہ حالات
بیان کئے تو ارشاد ہوتا ہے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ پس کس بات پر بعد اسکے ایمان لاوینگے اہل اسلام کو [illegible] ع

سورہ نبا مکیہ ہے چالیس آیت سکے دو رکوع پر مشتمل ہے

وجہ مناسبت پہلی سورت کے ساتھ ظاہر ہے کہ جسمیں قیامت کا بیان بدلائل ساطعہ ہے تو اسمیں کفار مکہ اختلاف کرتے

مارا جاوے سے تو فرعون کی تباہی سے جو بڑی شوکت والا تھا ابوجہل کی تباہی پر بسکی چنانچہ فرماتا ہے وَالنّٰزِعٰتِ

غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ قسم ہے
ہواؤں بخت نصری کی جو کھینچنے والی ہیں یہود کی جو بیٹھی اندر گھس کر اور قسم ہے ہواؤں ذوالقرنینی کی جو یہود کو خوش
کرنیوالی عظیم خوشی سے ہوئیں اور قسم ہے ہواؤں سکندری کی جو اڑانیوالی ہوئیں بڑی اورڈالیں پس قسم ہے ہواؤں
رومیہ کی جو سبقت لیجانیوالی ہیں یہود کی بربادی میں پس قسم ہے اہل اسلام کی ہواؤں کی جو تدبیر کرنیوالی ہیں کار کی
تا قیامت کہ نشان ہو اوسکی آمد بار دگر سے ہے تحقیق قیامت آنیوالی ہے جیسے قسم کی اس جواب پر آیت ذیل دال ہے
جسکے اعتماد سے جواب محذوف ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ جسدن صور اول سے زمین ہلنے والی ہے اور پیچھے آوے اوسکے صور دوم سے ردیف ہونیوالی
دل اوس روز خوف کرنیوالے ہونگے آنکھیں خشوع کرنیوالی ہونگی يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ جو کہیں کیا ہم رد کیے جاوینگے اول حالت میں
کیا جب ہوں بوسیدہ ہڈیاں کہیں یہ اوسوقت میں بار دگر زیانکاری ہے فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَاِذَا هُمْ
بِالسَّاهِرَةِ ؕ پس جز این نیست وہ ایک نفخ اسرافیل ہے پس ناگہان ہوں وہ زمین صاف میں کہ ارض محشر ہے
اور مقام بعد انبیا کی پیشنگوئی میں اگرچہ بظاہر ہے لیکن جبکہ معلوم کیا گیا کہ یہ خبر نبی کی ہے جسکے پیچھے نبی نہیں ہوا اور نبی
بعد نہیں اور فتح اہل اسلام پر جو بعد اونکے تھا تو اوسکی اور قیامت کی تحقیق میں سند حدیث موسیٰ سے لاتا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ۖ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ کیا آئی تجکو موسیٰ کی حدیث
جبکہ پکارا اوسکو اوسکے ربنے پاک جنگل نام طویٰ میں جا فرعون کی طرف کہ وہ سرکش ہے پس فرما کہ کیا ہے تیرے تئیں رجوع بطرف
اسکی کہ تو پاک ہو اور راہ بتاؤں تجکو تیرے رب کی طرف کہ تو خوف کرے یعنی قیامت سے تو جب موسیٰ نے حسب کتاب
خروج کے کہا کہ میرا خدا اور تیرے باپ دادوں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا مجکو ملا اور لوگ معتقد قیامت کے ہیں یا جسم کے
ہیں تو فرعون نے کہا اونکا نام کیا ہے وہ بر لیتے ہیں اور اونکی قائم رہتے ہیں کہ جسم نہیں لیا تعجب ہوا اور قیامت کا آنا موسیٰ کے
قول سے سمجھا تو اسقدر تغیر عالم کو بہت بعید سمجھا تو اوسکا ثبوت عصا کی حالت سے ظہور کرایا کہ یا تو وہ عصا تھا اور وہی اژدہا

ہاتھہ کی ساتھ لکہی ہو جیسے فصل ۱۰ و ۲۰ سوم تکوین مین جو خلاصہ صحف مکرم آدم ہے حیات کرکے اور فصل ۱ انکو مین خلاصہ صحیفہ
مرقومہ ابراہیم مین برکت کرکے اور فصل ۹ سفر ثنی صحیفہ موسی مین پارہ پارہ کرکے کہا گیا ہے اور فصل ۱۱ یوحنا کی جو
جو بزرگ لکہنے والے انکی ہاتہہ سے لکہی ہوئی ہے فصل ۱۰ سفر ثنی کو مسیح نے بحق احمد مانا ہے اور فصل ۲۴ کتاب اعمال مین جو انکو کا
ہاتہہ کی لکہی ہوئی ہے تسلیم کیا ہے اور کو توراۃ سے کے مجموعہ وانجیل پر حوادث گذری لیکن اونکا وجود زمانہ نبوت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بالبداہت آیت وعندہم التوریۃ فیہا حکم اللہ سے ظاہر ہے تو توراۃ کے مراد
لینا سخت تعصب ہے اور ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ وجود انجیل زمان نبوت ختم المرسلین مین
ظاہر ہے اور انجیل یہی کی فصل ۵ مین تفصیل احوال خلفا موجود ہے اور توراۃ وہب منبہ تابعی کے پاس موجود تہی ایسی اونکا
وجود کا انکار سراسر تعصب ہے جیسے کہ آیت مصدقا لما معکم اعلی ندا کر رہی ہے کہ جو تمہارے پاس ہے اسکی ہم تصدیق
سوا اوسکے جو محرف ہے اور عتبہ خبیث کو کس شی کا فخر ہے کیا وہ نطفہ سے پیدا نہین اور ویسی ہی ذلت سے مارا جاوے گا جیسے

ارشاد ہے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ ۚ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ
يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ قتل کیا جاوے

انسان عتبہ کیسا ہی دشمن ہی کفر کرتا ہے کس شی سے اوسکو اللہ نے پیدا کیا نطفہ سے اوسکو پیدا کیا پس اندازہ کیا اوسکو با مقدار
معین پہر راہ اوسکو آسان کیا پہر مارا اوسکو کہ شیر اوسکو پہاڑے پہر قبر مین رکہے اوسکو پہر جب چاہے زندہ کرے اوسکو تحقیق
ندادا کیا اوسنے وہ جو اوسکو جب کا اللہ نے حکم کیا تہا اور تہوڑی مدت گذری کہ شیر نے اوسکو پہاڑا اسکا ذکر سورہ تبت یدا مین آ چکا ہے
اس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو فرمایا تہا کہ کتا اوسکو پہاڑے گا تو باوجودیکہ ابی لہب نے اسکی حفاظت بہت کی تہا
پہر سفر مین اوسکو وسط قافلہ مین اپنی بیچ سلایا لیکن شیر نے دوسرے سے تعرض نکیا اور عتبہ کو ہی پہاڑا اور عتبہ فی الجملہ ابی لہب
کے زمرہ تہوڑی جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائی پہر پہلے بسبب شرکت سوداگری اور باپ وماں بہائی وغیرہ کی ایمان نہ لائے تو غالباً زمانی سے

ارشاد فرماتا ہے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا

لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ پس چاہیے کہ دیکہے انسان اپنی کہانے کی طرف کہ ہمنے ڈالا پانی اوپر سے ڈالنا پہر چیرا ہمنے زمین کو چیرنا پس پیدا کئے ہمنے
دانہ و انگور و گہاس و زیتون و کہجور و باغ گہنے اور میوے اور چارہ تمہاری لئے اور تمہارے چوپایون کے لئے اور اب کی تحقیق پوری کتاب ...

بعض کا مقولہ ہے کہ اسے اسا پایا ہے جیسے یسوع کو عیسی جو کہ عبرانی ہے اور بعض مقام پر عرب و حبش میں
وہ ہوتا ہے جیسے ہندوستان میں اسم ہوتے ہیں دیکھو اسکے مقدمہ میں قول صدیق و فاروق کو اور دوسرے بعض کہا
لیتے میں اور اسا کو ادا کرنے میں کوئی عیب کی بات نہیں جو بعض نا تراشیدہ اسپر مضحکہ کرتے ہیں وہ گروہ ایک بات ہاں
وہ اپنی دعوت حدید سوائے صاحبزادی کے اور اولاد کے ایمان نہ لاوی تو اسکا جواب ارشاد ہے فَاِذَا جَاۗءَتِ
الصَّاۗخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِۍٴٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ عَلَيْهَا
غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ یعنی جب آوے دوسری آواز صور دوم کی تب
بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی عورت و اولاد کا ڈر سے ہر ایک مرد کو اس روز حال ہو کہ بے پرواہ
کر دے اور سلوک ہتال دوسری طرف توجہ سے منہ اُس روز روشن ہوں ہنستے خوش ہوکر اور منہ اُس روز غبار آلود ہوں
چڑھے اوسکو تاریکی یہ لوگ کافر گنہگار ہیں اور سے فتح مکہ کے بعد عکرمہ ایمان لائے ۔

سورۂ تکویر مکیہ ہے انتیس آیت پر مشتمل ہے

اسمیں قیامت و قرآن کے حالات ہیں جنکے کفار مکہ منکر تھے پس قیامت کی بابت جواب آیا کہ ایسے وقت میں کہ جب قیامت
ہو جاویگی جو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَ
اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَ
اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝
وَاِذَا السَّمَاۗءُ كُشِطَتْ ۝ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝
جب سورج سیاہ کیا جاوے اور جب تارے دھندلے ہو جاویں اور جب پہاڑ اڑائے جاویں اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کا
عمدہ مال بے معطل کیا جاوے اسکی پول ہو اور جب وحشی انسانوں سے ملیں کہ پول ہو وحشت جاتی ہے یہ صور اول میں ہوگا
بڑی وحشت اسی سے جیسے زمانہ بارش میں سیلاب متصل ہو وحشی ہم جنس اکٹھا ہو اسکا نشانات سے ظاہر ہے آیت آئندہ سورت کے
اوائل کو عمل کرنا چاہئے اور صور دوم کی بابت ارشاد ہے اور جب دریا سلگائے جاویں اور جب جانیں جسموں سے ملائی جاویں
اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی دریافت کیا جاوے کہ کس گناہ کے سبب تو قتل کی گئی تا کہ زندہ درگور کرنیوالوں کو سزا

دیجاوے اور جب نامۂ اعمال پراگندہ کئے جاویں اور آسمان کہولے جاویں تاکہ ہر ایک آسمان کے فرشتے آویں اور
بالآخر روح اعظم فیصلہ کے لئے تخت پر جلوہ گر ہوا اور جب جہنم سلگہایا جاوے اور جب جنت زینت دیجاوے جس وقت
عدالت ہو تو جانے نفس اوسکو جو حاضر کیا جاوے یعنی عمل کیا ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو
دیکھے حال قیامت وہ سورۂ تکویر کو دیکھے اور تو دوزخ سے بچنے کے لئے اور جنت کے حصول کے لئے قرآن کو تسلیم کرو
اور قرآن مجید کی نسبت جو کفار کو انکار ہے حالانکہ ہر زمانہ میں اوسکی پیشنگوئی ہوتی آئی ہے جیسے زبور فصل ۲۰
متی کی تفسیر سے پانچ انبیا کو اکب مثال سے دریافت ہوئے تو ارشاد ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ
وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ
الْمُبِيْنِ پس قسم کہاؤں کوکب آدم جیسے والی جنکا [illegible] اور سست کی سہا کہ میں برکت قرآن
کی طرف اشارہ بطور پیشنگوئی بیان کیا اور قسم کروں خنس کی اور خنس غایب ہونیوالوں کو کہتے ہیں جو کوکب ابراہیم ہے
جو زمان یوسف جوار یعنی گذرنیوالا ہوا اور اونکی پیشین گوئی قرآن کی نسبت مفصل گذری کہ ہمارے خیال میں اس سے
برکت پاویں کہ برکت سے مراد قرآن ہی ہے اور قسم کروں ستارہ موسیٰ و ہارون کنس پوشیدہ ہونیوالی لی اور موسیٰ کی
پیشین گوئی اہل اسلام کی نسبت مفصل گذری کہ بارہ پارہ کلام خدا بنی اسماعیل ہی کے منہ میں ہوگا جیسے فصل ۱۸ سفر [illegible]
میں ہے اور رات جو گذری کہ مثل چراغ سحری زمانہ مسیح تہا جیسے ورس ۱۹ فصل اول نامۂ دوم بطرس میں دولت مسیح کو
چراغ سحری کرکے لکہا ہے اور مسیح کی پیشین گوئی قرآن کی نسبت فصل ۱۲ یوحنا میں گذری کہ فصل ۱۸ سفر موسیٰ کو
تسلیم کیا اور قسم کہاؤں صبح اسلام کی جب پو پہوٹی جیسے ورس مذکورہ فصل دوم مکاشفات میں موجود ہے جسکے نبی پر
قرآن اوترا بتحقیق قرآن قول رسول بزرگ جبرئیل ہے جو بزرگ ہے روح اعظم صاحب عرش پاس باجاہ فرمان بردار
وہاں امانتدار اور نہیں ہے صاحب تمہارا یعنی پیغمبر دیوانہ جو اسکی بات نہ مانو جیسا کہ ولید نے کفار مکہ کے
روبرو دیوانہ پن سے آپکی نسبت انکار کیا جیسے ذیل سورۂ مدثر میں گذرا اور البتہ دیکہا پیغمبر نے جبرئیل کو افق مبین میں
کہ عالم شہادت سے عبارت ہے جیسے افق اعلیٰ عالم ارواح سے عبارت ہے جو عالم روح اعظم کا ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِيْنٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ اور نہیں ہے وہ غیب پر گمان کرنیوالا

کاہنوں کے طور پر اور نہیں ہے شیطان رجیم کے قول کے ساتھ مشابہ پس کہاں جاتے ہو اپنے خیالوں میں کہ اسکو تسلیم نکرو إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ نہیں ہے قرآن مگر پند ہے عالموں کے لئے اُس شخص کے لئے جو چاہے تم میں سے کہ راہ درست اختیار کرے اور تم نہ چاہو مگر یہ کہ چاہے رب العالمین۔

ربع

سورۃ الانفطار مکیہ ہے انیس آیت کی

مخفی نرہے کہ ولید ابن مغیرہ صاحب مال و اولاد کا حال سورۂ مدثر میں گذر گیا اور باوجود قرآن کی خوبی سے اقرار کے کافر رہا اور کافر مسمی اشد بن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گستاخی کرتا اور اُسپر چونکہ تا ایک ساعت آفت نہ آئی تو اوسکو غرور ہوا اور قیامت کا منکر ہوا تو اوسکے حال پر یہ سورت دال ہے تو ارشاد ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝ جب آسمان پھٹے اور تارے پراگندہ ہوں اور دریا زمین مکشوف پر مثل طوفان نوح کی طرح بہائے جاویں اور جب قبریں زیر و زبر کیجاویں جانے ہر نفس اوسکو جو مقدم کیا مثل نفس اور موخر کیا سنت بد سے يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝ اے انسان کافر کس شے نے غرور میں تجکو ڈالا اپنے رب کرم والے سے جسنے اپنے کرم کی وجہ سے تجھے ہنوز عذاب نہیں دیا کہ اوسنے تجکو پیدا کیا پھر ٹھیک کام کیا تجکو پس پھر تجکو دوسرے حیوانوں کی صورت سے جس صورت خوب میں چاہا تجکو بنایا ہرگز نہیں ہوا ایکے تنے تکذیب کی دین کی او کفار مکہ اور عبرت نہ پکڑی بلکہ تم بھی راہ حق سے پھر او وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ اور تحقیق تمہارے اوپر لازم کئے ہیں اللہ نے البتہ کراما کاتبین البتہ حفاظت کرنیوالے لکھنے والے جانتے ہیں جو تم کرو کتاب سجین میں تم داخل ہو اور اہل اسلام کتاب علیین میں پس آفت آ دنیا میں محصور نہیں إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ تحقیق نیکوکار البتہ نعمتوں میں ہوں اور گنہگار کافر البتہ دوزخ میں جاویں

داخل ہون اونمین بروز دین اور اس دوزخ سے غائب ہون وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۧ اور کس چیز نے تجھکو
جتلایا کیا ہے روز دین پہر کس شئے نے جتلایا کیا ہے روز دین دن ہوگا نہ مالک ہوگا کوئی نفس کسی نفس کا ذرہ بہی اور
کار اسدن روز خدا اسکے لئے ہوگا

سورۃ المطففین مشہور مدنی ہے اور تحقیق حالات سے مکی ظاہر ہوتی ہے ۳۶ آیۃ کی

اسمین مجرم مشرک کفار قریش مثل ابی جہل اور ولید بن مغیرہ و عاص و وائل متکبرین مکہ کا حال ہے جو غریب
مسلمانون پر ہنسا کرتے اونہین سے نضر بن حارث کا مقولہ تہا کہ قرآن رستم و اسفندیار کی کہانیوں کی طرح سے
پُر اسلئے قصے ہین اور سورہ رحمن سے ظاہر ہے کہ وہ کم تولا ہی وہ سودونکی تہی جس ہے کے اونکو تنبیہ سورہ ہذا مین ہو گئی
اور نیز جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے ابو جہینہ کے لئے دو صاع درپیش ہوتین
ایک لینے کی دوسری دینے کی تو مدینہ مین آپ پر یہ سورت غالب پڑہی گئی پس سدی نے بہ نسبت ابو جہینہ کے
نازل کی اور چونکہ دوسری خبیث الناس تہی ابو جہینہ مین ایسا کرتے تو اونپر ٹپڑ ہی جاتی جیسے عبد اللہ بن عباس سے
اونکے حق مین سورت ہذا کا نزول سمجہا اور اس سورت مین بہی جیسے پہلی سورت مین قیامت کا ذکر ہے اول اصل لفظ کہ
تو لینے والونکی نسبت جو دوسرونکو کم دیتے اور دوسرونسے زیادہ لیتے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَيْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ افسوس ہے انکم تولا کرنے والے کہ جب کیل کرادین
آدمیون سے اونکو ضرر کے لئے پورا کرادین پس اعتبار لفظ علی کیا ہے بنظر ضرر دوسرونکی لایا گیا ہے وَاِذَا كَالُوْهُمْ
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۭ اور جب خود کیل کرین یا وزن کرین دوسرونکو کم کرین کیا اونکو یہ یقین نہین اَلَا يَظُنُّ
اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ تحقیق وہ گمان کرین
کہ یہ لوگ اوٹھنے والے ہین بزرگ دن والے کے لئے جسدن کہ کہڑے ہون آدمی رب العالمین کے حکم کی جہت انصاف کو كَلَّآ
اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۭ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۭ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۭ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اس روز کا ہونا حق ہے تحقیق کتاب بدکاران البتہ سجین مین ہے
اور کس چیز نے تجکو جتلایا سجین کو کیا ہے وہ سجین جسکو دوسرے مقام پر جتلایا نہین گیا کتاب ہے لکہی ہوئی جسکے نقوش

کفار ہوا ونکے اعمال جون افسوس ہی کہ اس روز ان تکذیب کرنیوالونکو جو دین کے روز کو جھٹلاتے ہین وَمَا یُکَذِّبُ بِہٖ

اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۙ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۙ اور نہین جھٹلاتا ہی اسکو

اور لا مگر ہر تجاوز کر نیوالا گنہگار مثل نضر بن حارث کی جب پڑہی جاتی ہین اوسپر ہماری آیات کہے یہ اگلی کہانیان ہین مثل

اہل فارس کی رستم و اسفندیار کی کَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۞ ہرگز اونکا یہ قول درست نہین

بلکہ زنگ چھپایا ہی اونکے دلون پر اوسکا جو عمل کرتے تہے یعنی کفر کے سبب کَلَّاۤ اِنَّہُمْ عَنْ رَّبِّہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۙ

حق یہ ہی کہ اپنے رب سی اُس روز البتہ حجاب والے ہون گے ثُمَّ اِنَّہُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ۙ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا الَّذِیْ

کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ۙ پہر تحقیق وہ البتہ داخل ہونگے دوزخ مین پہر کہا جائیگا یہ ہی وہ دوزخ جسکی تم تکذیب کرتے

کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۙ وَمَاۤ اَدْرٰىکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۙ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ یَّشْہَدُہُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۙ

حق ہی کہ کتاب ابرار کی علیون مین ہی اور کس شی نے جتلایا تجکو کہ علیون کیا ہی وہ کتاب ہی لکہی ہوئی کہ حاضر ہوتے اوسکو

مقرب کہ عالم علیون کو کتاب مرقوم سے استعارہ کیا جسکے نقوش مقرب ہوتے ہین اور اول سی ظاہر ہی کہ کتاب اور علیون کی

تفسیر نہ کی اس سی ہی اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ۙ تحقیق نیکو کار مثل عمار و صہیب

و بلال وغیرہ کی البتہ نعمت مین ہونگے تختون پر ٹیک لگائے دیکہتے ہونگے کافرون کو جیسے کفار امرا دنیا مین اونکو دیکہتے تھے تختون پر کر تین

جیسے اوپر ہوئی برہنہ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِہِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ خِتٰمُہٗ مِسْکٌ ۚ

وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۙ وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۙ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِہَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۙ

تو پہچانے اونکے مونہوں مین نعمت کی تازگی پلائے جاوینگے خالص شراب جسکو مہر کردہ شدہ ہی جسکی مہر مشک ہی اور اُسمین پس چاہئے کہ رغبت

کرین رغبت کرنیوالے اور مزاج اوسکا تسنیم سی ہی ایک چشمہ ہی جس سی پیوین مقرب اہل اللہ اہل عشق و ذوق و شوق والے ابن

عباس کا قول ہی کہ تسنیم وہ شی ہی جسکی نسبت اللہ تعالی نے فرمایا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَہُمْ فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا

کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۙ تحقیق جن کفار نے یا خصوص اہل مکہ نے

جرم کیا اُن لوگون سے جو ایمان لائے ہنستے تہے اور اونکو جب دیکہتے غمز کرتے تہے یعنی مثل ولید وغیرہ کی جو دیکہکر ہوتی بلال اور صہیب

و عمار وغیرہ سی کہ کہا یہ لوگ دین و دنیا کے ہلاک ہونگے وَاِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَہْلِہِمُ انْقَلَبُوْا فَکِہِیْنَ ۙ وَاِذَا رَاَوْہُمْ

قَالُوْۤا اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۙ وَمَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْہِمْ حٰفِظِیْنَ ۙ اور جب لوٹتے اپنے اہل کی طرف لوٹتے باتین

سامنے کو چلاتے گماں ایسا رکھتے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے کہ یہ گمراہ ہیں اور یہ بھیجے گئے کافر اہل اسلام پر محافظت کرنے واسطے تاکہ ان کے احوال کی تلاش کریں کہ عیب لگائیں فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ پس آج وہ ایمان والے کافروں سے ہنسیں تختوں پر دیکھیں تحقیق سزا دی گئی کافروں کو ان کی جو وہ کیا کرتے تھے جب آسمان پھٹیں یعنی سخت ہو سا کہ واقعہ جسکا ذکر آئندہ سورت میں آتا ہے

سورۂ انشقاق مکیہ ہے پچیس آیت کی

معنی یہ ہوں کہ پہلے پانچ آیات اس سورت کے متعلق ہیں پہلی سورت سے اور پھر جواب آسکا ہے جو عدالت کے دن ہو یعنی کفار ایمان لانے میں قریب کہا ہے تھوڑے اسلام کی عدم قبولیت سے کفار منکر ایمان نہ لاتے تھے تو اس سورت میں ارشاد ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ جبکہ آسمان پھٹ جاوے ملائک کے آنے سے اور سنے آسمان اپنے رب کے حکم کو اور لائق ہے کہ وہ سنے اور جبکہ زمین پھیلا دی جاوے ٹیلوں اور پہاڑوں کو اٹھا دیجاوے اور ڈالے اوسکو جو اوس میں ہے اور خالی ہو اپنے اندر سے اور سنے حکم رب کو اور وہ لائق اسکے ہے کہ سنے تو اوس وقت کی بات ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ اے انسان تحقیق تو عامل و محنت کرنے والا ہے اپنے رب کی طرف محنت کا پس اوسکے بعد اس سے تو ملنے والا ہے پس سب عمل کرنیوالا عمل ہے پس اسکی مطابق مانند اعمال ملیں فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ پس لیکن وہ جو دیا جاوے اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں پس جلد حساب کیا جاوے آسان حساب اور پھرے اپنے اہل یعنی حوروں کی طرف خوش اور لیکن وہ جو دیا جاوے اپنی کتاب پیٹھ پیچھے سے تو چاہے ہلاکت اور داخل ہو دوزخ میں کہ تھا وہ اپنے اہل میں اکڑ کے ساتھ خوش تحقیق اوس نے گمان کیا کہ رجوع کریگا ہرگز نہیں ہاں تحقیق اوسکا رب تھا اسکے حال پر بینا پس اس سورت میں ایمان لانا ضرور ہے اور اعمال میں دیر کی اس وجہ سے کہ اسلام کی

ع ۲

فتوحات میں آئیں جنکا ذکر مورہ ہم استے سورۂ ذیل کی تاویل میں ہم لکہیں گے لہذا اسکو لکہو بیعت ان آیتوں

سے پکڑنی چاہیے جنکی قسمیں کہائی جاتی ہیں کہ قسم بعین ایک قسم کی شہادت ہے اور سورت سابقہ مین مطابق

فصل ۲ متی کے پانچ دورونکا حال زمانۂ آدم سے زمانۂ اسلام تک دریافت ہوا وہی بیان ذیل میں فرماتا ہے کہ شفق

زمانہ اول دورہ آدم سے اشارہ ہے جو رات کے سبب جیسی اندہیرے اور زمانہ دوسرے دورہ ابراہیم کی طرف ہے اور ماوسق اشارہ

تیسرے دورہ موسی کی طرف جسمین جمعیت ہوئی اور والقمر اذا اتسق اشارہ چوتہے دورہ کی طرف ہے جو چراغ سحری کے

طور پر تمام ہوئے کو ہوا اور لترکبن طبقا عن طبق اسلامی دورہ کی طرف اشارہ ہے کہ عالم میں خدا تعالی اوز ترتیب

رکہی ہے کہ ہر شے اپنے وقت پر پوری ہوتی ہے تو تم بہی درجہ بدرجہ مراتب موعودہ کو پہنچو گے مابران فرماتا ہے فلا اقسم

بالشفق ۝ والیل وما وسق ۝ والقمر اذا اتسق ۝ لترکبن طبقا عن طبق ۝ فما لهم لا یؤمنون

پس قسم ہے شفق دورہ اول کی اور قسم ہے رات دوسرے دورہ کی اور قسم ہے اوسکی جو اکٹہا کرے تیسرے دورہ کی اور قسم ہے چاند

کی جبکہ تمام ہوا چوتہے دورہ کی نسبت البتہ تم پانچوین دورہ والے چڑہو گے آسمانی اسلامی میں درجات عالی پر درجہ بدرجہ پس کیا ہے کفار کو

کہ ایمان نہیں لاتے اور اپنی ہلاکت کے خواستگار ہوتے ہیں کہ ہر ایک ترقی اپنی جگہ ہوتی ہے دیکہو پانچ دور دل میں کو کہ کیسے اپنے وقت

آئے اور سیر فتوحات اسلامیہ کو غور کریں اس مقام پر مطابقت کو غور کریں کہ اگر کوئی یہودی بہشت میں گیا ہوگا تو مسلمان ہو کر

وہاں جائیگا یہی ایک مثنیت موسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے جو فصل ۱۸ سفر تثنیہ میں ہے اسی تثلیث کی وجہ سے

بیت المقدس دو مرتبہ قوم یہود سے نکلی دو مرتبہ اہل اسلام کے قبضہ سے نکلنے والی ہوئی ایک مرتبہ کروسیڈ میں جسکو صلاح الدین نے

واپس لے لیا اور دوسری مرتبہ عنقریب عرصہ میں نکلنی کی کہ مہدی علیہ السلام واپس لے لینگے و اذا قرئ علیهم القرآن

لا یسجدون ۝ بل الذین کفروا یکذبون ۝ واللہ اعلم بما یوعون ۝ فبشرهم بعذاب

الیم ۝ الا الذین امنوا وعملوا الصالحات لهم اجر غیر ممنون ۝ اور جب پڑہا جاوے قرآن اونپر

تو نہیں جہکتے بلکہ وہ جنہوں نے کفر کیا ہے تکذیب کرتے ہیں قرآن کی اور اللہ دانا تر ہے اسکے ساتھ جو دلوں میں رکہتے ہیں ارادہ

قتل پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے پس اونکو بشارت دے عذاب بدر و قیامت دردناک کی مگر وہ جو ایمان

لاوین اور نیکوکار ہوں اونکے لئے اجر ہے غیر مقطوع چنانچہ زمانہ اسلام کو فصل ۲ دانیال میں آسمانی

بادشاہت کہا ہے۔

سورۃ البروج مکیہ ہے مشتمل ہے بائیس آیات پر

اس سورت کا ربط پہلی سورت سے ظاہر ہے کہ پہلی سورت میں بھی مشرکین و مومنین کا ذکر ہے اور اسمیں بھی وہی ذکر ہے اور
زمان اسلام کو خدا کی بادشاہت و آسمانی بادشاہت یعنی روحانی بادشاہت فرمایا جاتا کتب مقدسہ
بالخصوص فصل ۲ دانیال میں ہے اور مزید برہم ۱۴ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا گروہ اور اونچا برج کر کے فرمایا ہے کہ
جنکی امت میں ستر ہزار ایسے اشخاص ہوں جنکی ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار بلا حساب و کتاب جنت میں جاویں جنپر
ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ غبطہ کریں کہ کاش ہمیں سے ہم ایک ہوتے اور یوم موعود وجود آدم سے ہزار ہفتم مقدس حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا زمانہ ہے جو قیامت اولیٰ قیامت مقدسہ کر کے فصل ۲ مکاشفات یوحنا میں کہا ہے اور شاہد روز جمعہ ہے اسلام
کی خوبی کی نسبت جسکی عظمت و یادداشت بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے جو آدم کی ساتویں ہزار میں ہوئی ہے
اور مشہود روز عرفہ ہے جسمیں آدم کے عصیان و غوایت معاف کیے گئے جو شرکت فی التسمیہ سے تھی کہ آدم و حوا نے اپنے بیٹے کا نام
عبدالشیطان رکھ لیا تھا پس شرک کی مذمت بیان کرنا ہے کہ نام رکھنے سے عبدالشیطان کر کے آدم و حوا میں سو سال تک
معاتبت رہی اور کفار مکہ نے یہ نہ سمجھا اور مخالفت میں کمر باندھی اور اہل اسلام کو فتنہ میں ڈالا کہ سمیہ اور عمار و یاسر پدر عمار کو
قتل کیا اور عمار پر سخت تشدد کیا اور کفار اپنی تباہی کو مثل تباہی صاحب اخدود نہ سمجھے اور قرآن کو جھوٹا کہا اور انکی
تباہی مثل اصحاب اخدود فنا کی ہونیوالی تھی اور اصحاب اخدود تین ہوئے ہیں ایک مملکت یمن میں جسکا قصہ مسلم و ترمذی میں
مذکور ہے اور دوسرا ممالک شام میں یہ قصہ واقع ہونا بتلاتے ہیں اور تیسرا بابل میں واقع ہوا ہے جو تیسری فصل دانیال میں
بابل میں انبیا کی نسبت بخت نصر سے وقوع پہنچایا گیا وہی یہاں بے تکلف مراد ہے اور ممکن ہے کہ تینوں مقام کی طرف اشارہ ہو کہ
اصحاب اخدود چند ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فصل ۲ دانیال میں آسمانی بادشاہت والا کر کے فرمایا گیا ہے اور آسمانے
بارہ برج والا کی قسم اس مقام سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ ائمہ الطاہرین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طالع میں
آخر برج حوت ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیا میں تو مناسب ہوا کہ مجموعہ تورات کی مطابق مشرکین کے لئے
اس قصہ بخت نصر سے جو فصل ۳ دانیال میں ہے تنبیہ کیجاوے کہ بخت نصر نے سونیکی تصویر بنوائی کہ سب بنی اسرائیل وغیرہ
اسکو سجدہ کریں اور حکم نکالا کہ جو سجدہ ہماری تصویر کو نکرے وہ آگ کی خندق میں ڈالا جاوے تو سب نے سجدہ کیا مگر سدرک
اور میشک اور عبدنجو نے سجدہ نکیا جو یہود کے انبیا اور مقرب بادشاہ تھے انپر یہ عیب لگایا گیا کہ وہ اپنے خدا ہی کو واحد سمجھ

سوا اپنے تصور کو سجدہ نہیں کرتے پس اس وجہ سے خندق کھدوایا گیا اور وہ سب ہو کر آگ میں ڈالے گئے پس یہ بیس اور عالما
جو تھے وہاں آگ کا اثر منافق ہوا پس اونکو آگ سے باہر نکلوایا اور حکم بادشاہ کا کہ جو اوس کی شکایت کرے وہ قتل
کیا جاوے دیکھو تفصیل یہ کتاب ذبیان میں اس تمام قصہ کو اس سورت کی مطابقت میں [illegible] کے بعد کی بست علم میں
مروی امر ہی یہ اسی قدر حاصل ہے کہ کسی میں ایک بادشاہ تھا اوسکے پاس ایک ساحر تھا جب وہ بڈھا ہوا تو ساتھ وہ
بھی حیلہ کرنیکے لئے ایک لڑکا طلب کیا تاکہ اوسکو سحر سکھلاوے اور اس لڑکے کی راہ میں راہب رہتا تھا تو لڑکے کا
دل اوسکی طرف مائل ہوا تو اوسی ایک روز راہ میں [illegible] دیکھا جسنے آدمیوں کی راہ بند کی تو اوس لڑکے نے اوسکے
پتھر پھینک مارا کہ اگر میرے نزدیک اے اللہ راہب تجھے [illegible] تو اس [illegible] کو میں پتھر سے مار [illegible] اللہ [illegible] اوسکو قتل کیا
اور لڑکے سے اوسکے بعد اندھوں اور [illegible] کو خدا تعالیٰ نے اچھا کرایا ایک مصاحب بادشاہ کا اوسسے اندھا تھا اچھا کیا
اور وہ بھی موحد ہو گیا بادشاہ پاس [illegible] کیا تو بادشاہ نے دریافت کیا جواب دیا کہ میرے رب نے مجھکو اچھا کیا پس
بادشاہ خدا کے نام سے غصہ ہوا اور اوسکو تکلیف دینے لگا اوسنے اوس لڑکے کا نام لیا پس اوس لڑکے کو تکلیف جو
دی تو اوس راہب کا اوسنے نام لیا کہ مجھکو اوسنے یہ سکھلائی ہے تو راہب کو آرہ سے چیر ڈالا اور لڑکے کو طرح طرح سے مارنا چاہا
پر وہ مرا نہیں [illegible] بعد اسکے [illegible] کر کہا کہ میں یوں مر سکتا ہوں کہ تو مجھکو [illegible]
اور مجھکو لٹکا دے اور تیر لیکر بسم اللہ رب الغلام کہکر میرے مار پس بادشاہ نے لڑکے کے بسم اللہ رب الغلام کہکر اوسکو تیر
اوسکے مارا پس وہ مرگیا اور اس کرامت کو اوسکی دیکھکر بہت سے آدمی [illegible] اسلام پر آئے اور بادشاہ نے
خندق کھدوایا اور اوسمیں آگ جلوائی اور مومنین کو ڈالنا شروع کیا تو ایک عورت کو پکڑا تو اول اوسکے بچے کو ڈالا کہ
آگ میں [illegible] کہ ماں [illegible] اور مجھکو [illegible] پس وہ بھی آگ میں گری [illegible] بعد [illegible] لوگو
بچا لیا [illegible] یہ سورت اونکی نصیحت کیلئے نازل ہوئی جسمیں بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے قسم کھا کر قصہ
بیان کرکے جواب قسم کا ارشاد ہے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ قسم ہے آسمان صاحب بارہ برج یعنی بارہ راس کی اور روز موعود قیامت اور [illegible] قسم
اسلامی کی قسم ہے اور قسم ہے شاہد [illegible] اور مشہود [illegible] کی قتل کئے گئے اصحاب خندق کے لکڑی والی آگ [illegible]

جیسے ارشاد ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝
تحقیق یہی قید اونکی مکر کرین کہ پانچ پانچ آدمی ہر ایک قوم کے قتل کے لئے مقرر کرین اور مین اونکی مکر کی سزا دونگا بڑی
برور بدر و سرور قیامت پس کافرون کو مہلت دی تھوڑی مہلت کہ حضور صحیح سلامت ہجرت کر گئے اور جب ابوجہل نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر سو اونٹ دینے کہے تھے تو خدا تعالیٰ نے ابی جہل کے مکر کی یہ جزا دی کہ عمر فاروق
جنہوں نے ابی جہل کی طرف سے بڑا قتل کا اوٹھایا تھا اسلام لائے اور بدر میں ابوجہل مارا گیا اور روز قیامت سخت
عذاب میں گرفتار ہوگا اور حسب آیت اولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات کے تبدیل کی عوض عمر فاروق اسلام لائے

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے انیس آیت کی

تاویل اوسکی یہ ہے کہ کفار کو جو بابت نزول قرآن کے خدا کی طرف سے انکار تھا جیسے سورت سابقہ سے ظاہر ہوا تو اونکا
استبعاد دفع کرتا ہے کہ اوسکا وعدہ زمان آدم سے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو جبرئیل کے پڑھانے پر اول سے
جو خوف تلف سے پڑھتے تھے اسکی ممانعت ہے وہ موعود ازلی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ ابوجہل نے کیا تھا کہ
جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قتل کرے سو اونٹ اوسکو دون اور اسپر کوئی مستعد نہوا مگر عمر فاروق اور قضیہ
منعکس ہوا کہ عمر فاروق ایمان لائے جیسے سورۂ فرقان کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور ابوجہل
تباہ ہوا اوسکا تذکرہ ہے تو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِیْ
خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ تسبیح کر اپنے رب کے نام کی جو بزرگ ہے جسنے پیدا کیا زمین و
آسمان و اونکے مابین کو چھ چھ زمانہ مدیدہ میں پس ساتوین روز پورا ہوا کام پر کہ پہلے آدم کو پیدا کیا اور روز
ہفتم کو برکت والا روز بنایا حسین اشارہ ہزار ہفتم میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہوا اور باب علی وہ ہے
جسکی صفت فرماتا ہے جسنے اندازہ کیا ساتوین ہزار کا پس ہدایت کی ہزار ہفتم میں محمد کو نزول قرآن سے پس قرآن کا
حسب وعدہ منزل ہونا ظاہر ہے پس وہ جو سورۂ سابقہ میں قول فصل ہونا قرآن شریف کا بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے
تحقیق قول فصل ہونیکی قرآن کی نسبت خدا کی طرف سے ہوئی اور اونکی مکر کی جزا کا جواب ارشاد ہے وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ اور وہ ہے جسنے نکالا سبزہ پس کیا اوسکو چورا سیاہ اس طرح سے کفار کو سمجھنا چاہئے
کہ باوجود اونکی شرکت کے اللہ اونکو تباہ کریگا اور جبکہ قرآن شریف کی یہ صفت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

علم حضرت کا اس سے قبل تمام ہو سکے آیت کے جبریل کے دو ورد اول سے شروع کرتے تو ارشاد ہے سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۝ جلد پڑھنے پر یہ ہدایت مذکورہ پس نہ بھولیں گے وہ حصہ کہ اللہ
اوسکو منسوخ کرنا چاہے کیا کہ سوا اسکے دیوے اوسکو جو ہم کو قتل کرے اوسکو بجز منسوخ کیا تھا او
لیکن طور پر اسکے اعتراض کو یہاں پہر سیں صلاح ہوتی اوسکا جواب ہے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ
تحقیق وہ جانتا ہے ظاہر کو اور وہ جو پوشیدہ ہے ارشاد ہے وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝ اور جلد آسان کریں گے ترکو
زیادہ آسانی یعنی جنت سے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ پس نصیحت کر اگر نفع دے نصیحت مثل عمر کی بالغ دے
مثل ابوجہل کو سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝ جلد نصیحت پکڑے مثل عمر کی جو خدا سے خوف کرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى
الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ اور بچے گا نصیحت سے مثل ابوجہل بدبخت
جو داخل ہوگا بڑی آتش میں پہر نہ مرے گا اوس میں اور نہ جیوے ایسا کہ راحت پاوے قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ فلاح پائی اوس عمر نے کہ پاک ہوا شرک سے اور یاد کیا اپنے رب کے نام کو پس نماز پڑھی کعبہ میں جاکر
پہر ابوجہل کہ اعتراض کرے کہ سوا دوست چھوڑ کر ایمان کیوں لائے تو جواب ہے کہ حیات دنیا ایمان والا اچھا ہے بَلْ
تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ بلکہ تم اختیار کرو ابوجہل وا اوسکے پیرو حیات
دنیا کو اور آخرت بہتر ہے پائدار ہے جسکا وعدہ قرآن میں فرمایا ہے اور قرآن خدا کی طرف سے مرسل ہو کر جو کتب سابقہ میں ہے
ارشاد ہے إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝ تحقیق قرآن البتہ صحیفوں میں
مذکور ہے اور اس سے مخصوص صحف ابراہیم ہیں چنانچہ درس فصل ہے اونکو میں سارے جہان کا ترکت یا مال دولت مسلکا
جو مطالبہ صحیفہ ابراہیم لکہا ہے وہ اسی قرآن کی برکت سے لکہا ہے او صحف موسی میں ہے چنانچہ فصل استثنی میں
قرآن کا ذکر ہے۔

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے چھبیس آیات کی

اس سورت میں کافروں کا مثل ابوجہل کی اور مومنین کا مثل عمر کی حال ہے جو قیامت میں ہوگا اور ایمان لانا عمر کا
کے بعد دعوت علی الاعلان جو ہوئی اسکا اشارہ ہے اور پہلی سورت کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا

تیس سال لگا اور یہ بادشاہ جبکہ زر کا محتاج ہوا تو اپنی بیٹی کو کسی خانہ میں بٹھایا کہ زیادہ خرچی پر زر حاصل کرے
پچاس سال تک بادشاہ رہا اور اوسنے ہرم مربع بنایا جسکا ہر ضلع آٹھ سو فٹ یونانی اونچا ہے اوسکے مرنے کے بعد
اوسکا بھائی کیفرین اوسکا جانشین ہوا وہ بھی ظلم میں اپنے بھائی کی راہ پر چلا اور اوسنے دوسرا ہرم اپنی قبر کیلئے
بنایا مگر اوس سے کم اونچا اسکے چھپن برس بادشاہت کی پس ایک سو چھ برس کے عرصہ میں مصری لوگ ہر طرح کی
مصیبتیں برداشت کرتے رہے کہ ان دو بادشاہوں کے نام لینے سے نفرت کرتے ہیں اس سبب سے ان ہرماں کو ایک
چرواہے مسمی فلیطیوں کے نام سے نامزد کرتے ہیں معلوم نہیں کہ کس بلا سے یہ ہلاک ہوئے جسکے بعد مکرینوس کیوپس کا بیٹا
مصر کا بادشاہ ہوا اوسکے بعد … ہوا اوسکے بعد … ہوا اوسکے بعد شاہ … ملک عرب … دیکھو تاریخ …

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝
یہ وہ سب تھے جنہوں نے سرکشی کی شہروں میں پس بہت کیا اوس میں فساد یعنی شرک پس ڈالا اوپر تیرے رب نے عذاب کا
کوڑا إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تحقیق تیرا رب البتہ گھات میں ہے … کی کہ صحیح … قدر سال دوم ہجرت میں
اکثر … بعد ایک سال ہجرت کو بارش جاری ہوگی اور … اول امیہ کو جب آزمایا اللہ اسکا رب پس اکرام کرے
اسکو اور نعمت دے اسکو پس کہے میرے رب نے میرا اکرام کیا ۝ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ
رَبِّي أَهَانَنِ ۝ اور جب آزماوے اسکو پس تنگ کرے اوپر رزق کو کہے میرے رب نے میری اہانت کی كَلَّا بلکہ تنگی
رزق سے اہانت نہیں بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ وَتَأْكُلُونَ
التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ بلکہ تمہاری ذلت اس سے ہے کہ نہ اکرام کرو یتیم کو اور نہ
رغبت دلاؤ مسکین کے کھانے پر اور تم کھاتے ہو دوسروں کی میراث سمیٹ کر كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ
رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝
تحقیق جب پہاڑی جاوے زمین … اور آوے تیرا رب تجلیات صوری اور فرشتے صف بصف بستہ ہوں اور لایا جاوے اوس روز
جہنم اوس روز یاد کریگا انسان اور کہاں ہوا اوسکو یاد داشت يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ
عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝ کہیگا کاش میں قدم کرتا اپنی حیات کیلئے پس اوس روز عذاب
نہ دیوے اوسکا سا عذاب کوئی اور نہ قید ہو اوسکی قید کا سا کوئی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾ اور کہا جاوے مثل بلال وابو بکر وابو ذر رضی اللہ عنہم وغیرہ کو اے نفس مطلئنہ رجوع ہو اپنے رب کی طرف راضی مرضی پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں

سورۂ بلد مکیہ ہے بیس آیات پر مشتمل ہے

اور پہلی سورت میں کفار بالخصوص امیہ پر عذاب ہونیکا ذکر ہے دیسے اس سورت میں کفار مکہ بالخصوص مثل اشدین بن کلدہ کے جو بڑا شہ زور تھا جسنے کہا تھا کہ بہت سا مال حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ پر محض فخر پر بیجے صرف کیا ہے حالانکہ حضور صلعم خدا کے وعدہ کے مطابق جیسے فصل ۲ اسفر نشئ میں ہے مار کر جانیوالے نہ تھے اور مکہ کا فتح ہونا بالخصوص فصل ۲۰ یشعیا وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ثابت ہے اور زمان والد اعلیٰ آدم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کر کے شمشیر کھلکی ہوئی ہے پس کیسے بہکا و شیطان سے کوئی مار سکتا تھا لہٰذا ارشاد ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿﴾ لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾ قسم کرون اس شہر مکہ کی اور تو حلال ہونیوالا ہے اس شہر میں ایک ساعت کے لئے جبکہ فتح مکہ ہوا اور جواب اس قسم پر یہ جملہ دلالت کرے اور قسم کرون والد یعنی آدم کی اور اوسکی جو اوس سے ولد ارشد ہوا البتہ پیدا کیا ہے مثل احسن تقویم انسان کو استقامت قامت میں تا کہ نیک کام بجا لاوے پر اسنے خلاف کیا أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ آیا گمان کرے وہ کہ اوسپر کوئی قدرت ملکیت نہیں رکھی یہ گمان اوسکا غلط ہے کہ نبی مکہ کو فتح کرنیوالا ہیں يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ وہ کہے کہ ہلاک کیا یعنی بہت سا مال بمقابل مدعی نبوت کے آیا وہ گمان کرے کہ نہ دیکھے اسکو کوئی حالانکہ رحم مادر میں اوسکو پیدا کیا اور اوسکے استقامت قامت کا بیان فرماتا ہے أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ کیا ہمنے نہیں اوسکو دی دو آنکھیں کہ امور نبوت کو دیکھیں اور لسان کہ اُس سے تائید کرتا اور دو ہونٹھ کہ اونسے اچھی بات نکالتا اور بتائیں ہمنے اوسکو دو راہ ہدایت وضلالت کی پس اوسنے اپنے مال کو نہ صرف کیا عقبہ یعنی گھاٹی پر صرف کیا مقابلہ نبی میں وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ اور کس شے نے تجکو جتلایا کیا ہے عقبہ آزاد کرنا گردن کا ہے یا کھانا کھلانا ہے دن صاحب بھوک میں یتیم صاحب

قرابت کو یا مسکین خاکسار پڑے ہوئے کو ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ پھر ہو تا وہ اُن لوگوں سے جو ایمان لاویں اور وصیت کریں صبر کی اور وصیت کریں

رحمت کی کہ وہ اصحاب میمنہ ہیں وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ ع

اور وہ جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات پر وہ اصحاب شمال ہیں اُن پر آگ ہے مسدود۔

سورۂ شمس مکیہ ہے پندرہ آیات پر مشتمل ہے

اس میں بیان مثل عمر کے نفس کا جسنے شرک سے پاک کیا اور مثل ابوجہل کے نفس کا جو شرک و سرکشی سے خائب و خاسر ہوا اور دونوں میں ایسا فرق ہے

جیسے ایک طرف سورج و چاند اور دن ہو اور دوسری طرف رات ہو اور آسمان و زمین میں جیسا فرق ہے اور جیسے تقوی و فجور میں فرق ہے توحید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ ارشاد ہے وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ۝ وَاللَّيْلِ

إِذَا يَغْشَاهَا ۝ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ۝ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا

وَتَقْوَاهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ۝ قسم ہے آفتاب کی اور اُسکی روشنی کی اور قسم ہے چاند کی

جبکہ پیچھے آوے سورج کے اور قسم ہے دن کی جبکہ جلاوے اور رات کی جبکہ سورج کو ڈھکے اور آسمان کی اور اسکی جسنے اوسکو

بنایا اور زمین کی اور جسنے اوسکو پھیلایا اور نفس کی اور جسنے اوسکو برابر کیا جسم کے ساتھ پس اُسکو فجور و تقوی کا الہام

کیا فلاح یاب ہوا عمر مثال وہ جسنے عقائد و اعمال حسنہ سے اوسکو پاک کیا اور ریاکاری کی مثل ابوجہل نے جسنے

اوسکو خراب کیا چنانچہ پہلو نکی مثل صالح رسول کی ہے اور دوسری کی مثل قوم ثمود کی ہے جیسے ارشاد ہے كَذَّبَتْ

ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۝

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝ ع

تکذیب کی ثمود نے اپنی طغیان کے ساتھ جبکہ برانگیختہ ہوا اوسکا شقی قدار بن سالف پس کہا اونکو رسول اللہ

صالح نے بچو خدا کی ناقہ اور اوسکی نوشیدنی سے پس تکذیب کی اونہوں نے صالح کی اور کونچ کاٹی اونٹنی کی اور

اوسکے بچہ کو محفوظ نہ کیا پس ہلاکت بھیجی اوپر اونکے رب نے اونکے گناہونکے ساتھ پس تمام کیا اوس ہلاکت کو

نہ خوف کیا قدار نے اس ہلاکت کے انجام سے حدیث میں ہے کہ شقی تر ہیں قدار بن سالف و قاتل مرتضیٰ

یعنی عبد الرحمن ابن ملجم تک ہے۔

سورۂ لیل مکیہ ہے مشتمل اکیس آیات پر

پہلی سورت میں فلاح اہل ایمان مثل عمر و خسران کفار مثل ابی جہل کا ذکر ہے اور اس سورت میں صدیق کی خوبی
کی تعلیم کا اور بد معاشی امیہ کا ذکر ہے کہ جیسے رات اندھیری اور دن روشن اور ہر دو صورت میں فرق ظاہر ہے
ویسے اونکی سعی میں فرق ظاہر ہے پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ
وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝ قسم ہے رات کی
جب سیاہی سے دن کو ڈھک لے اور قسم ہے دن کی جبکہ روشنی کرے اور اوسکی جسنے پیدا کیا نر و مادہ تو جیسے
یہ اشیا مختلف ہیں تحقیق تمہاری سعیں البتہ مختلف ہیں رات و دن و نر و مادہ کے اختلاف کے طور پر پس
نیک سعی و بد سعی میں بڑا فرق ہے پس نیک کی تعمیل و بد سے بچنا لازم ہے فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝ وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۝ پس جسنے مثل صدیق کی عطا کی اور شرک سے تقویٰ کیا اور تصدیق کیا
کی خوبی کے ساتھ پس جلد اوسکو آسان کریں آسانی کے لئے کیونکہ وہ رات دن حسب ورس و فضل ہم
سکا شوقات سے اللہ اللہ کرنیسے فراغت نرکہتے تھے اور جسنے مثل امیہ بن خلف کے بخل کیا اور بے پروائی کی ایمان
اور تکذیب کی نیکی کے ساتھ پس جلد آسان کریں اوسکے لئے مشکلی کے لئے کہ قیامت میں مارا جاوے گا وَمَا يُغْنِي
عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۝ اور نہ غنی کرے اوس سے اوسکا مال جبکہ وہ ہلاک ہوا إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۝
وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۝ تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے بیان ہدایت اور تحقیق ہمارے لئے ہے البتہ آخرت و
دنیا کہ صدیق کو مالک ممالک و خلیفہ روئے زمین کریں پس دنیا کی خاطر ایمان نہ لانا امیہ کا بے سود ہے فَأَنذَرْتُكُمْ
نَارًا تَلَظَّىٰ ۝ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ پس میں ڈراتا ہوں تمکو آتش جوش مارنے والی سے
کہ نہ داخل ہوا اوس میں مگر وہ شقی بے ایمان جسنے تکذیب کی دین کی اور روگردانی کی اسلام سے جبکہ وہ اپنے غلام بلال
مومن کو دوپہری میں ریتی گرم پر ڈالتا اور بھاری پتھر سر پر رکھدیتا اور کہتا کہ دین اسلام سے پھر جا پر بلال احد احد
پکارتے تھے تا آنکہ بقول بعض بلال کا نام احد پڑ گیا اور ابوبکر کا گذر امیہ کے گھر کے پاس تھا تو ابوبکر نے امیہ سے فرمایا کہ اس مسکین
کے مقدمہ میں تو اللہ سے کیوں نہیں ڈرتا تو اوسنے کہا کہ تو ہی فساد ڈالا ہے پس بیچ ڈالو اوسکو جسطرح چاہے پس صدیق کا غلام

نسطاس کافر پاس صدیق نے اُس سے چاہا کہ اسلام لاوے پر وہ اسلام پہ لاتا تب تو صدیق اس سے بلال کے بدلے اور دیکر
پاس دس ہزار دینار و غلمان و کنیزین و مواشی تھے تو ابوبکرؓ نے امیہ سے کہا کہ بلال کی عوض مین نسطاس کو مع مال و
متاع کے دیتا ہون تب امیہ بہت خوش ہوا اور صدیقؓ نے بلال کو لیکر آزاد کردیا تو صدیق کے حق مین ارشاد ہوا
وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ اور جلد بچایا جاوے اس آتش سے وہ تقویٰ دار جو دیتا
مال اور پاک کرتا اسکو جب یہ بات دنیا سے پر کافرون نے کہا کہ ابوبکر پر بلال کا احسان ہے جسکی خاطر ایسا کیا تو ارشاد
ہوا وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ
اور نہین بلال کے لئے ابوبکر کے پاس کوئی احسان کہ جزا دیا جاوے مگر اپنی رب اعلیٰ کی ذات کی خواہش کیلئے اور البتہ جلد راضی ہو

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے گیارہ آیت پر مشتمل ہے

وجہ مناسبت قسمون سے دونون سورتون کی قربت ظاہر ہے مخفی نہ ہے کہ روایت ہے کہ دو رات بیماری کے سبب حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ اوٹھے تھے تو ام جمیل ابولہب کی عورت نے کہا کہ مجھکو امید ہے کہ تیرے شیطان نے تجھکو چھوڑ دیا تو
نازل ہوئی یہ سورت اور دوسری روایت یہ بھی ہے کہ مکہ والون کو مدینہ کے یہود نے تین اشیا بتائی تھین کہ مدعی نبوت سے
سوال کرو ایک اونمین روح موعود ملکی کی نسبت سوال تھا کہ در پردہ رکھنا اوسکو فصل سے حبقوق مین لکھا ہے تو وحی بارہ
یا پندرہ یا چالیس روز تک نہ آئی اور مشرکون کا مقولہ ہوا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رب نے اونکو چھوڑ دیا حالانکہ
درس الفصل ۲ یشعیا مین ہے کہ جب تک دولت اور اولاد اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قومونکی بکر مین
نہ آوے اوس وقت تک رات و دن نہ ٹلین گے تو ارشاد ہو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ
إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ قسم ہے دن کی روشنی
کی اور رات کی جب اندھیری کرے یعنی رات و دن کی نہ رخصت کیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ چھوڑا جیسے تجھکو چھوڑے حالانکہ
آخرت بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے یعنی تجھکو کبھی نہ چھوڑیگا جیسے درس الفصل ۶ یشعیا مین ہے اور فصل ۲ دانیال مین
ابدالآباد اہل اسلام کی بادشاہت کا ہونا فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور البتہ جلد دیگا تجھکو تیرا
رب فتوحات اسلامیہ دنیا مین سوای اسکے جو بہتر دی آخرت مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مینے ایک سوال
کیا اللہ سے اور مین دوست رکھتا ہون کہ مین نہ مانگتا کہ سلیمان کو تو نے ملک عظیم دیا اور فلان کو ایسا اور فلان کو

ویسا کیا تو اللہ پاک نے جواب دیا جو ذیل اس سورت مین ہے اور باقی جواب سورۂ الم نشرح مین آتا ہے اور سد
اوپر کہ ترقیات سے روز افزون ہونیوالی ہے مشاہدہ کو فرماتا ہے جو مطابق فصل ۲۰ یسعیاہ کو ہے اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا
فَاٰوٰی ۵ کیا نہ پایا تیری قوم کو عار گرفتہ تو پناہ دی اور انکا ختم نبوت سے مشرف کیا وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی
اور پایا تیری قوم کو گمراہ پس ہدایت کی اسکو تیرے ساتھ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۵ اور پایا تیری قوم کو محتاج پس
غنی کرے کہ سبا لندنہ بڑی زمین کی بادشاہ ہون دیکھو اس مقام پر فصل ۲۴۰ یسعیاہ علیہ السلام کو کہ کسقدر تاجر
یعنی اولاد تاجر کو وعدے عطا ہوئے تھے وہ سب پورے ہونیوالے ہین کہ خطاب امت مین نبی کی طرف خطاب ہے جیسے فصول تم کو رہ مین
صدیون بعد وفات تاجر کی تاجر منظر اولاد مخاطب ہین اور فی الحقیقت یہ پہچانا ہوا امت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہوا وہ کسکو ہوا ہی اور وہ ہدایت جو اہل اسلام کو ہوئی وہ کسکی امت کو میسر آئی اور وہ مالداری ظاہری جو اور
مسلمانون کو ہوئی وہ کس نبی کی امت کو ہوئی فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ۵ پس یتیم کو تو مت قہر کر حدیث
مین ہے بہتر گھر وہ ہے جسمین یتیم ہو کہ اسکے ساتھ نیکی کیجاوے اور بد گھر ہے وہ جسمین یتیم کے ساتھ برائی کیجاوے
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ۵ اور لیکن سائل کو پس تو مت جھڑک امام حسن بصری سائل سے مراد طالب علم
لی رکھتے ہین جو مرتبہ وجاہت خدا لایسر ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۵ اور لیکن نعمت اپنے رب کے
ساتھ پس بات کر یا کر تو مت خاموش ہون یا طلبی اور نعمت ہدایت سے تعلیم فرد ہے اور حسن ادب سے بڑا کر آدمی
اس سورت سے تا آخر قرآن ہر سورت کے اول تکبیر کہے اور آخر مین کہنا بھی مروی ہے کہ کافرون نے جب فترت وحی کا
خیال کیا اور وحی آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمت جانا تو خوش ہو کر تکبیر بعد نزول سورۂ ضحیٰ کے پڑھی۔

سورۂ الم نشرح مکیہ ہے آٹھ آیت کی

یہ تتمہ پہلی سورت کی ہے جو سوال کے بعد ارشاد ہوا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۵
وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۵ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۵ کیا نہیں تیرا سینہ کھولا کہ علم
اولین وآخرین عطا کیا اور دور کیا بوجھ دور کرنے تجھسے وہ بوجھ کہ بھاری ہو تیری پشت پر [illegible]
اور مرفوع کیا تیرے لئے تیرا ذکر انبیاء سابق مین زمانہ مسیح سے لیکر زمان آدم تک اور جواب اسکا کہ حالیہ مین کافر تجھکو
ستاتے مین اسکا یہ ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۵ پس تحقیق مشکل کے ساتھ آسانی ہے

تعلیق مشکلی کے ساتھ آسانی ہے یعنی مشکلی کے ساتھ بہت سی آسانی ہے کہ ممالک پر تیری فتوحات ہونیوالی ہیں
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۠ پس جب تو فراغت پاوے عسر کفار کی ہجرت کر کے
تو کایم ہو جہاد پر اور بعد جہاد اصغر کے اپنے رب کی طرف جہاد اکبر میں پس رغبت کر

سورۂ تین مکیہ ہے آٹھ آیت کی

پہلی سورت کے رفع ذکر بنی و وضع وزر کی دلیل اس سورت کی قسمون و جواب سے ظاہر ہے کہ مسیح کے زمانہ سے لیکر زمانۂ آدم تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ذکر خیر مرفوع ہوتا چلا آیا ہے جیسے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۫ قسم ہے کوہ تین کی جسپر خدا کی بادشاہت اسلامیہ مہاجرین و انصار کی مع چار خلفا و حضرات حسنین کی حسب فصل ۵ متی کی بیج نے سے طابق آیت مثلهم فی الانجیل کے اپنی زندگی میں تفصیل کی جو اب تک موجود ہے اور قسم ہے زیتون کے پہاڑ کی جسپر حسب فصل اول کتاب اعمال کے حواریوں سے پیشین گوئی بادشاہت خدا اہل اسلام کی حواریوں کے ساتھ مسیح نے بعد اوٹھنے کے قبر سے کی اور قسم ہے طور سینین کے پہاڑ کی جسپر پیشین گوئی فصل ۳۳ استثنا کی درباب خروج کی نسبت نبوت محمد مصطفیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور قسم ہے بلد امین مکہ کی جسمین حسب فصل ۳۳ سفر تثنیہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور قسم ہے بلد امین مکہ کی جسمین حسب فصل ۲ سفر تثنیہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی نسبت ارشاد ہے اور ابراہیم نے حسب فصل ۱۲ و ۱۷ تکوین کے حج وغیرہ کر کے دعا نبی اعظم کی اور نوح نے مذبح بنایا اور آدم نے پیشین گوئی کی اور بلد امین اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ امانت درخت حیات کی شمشیر کروبیہ سے فصل ۳ تکوین میں حفاظت کی جانی لکھی ہے جو وہ اس بلد مکہ میں وضع ہوئی جو ساتوین ہزار آدم میں ہوئی پس ضرور زمانہ بیکسرین تقویم دید البتہ پیدا کیا انسان مثل ابوجہل کو نیک سیرت میں یعنی در ہفتم زمانہ ازلی میں اور اوسکو مبارک کیا کہ اوس روز ہفتم کی برکت میں اشارہ ہوا ہزار ہفتم وجود آدم کی طرف کہ اوسمین نبی آخر الزمان ہونگے جسمیں دولت خدا و مدی اسلامی ہونیوالی ہے
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ
پھر بعض انسان کا ذکر کر دیا اسفل سافلین میں کہ اوسنے نبوت ختم المرسلین کو تسلیم نکیا الا آتش دوزخ میں جاوے کہ جو زمین کے اندر بھری ہے مگر جو ایمان لائے ہیں اور کام کریں نیک ہزار ہفتم میں تو اونکو لئے اجر ہے غیر مقطوع یعنی ابد الآباد وہ جنکا سبب سے

استغنیٰ بحقیق تحقیق ابوجہل نے البتہ سرکشی کی جبکہ اوسنے آپکو دیکھا کہ غنی ہو جیسے فرعون نے موسیٰ کے ساتھ سرکشی کی تھی کیونکہ وہ بادشاہ تھا ارشاد ہے اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی تحقیق تیرے رب کی طرف اوسکا مرجع ہے جسکی تفصیل فرماتا ہے اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی اب خبر دو یعنی اللہ کو وسکی جو منع کرتا ہے بندہ کو جبکہ نماز ادا کرے جیسا کہ بعد اسکے ابوجہل نے اوالنبط کو کہا کہ شلہ اونٹ کا لاکر سجدہ کی حالت محمد کی گردن پر رکھدوں پس وہ لایا اور ابوجہل چلا اور پاس پہونچا تھا کہ اولٹے پاؤں پہرا کہا جب اوسکو اوسکا سبب دریافت کیا گیا جواب دیا کہ میرے اور محمد کے درمیان آگ کا خندق تھا جسکا بازو دیکھتا تھا اس سے ڈر کر پہرا تھا جیسے روایت ابوہریرہ مسلم میں ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو حسب حکم حق تعالیٰ اسکے جیسے نازعات میں ہے کہا کہ کیا تجکو ہے کہ تو پاک ہو ویسے ہی ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰی اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی خبر دو مجکو اگر ہووہ ابوجہل ہدایت پر بنفسہ یا اوسکو حکم کرے دوسرے کو ذکر کے تقویٰ کا تو کیا اوسپر اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی خبر دو اگر وہ تکذیب کرے حق کی اور روگردانی کرے اسلام سے اور یہی ہوتا ہے تو ارشاد ہے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اوسکی شرارت دیکھتا ہے کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ تحقیق البتہ اگر نہ باز آیا شرارت سے اور سجدہ مجکو نہ کرے البتہ ہم کھینچیں اوسکو پیشانی کے ساتھ جو جہوٹی پیشانی تکذیب کرنیوالی ہے بروز بدر فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ پس چاہئے وہ پکارے اپنی مجلس والوں کو جلد ہم پکارینگے زبانیہ کو جیسا کہ بروز بدر جبکہ معاذ بن عفراء نے ابوجہل کی ساق کاٹی تو اوسنے مدد کو بلایا تو عکرمہ بن ابوجہل نے معاذ کا ہاتھ کاٹا کہ بیکار ہوگیا مگر بعد دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم درست ہوگیا پس یہی فی الفور مدد کو باستثنیٰ ملک خود معاذ کے بھائی پہونچے اور ابوجہل کو گرا یا اور عبداللہ بن مسعود اوسکے سر پر پہونچے اور اوس سے دریافت کیا کہ اب بھی تو شرمندہ ہوا کہ نہیں مگر اسکی شرمندگی یہ تھی کہ مجکو میرے بھائیوں نے نہ مارا بلکہ مزدوروں نے یعنی انصار نے مارا پس ابن مسعود اوسکا سر کاٹ کر کہینچکر زمین لائے تو جیسے فرمایا تھا اس صورت میں وقوع ہوا اور وہ جو سورہ نبا میں فرمایا تھا کہ ابوجہل کہیگا کہ کاش میں ہوتا مٹی وہ بھی وقوع میں آیا اور جبکہ ابوجہل کی یہ صورت ہونیوالی ہے جو مذکور ہوئی پس اگر وہ نماز سے تیرے خانہ کعبہ سے منع کرے تو ارشاد ہے کَلَّا لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تحقیق نہ اطاعت کر اوسکی مخالفت کی اور نماز پڑھ اور قریب ہو کعبہ کے اب شائبہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرنا چاہتے جیسے

ید بیضا موسیٰ کو دیا گیا تھا تو حضور کی انگشت کی اشارہ سے اسکے مقابل میں شق القمر ہوا اور عصا کی تو معجزات جو موسیٰ کو تھے
ویسے قرآن مجید میں تو معجزات قرآنی کہلاتے گئے جسکی تفسیر میں جا بجا ہے اس میں واضح ہو کہ جیسے اولاد اسحاق یعنی
موسیٰ اور محمد بھی ہیں ویسے اولاد اسماعیل میں موجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے چار سو سال بعد ولادت اسحاق کے
بنی اسرائیل کو دین حقانی سے خلاص کے لئے موسیٰ قائم ہوئے ویسے چار سو سال بعد حضرت عیسیٰ کے [illegible] دین حق کی
زمانہ میں اسماعیل کی اولاد میں جاری ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد [illegible] اولاد اسماعیل کو
خلاص کرنیکے لئے مبعوث ہوئے ۲ جیسے موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ممالک مقدس میں لیجانیکے لئے مقرر ہوئے تھے
گو خود نہ گئے بعد کو یوشع کے باعث یہ کام تمام ہوا ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کی خلاص کرنیکے لئے
و ممالک مقدس میں لیجانیکے لئے مقرر ہوئے تھے تو صدیق و فاروق کی بدولت یہ قوم روم میں ممالک مقدس سے نکالی گئی
اور یہود شادکام ہوئی ۳ جیسے بعد ہجرت کے موسیٰ ویسے یہود کا سرکش رہا اور تباہ ہوا اور ایمان نہ لایا ویسے بعد
ہجرت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی سرکش رہے اور تباہ ہوئے اور بعض ایمان لائے ۵ جیسے موسیٰ علیہ السلام
طاغی فرعون کی طرف بھیجے گئے تھے ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل طاغی کی طرف پہلے بھیجے گئے ۶ جیسے موسیٰ فرعون
پاس جاتے ہوئے خوف کیا تھا ویسے حضور ابوجہل سے بہت ادب کا لحاظ کیا ۷ موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی مقابلہ کو جا
دو بلائے گئے تھے اور مقابلہ نہ کرسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے مقابلہ کیلئے ابوجہل وغیرہ نے علماء یہود شام
و مالک حنیفت کو بلایا تھا اور وہ قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک آیت بنا نہ لاسکے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بعد
ختم المرسلین علیہ السلام کی جو ایک آیت بطور منزل کر لاوے وہ مارا جاوے اور اسکی چشمیں کوئی اٹھی ہو جاوے جیسے قصص
سفر [illegible] ہے ۸ جیسے قوم فرعون سے ایک شخص ناصح ایمان لایا تھا جسکو وہ پہلے پوشیدہ کرتا تھا ویسے ابوجہل کے علاوہ [illegible] تھے
عمر فاروق نے ایمان لاکر کہلم کہلا اسلام ظاہر کیا [illegible] ہوئے ۹ جیسے قوم موسیٰ سے قارون نے برابری کا دعویٰ کیا تھا
اور وہ مع اپنے دوستوں و مال کے ساتھ خسف ہو گیا تھا ویسے قوم قریش سے [illegible] نے دعویٰ قرآن کی برابری کا کیا اور
وہ خود اور اسکا لشکر تباہ ہوا ۱۰ ید بیضا یا بین ہاتھ میں موسیٰ کا نشان تھا ویسے انگشت شہادت کی اشارہ سے قمر دو
شق کیا گیا ۱۱ جیسے فرعون و فرعونیوں کی جیسے تیسے مقتول ہو کر موسیٰ نے ہجرت کی ویسے سرداران کا مثل ولید وغیرہ
مستہزئین تباہ ہو کر اسکے بعد ہجرت حضور ہوئی ۱۲ جیسے موسیٰ کی ہجرت کے بعد فرعون موسیٰ پر چڑھا تو غرق ہوا ویسے

ابوجہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد بدر میں جہنم واصل ہوا ۱۳ موسی علیہ السلام صاحب شریعت تھے و حضور صلی
اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت ہیں ۱۴ جیسے موسی کی ساختہ الانبیا اولاد ہارون محروم الارث تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں صاحب
اولاد محروم الارث ہیں ۱۵ جیسے موسی کے بعد انکے برادر ہارون کی اولاد میں ساختہ الانبیا ہوئی ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد حضرت علی اور انکی اولاد میں امامت مقرر ہوئی اور صحابہ کو دیا گیا ہوگی ۱۶ جیسے خوف فرعون سے موسی نے شعیب کے پاس ہجرت کی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوجہل کی شرارت سے توکل پر غار میں چند روز رہنا اختیار کیا ۱۷ جیسے موسی کی قوم سے آیت واحد بکم الصاعقۃ
کے گستاخوں بنی اسرائیل پر صاعقہ یعنی بجلی گری ویسے اربد وغیرہ گستاخوں پر بجلی گری جبکہ انہوں نے کہا کہ خدا کس کا ہے سونے کا ہے
یا چاندی کا ۱۸ جیسے موسی نے عصا سے پتھر پر مار کر بارہ چشمے نکالے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے چشمہ
جاری ہوئے اور لشکر سیراب ہوا ۱۹ جیسے موسی کو دس کلمات دیے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دس کلمات دیے گئے جبکہ
دس یہودیوں نے بیانات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دریافت کئے ۲۰ جیسے موسی نے پیشین گوئی بابت بربادی بیت المقدس
کے دو مرتبہ فرمائی اور دو مرتبہ کی آبادی کی نسبت بھی ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر قوموں کا تسلط دو مرتبہ ممالک
مقدس پر فرمایا ایک مرتبہ جو اسی زمانہ میں نصاری کی تھی دوسری عنقریب زمانہ میں چنگیز و ہلاکو میں جیسے دوسری
مرتبہ اسکی خلاصی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود تھی ویسے دوسری مرتبہ امام مہدی سے خلاصی ہوگی ۲۱ موسی
علیہ السلام کا بڑا اعجاز عصا ہی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا اعجاز قرآن ہی مقرر ہوا تھا جیسے عصا دائم غیبی
میں موجود تھا ۲۲ جیسے بعد انکے وعدہ جیسے موسی نے اپنی ماں باپ کی پرورش نہ پائی ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد
دشمن نے شیر مادر کے دوسروں سے پرورش پائی اور قرآن کے اعجازات مثل عصا موسی کے بول ہوگئے [illegible] جیسے بالآخر ہوا کہ ساحر کا
عصا کے مقابلہ کے لئے بلائے گئے تھے اور وہ بالآخر عاجز ہوئے ویسے قرآن شریف کے مقابلہ کو اہل علم فصحا عرب مثل کعب وغیرہ
یہودی اہل کو سنے بلائے تھے اور وہ ایک آیت کی برابر بنا کر نہ لاسکے ۲۵ جیسے بعد نزول سورہ اور ... غرق آگ کا
دکھلایا اور پھر بھی ایمان نہ لایا ۲۶ قحط سالی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اہل مکہ پر بدولت قرآن ایسی پڑی کہ لکھو
کھانے لگے اور ابو سفیان کے کہنے سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو وہ قحط سالی گئی ۲۷ ہر قوم کی فتح کی پیشین گوئی
اسی وقت میں ہوئی کہ بقول مفسر روم میں نصاری کی کسی صورت سے امید نہ تھی ۲۸ کفار نے اہل اسلام کے مقابلہ میں کاغذ
لکھا تھا کہ نکاح سو اسلاف بند رہے اسکی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو دیمک نے کھالیا کہ سوائے اللہ کے

کچھ باقی نہیں رہا اور ابوجہل وغیرہ نے دیکھ بھی پایا (۶) عمر فاروق کا ایمان لانا اسکی نسبت جیسے سورۂ فرقان میں آئی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا منظور ہونا موجود ہے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگئے تھے (۷) جبکہ معراج جسمانی
بیت مقدس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا جسکے گرد پہر تکی نسبت مبارکی ہی تاکہ قوم یہود کی آبادی کا بندوبست
کیا جاوے تو اوس وقت ابوجہل وغیرہ نے اوسکے نشان دریافت کئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری پوری بیان
فرمائے (۸) جبکہ بابت قافلوں کی کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ سب بیان فرمایا (۹) جبکہ
قافلے آنکی نسبت دریافت کیا تو ارشاد کے مطابق واقع ہوا اور دوسرا معجزہ موسیٰ کا نسبت فرعون کی یہ تھا
کہ جیسے بیٹی فرعون و فرعونیوں کے مرد تو موسیٰ کو ہجرت ہوئی تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے اہل مکہ کے
بڑے معزز مشہور دشمن بری طرح سے جبکہ تباہ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ہوئی یہ معجزات قبل از ہجرت اہل مکہ
و ابوجہل کو دکھلائے گئے اور بعد کو صدہا معجزے ہیں بعد ہجرت معجزہ یہ ہوا کہ ایک مشت سنگریزوں سے بڑی قوم کفار
کی آنکھوں میں ڈال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرتبہ سے ہجرت کی اور سراقہ کے گھوڑے کا دھنس جانا حسب ارشاد
سورۂ ملک کے اور اور بہت سے معجزات کا اظہار بعد ہجرت کے ہوا چنانچہ ایک سورۂ نور تک میں خلافت عمر و
عثمان ذی النورین و مرتضیٰ و جنگ صدیقہ و طلحہ و زبیر و غور مرتضیٰ بحال طلحہ و زبیر و اصلاح حال صدیقہ و ظلم و بغاوت
شامیان جناب مرتضیٰ کے ساتھ اور غلبہ جتلانا جناب مرتضیٰ کا اور ناحق ہونا شامیوں کا اور خلافت امام حسن
و ترک خلافت و شہادت امام حسین تا زمان بار دگر آمد مسیح مذکور بطور پیشین گوئی ہی اور دوسری بہت سی پیشین گوئیاں
قرآن مجید میں مذکور ہیں لیکن چونکہ فصل الیشعیا میں بعد ایک سال ہجرت کی موعود تھی قبل تو آیات مکیہ میں اوسکی
نسبت اہل حق کو بشارت اور کفار کو تہدید ہوسکتی تھی اور جب ہجرت کے ایک سال بعد فتح بدر آئی تو فرمایا گیا قد کان
لکم آیۃ اگر قبل از ہجرت وہ آیت لائی جاتی تو کفار اہل کتاب کہتے کہ تم باطل کرنیوالے کتب سابقہ کے ہو اس تحقیق سے
مفسرین کہ واقعہ میں تو طلب آیت پر ہیں جو کہا گیا ہے کہ ہم آیت نہیں لاسکتے تو کہنے لگے کہ ہاں خدا کا اختیار ہے
کہ آیت نہ لائی اس سے نصاری مطلب سے نا آشنا کہنے لگے کہ خود قرآن مجید میں انکار لانے آیت سے ہی ہاں وہ نشانات جو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں تھے اوس سے انکار کیا گیا جیسے قرآن کا پارہ پارہ آنا موعود تھا تو طلب یکبارگی نزول نامنظور
وعدہ کی ہو تو کیسے لاسکتے علی ہذا حال دوسرے اون نشانات کا حال ہی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھے تو اونسے انکار کیا

المخصوص زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہیں ہی امت کو یہی پریشانی نصیب ہو سکتی ہے اور کہا ہیں جیسے کہ آدم
ساد ... وغیرہ اہل اسلام کے سخت دشمن تہے یہی اسیہی اکثر دشمن تہے اور بنی امیہ کی بادشاہت ہزار ماہ تک حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دریافت ہوئی جو اکثر اہل بیت کی مخالف رہی تو ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دلجوئی کے لیے تسکین خاطر کے لئے یہ سورت نازل ہوئی ہو جیسے بعض روایت میں ہے مگر جسکی بنی امیہ کی بادشاہت
ہزار ماہ کی کا جواب مکہ میں ملاحظہ ہو یا یہ مطلب ہے کہ قرآن خواں بالخصوص اہل بیت واقفین شب قدر کا رتبہ
اعلیٰ ہے اگرچہ بظاہر بادشاہت بنی امیہ ہزار ماہ کو ہو ارشاد ہوتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ
فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تحقیق ہم ہی نے اسکو نازل کیا ہے شب قدر میں جسکا اندازہ زمان آدم سے ہزار ہفتم کے بعد ہوا ہے
ہو اسکے ساتھ قربت ... جیسے پہلی سورتیں مذکور ہے وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ
مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ اور کس شے نے تجکو جتلایا لیلۃ القدر
سے کہ کیا قدر رکھتی ہے ارشاد ہے لیلۃ القدر بہتر ہے عبادت میں ہزار مہینوں کی دوسری امت کی عبادت سے دو روایت
صعید ... امام حسن علیہ السلام سلطنت ہزار ماہ بنی امیہ سے کیونکہ نازل ہوتے ملائکہ اور روح اعظم ان دونوں یعنی وہ متحمل
ہوں اہل زمین کے لئے اپنے رب وجود مطلق کے حکم کے ساتھ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ ... ہر امر کی
سلامتی والی ہے یعنی معتدل نہ گرم ہو نہ سرد جسمیں اہل عبادت کا دل رعب ہو اسی سبب صبح کو اوسکی سورج پیدا
نکلے اور اسکے وقت کی نسبت ارشاد ہے حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ غروب آفتاب سے مطلع فجر تک ہے پس اہل کتاب
یہود سے اہل اسلام کا رتبہ اعلیٰ ہے۔

سورۂ بینہ مکیہ ہے آٹھ آیت کی

او قرآن مجید کا نزول ہی ہزار ہفتم بعد وجود آدم اور اسماعیلی پر کتب سابقہ میں مقرر ہوا تھا جسکے سبب یہودی ہر ہفتہ
وسائل ... و سال میں سبت کی تعظیم کرتے ... مثل ... سبت یہود کی عالم ... نے کفار اہل مکہ کو خاطر کہا تھا
کہ ایسوں میں موت کی خبر ... بیان نہیں حالانکہ خود یہودی اہل کہ گمان جمعہ کی جو در اصل روز سبت ہے اسی وجہ سے
قدر ہی اور جسب سورۂ سابقہ شب قدر بیالسویں سال ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ہزار ہفتم آدم میں پیدا ہو قرآن نازل
ہوا تو اوسکی تردید میں یہ سورت نازل ہوئی جنہوں نے سبت کی سنہ ہزار ہفتم میں تبدیل کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ نہ جدا ہوے کفار اہل کتاب
و مشرکین مکہ اقرار رسالت نبی امی مکرم سے یہانتک کہ آئی اونکو دلیل روشن یعنی رسول اعظم امی لقب ہزار ہفتم
مین آدم سے جانب خدا سے کہ پڑہے آپ سورتین پاک جنمین کتب سابقہ قائمہ کا مضمون ہے اور اگرچہ امیین
مکہ مین انتظار پیغمبر اسماعیلی تہا تا آنکہ مورخین نصاریٰ مثل تیلر اپنی تاریخون مین لکھتے ہین کہ اہل مکہ بہی منتظر ایک
نجات دہندہ کی تہے مگر اونکے ہان کوئی کتاب نہ تہی پر اہل کتاب کے ہان کتب مقدسہ عہد عتیق توریت مین اور کتب
متوسطہ انجیل مین کمال صراحت سے بقید سنہ و سال ابتک ذکر خیر موجود ہے جیسے مقدمہ دوم و سوم و چہارم مین کچہ اون سے
لکہا تو اس وجہ سے اہل کتاب کی حال سے زیادہ غرض ہے تو ارشاد ہے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا
مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اور نہ متفرق ہوے اہل کتاب مقدمہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام مین
اس اقرار سے کہ ہزار ہفتم آدم مین پیدایش نبی ہوگی مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو بینہ نبی صاحب نبوت ہزار ہفتمی کہ اس سے صاف
ظاہر ہے کہ توریت اوس وقت تک مسلم تہی پس نہ التفات کیا جاوے ملحدونکی اقوال کی طرف جو اسکو اوس زمانہ مین
مسلم نہ جانین اور اہل اسلام اونکے اقوال پریشان کی طرف توجہ نکرین اس مقام سے قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ کا ارشاد جو علیٰ ہذا فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ وغیرہ کا بیان قرآن مین ہے پر افسوس کہ مختصر علم الوان کو
جبکہ قرآن و توریت کی تطبیق دریافت نہوئی باوجود قرآن کی تصدیق کے اونکو کتاب ہی نکہا جنکے ترجمہ حال مین
موجود ہین ہان اُن کتابونکی ہے یہ ترجمہ مین جسمین کہین کہین تحریف ہے جو مقابلہ ترجمون سابقہ سے دریافت ہوجاتی ہے
پر مختصر علم الوان نے ملحدین کے اقوال کو پسند کیا ہان بعد شروع نزول قرآن کے سنین مین آدم سے تا تاریخ تغیر کیا کہ
ہزار ہفتم نبوت کے لئے مسلم نہ تہا پر حد اوسکی مسلم موجود اتنا ہی جیسے بارہا بیان ہوی وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ اور نہ حکم کئے گئے تہے مگر تاکہ عبادت کرین اللہ کی خالص کرنیوالے اوسکی لئے دین کو بغیر
کم وکاست دیکہو فصل ۵ سفر ثنی ۲۰ و خروج کے دس کلمات مین تین پہلے کلمات کو دیکہو تو مضمون یہ ہے دوسرا
خدا ہو تو اپنی لئے کوئی مورت یا کسی شی کی صورت جو آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی مین زمین کے نیچے ہے
اونکو اپنی آپ کو مت جہکا اور نہ اونکی عبادت کر مگر بنی اسرائیل نے زمانہ بخت نصر کے وقت تک

اسے ما ثقالہا خالی ہوا اور یہ بلفظ ان اشارہ اس وقت میں کہ ایک قیامت ہزار سال مابعد شروع زمانہ نبوت

سے ہے اشارہ ہو کہ ریل کے سبب سے جو جا بجا چل رہی ہے زمین متحرک ہے اور روپے کو کلے وغیرہ کے بوجھ کے بوجھ

زمین سے نکال رہی ہے اور اخبار و تار برقی کی خبریں زمین جا بجا دے رہی ہے اور بغیر اخبار و تار برقی کے

زمین سے اخبار جاری ہونیکی تیاری ہو رہی ہے اور انسان کو تعجب ہے کہ کیسے کیسے عجائب واقعات ہو رہے ہیں

اور اسی زمانہ میں ادیان مختلفہ و مذاہب متنوعہ جاری ہو گئے ہیں تاکہ انجام کار اعمال کی مطابق نیک کی جزا اور بد کی

سزا قیامت کبریٰ میں پاویں جسکا ذکر پہلی سورت میں ہوا ہے

سورۂ عادیات مکیہ ہے گیارہ آیتونکی

مخفی رہے کہ قوم یہود کیسی اسلام کی رحمت پوشیدہ کرتی ہیں حالانکہ اونکی کتاب ستم کتاب یوئیل مندرجہ مجموعہ عتیق میں

دولت اسلامی کی بالخصوص فصل ۲ میں یون خبر ہے کہ اونکے روبرو آگ روشن ہے اور اونکے پیچھے شعلہ ملتہب یعنی کافرونکی

اور اونکے روبرو زمین عدن ہے یعنی اہل اسلام کے لئے اور اونکے عقب میں بیابان ویران ہے یعنی کفار کے لئے اور اون

کوئی رہا نہیں اونکی نمایش گھوڑونکی سی ہے (تو جیسے گھوڑ دوڑ سی اونکی دوڑ ہے) گاڑیونکی سی آواز پہاڑوں پر

بست وخیز کرتے ہیں اور یہودی اس پیشین گوئی پر پہلے شہادت دیتے تھے اور بعد کو منکر ہوئے تو اس بنا پر اونکو تنبیہ

کرنے کو یہ واقعات اہل اسلام کے بیان کرکے کیوں پوشیدہ کرتے ہو پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ

بِهٖ جَمْعًا ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ

لَشَدِيْدٌ ۙ قسم ہے ان گھوڑوں اہل اسلام کو مجاہدین کی جو زیادہ دوڑ کر دوڑنے سے اپنی سانسوں کی آواز

دیں پس قسم ہے ان گھوڑونکی جو اپنے سموں کی ٹاپوں سے آگ نکالیں جبکہ پہاڑوں پر دوڑیں پس قسم ہے گھوڑوں

سرعت کرنیوالونکی صبح کے وقت پس اوڑاویں اسکے ساتھ غبار پس دراویں اسکے ساتھ دشمنونکی جماعت میں

تحقیق انسان یہود مثل فنیحاس و مالک ضیف و کفار مکہ اپنے رب کے لئے سرکش ہے اور تحقیق اس مذکور پر

البتہ گواہ ہے کہ پہلے وجود نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی گواہی دیتا تھا اور نہ متفرق ہوئے

اہل کتاب مگر بعد نبوت کے اور تحقیق وہ کافر مال کی حب میں البتہ سخت ہے کہ بخاطر کفار مکہ انسے رشوت لیکر

اسماعیل و کنانہ و قریش و ہاشم اور ہاشمیوں میں سے بدولت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اعلیٰ تر تھی اس
مقام سے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا نسل آدم سے اسماعیل کو پھر کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو
اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سورہ ہمزہ کی تفسیر میں معالم سے نقل ہو چکا ہے کہ وہ سورہ
بنی اخنس بن شریق ثقفی پر نازل ہوئی ہے جو نسل کنانہ سے تھے اور تفسیر سورہ اخلاص کی تذییل میں معالم سے ذکر ہو
چکا ہے کہ عامر بن طفیل و اربد بن ربیعہ کے جواب میں ہے جو قریش سے تھے اور معالم میں سورہ کافرون کی تذییل میں ذکر
ہو چکا کہ اسکا نزول حارث بن قیس سہمی و عاص وائل سہمی جو نسل عامر بن لوی بن غالب ہیں اور اسود بن عبد یغوث زہری
بن ہصیص بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب اور ولید بن مغیرہ مخزومی بن یقظہ بن قصی بن کلاب و اسود بن
مطلب بن اسد بن عبد مناف و اسود بن عبد یغوث و ابو لہب ہاشمی کی حق میں ہے جسکے حق میں سورہ تبت ہے
اور یہ سب اپنی اپنی فخر ظاہر کرتے جو نار جاہلیہ میں پڑنے والے ہیں روز قیامت جیسے سورہ قارعہ میں تاکہ بنظر
مفاخرت میں ہم زیادہ ہیں کہ ہماری سادات بنی عبد مناف سے زیادہ ہیں اور تمہارے میں زندہ سردار سب بنی سہم سے گو
زیادہ تھے تو سہمیوں نے قبروں کی بابت اپنی قبروں میں زیادتی کو داخل کی تو مردے بھی سردار انکے بنی سہم کے عبد
مناف والوں سے زیادہ نکلے پس انکی تردید میں سورہ تکاثر آئی حالانکہ فخر کا مقام باعث عمری اسلامی ہونا ہے
جسکی تفصیل آتی ہے اور شرف ہاشم کی اولاد کو بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بخلاف کنانہ مثل ابی لہب کی کہ نار جہنم
میں جا ہوا ہے ہیں تو اس وجہ سے سورہ قارعہ کے بعد سورہ تکاثر رکھی گئی اور اسکے بعد سورہ عصر رکھی گئی اور اخنس
بن شریق ثقفی ہے جو بنی کنانہ سے نہیں اور اربد قریش سے نہیں اور ولید بن مغیرہ نسل قصی کا ہے اور امیہ بن خلف جمحی لوی ہے تو
یہ دونوں ہاشمی نہیں اور یہ لوگ اپنے مال و منال پر فخر جتلاتے تو سورہ ہمزہ انکے حق میں آئی کہ فخر کنانہ کو ہے اور کنانہ سے
قریش کو اور قریش سے ہاشمی عبد المطلب کی اولاد کو جنکے سبب سے قصہ اصحاب فیل جو واقع ہوا ہے تو انکے جواب میں سورہ
فیل اور قریش کی تنبیہ کے لئے سورہ قریش آئی اور سورہ ماعون ولید بن مغیرہ کی تنبیہ کے لئے آئی جسکے سبب بعض
نمازی حتی عیاش بن ربیعہ نماز میں سستی کرنے لگے یہانتک کہ مرتد ہوگئے اور عاص وائل سہمی نے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے صاحبزادے کے انتقال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر کہا تو اسکے دفع کے لئے سورہ کوثر نازل ہوئی
کہ سارا عالم کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی پیدا ہوا ہے جو صاحب حوض کوثر ہیں تو یہ تمام فخر ہاشمی خاص

اولاد سے کسی کا فخر کو فخر منسوب ہے (ورجا) کافرین مذکورین سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر دریافت کرکے یہ کہا کہ ایک سال ہم ہمارا خداوحد کی عبادت کرینگے بشرطیکہ آپ ایک سال ہمارے بتونکی عبادت کرین ۔ تو انکے خیال کے دفع کے لئے سورۂ کافرون اتری کہ سورت کے ساری کافر مخاطب کفر پر ہی مری اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر زمانہ وفات تک بت پرستی نہ کی تو سورۂ فتح اس وجہ سے اوسکے بعد رکھی کہ آخر وقت کی یہ سورت ہے اور ہاشمیونمین سے ابولہب کے فخر کی تردید مین سورۂ تبت نازل ہوئی اور چونکہ سب پر فخر کرنا ان سورتون مین مذکور ہے اور کفار سے خدا کا نسب دریافت کیا تھا تو سورۂ اخلاص آئی جس سے ارید وعامر کے قول کی بھی تردید ہو جو کہتے تھے کہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا چاندی کا ہے یا سونے یا لکڑی کا اور نیز بعض یہود نے اوصاف خداوند دریافت کئے تھے جنکے لئے سورۂ اخلاص پہنچ گئی تھی پس اونکو ایمان لانا مناسب تھا نہ آنکہ برعکس اسکے حسد نبی پر ہوگیا اور ایسے کافرونکی شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہئے تو اونکے سحر کے دفع مین سورۂ فلق وسورۂ ناس آئی تو یہ دونون سورۂ اخلاص کے بعد رکھی گئیں الی اصل ریعونکی جواب مین یہ سورت تکاثر آئی جس سے ظاہر ہوا کہ شرف کنانہ و قریش و ہاشم نبی کو ہے ۔ اونکو تو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ تمہین ڈالا تمکو کثرت نے اسی میں یہانتک کہ زیارت کی تمنے قبرونکی یعنی ہر خوبی کثرت ہی بالخصوص اونسے جو کفر پر گذر گئے بلکہ خوبی ایمان کے ساتھ معتبر ہے جلد تم جانو پھر جلد تم جانو اپنی کثرت ہی اپنے کفر کا انجام تحقیق اگر تم جانو اپنے انجام کو البتہ تم دیکھو جحیم کو کہ اوسمین تم پڑے ہو کہ البتہ تم دیکھو جحیم کو بروز قیامت بہ حق یقین کرکے تم سوال کئے جاؤ اسی روز نعمت کی کثرت سے اور سوفت ظاہر ہو کہ زیادہ سادات کفار کچھ مفید نہو بلکہ فخر اسلام والون کو ہے جو عصری بالخصوص ہین ۔

	سورۂ عصر مکیہ ہے تین آیت کی	

اور اسلام کا زمانہ عصر والا کرکے فضیلت ۲۰ اسمین فرمایا گیا ہے جو تقریباً ساتوان حصہ دن کا ہوتا ہے اور وہ جو

ع ۸

جو بدولت اولاد ہاشم سفر ہوا ہے پس اس وقت مین اگر بھی سہیم وغیرہ ایمان نہ لاوین سخت رسوائی کی
بات ہو اور پانچ وقتون کی نماز اور رکعتون کی تعداد کی تفصیل باب اول مقدمہ چہارم مین فصل اسکی کر
سابقا گذر گئی جسکے سبب عصر والون کو فخر حاصل ہے کہ وہ زمانہ دولت خدا کی بادشاہت کا ہے پس حق تعالی کا
ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ قسم ہے عصر کے وقت کی جو اسلام کا
زمانہ ہے کہ انسان کافر جو اس وقت بھی ایمان نہ لاوے البتہ زیانکاری مین ہو مگر وہ جو ایمان لائے اور
نیک کام کئے اور وصیت کی بحق توحید و نزول قرآن کی اور وصیت کی صبر کے ساتھ کفار کے مقابلہ مین بالخصوص
قبل از ہجرت پس وہ مقام فخر ہے اور وہ قریش و ہاشم کی اولاد کو دولت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے سات آیت کی

اور اسباب نزول ہوا ستی اخنس بن شریق و ولید و امیہ جمحی کا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیبت کرتے اور
حاضر میں اسلام والون کی قلت مال و اپنی کثرت مال و منال پر فخر کرتے تو ارشاد ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ
اَخْلَدَهٗ افسوس ہو غیبت کرنیوالے عیب چین کے لئے وہ جسنے جمع کیا مال اور اوسکو گنا گمان کرتا کہ اوسکا
مال ہمیشہ رکھیگا اوسکو كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ
الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ
ہرگز نہین البتہ وہ ڈالا جاوے حطمہ مین اور کس شے نے جتلایا ہے کیا ہے حطمہ خدا کی آگ ہے ایسی
سلگی ہوئی جو طلوع کرے دلون پر بند ہے لمبے ستونون مین۔

سورۂ فیل مکیہ ہے پانچ آیت کی

اس سورت کا قصہ اولاد ہاشم کے شرف کی دلیل ہے پس کیسے کفار بنی سہیم و ہمزہ و لمزہ و غیرہ کو
اولاد ہاشم پر فخر ہو سکتا ہے اور اصحاب فیل کا قصہ مشہور و معروف تفسیر دلون مین ہے حاجت بیان
نہین جو بدولت دعای عبد المطلب بن ہاشم مقابل تباہ ہوئے اور وہ سب دو دم فرو بو رہم بحسین ابابیلوں کا

کریں خاص اس گھر کے رب کی جسنے کہانا دیا اونکو بھوک سے اور امن دیا اونکو خوف سے کہ گرد کے
بڑوس کے سبب داہل مکہ کو کوئی لوٹتا نہ تھا اس سورت سے قریش کی عزت بنا تعقیب برظاہر ہوئی

سورۂ ماعون مکیہ ہے مشتمل سات آیت پر

اسمین مذمت ہے ولید بن مغیرہ کی جسکے سبب سے مثل عیاض بن ابی ربیعہ اسلام لاکر پہلے نماز میں سستی ہوا
پہر مرتد ہوگیا اور ابی لہب کا اجیر ہوکر بدر میں مارا گیا اور جہنم رسید ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ
هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ خبر دی اس ولید کو جو تکذیب کرکے دین اسلام کے ساتھ
اور فخر کرے اپنی مالداری پر آسپر تف ہو کہ وہ ایسا ہے جو یتیم کو ہنکا لے اور نہ برانگیختہ کرے مسکین کے
طعام پر پس کوس افسوس ہے ان نمازیوں مثل عیاض پر جو اوسکے بہکاوے سے اپنی نماز میں سہو کریں
ہو دکہلاوے کے لئے نماز کریں اور منع کریں اپنی خست نفس سے برتنے کی شے سے اس مقام سے وہ جو نماز کو
ترک کرے ایمان لاکر پہر جاتے صحابہ اونکو کافر جانتے اس مقام سے من ترک الصلوٰۃ متعمدا
فقد کفر کا ارشاد انکے حق میں ہے چنانچہ عیاض ترک صلوٰۃ کے بعد کافر ہوگیا یہانتک کہ بدر میں مارا گیا
پس یہ حدیث موقع خاص میں واقع ہے لیکن ولید کو مقام فخر کا نہیں۔

سورۂ کوثر مکیہ ہے مشتمل تین آیت پر

یہ سورت عاص بن وائل سہمی کے رد میں ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے باب کعبہ پر
سہمی مذکور ملا اور باہم باتیں ہوئیں اور قریش کے صنادید نے مسجد میں باہم بیٹھے ہوئے دیکہا تو عاص سے
دریافت کیا کہ تو کیا بات کرتا تہا تو عاص نے کہا اُس ابتر سے کہ مراد اُس سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے رکہی اور جب وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یاد کرتا تو ابتر کرکے یاد کرتا تو خداوتعالی نے یہ سورت
نازل کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ تحقیق ہم نے تجکو حوض کوثر دیا بلسان اشارہ عالم کثرت جسکے

سیدؐ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین بس شکرانہ اس نعمت مین تو نماز پڑھ اپنے رب کے لئے اور نحر کر خدا کے نام پر نہ جیسے تیرا دشمن بتون پر چڑھاتا ہو تحقیق تیرا دشمن ہی ابتر ہو

سورۂ کافرون مکیہ ہے چھ آیت کی

اس پارہ کا یہ پہلا بیان قرآن کا فرون کا ذکر ہے جنکی موت کفر پر بالخصوص بدر مین ہوئی اور نیز حارث بن قیس و عاص وائل سہمی و ولید بن مغیرہ و اسود بن عبد یغوث و اسود بن مطلب بن اسد و امیہ بن خلف جمحی قریشی جو بڑے امیر ہو جبکہ سورۂ قریش سنتے جنکے آباء چشمہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک آتے تو کہا ای محمد علیہ الصلوۃ والسلام ایک سال ہم خدائے واحد کی عبادت کرین گے تو ایک سال ہمارے بتون کی تعظیم بجالائے تو اتفاق اس بے ایمانون کے لئے یہ سورت نازل ہو جو کفر پر ہی رہے پس منسوخ ہونا اس کا صحیح نہیں رہتا کیونکہ اگر منسوخ ہو بھی جاوے تو یہ خبر غلط ہوتی ہو کہ تم نہ عبادت کرو گے میرے خدا کی حالانکہ بہت کافر ایمان لائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

تم فرما اے نبی کافرین مذکور سے کہ اے کافرو نہ عبادت کرون مین اُن بتون کی جنکو تم پوجتے ہو اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو خاص اُس خدائے واحد کی کہ مین عبادت کرون اور ہمیشہ نہ مین عبادت کرون اُن بتون کی جنکو تمنے پوجا اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اسکی خاص جسکو مین پوجون تمہارے لئے تمہارا دین کفر کا ہے تا دم مرگ اور میرے لئے میرا دین ہے تا مرگ چنانچہ کافرین مذکور کفر پر ہی مرے اور حضور صلعم کی وفات دین اسلام پر ہوئی جیسے سورۂ فتح و اسرا میں ہے۔

سورۂ نصر مدنیہ ہے پانچ آیت پر مشتمل ہے

آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نازل ہوئی جس سے اعجاز سورۂ سابقہ کا بیان کیا ہوا ظاہر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

جبکہ آئی خدا کی مدد اور فتح اور دیکھا تو نے آدمیوں کو داخل ہوتے دین خدا میں فوجیں کی فوجیں
تو اوسکے شکرانہ میں تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور طلب مغفرت کر اللہ سے اُن اپنی افراط کے لئے
کیونکہ ہے وہ بڑا توبہ کا قبول کرنیوالا ہے اس سورت میں کیسی پیشین گوئی نسبت فتوحات اسلام کی ہے۔

سورۂ تبت مکیہ ہے پانچ آیت پر مشتمل ہے

مخفی نہ رہے کہ ابولہب اُن کافروں سے ہے جنکی نسبت سورۂ کافرون میں وعید کفر پر مرگ کا ہے
اور وہ زمانہ نصر و فتح بدر میں نہ گیا تھا اور ہنوز زندہ تھا کہ فتح اسلام سنکر مر گیا اس وجہ سے سورۂ
فتح کے بعد ذکر کرنا مناسب ہوا اور جبکہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تھی تو حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں تمکو ڈراتا ہوں عذاب سے جو روبرو
آنیوالا ہے یعنی بدر کا تو ابولہب نے اولاد شیبہ عبد المطلب سے آپکو عزت دار سمجھا اور کہا کہ ہلاک ہوں
برادر زادہ کے ہاتھ آیا اسلئے ہمکو جمع کیا تھا اور اگر یہ فرمودہ سچ ہوا تو اپنے مال کو فدا کروں گا اور اپنے
دو فرزند تھے ایک اولاد دوسری مال پر فخر کرتا تھا حالانکہ وہ خود حالت حسرت میں ہونیوالا تھا اور اوسکا
بیٹا جو ہاشم شیر ہے اور اوسکا مال اس سورت کی مطابق تباہ ہونیوالی تھی چنانچہ اپنی مال سے عیاص کو غزوۂ بدر
میں اجیر کرکے بھیجا تھا جو مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تھا اور وہ بدر میں مارا گیا اور بیٹے کو لعاً کی دعا حضور سے
شیر نے مارا اور نیز اوسکی عورت ام جمیلہ نام ابوجہل کی بہن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سخت دشمنی
رکھتی تاآنکہ راہ مبارک میں کانٹے ڈالدیتی تو ابولہب کو اسپر بہروسہ تھا اور شریعت پر اپنی وہ خیال کرتا تھا
اوسکے بیہودہ خیالات کی تردید میں یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ تَبَّتْ
یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۔ ہلاک ہو ابولہب اور ابی لہب کی دونوں ہاتھ یعنی مال اور اوسکا بیٹا چنانچہ
تفصیل کرتا ہوں اور وہ خود ہلاک ہوگا کہ اپنا مال دیکر عیاص کو اجیر کرکے بدر میں بھیجا اور اوسکی بیٹی کو شیر نے
مارا اور خود بسبب بدر سنکر ہلاک ہو ۔ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۔ نہ بےپروا کرے اوس سے
اوسکا مال اور وہ بیٹا جو اوسنے حاصل کیا ہے ۔ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۔ وَّامْرَاَتُهٗ ۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۔
فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۔ اور بعد ہلاکت کی جلد داخل ہو آگ شعلہ دار میں اور اوسکی عورت

ع ۵

بعوض اسکے کہ راہ مبارک مین کانٹے ڈالتی تہی اوٹہانیوالی لکڑی کے ہوکہ اوسکی گردن مین رسی ہو مونج کی
کہ پہنکر مری اور حسب پیشینگوئی ایسے ہی ہوا پس اوسکا فخر حسب نسب پر کچہہ نہ ہے جو مشرکون مین
کرتا پس ترجیح ہدا غالب ہو اور فخر نبی کو اولاد عبد المطلب مین ہو۔ اس سورت مین پانچ معجزات
ظاہر ہین ایک اوسکا مال کی ہلاکت دوسری اوسکی بیٹی کی ہلاکت تیسری اوسکی ہلاکت چوتہی اوسکی عورت کی
ہلاکت یا پانچوین اوسکی عورت کی ہلاکت ایک خاص طور پر۔

سورۂ اخلاص مکیہ ہے چار آیت کی

اور پہلی سورتون مین نسب کے اوپر جو کہا فخر کرنا اس سورت مین اوسکی تردید آئی اور مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ اپنے خدا کا نسب بیان کیجے تو یہ سورت نازل ہوئی گو بعد کو عامر بن طفیل واربد پر بہی پڑہی گئی
جنہون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمکو بیان کیجے کہ آپ کا خدا سونیکا ہے یا لوہے کا یا لکڑی کا
جیسے ابن عباس سے مروی ہے علی ہذا وہ جو مقاتل نے کہا ہے اوسکا حال ہے کہ احبار یہود نے حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمکو اپنے خدا کا وصف کیجے تاکہ ہم آپ کے ساتہ ایمان لاوین کہ اللہ تعالی نے
اتارا ہے اپنا وصف توراۃ مین پس خبر دیجیے کہ کس شی سے ہے آیا وہ کہاتا ہے وہ پیتا ہے اور کس سے
وارث ہوا اور کون اوسکا وارث ہوگا پس اونکے جواب مین ہی یہ سورت پڑہی گئی اور چونکہ قرآن مجید
مین تین حصون مین سے ایک حصہ توحید کے بیان مین ہے تو ارشاد ہے کہ اس سورت کے پڑہنے کا ثواب
ثلث قرآن کا ہے پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥
تو فرما وہ اللہ یگانہ ہے یعنی ہستی مطلق جسکی ذات مین کثرت کا نشان نہین اور اسمین مذکورہ مشرکین
علی ہذا عامر واربد و احبار متعلق کثرت ہی رہین اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ اللہ ہستی مطلق بے نیاز ہے سب
محتاج الیہ اور ساری وہ امور جو مخالفونکی بیان ہوئی احتیاج والی ہین لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٥
نہ جنا نہ جنا گیا پس اوسکا نسب کیسے متصور ہو وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ اور نہین
ہستی مطلق کے لئے کوئی برابر کیونکہ ولد و والد ہمسر ہوتے ہین جنسیت و نوعیت مین اور ہستی
مطلق محیط الکل کو نہ نوع ہے نہ جنس اور مخلوق اسکی جہید ہے اس [illegible] ارباب وغیرہ کا جو سب ہی ظاہر کر

اسونا و چاندی وغیرہ سب مخلوق اوسکی ہے وہ جیسے اوس سے بنے گو کثرت عالم اوسکا مظہر ہے
لیکن ذات حق ہستی مطلق واحد ہے اوسمین شائبہ کثرت نہین پس نہ شریک و ند اوسکا اور کا ہو سکتا ہے
نہ ضد کہ عبارت اوس چیز سے ہے جو اپنی مقابل کی تبدیل سے نوبت بنوبت آسکے اور گو زید و عمرو کا
مثلاً شریک ہے انسانیت مین پر زید انسان کا شریک نہین جو اوسکا مطلق ہے ویسے عالم کی کثرت بھی
ایک دوسری کا شریک ہے ہستی مطلق مین پر ہستی کا شریک کوئی مظہر نہین ہو سکتا تحقیق ضمیر جو کہ کتاب
انسان کامل سے کرنی چاہئے۔

سورۂ فلق مدنیہ ہے چار آیت کی

اور سورۂ ناس بھی مدنیہ ہے پانچ آیت کی اور قرآن مجید سے ہین اور روایت ابن مسعود مقابل منقول
متواتر کے غیر مسموع ہے مخفی نہ رہے کہ فصل ۸ استفر شنی مین حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہے کہ
مقتول ہونگے اور تہید بیان حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین فصل مذکور مین مخالفت سحر کی بھی ہے
پر ضا من یہودیون نے طرح بطرح سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل وغیرہ مین کوشش کی پر ان کی
بس نہ چلا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت قتل سے حفاظت کا وعدہ فصل ۸ مذکورہ قرآن مجید
مین ہے پر طرح طرح سے تکلیف پانا ضرور ہوا چنانچہ فصل ۳ ملاکی مین جو آخر سورت کہو با صحیفہ مجموعہ تورات
کا ہے یہود کی طرح طرح کی شرارت بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھی ہے چنانچہ درس ۵ مین جادو گری
سحر کرنیکا بھی ذکر لکھا ہے تو اونکو جن و انس کے بہکاؤ سے عاصم بن لبید یہودی سحر پر قائم ہوا کہ
ایک یہودی کا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خدمتگار تہا اوسکے ذریعہ سے موئے مبارک مع
دندانہ شانہ کے طلب کرکے اپنی بیٹیون سے جادو کرایا کہ تانت مین گیارہ گرہین لگائین جو سوئی
چبہوئی ہوئی تہی اور شانہ و بال اسکے ساتہ تہے پس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعض امور مین
جو متعلق بہ نبوت و رسالت نہ تہا فراموشی پیدا ہوئی کیونکہ فصل ۸ استفر شنی سے ظاہر ہے کہ
حضور صلعم مسحور نہ ہونگے پر تکالیف گوناگون کا پہونچنا ضروری ہوا جیسے شکستگی دندان
مبارک وغیرہ پس اونکی تکالیف سے مسحور ہونا بھی بعید نہ ہوا اگرچہ اہل نیچر تا تمام اپنی نادانی تعصب